اِنَّ ہٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا

ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امام المشارق والمغارب

یعنی

سوانح عمری

حضرت علی ابن ابی طالب

جسکو

سند المحققین علامہ فطین فاضل عدیم السہیم مقتدای اہل ... جناب
مولنا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل امرت سری نے تالیف کیا

اور

جان محمد اللہ بخش تاجران کتب بنگلہ ایوب شاہ لاہور
نے
مولوی محمد عبد الرشید عبد العزیز مینیجر مطبع کی اہتمام سے
بہاول پریس لاہور میں چھپوایا

۱۳۱۷ م ۱۸۹۹

قیمت فی جلد تین روپیہ عہ/

فہرست مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب

۱۳۱۷ھ — تمت — ۱۹۰۰ء

تاریخ طبع کتاب مستطاب المطاعن فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام

از خامۂ [illegible] جناب [illegible] پرسن انارکلی لاہور

حضرت تسبیل کہ بلد ناصر او کردگار
بہر سر نظم سخن ریزہ خور خوان او
ہند نقابی کشود کشف غموض نمود
در رہ شیا فتی کرد مدان سان رقم
ساختہ از محکمات خانۂ محکم اساس
تا آیت منصوص بست نقش رسو مراد
انتہا تاریخ او قطعہ چو سلک دُرر
بہر سرور خود حسود قلب شقاق شکست

آنکہ بایوان علم یافتہ خویش برتری
رودکی و عنصری عسجدی و انوری
گوی حقیقت ربود از سر این دو راہی
گز سر صدق و صفا مہر شدش مشتری
ہم ز معایب مصون ہم ز نقائص بری
از خبر او زا اثر کرد چہ صورت گری
خامۂ عجنا کشید در نظر جوہری
وہ چہ بیا آمد ز طبع منقبت صفدری
۱۳۱۷ھ

الباب الاول فی الاسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطیبین الطاہرین وازواجہ ہن امہات المؤمنین واصحابہ ہم مصابیح الیقین سیما علی خاتم الوصیین مولی المؤمنین قائد الغر المحجلین سید الصدیقین یعسوب المسلمین امام البررۃ قاتل الفجرۃ مظہر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ وعلی اہل بیتہ السلام الی یوم القیام اما بعد الراجی الی رحمۃ ربہ المتعال صغر العباد عبید اللہ بن مظہر جمال المتخلص بہ بسمل امرتسری محبان اہل بیت کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ جس زمانہ میں میں ریاست رامپور کے کتب خانہ کی خدمت جلیلہ پر مامور تھا مجھ سے ایک میرے ہم خیال مہربان نے ارشاد کیا کہ متقدمین نے جناب امیر علیہ السلام کے مناقب کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے جس سے عربی زبان کے جاننے والے ہی پورے فوائد حاصل کر سکتے ہیں نہ یہ کتابیں عام طور پر دستیاب ہو سکتی ہیں اور نہ عوام ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ماسوا اسکے ان کتابوں میں ہر ایک حدیث کا سلسلہ سند جو اس حدیث کی صحت اور سقم کا معیار ہے۔ اسقدر طول وطویل ہے کہ ناآشنائے فن کی طبیعت اسکو پڑھکر اکثر الجھتی ہے۔ اگر اسناد کو حذف کرکے صرف متون احادیث کا اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے تو زمانہ حال کے عوام لوگ اس سے بہت کچھ اپنے الجھے ہوئے عقائد کو سلجھا سکتے ہیں +

مجھے اسوقت کتب خانہ کے آئے دن کے [illegible] سے دم بھر کی مہلت نہیں ملتی تھی تاہم میں نے اپنے ہم مشرب مہربان کے ارشاد سے سرتابی کی [illegible] بھی مجھکو منظور تھی بات تھی لیکن بحمد اللہ مجھ جیسا مرد نہ ملا کر دینے اپنی [illegible] ہے اس ہیچمدان کی [illegible] بہت [illegible] اگرچہ کار سرکار کے سوا اور بہت سے موانع پیش آئے اور اس کار خیر میں خدمت کرنے والا دن کے [illegible] کی خوبی کو ظاہر کیا مگر میں لگاتار اپنے کام میں [illegible]

رہا۔ بجا سا سکے کہ کوئی محب اہل بیت شریک ہوکر میرا ہاتھہ بٹاتا اور داخل حسنات ہوتا از دست اپنی مخالفت سے
بیٹے دلکو دکہاتا تہا۔ مگر مجھے اپنے کام سے کام تہا نہ کسی کی مخالفت کی پروا تہی اور نہ اپنی کم استعدادی کا طلق
خیال تہا جسوقت کہ اپنے فرض منصبی کو انجام دے چکتا اس گورکھہ دہندے کو اپنے سامنے لیبیٹہتا انہین دنون
مین مجھے عظیم آباد پٹنہ کا سفر پیش آیا اور خدا بخش خانصاحب وکیل کے کتب خانہ کو دیکھنے کا اتفاق ہوا پہر
لکہنو آگرہ دہلی وغیرہ کے کتب خانون کی سیر کرتا پہرا۔ غرضکہ جس دروازہ سے جو کچھہ کہ بہیکہ کا ٹکڑا ملا اس سے اپنے
کشکول گدائی کو بہر لیا نہ اسمین متکلمین کے پیچیدہ استدلال ہین اور نہ فلسفیانہ نازک خیال ہین۔ نہ کسی مذہب
پر کوئی اعتراض کیا ہے اور نہ کسی اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اگر فی الجملہ کچھہ ہے تو خدائے بی نیاز کی مقدس کتاب
کی چند آیتین یا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی چند حدیثین یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار یا ائمہ حدیث
رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال یا سچے تاریخی واقعات۔ یا مظہر العجائب علیہ السلام کے حالات ہین۔ احادیث کی سندون کو
بنظر اختصار محذوف کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم نہ بڑہنے پاوے اور پڑہنے والے کی طبیعت بہی بہلی رہے ہر ایک حدیث
کے ابتدا مین صحابہ یا تابعین مین سے اس حدیث کے راوی اول کے نام پر اور اختتام حدیث مین اسکے تخریج کرنے والے
محدث کے نام پر اقتصار کیا گیا ہے۔ اور اردو زبان مین اسکا عام فہم ترجمہ کر دیا ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے حدیث
کے نقل کرنے مین صحت کے خیال کو مد نظر رکہا ہے لیکن اکثر کتابین قلمی تہین جنکے حروف بہت جگہہ سے مشکوک
اور محکوک تہے اسوجہ سے اگر نقل کرنے مین غلطی واقع ہوگئی ہو تو مین خدا سے اسکی معافی کا خواستگار ہون اور
ناظرین سے تصحیح کی استدعا کرتا ہون ✤

مؤلف کی غرض اس تالیف سے مصنفین کی قطار مین شمار ہونیکی نہین۔ صرف اہل بیت علیہم السلام کی
جناب مین اپنی عقیدت کا اظہار ہے نہ کسی سے صلہ کی توقع ہے نہ انعام کی آرزو ہے۔ رب العزت کی جناب سے
عفو تقصیرات کا صلہ چاہتا ہون اور اہل بیت کی درگاہ سے اپنے گناہون کی شفاعت کا انعام مانگتا ہون۔
ہان اگر احباب میری لغزشون سے قطع نظر کرکے دعائے خیر سے یاد فرماوین تو ان کی قدردانی ہے ؎
لصیبونی اذا احسنت امرا ✤ فان اخطات ابتونی صلاحا ✤ خواہ مجھے کوئی شیعہ کہے یا سنی میرا مذہب تو یہ
ہے ؎ پاس ادبم بہر چہار است ✤ لیکن بعلی ہزار کار است ✤ مین اپنے مولی کی محبت مین مست ہون شیعہ و
سنی کی رد و قدح کا موازنہ نہین کر سکتا ✤

مین نے سوانح عمری کے پیرایہ مین جناب امیر کے فضائل و مناقب کو جمع کیا ہے اور لوگون کو اس مظہر العجائب
کے روحانی اور جسمانی اور اخلاقی اوصاف کا مرقع کہینچکر دکہایا ہے ✤

اگر حسن عقیدت سے قطع نظر کرکے تہوڑی دیر کے لیئے نظر انصاف سے بہی دیکہا جائے تو ناظرین کیمدد لتے

قائم کرنیکا بخوبی موقع مل سکتا ہے کہ جس جلیل الشان اسلامی ہیرو کا یہ فوٹو لیا گیا ہے وہ صرف مذہبی پیشوا ہی نہیں بلکہ سلطنت کی تاریخی آسمان کا آفتاب ہے۔ دنیا مین جتنے مشاہیر گذرے ہین اور جنکی سوانح عمریان آب زر سے لکھی گئی ہین ان مین سے جناب امیر ایسے فرد الافراد ہین کہ ہر طبقہ کے مشاہیر مین سرآمد نظر آتے ہین ؛

مجمع سلاطین مین آپ جلال الٰہی کا تاج سر پر رکھے ہوئے ایک عظیم الشان سلطان ہین کہ جنکے دربار مین قیصر وکسریٰ کے سفیر دست بستہ نہایت ادب سے سر نیچے کیے ہوئے خاموش استادہ ہین۔

معرکہ کارزار مین آپ ایسے یکہ تاز شہسوار ہین کہ آستین چڑہا کر عمرو و مرحب جیسے عرب کے رستم تراد ونکو پچھاڑ کر انکے سینہ پر چڑہے ہوئے نظر آتے ہین +

منبر پر آپ ایک شیوا زبان اسپیکر ہین کہ فصحائے عراق وبلغائے عرب آپکے خطبہ کی فصاحت سے جوش مین آکر کچھ پوچھنے کے لیے اٹھتے ہین اور پھر بجودت بنکر کٹہرے کے کٹہرے رہجاتے ہین +

علم وفضل کے درسگاہ مین آپ ایک طلیق اللسان پروفیسر ہین کہ انبیاے بنی اسرائیل کی شریعت کی رموز کو یونانی فلسفہ کے ساتھ بنی اسمٰعیل کی زبان مین بیان فرما رہے ہین +

غرضکہ مسند فقر پر آپ ایک منکسر المزاج فقیر ہین اور چار بالش امارت پر آپ ایک ذی شوکت امیر ہین اگر عدالت مین آپ نوشیروان ہین تو شجاعت مین رستم دستان ہین اگر سخاوت مین آپ حاتم نوال ہین تو شہامت مین کیخسرو مثال ہین +

ایسے صفات متضادہ کا بشر ابو البشر کی اولاد مین پیدا نہین ہوا اور ایسے اوصاف متقابلہ کا آدمی جناب آدم کی ذریت مین ہویدا نہین ہوا +

انہین صفات متضادہ اور اوصاف متقابلہ کو دیکھکر نصیریہ نے آپکو خدا جانا اور صوفیہ نے خدا جانی کیا جانا مگر سچ تو یہ ہے ؎ ذات حیدر کو کوئی کیا جانے + یا نبی جانے یا خدا جانے +

میری بساط ہی کیا تھی کہ مین ایسے اہم مطالب کا بیڑا اٹھاتا مگر شوق نے دل کو ایسا گدگدایا کہ بیتاب کردیا ہرچند کہ مین اس دریا مین تیرنے کے لائق نہین تہا مگر امید نے سہارا دیا اور اس سہارے سے ہاتھ پاؤن مارنے لگا مین اپنے امامیہ احباب سے نہایت شرمسار ہون کہ مین اس تالیف مین انکی کتابون سے اخذ مطالب مین قاصر رہا ہون اور حضرات اہل سنت وجماعت کی کتب حدیث پر ہی اس کتاب کی تدوین کا مدار رکھا ہے۔

اسلیئے اہل سنت وجماعت کے ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم کے اسمائے مبارک کی ایک فہرست مع ان کے سنہ وفات کی دیباچہ مین درج کردی ہے +

وفیات ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن شہاب الزہریؒ امام مالکؒ کے استاد انہوں نے سب سے اول اس فن کو مدون کیا ہے	سنہ ۱۲۵ھ
ابن اسحاقؒ صاحب السیرۃ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور مغازی کو روایت کیا ہے زہریؒ کہا کرتے تھے من اراد المغازی فعلیہ بابن اسحاقؒ	سنہ ۱۵۰ھ
الکلبیؒ صاحب التفاسیر و علم النسب استاد سفیان ثوریؒ	سنہ ۱۴۶ھ
امام مالکؒ صاحب کتاب موطا رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۱۷۹ھ
عبداللہ بن مبارکؒ شاگرد امام مالک رح	سنہ ۱۸۱ھ
وکیع بن الجراحؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۶ھ
عبداللہ بن الوہبؒ آپ نے بھی کتاب موطا لکھی ہے مگر مشہور نہیں ہوئی	سنہ ۱۹۶ھ
سفیان بن عیینہؒ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر لکھی ہے	سنہ ۱۹۸ھ
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	سنہ ۲۰۴ھ
ابو داؤد الطیالسی رح صاحب کتاب مسند	سنہ ۲۰۳ھ
الواقدی رح صاحب المغازی	سنہ ۲۰۷ھ
عبدالرزاق رح استاد امام احمد ابن حنبل رح صاحب التفسیر والمصنف	سنہ ۲۱۱ھ
الفریابی رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۱۲ھ
الحمیدی رح صاحب المسند	سنہ ۲۱۹ھ
آدم بن ابی ایاس رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۰ھ
ابو عبیدہ رح صاحب غریب الحدیث و شواہد	سنہ ۲۲۴ھ
سعید بن منصور رح صاحب التفسیر	سنہ ۲۲۷ھ

اسمار محدثین	سنہ وفات
ابن سعد رح صاحب الطبقات	سنہ ۲۳۰ھ
ابن ابی شیبہ رح استاد امام بخاری صاحب کتاب مصنف و مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۵ھ
اسحاق بن راہویہ رح صاحب مسند و تفسیر	سنہ ۲۳۸ھ
امام احمدؒ بن حنبل صاحب مسند و زہد و المناقب	سنہ ۲۴۱ھ
ابن ابی عمر العدنی رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۳ھ
ابن منیع رح صاحب مسند	سنہ ۲۴۴ھ
الدارمیؒ صاحب مسند	سنہ ۲۵۵ھ
امام المحدثین بخاری رح صاحب جامع الصحیح و التاریخ والادب	سنہ ۲۵۶ھ
الزبیر بن بکار رح صاحب اخبار المدینہ والموفقیات	سنہ ۲۵۶ھ
امام مسلم رح صاحب جامع الصحیح	سنہ ۲۶۱ھ
ابو داؤد رح صاحب السنن ـ والناسخ والمنسوخ	سنہ ۲۷۵ھ
ابو عیسیٰ الترمذی رح صاحب الجامع والشمائل	سنہ ۲۷۹ھ
ابن ماجہ صاحب السنن	سنہ ۲۷۵ھ
ابن ابی الدنیا رح صاحب کتاب مصنف	سنہ ۲۹۱ھ
الحارث بن ابی اسامہ رح صاحب المسند	سنہ ۲۹۲ھ
القاضی اسمعیل صاحب کتاب فضل الصلوٰۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم	سنہ ۲۹۲ھ
ابن ابی عاصم رح صاحب مسند	سنہ ۲۸۷ھ
الحکیم الترمذی رح صاحب نوادر الاصول	سنہ ۲۸۵ھ
عبداللہ بن امام احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	سنہ ۲۹۵ھ

اسماء محدثین	سنہ وفات	اسماء محدثین	سنہ وفات
البزار رح شاگرد امام بخاری رح صاحب مسند	سنہ ٢٩٢ھ	ابوبکر الاسماعیلی رح صاحب الصحیح والمعجم	سنہ ٣٧١ھ
النسائی رح صاحب السنن والخصائص	سنہ ٣٠٣ھ	ابن شاہین رح صاحب السنن والترغیب	سنہ ٣٨٥ھ
ابو یعلی رح صاحب المسند والمعجم	سنہ ٣٠٧ھ	الدارقطنی صاحب السنن وغیرہ	سنہ ٣٨٥ھ
ابن جریر الطبری رح صاحب التفسیر والتاریخ	سنہ ٣١٠ھ و سنہ ٣١١ھ	الخطابی رح صاحب غریب الحدیث	سنہ ٣٨٨ھ
ابو بشر الدولابی رح صاحب الکنی	سنہ ٣١٠ھ	ابن مندہ رح صاحب معرفۃ الصحابہ	سنہ ٣٩٥ھ
ابن خزیمہ رح صاحب الصحیح	سنہ ٣١١ھ	الحاکم صاحب المستدرک والتاریخ	سنہ ٤٠٥ھ
ابو القاسم البغوی رح صاحب معجم الصحابہ	سنہ ٣١٧ھ	ابن مردویہ المشہور بالحافظ الکبیر رح صاحب التفسیر	سنہ ٤١٠ھ
ابن المنذر رح صاحب التفسیر والاوسط	سنہ ٣١٨ھ	والمناقب والمستخرج علی البخاری	
الطحاوی رح صاحب مشکل الآثار	سنہ ٣٢١ھ	تمام رح صاحب الفوائد رح	سنہ ٤١٤ھ
العقیلی رح صاحب الضعفاء	سنہ ٣٢٢ھ	اللالکائی رح صاحب السنہ	سنہ ٤١٨ھ
ابن قتیبہ الدینوری رح صاحب کتاب المعارف	سنہ [illegible]ھ	ابو نعیم رح صاحب حلیۃ ... ومعرفۃ الصحابہ	سنہ ٤٣٠ھ
ابوبکر الانباری رح	سنہ ٣٢٨ھ	الثعلبی رح صاحب التفسیر	سنہ ٤٢٧ھ
ابن ابی حاتم رح صاحب التفسیر	سنہ ٣٢٧ھ	البیہقی رح صاحب السنن وشعب الایمان وغیرہ	سنہ ٤٥٨ھ
المحاملی رح صاحب الامالی	سنہ ٣٣٠ھ	الخطیب البغدادی رح صاحب التاریخ والجامع	سنہ ٤٦٣ھ
ابن قانع رح صاحب معجم	سنہ ٣٥١ھ	ابن عبد البر رح صاحب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	سنہ ٤٦٣ھ
ابوبکر الشافعی رح صاحب غیلانیات	سنہ ٣٥٤ھ	الواحدی تلمیذ الثعلبی صاحب التفاسیر المشہورہ	سنہ ٤٦٨ھ
ابن حبان رح صاحب الصحیح والثقات والضعفاء	سنہ ٣٥٤ھ	البغوی رح صاحب معالم التنزیل وشرح السنۃ	سنہ ٥١٦ھ
ابن السکن رح صاحب معرفۃ الصحابہ	سنہ ٣٥٣ھ	الدیلمی رح صاحب الفردوس الاخبار	سنہ ٥٠٩ھ
الطبرانی رح صاحب معاجم ثلاثہ	سنہ ٣٦٠ھ	السمعانی رح صاحب التاریخ	سنہ [illegible]ھ
الآجری رح صاحب الشریعۃ والاربعین	سنہ ٣٦٠ھ	ابن عساکر رح صاحب التاریخ	سنہ ٥٧١ھ
ابن السنی رح شاگرد نسائی رح صاحب عمل الیوم واللیلۃ والطب النبوی	سنہ ٣٦٤ھ	ابن الاثیر الجزری رح صاحب کامل التواریخ واسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ	سنہ ٦٣٠ھ
ابن عدی رح صاحب الکامل	سنہ ٣٦٥ھ	الخوارزمی وہو ابن اخت ابی جعفر محمد بن جریر الطبری صاحب المناقب	•
ابو الشیخ رح صاحب التفسیر والعظمۃ والوصایا	سنہ ٣٦٩ھ		

اس کتاب کی تالیف میں کتب مشہورۂ حدیث مثل صحاح ستہ وغیرہ کے سوا جن کتابوں سے خصوصیت کے ساتھ اخذ مطالب کیا گیا ہے انکے نام درج ذیل ہیں

نام کتاب	نام مؤلف	نام کتاب	نام مؤلف
المناقب	للامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	ینابیع المودۃ	للعلامہ سلیمان الحنفی البلخی
الخصائص	للامام النسائی رحمۃ اللہ علیہ	جزو فضائل اہل بیت	للحافظ البزار رح
منقبۃ المطہرین	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	المناقب	للقاضی شہاب الدین الدولت آبادی
المناقب المسمی بمسند فاطمہ	للحافظ الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ	شرف النبوۃ	للعلامہ ابو سعید رح
المناقب	للعلامہ احمد بن ابی بکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ	اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل بیتہ الطاہرین	للعلامہ محمد بن علی صبان رح
جواہر العقدین فی فضل الشرفین شرف العلم الجلی والنسب العلی	للسید نور الدین ابی الحسن علی بن عبد اللہ السمہودی الشافعی رح	تذکرہ خواص الامۃ فی احوال الائمہ	للعلامہ یوسف سبط ابن الجوزی رح
کتاب الآل	لابن خالویہ	ما نزل من القرآن فی علی ع	للحافظ ابی نعیم الاصبہانی رح
معالم العترۃ	للحافظ ابی الحسن الجنابذی رح	الروضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ	لمحمد اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی
ذخائر العقبٰی فی مناقب ذوی القربٰی	للعلامہ محب الطبری صاحب الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ	مناقب ائمہ اثنا عشر	للشیخ عبد الحق محدث دہلوی رح
فرائد السمطین فی فضائل المرتضٰی والبتول والسبطین	للعلامہ ابراہیم الحموینی رح	اسنی المطالب فی مناقب علی ابن ابی طالب	للعلامہ شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین رح
المناقب	لاخطب خطباء خوارزم شامی	فضائل فاطمۃ الزہرا علیہا السلام	للحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری صاحب المستدرک رح
مطالب السؤل	للعلامہ کمال الدین محمد بن طلحہ الشافعی		
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ	للعلامہ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن صباغ المالکی المکی رح	نور العین فی مشہد الحسین	للامام ابی اسحاق الاسفرائنی رح
		نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	للشیخ الشبلنجی المومن الشافعی رح
مودۃ القربیٰ	لسیدنا علی الہمدانی رح	الثغور الباسمہ فی مناقب سیدۃ النساء الفاطمہ	للعلامہ جلال الدین السیوطی رح
مفتاح النجا فی مناقب ذوی القربیٰ	للعلامہ میرزا محمد معتمد خان بدخشانی رح		
المناقب	للفقیہ ابن المغازلی المالکی رح	سر الشہادتین	لخاتم المحدثین شاہ عبد العزیز المحدث دہلوی

نام کتاب	نام مؤلف
كفاية الطالب في مناقب الامام علي ابن ابي طالب رض	للعلامه محمد ابن يوسف الكنجي الشافعي رحمة الله عليه
نزال الابرار	للعلامه بدخشي رح
معارج الوصول الى معرفة فضل آل الرسول	للعلامه محمد بن يوسف الزرندي المدني
صراط السوي في مناقب آل النبي	للعلامه محمود بن محمد بن علي الشيخاني القادري
معارج العلى في مناقب المرتضى	محمد صدر عالم
توضيح الدلائل على ترجيح الفضائل	شهاب الدين احمد
الخصائص العلوية على سائر البرية	لابي الفتح محمد بن علي بن ابراهيم النطنزي
فتح المطالب في مناقب علي بن ابي طالب	للحافظ شمس الدين محمد بن احمد الذهبي رح
مودة المؤمنين في مناقب اهل بيت سيد المرسلين	للمولوي ولي الله لكهنوي رح
درر السمطين في فضل المصطفى والمرتضى والسبطين	لجمال الدين محمد يوسف الزرندي رح
عرف الوردي في اخبار المهدي	للسيوطي رح
مناقب حيدريه	للشيخ احمد بن علي بن ابراهيم الانصاري اليمني الشيخاني رح
عقد اللآل في فضائل الآل	للشيخ عبد الله العيدروس رح

نام کتاب	نام مؤلف
احياء الميت بفضائل اهل البيت	للعلامه جلال الدين السيوطي رح
المناقب	الحافظ الدين محمد بن احمد العجمي رح
رسالة فضائل اهل بيت	للشيخ عبد الرحمن الاجهوري الشافعي رح
عمدة الطالب في انساب آل ابي طالب	لجمال الدين احمد المعروف بابن عنبه رح
رياض الفضائل	الشيخ محمد الواعظ الهروي
وسيلة المآل في عد مناقب الآل	الشيخ احمد بن الفضل بن محمد باكثير المكي الشافعي
كتاب الصفوة بمناقب بيت آل النبوة	لعبد الرؤف المناوي رح
الفتح المبين في فضائل اهل بيت سيد المرسلين	للعلامه رشيد الدين خان الدهلوي رح
ذخيرة المآل في شرح عقد جواهر اللآل	للشيخ احمد بن عبد القادر العجيلي الشافعي رح
سعادت الكونين	لم اقف على اسم مولفه
تنضيد العقود السنية بتمهيد الدولة الحسينية	رضي الدين محمد بن علي بن حيدر رح
القول الجلي في فضائل علي	للسيوطي رح
دعاة الهداة الى اداء حق الموالاة	لعبيد الله بن عبد الله الحسكاني رح
اسنى المطالب في فضل علي بن ابي طالب	للشيخ ابراهيم بن عبد الله الوصابي اليمني الشافعي رح

ناظرین کو کتاب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ احقر نے کس قدر جانکاہی سے اسکے ابواب کو ترتیب دیا ہے

پہلے باب میں جناب امیر کے اسما اور القاب درج کرکے کفایۃ المہمہ بہ برکت اسماء ابی الائمہ اسکا نام رکھا ہے

دوسرے باب میں۔ آپکے شان کے متعلق قرآن کی آیتیں جمع کی ہیں اور اسکا نام النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی قرار دیا ہے۔

تیسرے باب میں۔ جناب کے افضل الناس ہونیکا ثبوت ہے اسکا نام ملہم غیبی نے الکواکب المضیہ فی فضائل

العلویہ پکارا ہے ✤

چوتھے باب میں - آپ کی خصوصیات کا ذکر ہے سروش آسمانی نے العروۃ الوثقی فی خصائص المرتضی کا خطاب اسکو عطا کیا ہے اور بحیثیت مجموعی اس تالیف کو ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے لقب سے نامزد کیا ہے ✤

کوئی صاحب خیال نکریں کہ اس کتاب کے ترتیب دینے میں صرف کتب مناقب ہی سے تالیف کیا ہے نہین بلکہ کتب صحاح میں جامع بخاری اور مسلم اور ترمذی اور مستدرک حاکم اور مسند اہل بیت جناب امام رضا علیہ السلام اور کنز العمال اور سنن ابی شیبہ اور حلیۃ الاولیا اور جامع عبد الرزاق اور مسند بزار اور معاجم ثلاثہ طبرانی وغیرہ سے ✤

اور کتب رجال میں - الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب اور اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور اصابہ فی تمیز الصحابہ اور الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ وغیرہ ✤

اور تفاسیر میں تفسیر معالم التنزیل اور الدر المنثور فی التفسیر بالماثور اور تفسیر کشاف اور بیضاوی وغیرہ سے اور تواریخ میں تاریخ طبری - اور کامل التواریخ اور مروج الذہب مسعودی مرات الجنان یافعی اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ سے اور سیر میں سیرت ابن اسحاق - اور واقدی اور مدارج النبوۃ سے ✤

بہت کچھ مدد لی گئی ہے جس کتاب سے کوئی مطلب اخذ کیا ہے اس کتاب کا نام اسکی عبارت کے ذیل میں درج کر دیا ہے اب میں اپنے لیئے اور ناظرین کتاب کے لیئے دعاء خیر مانگتا ہوں اور اصل کتاب کی طرف رجوع کرتا ہوں ✤

واللہ تعالی یعصمنا عن الخطاء والخطل ویثبت اقدامنا فی مواضع الزلل انہ المرجو فی الاولی والاخری وعلیہ التوکل والاعتماد فی الدنیا والعقبی

باب اوّل

جناب امیر علیہ السلام کی اسمار مبارک ہیں

موسُوم

بکفایت المہمہ ببرکت اسمار الی الائمہ ؑ

اسد

قال ابن الاعرابی کانت فاطمۃ بنت اسد ام علی حاملا بعلی و ابو طالب غائب فوضعتہ فسمتہ اسدا لتحیی بہ ذکر ابیہا فلما قدم ابو طالب سماہ علیاً (الیواقیت لابی عمر الزاھدی)

ابن اعرابی کا قول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد حمل سے تھیں اور انکے وضع حمل کے وقت ابو طالب کہین گئے ہوئے تھے اور جناب امیرؑ تولد ہوئے جناب فاطمہ بنت اسد نے اپنے والد کے نام پر انکا نام اسد رکھا تاکہ انکے والد کا نام انکے ذریعہ سے زندہ رہے جب ابو طالب تشریف لائے تو انکا نام علیؑ رکھا۔

حیدرہ

قال عطاء انما سمتہ امہ حیدرۃ بدلیل قولہ یوم خیبر انا الذی سمتنی امی حیدرۃ (تذکرہ خواص الامۃ)

عطا کہتے ہین کہ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے آپکا نام حیدر رکھا تھا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ خیبر کے روز آپنے اپنے رجز مین فرمایا ہے۔ مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر یعنے شیر رکھا ہے

وقال علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ ویقال ان ذلک کان کشفا من علیؑ فان مرحبا کان رای فی تلک اللیلۃ فی المنام اسدا افترسہ فذکرہ علی لیخیفہ

حافظ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ حلبیہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کا اپنی رجز مین اپنے آپ کو حیدر کہنا یہ ایک کشفی امر تھا کہ اسی رات مرحب نے خواب مین دیکھا تھا کہ اسکو ایک شیر نے پھاڑ ڈالا ہے پس جناب امیر نے اسکو خوف دلانے کے لیئے اسکا ذکر کیا کہ مین وہ شیر ہون جسکو تو نے خواب مین دیکھا ہے۔

وقال بعضہم لان ابا طالب کان غائبا حین ولد فسمتہ امہ حیدرۃ وقیل فی حکایۃ انما سمتہ حیدرۃ لان علیا کان رضیعا وھو فی البیت وحدہ وکانت امہ خارجۃ فی بعض الحاجات وکان منزلھم بجنب جبل مکۃ فنزلت حیۃ وھمت لتقتل علیا فمد یدہ واخذ الحیۃ وامسکھا فماتت فی یدہ فدخلت امہ ورأت الحیۃ مقتولۃ فی یدہ فقالت حیاک اسمیا حیدرۃ لذالک سمی حیدرۃ (نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین الستلاندی فی مناقب الاصحاب بعض کہتے ہین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے اسوقت ابو طالب گھر مین نہین تھے آپکی والدہ نے آپ کا

نام حیدر رکھا ایک حکایت مین بیان کیا گیا ہے کہ جناب امیر ابھی دودھ پیتے بچہ ہی تھے اور گھر مین تنہا تھے آپکی والدہ ماجدہ گھر سے باہر کسی کام کو گئی ہوئی تھین اور انکا گھر مکہ مین ایک پہاڑ کے پہلو مین تھا ایک سانپ پہاڑ پر سے اترا اور جناب امیر کو قتل کرنا چاہا جناب امیر نے ہاتھ بڑھا کر اسکو مضبوط پکڑ لیا وہ جناب کے ہاتھ ہی مین مر گیا اتنے مین آپکی والدہ ماجدہ باہر سے تشریف لائین اور سانپ کو انکے ہاتھ مین مرا ہوا دیکھکر کہنے لگین اے میرے شیر خدا تجھے شیر کہا اسلیئے آپکا نام حیدر مشہور ہو گیا +

علی

جناب امیر کے علی نام ہونیکی وجہ تسمیہ مین علمار کا اختلاف ہے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ھو اسم سمتہ بہ امہ عند ولادتہ (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت کے وقت ہی انکا نام نامی علی رکھا تھا +

وقیل فلما علا علی علی کتفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکسر الاصنام سمی علیا من العلو والرفعۃ والشرف (تذکرۃ خواص الامہ) یعنے بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش اقدس پر کعبہ کے بت توڑنیکے لیئے چڑھے اسوقت سے شرف اور علو اور رفعت کی وجہ سے آپکا نام علی پکارا گیا +

عن ابن عباس قال کانت امہ اذا دخلت علی ھبل لتسجد لہ وھی حامل بہ علا علی بطنھا فیمنعھا من السجود فسمی علیا (تذکرۃ خواص الامہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کی والدہ اپنے ایام حمل مین جسوقت کہ ہبل کے پوجنے کیلیے جاتین اور سجدہ کا ارادہ کرتین تو جناب امیر انکے پہلو کیطرف چڑھ جاتے اور سجدہ کرنے سے انکو روکے رکھتے اس وجہ سے آپکا نام علی رکھا گیا +

بعض کے نزدیک ابو طالب نے جناب امیر کا نام علی رکھا تھا چنانچہ علامہ ابن یوسف گنجی بھی اسی بات کے قائل ہین اور اپنی کتاب کفایۃ الطالب مین اسکی تائید مین جناب ابو طالب کا ایک شعر پیش کرتے ہین ؎ سمیتہ بعلی کی یدوم لہ + عز العلو وفخر العز ادومہ + یعنے مینے انکا نام علی اسلیے رکھا ہے تاکہ سربلندی کی عزت انکے لیئے ہمیشہ رہے اور عزت کا فخر انکو ہمیشہ اپنے ساتھ لیے رہے +

عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیلۃ اسری بی الی السماء قال لی الجلیل جل جلالہ یا محمد من خلفت فی امتک قلت خیرھا قال اعلی بن ابی طالب قلت نعم یا رب قال یا محمد اطلعت الی اھل الارض اطلاعۃ فاخترتک منھا فشققت لک اسما من اسمائی فانا المحمود فانت محمد ثم اطلعت الثانیۃ فاخترت منھا علیا وشققت لہ اسما من اسمائی فانا الاعلی وھو علی یا محمد انی خلقتک وعلیا من سنخ نور من نوری وعرضت ولایتکما علی اھل السموت والارض فمن قبلھا کان عندی من المؤمنین ومن جحدھا کان من الکفرین (اخرجہ الخوارزمی) جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گلہ بان ابی سلیمان رضی

اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ شب معراج مین پروردگار جل جلالہ نے
مجھسے ارشاد کیا یا محمدؐ تم اپنی امت مین اپنی جگہہ پر کس کو چھوڑ آئی ہو مینے عرض کیا انکے بہتر اور برتر کو۔ فرمایا کیا علی بن
ابیطالب کو مینے عرض کیا ہان اُسی کو پروردگار نے فرمایا یا محمدؐ مین نے زمین والون کو اچھی طرحسے دیکھکر تمکو برگزیدہ
کیا اور اپنے نامون مین سے ایک نام تمہاری لیے مشتق کیا پس مین محمود ہون اور آپ محمد ہین پھر مینے دوبارہ
زمین کے لوگون کو دیکھا اور علی بن ابی طالب کو انتخاب کیا اور اسکے لیے بھی ایک نام اپنے نامون سی مشتق کیا
پس مین اعلے ہون اور وہ علیؑ ہے یا محمدؐ مینے تمکو اور علیؑ کو اپنے اصلی نور سے مخلوق کیا ہے اور تم دونون کی ولایت
کو آسمان اور زمین والون کے سامنے پیش کیا پس جسنے اسکو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومن ٹھہرا۔ اور جسنے اس
سے انکار کیا کفار کے گروہ مین سے ہوگیا۔

روضۃ الشہدا مین ملا حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ لکھتے مین کہ جب جناب امیرؑ تولد ہوئے ابو طالب مسجد کے پاس دیکھنے
کو تشریف لائے جناب امیرؑ نے ہاتھ بڑہا کر انکے چہرہ کو خراشیدہ کیا۔ اُنھون نے اپنی بی بی صاحبہ سے پوچھا تم نے
انکا کیا نام رکھا ہے انھون نے جواب دیا مینے انکا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا ہے ابو طالب نے کہا ان کا
نام ہماری جد اعلے جامع قبائل عرب قصی کے نام پر زید رکھنا چاہیے اسی اثنا مین سرور دین صلے اللہ علیہ و
سلم تشریف لائے اور پوچھا کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا ہے عرض کیا گیا کہ والدہ نے اسد اور والد نے زید کہا
ہے آپنے ارشاد کیا کہ علی نام رکھنا چاہیے۔ جناب امیرؑ کی والدہ ماجدہ نے عرض کیا بخدا مینے ایک ہاتف
سے یہی نام سُنا تھا دوسری روایت مین ہے کہ جناب امیرؑ کے نام رکھنے کی نسبت جناب ابو طالب اور فاطمہ
بنت اسد مین باہم تکرار ہونے لگے آخر کار دونو فیصلہ کے لیے کعبہ مین گئے جناب فاطمہ بنت اسد نے آسمان
کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ شعر کہا ؎ بین لنا بحکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذی الصبی + یعنے اے
پروردگار اس لڑکے کے نام کی نسبت جو کچھ کہ تیری رضا ہو مجھے اس سے آگاہ کر۔ اتنے مین غیب سے ندا آئی ؎
فاسمہ من شامخ العلی علی اشتق من العلی + یعنے اسکا نام علیؑ ہے۔ علی مشتق ہے العلی سے جو خدائے پاک کے
اسماء الحسنی مین سے ہے +

قیل لما قربت ولادۃ علی حضر ابوہ ابو طالب الکعبۃ وتعلق باستارہا وقال ؎ ادعوک یا ذا الغسق الدجی و الفلق
المنبلج المضی + بین لنا عن حکمک المرضی + ماذا تری من اسم ذا الصبی + فہتف بہ ہاتف ؎ خاطبتنا
بالولد السخی + الطیب المہذب المرضی + ان اسمہ فی شامخ العلی + علی اشتق من العلی (ذکرہ نجم الدین
فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الصحابۃ) روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ
تولد ہوئے ابو طالب نے کعبہ کا پردہ پکڑ کر یہ شعر پڑہا۔ مین تجھے پکارتا ہون اے صاحب اندھیری رات اور ہانکہ صبح

روشن کیے ہمیں اپنی رضا کا حکم کر جو نام کہ تو اس لڑکے کا مناسب سمجھے ناگاہ ہاتف غیبی پکارا تو نے ہم سے اس پاک اور مہذب اور ستودہ لڑکے کی نسبت پوچھا ہے۔ اسکا نام آسمان کی بلندیوں میں علی ہے اور وہ مشتق ہے العلی سے جو خدای پاک کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے

(کنیت)

ابو الحسن

عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان البحر مداداً والاشجار اقلاماً والانس کتاباً والجن حساباً ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلم اور انسان کاتب اور جن محاسب بنائے جائیں تاہم اے ابو الحسن تیرے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

ابو الحسین

عن علی قال کان الحسن یدعونی فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا حسین و الحسین یدعونی ابا حسن ولا یریان ابا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما مات دعونی اباهما (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جناب امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں حسنؑ مجھکو اباحسین اور حسین اباحسن کہا کرتے تھے۔ اور مجھکو اپنا باپ نہیں سمجھتے تھے بلکہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا باپ جانتے تھے جب حضرت رحلت فرما گئے تو مجھے ان دونوں نے اباحسن اور اباحسین کہنا چھوڑ دیا۔

ابو محمد

خوارزمی کہتا ہے کہ جناب امیرؑ اس کنیت سے بھی پکارے جاتے تھے کیونکہ ابن حنفیہ کا نام محمد تھا جنکے پیدا ہونے کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو بیان فرمائی تھی۔

ابو الریحانتین

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی قبل موتہ بثلاث سلام علیك یا ابا الریحانتین اوصیك بریحانتی فی الدنیا فعن قلیل ینهد رکناك واللہ خلیفتی علیك فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علی هذا احد الرکنین الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ماتت فاطمۃ قال هذا الرکن الآخر (اخرجہ احمد وابوبکر بن مردویہ) جابر سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین روز پہلے حضرت امیر سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے ابا الریحانتین تجھپر سلام ہو میں تجھے اپنے دونو پھول کے پودوں کے لیے دنیا میں وصیت کرتا ہوں عنقریب تیرے دونوں رکن جاتے رہینگے اور پروردگار میرا خلیفہ اور نگہبان تجھپر رہیگا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا جناب امیرؑ فرمانے لگے یہ ان دونو رکنوں میں سے پہلا رکن تھا جنکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جب جناب فاطمہؑ رحلت فرما گئیں جناب امیرؑ نے فرمایا یہ دوسرا رکن تھا۔

ابو تراب

(۱) عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ رجل من آل مروان قال فدعا سہل بن سعد فامرہ ان یشتم علیاً قال فابی سہل فقال اما اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب

فقال سهل ما كان لعلي اسم احب اليه منه وان كان ليفرح اذا دعي به فقال له اخبرنا عن قصته لم سمي ابا تراب فقال جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بيت فاطمة فلم يجد عليا فقال اين ابن عمك فقالت كان بيني وبينه شيء فغاضبني فخرج ولم يقل عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانسان انظر اين هو فقال رسول الله هو في المسجد راقد فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع قد سقط رداءه عن شقه فاصابه تراب فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسحه عنه ويقول قم يا ابا تراب (اخرجه البخاري والمسلم) سہل بن سعد کہتے ہین ایک دفعہ آل مروان کا ایک آدمی مدینہ مین عامل ہو کر آیا اور سہل بن سعد کو بلا کر کہنے لگا تو جناب علی علیہ السلام کو گالیان دے سہل نے انکار کیا عامل نے کہا اگر تو اس سے انکار کرتا ہے تو صرف اتنا ہی کہدے کہ نعوذ باللہ جناب ابو تراب پر . . . . ہو سہل نے کہا جناب امیر کے نزدیک اس نام سے کوئی نام زیادہ تر پیارا نتھا جب آپ اس نام سے پکارے جاتے تو نہایت خوش ہوتے عامل نے کہا ہمین یہ بتا کہ جناب امیر کا نام ابو تراب کیون رکھا گیا سہل نے کہا ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ کے گھر مین تشریف لیگئے علی علیہ السلام کو وہان موجود نپا کر جناب سیدہ سے پوچھا تیرا چچازاد بھائی کہان ہے جناب سیدہ نے عرض کیا ہم دونون مین باہم کچھ شکر رنجی ہو گئی تھی وہ غصہ ہو کر چلے گئے ہین اور آج گھر مین قیلولہ نہین کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ جا کر دیکھو کہ وہ اسوقت کہان پر تشریف رکھتے ہین۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مسجد مین سو رہے ہین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لیگئے اور انکو سوتا ہوا پایا . . . . اور دیکھا کہ کندھے سے ردا اتری ہوئی ہے اور پہلو مٹی سے آلودہ ہو رہا ہے۔ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انکے بدن سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے اُٹھ اے ابو تراب اُٹھ اے ابو تراب ٭

(۲) عن ابن عباس قال لما اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار وهو انه صلى الله عليه وسلم اخى بين ابي بكر وعمر رضي الله عنهما وبين عثمان وعبد الرحمن بن عوف واخى بين طلحة والزبير واخى بين ابي ذر الغفاري والمقداد رضوان الله عليهم اجمعين ولم يواخ بين علي بن ابي طالب وبين احد منهم خرج علي مغضبا حتى اتى جدولا من الارض وتوسد ذراعيه ونام فيهما فسفي عليه الريح التراب فطلبه النبي صلى الله عليه وسلم فوجده على تلك الصفة فوكزه برجله وقال له قم فما صلحت الا ان تكون ابا تراب اغضبت حين اخيت بين المهاجرين والانصار ولم اواخ بينك وبين احد منهم۔ اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي۔ الا من احبك فقد حف بالامن والايمان ومن ابغضك اماته الله ميتة جاهلية (اخرجه ابوبكر الخوارزمي) ابن عباسؓ کہتے ہین جبکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا اور اسکی یہ صورت قرار دی کہ جناب ابوبکرؓ کو حضرت عمرؓ کا اور حضرت عثمانؓ کو عبد الرحمنؓ

ابن عوف کا اور طلحہؓ کو زبیرؓ کا اور ابوذر غفاریؓ کو مقداد کا بھائی بنایا۔ اور علی بن ابی طالب باقی رہ گئے ان سے کسیکا رشتہ اخوت نہ ملایا جناب امیرؑ نہایت غصہ مین جاکر زمین پر لیٹ گئے اور اپنے بازو کا تکیہ بناکر زمین پر سو گئے ہوا نے مٹی اڑاکر انکے بدن مبارک کو گرد آلود کردیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو ڈھونڈنے لگے اور انکو اس حالت مین پایا اور اپنے پاؤن سے ٹھکرا کر فرمایا۔ تونے ابوتراب ہنچ مین اپنے لیے کیا اچھی مصلحت دیکھی ہے جب مینے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑا اور سے تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا تو تو خفا ہو گیا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسیکہ ہارون موسیٰ سے تھے لیکن میرے بعد نبی نہین ہوگا۔ جو کوئی کہ تجھ سے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین چھپا رہیگا اور جو شخص کہ تجھ سے بغض رکھیگا خدا اسکو کافرون کی موت سے مارے گا ۔

(۳) عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقام بھا رأینا ناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فی نخل قال علی یا ابا الیقظان ھل لک ان تاتی ھؤلاء فننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فی صور[1] من النخل فی دقعاء[2] من التراب فنمنا فواللہ ما انبھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا من تلک الدقعاء[3] فیومئذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا تراب لما رای علیہ من التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ قال احیمر[4] ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک فی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منہ ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) والحاکم بسند صحیح عمار بن یاسرؓ روایت کرتے ہین کہ مین اور جناب امیرؑ غزوہ ذی العشیرہ مین باہم رفیق تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان پر فروکش ہوئے ہم نے بنی مدلج کے چند آدمیون کو نخلستان مین ایک چشمہ پر کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جناب امیرؑ نے مجھ سے کہا یا ابا الیقظان۔ اگر تیرا منشا ہو تو ہم چلکر دیکھین کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ ہم دونون انکے قریب گئے اور ایک گھنٹہ تک انکے کام کو دیکھتے رہے۔ پھر ہمپر نیند نے غلبہ کیا اور ہم نخلستان مین جاکر زمین پر سو گئے۔ واللہ کسینے ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا بیدار نکیا۔ حضرتؐ نے ہمکو پاؤن سے ٹھکرا کر جگایا۔ ہم بالکل گرد مین اٹے ہوئے تھے پس اسی روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ کو گرد آلود دیکھکر ابا تراب کا خطاب دیا اور ارشاد کیا کہ مین تمکو دو سخت بدبختون کی خبر دون ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو ثمود کی قوم کا احیمر نام رکھنے والا جسنے ناقہ صالح کے پاؤن کاٹ ڈالے تھے اور ایک وہ شخص ہے جو یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنے تیری ریش مبارک تر کرے گا ۔

ابو السبطین

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال ابن علی

[1] صور بالضم نخل خرد [illegible] [2] دقعاء [illegible] نرم خاک [illegible] [3] [illegible] [4] احیمر تصغیر احمر لقب [illegible] [illegible]

ابن ابی طالب فوثب علیٌ قائماً علی قدمیه فقال ها انا یا رسول الله فقال ادن منی فدنا منه وضمه الی صدره و قبل بین عینیه ثم بکا حتی سال دموعه علی خده فقال یا علی صوته یا معشر المسلمین هذا علی بن ابی طالب هذا شیخ المهاجرین والانصار هذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی - هذا ابو السبطین الحسن والحسین سید شباب اهل الجنة هذا مفرج الکرب عنی هذا اسد الله فی ارضه وسیفه المسلول علی اعدائه فعلی مبغضیه لعنة الله ولعنة اللاعنین والله منه بری وانا منه بریٔ فمن احب ان یبرأ من الله ومنی فلیتبرأ منه فلیبلغ الشاهد منکم الغائب (اخرجه ابو سعد عبد الملک بن ابی عثمان محمد الواعظ الخرکوشی فی شرف النبی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑہکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور لوگون کو آخرت کا خوف دلایا اور وعید الٰہی سے ڈرایا اور بہت رونے لگے اور فرمایا علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جلدی سے اچہلکر اپنے دونو پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون - حضرت نے انکو اپنے نزدیک بلایا جب وہ نزدیک گئے تو آپنے انکو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر باآواز بلند ارشاد کیا اے گروہ اہل اسلام یہ علی بن ابیطالب شیخ المہاجرین والانصار ہے یہ میرا بہائی اور میرا ابن عم اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہے - یہ ابو السبطین یعنے امام حسن اور حسین کا باپ ہے جو اہل جنت کے نوجوانون کے سردار ہین - یہ مجہسے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے - یہ خدا کی زمین پر خدا کا شیر ہے اور اسکے دشمنون کے لیئے اسکی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور خدا کے فرشتے لعنت کرتے ہین اللہ ان سے بیزار ہے مین ان سے بیزار ہون پس اگر کوئی خدا کی اور میری بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزاری اختیار کرے - تم حاضرین مین سے ہر ایک کو چاہیے کہ غائبون کو اس سے آگاہ کرے -

القاب

امیر المومنین

(۱) عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض الدار نائما واذا رأسه فی حجر دحیة الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بخیر قال دحیة انی لاحبک وان لک مدحة ازفها الیک انت امیر المومنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمة تزف انت وحزبک مع محمد صلی الله علیه وسلم وحزبه الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبو محمد صلی الله علیه وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالهم شفاعة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یاصفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ الکلبی کان جبرئیل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) ابن عباس رض کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبی کے آغوش مین سر رکہے ہوئے اپنے دولتخانہ کے صحن مین استراحت فرما رہے تہے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور سلام علیک کرکے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچہا۔ دحیہ نے جواب دیا خیریت ہے اور کہا کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون آپکے چند مناقب مجہے معلوم ہیں جنکو مین آپسے بیان کرنا چاہتا ہون۔ آپ تمام مومنون کے امیر اور تمام سفید ہاتہ اور پاؤن اور سونہ والون کے پیشوا ہین آپ سوا انبیا اور مرسلین کے تمام بنی آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لواء الحمد آپکے ہاتہ مین ہوگا اور آپ کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور آپکے گروہ کے ساتہ جنت مین سیر کرتا ہوگا بتحقیق رستگار ہوا وہ شخص جس نے آپ سے تولا کیا اور نقصان اُٹہایا اُس نے جو آپسے علیحدہ ہوگیا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے محب آپکے محب ہین اور اُن کے دشمن آپکے دشمن ہین۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہرگز بہرہ یاب نہ ہون گے اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لا جب جناب امیر اسکے قریب گئے تو اس نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنے آغوش سے لیکر انکے آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار نے خواب سے بیدار ہوکر پوچہا یہ کیسا شور تہا جناب امیر نے دحیہ کا تمام ماجرا عرض کیا حضور نے فرمایا یہ دحیہ نہین تہے بلکہ جبرئیل تشریف لائے تہے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہین ممتاز کیا ہے ان سے تمہین آگاہ کرین۔ خدا تعالی نے تمہاری محبت کو مومنین کے سینہ مین القا کیا ہے اور تمہارے خوف کو کافرون کے دل مین ڈالدیا ہے ✦

(۲) عن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء وماء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم فھو امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین و امام الغر المحجلین فجاء علی فضرب الباب فقال من ھذا یا انس قلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجہکو فرمایا کہ اے انس پانی لاکر مین وضو کرا مین پانی لایا اور حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑہی نماز سے فارغ ہوکر مجہے ارشاد کیا اے انس جو شخص آج سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور وصیون کا خاتم اور سفید ہاتہ اور سونہہ والون کا پیشوا ہوگا۔ ناگاہ جناب امیر تشریف لائے اور دروازہ کہٹکہٹایا حضرت نے پوچہا اے انس یہ کون ہے مینے عرض کیا علی ہین آپنے فرمایا دروازہ کہولدے مینے دروازہ کہولدیا جناب امیر حضرت کے پاس تشریف لے آئے ✦

(۳) عن بریدة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نسلم علی علی بیا امیر المؤمنین (اخرجه ابن مردویه)
بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا ہوا تہا کہ ہم علی علیہ السلام کو یا امیر المؤمنین
کہکر سلام کیا کرین +

(۴) عن سالم مولی علی قال کنت مع علی فی ارض له وهو یحرثها حتی جاء ابو بکر و عمر رضی الله عنهما فقالا السلام
علیك یا امیر المؤمنین ورحمة الله وبرکاته فقیل کنتم تقولون فی حیوة النبی صلی الله علیه وسلم ذلك فقال
عمر هو امرنا (اخرجه ابن مردویه) جناب امیر علیہ السلام کا غلام سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ مین جناب امیر کے
ساتھ انکی زمین مین تہا اور وہ اسکی کاشت کاری کر رہے تہے کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما انکے ملنے کو آئے اور السلام
علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہکر سنت اسلام ادا کی کسی نے انسے پوچہا کہ آپ جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کی زندگی مین بہی اسیطرح سے کہا کرتے تہے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ حضرت ہی نے ہمکو یہ حکم دیا تہا +

(۵) عن حذیفة بن الیمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو علم الناس متی سمی علی امیر المؤمنین
ما انکروا فضله سمی امیر المؤمنین وآدم بین الروح والجسد فقال الله تبارك وتعالی انا ربکم ومحمد نبیکم و
علی امیرکم (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے تہے اگر لوگونکو یہ معلوم ہوتا کہ کب سے علی کا نام امیر المؤمنین پکارا گیا ہے تو ہرگز اسکے فضائل سے انکار نکرتے علیؑ
کا نام اسوقت سے امیر المؤمنین ہوا ہے کہ ابہی آدم روح اور جسد کے درمیان تہے اسوقت پروردگار نے ارواح کو خطاب کیا کہ
مین تمہارا خدا ہون اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا نبی اور علی تمہارا امیر ہے +

(۶) عن ابن عباس قال دخل علی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها فجلس
بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین عائشة فقالت ما کان لك ان تجلس بین فخذی فضرب رسول الله صلی
الله علیه وسلم علی ظهرها وقال مهلا لا تؤذینی فی اخی فانه امیر المؤمنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم
القیامة یقعد علی الصراط فیدخل اولیاءه فی الجنة ویدخل اعداءه فی النار (اخرجه ابن مردویه) ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
پاس تشریف رکہتے تہے اتنے مین جناب امیرؑ تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنینؓ کے درمیان مین بیٹہ گئے
بی بی عائشہ جہنجہلا کر بولین کیا میری ران پر بیٹہنے کے سوا آپکے لیئے کوئی جگہ نہین تہی۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے
بی بی عائشہ صدیقہ کی پشت پر ہاتہ مار کر کہا کہ چپ رہ میرے بہائی کے بارے مین تو مجہے ایذا نہ دے۔ یہ مومنون کا امیر و مسلمانون
کا سردار اور سفید ہاتہ اور منہ والون کا پیشوا ہے قیامت کے روز یہ پل صراط پر بیٹہیگا اور اپنے دوستونکو جنت مین اور
دشمنونکو دوزخ مین داخل کرے گا +

(۷) عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام حبیبۃ بنت ابی سفیان فقال یا ام حبیبۃ اعتزلینی فانا علی حاجۃ ثم دعا بوضوء فاحسن الوضوء ۔ ثم قال ان اول من یدخل ھذا الباب امیر المؤمنین وسید العرب خیر الوصیین و اولی الناس بالناس قال انس فجعلت اقول اللھم اجعلہ رجلا من الانصار فاذا ھو علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے گھر میں رونق افروز تھے۔ ام حبیبہ سے ارشاد کیا اے ام حبیبہ تم ہم سے تھوڑی دیر کے لیے علیحدہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ہمیں ایک ضروری امر درپیش ہے پھر آپ نے خوب طرح سے وضو کیا اور فرمایا جو شخص کہ سب سے اول اس دروازہ سے گھسیگا وہ مومنوں کا امیر اور عرب کا سردار اور تمام اوصیا سے بہتر اور سب لوگوں سے برتر ہوگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے دل میں دعا کرنے لگا یا الٰہی وہ شخص جس کے لیے حضرت نے یہ کچھ فرمایا ہے وہ انصار میں سے ہو۔ ناگہاں جناب امیر علیہ السلام دروازہ سے گھس آئے ۔

(۸) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الآن یدخل سید المسلمین و امیر المؤمنین و خیر الوصیین اذ اطلع علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم اللھم والی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح العرق من جبھتہ و وجھہ یمسح بہ وجہ علی و یمسح العرق من وجہ علی و یمسح بہ وجھہ فقال لہ علی یا رسول اللہ انزل فی شیء قال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی انت اخی و وزیری و خیر من اخلف بعدی تقضی دینی و تنجز وعدی و تبین لھم ما اختلفوا من بعدی و تعلمھم تاویل القرآن ما لم یعلموا تجاھدھم علی التاویل کما جاھدتھم علی التنزیل ۔ (اخرجہ الدیلمی و ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت نے فرمایا ابھی اسوقت مسلمانوں کا سردار اور مومنوں کا امیر اور اوصیا کا بہتر یہاں آئیگا۔ ناگہاں جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار تیرے قربان ۔ انس کہتے ہیں کہ جناب امیر حضرت کے سامنے بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ مبارک اور جبین مبین کا عرق انکے چہرہ پر اور انکے چہرے کا عرق اپنے چہرہ اقدس پر ملنے لگے جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا میرے حق میں کوئی آیت نازل ہوئی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ موسی سے ہارون کی لیکن نبی میرے بعد نہیں ہونیوالا۔ تو میرا بھائی اور وزیر ہے جنکو کہ میں اپنے بعد میں چھوڑ جاؤنگا ان سب سے تو افضل ہے، میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدے کو پورا کرنیوالا جن امور میں کہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے تو اسکو رفع کرنیوالا ہے۔ تو ان سے قرآن کے معنے بیان کریگا اور لوگوں کے ساتھ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جیسے کہ میں نے قرآن کی تنزیل پر جہاد کیا ہے ۔

(۹) عن رافع مولی عائشۃ قال کنت غلاما اخدمھا فکنت اذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا

اکون قربیا اعاطیها شیئا قال فبینما رسول الله صلی الله علیه وسلم عندها ذات یوم انجاء جاء فدق الباب
قال فخرجت الیه فاذا جاریة معها اناء مغطی قال فرجعت الی عائشة فاخبرتها۔ فقالت ادخلها فدخلت
فوضعت بین یدی عائشة فوضعته بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل یاکل وخرجت الجاریة
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیت امیر المؤمنین وسید المسلمین وامام المتقین عندی یاکل
معی فجاء جاء فدق الباب فخرجت الیه فاذا هو علی قال فرجعت فقلت هذا علی فقال صلی الله علیه وسلم
ادخله فلما دخل قال له النبی صلی الله علیه وسلم مرحبا واهلا لقد تمنیتک مرتین حتی لو ابطات
علی لسالت الله عزوجل ان یاتی بک احبس فکل (اخرجه ابن مردویه) جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کا غلام رافع روایت کرتا ہے کہ مین ام المومنین کے پاس رہا کرتا تھا اور انکی خدمت کیا کرتا تھا جسوقت
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر مین رونق افروز ہوتے تو مین قریب تر رہتا اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو مین
حاضر کیا کرتا۔ ایکروز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین کے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ ناگاہ ایک آنیوالی
نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ مین جب دیکھنے کو باہر نکلا ایک لونڈی کو دیکھا کہ ڈھکا ہوا خوان لیے ہوئے ہے مین نے لوٹ
کر ام المومنین سے بیان کیا۔ انہوں نے اسکو گھر مین بلا لیا۔ اس لونڈی نے خوان انکے سامنے رکھدیا۔ مینے اٹھا کر سرور
کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکھدیا آپ اس مین سے تناول فرمانے لگے اور وہ لونڈی چلی گئی آپنے فرمایا کاش اس
وقت امیر المومنین سید المسلمین امام المتقین بھی یہان ہوتے تو ہماری ساتھ کھانے مین شرکت کرتے اتنے مین ایک
شخص نے پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ مین دیکھنے کو نکلا اور جناب امیرؑ کو دروازہ پر کھڑے ہوے دیکھا لوٹ کر مین نے
عرض کیا کہ جناب امیر دروازہ پر تشریف رکھتے ہین حضور نے انکو گھر مین بلا لیا۔ جب جناب امیرؑ حاضر خدمت ہوے
سرکار نے مرحبا اور اہلاً کے الفاظ سے ممتاز فرمایا اور ارشاد کیا ہمنے دو دفعہ تمہاری آنیکی آرزو کی تھی اگر تم دیر کرتے
تو مین تمہارے لیے پھر خدا سے دعا کرنیوالا تھا۔ آؤ بیٹھو اور ہمارے ساتھ کھانا نوش کرو ❊

(١٠) عن معاویة بن ثعلبة اللیثی قال مرض ابوذر الغفاری مرضا شدیدا حتی اشرف علی الموت فاوصی
الی علی بن ابی طالب فقیل له لو اوصیت الی امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کان احمد لوصیتک من
علی فقال ابوذر اوصیت والله الی امیر المؤمنین حقا حقا (اخرجه ابن مردویه) معاویہ بن ثعلبہ اللیثی
بیان کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو کر انتقال کے قریب ہو گئے تو جناب امیرؑ سے اپنی وصیت
بیان کی۔ لوگون نے کہا اگر تم اپنی وصیت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ سے بیان کرتے تو تمہارے لیے یہ بہتر ہوتا۔
ابوذر کہنے لگے مینے اپنی وصیت کو سچے امیر المومنین سے بیان کیا ہے ❊

امام المتقین

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل اوحی الی فی علی انہ امام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پروردگار نے مجھکو علیؑ کی نسبت وحی بھیجی ہے کہ وہ تمام متقیون کا امام ہے +

(۲) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا شاباش اے مسلمانون کے سردار اور متقیون کے امام +

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تم مسلمانون کے سردار اور مومنون کے بادشاہ اور سفید ہاتھ اور رونہ والون کے پیشوا ہو +

(۴) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الحاکم وابونعیم وابن مردویہ وابن قانع) عبد اللہ بن سعد بن زرارہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج مین جب ہم اپنے پروردگار کے پاس پہونچے تو پروردگار نے مجھے علیؑ کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتھ اور رونہ والون کا پیشوا ہے۔

ولی المتقین

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتھ اور رونہ والون کا پیشوا ہے +

سید الصادقین

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامہ فی احوال الائمہ لسبط ابن جوزی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی سچون کا سردار ہے +

سید المسلمین

(۱) عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین حین جاءہ علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے تو حضرت

انکو ہر جا ای مسلمانون کے سردار کہکر پکارتے ✤

(۲) عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین فاذا طلع علی (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین ایک روز مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ حضرت نے فرمایا ابہی ابہی سید المسلمین یہان آئیگا اتنے مین جناب امیر حاضر خدمت ہوگئے

(۳) عن عبد اللہ بن اسعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی انتہیت الی ربی عز وجل فاوحی الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین وولی المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ ابن مردویہ) عبد اللہ بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے شب معراج مین جب ہمنے اپنے پروردگار سے ملاقات کی پروردگار نے علی کے تین لقب ہمکو الہام کیئے کہ وہ مسلمانون کا سردار اور متقیون کا دوست اور سفید ہاتہ اور سونہہ والون کا پیشوا ہے ✤

سید المومنین

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق شب معراج مین پروردگار نے مجہکو علی کے تین لقب القا فرمائے کہ وہ مومنون کا سردار اور متقیون کا امام اور سفید ہاتہ اور سونہہ والونکا پیشوا ہے ✤

سید العرب

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا الی سید العرب یعنی علیاً فقالت عائشۃ الست سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاءہ ارسل الی الانصار فاتوہ قال ہذا سید العرب فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرائیل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عز وجل (قال ابو نعیم فی حلیۃ الابرار رواہ ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر) واخرجہ محب الطبری فی الریاض النضرہ والطبرانی فی الکبیر عن ابی لیلی عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الی آخر الحدیث جناب امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین ایک روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرب کے سردار کو میرے پاس بلالاؤ۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگین کیا آپ عرب کے سردار نہین آپنے فرمایا مین آدم کی تمام اولادکا سردار ہون علی عرب کے سردار ہین جب علی تشریف لائے حضرت نے انصار کو بلا بہیجا جب تمام انصار حاضر ہوگئے آپنے ارشاد فرمایا یہ یعنے جناب علی تمام عرب کے سردار ہین میری دوستی کی وجہ سے انکو دوست رکہو اور میری عزت کی وجہ سے ان کی عزت کرو بتحقیق جبریل علیہ السلام نے خدا کا یہ پیغام مجہکو دیا ہے جو مینے تمسے بیان کیا ✤

(۲) عن ام المومنین عائشہؓ قالت کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فقال ھذا سید العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سید العالمین وھو سید العرب (اخرجہ البیہقی و الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب امیر تشریف لائے حضرت نے فرمایا یہ عرب کا سردار ہے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ عرب کے سردار ہیں فرمایا میں تمام عالم کا سردار ہوں یہ عرب کا سردار ہے +

(۳) عن مسلمۃ بن نفیل مرسلا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃ یا عائشۃ ان سرک ان تنظری سید العرب فانظری الی علی قالت الست سید العرب قال انا امام المتعلمین وسید العالمین وھذا سید العرب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) مسلم بن نفیل سے مرسلاً روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا اے عائشہ اگر تو عرب کے سردار کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی کو دیکھ لے ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار نہیں فرمایا میں تمام علم حاصل کرنیوالوں کا امام اور تمام جہان کا سردار ہوں اور یہ عرب کا سردار ہے +

(۴) اخرج الدارقطنی عن ابن عباس و الحاکم عنہ و عن جابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و علی سید العرب۔ دارقطنی ابن عباسؓ سے اور حاکم ابن عباسؓ و جابر عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آدم کی تمام اولاد کا سردار ہوں اور علیؑ عرب کا سردار ہے۔

سید فی الدنیا والآخرہ

عن ابن عباس قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال انت سید فی الدنیا و الآخرۃ (اخرجہ ابو عمرو الحاکم و الخطیب و زاد فیہ الدیلمی من احبک فقد احبنی وحبیبک حبیب اللہ ومن ابغضک فقد ابغضنی و بغیضک بغیض اللہ الویل لمن ابغضک من بعدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کیطرف نظر کر کے فرمایا تو دنیا اور آخرت کا سردار ہے ابو عمرو اور حاکم اور خطیب بغدادی نے اس حدیث کو اسی قدر لفظوں سے روایت کیا ہے لیکن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں بلفظ اس حدیث کے ساتھ اور روایت کیے ہیں کہ یا علی جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور تیرا دوست خدا کا دوست ہے اور جس نے تجھ سے بغض کیا مجھ سے بغض کیا اور تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے اس پر افسوس ہے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے +

قائد الغر المحجلین

عن عبد اللہ بن حکیم الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالی اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی

بانہ سید المؤمنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین (اخرجہ الطبرانی) عبد اللہ بن حکیم الجہنی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج میں جناب ایزدی نے ہمکو علیؑ کے تین خطاب القا فرمائے کہ وہ مومنون کے سردار اور متقیون کے امام اور جنکے موتہہ اور ہاتہہ اور پاؤن سفید اور نورانی ہین انکے پیشوا ہین یعنے انکو بہشت کی طرف لیجانیوالے ہین

یعسوب المومنین

(۱) عن علیؑ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال علی یعسوب المؤمنین و المال یعسوب المنافقین (اخرجہ بن عدی نقلت عن صواعق محرقہ) جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ بالتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی مومنون کا بادشاہ ہے اور مال منافقون کا بادشاہ ہے

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا یعسوب المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ کی نسبت ارشاد کرتے تہے کہ یہ وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجہہ پر ایمان لایا ہے اور یہ مومنونکا سردار ہے

صدیق الاکبر

عن معاذۃ العدویہ قالت سمعت علیا علی المنبر منبر البصرۃ یقول انا الصدیق الاکبر (الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ محب طبری) معاذہ عدویہ سے روایت ہے کہ منبر بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون

(عن) ابی ذر الغفاریؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق وانت الصدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم نقلت من الریاض النضرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کو فرمارہے تہے تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجہہ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المؤمنین وھذا من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا الصدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان) سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کا ہاتہہ پکڑ کر فرمایا تحقیق یہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجہہ پر ایمان لایا ہے اور یہ اس امت مین حق اور باطل کے درمیان فرق کرنیوالا ہے اور یہ مومنون کا یعسوب یعنے امیر ہے اور یہ وہ ہے جو قیامت کے روز سب سے پہلے مجہہ سے ملاقات کریگا اور یہ صدیق اکبر ہے

(۴) عن عباد بن عبد اللہ قال علیؑ انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا الصدیق الاکبر

لا یقولها ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص والحاکم فی المستدرک وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبۃ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ وحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون اور مین صدیق اکبر ہون یہ بات میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا مینے سات برس سب سے پہلے نماز پڑھی ہے +

(۵) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر امنت قبل ان یؤمن ابوبکر و اسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (نقلہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ کہتی ہین مینے بصرہ کے منبر پر جناب امیرؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون قبل اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایمان لاتے مین ایمان لایا ہون اور ابوبکرؓ کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا ہون +

(۶) عن ابن عباسؓ و ابی لیلےؓ قالا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مؤمن الیاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین و حزقیل مؤمن ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ و علی بن ابی طالبؑ ہو افضلہم (اخرجہ البخاری عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صدیق تین ہین۔ اول حبیب النجار الیاسین (یعنے جناب عیسی علیہ السلام کے حواریین) پر ایمان لانیوالا جس نے کہ یہ کہا تھا اے میری قوم کے لوگو نبیون کی متابعت کرو۔ اور فرعون کے گروہ سے ایمان لانیوالا حزقیل جس نے یہ کہا تھا۔ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا پالنے والا خدا ہے۔ اور علی بن ابیطالبؑ کہ انسے افضل ہے۔

(۷) عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی من یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم قال علی یا رسول اللہ ھل نقدر علی ان نزورک فی الجنۃ قال یا علی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امتہ فنزلت ھذہ الایۃ اولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا فدعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فقال ان اللہ تعالی قد انزل بیان ما سئلت فجعلک رفیقی لانک اول من اسلم و انت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر مین جسکا ترجمہ یہ ہے جن لوگون نے خدا اور خدا کے رسولؐ کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتھ ہین جنپر خدا نے اپنی نعمت اتاری ہے) روایت کرتے ہین کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آیا ہم حضور کو جنت مین بھی دیکھ سکینگے۔ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا رہا ہے جو اسپر سب سے پہلے اسلام لاتا رہا ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ ان

لوگون کے ساتھ ہین جنپر خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے یعنی نبیون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک لوگون کے ساتھ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچھے رفیق ہونگے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلایا اور فرمایا یا علی خدا تعالے نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے اور تجھکو میرا رفیق بنایا ہے کیونکہ تو سب سے پہلے مجھپر اسلام لایا ہے اور تصدیق اکبر

(۲) عن علی قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیس فی القیمۃ غیرنا اربعۃ فقام رجل من الانصار فقال فداک ابی وامی من ھم یا رسول اللہ قال انا علی البراق واخی صالح علی ناقۃ اللہ التی عقرت وعمی حمزۃ علی ناقۃ العضباء واخی علی علی ناقۃ من نوق الجنۃ بیدہ لواء الحمد ینادی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقول الادمیون ما ھذا الا ملکا مقربا او نبیا مرسلا او حامل العرش فیجیبھم ملک من بطنان العرش یا معشر الادمیین لیس ھذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش ھذا الصدیق الاکبر علی ابن ابی طالب (اخرجہ ابو جعفر الحقیلی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ قیامت میں ہم چار شخصون کے سوا پانچوان شخص سوار نہوگا انصار میں سے ایک شخص نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون وہ چار شخص کون ہین حضرت نے فرمایا ایک تو مین ہون کہ براق پر سوار ہونگا اور میرا بھائی صالح نبی اس ناقۃ اللہ پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹے گئے تھے اور میرا چچا حمزہ ناقہ عضباء پر سوار ہوگا اور میرا بھائی علی جنت کی اونٹنیون میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا اور انکے ہاتھ مین لواء الحمد ہوگا اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکارتے ہونگے تمام آدمی کہینگے یہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا حامل عرش ہے عرش کے اندر سے ایک فرشتہ جواب دیگا کہ اے لوگو نہ یہ مقرب فرشتہ ہے اور نہ نبی مرسل اور نہ حامل عرش ہے یہ صدیق اکبر علی بن ابی طالب ہے۔

فاروق الاعظم

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت صدیق الاکبر والفاروق الاعظم الذی یفرق بین الحق والباطل (الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جناب امیر سے فرماتے تھے کہ تم صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہو کہ تم حق اور باطل مین فرق کروگے۔

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر وھذا فاروق الاعظم یفرق بین الحق والباطل وھذا یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین (اخرجہ الدیلمی) والطبرانی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر کی نسبت فرماتے تھے یہ وہ شخص ہے جو مجھپر سب سے پہلے ایمان لایا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب سے پہلے قیامت کے روز مجھ سے ملیگا اور یہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور مومنون کا

یعسوب (یعنی امیر ہے) اور مال منافقوں کا امیر ہوتا ہے ✤

(۳) عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علیا فانہ الفاروق بین الحق والباطل اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) وابن عبد البر فی الاستیعاب ابو لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا جب ایسا ہو تو تم ملازمت علیؑ کی اختیار کرو بتحقیق وہ حق و باطل میں فرق کرنیوالا ہے ✤

خاتم الوصیین

عن انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس اسکب لی وضوء فتوضی وصلی ثم انصرف فقال یا انس اول من یدخل علی الیوم امیر المؤمنین وسید المسلمین وخاتم الوصیین وامام الغر المحجلین فجاء علی حتی ضرب الباب فقال من ھذا یا انس فقلت علی قال افتح لہ فدخل (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس پانی لاکر مجھے وضو کرا میں حضرت نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ لوٹ بیٹھے اور ارشاد کیا آج جو شخص کہ سب سے پہلے میرے پاس آئیگا وہ امیر المومنین اور خاتم الوصیین اور سید المسلمین اور سفید ہاتھ پاؤں اور سونہہ والوں کا امام ہے۔ اتنے میں جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا اے انس دروازہ پر کون ہے میں نے عرض کیا کہ جناب امیر ہیں حضرت نے فرمایا دروازہ کھولدو میں نے دروازہ کھولدیا جناب امیر اندر تشریف لے آئے ✤

خیر الوصیین

عن انس قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین اذ طلع علی ابن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی وابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا ابھی اسوقت سید المسلمین اور امیر المومنین اور خیر الوصیین آئیگا اتنے میں جناب امیر تشریف لائے ✤

الوصی

(۱) عن ابی سعید الخدری عن سلمان الفارسی قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فقال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ کان اعلمھم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی وینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ والطبرانی فی الکبیر فی مسند سلمان الفارسی) ابو سعید خدری سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک نبی کے لیے وصی ہوتا رہا ہے حضور کا وصی کون ہے فرمایا تو جانتا ہے کہ موسیٰ کا وصی کون تھا میں نے عرض کیا یوشع بن نون حضرت

نے فرمایا کیون مینے گذارش کیا اسلئے کہ وہ حضرت موسی علیہ السلام کی امت مین سب سے زیادہ عالم تھے سو آپنے فرمایا بس میرا وصی اور میرا رازدار۔ اور جن لوگون کو کہ میں اپنے بعد چھوڑتا ہون اُن سب سے بہتر اور میری وعدون کو پورا کرنیوالا اور میرے قرضون کا ادا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے +

(۲) عن انس بن مالك قال حدثني سلمان انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اخي و وزيري و وصيي و خير من اخلف بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مینے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرا وصی اور میرے پیچھے رہنے والون مین سب سے افضل علی بن ابی طالب ہین

(۳) عن سلمان قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدري من كان وصي موسى قلت يوشع بن نون فقال وصيي في اهلي وخير من اخلفه بعدي علي بن ابي طالب (اخرجه ابن مردويه) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون حضرت نے فرمایا میرا وصی میرے اہل مین اور جنکو کہ میں اپنے بعد مین چھوڑتا ہون ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہین +

(۴) عن بريدة قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل نبي وصي و وارث وان عليا وصيي و وارثي (اخرجه البغوي في معجمه والديلمي في فردوس الاخبار) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی کا ایک وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے +

(۵) عن انس قال قلنا لسلمان سل النبي صلى الله عليه وسلم من وصيه فقال سلمان من وصيك يا رسول الله فقال يا سلمان من كان وصي موسى قال قلت يوشع بن نون قال فان وصيي و وارثي ويقضي ديني وينجز موعدي علي بن ابي طالب (اخرجه احمد في مناقبه) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضور کا وصی کون ہے سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جناب کا وصی کون ہے حضرت نے فرمایا اے سلمان موسی علیہ السلام کا وصی کون تھا سلمان نے عرض کیا یوشع بن نون جناب نے ارشاد کیا میرا وصی اور وارث اور میرے قرض کا ادا کرنے والا اور میرے وعدونکا پورا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے +

(۶) عن علي قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخي و وارثي و وصيي قلت وما ارث منك يا نبي الله قال ما ورث الانبياء من قبلي قلت وما ورث الانبياء من قبلك قال كتاب ربهم وسنت نبيهم (اخرجه ابن المغازلي) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھسے جناب سردار انبیا علیہ الصلوة والسلام

نے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے میں نے عرض کیا یا نبی اللہ مجھے حضور سے کیا ورثہ ملیگا فرمایا جو ورثہ کہ مجھ سے پہلی انبیا نے پایا ہے میں نے عرض کیا حضور سے پہلے انبیا نے کیا ورثہ چھوڑا ہے فرمایا کتاب اور اپنی نبی کی سنت +

(۷) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت اخی و وارثی و وصیی قال علی ما ارث منك قال ما یرث النبیون بعضهم بعضا قال اللہ ورسولہ اعلم فقال کتاب اللہ وسنۃ نبیہ اخرجہ ابن الحضرمی) معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں جناب خاتم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا تو میرا بھائی اور وارث اور وصی ہے جناب امیر نے گذارش کیا حضور کا کیا ورثہ مجھے ملیگا فرمایا اگلے نبیوں نے ایکدوسرے سے کیا ورثہ پایا ہے جناب امیر نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول ہی جانتا ہوگا پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ اور نبی کی سنت +

(۸) عن حبۃ العرنی عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی وصیك بالعرب خیرا (اخرجہ ابن السراج) حبۃ العرنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمکو عرب کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون +

(۹) عن حبیش بن رزین قال رایت علیا یضحی بکبش فقلت لہ ما ھذا قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ (اخرجہ احمد) حبیش بن رزین کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام کو ایک مینڈھے کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا میں نے گذارش کیا یہ کیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں انکی طرف سے قربانی کیا کرون +

(۱۰) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اختار من کل امۃ نبیا واختار لکل نبی وصیا وانا نبی ھذہ الامۃ وعلی وصیی فی عترتی واھل بیتی وامتی من بعدی (اخرجہ ابو بکر الخوارزمی) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتی تھے بالتحقیق ہر ایک امت سے خدا تعالی نے ایک نبی منتخب کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیئے اسکی امت سے ایک وصی انتخاب فرمایا ہے میں اس امت کا نبی ہون اور میری بعد میری امت اور میری عترت اور میرے اہل بیت میں میرا وصی علیؑ ہے +

(۱۱) عن ابی ایوب الانصاری ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رات ما برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الجھد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدموع علی خدیھا فقال لھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاك زوجك من اقدمھم سلما واکثرھم علما واعظمھم حلما ان اللہ تعالی اطلع الی اھل الارض اطلاعۃ فاختارنی منھم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار منھم بعلك فاوحی اللہ الی ان ازوجھا ایاہ واتخذہ وصیا (اخرجہ الدارقطنی) و

اخرج الطبرانی والخطیب عن ابن عباس والحاکم عنہ وابی ہریرۃ وابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:
جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام بیمار ہوئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے تشریف لائیں حضور پر ضعف
اور تکلیف کو دیکھکر رونے لگیں حتے کہ دونوں رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے یہ دیکھکر سرکار نے ارشاد کیا اے
فاطمہ اللہ کی خاص مہربانی تھی تیرے حق میں کہ مینے تیرا نکاح ایسے کے ساتھ کیا ہے کہ وہ اسلام لانے میں سب سے مقدم
اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا اور حلم میں سب سے بڑا ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والوں کو خوب دیکھکر انمیں سے
مجھے انتخاب کیا اور مجھے نبی مرسل بنایا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب کیا اور مجھے حکم
بھیجی کہ میں اسکے ساتھ تیرا نکاح کروں اور اسکو اپنا وصی بناؤں ؎

(١٢) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت
الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا ابن اخی اخبرك ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم مرض مرضة نقه ودخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها
علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول
الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع الی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار
منهم بعلك فاوحی الی فانكحته واتخذته وصیا وما علمت انك بكرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما
واكثرهم حلما واقدمهم سلما فضحكت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید
الخیر كله الذی قسمه الله تعالی بمحمد وآل محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس
یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحكمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن
المنكر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدركها احد من الآخرین
نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة
عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی هذه الامة الذی یصلی عیسی خلفه ثم ضرب علی
منكب الحسین فقال من هذا مهدی امتہ (اخرجه الدارقطنی) ابی ہارون العبدی کہتے ہیں مینے ابوسعید
خدری رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھا آیا تم جنگ بدر میں حاضر تھے کہنے لگے کہ ہاں۔ مینے کہا کیا تم مجھے نہیں بتا
سکتے جو کچھ کہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہنے لگے اے میرے بیٹے میں تجھے سناتا ہوں
کہ جب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوکر ضعیف ہوگئے جناب فاطمہ علیہا السلام عیادت کے لیے حضور کی خدمت
میں حاضر ہوئیں میں سرکار کے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ضعف اور ناتوانی کا غلبہ دیکھکر

رونے لگین یہانتک کہ رونے سے انکا دم گھٹ گیا اور رخساروں پر آنسو نکل آئے سرکار نے فرمایا یا فاطمہ تم کیون روتی
ہو۔ گذارش کیا کہ حضور کے بعد مین اپنے ہلاک ہونے سے ڈرتی ہون۔ آپنے ارشاد کیا بالتحقیق پروردگار عالم نے زمین
کے باشندون کو اچھی طرح سے دیکھا اور تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پھر دوبارہ دیکھا اور تیرے شوہر کو انتخاب
فرمایا پس مجھے الہام کیا اور مینے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور اسکو اپنا وصی بنایا تم نہین جانتے ہو کہ خدا تعالی نے خاص
تمہارے حق مین کیا مہربانی کی ہے کہ تیرا شوہر سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا اور اسلام لانے مین سب سے
زیادہ پیش قدم ہے جناب ستیدہ یہ سنکر تبسم فرمانے لگین اور خوش ہو گئین جناب سرورؐ نے چاہا کہ انکو اور زیادہ خیر سے
حصہ دیا جائے جسکا کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حصہ دیا ہے پس حضرتؐ نے فرمایا یا فاطمہؓ علیؓ کے
آٹھ تیز دانت ہین یعنے آٹھ مناقب ہین۔ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور اسکی حکمت۔ اور اسکی زوجہ مطہرہ۔
اور اسکی اولاد یعنے حسن اور حسین کہ وہ دونون تیرے بیٹے ہین۔ اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنے اچھی
باتون کا کرنا اور بری باتون سے بچنا) یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے
لوگون کو بھی نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنیوالے بھی نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی تمام نبیون سے
بہتر ہے۔ اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب وصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے ہمارا شہید سب شہیدون
سے برتر ہے یعنے حمزہ وہ تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور اس امت کا
مہدی بھی ہم سے ہے کہ جسکے پیچھے حضرت عیسی علیہ السلام نماز پڑھین گے پھر انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حسین
علیہ السلام کے دوش مبارک پر ہاتھ مار کر فرمایا مہدی امت انسے پیدا ہونگے ✤

(١٣) عن الاسود بن يزيد قال ذكروا عند ام المؤمنين عائشة ان عليا كان وصيا وفي رواية انهم
قالوا انه وصيي فلم تكذبهم بل ذكرت انها قد سمعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم حين وفاته
(الجمع بين الصحيحين للحميدي) اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگون نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کے پاس جاکر ذکر کیا کہ علی وصی تھے دوسری روایت مین ہے کہ ان لوگون نے یہ کہا کہ وہ وصی ہین پس ام المومنین نے
انکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ مینے خود اس بات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات کیوقت سنا تھا ✤

(١٤) عن ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى عهد الي في علي عهدا فقلت يا
رب بينه لي فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان عليا راية الهدى وامام اوليائي ونور من اطاعني وهو الكلمة
التي الزمتها المتقين من احبه احبني ومن ابغضه ابغضني فبشره بذلك فجاء علي فبشرته فقال يا رسول
الله انا عبد الله وفي قبضته فان يعذبني فبذنبي وان يتم لي الذي بشرتني به فالله اولى بي قال قلت اللهم
اجل قلبه واجعل ربيعه الايمان فقال الله تعالى قد فعلت به ذلك ثم انه رفع الي انه سيخصه من البلاء

بشیء لم یخصص بہ احداً من اصحابی فقلت یا رب اخی و وصیی فقال تعالیٰ ان ھذا شیء قد سبق انہ مبتلاءٌ و مبتلاً بہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے علیؑ کے باب میں مجھ سے ایک عہد کیا پس مینے کہا اے میرے پروردگار مجھ سے اس عہد کو بیان فرما اللہ تعالے نے فرمایا علی علم ہے ہدایت کا اور میرے دوستوں کا امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری طاعت کرتے ہیں اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ پرہیزگاروں نے اسکو لازم کر لیا ہے جس نے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی مجھ سے دشمنی کی پس تو اسکو بشارت دے بعد اسکے علی آئے مینے انکو بشارت دی وہ کہنے لگے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اسکے اختیار میں ہوں اگر مجھ عذاب دے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر وہ اس بات کو پورا کرے جسکی کہ حضرت نے مجھے بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے زیادہ مہربان ہے جناب رسول اللہ فرماتے ہیں مینے دعا کی کہ بار الٰہا اسکے دلکو روشن کر اور اسکو ایمان کی بہار بنا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا بتحقیق مینے اسے ایسا ہی کر دیا ہے پھر میری طرف یہ حکم کیا اللہ تعالیٰ علی کو ایسی بلا سے آزمایش کریگا کہ میرے اصحاب میں سے کسی صحابی کو نہیں کیا۔ پس مینے عرض کیا اے پروردگار یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالے نے فرمایا یہ بات ہو چکی ہے اور وہ ضرور اس میں مبتلا ہوگا اور اسکے ساتھ لوگوں کی آزمایش کیجائیگی ✤

امام البررہ

عن جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ (اخرجہ الحاکم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کی نسبت ارشاد کیا ہے کہ علی نکوکاروں کا امام اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا جس نے کہ اسکی مدد کی۔ اور چھوڑا گیا جس نے کہ اسکو چھوڑا ✤

قاتل الفجرہ

نقل ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ مرفوعاً بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ ابن عباس جالساً قریباً من بئر الزمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سالتک باللہ من انت فقال یا ایھا الناس من عرفنی فقد عرفنی فمن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا صمتا یقول لعلی بن ابی طالب قائد البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں اور اس حدیث کی اسناد کو جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن عباس زمزم کے کوئیں کے پاس بیٹھے ہوئے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے کہ ناگہان ایک شخص نے آکر کہا کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے تھے۔ ابن عباسؓ نے قسم دیکر کہا بتا تو کون ہے۔ وہ کہنے لگا اے لوگو جس نے کہ مجھے پہچانا ہے پہچانا ہو اور جس نے کہ نہیں پہچانا ہو اب پہچان لے کہ

میں ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے اپنے ان دونو کانوں سے سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں کہ آپ جناب امیر کی نسبت ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب نکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص جس نے کہ اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے کہ اسے چھوڑ دیا ۔

صاحب الرایہ

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عهد الی فی علی بن ابی طالب انه رایۃ الهدیٰ ومنار الایمان وامام الاولیاء ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزۃ علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی ومفاتیح خزائن رحمۃ ربی وهو الکلمۃ التی الزمتها المتقین (اخرجه ابن مردویه) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ ای ابا برزہ خدا تعالی نے علی بن ابی طالب کی نسبت مجھ سے عہدہ کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے اور جس قدر کہ میری اطاعت کرنیوالے لوگ ہیں ان سب کا نور ہے۔ ای ابا برزہ علی کل قیامت کے روز میرا امین اور علم بردار ہے۔ علی میرے پروردگار کے خزانوں کی کنجی ہے۔ اور وہ ایک ایسا کلمہ ہے جسکو متقیوں نے اپنے لیئے لازم کر لیا ہے ۔

مقیم الحجۃ

عن عبد اللہ بن مسعود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ تعالی آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فاوحی اللہ الیه حمدنی عبدی بعزتی لولا عبدان اریدان اخلقهما فی دار الدنیا ما خلقتک قال الٰهی یکونان منی قال نعم یا آدم ارفع راسک وانظر فرفع راسه فاذا مکتوب علی العرش لا الٰه الا اللہ محمد نبی الرحمۃ وعلی مقیم الحجۃ (اخرجه الخطیب فی المناقب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب پروردگار نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو آدم نے چھینک لی اور الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے میرا شکر کیا ہے۔ مجھے اپنی عزت اور بزرگی کی قسم ہے اگر میں اپنے دو بندوں کو دنیا میں پیدا کرنے کا ارادہ نکرتا تو میں نے تجھے ہرگز پیدا نکیا ہوتا حضرت آدم نے عرض کیا یا الٰہی وہ دونوں مجھ سے پیدا ہونگے ارشاد ہوا کہ ہاں۔ ای آدم اپنے سر کو اٹھا کر دیکھ۔ حضرت آدم نے دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے لا الٰه الا اللہ محمد رحمت کا نبی ہے علی حجت کا قائم کرنیوالا ہے ۔

اسد اللہ

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیه فوعظ وخوف وحذر ثم بکا وقال این علی بن ابی طالب فوثب علی قائما علی قدمیه فقال ها انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی عنه فضمه الی صدره وقبل بین عینیه

وبکی حتی سالت دموعہ علی خدہ وقال باعلی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المھاجرین والانصار ھذا اخی وابن عمی وختنی ولحمی ودمی ھذا ابو السبطین الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ ھذا مفرج الکرب عنی ھذا اسد اللہ فی ارضہ وسیف المسلول علی اعدائہ فعلی مبغضیہ لعنۃ اللہ ولعنۃ اللاعنین واللہ منہ بری وانا منہ بری فمن احب ان یبرأ من اللہ ومنی فلیتبرأ منہ فلیبلغ الشاھد منکم الغائب (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک روز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑہے اور خطبہ پڑہا حمد و ثنا کے بعد وعظ بیان فرمایا اور خوف دلایا اور ڈرایا پہر اشکبار ہوکر اور کہا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونون پاؤن پر کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا میرے نزدیک آجاؤ جناب امیر سرکار کے پاس گئے حضرت نے انکو سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور رونے لگے یہانتک کہ رخسار مبارک پر اشک جاری ہوگئے پہر بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانو یہ علی بن ابیطالب مہاجرین اور انصار کا شیخ یہ میرا بہائی اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد اور میرا گوشت اور میرا خون ہی یہ سبطین حسن اور حسین جو جوانان اہل جنت کی سردار ہین انکا باپ ہے یہ مجہہ سے تکلیف کو دور کرنیوالا ہے یہ خدا کی زمین پر اسکا شیر ہے یہ خدا کے دشمنون کیلیے خدا کی برہنہ شمشیر ہے اسکے دشمنون پر خدا اور اسکے فرشتون کی پہٹکار ہو۔ اسکے دشمن سے خدا بیزار ہے مین بہی اس سے بیزار ہون۔ پس جو شخص کہ خدا اور اسکے رسول کی بیزاری کو چاہتا ہو وہ اس سے بیزار ہو۔ چاہیے کہ تم حاضرین غائبین کو یہ اطلاع دیدو ✤

حجۃ اللہ

(۱) عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی حجۃ علی عبادہ (اربعین للحافظ ابی بکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفتوانی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مین اور علی خدا کے بندونپر خدا کی حجت ہین ✤

(۲) عن انس قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی بن ابی طالب فقال یا انس ھذا حجۃ اللہ علی خلقہ (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تہا کہ علی بن ابیطالب تشریف لائے حضرت نے فرمایا اے انس یہ خدا کی مخلوق پر خدا کی حجت ہی ✤

(۳) عن انس بن مالک رض قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرای علیا مقبلا فقال یا انس قلت لبیک قال ھذا المقبل حجتی علی امتی یوم القیامۃ (اخرجہ النقاش) انس بن مالک کہتے ہین کہ مین جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تہا کہ آپنے جناب امیر کو آتے ہوئے دیکہا مجہے ارشاد کیا اے انس مینے عرض کیا مین حاضر ہون فرمایا یہ آنیوالا قیامت کے روز میری امت پر میری حجت ✤

رایۃ الہدی

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع ان اللہ عزوجل عہد الی فی علی انہ رایۃ الہدی ومنار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابی برزہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابا برزہ پروردگار نے مجھ سے علی کے حق میں عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے +

ولی اللہ

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا بالذہب لا الہ الا اللہ محمد حبیب اللہ وعلی ولی اللہ وفاطمۃ امۃ اللہ والحسن والحسین صفوۃ اللہ علی باغضہم لعنۃ اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں نے جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا دیکھا کہ محمد خدا کا حبیب ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ پروردگار کی خادمہ ہے اور حسنین خدا کے برگزیدہ ہیں انکے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہو +

(۲) عن ابی ذر قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ببقیع الغرقد[1] فقال والذی نفسی بیدہ ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیلہ وھم یشہدون ان لا الہ الا اللہ فیکبر قتلہم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی اللہ ویسخطوا عملہ کما سخط موسی امر السفینۃ وقتل الغلام وامر الجدار وکان خرق السفینۃ وقتل الغلام واقامۃ الجدار للہ رضی (اخرجہ الخوارزمی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد میں تشریف فرما تھے اور میں خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپنے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ جو قرآن کی تاویل پر لوگوں سے لڑیگا جسطرح میں نے قرآن کی تنزیل پر مشرکوں سے جہاد کیا ہے وہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہونگے اسلیئے ان سے جہاد کرنا لوگوں پر شاق گذریگا یہانتک کہ لوگ امر خدا کے ولی پر طعنہ زن ہونگے اور اسکے کام سے ناراض ہوجائینگے جیسا کہ حضرت موسی علیہ السلام کشتی کے امر میں اور لڑکے کے قتل کرنے میں اور دیوار کے بنانے میں (حضرت خضر علیہ السلام پر) ناراض ہوئے تھے۔ حالانکہ کشتی کا توڑنا اور لڑکے کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا محض خدا کی رضا کے لیے تھا +

صفوۃ اللہ

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صحن الدار نائما واذا انا فی حجر دحیۃ الکلبی فدخل علی فقال السلام علیک کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بخیر قال لہ دحیۃ انی لاحبک وان لک مدحۃ ازفہا الیک انت امیر المؤمنین وقائد الغر المحجلین انت سید ولد آدم ما خلا النبیین والمرسلین لواء الحمد بیدک یوم القیمۃ تزف انت وحزبک مع محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ الی الجنان زفا وقد افلح من تولاک وخسر من تخلاک محبو

[1] الغرقد درخت عوسج بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے گورستان کا نام ہے جہاں غرقد کے درخت کثرت سے ہیں ۱۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوک ومبغضوا محمد مبغضوک لن ینالھم شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادن منی یا صفوۃ اللہ فاخذ راس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ فاستیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ھذہ الھمھمۃ فاخبرہ الحدیث قال لم یکن دحیۃ کان جبریل سماک باسم سماک اللہ بہ وھو الذی القی محبتک فی صدور المؤمنین ورھبتک فی صدور الکافرین راخرجہ ابوبکر بن مردویہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانہ کے صحن میں استراحت فرما رہے تھے اور سر اقدس دحیہ کلبی کی آغوش میں تہا کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے سلام کے بعد حضرت کا مزاج پوچہا دحیہ نے جواب دیا کہ خیریت ہے۔ اور کہا کہ مین آپکو دوست رکہتا ہون اور میرے پاس تمہاری تعریف ہے کہ مین آپسے بیان کرتا ہون آپ امیر المومنین اور قائد الغر المحجلین اور انبیا اور مرسلین کے سوا تمام اولاد آدم کے سردار ہین قیامت کے روز لوا الحمد تمہارے ہاتہ مین ہوگا اور تمہارا گروہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کے ساتہ جنت کی طرف اترا تا ہوا جائیگا بتحقیق رستگار ہوا جس نے کہ تمہاری محبت اختیار کی اور نقصان اٹہایا اُس نے جس نے کہ تمکو چہوڑ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تمہارے دوست ہین اور انکے دشمن تمہارے دشمن ہین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت انہین ہرگز نصیب ہوگی۔ اے برگزیدہ خدا میرے پاس تشریف لائیے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اقدس اپنی آغوش سے اٹھا کر انکی آغوش مین رکہدیا اتنے مین سرکار بیدار ہوگئے فرمایا کیسا شور ہے جناب امیر نے تمام سرگذشت بیان کی۔ فرمایا یہ دحیہ کلبی نہین تھے یہ جبریل تھے تمہارا نام تم سے بیان کرنیکو آئے تھے جو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارا رکہا ہے وہ خدا جسنے کہ تمہاری محبت کو مومنون کے سینہ مین اور تمہاری رعب کو کافرون کے دلون مین ڈالا ہے۔

شیخ المہاجرین والانصار

عن ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وقال بعد ما قال این علی فوثب علی قائما علی قدمیہ فقال ھا انا یا رسول اللہ فقال ادن منی فدنی منہ وضمہ الی صدرہ وقال یا علی صوتہ یا معشر المسلمین ھذا علی بن ابی طالب ھذا شیخ المھاجرین والانصار (شرف النبوۃ لابی سعد) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھکر خطبہ ارشاد کیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد جو کہنا تہا کہکر فرمایا علی کہان ہین جناب امیر جست کرکے اپنے دونو پاؤن پر کہڑے ہوگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین یہان حاضر ہون حضرت نے فرمایا قریب آجاؤ جب جناب امیر حضرت کے پاس گئے حضرت نے انکو اپنی چہاتی سے لگاکر آواز بلند فرمایا اے مسلمانون یہ علی بن ابی طالب مہاجرین اور انصار کا شیخ ہے۔

قسیم النار والجنة

عن حذیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة وانت تقرع باب الجنة وتدخلها احبائك بغیر حساب (اخرجه الدیلمی و ابن المغازلی وقاضی اعیاض فی الشفاء) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای علی تم جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہو اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اس مین اپنے دوستون کو بغیر حساب کے داخل کروگے ✦

(۲) عن ابی الطفیل عامر بن واثلة الکنانی ان علیا قال للستة جعل عمر رضی اللہ عنہ الامر شوری بینہم کلاما طویلا من جملته انشدکم اللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت قسیم النار والجنة یوم القیامة غیری قالوا اللهم لا (اخرجه الدار قطنی نقلت من صواعق محرقہ و جواهر العقدین) ابو طفیل عامر بن واثلہ الکنانی نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے ان چھ صحابیون سے جنکو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد شورت کے لیے مقرر کیا تھا۔ ایک طویل گفتگو کی منجملہ اسکے یہ بھی کہا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون آیا تم میرے سوا کوئی ایسا شخص جانتے ہو کہ جسکی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ یا علی تم دوزخ اور جنت کی تقسیم کرنیوالے ہو سب نے متفق ہو کر کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہین ✦

وارث رسول اللہ

(۱) عن ابی اسحاق قال سالت قثم ابن عباس کیف ورث علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونکم قال لانہ کان اولنا به لحوقا واشدنا به لزوقا (اخرجه الحاکم) ابن اسحاق سے روایت ہے کہ مینے قثم بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگون کے سوا علی کیونکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث قرار دیے گئے قثم نے جواب دیا اسلیے کہ وہ ہم سے پہلے جناب رسول خدا سے ملے اور ہم سے زیادہ حضرت کی ملاقات مین رہے ✦

(۲) عن علی بن الحسین عن ابیه عن جده علی بن ابی طالب علیه وعلی آبائه السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یوم خندق اللهم انك اخذت منی عبیدة بن الحارث یوم بدر وحمزة بن عبد المطلب یوم احد وهذا علی فلا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین (اخرجه الخوارزمی) جناب علی ابن الحسین جناب حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ وعلیہم السلام سے روایت کرتے ہین کہ خندق کے روز جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار سے التجا کی کہ ای میرے پروردگار تونے بدر کے روز عبیدہ بن الحارث کو مجھ سے لے لیا اور احد کے روز حمزہ ابن عبد المطلب کو لے لیا اب یہ علی باقی رہگیا ہے پس تو مجھے اب اکیلا مت چھوڑ۔ تو سب وارثون سے بہتر ہے ✦

(۳) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات

او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت واللہ انی لاخوہ وولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات میں فرمایا کرتے تھے کہ پروردگار فرماتا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جاؤ گے خدا کی قسم ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں کے بل نہیں لوٹینگے جبکہ خدا تعالی نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائیں یا قتل ہو جائیں ہم ٹہینگے جس پر وہ لڑتے رہے ہیں یہانتک کہ ہم بھی مارے جائیں خدا کی قسم ہے میں انکا بھائی اور چچا کا بیٹا اور وارث ہوں مجھ سے کون زیادہ حقدار ہے ۔

(۴) عن بریدۃ الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وان علیا وصیی ووارثی (اخرجہ البغوی فی معجمہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر ایک نبی کا وصی اور وارث ہوتا رہا ہے میرا وصی اور وارث علی ہے ۔

(۵) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین کیف ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد المطلب فصنع لھم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا وبقی الطعام کانہ لم یمس ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا وبقی الشراب کانہ لم یمس فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ وقد رایتم من ھذہ الآیۃ ما قد رایتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی ووارثی ووزیری فلم یقم الیہ احد فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیہ فیقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی ووزیری فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند والنسائی فی الخصائص وابن جریر فی تھذیب الآثار والضیا فی المختارۃ) ربیعہ ابن ناجد کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے جناب امیر سے پوچھا اے امیر المؤمنین آپنے اپنے چچا کو چھوڑ کر اپنے ابن عم کا ورثہ کیوں پایا ہے جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کو جمع کیا اور انکے لیے کھانا ایک پیمانے میں پکایا وہ کھانیکو آئے اور کھانے لگے یہانتک کہ سیر ہو گئے اور کھانا جیونکا تون بچا رہا پھر حضرت نے شربت کا مٹکا منگوایا لوگ شربت پینے لگے یہانتک کہ سب سیراب ہو گئے اور شربت بچ رہا ۔ گویا کہ کسی نے چھوا تک نہ ہو ۔ پھر حضرت نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں تمہارے لیئے خاص کر مبعوث ہوا ہوں اور عام طور سے اور لوگوں کی طرف تم نے اس معجزہ کو دیکھا ہے ۔ پس تم میں کوئی ہے کہ میری بیعت کرے اور میرا بھائی اور دوست اور وارث اور وزیر بنے ان میں سے کوئی نہ اٹھا ۔ میں کھڑا ہو گیا میں اسوقت سب سے چھوٹا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ جا پھر تین دفعہ حضرت نے وہی کلمات ارشاد کیے

میں ہی ہر دفعہ اٹھتا رہا اور حضرتؐ فرماتے رہی بیٹھ جا تیسری بار حضرتؐ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور وزیر اور دوست ہے اسلیئے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ پایا ہے +

خلیفہ رسول اللہ

(۱) عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ آلاف عام فلما خلق اللہ الخلق رکب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیٔ واحد حتی فترقا فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ و فی علی الخلافۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی چار ہزار برس آدم سے پہلے ایک نور تھے جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اس نور کو آدم کی پشت میں ملا دیا وہ نور ہمیشہ ایک ہی شے میں رہتا چلا آیا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں جدا ہو گیا پس محمد میں نبوت ہے۔ اور علیؑ میں خلافت ہے +

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین خلفنی علی المدینۃ خلفتک لتکون خلیفتی قلت کیف اتخلف عنک یا رسول اللہ قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب غزوہ تبوک میں حضرتؐ مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر تشریف لیجانے لگے تو فرمایا میں تجھے اسلیئے اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں تاکہ تو ہمارا خلیفہ بنے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے پیچھے کسطرح سے رہ سکتا ہوں فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے ہارون کی جگہ موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہیں ہے +

(۳) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص علی کے ساتھ خلافت پر لڑے اسکو قتل کرو جو کوئی کہ ہو +

منار الایمان

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی برزہ یا ابا برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدیٰ منار الایمان (اخرجہ ابن مردویہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے اے ابا برزہ بتحقیق اللہ عزوجل نے علی کے بارہ میں مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ وہ ہدایت کا جھنڈا ہے اور ایمان کی نشانی ہے +

امام الاولیا

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ ان اللہ عزوجل عھد الی فی علی انہ رایۃ الھدیٰ و منار الایمان و امام الاولیاء (اخرجہ ابن مردویہ)

انس روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ عزوجل نے مجھ سے علی کی
نسبت عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان اور اولیا کا امام ہے +

الہادی

(۱) عن ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالیٰ انما انت منذر ولکل قوم ھاد فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر وعلی ھاد (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل فی القرآن فی
علی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت کریمہ (کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک ہادی ہے) نازل
ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ انا المنذر وعلی الہادی وبک یا علی
یہتدی المہتدون (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے تھے میں منذر ہوں اور علی ہادی ہے اور یا علی تجھ سے ہدایت پانیوالے ہدایت پائیں گے +

صاحب اللواء

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی
انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت
صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے یا علی تم میرے جثہ کو غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھ کو میری قبر میں دفن کروگے
اور جو کچھ کہ میرے ذمہ ہوگا پورا کروگے اور تم دنیا وآخرت میں میرے صاحب علم ہو +

ناصر رسول اللہ

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبلال بن الحارث وابی الحمراء قالوا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لما اسری بی الی السماء رایت علی ساق
العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وایدتہ ونصرتہ بعلی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس اور
بلال بن الحارث اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے شب معراج
میں میں نے عرش کی ساق پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہم نے اسکی تائید اور نصرت علی سے کی +

صالح المومنین

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وصالح المؤمنین قال
ہو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی
فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پروردگار تعالیٰ کے اس قول میں کہ (ہو مولاہ وجبریل
وصالح المومنین) صالح المومنین سے علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول وصالح المؤمنین
ہو علی (الدر المنثور للسیوطی) اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی

اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ خدای پاک کی کلام مین صالح المومنین سے علی مراد ہین
تنبیہ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکہتے ہین قالوا المراد بصالح المؤمنین علی و المراد من المولی ھو الناصر لان المفہوم المشترک للمولی بین اللہ و بین جبریل و بین صالح المؤمنین لیس الا ھذا یعنے مفسرین کہتے ہین کہ صالح المومنین سے مراد جناب علی بن ابی طالب ہین اور مولی کے معنے ناصر کے ہین کیونکہ اللہ اور جبریل اور صالح المومنین کے درمیان لفظ مولی کا مفہوم مشترک ناصر کے سوا اور کچھ نہین ہوسکتا ✤

مولی المومنین

قال صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غدیر خم کے روز جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ✤

صواعق محرقہ مین علامہ ابن حجر اس حدیث کی بحث مین لکہتے ہین رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثون صحابیا و ان کثیرا من طرقہ صحیح او حسن یعنے اس حدیث کو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے تیس صحابیون نے روایت کیا ہے ان مین اکثر روایتین صحیح اور حسن ہین اسکی مفصل بحث اگلے باب مین لکھی جائیگی ✤

منجز الوعد

عن ابن عباس او ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب ینجز وعدتی و یقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباسؓ یا ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب میری وعدہ کو پورا کرنے والا اور میری قرض کو ادا کرنے والا ہے ✤

قاتل الناکثین و القاسطین و المارقین

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی فاما نذھبن بک فانا منہم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین و القاسطین و المارقین جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کی اس آیت کی شان نزول مین فرماتے تہے جسکا ترجمہ یہ ہے (کہ اگر ہم تجہے لیجائیں تو بہی ہم ان سے انتقام لینے والے ہین) یہ آیت علیؑ کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ میری بعد عہد توڑنیوالون اور ظالمون اور دین سے نکلنے والون کے ساتہہ لڑیگا ✤

المرتضی

عن علی قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم نمشی فی طرقات المدینۃ اذ مررنا بنخل من نخلہا فصاحت نخلۃ باخری ھذا النبی المصطفی و ھذا علی المرتضی ثم جزنا ھا فصاحت ثانیۃ بثالثۃ ھذا موسی و اخوہ ھارون (اخرجہا الخوارزمی و ابن یوسف الکنجی فی

کفایۃ الطالب) جناب امیر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے بعض رستوں میں جا رہا تھا ناگاہ ہم ایک نخلستان میں سے ہو کر گذرے۔ ایک نخل دوسرے سے پکار کر کہنے لگا یہ نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضےٰ ہیں پھر ہم آگے نکل گئے پھر ایک دوسرا نخل تیسرے سے کہنے لگا یہ موسیٰ ہیں اور انکا بھائی ہارون ہے +

الشاہد

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول وھو علی المنبر ما من قریش رجل الا وقد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسألنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ھل تقرأ سورۃ ھود ثم قرأ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ (اخرجہ ابن مردویہ) وفقیہ ابن المغازلی وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور۔ عباد بن عبد اللہ الاسدی کہتے ہیں میں نے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قریش میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسکے حق میں ایک یا دو آیتیں نازل ہوئی ہوں ایک شخص نے پوچھا آپ کے شان میں کون سی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیر غصہ ہو کر فرمانے لگے اگر تو سب کے سامنے نہ پوچھتا تو میں ہرگز تجھے نہ بتاتا۔ افسوس ہے تونے سورہ ہود میں نہیں پڑھا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من ربہ ہیں ویتلوہ شاہد منہ میں ہوں +

الشہید

عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیاً وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشھید (اخرجہ ابو یعلی فی مسندہ وابن حجر فی الصواعق) ام المؤمنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ علی کو بغل میں لیے ہوئے ہیں اور انکو چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو یہ وحید ہے اور شہید ہے +

الراکع

عن مجاھد عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین نزلت فی علی خاصۃ لانہ اول من رکع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص وابو نعیم وفقیہ ابن المغازلی فی المناقب وتذکرہ خواص الامۃ) مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وارکعوا مع الراکعین میں خاصکر جناب امیر مراد ہیں کیونکہ وہی سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع میں شریک ہوئے ہیں +

الساجد

عن موسیٰ بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام فی قولہ تعالیٰ تراھم رکعاً سجداً انزلت فی علی (اخرجہ فقیہ ابو الحسن بن المغازلی) جناب امام موسیٰ کاظم اپنے آبائی کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ آیۃ تراہم رکعاً سجداً جناب امیر کی شان میں نازل ہوئی ہے +

الصفی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت صفیی وامینی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرماتے تھے

یا علی تم میرے برگزیدہ اور امین ہو۔

الامین

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی برزۃ وانا اسمع یا ابا برزۃ علی امینی غدا یوم القیامۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ اے ابو برزہ کل قیامت کے روز علی میرا امانت دار ہوگا۔

باب حطہ

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی باب حطۃ[1] من دخلہ کان مؤمنا ومن خرجہ کان کافرا (اخرجہ الدار قطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی توبہ کا دروازہ ہے جو شخص کہ اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

مثیل ہارون

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (اخرجہ المسلم وغیرہ) جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

نفس الرسول

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابنائنا وابنائکم الخ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ کہ پس کہدے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ نازل ہوئی تو حضرت نے جناب علی اور سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر کہا اے میرے پروردگار یہ ہیں میرے اہل بیت۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد وعلی وابنائنا الحسن والحسین ونسائنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابنائنا سے حسنین علیہما السلام اور نسائنا سے جناب سیدہ مراد ہیں۔

(۳) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن لیس احد احب الی رسول اللہ صلے

---

[1] صراح میں ہے وقولہ تعالیٰ وقولوا حطۃ ای حط عنا اوزارنا وھی کلمۃ امر بہا بنو اسرائیل لو قالوہا لحطت اوزارہم یعنی خدای پاک کی کلام میں ہے کہ حطہ کہو یعنی ہمارے بوجھ کو کم کر دے یہ ایک خاص کلمہ تھا جس کے کہنے کا بنو اسرائیل کو حکم ہوا تھا اگر وہ اس کلمہ کو کہتے تو انکا بوجھ کم ہو جاتا۔

اللہ علیہ وسلم منی فقلت یارسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ فقلت انی لست اسالک عن النساء قال ابوہا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک عن النساء قال ابوہا قلت یارسول اللہ فاین علیؓ فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسالنی عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو ابن العاص ناقل ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل کی فتح سے واپس آیا میرا گمان تہا کہ حضرتؐ کو مجہسے زیادہ کوئی محبوب نہوگا مین اسی زعم سے حضرت سے پوچہنے لگا یارسول اللہ سب سے کون زیادہ آپ کو محبوب ہے حضرتؐ نے فرمایا عائشہ۔ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین عرض کرتا آپ نے فرمایا اسکا باپ مینے عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضور کو کون زیادہ محبوب ہے فرمایا حفصہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت توپوچہتا ہی نہین آپ نے فرمایا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ مینے عرض کیا یارسول اللہ علی کہان گئے۔ حضرت اپنے صحابہ کی طرف ملتفت ہوکر فرمانے لگے اس شخص کو دیکہو کہ میری جان کی نسبت مجہسے پوچہتا ہے ✤

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال انشدکم باللہ ھل منکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم۔ ومن جعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری فقالوا اللھم لا دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام نے بغرض اتمام حجت اہل شوری سے فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچہتا ہون کہ میرے سوا تم مین کوئی ایسا شخص موجود ہے جو رشتہ مین حضرتؐ کا قریبی ہو اور کسی شخص کی جان کو آپ نے اپنی جان قرار دیا ہو۔ اور کسی کے بیٹون کو اپنے بیٹے بنایا ہو۔ سب نے کہا بخدا آپکے سوا کوئی نہین ✤

سیف اللہ

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب ھذا سیف اللہ المسلول علی اعداءہ (اخرجہ ابوسعد فی شرف النبوۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ علی بن ابیطالب خدا کی برہنہ شمشیر ہے خدا کے دشمنون پر ✤

(۲) عن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض حیطان المدینۃ ویدہ علی فی یدہ فمررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ المطہرین ثم مررنا بنخل فصاح النخل ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ فالتفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فقال لہ سمہ الصیحانی فسمی بذالک صیحانی فکان ھذا سبب تسمیتہ ھذا النوع بذالک (اخرجہ السمہودی فی خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفی) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت مین مدینہ کی ایک دیوار کے نیچے گذر رہا تہا اور حضرتؐ نے علی کا ہاتہہ پکڑا ہوا تہا ناگاہ ایک نخل کے پاس ہوکر گذرے وہ نخل چلا کر کہنے لگا

یہ محمد ہیں نبیون کے سردار اور یہ علی ہین ولیون کے سرور پاک اماموں کے باپ پہر ہم وہان سے آگے بڑہے ایک اور نخل چلا کر کہنے لگا یہ محمد ہین خدا کے رسول اور یہ علی ہین خدا کی شمشیر پس حضرت جناب امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے انکا نام صیحانی رکھو اسلیے اس قسم کی کھجورون کا نام صیحانی رکھا گیا ✤

ذوالاذن الواعی

(۱) عن مکحول عن علی فی قولہ تعالیٰ وتعیہا اذن واعیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی (اخرجہ الدیلمی) مکحول اس آیت کی تفسیر مین جناب امیر سے روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا یا علی مین نے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ یاد رکھنے والا کان تیرے کان بنا دے ✤

(۲) عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ عز وجل امرنی ان اعلمک لتعی فانزلت وتعیہا اذن واعیہ (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا یا علی مجھے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ مین تجھے تعلیم کرون تاکہ تو یاد رکھے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی کہ یاد رکھیگا اسکو یاد رکھنے والا کان ✤

قاضی من رسول اللہ

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عز وجل لیھدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین مجھکو جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے یمن کیطرف قاضی کرکے بھیجا میر اسن ابھی بہت چھوٹا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور مجھے ایسی قوم مین قاضی بنا کر بھیجتے ہین جن مین اکثر جھگڑے ہوا کرینگے اور مجھے قضا کا علم نہین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکھیگا جناب امیر فرماتے ہین اسکے بعد مجھے کبھی دو شخصون کے جھگڑا فیصل کرنے مین شک پیدا نہین ہوا ✤

(۲) عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء قضی بہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد) حمید بن عبد اللہ ابن یزید المدنی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جسنے کہ ہم اہل بیت میں حکمت عطا فرمائی ہے ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی

ما اختلفوا من بعدی (اخرجه احمد) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم میری امت کو میرے بعد بیان کرنیوالے ہو جس میں کہ انکو اختلاف پیش آئیگا *

(۴) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کو بیان کرنیوالا جسکے لیے کہ میں بھیجا گیا *

وزیر رسول اللہ

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخی ووزیری وخیر من اخلفہ بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بتحقیق میرا بھائی اور میرا وزیر اور جنکو کہ میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہوں ان سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہے *

(۲) قال ابو اسحاق احمد بن محمد بن الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ یرفعہ بسندہ الی ابن عباس قال بینما عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل متعمم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال الرجل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت فکشف العمامۃ عن وجہہ فقال یا ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابو ذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہاتین والا فصمتا ورأیتہ بہاتین والا فعمیتا یقول عن علی انہ قائد البررۃ وقاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظہر فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدہ الی السماء وقال اللہم اشہد انی سألت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوۃ راکعا فاومی الیہ بخنصر الیمنی وکان یتختم فیہا فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصرہ وذلک مرای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع یدیہ الی السماء وقال اللہم ان اخی موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بآیاتنا - اللہم وانا محمد نبیک وصفیک اللہم فاشرح صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اور اس حدیث کی اسناد کو ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہیں کہ ایک دفعہ ابن عباس چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اسی اثنا مین ایک آدمی عمامہ پوش آ نکلا ابن عباس نے احادیث کے بیان مین توقف کیا۔ وہ شخص حضرت کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے ای شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہی اسنے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا ای لوگو جسنے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جسنے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونون کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونون بہرے ہوجائین اور ان دونو آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علی کی شان مین فرماتے تھے وہ نیکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جسنے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ جسنے اسکو چھوڑا ایک روز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑہ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسے کچھ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے کسینے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کو اپنے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین نقش دار انگوٹھی پڑی تھی سائل نے انگوٹھی انکی انگلی سے اتار لی یہ تمام ماجرا حضرت دیکھ رہے تھے جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے آپنے دونو ہاتھ آسمان کیجانب اٹھا کر کہا الٰہی میری بھائی موسےٰ نے تجھ سے التجا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھولدے اور میرے کام کو آسان کر میری زبان کی گرہ کھولڈال تاکہ میری بات کو لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون مین سے میری بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس اے میرے پروردگار تونے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونون کو غالب بنائینگے اور وہ لوگ ہماری نشانیون کی وجہ سے تمکو تکلیف نہ دے سکینگے۔ الٰہی مین محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہون پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت قوی کر ✤

خیر البشر

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی مناقبہ) عقبہ بن سعد العوفی سے روایت ہی کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے اور انکے ابرو کے بال انکی آنکھون کے نیچے ڈہلکے ہوئے تھے ہمنے جناب امیر کی نسبت دریافت کیا وہ اپنی آنکھون سے ابرو کے بال اٹھا کر کہنے لگے وہ تو خیر البشر ہے ✤

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابن عدی وغیرہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے علی علیہ السلام خیر البشر ہین جسنے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا ✤

ذو القرنین

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیہا (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ابی شیبۃ والحکیم الترمذی والحاکم فی المستدرک وابو نعیم فی المعرفۃ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) جناب امیر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے (یعنے دونو طرف کا مالک ہے) قال الھروی فی تفسیر ذو قرنیہا ای طرفیہا یعنی الجنۃ ہروی ذو القرنین کی تفسیر میں لکھتا ہے کہ قرنین سے یہاں جنت کی دونون طرف مراد ہیں ۰۰

قال ابو عبیدۃ ذو قرنی ھذہ الامۃ ابو عبیدہ کہتا ہے ذو قرنیہا میں ضمیر مونث غائب امت کی طرف راجع ہے یعنی یا علی تم اس امت کے ذو القرنین ہو ۰

(۲) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن ولا یبغضہ الا منافق من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی (اخرجہ احمد فی المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی وصیت کرتا ہون۔ بتحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مومن اور بغض نہیں رکھیگا مگر منافق جسنے کہ اس سے محبت کی مجہہ سے محبت کی جسنے اس سے بغض کیا مجہہ سے بغض کیا ۰

(۳) عن ابی الطفیل ان ابن الکوی سال علی بن ابی طالب عن ذی القرنین انبیا کان ام ملکا قال لم یکن نبیا ولا ملکا ولکن کان عبدا صالحا احب اللہ فاحبہ ونصح اللہ فنصحہ بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ فمات ثم احیاہ اللہ لجہادھم ثم بعثہ اللہ الی قومہ فضربوہ علی قرنہ الاخر فمات فاحیاہ اللہ لجہادھم فلذلک سمی ذا القرنین وقال ان فیکم مثلہ (اخرجہ ابن عاصم فی سننہ وابن المنذر وابن مردویہ وابن الانباری وابن عبد الحکم نقلت من کنز العمال) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ خارج کے پیشوا ابن الکوی نے جناب امیر سے پوچہا کہ ذو القرنین نبی تہا یا بادشاہ آپنے فرمایا نہ نبی تہا نہ بادشاہ ایک نیک بندہ تہا خدانے اس سے محبت کی اور اسکو صاحب محبت بنادیا اور خدا نے اسے نصیحت کی اور اسکو نصیحت والا کردیا۔ پہر اسکو خدا نے اسکی قوم کیطرف بہیجا ان لوگون نے اسکی کنپٹی پر چوٹ لگائی جسسے کہ اسکا انتقال ہوگیا پہر خدا تعالی نے اسکو انکے جہاد کے لیے زندہ کرکے اس قوم کی طرف بہیجا انہون نے اسکی دوسری کنپٹی پر مارا وہ مرگیا خدانے اسکو پہر انکے جہاد کیواسطے زندہ کیا۔ اسلیئے اسکا نام ذو القرنین ہوا۔ اسکے بعد جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق تم میں اسکی مثال موجود ہے ۰

(۴) عن سالم بن ابی الجعد قال سئل علی عن ذی القرنین انبی ھو فقال سمعت نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم

یقول ھو عبد ناصح الله فنصحه وان فیکم لمثله (اخرجه ابو بکر بن مردویه) سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ جناب امیر سے پوچھا گیا کہ ذی القرنین آیا نبی تھا آپ نے فرمایا یعنے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ وہ ایک بندہ تھا خدا نے اسے نصیحت کی وہ نصیحت پذیر ہو گیا۔ بیشک تم لوگوں میں اسکی نظیر موجود ہے۔

(۵) عن مجاھد قال قیل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال والله ھو احد الثقلین سبق بالشھادتین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وھو ابو السبطین الحسن والحسین وھو مولائی ومولی الثقلین ومثله فی الامة مثل ذی القرنین وردت علیه الشمس مرتین (اخرجه اخطب الخوارزمی) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ تم علی کی شان میں کیا کہتے ہو جواب دیا واللہ وہ دو ثقلین یعنے دو بزرگ چیزوں میں سے ایک ہیں (یعنے قرآن اور اہل بیت) اور وہ سب سے اول شہادتین (یعنے اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ) کے ادا کرنیوالے ہیں۔ انہوں نے دو قبلوں (یعنے بیت المقدس اور کعبہ) کیطرف نماز پڑھی ہے۔ اور دونو بیعتیں کی ہیں (یعنے بیعت اول بیعت عقبہ جو ہجرت سے قبل مکہ معظمہ میں ہوئی اور بیعت رضوان جو درخت کے نیچے حدیبیہ میں ہوئی) اور وہ باپ ہیں سبطین کے جو حسن اور حسین ہیں اور وہ میرے اور تمام جن وانس کے مولا ہیں اور اس امت میں وہ مثل ذو القرنین کے ہیں اور انکے لیئے آفتاب کو دو دفعہ رجعت ہوئی ہے۔

تنبیه قال مجد الدین الفیروزآبادی فی القاموس۔ ذو القرنین اسکندر رومی لانه دعاھم الی الله عزوجل فضربوه علی قرنه الایمن فاحیاه الله تعالی ثم دعاھم فضربوا علی قرنه الایسر فمات فاحیاه الله تعالی او لانه بلغ قطری الارض او الضفیرتین له۔ والمنذر بن ماء السماء لضفیرتین کانتا فی قرنی رأسه وعلی بن ابی طالب لقوله صلی الله علیه وسلم یا علی ان لک فی الجنة بیتا ویروی کنزا وانک لذو قرنیها۔ ای لذو طرفی الجنة وملکها الاعظم تملک ملک الجنة کما سلک ذو القرنین جمیع الارض او ذو قرنی الامة فاضمرت وان لم یتقدم ذکرھا او ذو جبلیها الحسن والحسین او ذو شجتین فی قرنی رأسه احدھما من عمرو بن عبدود والثانیه من ابن ملجم لعنھما الله ذو القرنین سکندر رومی کو کہتے ہیں اس وجہ سے کہ جب سکندر نے لوگوں کو اللہ تعالی کیطرف دعوت کی تو انہوں نے اسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے پس اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بعد اسکے پھر وہ لوگوں کو دعوت کرنے لگے تو ان لوگوں نے انکے سر کے دوسرے طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے دوبارہ اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا۔ یا ذو القرنین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ زمین کے دونو طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ انکے سر پر دو کاکلیں تھیں۔ اور منذر بن ماء السماء کو بھی ذو القرنین کہتے ہیں جو شاہان عراق میں سے تھا اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونو طرف کاکلیں تھیں۔ اور جناب امیر علیہ السلام کو بھی ذو القرنین کہتے ہیں اس سبب سے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے باب میں فرمایا ہے کہ یا علی تیرے لیے بہشت میں ایک گھر ہے یا خزانہ ہے

اور تو اسکا ذوالقرنین ہے یعنے بہشت اور اسکے ملک عظیم کے دونوں طرف کا مالک ہے، اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح سکندر ذوالقرنین نے کل زمین کی سیر کی تھی یا یہ کہ آپ اس امت کے ذوالقرنین ہیں پس ضمیر مؤنث کی اس حدیث میں امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اسکا ذکر پہلے نہیں آیا۔ یا اس سبب سے کہ آپ اس امت کے دو بزرگوں کے والد ہیں یعنے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے یا اس سبب سے کہ آپکے سر اقدس کے دونوں طرف دو زخم لگے ہیں پہلا عمرو بن عبدود سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون سے ؛

خاصف النعل

(۱) عن ز[illegible] قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا اناس من المشرکین من رؤسائهم فقالوا قد خرج الیکم من ابنائنا وارقائنا وانما خرجوا من خدمتنا فاردُدهم الینا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا معشر قریش لتنتهن عن مخالفة امر الله اولیبعثن علیکم من یضرب رقابکم الذین قد امتحن الله قلوبهم للتقوی قال بعض اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من اولئك یا رسول الله قال منهم خاصف النعل وکان اعطی علیا النعل یخصفه (اخرجه الترمذی و ابوداؤد) ز[illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز ہمارے پاس مشرکین کے چند رئیس آئے اور کہنے لگے ہماری لونڈی اور غلام تمہارے پاس چلے آئے ہیں اور وہ ہماری خدمت کرنے سے بھاگے ہیں وہ ہمکو واپس دیدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم خدا کے حکم کی مخالفت کرنے سے باز آجاؤ ورنہ تمپر ایسے لوگ بھیجے جائینگے جو تمہاری گردن مارینگے خدا نے تقوی کے ساتھ انکے دلکا امتحان کرلیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا ایک ان میں سے جوتا سینے والا ہے حضرت نے اپنا جوتا جناب امیر کو سینے کے لیے دیا ہوا تھا ؛

(۲) عن علی قال ان سهیل بن عمرو اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا محمد ان قومنا لحقوا بك فاردُدهم الینا فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی روی الغضب فی وجهه ثم قال لتنتهن یا معشر قریش ولیبعثن علیکم رجلا منکم امتحن الله قلبه للایمان یضرب رقابکم علی الدین قیل یا رسول الله ابوبکر قال لا قیل عمر قال لا ولکن خاصف النعل ثم قال علی اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تکذبوا علی فمن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعده فی النار (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ سہیل ابن عمرو نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا محمد ہماری قوم کے لوگ آپکے ساتھ مل گئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت یہانتک غصہ ہوئے کہ غضب کے آثار چہرہ اقدس پر نمایاں ہونے لگے پھر آپنے فرمایا اے قریش کے لوگو تم متنبہ ہو جاؤ ورنہ خدا تعالی تمپر ایک ایسا آدمی بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ پرکھ لیا ہے وہ دین پر تمہاری گردن ماریگا حضرت سے پوچھا گیا کہ وہ شخص ابوبکر ہیں آپنے فرمایا نہیں پھر پوچھا گیا کیا عمر ہیں

آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے - اس حدیث کو روایت کرکے جناب امیر نے فرمایا - کیا میں نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا؟ کہ مجھ پر جھوٹ مت بولو اور جو دانستہ مجھ پر جھوٹ بولتا ہے وہ آگ میں دھکیلا جائیگا

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو وکیعۃ او لیبعثن علیہم رجلا کنفسی
یتقدم فیہم امری فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی قال فمن
تعنی قال خاصف النعل وعلی یخصف نعلا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سید
خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بنی وکیعہ یا تو باز آجائیں ورنہ ان پر مجھ سا ایک آدمی بھیجا جائیگا وہ ان سے
جنگ کریگا اور ان کی اولاد کو لونڈی اور غلام بنالیگا ابوذر کہتے ہیں کہ ناگاہ میں نے اپنے پیچھے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ کی سردی اپنے ازار کے تہبند کے قریب محسوس کی وہ حضرت سے عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپ اس سے مراد کسے
لیتے ہیں فرمایا جوتا سینے والے سے اور جناب امیر جوتا سی رہے تھے +

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کنا جلوسا منتظرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع
شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم رجلا من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ فقال
ابوبکر انا ہو یا رسول فقال لا فقال عمر انا ہو یا رسول اللہ فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجہ النسائی)
ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے باہر برآمد ہونے کے منتظر بیٹھے ہوئے
تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا جناب امیر کی طرف اتار کر پھینکدیا
اور فرمایا تم میں ایک ایسا آدمی ہے کہ قرآن کی تاویل پر جہاد کریگا جس طرح سے کہ میں نے اسکی تنزیل پر جہاد کیا ہے -
ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ میں ہوں
آپ نے فرمایا نہیں لیکن وہ جوتا سینے والا ہے +

الطاہر

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا قال نزلت ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فی النبی وعلی والحسن والحسین و فاطمۃ
علیہم السلام (اخرجہ احمد والطبرانی وابن جریر وابن ابی حاتم وغیرہم) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جس
کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب
پاک کرنا صرف پانچ شخصوں کے شان میں نازل ہوئی ہے - یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور علی اور حسن اور حسین
اور جناب سیدہ علیہم السلام کے حق میں +

(**تنبیہ**) نزل الابرار میں علامہ بدخشی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں - وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء
وقد صححہ بعضہم یعنے یہ حدیث اکثر علما کی رائے کے نزدیک حسن ہے اور بیشک بعض نے اسکی تصحیح کی ہے -

الصادق

عن عبداللہ بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال مع علی لانہ سید الصادقین
اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء والسیوطی فی تفسیرہ الدر
المنثور وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ وابوبکر ابن مردویہ وابن عساکر عن ابی جعفر عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ یہ آیت جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ
ہوجاؤ) یعنے جناب علی علیہ السلام کے ساتھ ہوجاؤ کیونکہ وہ تمام صادقوں کے سردار ہین +

المؤمن

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول
المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا اخرجہ ابن مردویہ (جابر بن عبداللہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تو سب مسلمانون سے اسلام لانیکے رو سے پہلا ہے
اور تو سب مومنون سے ایمان لانے کے رو سے مقدم ہے +

الانزع البطین

عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا علی ان اللہ تعالیٰ قد غفر لک ولولدک ولاہلک ولشیعتک فابشر
فانک الانزع البطین اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار (ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تحقیق خدا تعالیٰ نے تجھے بخشدیا ہے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل اور
اور تیرے شیعون کو۔ پس تو لوگون کو اسکی خوشخبری بیان کر تحقیق تو انزع اور بطین ہے +

(تنبیہ) عن ابی سعید التیمی قال کنا نبیع الثیاب علی عواتقنا ونحن غلمان فی السوق فاذا راینا علیا قد
اقبل قلنا ا زرگ اشکم قال علی ما تقولون قال نقول عظیم البطن قال اجل اعلاہ علم واسفلہ طعام
الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الدین الطبری ابو سعید تیمی بیان کرتا ہے کہ ہم بازار مین کپڑے کا بغچہ اپنے کندہے
پر اٹہائے ہو بیچ رہے تھے اور ابہی ہم لڑکے تہے کہ ناگاہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا ہم آپس
مین کہنے لگے کہ جناب امیر (بزرگ اشکم) ہین۔ جناب امیر نے کہا تم کیا کہہ رہے تہے ہمنے عرض کیا ہمنے حضور کو عظیم البطن
کہا ہی آپنے فرمایا ہان ایسا ہی ہے اوپر اسکے علم ہے اور نیچے اسکے طعام ہے +

العابد

عن حارثۃ بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال کان لعلی بیت فی المسجد کان یتعبد فیہ
کما کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخوارزمی) حارثہ بن سعد بن ابی وقاص اپنے
والد ماجد سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیر کے لیے مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین حجرہ بنا ہوا تہا جس مین وہ عبادت
کیا کرتے تہے +

لہ انزع آنکہ موی سر دو جانب پیشانی او رفتہ باشد و فی الحدیث علی انزع۔ کذا فی المنتخب

الزاہد

عن قبیصۃ قال ما رأیت ازھد الناس من علی بن ابی طالب رحمہم الاحباب فینا قبیصۃ الاغا
قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی شخص لوگوں میں زاہد نہیں دیکھا

کاسر الاصنام

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ
فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی
فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی
منکبیہ قال یخیل الی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف
بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نستبق حتی توارینا بالبیوت
خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب والحاکم فی المستدرک) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں
ایک دفعہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں گئے حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا اور آپ میرے کندھے پر آ
ہوئے میں اٹھنے لگا حضرت نے میرا ضعف دیکھکر فرمایا تو میرے کندھے پر سوار ہو۔ میں دوش اقدس پر سوار ہوا تو گویا یہ
خیال ہو سکتا تہا کہ میں چاہوں تو آسمان کے کنارے تک پہنچ جاؤں یہانتک کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا چھت
پر ایک مورت پیتل یا لوہے کی تھی میں اسے آگے پیچھے اپنے بائیں سے ہلانے لگا یہانتک کہ میں اسے اکھاڑ لیا حضرت
نے مجھے فرمایا پھینکدے میں نے اسے پھینکدیا وہ بت شیشے کیطرح سے چور چور ہوگیا پھر میں اُتر آیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور میں بھاگ کر گھر میں چھپ گئے تاکہ ہمکو کوئی نہ دیکھے ❖

السّاقی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی خمس
ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب
واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی
واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان
ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے علی میں ایسی پانچ باتیں ہیں کہ ہمارے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہیں۔ اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے
رہیگا یہانتک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیگا۔ دوم یہ کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور آدم کی اولاد سب اسکے نیچے
ہوگی۔ سوم یہ کہ وہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا رہیگا اور جسکو میری امت میں سے پہچانتا ہوگا اسے پلائیگا۔ چہارم یہ کہ
وہ میرے ستر کا ڈہانپنے والا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرنیوالا ہے۔ پنجم یہ کہ میں اسکی نسبت ہرگز خائف نہیں کہ وہ
اپنی عفت کے بعد زنا کر سکے یا ایمان کے بعد کافر بن سکے ❖

ـــــــ
ف حمایت خوردن آب از حوض۔

الحبیب

(۱) عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذ لی خلیلا کما اتخذ ابراھیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراھیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراھیم فیالہ حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکم والدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا میرا اور حضرت ابراہیم کا قصر جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور علی کا قصر ہمارے قصرون کے درمیان مین ہوگا پس مبارک ہو اسکے لیے جسکا حبیب دو خلیلون کے درمیان مین ہو ٭

(۲) عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ضرب لی قبۃ من مرجان حمراء عن یمین العرش وضرب لابراھیم من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بینھما لعلی قبۃ من لؤلؤ بیضاء فما ظنکم بحبیب بین الخلیلین (اخرجہ الحاکم) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے مرجان سرخ کا خیمہ لگایا جائیگا عرش کے داہنی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے سبز یاقوت کا قبہ عرش کے بائین جانب لگایا جائیگا اور ان دونون کے درمیان علی کے لیے سفید موتی کا قبہ بنایا جائیگا پس اس حبیب کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو کہ دو خلیلون کے درمیان ہوگا

القاری

قال ابو عبید السلمی القاری ما رأیت اقرأ من علی قرأ القرآن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) قاری ابو عبید السلمی کہتے ہین میں نے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا انہون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ مین پورا قرآن پڑھ لیا تھا۔

بیضۃ البلد

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی ابن ابی طالب عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ عمرہ فقالت من ذا الذی اجترأ علیہ فقالوا علی ابن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی ید کفو کریم ما سمعت بافخر من ھذا فانشأت ٭ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ ٭ لکنت ابکی علیہ آخر الابد ٭ لکن قاتلہ من لا نظیر لہ ٭ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد (مطالب السئول) ابو الحسن مدائنی سے روایت ہے کہ جب جناب علی بن ابی طالب نے عمرو بن عبدود کو قتل کیا اور اسکی ہمشیرہ عمرہ کو اسکے قتل کی خبر لگی وہ پوچھنے لگی کہ اسپر کسنے اقدام کیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب نے کہنے لگی اسکی موت کفو کریم کے ہاتھ سے واقع ہوئی ہے میں نے اسسے زیادہ فخر الا زمانہ مین نہین سنا۔ پھر یہ مرثیہ کہا ہے اگر عمرو کا قاتل اسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مین ابد تک اسپر روتی رہتی۔ لیکن اسکا قاتل وہ ہے کہ جسکا مثل کوئی دوسرا نہین۔ وہ ہمیشہ سے بیضۃ البلد پکارا جاتا رہا ہے ٭

تنبیہ بیضۃ البلد کے معنے لغت مین یہ ہین (الواحد الذی یجتمع الیہ ویقبل قولہ) یعنے وہ فرد الافراد کہ جسکے

پاس لوگ آکر جمع ہوں اور اسکے کہنے کو ہر طرح سے مانیں۔

المہدی

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا تجدوہ ھادیا ومھدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم علی کو اپنا خلیفہ بناؤ گے تو تم اسے ہادی اور مہدی پاؤ گے

طود النہی

عن ربعی بن خراش قال استاذن عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ وقد تحلقت عندہ بطون قریش وسعید بن العاص جالس عن یمینہ فنظر الیہ معاویۃ مقبلا قال یا سعید لالقین علی ابن عباس مسائل یعیی بجوابہا قال لہ سعید لیس مثل ابن عباس یعیی بمسائلک فلما جلس قال معاویۃ ما تقول فی علی قال رحم اللہ ابا الحسن کان واللہ علم الھدی وکھف الوری وطود النہی ومحل الحجی ومنبع الندی ومنتہی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی - وداعیا الی الحجۃ العظمی ومستمسکا بالعروۃ الوثقی واکرم من شہد النجوی بعد محمد المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم وکان صاحب القبلتین - وابو السبطین - وزوجتہ خیر النساء فما یفوقہ احد لم ترعینا مثلہ ولم اسمع سمعا مثلہ فمن یبغضہ فعلیہ لعنۃ رب العباد الی یوم التناد (ذخائر العقبی وینابیع) واخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن عباس۔ ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس معاویہ کے ملنے کو گئے اور دخل ہونے کا اذن مانگا معاویہ کے پاس قریش کے قبائل کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے سعید بن العاص بھی اسکے داہنے طرف بیٹھا ہوا تھا اسکی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا میں ابن عباس سے ایسی باتیں پوچھوں گا کہ جسکے جواب میں وہ عاجز رہجا ئینگے سعید کہنے لگا ابن عباس تیرے جیسے شخص کے سوالات سے عاجز نہیں ہوسکتے جب ابن عباس معاویہ کی محفل میں پہونچکر بیٹھ گئے معاویہ نے انسے پوچھا تم علی کے حق میں کیا کہتے ہو ابن عباس نے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے واللہ وہ ہدایت کے نشان تھے اور خلقت کے پشت وپناہ تھے اور عقل کے پہاڑ تھے اور دانائی کے محل تھے۔ اور بخشش کے خزانہ تھے۔ اور انتہای علم کی جگہ تھے جسے خدا کی قربت کیلئے ہو۔ اور وہ ایک نور تھے جو رات کی تاریکی میں چمکتا تھا۔ اور وہ بزرگ حجت کی طرف بلانیوالے تھے۔ اور رسی مستحکم کے ساتھ چنگل مارنیوالے تھے۔ اور بعد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر شورہ دینیوالے سے زیادہ بزرگ تھے۔ اور وہ دونوں قبلوں کے صاحب تھے۔ اور وہ سبطین کے باپ تھے۔ انکی زوجہ خیر النسا تھیں۔ پس کوئی شخص انپر فوق نہیں لیجا سکتا میری دونوں آنکھوں نے انکی مثل نہیں دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے انکی مثل نہیں سنا۔ پس جو شخص کہ ان سے دشمنی رکھے اسپر بندوں کے خدا کی پھٹکار ہو قیامت تک۔

دابۃ الجنۃ

عن عمر ابن جموح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمر ابن الخطاب ھل رایت دابۃ الجنۃ تاکل الطعام وتشرب الشراب وتمشی فی الاسواق قال ھذا دابۃ

الجنۃ واشار الی علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن جموح سے روایت ہی کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہین جنت کا چارپایہ دکھاؤں جو کھانا کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے پھر فرمایا یہ ہے جنت کا چارپایہ اور جناب علی کی طرف اشارہ کیا ✦

ایلیا

عن علی قال لما اخذت الرایۃ یوم خیبر قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امض بھا فجبرئیل معک والنصر امامک والرعب مبثوث فی صدور القوم واعلم یا علی انھم یجدون فی کتبھم ان الذی یدمر علیھم اسمہ ایلیا فاذا لقیتھم فقل انا علی فانھم یخذلون ان شاء اللہ تعالی قال علی فمضیت بھا حتی اتیت الحصن فقال لی حبر من احبارھم من انت فقلت لہ انا علی بن ابی طالب فقال قد غلبتم وما انزل علی موسی انکارا (اخرجہ ابن مردویہ فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب خیبر کے روز مینے علم کو ہاتھ مین لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا جاؤ جبرئیل تمہاری ساتھ ہے اور فتح تمہارے آگے آگے ہی تمہارا رعب قوم کے دلون مین بکھرا ہوا ہے اے علی جان لو کہ یہود اپنی کتابون مین لکھا ہوا دیکھتے ہین کہ جو شخص کہ انکو ہلاک کریگا اسکا نام ایلیا ہوگا جب تو ان سے ملے تو کہیو کہ مین علی ہون خدا نے چاہا تو وہ شکست کھاجائینگے جناب امیر کہتے ہین کہ جب مین قلعہ کے قریب پہنچا علماء یہود مین سے ایک عالم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے مین نے کہا علی ابن ابی طالب وہ یہودی عالم کہنے لگا۔ بیشک تم غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر جو نازل کیا گیا جھوٹ نہین

فقاء عین الفتنۃ

(۱) عن ذر بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقات عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النھروان ولولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عز وجل علی لسان نبیکم لمن قاتلھم مبصرا ضلالتھم عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (اخرجہ ابو نعیم فی) ذر بن حبیش نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہون اگر مین نہ ہوتا تو نہروالے نہ مارے جاتے۔ اگر مجھکو اسکا خوف نہو کہ تم کام چھوڑ بیٹھوگے البتہ مین تم کو اس سے خبردار کرتا جو کچھ اللہ عز وجل نے تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری کیا ہے اس شخص کی نسبت جو انکی نماز کو دیکھنے والا ہے اور اس ہدایت کا عارف ہی کہ جسپر ہم ہین ✦

امیر النحل

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین (ومن ھھنا قیل لہ امیر النحل (حیوۃ الحیوان اللدمیری فی ترجمۃ یعسوب) بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد فرمایا کہ تم مومنون کے یعسوب ہو اور مال و دولت منافقون کا یعسوب یعنی بادشاہ ہے دمیری حیوۃ الحیوان مین لکھتا ہے کہ اسی وجہ سے حضرت امیر کو امیر النحل کہا جاتا ہے ✦

ذو البرقہ

ذو البرقہ علی بن ابی طالب لقبہ بہ العباس یوم حنین (من قاموس اللغۃ فی البرق) مجد الدین

فیروزآبادی علیہ الرحمۃ قاموس میں لکھتا ہے کہ ذوالبرقہ جناب علی بن ابی طالب کا خطاب ہے کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حنین کے روز آپ کو یہ لقب دیا تھا ۔

در منتخب البرقۃ بالفتح دہشت و لقب علی بن ابی طالب کہ در روز حنین عباس رضی اللہ عنہ ایشان را بدان آواز کرد ۔

مثیل عیسیٰ

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیک مثلا من عیسیٰ احبہ قوم فھلکوا فیہ وابغضہ قوم فھلکوا فیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم المنافقون اما یرضون له مثلا من عیسیٰ فنزلت ھذہ الایۃ ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون اخرجه البزار وابو یعلی والحاکم والمظفری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تو عیسیٰ کی مانند ہے کہ ایک قوم نے ان سے یہاں تک محبت کی کہ وہ اس میں ہلاک ہو گئے ۔ اور ایک قوم نے انسے بغض رکھا یہاں تک کہ وہ اسمیں ہلاک ہو گئے پھر آپ نے ارشاد کیا ۔ کیا منافق راضی نہیں کہ وہ عیسیٰ کی مثل ہے پس یہ آیت نازل ہوئی ۔ اور جب کہا وہ لائے مریم کے بیٹے کو تب ہی تیری قوم لگتی ہے اس سے چلانے ۔

القرم

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال اجتمع ربیعۃ بن الحارث والعباس بن عبد المطلب قالا للمطلب بن ربیعۃ والفضل بن عباس ائتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقولا یا رسول اللہ قد بلغنا ما تری من السن فاحببنا ان نتزوج وانت یا رسول اللہ ابر الناس واوصلهم ولیس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا علی الصدقۃ فلنؤد الیك ما یؤدی العمال ولنصیب ما کان فیها من مرفق فبینما هما فی ذلك اذ جاء علی بن ابی طالب فقال لنا لا تفعلا واللہ لا یستعمل منکما احد علی الصدقۃ فقال له ربیعۃ هذا من حسدك وقد نلت صهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم نحسدك علیه فالقی علی رداءہ ثم اضطجع ثم قال انا ابو الحسن القرم واللہ لا ابرح مقامی هذا حتی یرجع الیکما ابناکما بجواب ما بعثتما به الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رجعا قالا ذهبنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ انت ابر الناس واوصل الناس وقد بلغنا النکاح فجئنا لتؤمرنا علی بعض هذہ الصدقات فنؤدی الیك ما یؤدی الناس ونصیب کما یصیبون فسکت صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما هی اوساخ الناس اخرجه ابو داود والنسائی والطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند ربیعۃ ابن الحارث) عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میرا والد ربیعہ اور عباس بن عبد المطلب مجھ سے اور فضل بن عباس سے کہنے لگے تم دونو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جا کر عرض کرو کہ یا رسول اللہ ہم جوان ہو گئے ہیں ہم نکاح کرنا چاہتے ہیں آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی اور قرابت والوں کے لیے

۱؎ القرم بفتح سردار ۱۲ ۔ ۲؎ المرفق کاری کہ انسان فائدہ حاصل شود ۔

صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہماری والدہ ہماری طرف سے مہر ادا کرنے کی مقدرت نہین رکہتے حضور ہمکو عامل زکوۃ مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے دوسرے عامل ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کیا کرین اور ہمین بہی اس سے فائدہ حاصل ہوجائے ابہی یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر تشریف لائے اور ہم سے فرمانے لگے تم حضرتؐ کے پاس مت جاؤ واللہ حضرتؐ تم مین سے ایک کو بہی زکوۃ پر عامل نہین مقرر فرمادینگے ربیعہ نے یہ سنکر کہا آپ یہ بات حسد کی وجہ سے کہتے ہین آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی سے مشرف ہوگئے تو ہم نے حسد نکیا جناب امیر نے یہ سنکر اپنی ردا مبارک زمین پر بچہادی اور لیٹ گئے اور کہنے لگے مین ابوالحسن شیر نر ہون بخدا مین اس مقام سے اسوقت تک نہین ٹلونگا جبتک کہ تمہارے دونون لڑکے حضرتؐ کے پاس سے تمہاری بات کا جواب لیکر واپس نہ آئین جب وہ واپس آئے تو بیان کرنے لگے کہ ہم نے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ آپ سب لوگون سے زیادہ بھلے اور رشتہ دارون کے حق مین سب سے صلہ رحم عمل مین لانیوالے ہین ہم جوان ہوگئے ہین اور نکاح کرنا چاہتے ہین ہم حضور کی خدمت مین اسلیے حاضر ہوئے ہین کہ حضور ہمکو صدقات پر عامل مقرر فرمادین تاکہ جس طرح سے لوگ ادا کرتے ہین ہم بہی ادا کرین اور جو فائدہ انکو ملتا ہے ہمکو بہی ملے حضرت تہوڑی دیر کے لیئے خاموش ہوگئے پہر فرمانے لگے آل محمد کو صدقات کی ضرورت نہین کیونکہ وہ لوگون کے ہاتہ کی میل ہے +

قد تم الباب الاول من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب و یلیہ الباب الثانی انشاء اللہ تعالیٰ
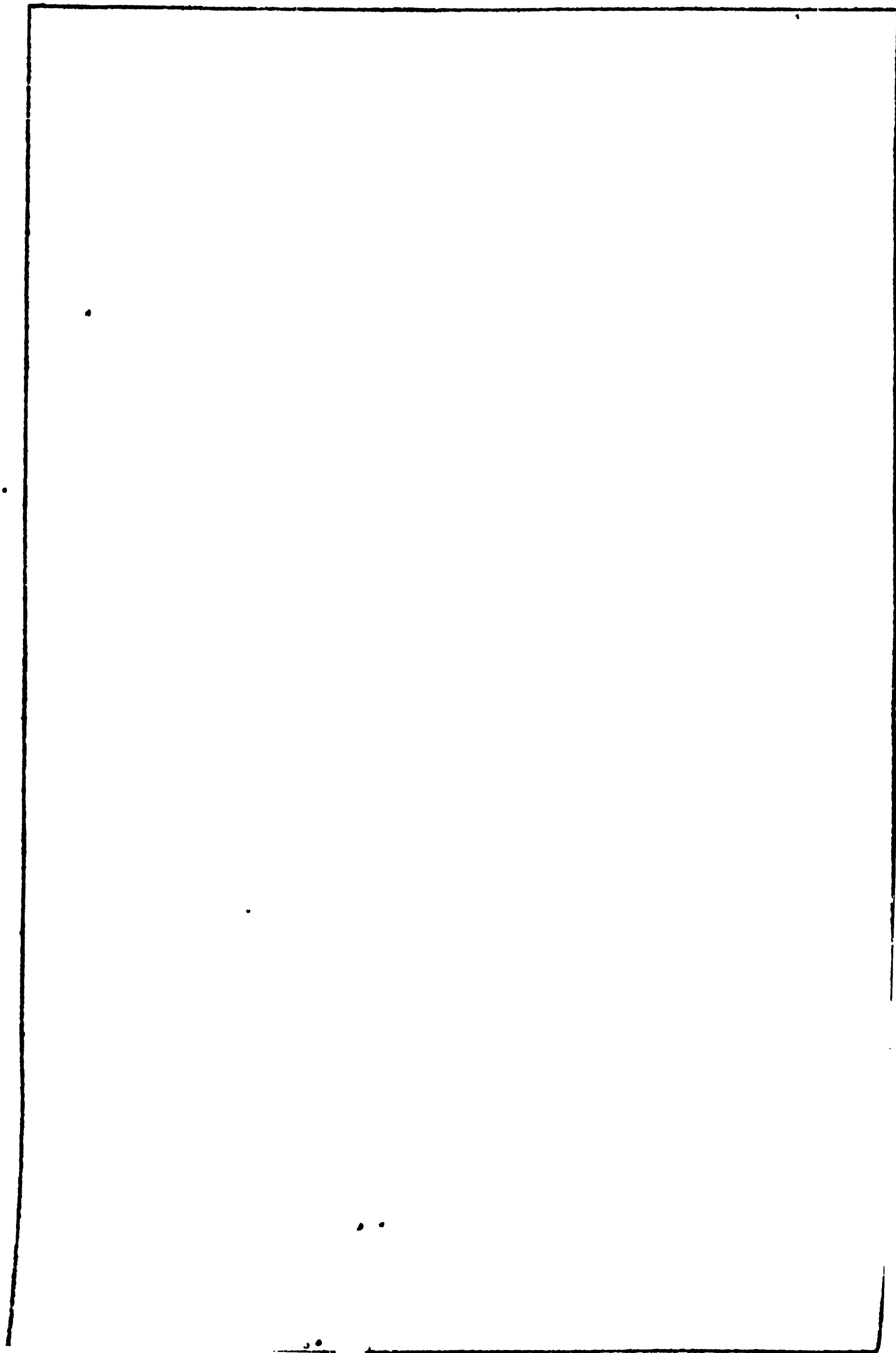
باب دوم

جناب امیر کی شان کے متعلق قرآن مجید کی آیتیں

موسوم بہ

النص الجلی مما نزل من کتاب اللہ فی علی

مقدمہ

(۱) عن ابن عباس قال ما انزل یا ایھا الذین امنوا۔ الا علی امیرھا و شریفھا و لقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ذکر علیا الا بخیر (اخرجہ احمد و الطبرانی و ابن ابی حاتم و ابن عبد البر فی الاستیعاب و علامہ ابن حجر فی الصواعق) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آیت میں اللہ تعالی نے لوگوں کو یا ایہا الذین امنوا کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علی اس خطاب کے امیر اور شریف ہیں خدا تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بعض مقام میں عتاب کیا ہے مگر علی کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے ٭

(۲) عن حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما نزلت یا ایھا الذین امنوا الا کان علی لبھا و لبابھا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں۔ یا ایہا الذین آمنوا نازل نہیں ہوا کہ مگر علی اسکے لب لباب تھے ٭

(۳) عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ ما نزل فی علی (اخرجہ ابن عساکر و ابن مردویہ) و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کی کتاب میں جس قدر آیتیں جناب علی کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس قدر کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں

(۴) عن علی قال نزل القرآن ارباعا۔ فربع فینا۔ فربع فی عدونا۔ و ربع سیر و امثال۔ و ربع فرائض و احکام و لنا کرائم القرآن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے

کہ قرآن مجید چار حصوں مین نازل ہوا ہے پس اسکا ایک ربع ہماری شان مین ہے۔ اور ایک ربع ہمارے دشمنوں کے حق مین ہے۔ اور ایک ربع مین قصص اور امثال ہین۔ اور ایک ربع مین فرائض اور احکام ہین۔ اور ہماری شان مین قرآن مجید کی بزرگ آیتین ہین +

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ آیۃ (اخرجہ ابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین تین سو آیتین نازل ہوئی ہین +

(۶) عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزل فی علی سبعون آیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے حق مین ستر آیتین اتری ہین +

آیات

{۱} انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (سورہ احزاب)

ترجمہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۱) عن عائشۃ رض قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فادخلہ معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلہا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی) وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن ابی حاتم والحاکم والسیوطی فی الدر المنثور) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہین ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو ایک سیاہ بالون کی کلیم منقش اوڑہے ہوئے باہر تشریف لائے پس جناب امام حسن بن علی آئے حضرت نے انکو اس مین داخل کر لیا۔ پہر جناب امام حسین آئے انکو بہی آپنے داخل کر لیا۔ پہر جناب فاطمہ تشریف لائین حضرت نے انکو بہی لے لیا پہر جناب علی رض تشریف لائے آپنے انکو بہی اسمین لے لیا۔ پہر آپنے یہ آیت پڑہی نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا +

(۲) عن ام المومنین ام سلمۃ قالت ان ھذہ الآیۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ نزلت فی بیتی وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل

بیتی وحامتی اذھب عنہم الرجس وطھرھم تطھیرا فقلت وانا معہم یارسول اللہ قال انک علی الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی وصححہ۔ والدولابی۔ والبیہقی وابن جریر وابن المنذر والحاکم وصححہ وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بہ تحقیق یہ آیت کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) میرے گھر مین نازل ہوئی ہے مین دروازے کے قریب بیٹھی ہوئی تھی اور گھر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام تھے حضرتؐ نے انکو چادر اُڑہا کر فرمایا۔ ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے نجاست کو دور کر اور ان کو پاک کر خوب پاک کرنا۔ پس مینے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انکے ساتھ ہون فرمایا تم بہتری پر ہو۔

(۳) عن عمر بن ابی سلمۃ قال نزلت ھذہ الآیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ وانا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا وحسنا وحسینا وحللھم بکساء ثم قال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنہم الرجس وطھرھم تطھیرا وقالت ام سلمۃ انا معہم یارسول اللہ قال انت علی مکانک انت علی الخیر (اخرجہ احمد والترمذی وابن جریر والطبرانی وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کہ نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین نازل ہوئی ہے اور مین بہی انہین کے گھر مین تہا کہ حضرتؐ نے جناب فاطمہؓ اور علیؑ اور حسنین علیہم السلام کو بلوا کر انپر چادر ڈالدی پہر دعا کی اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہین ان سے نجاست کو دور کر اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یارسول اللہ مین بہی انہین کے ساتھ ہون فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے اور تو بہی نیکی پر ہے۔

(۴) عن واثلۃ بن الاسقع قال اتیت فاطمۃ اسالھا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظرہ واذا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منہم حتی دخل الحجرۃ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین علی فخذہ الیسری واجلس علیا وفاطمۃ بین یدیہ ثم القی علیہم الکساء ثم قرء انما یرید اللہ لیذھب

عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا (اخرجہ احمد و ابو حاتم و الحاکم و صححہ و البیہقی
والدیلمی) (و ابن ابی شیبۃ و ابن جریر و ابن المنذر و السیوطی فی الدر المنثور) واثلہ بن الاسقع
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی تلاش مین جناب فاطمہ علیہا السلام کی خدمت
مین گیا۔ وہ فرمانے لگین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لے گئے ہین مین ا
کی انتظار مین وہین بیٹھ گیا۔ ناگہان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر اور حسنین علیہم السلام کا ہا
پکڑے ہوئے تشریف لائے اور حجرے مین داخل ہوگئے اور بیٹھ گئے حسن علیہ السلام کو دہنے زا
پر اور حسین علیہ السلام کو بائین زانو پر اور جناب امیر اور حضرت سیدہ کو اپنے سامنے بٹھا لیا انپر چادر
ڈالکر اس آیت کو پڑھا کہ نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو لے گھر والو اور پاک کر
تمکو خوب پاک کرنا ✤

(۵) عن سعد قال لما نزل علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم هذه الآیۃ ادخل علیا و
وابنیہما تحت ثوبہ ثم قال اللهم هولاء اهلی و اهل بیتی (اخرجہ ابن جریر۔ و ابن مردویہ و
والحاکم۔ والسیوطی فی الدر المنثور) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور انکے دونو بیٹون کو اپنی چادر اڑھا کر فرمایا ا
میرے پروردگار یہی میرے اہل اور میرے گھر کے لوگ ہین ✤

(۶) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما دخل علی بفاطمۃ جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعین
الی بابہا یقول السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الصلوۃ رحمکم اللہ۔ انما یرید اللہ لیذهب عنکم
الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم (اخرجہ ابن مردویہ
والسیوطی فی الدر المنثور) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب امیر کا نکاح جناب سیدہ سے
ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس روز تک برابر صبحکو جناب سیدہ کے دروازہ پر تشریف لاکر فرماتے
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ نماز کا وقت ہے خدا تمپر رحم کرے نہین چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے
تم سے نجاست کو لے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ مین جنگ کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے جنگ
کرے اور صلح کرنیوالا ہون اس سے جو تم سے صلح کرے ✤

(۷) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشهر اذا خرج
الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اهل البیت انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و
یطهرکم تطهیرا (اخرجہ احمد والترمذی و ابن ابی شیبۃ و حسنہ ابن المنذر و صححہ الحاکم

ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ تحقیق چھ مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام کے دروازے پر صبح کی نماز کیوقت گذرتے رہے اور فرماتے رہتے۔ ای اہل بیت نماز کا وقت ہے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۸) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وھو یقول اھل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا اخرجہ الطبرانی وفی روایۃ ابن جریر وابن مردویۃ ثمانیۃ اشہر ھکذا اخرجہ السیوطی فی الدر المنثور) ابوالحمراء رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ مین نو مہینے تک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو حضرت جناب فاطمہ علیہا السلام کو دروازہ پر تشریف لیجا کر فرماتے ای اہل بیت خدا تم پر رحم کرے نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تمسے نجاست کو ای گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۹) عن ابن عباسؓ قال شھدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر یاتی کل یوم باب علی ابن ابی طالب عند وقت کل صلوٰۃ فیقول السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اھل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے رہے کہ آپ ہر روز ہر ایک نماز کیوقت جناب امیر کے دروازہ پر تشریف لاکر فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ای اہل بیت نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ لیجائے تم سے نجاست کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال انہا نزلت فی خمسۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام اخرجہ احمد والطبرانی والطبری وعند ابن جریر مرفوعاً الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ نزلت فی خمسۃ فیّ وفی علی والحسن والحسین وفاطمۃ کذا فی الصواعق المحرقہ وھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقال البدخشی فی نزل الابرار وایضاً اخرجہ السیوطی فی تفسیرہ الدر المنثور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آیت تطہیر پنجتن پاک یعنے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

اور جناب علیؑ اور حضرت سیدہ اور حسنین علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے ✤
ابن جریر نے اسحدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہین کہ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت پانچ شخصون کے حق مین نازل ہوئی ہے یعنے میرے اور علیؑ اور فاطمہ اور حسنینؑ کے (یہ حدیث اکثر علما کے نزدیک حسن ہے)

(۱) عن الحسن بن علی قال نحن اھل بیت الذی قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ ابن سعد وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب حسن بن علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اہل بیت ہم لوگ ہین جنکے حق مین آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے۔

{۲} فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین ترجمہ اے محمد کہہ جہگڑنے والون سو آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جہوٹون پر ✤

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی فی الخصائص) سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت کہ اے محمد کہہ جہگڑنے والون سے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پہر دعا کرین اللہ کی پس لعنت ڈالین جہوٹون پر نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا کر کہا ای میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین ✤

(۲) عن جابر بن عبد اللہ قال انفسنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انفسنا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور ابناءنا سے حسن اور حسین۔ اور نساءنا سے جناب سیدہ مراد ہین

(۳) عن ابن عباس قال ان رھطا من نجران قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا

ماشانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رأيت
مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبريل فقال له قل لهم اذا اتوك ان
مثل عيسى عند الله كمثل ادم وفي رواية ان واحدا منهم قال له المسيح بن الله لا اب له
وقال الاخر هو الله لانه احياء الموتى واخبر عن الغيوب وابرء الاكمه والابرص وخلق من
الطين طيرا وتزعم انه عبد الله فقال صلى الله عليه وسلم هو عبد الله وكلمته القاها الى مريم
فغضبوا فقالوا انما لا نرضى ان تقول هو الله وقالوا ان كنت صادقا فارنا عبد الله يحيي
الموتى ويشفي الاكمه والابرص ويخلق من الطين طيرا فينفخ فيه فيطير فسكت عنهم فنزل الوحي
يقول له تعالى لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وقوله تعالى فمن حاجك من
بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين. ثم قال لهم ان الله امرني ان لم تنقادوا للاسلام اباهلكم
ثم انهم وعدوا الى الغد ولما اصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل ومعه علي والحسن والحسين
وفاطمة وعند ذلك قال لهم اسقف اني لارى وجوها لو سال الله ان يزيل لهم الجبل لازاله
فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الارض نصراني فقال اصلى الله عليه وسلم لا بناهلك (اخرجه
ابو حاتم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصاری نجران کے چند آدمی جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین آکر کہنے لگے آپ ہمارے صاحب کے حق مین کیا کہتے ہین۔ آپنے فرمایا وہ کون ہین
وہ بولے عیسیٰ کہ جن کی نسبت آپ یہ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا میرا
گمان بجا ہے۔ وہ کہنے لگے آپ عیسیٰ جیسا کوئی خدا کا بندہ دکھائین یا آپ کو انکے جیسے کی خبر لگی ہے
تو آپ ہمکو بتائین۔ یہ کہکر وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے چلے گئے۔ پس جبریل علیہ السلام حضرتؐ کے پاس
تشریف لاکر کہنے لگے جب وہ لوگ آئین آپ ان سے کہدین کہ خدا کے نزدیک عیسیٰ بعینہ حضرت آدم کی
طرح سے ہین (ایک روایت مین اسطرح یہ ہے کہ) کہ نجران کے لوگون مین سے ایک شخص نے حضرتؐ
کی جناب مین عرض کیا مسیح خدا کا بیٹا ہے انکا کوئی باپ نہین ہے اسکے ساتھ والے دوسرے نے کہا
بلکہ وہ خود خدا تھے مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اور غیب کی باتین بیان کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو
اچھا کرتے تھے اور مٹی سے جانور بناتے تھے۔ آپ انکو خدا کا بندہ کہتے ہین حضرتؐ نے فرمایا وہ
خدا کا بندہ اور اسکا پاک کلمہ تھے جو مریم کیطرف القا کیا گیا تھا۔ وہ لوگ خفا ہو کر کہنے لگے ہم نہین
راضی ہونگے جب تک کہ آپ یہ نہ کہین کہ وہ خدا تھے۔ اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی خدا کا

بندہ ایسا دکھا دین جو مردہ کو زندہ کرے اور اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرے اور مٹی سے جانور
بنائے اور پھر ان مین پھونکے اور وہ اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے
پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہ کہتے ہین کہ
مسیح ابن مریم خدا ہے۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے۔ پس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد
کہ تجھے اسکا علم آگیا ہے پس کہدے آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتین اور تمہاری
عورتین اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کرین اور اللہ کی لعنت ڈالین جھوٹون پر۔
پھر آپنے نصاریٰ کے گروہ سے ارشاد کیا اگر تم اسلام کے منقاد نہین ہوگے تو خدا تعالی نے
مجھے حکم دیا ہے کہ مین تم سے مباہلہ کرون۔ پھر ان لوگون نے دوسرے روز کا وعدہ کیا۔ جب صبح ہوئی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی اور حسنین اور جناب سیدہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر
تشریف لائے۔ اسقف نجران نے کہا واللہ مین ایسے چہرے دیکھتا ہون کہ اگر خدا سے یہ دعا مانگین
کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو خدا تعالے اسکو اسکی جگہہ سے ٹلا دیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو
ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہین رہے گا۔ پس انکا اسقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض
کرنے لگا ہم مباہلہ نہین کرتے +

(۴) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل
فیکم احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم منی ومن جعلہ صلی اللہ علیہ
وسلم نفسہ وابناءہ ابناءہ غیری قالوا اللھم لا دار قطنی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین کہ مشورت کے روز اہل شوری سے آپنے تکرار کرتے وقت فرمایا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ کوئی تم مین میرے سوا ایسا شخص موجود ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ مجھ سے زیادہ قرابت رکھتا ہو اور کس کی جان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جان
اور کس کے بیٹون کو آپ نے اپنے بیٹے قرار دیا ہے۔ سب نے کہا خدا کی قسم ہے کوئی نہین +

{۳} قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (رحم) ترجمہ اپنی قوم سے کہدے تو
اے محمد کہ مین تمسے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت
(۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی۔ قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین امرنا اللہ تعالی بمودتھم قال علی وفاطمۃ
وابناھما (اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی عن مقاتل والکلبی و

الحاکم والدیلمی والطبری) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی قوم سے کہدے تو اے محمدؐ کہ میں تم سے اس آیت کے بدلے کچھ اجرت نہیں طلب کرتا ہوں مگر قرابت والوں کی محبت ، لوگوں نے عرض کیا کہ جن لوگوں کی محبت کرنے کیلیے خدا نے ہمیں حکم کیا ہے وہ کون ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور ان دونوں کے بیٹے +

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اھل البیت فی حٰم آیت لایحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ - قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ ابوالشیخ) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ نے فرمایا ہم اہل بیت کی شان کے متعلق سورہ حٰم میں ایک آیت ہے - نہیں نگاہ رکھے گا ہماری دوستی کو مگر ہر ایک مومن - پھر آپنے اس آیت کو پڑھا (کہدے اپنی قوم سے اے محمدؐ کہ میں تم سے اس ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہیں طلب کرتا ہوں مگر قرابت والوں کی محبت)

{۴} **وقفوھم انھم مسئولون** (سورۂ والصفت) ترجمہ اور ٹھہراؤ ان کو تحقیق ان سے پوچھنا ہے +

(۱) عن ابی سعید وابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالی وقفوھم انھم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی (اخرجہ الامام الواحدی فی تفسیرہ - وابوبکر بن مردویہ - والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اس آیت کریمہ کے متعلق کہ اور ٹھہراؤ انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے قیامت کے دن علی کی ولایت سے +

{۵} **انما انت منذر ولکل قوم ھاد** (سورہ رعد) ترجمہ اسکے سوا نہیں کہ تو اے محمدؐ ڈرانیوالا ہے اور ہر قوم کے لیے ایک راہ دکھانیوالا ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا المنذر وعلی ھاد واشار بیدہ الی علی وقال بک یھتدی المھتدون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی کتابہ مانزل من القرآن فی علی وابوبکر بن مردویہ) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں ڈرانیوالا ہوں اور علی ہادی ہیں اور آپ نے جناب علیؑ کی طرف دست مبارک سے اشارہ فرمایا اور کہا یا علی ہدایت پانے والے تجھسے ہدایت پاوینگے +

(۲) عن ابی برزۃ الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما انا منذر و وضع

یدہ علی صدرہ نفسہ ثم وضعہا علی صدر علی ویقول ولکل قوم ہاد اخرجہ ابن مردویۃ والسیوطی فی الدر المنثور) ابوبرزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور اپنے سینہ مبارک پر ہاتھہ رکھا پھر جناب علیؑ کے سینہ پر ہاتھہ رکھکر فرمایا ہر ایک قوم کے لیئے ہادی ہوتا ہے +

(۳) عن جابر قال لما نزلت انما انت منذر ولکل قوم ہاد وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال انا المنذر واوی بیدہ الی منکب علی فقال انت الہادی وبک یہتدی المہتدون (اخرجہ ابن جریر وابن مردویۃ وابو نعیم فی المعرفۃ والدیلمی وابن عساکر وابن النجار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اسکے سوا نہین کہ تو ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کے لیے ایک راہ بتانے والا ہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھہ رکھکر فرمایا مین ڈرانے والا ہون اور علیؑ کے کندہے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تو راہ بتانیوالا ہے اور تجھسے ہدایت پانیوالے ہدایت پائینگے +

{٦} ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (سورہ الدہر) ترجمہ اور کہلاتے ہین کہانا اپنی محبت پر فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیونکو +

(۱) عن ابن عباس قال اجر علی علی نفسہ لیقی نخلا بشیء لیلۃ حتی اصبح فلما قبض الشعیر طحن منہ فجعلوا منہا شیئا لیاکلوہ یقال لہ الحریرۃ رقیق بلا دہن فلما تم انضاجہ اتا مسکین فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الثانی فلما تم انضاجہ اتا یتیم فسال فاطعموہ ایاہ ثم صنعوا الثلث الباقی فلما تم انضاجہ اتا اسیر من المشرکین فاطعموہ ایاہ فنزلت ہذہ الآیۃ ہذا قول الحسن والقتادۃ وقال سعید بن جبیر محبوس من اہل القبلۃ (اخرجہ الواحدی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے ایک دفعہ رات بہر کی محنت اپنی توشہ کے لیے کی جب صبح ہوئی تو ان کو اجرت مین جو دستیاب ہوے۔ آپنے انکو لیکر پیسا اور اسکی ایک تہائی کا پتلا سا حریرہ گہی کے بغیر پکوایا جب پکچکا۔ ایک مسکین نے آکر سوال کیا جناب امیر نے وہ سارا اسکو کہلادیا۔ پہر دوسری تہائی کو پکوایا۔ جب وہ بہی تیار ہوا ایک یتیم نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا بہی اسکو کہلادیا۔ پہر تیسری تہای کو پکوایا اسکے پختہ ہونے پر مشرکون کے ایک قیدی نے آکر سوال کیا آپنے وہ سارا اسکو بہی کہلادیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی یہ قول حسن و قتادہ کا ہی سعید بن جبیر لکہتے ہین وہ قیدی اہل قبلہ مین سے تہا +

(۲) عن ابن عباس رض ان الحسن والحسین مرضا فعادهما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ
ابوبکر رض وعمر رض فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدک فنذر علی وفاطمۃ وفضۃ جاریتہما
ان برأ مما بہما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معہم شئ فاستقرض علی من شمعون
الیہودی الخیبری ثلثۃ اصوع من الشعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی
عددہم ووضعتہا بین ایدیہم لیفطروا فوقف علیہم سائل فقال السلام علیکم اہل بیت
محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فآثروہ وباتوا
لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیہم فوقف
علیہم یتیم فآثروہ ووقف علیہم اسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلک فلما اصبحوا
اخذ علی بید الحسن والحسین فاقبلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرہم وہم یرتعشون
کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم فقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی
محرابہا قد التصق ظہرہا ببطنہا وغارت عیناہا فساءہ ذلک فنزل جبرئیل فقال
خذہا یا محمد ہنأک اللہ فی اہل بیتک فاقرء الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا
ویتیما واسیرا (اخرجہ الزمخشری فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ
حسنین علیہما السلام بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو ساتھ
لیکر انکی عیادت کے لیے تشریف لائے صحابہ نے عرض کیا یا ابا الحسن اگر آپ ان اپنے نور چشموں کے لیے
نذر مانتے تو بہتر تہا۔ پس جناب امیر اور جناب سیدہ اور فضہ انکی لونڈی نے انکی تندرستی پر تین تین روزے
رکہنے کی نذر مانی پس جب وہ دونوں صاحبزادے صحت یاب ہو گئے سب نے ملکر روزے رکہے انکے پاس اسوقت
کچہ بہی نہیں تہا جو افطار کے لیے کام آتا جناب امیر علیہ السلام نے شمعون خیبری یہودی سے جَو کے تین پیمانے
قرض لیے۔ اس میں سے ایک پیمانے کو جناب سیدہ علیہا السلام نے پیسکر پانچ روٹیاں انکی تعداد کے موافق
پکائیں جب افطار کے لیے انکے آگے رکہیں ایک سائل نے آکر صدا کی السلام علیکم۔ اے اہل بیت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم میں مسلمان مساکین میں سے ایک مسکین ہوں مجہے کچہ کہلاؤ خدا تمکو جنت کی نعمتوں سے سیر
کرے سب نے اپنا کہانا اسے بخشدیا۔ اور پانی سے افطار کرکے سو رہے اور دوسرے دن بہر روزہ رکہا جب رات
ہوئی افطار کے لیے کہانا پکایا گیا۔ ایک سائل نے آکر آواز دی میں یتیم ہوں۔ سب نے اپنا کہانا اسی
اٹہا دیا۔ اور پانی سے افطار کرکے سو رہے۔ پس اسیطرح سے تیسرے روز کی افطاری ایک قیدی کو
بخشدی صبح کو جناب امیر حسنین علیہما السلام کا ہاتہ پکڑکر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین لے گئے وہ دونو صاحب ادی مرغ کے چوزہ کی طرح کانپ رہے تھے حضرت نے انکو دیکھکر فرمایا۔ انکی یہ کیا حالت ہی جس سے مجھے رنج پیدا ہو رہا ہے پھر آپ جناب امیر کے گھر مین تشریف لے گئے جناب سیدہ علیہا السلام کو محراب مین دیکھا کہ ان کا پیٹ کمر سے لگا ہوا ہے اور انکی آنکھون میں ضعف سے حلقے پڑے ہوئے ہین حضرت کو یہ دیکھکر نہایت ملال ہوا اتنے مین جناب جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد یہ لیجیے خدا تعالی آپکو آپکے اہل بیت کی نسبت تہنیت دیتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی۔ (اور کہلاتے ہین کھانا اپنی محبت پر فقیرون اور یتیمون اور قیدیون کو)

{۷} من یطع الله والرسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا (سورۃ النساء) ترجمہ جو لوگ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہین پس وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جنپر کہ اللہ تعالے نے انعام کیا ہے وہ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت ہین اور انکی رفاقت اچھی ہے

عن ابن عباس فی قوله تعالی من یطع الله والرسول الخ قال علی یا رسول هل نقدر ان نزورك فی الجنة كما ازورك قال رسول الله ان لكل نبی رفیقا اول من اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئك مع الذین انعم الله علیهم الخ فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فقال ان الله قد انزل بیان ما سالت فجعلك رفیقی لانك اول من اسلم وانت الصدیق الاكبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اس آیت من یطع اللہ والرسول کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہوسکتا ہی کہ ہم جنت مین بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہون جس طرح سے کہ دنیا مین مشرف ہوتے ہین۔ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر ایک نبی کے لیے اسکا ایک رفیق ہوتا ہے جو اس نبی کی امت مین سب سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوی کہ وہ لوگ ان لوگون کے ساتھ ہین جن پر کہ خدا تعالے نے انعام کیا ہے۔ پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو بلوا کر فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالے نے یا علی تیرے سوال کا جواب نازل کیا ہے اور تجھے میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے

{ ٨ } والذی جاء بالصدق وصدق به اولٰئك هم المتقون (سورۂ زمر) ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے اور وہ جسنے کی تصدیق کی اسکی وہی لوگ پرہیزگار ہین +

(۱) عن مجاهد فی قوله تعالیٰ الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی (اخرجه ابن عساکر۔ والحافظ ابونعیم فی الحلیة والفقیه ابن المغازلی فی المناقب) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ کے۔ وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور جس نے کہ تصدیق کی اسکی۔ وہ جناب امیر ہین +

(۲) عن ابی هریرة والذی جاء بالصدق قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصدق به قال علی ابن ابی طالب (اخرجه ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ والذی جاء بالصدق سے جناب رسالت مآب وصدق به سے جناب علی علیہ السلام مراد ہین +

{ ۹ } یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین (سورۃ التوبہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ +

(۱) عن ابن عباس قال مع علی لانه سید الصادقین (اخرجه الثعلبی فی تفسیره والحافظ ابونعیم فی حلیة الاولیاء وسبط ابن الجوزی والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین کہ ہو جاؤ ساتھ صادقون کے، کہتے ہین کہ ساتھ علی کے کیونکہ وہ صادقون کے سردار ہین۔

(۲) عن ابی جعفر فی قوله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین۔ قال مع علی (اخرجه ابن عساکر۔ وابوبکر بن مردویه) جناب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت (کہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقون کے ساتھ ہو جاؤ) کی تفسیر مین روایت ہے کہ علی کے ساتھ ہو جاؤ۔

{ ۱۰ } والذین آمنوا بالله ورسوله اولٰئك هم الصدیقون والشهداء عند ربهم لهم اجرهم ونورهم (سورہ الحدید) ترجمہ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ پس وہی لوگ صدیق اور شہید ہین انکے لیے انکے رب کے پاس انکا اجر اور انکا نور ہے۔

عن ابن عباس قال انها نزلت فی علی (اخرجه احمد فی المسند والثعلبی فی تفسیره وابن المغازلی فی المناقب) ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے شان مین نازل ہوئی ہے

{ ۱۱ } من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ینتظر (سورہ احزاب) ترجمہ اور بعض مومنون سے وہ مرد ہین کہ سچا کر دکھایا جو عہد کہ خدا سے انہون نے باندھا تھا پس ایک ان مین سے وہ ہے کہ پورا کر چکا کام اپنا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار کرتا ہے۔

عن عکرمة قال سئل علی وھو علی المنبر منبر الکوفة عن قولہ تعالٰی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ۔ فقال اللھم عفوا ھذہ الآیة نزلت فیّ وفی عمی حمزة وفی ابن عمی عبیدة بن الحارث فانہ قضی نحبہ یوم بدر فاما عمی حمزة فانہ قضی نحبہ یوم احد واما انا فانتظر اشقاھا یخضب ھذہ من ھذہ واشار الی لحیتہ ورأسہ وقال عھد عھدہ الی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی وابن حجر فی صواعق محرقہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک مرتبہ کوفہ کے منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ان سے اس آیت کو (اور بعض مومنوں سے ایسے مرد ہیں کہ سچکر دکھایا انہوں نے جو عہد کہ خدا سے باندھا تھا) کی تفسیر میں پوچھا گیا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ جناب امیر نے فرمایا اے خدا بخشیو۔ یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس میرا چچیرا بھائی عبیدہ بن الحارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر چکا۔ اور احد کے روز میرے چچا حمزہ اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں امت کے بدبخت کی انتظار میں ہوں پھر آپنے اپنے سر اور داڑھی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ وہ اسکو اسکے خون سے رنگین کریگا۔ میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پختہ عہد کیا ہے +

{۱۲} ھذان خصمان اختصموا فی ربھم فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من النار یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ولھم مقامع من حدید کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق۔ ان اللہ یدخل الذین امنوا وعملوا الصالحات جنت تجری من تحتھا الانھار یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا ولباسھم فیھا حریر (سورة الحج) ترجمہ یہ دو ہی جھگڑے ہیں اپنے رب پر سو جو منکر ہوئے انکے واسطے ہیں آگ کے کپڑے قطع کئے ہیں انکے سر پر کھولتا پانی پگھل جاتا ہے اس سے جو انکے پیٹ میں ہے اور کھالیں۔ انکے واسطے موگریاں ہیں لوہے کی جب چاہیں کہ نکل پڑیں اس سے گھٹنے کے مارے پھیر دئے گئے وہ اندر اور چکھتے رہو جلن کی مار بیشک اللہ داخل کریگا انکو جو لائے ایمان اور کیں بھلائیاں۔ باغوں میں۔ بہتی ہیں انکے نیچے نہریں۔ گہنا پہنا وینگے انکو وہاں کنگن سونیکے اور موتی۔ انکی پوشاک ہے وہاں ریشم کی +

(۱) عن قیس بن عبادة قال قال علی انا اول من یجثوا بین یدی الرحمٰن للخصومة یوم القیامة قال قیس وفیھم نزلت ھذان خصمان اختصموا فی ربھم قال ھم الذین تبارزوا یوم بدر حمزة وعلی وعبیدة بن الحارث۔ وعتبة بن ربیعہ والولید بن عتبہ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں سب سے اول خدا کے سامنے اپنا جھگڑا پیش کرونگا۔ قیس کہتے ہیں کہ یہ آیت کہ (دو ہی جھگڑے ہیں اپنے رب پر) ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے بدر کے روز جنگ

کی ہے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ

(۲) عن علی قال فینا نزلت ہذہ الآیۃ وفی مبارزتنا یوم بدر ہذان خصمان اختصموا فی ربہم

(اخرجہ البخاری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ آیت ہماری اور ہمارے مقابلہ کرنیوالوں کے حق میں نازل

ہوئی ہے۔ یعنے یہ دو مدعی جھگڑے ہیں اپنے رب پر۔

(۳) عن ابی ذر انہ کان یقسم انزلت ہذہ الآیۃ فی حمزۃ وعلی وعبیدۃ بن الحارث وعتبۃ بن ربیعۃ

وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ النابلسی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ یہ

آیت جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے حق

میں نازل ہوئی ہے ✚

{۱۳} ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلہم کالذین اٰمنوا وعملوا الصلحات سواء

(سورہ جاثیہ) ترجمہ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں کہ کردیں ہم انکو مانند ان لوگوں کے کہ

ایمان لائے اور کام کیے اچھے ✚

عن ابن عباس قال نزلت فی علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث فالذین اجترحوا السیات عتبۃ وشیبۃ

والولید والذین اٰمنوا وعملوا الصلحات علی وحمزۃ وعبیدۃ (اخرجہ سبط ابن الجوزی) ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ بن الحارث کے حق میں نازل ہوئی ہے پس اس آیت

میں وہ لوگ کہ کرتے ہیں برائیاں۔ وہ عتبہ اور شیبہ اور ولید ہیں۔ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور اچھے کام

کرتے ہیں۔ وہ جناب علی اور حمزہ اور عبیدہ ہیں ✚

{۱۴} افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ (سورہ ہود) ترجمہ آیا وہ شخص کہ اپنے پروردگار

کی جانب سے دلیل روشن پر ہے اور اسکے متصل ایک گواہ آتا ہے اسی کیطرف سے ✚

(۱) عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیا یقول وہو علی المنبر ما من رجل من قریش

الا وقد نزلت فیہ اٰیۃ او اٰیتان فقال رجل فما نزل فیک ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم

ما حدثتک ویحک ہل تقرء سورۃ ہود ثم قرء علی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاہد منہ واخرجہ ابن ابی حاتم وابن المغازلی فی

المناقب وابن عساکر وابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی والواحدی فی تفسیریہما

وابن جریر الطبری والطبرانی فی المعجم الکبیر وابن مندۃ وابو الشیخ وابو نعیم والمتقی فی کنز العمال

وصاحب تفسیر معالم التنزیل عباد بن عبد اللہ الاسدی سے روایت ہے کہ سنے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے تھے کہ

سُنا کہ قریش میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ جسکے حق میں ایک یا دو آئیں نازل نہوئی ہوں ایک شخص کہنے لگا آپکے حق میں کونسی آیت نازل ہوئی ہے جناب امیرؑ نے کہا اگر تو لوگوں کے سامنے نہ پوچھتا تو میں تجھ سے بیان نہ کرتا۔ افسوس ہے تجھ پر کیا تو نے سورہ ہود کو کبھی نہیں پڑھا ہے۔ پھر جناب امیرؑ نے اس آیت کو پڑھا کہ آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہو اور اسکے متصل ایک گواہ آسکے اسی کیطرف سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ (یعنے اپنے رب کی دلیل روشن پر) ہیں اور میں شاہد منہ (یعنے اسکی طرف سے گواہ) ہوں

(۲) عن ابن عباسؓ افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشاھد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ افمن کان علی بینۃ من ربہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور شاہد منہ سے خاصکر علی بن ابی طالب علیہ السلام مراد ہیں +

{۱۵} فان اللہ ھو مولاہ وجبریل وصالح المؤمنین (سورہ التحریم) ترجمہ پس بے شک اللہ وہی رفیق ہے اپنے نبی کا اور جبریل اور مومنوں کا نیک +

(۱) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المؤمنین علی بن ابی طالب (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم وابن ابی حاتم والسیوطی فی الدر المنثور والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ وصالح المومنین قال ھو علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابونعیم فی کتابہ ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن عساکر۔ وابن مردویہ وفخر الرازی فی الاربعین) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ صالح المومنین علی بن ابی طالب ہیں۔ +

{۱۶} وتعیھا اذن واعیۃ (سورہ الحاقہ) ترجمہ اور یاد رکھے اسکو کان سننے والا +

(۱) عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمک لتعی وحق علی اللہ ان تعی فنزلت وتعیھا اذن واعیۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والامام الواحدی فی اسباب النزول والحافظ ابونعیم فی ما نزل من القرآن فی علی۔ وابن جریر وابن ابی حاتم۔ والدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہے کہ یا علی ہم تمہیں تعلیم کریں تاکہ تم یاد رکھو اور خدا پر حق ہے کہ تمہیں یاد رکھائے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ یاد رکھے اسکو سننے والا کان

(۲) عن مکحول عن علی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ ان یجعل اذنک واعیہ یا علی قال
فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما الا وعیتہ وحفظتہ ولم انسہ (اخرجہ الدیلمی)
مکحول جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے خدا سے مانگا ہے وہ
سننے والا کان تیرے کان کو بنا دے پس خدا نے ایسا ہی کردیا جناب امیر کہا کرتے تھے کہ میں نے اس روز سے
کوئی کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ مجھے یاد نہ رہا ہو۔

(۳) عن ابن عباس رض قال لما نزلت ہذہ الآیۃ وتعیہا اذن واعیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سالت اللہ ان یجعلہا اذنک یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلک (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء
وابن المغازلی فی المناقب والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی
کہ اور یاد رکھتا ہے کان سننے والا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ
یا علی وہ اسے تیرا کان بنا دے جناب امیر فرمایا کرتے تھے اسکے بعد مجھ کو کوئی بات نہیں بھولی ۔

(۱۷) افمن کان مومنا کمن کان فاسقا لا یستوون (سورہ سجدہ) ترجمہ آیا وہ شخص کہ
مومن ہو ہو سکتا ہے مثل اسکی جو کہ فاسق ہے!

(تنبیہ) اخرج الواحدی۔ وابن عساکر من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس۔ واخرج جریر
والحافظ السلفی عن عطاء بن یسار۔ واخرج ابن عدی۔ والخطیب فی تاریخہ من طریق الکلبی عن
ابی صالح عن ابن عباس قال نزلت فی علی۔ والولید بن عقبہ ابن ابی معیط واخرج الخطیب وابن
عساکر من طریق لہیعۃ عن عمرو بن دینار عن ابن عباس قال انہا نزلت فی علی وعقبۃ ابن ابی معیط
لا الولید (لباب النقول فی اسباب النزول للسیوطی) امام واحدی اور ابن عساکر نے سعید بن جبیر کے
طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن جریر اور حافظ السلفی نے عطا ابن یسار سے
روایت کیا ہے۔ اور ابن عدی اور خطیب نے اپنی تاریخ میں کلبی کے طریق سے ابی صالح سے کہ انہوں نے ابن عباس
سے روایت کیا ہے کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید ابن عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے اور دوسری
روایت میں خطیب اور ابن عساکر لہیعہ کے طریق سے عمرو بن دینار سے اور اس نے ابن عباس سے نقل کیا ہے
کہ یہ آیت جناب امیر اور ولید بن عقبہ کے حق میں نہیں بلکہ اسکے باپ عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۱) عن ابن عباس قال ان الولید قال لعلی انا احد منک سنانا وابسط لسانا واملأ للکتیبۃ فقال
لہ علی اسکت انما انت فاسق فانزل اللہ تعالی تصدیقا لعلی افمن کان مومنا کمن کان فاسقا۔ قال
قتادۃ ما استووا فی الدنیا ولا عند اللہ ولا فی الآخرۃ ثم اخبر عن منازل الفریقین فقال تعالے اما الذین

امنوا (اخرجہ الواحدی) (وکذا فی الکشاف) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ولید نے جناب امیر سے کہنے لگا میں تم سے تیز نیزہ والا ہوں اور تیز زبان ہوں اور بھاری تلوار والا ہوں جناب امیر نے اس سے فرمایا خاموش رہ تو تو فاسق ہے پس خدا تعالیٰ نے جناب امیر کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیا ہو سکتا ہے وہ شخص کہ مومن ہو مثل اس شخص کے جو کہ فاسق ہے؟ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ وہ دونو ہرگز نہ دنیا میں نہ خدا کے پاس آخرت میں برابر ہو سکتے ہیں۔ پھر خدا نے فریقین کے مرتبہ سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں +

(۲) قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ـ انزل اللہ الکتاب العزیز فی علی وفی الولید قرانا + فتبوء الولید من ذالک فسقا + وعلی مبتوء ایمانا + لیس من کان مومنا عرف اللہ + کمن کان فاسقا خوانا + سوف یخزیہ الولید خزیا ثم نارا + وعلی لا شک یجزی جنانا + فعلی یلقی لدی اللہ عزا + والولید یلقی ھناک ھوانا + خدا نے عزت والی کتاب کو علی اور ولید کے حق میں نازل فرمایا۔ اور ولید کا فسق ٹھکانا جتایا۔ اور علی کا ایمان ٹھکانا بتایا۔ نہیں ہے وہ شخص جو کہ ایمان والا ہے اور جس نے خدا کو پہچانا مثل اس شخص کے جو فاسق اور خائن ہو عنقریب دوزخ میں ولید رسوا کیا جائیگا۔ اور علی کو بیشک جنت میں جزا ملیگی۔ پس علی خدا سے عزت کے ساتھ ملینگے۔ اور ولید وہاں رسوا ہوگا +

{۱۸} اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ (سورۂ توبہ) کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کی مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اسکی راہ میں جہاد کیا نہیں ہیں وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک +

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی والعباس (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب علی اور عباس کے حق میں نازل ہوئی ہے

(۲) اخرجہ ابوحاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابونعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ ابن ابی شیبۃ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیھا۔ فقال علی لا ادری ما تقولان لقد صلیت ستۃ اشھر قبل الناس وانا صاحب الجھاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ

والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله ابن ابی حاتم۔ اور ابو الشیخ نے اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے اور ابن منذر اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور واحدی نے اسباب النزول میں اور قرطبی اور ابن اثیر جامع الاصول میں اور نسائی سنن میں اور سیوطی در منثور میں اور حافظ ابو نعیم فضائل صحابہ میں روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر اور عباس اور طلحہ ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہم باہم مفاخرت کرنے لگے طلحہ نے کہا میں خانہ کعبہ کا متولی ہوں اور اگر میں چاہوں تو اسی میں سویا کروں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں زمزم کا متولی ہوں اور اسکا نگہبان ہوں پس جناب امیر نے کہا میں نہیں جانتا سینے چھ مہینے پیشتر لوگوں سے نماز پڑھی ہے اور میں خدا کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہوں پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا کیا گردانتے ہو تم حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر الخ

{۱۹} الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون (سورۃ بقرہ) ترجمہ جو لوگ اپنے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور دن کو اور پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیے انکا اجر ہے انکے رب کے پاس اور انکو ڈر نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے

عن ابن عباس رض فی قوله تعالی الذین ینفقون اموالهم الخ قال نزلت فی علی کانت معه اربعة دراهم فانفق فی اللیل درهما وفی النهار درهما وفی السر درهما وفی العلانیة درهما فانزل الله تعالی هذه الآیة

واخرجه الواحدی وابو بکر بن مردویه والطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کے حق میں نازل ہوئی ہے انکے پاس چار درہم تھے ایک درہم رات کو انہوں نے خدا کی راہ میں دیا اور ایک درہم دن کو دیا ایک درہم پوشیدہ اور ایک درہم ظاہر طور پر پس خدا تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا

{۲۰} سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع من الله ذی المعارج (سورۃ المعارج) ترجمہ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے کافروں کے لیے نہیں کوئی اسکا دفع کرنیوالا عذاب الله کی طرف سے جو سیڑھیوں والا ہے

نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیره ان سفیان بن عیینة سئل عن قوله تعالی سأل سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سألتنی عن مسئلة ما سألنی احد عنها قبلک حدثنی ابی عن ابو جعفر محمد عن آبائه علیهم السلام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاه فعلی مولاه فشاع ذلک وطار فی البلاد وبلغ ذلک الحارث بن النعمان الفهری فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاناخ راحلته فنزل عنها فقال یا محمد امرتنی عن

الله عزوجل ان نشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقبلناه منك وامرتنا ان نصلي خمسا فقبلناه
منك وامرتنا بالزكوة فقبلناه منك وامرتنا ان نصوم رمضان فقبلناه منك وامرتنا بالحج فقبلناه
منك ثم لم ترض بهذا حتى رفعت بضبعي ابن عمك تفضله علينا فقلت من كنت مولاه فعلي
مولاه فهذا شيء منك ام من الله عزوجل فقال النبي صلى الله عليه وآله والذي لا اله الا هو ان
هذا امر الله عزوجل فولى الحارث بن نعمان الفهري يريد راحلته وهو يقول اللهم ان كان
ما يقول محمد صلى الله عليه وآله حقا فامطر علينا حجرة من السماء او ائتنا بعذاب اليم فما وصل
راحلته حتى رماه الله عزوجل بحجر سقط على هامته فخرج من دبره فقتله فانزل الله عزوجل
سال سائل بعذاب واقع للكافرين ليس له دافع من الله ذي المعارج امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی
تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے آیت سال سائل کی بابت میں پوچھا کہ یہ آیت
کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وہ سائل سے کہنے لگے تو نے مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے نہیں
پوچھا امام ابو جعفر محمد باقر علیہ و علی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے غدیر خم پر لوگوں کو جمع کر کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ارشاد فرمایا اور یہ حدیث سب
کہیں پہنچ گئی۔ حارث بن نعمان الفہری یہ سنکر حضرت کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور اپنی اونٹنی کو بٹھا کر
حضور سے عرض کرنے لگا یا محمد آپ نے ہمیں لا الہ الا اللہ پر گواہی دینے کے لیئے حکم دیا ہم نے اس بات کو بھی آپ سے
مان لیا پھر آپ نے ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیا وہ بھی ہم نے آپ سے مان لیا پھر آپ نے ہمکو زکوۃ دینے کے لیئے
کہا ہم نے وہ بھی آپ کا کہنا قبول کیا پھر آپ نے ہمکو حج کرنیکا حکم دیا ہم نے وہ بھی مان لیا پھر آپ نے رمضان کے
روزہ رکھنے کے لیے کہا ہم نے وہ بھی قبول کر لیا۔ پھر بھی آپ راضی نہ ہوئے اور آپ نے اپنے ابن عم کے بازو کو پکڑ کر
اٹھایا اور انکو ہم پر آپ نے فضیلت دی اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ ارشاد فرمایا۔ آیا یہ حکم آپ کیطرف سے ہے
یا خدا نے حکم دیا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اسکی جسکے سوا کوئی خدا نہیں یہ خدا کا حکم ہے حارث بن نعمان
یہ کہتا ہوا اپنی اونٹنی کیطرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سچ ہے تو ہمارے
ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہمیں دردناک عذاب پہونچا جب وہ اونٹنی کے پاس پہنچا خدا تعالے نے اسپر ایک آسمانی
پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالی عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی مانگا ایک
مانگنے والے نے عذاب کو کہ وہ کافروں کے لیے ہونیوالا ہے اسکو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ عذاب اللہ کی
طرف سے ہے جو سیڑھیوں والا ہے ✦

{۲۱} یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (سورۂ مائدہ) ترجمہ اے رسول پہونچا دو اس

چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے +

(۱) عن ابی سعید الخدری قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم (اخرجہ الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی وقال ابو بکر النقاش نزلت فی بیان الولایۃ لعلی (اخرجہ ابن ابی حاتم وابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دے اس چیز کو جو نازل ہوئی ہے تیری طرف تیرے رب سے غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے۔ امام ابو الحسن واحدی نے کتاب اسباب النزول میں اسکو روایت کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اپنی کتاب مسمی بکفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ شیخ محی الدین النووی علیہ الرحمۃ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ابو بکر بن مردویہ کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کی ولایت کے بیان میں نازل ہوئی ہے +

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نقرء علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والرازی فی التفسیر الکبیر ونظام الاعرج فی تفسیر النیسابوری والحافظ ابن الکثیر وابو نعیم فی الحلیۃ وابن مردویہ وعینی فی شرح البخاری والسیوطی فی الدر المنثور) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ عہد میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے اے رسول پہونچا دو اس چیز کو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے یہ کہ علی مومنوں کا مولی ہے اور اگر تو نے نہ کیا تو تو نے کچھ رسالت کو نہیں پہونچایا اور اللہ تجھے لوگوں سے بچا رکھیگا +

(۳) عن ابن عباس قال نزلت ھذہ الآیۃ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی اسباب النزول والثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت یا ایھا الرسول بلغ غدیر خم کے روز نازل ہوئی ہے +

(۴) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالی یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ ثم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بخ بخ یا علی اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ (اخرجہ ابو نعیم والثعلبی) براء بن عازب سے یا ایھا الرسول بلغ کی آیت کے متعلق روایت ہے کہ اے رسول علی کے فضائل کو پہونچا دے

جبکہ یہ آیت غدیر خم کے روز نازل ہوئی حضرت نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے یا علی تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا مولی ہے +

{۲۲} الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی (سورہ مائدہ) ترجمہ آج مینے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارا دین اور مینے پوری کی ہے تمپر اپنی نعمت +

(۱) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم کان ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الایۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اللہ اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء الرب برسالتی و بالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم و ابو بکر بن مردویۃ عنہ وعن ابی ھریرۃ والسیوطی فی الدر المنثور والدیلمی وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا کر درخت کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم کیا وہاں سے کانٹوں کو جھاڑو سے دور کیا گیا پھر آپنے علی کو بلا کر انکے دونو بازو پکڑ کر اٹھائی یہانتک کہ لوگوں نے حضرت کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر آپنے فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ آج کے روز مینے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کیا ہے اور مینے اپنی نعمت کو تمپر پورا کیا ہے۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ دین کے کامل ہوجانے۔ اور نعمت کے پورا ہونے اور میری رسالت اور علی کی ولایت پر خدا کے راضی ہونے پر +

(۲) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ وھو یوم غدیر خم لما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ بید علی فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا نعم یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابن ابی طالب اصبحت مولای و مولی کل مؤمن فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کتب لہ صیام ستین شھرا (اخرجہ ابن المغازلی و ابو الفتح محمد بن علی بن ابراھیم النطنزی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ذی الحجہ کی اٹھارہوین تاریخ کو کہ وہ غدیر خم کا روز ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا کہ کیا مین سب مومنوں کی جان سے اولے نہیں ہوں اور لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک یا

یارسول اللہ آپ ہماری جان سے اولیٰ ہیں پھر حضرتؐ نے فرمایا جسکا کہ میں مولیٰ ہوں اسکا علی مولیٰ ہے اور عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا بنگیا ہے اور خدا نے یہ آیت نازل کی کہ آج میں نے کامل کیا ہے تمہارے لیئے تمہارے دین کو اور میں نے پوری کی ہے تم پر اپنی نعمت روزہ رکھے اسکے لیے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھا جائیگا +

(۳) عن مجاهد قال نزلت هذه الآية بغدير خم (اخرجه الامام الصالحانی) مجاہد سے منقول ہے کہ یہ آیت غدیر خم کے دن نازل ہوئی +

{۲۳} ان الذين آمنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية (سورہ البینہ)

ترجمہ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔

(۱) عن جابر بن عبد الله قال كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل علي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اتاكم اخي ثم التفت الى الكعبة فضربها بيده ثم قال والذي نفسي بيده ان هذا وشيعته هم الفائزون يوم القيامة ثم قال انه اولكم ايمانا معي واوفاكم بعهد الله واقومكم بامر الله واعدلكم في الرعية واعظمكم عند الله مزية واقسمكم بالسوية قال ونزلت هذه الآيات الذين آمنوا وعملوا الصلحات اولئك هم خير البرية قال فكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم اذا اقبل علي قالوا قد جاء خير البرية (اخرجه الخوارزمي في المناقب وابن عساكر والسيوطي في الدر المنثور)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے ہم سے ارشاد کیا تمہارے پاس میرا بھائی آرہا ہے پھر آپ نے کعبہ کیطرف متوجہ ہو کر اُس پر ہاتھ مارا اور کہا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ قیامت کے روز بس یہی لوگ جنت تک پہونچنے والے ہیں پھر آپنے فرمایا۔ بتحقیق یہ تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ اور خدا کے حکم پر تم سب سے زیادہ رعیت کے حق میں عدل کرنیوالا ہے۔ اور تم سب سے اللہ کے نزدیک زیادتی والا ہے۔ اور تم سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والا ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ بے شک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جبکہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لاتے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہتے کہ سب خلقت سے بہتر ہیں تشریف لا رہے ہیں +

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآیة ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریة قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک تأتی یوم القیامة وهم راضیین ومرضیین ویأتی اعداؤک غضابا مقمحین (اخرجه الحافظ ابونعیم فی حلیة الاولیاء والدیلمی فی فردوس الاخبار) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہین نازل ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا تو اور تیرا گروہ قیامت مین آئینگے خوش اور خوش کیے گیے اور تیرے دشمن آئین گے خفگی مین گردن اُٹھا ئے ہوئے ۔

(۳) عن زید بن شراحیل الانصاری کاتب علی قال سمعت علیا یقول حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وانا مسندہ الی صدری فقال ای علی الم تسمع قول اللہ تعالی الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریة - انت وشیعتک وموعدی وموعدک الحوض اذا جئت الامم للحساب یدعون غرا محجلین (اخرجه الخوارزمی فی المناقب وابوبکر ابن مردویه والسیوطی فی الدر المنثور) زید بن شراحیل الانصاری جناب امیر علیہ السلام کے کاتب قائل ہین کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے سینہ سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی تو نے خدا تعالی کے فرمانے کو نہین سُنا ہے کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہین وہ لوگ سب خلقت سے بہتر ہین - پس وہ تو ہے اور تیرا گروہ ہین میرے اور تیرے وعدہ کی جگہہ حوض ہے جبکہ قیامت کو امتین حساب دینے کے لیے آئینگی تو وہ لوگ سفید مونھہ اور سفید ہاتھہ پاؤن والے پکارے جائینگے ۔

(۴) عن ابی سعید الخدری مرفوعا علی خیر البریة (اخرجه ابن عدی) ابوسعید خدری سے مرفوعا روایت ہے کہ جناب امیر خیر البریہ ہین ۔

{۴۴} ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا (سورہ مریم)

ترجمہ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کرے گا رحمن انکے لیے محبت ۔

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی قل اللهم اجعل لی عندک عهدا واجعل لی فی صدور المؤمنین مودة فانزل اللہ تعالی ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمن ودا (اخرجه احمد والبخاری وابوداود فی السنن والحمیدی فی جمع بین الصحیحین ورزین وعبدری فی کتابه جمع بین الصحاح الستة وصاحب المشکوة من الصحیح الترمذی والحافظ ابونعیم فیما نزل من القرآن فی علی والثعلبی فی تفسیره و

ابن مردویہ وسبط ابن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ۔ والحافظ ابن حجر فی الصواعق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علیؓ سے ارشاد فرمایا یا علی دعا کرو اور کہو کہ اے میرے پروردگار اپنے پاس سے مجھے ایک عہد عطا فرما اور مومنون کے دل مین میری محبت ڈالدے۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمٰن انکے لیے محبت +

(۲) عن محمد بن الحنفیۃ رض فی قولہ تعالےٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن وُدًّا انہ قال لایبقی مومن الا وفی قلبہ ود علی واھل بیتہ وذکر النقاش انھا نزلت فی علیؓ (اخرجہ الحافظ السلفی) جناب محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق کہ بے شک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے البتہ کریگا رحمٰن انکی محبت۔ روایت کرتے ہین کہ کوئی مومن ایسا باقی نہین رہیگا کہ جس کے دل مین علیؓ کی اور علی کے اہل بیت کی محبت نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر علیہ السلام کے حق مین نازل ہوی ہے +

(۳) عن ابن عباس قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بید ی علی فصلی اربع رکعات ثم رفع یدہ الی السماء فقال اللھم سالك موسی بن عمران وانا محمد اسالك ان تشرح لی صدری وتیسر لی امری وتحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری قال ابن عباس سمعت منادیا ینادی یا احمد قد اوتیت ما سالت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن ارفع یدیك الی السماء وادع ربك واسالہ یعطیك فرفع یدیہ الی السماء وھو یقول اللھم اجعل لی من عندك عھدا واجعل لی عندك ودا فانزل اللہ علی نبیہ صلے اللہ علیہ وسلم ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر چار رکعتین نماز کی پڑہین پھر آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کے فرمایا اے میرے پروردگار موسیٰ بن عمران نے تجھ سے دعا کی تھی اور مین محمد ہون اور تجھ سے دعا کرتا ہون میرے سینہ کو کشادہ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکین اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری پشت کو قوی کر اور میرے امر مین اسکو میرا شریک گردان ابن عباسؓ کہتے ہین مین نے ایک پکارنیوالے کو پکارتے ہوئے سنا کہ اے احمد ہمنے تجھے دیدیا ہے جو کچھ کہ تو نے مانگا ہے پس حضرتؐ نے جناب امیر سے فرمایا اے ابا الحسن تم اپنے ہاتھ کو آسمان کیطرف اٹھا کر خدا سے دعا کرو اور مین بھی تیرے لیے دعا کرتا ہون وہ تجھے ضرور عطا کریگا جناب امیر نے دعا کی اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے ایک عہد عطا کر اور اپنی طرف سے محبت عطا فرما پس خدا تعالےٰ نے اپنے نبی پر اس آیت کو نازل فرمایا

واحلل

{۲۵} من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد (سورۃ بقرہ)
اور بعض لوگوں میں سے وہ ہے کہ بیچتا ہے اپنی جان کو خدا کی رضامندی کے لیئے اور اللہ شفقت کرنے والا ہے بندوں پر ✤

نقل الامام حجۃ الاسلام محمد الغزالی فی احیاء علوم الدین ان لیلۃ بات علی علی فراش رسول الله صلی الله علیہ وسلم اوحی الله تعالی الی جبرئیل ومیکائیل انی اخیت منکما وجعلت عمر احدکما اطول من الآخر فایکما یؤثر صاحبہ بالحیوۃ فاختار کلواحد منہما الحیوۃ فاوحی الیہما فلا کنتما مثل علی اخیت بینہ وبین محمد صلی الله علیہ وسلم فبات علی علی فراشہ ویؤثرہ بالحیوۃ فاھبطا الی الارض فاحفظاہ من عدوہ فکان جبرئیل عند راسہ ومیکائیل عند رجلیہ ینادی بخ بخ لک یا ابن ابی طالب یباھی الله بک والملائکۃ فانزل الله عزوجل ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد رواخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والحافظ ابونعیم فی الحلیۃ) امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں کہ جب شب ہجرت میں جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سوئے پروردگار نے جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کی جانب وحی کی کہ میں نے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور تم دونوں میں کسی ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ہے کہ اپنی عمر کا حصہ لینے دوسرے بھائی کو دیدے۔ دونوں نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تم دونوں علیؑ کی مثل ہرگز نہیں ہو۔ میں نے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے دیکھو وہ اپنے بھائی کے بستر پر سو رہا ہے۔ اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرتا ہے اور اپنی زندگی کو اپنے فدا کر رہا ہے تم دونو زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنوں سے بچاؤ جبرئیل جناب امیر کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤں کیطرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے۔ اور پکارتے رہے شاباش اے ابن ابی طالب ع اور سکی فرشتے تیرے ساتھ فخر کرتے ہیں۔ پس خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی۔ کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے)

{۲۶} ولسوف یعطیک ربک فترضی (سورۃ واللیل) ترجمہ اور البتہ عنقریب دیگا رب تیرا تجھے پس راضی ہوگا تو یا محمدؐ ✤

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی تفسیر ھذہ الآیۃ انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لا

یدخل احد من اهل بیتہ فے النار (اخرجہ القرطبی وابن المغازلی فی المناقب و ابن جریر فی تفسیرہ والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں بیان کرتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی ہو گئے کہ انکی اہل بیت مین سے کوئی دوزخ میں نہین ڈالا جائیگا +

(۲۷) مرج البحرین یلتقیان (سورۃ الرحمن) ترجمہ۔ چلائے دو دریا ملتے ہوئے +

عن انس بن مالک فی قولہ تعالی مرج البحرین یلتقیان قال ھو علی و فاطمۃ ویخرج منھما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن و الحسین رواہ صاحب کتاب الدرر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کی تفسیر مین کہ ملتے ہین دو دریا آپس مین روایت ہے کہ دو دریا جناب امیر اور فاطمہ علیہما السلام ہین اور نکلے ان سے موتی اور مونگا) جناب حسنین ہین +

(۲۸) واجعل لی لسان صدق فی الاخرین (سورۃ الشعراء) ترجمہ اور بنا میرے لیے ایک سچ کی زبان پچھلون مین +

عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الباقر قال لسان صدق ھو علی ابن ابی طالب لما عرضت ولایتہ علی ابراھیم علیہ السلام فقال اللھم اجعل من ذریتی ففعل ذلک (اخرجہ ابوبکر ابن مردویہ) جناب امام ابو عبد اللہ جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ و علی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ سچ کی زبان جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہین جب انکی ولایت کو جناب ابراہیم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا انھون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اے پروردگار انکو میری ذریت سے بنا پس خدا تعالی نے ایسا ہی کیا +

(۲۹) والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا (سورۃ والعصر) ترجمہ قسم ہے اترتے دن کی بے شک انسان نقصان مین ہے مگر جو ایمان لائے +

عن ابن عباس قال ان الانسان لفی خسر ابا جھل و الا الذین امنوا علی و سلمان (اخرجہ ابو نعیم و ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک انسان نقصان مین ہے سے مراد ابو جہل ہے مگر جو ایمان لائے ان سے مراد علی اور سلمان ہین +

(۳۰) والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی (سورۃ والنجم) ترجمہ قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ ٹوٹا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا اور نہ بہکا

(۱) عن ابی الحمراء حبۃ العرنی رضی قال لما امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لسد الابواب التی فی المسجد شق علیھم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب وھو تحت قطیفۃ حمراء

وعيناه تذرفان ويقول اخرجت عمك وابابكر وعمر والعباس واسكنت ابن عمك فعلم رسول الله صلے الله علیه وسلم انه قد شق علیهم فدعا الصلوٰة جامعة فصعد المنبر فلم یسمع من رسول الله صلے الله علیه وسلم خطبة كان ابلغ منها تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال یا ایها الناس والله ما انا سددتها ولا انا فتحتها ولا انا اخرجتكم واسكنته وقرأ والنجم اذا هوی ما ضل صاحبكم وما غوی (اخرجه ابن مردویه) والسیوطی فی الدر المنثور فی سورة النجم، ابو الحمرا رضی الله تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنیکا حکم دیا جو کہ مسجد مین تہے لوگون پر نہایت شاق گذرا جیسے کہتے ہین کہ اتنا میری آنکھون کے سامنے وہ سمان پہر رہا ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی الله عنہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور انکی آنکھون سے اشک جاری ہین اور حضرت صلے الله علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہین آپ نے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس رضی الله عنہم کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچیرے بہائی کو رکھ لیا ہے جب حضرت صلی الله علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ان لوگون پر دروازونکا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت صلی الله علیہ وسلم نے نماز جماعت کی منادی کرای اور منبر پر چڑہکر ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید اور توحید مین ویسا خطبہ نہین سنا گیا تہا پہر فرمایا اے لوگو مینے ان دروازونکو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تمکو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے پہر حضرت نے اس آیت کو پڑہا قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہٹکا اور نہین بولتا اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکیطرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے ۔

(۲) عن ابن عباس قال كنا جلوسا بمكة مع طائفة من شبان قریش وفینا رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ انقض نجم فقال علیه السلام من انقض هذا النجم فی منزله فهو وصی من بعدی فقاموا ونظروا وقد انقض فی منزل علی فقالوا وقد ضللت بعلی فنزلت والنجم اذا هوی ما ضل صاحبكم وما غوی (اخرجه ابن المغازلی وصاحب ینابیع وذخائر العقبی) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مکہ مین جوانان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹہے ہوئے تہے اور جناب رسالتمآب صلی الله علیہ وسلم بہی ہم مین تشریف رکہتے تہے ناگاہ ایک ستارہ ٹوٹا لیس حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ستارہ جس شخص کے گہر مین گریگا وہ میرے بعد میرا وصی ہے یہ سنکر لوگ اٹھہ کہڑے ہوئے اور دیکہنے لگے وہ ستارہ جناب

امیر علیہ السلام کے گہر مین گرا پس لوگون نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (العیاذ باللہ) آپ
بسبب علی کے وہوکا کہاتے ہین پس یہ آیت نازل ہوئی قسم ہے ستارہ کی جب کہ وہ گرا نہین گمراہ
ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہکا +

(۳۱) وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا (سورۃ الفرقان) ترجمہ
اور وہ اللہ وہ ہے کہ جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی کو پہر بنایا اسکے لیے جد اور سسرال کو +

عن محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فی قوله تعالی هو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا
وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن ابی طالب علیه السلام هو ابن عم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وزوج فاطمة علیها السلام فکان له نسبا وصهرا (کفایۃ الطالب للعلامۃ
عبد اللہ ابن یوسف الکنجی الشافعی) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کے شان نزول مین
(کہ وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا اور بنایا اسکے لیے نسب اور سسرال کا رشتہ) کہتے
ہین کہ یہ آیت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل
ہوئی ہے کہ وہ نسب کی وجہ سے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہین اور جناب فاطمہ علیہا
السلام کے شوہر ہونے کی وجہ سے حضرت انکے لیے سسرالی کا رشتہ ہین +

(۳۲) سلام علی آل یاسین (سورۂ والصافات) ترجمہ آل یاسین پر سلام ہو
عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال فی قوله تعالی سلام علی آل یاسین ای علی آل محمد صلی
اللہ علیه وسلم (اخرجه الکلبی والامام فخر الدین الرازی فی الاربعین والسمهودی الشافعی
فی فضل الشرفین وابن ابی حاتم والطبرانی وابن مردویة والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے اس آیت کریمہ (کہ سلام ہو آل یاسین پر) کی تفسیر مین منقول ہے کہ یعنے آل
محمد پر سلام ہو +

تنبیہ فقد نقل جماعة من المفسرین عن ابن عباس رضی اللہ عنه ان المراد بذلك سلام
علی آل محمد صلی اللہ علیه وسلم (صواعق محرقہ) مفسرین کی ایک جماعت نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آل یاسین سے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے +

(۳۳) اخوان علی سرر متقابلین (سورۃ الحجر) ترجمہ بہائی بہائی برابر کے تختون پر آمنے
سامنے ہونگے +

(۱) عن زید بن ابی اوفی فی رہان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعلی انت معی فی قصری

فی الجنۃ معی فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین
(اخرجہ احمد) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ تو میرے ساتھ میرے گھر میں قیامت کے روز جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے ❖

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال علی یا رسول اللہ ایما احب الیک انا ام فاطمۃ قال فاطمۃ احب الی منک وانت اعز علی منہا وکانی بک وانت علی حوضی تذود عنہ الناس وان علیہ لاباریق مثل عدد نجوم السماء وانت والحسن والحسین وفاطمۃ وعقیل وجعفر اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابن مردویہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونوں میں سے کون حضور کو زیادہ پیارا ہے میں یا فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا فاطمہ تم سے زیادہ پیاری ہیں اور تم ان سے زیادہ عزیز ہو میں اور تم حوض پر اکٹھے ہونگے تم لوگوں کو اس سے ہٹاؤگے اور اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق پیالے ہونگے اور تو اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور عقیل اور جعفر بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے ❖

{۳۴} **ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین** (سورۃ انفال) ترجمہ وہ وہ خدا ہے کہ جس نے تیری تائید کی اپنی مدد سے اور مومنوں سے ❖

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اللہ تعالی کے قول کی تفسیر میں کہ اس نے تیری تائید کی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے نہیں ہے کوئی خدا کے کوئی معبود درانحالیکہ وہ اکیلا ہے کوئی اسکا شریک نہیں محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے میں نے علی بن ابیطالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ❖

{۳۵} **واقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین** (سورۃ البقرۃ)
ترجمہ اور قائم رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والوں کے ساتھ ❖

عن مجاهدؓ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت ہذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصۃ وھما اول من صلی ورکع (اخرجہ الطبرانی فی الخصائص والحافظ ابو نعیم ۔ وابن المغازلی فی المناقب وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے حق مین خاصکر نازل ہوئی اور انہین دونو صاحبون نے اول نماز پڑہی ہے اور یہی دونون پہلے جہکے ہین ❊

{۳۶} والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار (سورہ توبہ) ترجمہ جو لوگ کہ قدیم ہین پہلے وطن چہوڑنے والے ۔ اور مدد کرنے والے ❊

(۱) عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی والسابقون الاولون قال سبق یوشع بن نون الی موسی وسبق صاحب یاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الضحاک والطبرانی وابن مردویۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون الاولون کی تفسیر مین بیان کرتے ہین کہ یوشع بن نون نے جناب موسی علیہ السلام کیطرف اور صاحب الیاسین یعنے حواریون کے دوست نے جناب عیسے علیہ السلام کیطرف اور جناب امیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے مین سبقت کی ہے ❊

{۳۷} فاما نذھبن بک فانا منہم منتقمون (سورہ الزخرف) ترجمہ پس اگر ہم تجہ کو لے گیے تو ہمکو ان سے بدلا لینا ہے ❊

(۱) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما نذھبن بک فانا منہم منتقمون نزلت فی علی انہ ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابو بکر بن مردویۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ آیۃ فاما نذہبن بک فانا منہم منتقمون علی علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد انتقام لین گے ❊

(۲) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قولہ تعالی فانا منہم منتقمون بعلی (اخرجہ الحافظ ابو نعیم) حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خدا کی کلام پاک مین کہ ہم ان سے بدلا لینگے ۔ یہ مراد ہے کہ بذریعہ علی کے ہم اپنے بدلا لینگے ❊

{۳۸} وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (سورہ رعد) ترجمہ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور ملای جاتی ہیں ایک پانی سے +

عن جابر بن عبد اللہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الناس من اشجار شتی وانا وانت یا علی من شجرۃ واحدۃ ثم قرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (اخرجہ ابو بکر بن مردویۃ وھو صحیح علی ھذا الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ متفرق شجروں سے ہیں اور میں اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہیں پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا۔ اور باغ انگوروں سے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں ایک جڑ میں کی اور بن ملی جڑیں یعنے ایک تھالی میں ایک کھجور ملائی جاتی ہیں ایک پانی سے +

{۳۹} یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ (سورہ التحریم) ترجمہ جسدن اللہ ذلیل نکریگا نبی کو اور جو ایمان لائے ہیں ملکے ساتھ +

عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی من حلل الجنۃ ابراھیم لخلتہ من اللہ عز وجل ثم محمد لانہ صفوۃ اللہ ثم علی یزف بینھما الی الجنان ثم قرا یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز سب سے اول جناب ابراہیم علیہ السلام باعث خلیل اللہ ہونیکے جنت کی لباس سے ملبوس ہونگے پھر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیونکہ وہ برگزیدہ درگاہ الٰہی ہیں پھر علی اور وہ ان دونوں کے درمیان جنت میں ٹہلتے ہونگے۔ پھر حضرت نے اس آیت کو پڑھا +

{۴۰} وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا (سورۃ الاحزاب) اور آپ اٹھالی اللہ نے مسلمانوں کی لڑائی اور ہے اللہ زورآور زبردست +

عن عبد اللہ بن مسعود کان یقرا ھذا الحروف وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا عزیزا (اخرجہ ابن مردویہ) وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ کفایت کی اللہ نے مومنوں کو لڑائی میں علی کے ساتھ اور اللہ ہے قوی عزت والا +

{۴۱} فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمہ یسبح لہ فیھا بالغدو والآصال (سورۃ النور) ترجمہ ان گھرون مین کہ اللہ تعالی نے انکے بلند کیے جانے اور ان مین اپنے نام کے ذکر کیے جانے کا حکم کیا ہے صبح اور شام اس مین اسکے لیے تسبیح کرتے ہین

عن انس و بریدۃ رضی اللہ عنھما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیوت اذن الله الخ فقال رجل ای بیوت ھذہ یا رسول اللہ قال بیوت الانبیاء فقال ابوبکر رض ھذا البیت منھا و اشار الی بیت علی و فاطمۃ قال نعم من افاضلھا (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) انس بن مالک اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت پڑہی ایک شخص عرض کرنے لگا یا رسول اللہ یہ کون گھرون سے مراد ہے آپ نے فرمایا انبیا کے گھرون سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر یعنے جناب علیؑ اور فاطمہ کا انہین گھرون مین سے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ انکے بہترین مین سے *

{۴۲} یا ایھا الذین امنوا لا تحرموا الطیبات ما احل الله لکم (سورۃ مائدہ) ترجمہ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو مت حرام کرو پاک چیزون کو کہ خدا تعالے نے تمہارے لیئے حلال کی ہین *

(۱) عن قتادۃ عن ابن عباس رض قال انھا نزلت فی علی و اصحابہ و قال ان علیا و جماعۃ من اصحابہ منھم عثمان بن مظعون ارادوا ان یتخلوا عن الدنیا و یترکوا النساء و یترھبوا فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر اور انکے بعض دوستون کے حق مین نازل ہوئی ہے جناب امیر اور انکے بعض دوستون نے کہ جن مین سے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ ارادہ کیا تھا کہ دنیا سے کنارہ گزینی اختیار کر لینی چاہیے اور عورتون کو چھوڑ کر راہب بنجانا چاہیے لیس یہ آیت نازل ہوئی *

{۴۳} ام یحسدون الناس علی ما اتاھم الله من فضلہ (سورۃ النساء) ترجمہ کیا لوگ حسد کرتے ہین اس شخص پر کہ جسکو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے۔

عن محمد الباقر فی قولہ ام یحسدون الناس الخ انہ قال و الله نحن اھل البیت ھم الناس (اخرجہ ابو الحسن المغازلی فی المناقب و العلامہ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام

محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ واللہ وہ لوگ ہم اہل بیت ہیں +

{۴۴} **واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا** (سورۂ آل عمران) ترجمہ اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی کو سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو +

عن جعفر الصادق فی تفسیر ھذہ الایۃ انہ قال نحن حبل اللہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ والعلامۃ ابن حجر فی الصواعق) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں روایت ہے کہ وہ خدا کی رسی ہم ہیں +

{۴۵} **کمشکوۃ فیہا مصباح** (سورۃ النور) ترجمہ مانند چراغدان کے ہے جسمیں چراغ ہو

عن ابی جعفر قال سالت الحسن عن قول اللہ تعالیٰ کمشکوۃ فیہا مصباح قال المشکوۃ فاطمۃ وشجرۃ مبارکۃ ابراھیم لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یہودیۃ ولا نصرانیۃ نور علی نور منہا امام بعد امام یھدی اللہ لنورہ من یشاء یھدی اللہ لولایتنا من یشاء (اخرجہ ابن المغازلی) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے جناب حسن سے اس آیت کی تفسیر کو پوچھا وہ فرمانے لگے کہ چراغدان سے مراد جناب فاطمہ ہیں اور شجرہ مبارکہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لا شرقیہ و لا غربیہ سے یہ مراد ہے کہ جناب فاطمہ نہ تو یہودیہ تھیں اور نہ نصرانیہ اور نور علے نور سے یہ مراد ہے کہ ان سے امام کے بعد امام پیدا ہوتا رہیگا۔ اور اللہ ہدایت کرتا ہے اپنے نور سے جسکو چاہے اس سے یہ مراد ہے۔ کہ اللہ ہماری ولایت سے جسے چاہے ہدایت کر سکتا ہے +

{۴۶} **ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیہا حسنا** (سورۃ الشوریٰ) ترجمہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا ہم اسکے لیے نیکی زیادہ کرتے ہیں +

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ومن یقترف حسنۃ قال المودۃ لآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جسنے کہ نیکی کا کسب کیا یعنے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ دوستی کی +

{۴۷} **افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ** (سورۃ القصص) ترجمہ پس جسکے ساتھ کہ ہمنے نیک وعدہ کیا ہے پس وہ اسکو ملیگا +

عن مجاھد رحمۃ اللہ علیہ قال نزلت ھذہ الایۃ فی علی وحمزۃ رضی اللہ عنہما (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ اور حمزہؓ رضی اللہ عنہما کی کی شان میں نازل ہوئی +

{٤٨} افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه (سورة الزمر) ترجمہ
یعنی جس کا کہ سینا اللہ نے اسلام کے لیے کھولدیا سو وہ اجالے مین ہے اپنے ربسے *

قال الواحدی فی کتابہ المسمے باسباب نزول القرآن نزلت ھذه الآیۃ فی علی وحمزۃ و
قست قلوبھم ابو لھب واولادہ وھکذا ذکرہ ابو الفرج ابن الجوزی امام واحدی کتاب اسباب
نزول القرآن مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ کی شان مین نازل ہوئی ہے اور جس کا کہ دل
سخت ہوگیا وہ ابولہب اور اسکی اولاد ہے علامہ ابو الفرج ابن جوزی نے بھی اسکا ذکر کیا ہے *

{٤٩} انما ولیکم الله ورسوله والذین امنوا یقیمون الصلوة ویؤتون
الزکوة وھم راکعون (سورة مائدہ) ترجمہ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اُسکا
رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درآنحالیکہ وہ رکوع کیے
ہوئے ہین *

عن ابن عباسؓ کان جالسا علی شفیر زمزم یقول قال رسول رسول الله صلے الله علیه و
آله وسلم اذا اقبل رجل متعمم بعمامة فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم الا قال الرجل قال رسول الله صلے الله علیه وسلم فقال ابن عباس سالتك بالله
من انت فکشف العمامة عن وجهه وقال ایها الناس من عرفنی فقد عرفنی فانا ابو ذر
الغفاری سمعت رسول الله صلے الله علیه وسلم بهاتین والا فصمتا ورایته بهاتین والا
فعمیتا یقول عن علی انه قائد البررة وقاتل الفجرة منصور من نصره مخذول من خذله
اما انی صلیت مع رسول الله صلے الله علیه وسلم یوما من الایام الظهر فسال سائل فی
المسجد فلم یعطه احد شیئا فرفع السائل یدیه الی السماء وقال اللهم اشهد انی سالت
فی مسجد نبیك ولا یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوة راکعا فاومی الیه بخنصره
الیمنی وفیها خاتم فاقبل السائل فاخذ الخاتم من خنصره فرفع رسول الله صلی الله
طرفه الی السماء فقال اللهم ان اخی موسی سالك فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی
امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی
اشدد به ازری واشرکه فی امری فانزلت علیه قرآنا سنشد عضدك وبجعل لکما
سلطانا اللهم انی محمد نبیك وصفیك اللهم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل
لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری قال ابو ذر فما استتم دعاءه حتے اتی جبرئیل من

عند اللہ تعالی یا محمد اقرأ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین یقیمون الصلوٰۃ و یؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون ۔ اخرجہ ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ ۔ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہ چاہ زمزم کے کنارے بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کر رہے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس نے حدیث کے بیان کرنے مین توقف کیا وہ شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنے لگا ابن عباس کہنے لگے اے شخص مین تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ کھولدیا اور کہا اے لوگو جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے کہ نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ مین ابوذر غفاری ہون مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دو کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ دونو بہرے ہوجائین اور ان دونون آنکھون سے دیکھا ہے ورنہ یہ دونون چشم ہوجائین ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کی شان مین فرماتے تھے وہ نکوکارون کا پیشوا ہے اور بدکارون کا قاتل ہے فتحمند ہوا وہ شخص کہ جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے کہ اسکو چھوڑا مین ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے آکر سوال کیا کسی نے اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہیو مینے تیرے رسول کی مسجد مین سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہین دیا جناب امیر رکوع مین تھے سائل کیطرف اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس مین انگوٹھی تھی سائل نے بڑھکر اتار لی یہ ماجرا حضرت نے دیکھکر جناب الٰہی مین دعا کی الٰہی میری بھائی موسیٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کھول تاکہ میری باتین لوگ سمجھ سکین اور میرے گھر کے لوگون سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام مین میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا قرآن ناطق نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کیوجہ سے تیرے بازو قوی کرینگے اور تم دونو کو غالب بنائینگے ۔ الٰہی مین محمد ہون اور تیرا نبی برگزیدہ ہون پس میرے سینہ کو بھی کھول اور میرے کام کو آسان کر اور میرے گھر والون مین سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ابھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کو ختم نہین کیا تھا کہ جبرئیل ؑ خدا کے پاس سے تشریف لائے اور کہنے لگے یا محمد پڑھ بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین نماز پڑھتے ہین اور زکوۃ دیتے ہین درآنحالیکہ وہ رکوع کیئے ہوئے ہین ✤

(۲) عن ابن عباس قال اقبل عبد اللہ بن سلام و معہ نفر من قومہ ممن قد امنوا بالنبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یارسول اللہ ان منازلنا بعیدۃ لیس لنا مجلس دون ھذا المجلس وان قومنا لما رأونا امنا باللہ ورسولہ وصدقناہ رفضونا۔ والوا علی انفسہم ان لا یجالسونا ولا ینکحونا ولا یکلمونا فشق ذلک علینا فقال لھم النبی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الخ ثم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد والناس بین قائم وراکع فرای لسائل فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل اعطاک احد شیئا فقال نعم خاتما فقال صلی اللہ علیہ وسلم من اعطاک قال ذلک القائم واومی بیدہ الی علی فقال صلی اللہ علیہ وسلم علی ای حال اعطاک قال اعطانی وھو راکع فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قرء ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون فانشأ حسان بن ثابت ۔ اباحسن تفدیک روحی ومھجتی + وکل بطئی فی الھدی والمسارع + فانت الذی اعطیت اذ کنت راکعا + فدتک نفوس الخلق یا خیر راکع بخاتمک المیمون یا خیر سید + یا خیر ساجد ثم یا خیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ وبینھا فی محکمات الشرائع + وایضا قال ۔ من ذا بخاتمہ تصدق راکعا + واسر فی نفسہ اسرارا + من کان بات علی فراش محمد + ومحمد اسری یحو الغارا + ومن کان فی القران سمی مؤمنا + فی تسع ایات تلین غزارا (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والخوارزمی فی المناقب ۔ وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس کہتے ہین کہ ایکدفعہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے چند مسلمان بہائیون کے ساتہہ آکر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ہمارے گہر بہت دور ہین اور سوا اس مجلس کے کوئی ہماری مجلس نہین کہ جس مین ہم بیٹہ سکین جب سے ہماری قوم نے دیکہا ہے کہ ہم خدا اور خدا کے رسول پر ایمان لائے ہین اور ہمنے اسکی تصدیق کی ہے انہون نے ہم سے ملاقات چہوڑ دی ہے اور عہد کرلیا ہے کہ وہ نہ ہمارے پاس بیٹہتے ہین اور نہ ہم سے نکاح کرتے ہین اور نہ ہم سے بات چیت کرتے ہین یہ بات ہمپر نہایت شاق گذر رہی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ لوگ ہین جو کہ ایمان لائے ہین یہ فرماکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر تشریف لیگیے اور لوگ ابہی قیام اور رکوع مین تہے پس حضرت نے ایک سائل کو دیکہا اور اس سے پوچہا تجہے کسینے کچہ دیا ہے وہ عرض کرنے لگا ہان مجہے انگوٹہی دی ہے آپنے فرمایا کس نے دی ہے اس نے جناب علی کیطرف ہاتہہ کا اشارہ کرکے کہا اس کہڑے ہوے شخص نے آپ نے پوچہا کس حالت مین دی وہ بولا بحالت رکوع کیا اسپر حضرت نے تکبیر کہکر پہر اس آیت کو پڑہا جو

شخص کہ اللہ اور اسکے رسول اور ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے ہیں دوستی رکھتا ہے پس خدا کا گروہ ہی غالب ہونیوالا ہے ہیر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑہے ہے ای ابو الحسن تجھ پر میری روح اور جان قربان ہو + اور ہر ایک وہ شخص کہ ہدایت مین کندی اور تیزی کرنے والا ہے پس تو وہ ہے کہ رکوع کی حالت مین بخشا۔ عالم لوگون کی جان تجھ پہ فدا ہوا سے سب رکوع کرنے والون سے بہتر بخشی تونے اپنی انگوٹھی اسے بہتر اور سردار قوم کے ای سب سجدہ کرنے اور رکوع کرنے والون سے بہتر پس خدا نے تیری ولایت مین نص کو نازل کیا۔ اور ہمکو شریعت کے محکمات سے بیان فرمایا۔ اسکے بعد انہون ان اشعار کو بہی پڑہا ہے کون اس سے جہگڑ سکتا ہے جس نے رکوع کی حالت مین بخشش کی ہو اور خدا نے اسکے نفس مین اپنے اسرار کو ودیعت رکہا ہے۔ اسکے سوا کون شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر سویا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو غار کیطرف تشریف لیجا رہے تہے اس کے سوا خدا نے کس کو قرآن مجید کی نو آیتون مین مومن کہا ہے اور پڑہتا ہے تو ان کو رکوع اور سجود مین +

(۳) عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال اذن بلال فقام الناس یصلون فمن بین راکع وساجد وسائل یسأل فاعطاہ علی خاتمہ وھو راکع فاخبر السائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب نزول القرآن۔ والحافظ ابن الاثیر فی کتابہ جامع الاصول عن صحیح النسائی وابن الجوزی) عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی اور لوگ نماز کے لیے کہڑے ہو گئے ابہی لوگ رکوع اور سجود ہی مین تہے کہ ایک سائل سوال کرنے لگا جناب امیر رکوع کیے ہوئے تہے اسی حالت مین اسے آپنے اپنی انگوٹہی عطا کی سائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی اطلاع دی حضرت نے ہمکو یہ آیت پڑہکر سنائی بجز اسکے نہین کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول اور وہ ایمان والے ہین جو نماز پڑہتے ہین اور رکوع کی حالت مین زکوۃ دیتے ہین +

تنبیہ (وفی الکشاف فان قلت کیف صح ان یکون لعلی واللفظ لفظ الجمع۔ قلت جیٔ بہ علی لفظ الجمع وان کان السبب فیہ رجلا واحدا لیرغب الناس فی مثل فعلہ فینالوا مثل ثوابہ ولینبہ علی ان سجیۃ المؤمنین یجب ان تکون علی ھذہ الغایۃ من الحرص علی البر والاحسان وتفقد الفقراء حتی ان لزھم امر لا یقبل التاخیر ھم فی الصلوۃ لم یؤخروہ)

انتہی کلامہ علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں اگر تو یہ کہے کہ یہ بات جناب علی کیلیے کیونکر صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس آیت میں تو لفظ جمع کا استعمال ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لفظ جمع کا اسلیے مستعمل ہوا ہے اگرچہ در اصل سبب آمین ایک ہی آدمی ہے یعنی جناب امیر۔ تاکہ لوگ انہیں کے ثواب کے موافق ثواب حاصل کریں ۔۔۔ کیونکہ مومنین کی خصلت اسی درجہ پر چاہیے اور انکو احسان کرنے پر اور فقراء کے حال کی غمخواری پر اسیقدر حرص چاہیے کہ انکو نماز سے بھی اس میں تاخیر نہ ہو +

{۵۰} یٰایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ ذلک خیر لکم (سورۂ مجادلہ) ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسول سے راز کہو تو راز کہنے سے پہلے صدقہ دو تمہارے لیے یہ بہتر ہے +

(۱) عن علی قال لما نزلت یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول الخ قال صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقونہ قال فنصف دینار قال لا یطیقونہ قال فبکم قال بشعیرۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالی ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰکم صدقات الاٰیۃ وکان یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ النسائی والثعلبی والواحدی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب آیت نجوی نازل ہوئی جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ لوگوں کو جاکر کہو کہ صدقہ دیا کریں میںنے عرض کیا یا رسول کس قدر فرمایا ایک دینار میںنے عرض کیا لوگوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے فرمایا نصف دینار۔ میںنے عرض کیا ان کو اسکے دینے کی بھی طاقت نہیں فرمایا پھر کس قدر میںنے عرض کیا صرف جو بھر سونا حضرت نے مجھے ارشاد کیا تو بہت ڈرنیوالا ہے پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ ڈر گئے تم راز کہنے سے پیشتر صدقہ دینے سے پس جناب امیر فرمایا کرتے تھے کہ میری وجہ سے اس امت پر تخفیف ہوئی ہے +

(۲) عن علی قال ھذہ الاٰیۃ من کتاب اللہ ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی کان عندی دینار فصرفتہ فکنت اذا ناجیتہ تصدقت بدرھم وسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر مسائل فاجابنی عنھا فقلت یا رسول اللہ ما الوفاء قال التوحید والشھادۃ ان لا الہ الا اللہ۔ قلت ما الفساد۔ قال الکفر والشرک باللہ۔ قلت ما الحق قال الاسلام والقراٰن والولایۃ اذا انتھت الیک۔ فقلت ما الحیلۃ قال ترک الحیلۃ۔ قلت ما علی قال طاعت اللہ وطاعۃ رسولہ۔ قلت وکیف ادعو اللہ تعالی قال بالصدق والیقین۔

قلتؐ ماذا اسال الله۔ قال العافية۔ قلتؐ وما اصنع لنجات نفسی۔ قال کل حلالا قل صدقا
قلتؐ وما السرور قال الجنة قلتؐ وما الراحة قال لقاء الله حين فرغت منها (اخرجہ الجوزی
فی اسباب النزول و تفسیر مدارک) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی اس آیت کا
ساتھ نہ مجھسے پہلے کسی نے عمل کیا ہے اور نہ کوئی بعد مین کرے گا میرے پاس ایک دینار تھا مینے اسکو
خرچ کیا اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کوئی بھید کی بات پوچھتا تو ایک درہم صدقہ کر دیتا
اسی طرح سے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دس مسئلے پوچھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
انکا جواب دیا۔ پس مینے عرض کیا یا رسول اللہ وفا کسے کہتے ہین۔ آپ نے فرمایا توحید اور لا الہ الا اللہ کی
گواہی دینے کو۔ مینے عرض کیا فساد کیا چیز ہے۔ فرمایا کفر اور خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ مینے کہا
حق کیا ہے۔ فرمایا اسلام اور قرآن اور ولایت جبکہ تجھ تک پہو نچے۔ پھر مینے عرض کیا حیلہ کیا ہے
فرمایا حیلہ کا ترک کرنا۔ مینے کہا مجھپر کیا چیز فرض ہے۔ فرمایا خدا کی بندگی اور اسکے رسولؐ کی
اطاعت۔ مینے کہا مین خدا کو کسطرح پکارون۔ فرمایا صدق سے اور یقین سے۔ مینے کہا مین خدا
سے کیا مانگون فرمایا عافیت۔ مینے کہا مین اپنی جان کی خلاصی کے لیئے کیا کرون۔ فرمایا حلال
کھا اور سچ بول مینے کہا خوشی کیا ہے۔ فرمایا جنت۔ مینے کہا آرام کیا ہے فرمایا خدا کا دیدار
جبکہ تو حساب کتاب سے فارغ ہو جاوے ❖

(۳) عن ابن عمرؓ قال ثلث کن لعلی لو کان لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم تزویجه
فاطمة واعطاه الرایة واٰیة النجوی (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب امیر مین تین ایسی باتین تھین کہ اگر ان مین سے ایک بھی مجھے حاصل ہوتی تو مجھے سرخ
پشم والے اونٹ سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ جناب سیدہ علیہا السلام سے انکا نکاح ہونا۔ اور انکو علم کا
دیا جانا۔ اور آیت نجویٰ کے ساتھ انکا عمل کرنا ❖

{۵۱} ان الله وملٰئکته یصلون علی النبی یا ایها الذین اٰمنوا صلوا علیه
وسلموا تسلیما (سورة الاحزاب) ترجمہ بتحقیق اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہین
نبی پر۔ اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے درود پڑھو اسپر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ❖

(۱) عن کعبؓ بن عجرة قال لما نزلت هذه الاٰیة قلنا یا رسول الله کیف نصلی وکیف نسلم علیك
قال قولوا اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم انك
حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی اٰل ابراهیم

انك حميد مجيد (اخرجه البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم حضور پر کس طریق سے درود اور سلام بھیجا کریں فرمایا کہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار۔ درود بھیج محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے درود بھیجا ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے اور اے ہمارے پروردگار برکت کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے برکت کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو ستودہ اور بزرگ ہے +

{۵۲} والسابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم (سورۃ الواقعہ)
ترجمہ اگاڑی والے سو اگاڑی والے وہی ہین نزدیکی نعمتون کے باغون مین +

(۱) عن ابن عباس قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعا والسابقون السابقون الخ فقال قال لى جبرئيل ذاك على (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت والسابقون السابقون کی تفسیر پوچھی آپنے فرمایا کہ مجھے جبرئیل ؑ نے کہا کہ یہ علی ہین +

{۵۳} واذا لقوا الذين امنوا قالوا امنا واذا خلوا الى شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزءون (سورۃ البقرۃ) ترجمہ جب وہ ملتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اور جب وہ اپنے شیطانون سے جا ملتے ہین تو کہتے ہین ہم تمہارے ساتھ ہین ہم تو ہنسی کرنے والے ہین +

(۱) عن ابن عباس رضى الله عنه ان عبد الله بن ابى واصحابه خرجوا فاستقبلهم نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عبد الله بن ابى لاصحابه انظروا كيف ارد هؤلاء السفهاء عنكم فاخذ بيد على فقال مرحبا يا بن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم وختنه وسيد بنى هاشم ماخلا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال على يا عبد الله اتق الله ولا تنافق فان المنافق اشر خلق الله فقال مهلا يا ابا الحسن ان ايماننا كايمانكم ثم تفرقوا فقال ابن ابى لاصحابه كيف رايتمونى فعلت فاثنوا عليه خيرا ونزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم واذا لقوا الذين امنوا الخ (اخرجه ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی اپنے دوستون کو ساتھ لئے آرہا تھا راستہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحاب کو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دوستون سے کہنے لگا دیکھو مین ان بیوقوفون کو کس طرح سے تم سے ٹالتا ہون یہ کہکر جناب امیر

کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا شاباش اے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم اور انکے داماد
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا تمام بنی ہاشم کے سردار جناب امیرؑ نے اس سے فرمایا اے
عبداللہ خدا سے خوف کر اور منافقت مت کر بیشک منافق تمام خلقت کا شریر ہوتا ہے کہنے لگا
اے ابو الحسن چھوڑ ہمارا ایمان تو تمہارے ایمان کی طرح سے ہے یہ کہکر جناب امیر کے پاس سے
چلا گیا اور اپنے دوستوں سے کہنے لگا تم نے دیکھا میں نے ان کے ساتھ کیا کیا ہے سب نے اسکی
تعریف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی +

{۵۴} والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا (سورۃ الاحزاب) ترجمہ جو لوگ کہ اذیت دیتے ہیں مؤمنین اور مومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اٹھاتے ہیں بہتان اور گناہ ظاہر +

عن مقاتل بن سلیمان قال انہ نزلت فی علی وذکر ان نفرا من المنافقین کانوا یؤذونہ ویکذبون علیہ (اخرجہ ابن مردویہ) مقاتل بن سلیمان سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیرؑ کی شان میں نازل ہوئی چند لوگ منافقوں میں سے انکو ایذا دیا کرتے تھے اور ان کو جھٹلایا کرتے تھے +

{۵۵} فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (سورۃ القمر) ترجمہ بیٹھے سچی بیٹھک میں نزدیک بادشاہ کے جسکا سب پر قبضہ ہے +

عن ابا دجانۃ قال قلت یا رسول اللہ اخبرتنا ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی تدخلھا وعلی الامم حتی یدخلھا امتک قال بلی یا ابا دجانۃ اما علمت ان للہ لواء من نور وعمودا من یاقوت مکتوب علی ذلک بالنور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آل محمد خیر البریہ وصاحب اللواء امام یوم القیمہ وضرب بیدہ علی علیؑ قال فسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ بذلک علیا فقال الحمد للہ الذی کرمنا وشرفنا بک فقال لہ ابشر یا علی ما من عبد ینتحل مودتک الا بعثہ اللہ معنا یوم القیامۃ ثم قرء فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (اخرجہ ابن مردویہ) ابو دجانہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمیں خبر دی ہے کہ جب تک آپ جنت میں تشریف نہیں لے جائینگے تب تک جنت دوسرے انبیاء پر حرام ہوگی اور جب تک کہ آپ کی امت اس میں داخل نہو اسوقت تک دوسری امتیں اسمیں نہیں جائینگی آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اے ابا دجانہ کیا

تونہین جانتا کہ خدا تعالے کا ایک علم نور سے ہے اور یاقوت کا ایک عمود ہے اس پر لکہا ہوا ہے لا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور صاحب علم قیامت کے دن امام ہے پہر آپنے جناب امیر کے کندہے پر
ہاتہہ مار کر اسکی تفسیر کی۔ اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جسنے تیری وجہ سے ہمین کرامت اور شرف
دیا ہے پہر ارشاد کیا خوش ہوا علیؑ جو بندہ کہ تیری محبت کو رکہے گا اللہ تعالے قیامت کے روز
اسے ہمارے ساتہہ اٹہائیگا پہر حضرتؐ نے اس آیت کو پڑہا ٭

{۵۶} وممن خلقنا امة یهدون بالحق وبه یعدلون (سورۃ اعراف) ترجمہ اور
ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے کہ جو حق کے ساتہہ ہدایت پاتے ہین اور اسی کی طرف پہرتے
ہین ٭

عن زاذان عن علیؑ قال ستفترق هذه الامة علی ثلث وسبعین فرقة اثنتان و
سبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهم الذین قال الله تعالی وممن خلقنا امة الخ وهم
انا وشیعتی (اخرجه ابن مردویه) زاذان جناب امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہین کہ آپ فرماتے
تہے کہ یہ امت عنقریب تہتر فرقون مین منقسم ہوگی بہتر دوزخ مین جائینگے اور ایک جنت مین جائیگا اور
وہ وہی لوگ ہین جنکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا ہے اور ہماری خلقت مین سے ایک گروہ ہے
جو حق کے ساتہہ ہدایت پاتا ہے اور اسی کیطرف پہرتا ہے۔ پہر جناب امیرؑ نے فرمایا وہ مین ہون
اور میرا گروہ ہے ٭

{۵۷} طوبی لهم وحسن ماب (سورۃ الرعد) ترجمہ خوشی ہے انکے لیئے اور بازگشت
کا اچہا پن ٭

عن محمد بن سیرینؒ قال هی شجرة فی الجنة اصلها فی حجرة علی ولیس فی الجنة
حجرة الا وفیها غصن من اغصانها (اخرجه ابن مردویه) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ طوبی ایک درخت ہے جنت مین کہ جسکی جڑ جناب امیر کے گہر مین ہے اور جنت کا کوئی ایسا گہر نہین
کہ اس مین اسکی شاخ نہو ٭

{۵۸} اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (سورۃ النساء)
ترجمہ اطاعت کرو تم اللہ کی اور اطاعت کرو تم رسول کی اور اسکی جو کہ تم مین صاحب امر ہو ٭
عن عبد الغفار بن القاسم قال سالت جعفر بن محمد عن اولی الامر فقال کان علی
والله منهم (اخرجه الخوارزمی) عبد الغفار بن القاسم سے منقول ہے کہ مینے امام جعفر صادق

ابن محمد باقر علیہ السلام سے اولی الامر کی نسبت پوچھا تو فرمانے لگے علیؑ انھین مین سے تھے۔

{۵۹} واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض فى كتاب الله من المؤمنين والمهاجرين (سورۃ احزاب) ترجمہ اور قرابت والے بعض بعض سے نزدیک ہین خدا کی کتاب مین مومنین اور مہاجرین مین سے۔

عن ابن عباس رضى الله عنه قال ذلك على لانه كان مؤمنا مهاجرا ذا رحم (اخرجه ابو بكر ابن مردويه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیرؑ ہین کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے۔

{۶۰} وبشر الذين آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (سورۃ یونس) ترجمہ اور بشارت دے ان لوگون کو جو کہ ایمان لائے ہین بتحقیق انکے لیے ہے قدم سچائی کا اپنے رب کے پاس۔

عن جابر بن عبد الله رض قال نزلت هذه الآية فى ولاية على بن ابى طالب (اخرجه ابن مردويه) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ یہ آیت جناب علی بن ابیطالب کی ولایت کی نسبت نازل ہوی ہے۔

{۶۱} من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ آمنون ومن جاء بالسيئة فكبت وجوههم فى النار (سورۃ النمل) ترجمہ جو کوئی لاوے نیکی پس اسکے لیے ہے بہتری اس سے اور وہ ڈر سے اسدن امن مین ہے اور جو کوئی لائے برائی پس اوندھا گرایا جائیگا آگ مین۔

عن على قال الحسنة حبنا والسيئة بغضنا (اخرجه ابن مردويه) جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت ہو کہ نیکی ہماری محبت ہو اور برائی ہمارا بغض ہے۔

{۶۲} وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم (سورۃ انفال) ترجمہ اور نہین ہے اللہ کہ انکو عذاب دے حالانکہ تو انکے درمیان مین ہے۔

اشار صلى الله عليه وسلم الى وجود ذلك المعنى فى اهل بيته وانهم امان لاهل الارض كما كان هو صلى الله عليه وسلم امان لهم ومنها النجوم امان لاهل السموات واهل بيتى امان لامتى (صواعق محرقہ) اسکے معنے کے وجود کی طرف جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت مین اشارہ کیا ہے کیونکہ وہ اہل زمین کے لیئے امان ہین جس

طرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیئے امان تھے چنانچہ ان احادیث مین سے ایک حدیث یہ ہے کہ ستارے آسمان والون کے لیئے امان ہین اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہین +

{۶۳} وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (سورۃ الاعراف) ترجمہ اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو انکی علامت سے پہچانینگے +

(۱) عن علی قال نحن اصحاب الاعراف من عرفناہ بسیماہ ادخلناہ الجنۃ (اخرجہ ابن مردویۃ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے ہم ہین اصحاب اعراف جس شخص کو ہم اسکی علامت سے پہچانین گے اسکو ہم جنت مین داخل کرینگے +

(۲) عن ابن عباس قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباسؓ والحمزۃؓ و علی وجعفر ذوالجناحین یعرفون محبیھم ببیاض الوجوہ ومبغضیھم بسواد الوجوہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اعراف ایک بلند جگہ ہے صراط پر اسپر عباسؓ اور حمزہؓ اور علیؑ اور جعفر ذوالجناحین ہونگے اپنے محبون کو انکے مونہ کے گورا پن اور اپنے دشمنون کو انکے مونہ کالک کے پہچانین گے +

{۶۴} ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومك منه یصدون (سورۃ الزخرف) ترجمہ جب پیش کیا گیا مریم کے بیٹے کی مثال تب ہی تیری قوم لگی چلانے +

عن علی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فیك مثلا من عیسی احبہ قوم فھلکوا فیه وابغضه قوم فھلکوا فیه فقال صلی اللہ علیہ المنا فقون اما یرضون ان له مثلا من عیسی فنزلت ھذہ الآیۃ (اخرجہ البزار وابویعلی والحاکم والنظیری) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی تجھ مین بعینہ عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے کہ ایک قوم نے اسنے محبت کی یہانتک کہ اس مین ہلاک ہو گئی اور ایک قوم نے اسنے بغض رکھا یہانتک کہ وہ اس مین ہلاک ہوگئی پھر آپنے فرمایا کیا منافق رضی نہین کہ اسکے لیئے عیسی کی مثال موجود ہے پس یہ آیت نازل ہوئی +

{۶۵} ولتعرفنھم فی لحن القول (سورۃ محمد) ترجمہ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے ڈھب سے +

عن ابی سعید الخدری فی قوله تعالیٰ ولتعرفنھم فی لحن القول ببغضھم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابوبکر بن مردویۃ وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ القتال)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ البتہ پہچان لیگا تو انکو بات کے پہیرانے مین علی بن ابیطالب کے بغض کے ساتھ +

{۴۶} ان الذین سبقت لهم منا الحسنی اولئك عنها مبعدون (سورۂ انبیا) ترجمہ جنکو آگے ٹہیر چکی ہماری طرف سے نیکی اور وہ اس سے دور رہین گے +

عن النعمان بن بشیر ان علیا تلاها وقال انا منهم (اخرجه ابن مردویه) نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس آیت کو پڑہکر فرمایا مین انہین مین سے ہون +

{۴۷} فاما من اوتی کتابه بیمینه (سورة الحاقه) ترجمہ پس جسکو ملا اسکا لکہا داہنے ہاتہ مین +

عن ابن عباس قال فی قوله تعالی واما من اوتی کتابه بیمینه هو علی ابن ابیطالب (اخرجه ابوبکر بن مردویه) ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت کے متعلق کہ اور لیکن وہ شخص کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتہ مین دیا جائیگا وہ علی بن ابی طالب ہین +

قال الواحدی نزلت هذه الایة فی علی وحمزة (یعنے امام واحدی اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ یہ آیت جناب علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوی ہے ÷

{۴۸} فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون (سورة النحل) ترجمہ پس پوچہو تم اہل ذکر سے اگر نہین جانتے ہو +

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال علی بن ابی طالب نحن اهل الذکر (اخرجه الثعلبی فی تفسیره) جابر بن عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم اہل ذکر ہین +

{۴۹} اهدنا الصراط المستقیم (سورۂ فاتحہ) ترجمہ دکہا ہمکو راہ سیدہی۔

عن مسلم بن حیان قال سمعت ابا بریدة رضی الله عنه یقول صراط محمد و آله صلی الله علیه و آله وسلم (اخرجه الثعلبی فی تفسیره وصاحب معالم التنزیل) مسلم بن حبان کہتے ہین کہ مینے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ صراط مستقیم سے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کا طریقہ مراد ہے +

{۷۰} واذان من الله ورسوله الى الناس يوم الحج الاكبر (سورۂ توبہ) ترجمہ اور پکارنا اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگون کو بڑے حج کے دن ✣

هو علی حين اذان وذكرها احمد بن حنبل فی مسنده حين ارسل ابابكر مع البراة ثم اتبعه بعلی وقد امرت ان لا يبلغها الا انا او رجل منی اس آیت مین جسکا ذکر ہے وہ جناب امیر ہین جب انھون لوگون کو مکہ مین جا کر پکارا چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مسند مین اسکا ذکر کیا ہے جبکہ حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات دیکر بھیجا پھر انکے بعد مین جناب امیر کو روانہ کیا اور انھون نے سورہ برات ان سے لے لی اور مکہ والون کو حج مین جا کر حضرت کی طرف سے سنائی اور حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس سورت کو یا تو مین لیجا سکتا تھا یا وہ آدمی جو میرا ہو ✣

{۷۱} ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين لهم الهدى (سورۂ محمد) ترجمہ اور جو کوئی مخالفت کرے رسول سے جب کھل چکی راہ کی بات ✣

عن ابی جعفر قال فی امر علی (اخرجه ابن مردويه) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو حضرت سے علیؑ کے امر مین تنازع کرتے تھے ✣

{۷۲} ويؤت كل ذی فضل فضله (سورۂ یونس) ترجمہ اور دی جائیگی ہر ایک زیادتی والے کو اسکی زیادتی ✣

عن ابی جعفر قال هو علی (اخرجه ابن مردويه) جناب امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اس آیت مین ذی فضل سے مراد جناب امیر علیہ السلام ہین ✣

{۷۳} ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا (سورۂ فاطر) ترجمہ پھر ورثہ مین دی ہمنے کتاب ان لوگون کو جنکو کہ ہمنے اپنے بندون مین سے برگزیدہ کیا ✣

عن علی قال نحن اولئك (اخرجه ابن مردويه) جناب امیر سے روایت ہے کہ وہ لوگ ہم ہین ✣

{۷۴} احسب الذين ان يتركوا ان يقولوا امنا وهم لا يفتنون ترجمہ کیا یہ سمجھتے ہین وہ لوگ کہ کہتے ہین ایمان لائے ہین ہم کہ یون ہی چھوڑ دیے جائینگے اور وہ آزمائے نہین جائینگے ✣

عن علی قال قلت يا رسول الله ما هذه الفتنة قال يا علی بك فانك مخاصم فاعد للخصومة (اخرجه ابن مردويه) جناب امیر کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسی آزمائش

ہے حضرت نے فرمایا لوگ تیری جہت سے آزمائے جائینگے اور تو انکے ساتھ جھگڑیگا پس جھگڑے کیلئے تیار ہوجا

{۷۵} **وتواصوا بالصبر** (سورۂ والعصر) ترجمہ اور آپس میں وصیت کرتے ہیں سہارنے کی۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انہا نزلت فی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویۃ)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ہے ۔

{۷۶} **محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورات ومثلہم فی الانجیل**

(سورۂ فتح) ترجمہ محمد خدا کے رسول ہین اور وہ لوگ کہ انکے ساتھ ہین سخت ہین کافرون پر اور آپس مین نرم دل ہین دیکھے تو انکو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے چاہتے ہین اپنے اللہ کا فضل اور اسکی خوشی انکی نشانی انکے موہنہ پر ہے سجدہ کے نشان سے یہ کہاوت ہے انکی تورات مین اور کہاوت ہے انکی انجیل مین ۔

عن موسی بن جعفر عن آبائہ علیہ وعلیہم السلام انہا نزلت فی علی (اخرجہ ابن مردویۃ)

جناب امام موسی الکاظم بن امام جعفر الصادق علیہ وعلی آبائہ السلام اپنے آباء کرام سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت جناب امیر کی شان مین نازل ہوئی ۔

{۷۷} **وانہ لعلم للساعۃ** (سورۃ الزخرف) ترجمہ اور وہ نشان ہے اس گھڑی کا ۔

قال مقاتل بن سلیمان ومن تبعہ من المفسرین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی مہدی (صواعق محرقہ)

مقاتل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ اور انکے اتباع کرنے والے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت جناب مہدی موعود کے حق مین نازل ہوئی ہے ۔

(۷۸) **کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب** (سورۂ رعد) ترجمہ کافی ہے اللہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکو خبر ہے کتاب کی ۔

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو نعیم والثعلبی والنطنزی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین ومن عندہ علم الکتاب سے جناب امیر مراد ہین ۔

{۷۹} **حتی تاتیہم البینۃ** (سورۃ البینہ) ترجمہ جب تک کہ پہونچے انکو کھلی بات ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ حتی تاتیہم البینۃ قال محمد وفی قولہ تعالیٰ من بعد ما جاءتہم

البینة وآل محمد (اخرجہ ابن المنذر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن جریح حتٰے تاتیہم البینہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ کھلی بات سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور سن لعد ماجاءتہم البینہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل مراد ہے ✦

{۸۰} ان اللہ اصطفےٰ ادم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین (سورۂ عمران) ترجمہ اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان پر

عن الاعمش عن ابی وائل قال قرءت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) اعمش ابی وائل سے ناقل ہین کہ مینے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قرآن شریف مین اس آیت کو اس طرح پڑھا تھا اور اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کی آل کو اور عمران کی آل کو اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو ساری جہان پر ✦

{۸۱} الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سورۃ الرعد) ترجمہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل ✦

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ لما نزلت ھذہ الایۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذالک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابن مردویہ والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ ہی کی یاد سے چین پاتے ہین دل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ یہ وہ دل ہین جو اللہ اور اللہ کے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتے ہین بغیر کسی جھوٹ کے ✦

{۸۲} ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (سورۂ احزاب) ترجمہ جو لوگ ستاتے ہین اللہ کو اور اسکے رسول کو انکو پھٹکارا اللہ نے دنیا مین اور آخرت مین

عن ارطاۃ بن حبیب قال حدثنی ابو خالد الواسطی وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی زید بن خالد وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی الحسین بن علی وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی ابی علی ابن ابی طالب وھو آخذ بشعرہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو آخذ بشعرہ قال من اذی شعرۃ منک فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فعلیہ لعنۃ اللہ ثم قرء ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الشیخ الحافظ الی بندی فی الدیباج البیطابی) ارطاۃ بن حبیب روایت کرتے ہین کہ مجہ سے ابو خالد واسطی

اپنی داڑہی کا بال پکڑ کر بیان کرتے تہے کہ مجہ سو زید بن خالد نے اپنی داڑہی کا بال پکڑ کر نقل کیا کہ مجہ سے جناب حسین علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر روایت فرماتے تہے کہ مجہ سے میری والد ماجد جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام اپنی ریش مبارک کا بال پکڑ کر ارشاد کرتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش اقدس کے بال کو پکڑ کر فرمایا کہ یا علی اگر کوئی شخص تجہے بال بہر بھی تکلیف دیگا تو وہ مجہے تکلیف دیگا اور جو مجہے تکلیف دیگا وہ خدا کو تکلیف دیگا اللہ اسپر اپنی پہٹکار ڈالے گا پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا جو لوگ ستاتی ہین اللہ اور اسکے رسول کو انکو پہٹکارا اللہ نے دنیا اور آخرت مین ◆

{۸۳} یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین (سورۃ الانفال) ترجمہ اسے بنی کافی ہے تجہ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنون سے ◆

عن محمد بن علی بن الحسین فی قولہ تعالیٰ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین قال نزل فی علی علیہ السلام (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویہ) جناب محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین علیہ وعلیہما السلام اس آیت کی تفسیر مین (کہ اسے بنی کافی ہے تجہ کو اللہ اور جو تیرے ساتھ ہوا ہے مومنون سے) ارشاد فرماتے ہین کہ یہ آیت جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق مین نازل ہوئی ہے ◆

۸۴ فاستوی علی سوقہ (سورۃ الفتح) ترجمہ پہر کہڑا ہوا اپنے نال پر ◆

عن الحسن علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فاستوی علی سوقہ قال استوی الاسلام بسیف علی بن ابی طالب (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) جناب امام حسن علیہ السلام اس آیت کی شان نزول مین فرماتے ہین کہ پہر کہڑا ہوا اپنی نال پر یعنے اسلام کہڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام کی تلوار سے ◆

۸۵ والشفع والوتر (سورۃ الفجر) ترجمہ قسم ہے جفت اور طاق کی ◆

عن الحسین بن علی علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ والشفع والوتر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفع الحسن والحسین والوتر علی ابن ابی طالب (اخرجہ النطنزی) جناب حسین علیہ السلام والشفع والوتر کی تفسیر مین روایت فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ شفع (یعنے جفت) سے حسنین اور وتر (یعنے طاق) سے علی مراد ہین ◆

۸۶ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (سورۃ التکاثر) ترجمہ پہر پوچہینگے تم سے نعیم کی نسبت

عن جعفر بن محمد فی قولہ تعالیٰ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم قال نحن اہل النعیم (اخرجہ النطنزی) جناب جعفر صادق علیہ السلام سے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے فرمایا وہ نعیم ہم ہیں ÷

{۸۷} ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض

(سورہ ص) ترجمہ کیا ہم کرینگے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر اہلیاں انکے جو خرابی ڈالیں زمین میں ÷

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت علی وحمزۃ وعبیدۃ بن الحارث والمفسدین فی الارض عتبہ وشیبہ والولید وھم الذین تبارزوا یوم بدر (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں کہ کیا ہم کرین گے ایمان والوں کو جو کرتے ہیں نیکیاں برابر انکے جو خرابی ڈالتے ہیں زمین میں ایمان والے جو نیکیاں کرتے ہیں اس سے علیؑ اور حمزہؓ اور عبیدہ بن الحارث مراد ہیں۔ اور زمین میں خرابی ڈالنے والوں سے عتبہ اور شیبہ اور ولید مراد ہیں جنہوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا

عن سلمان قال کلما اطلعت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضرب بین کتفی علیؑ وقال ھذا وحزبہ المفلحون (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوتا حضرت جناب امیرؑ کے کندھوں پر ہاتھ مار کر فرماتے۔ یہ اور اسکا گروہ ہی رستگار ہونیوالا ہے۔

قد تم الباب الثانی من ارجح المطالب فی عد مناقب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ویلیہ الباب الثالث انشاء اللہ تعالے
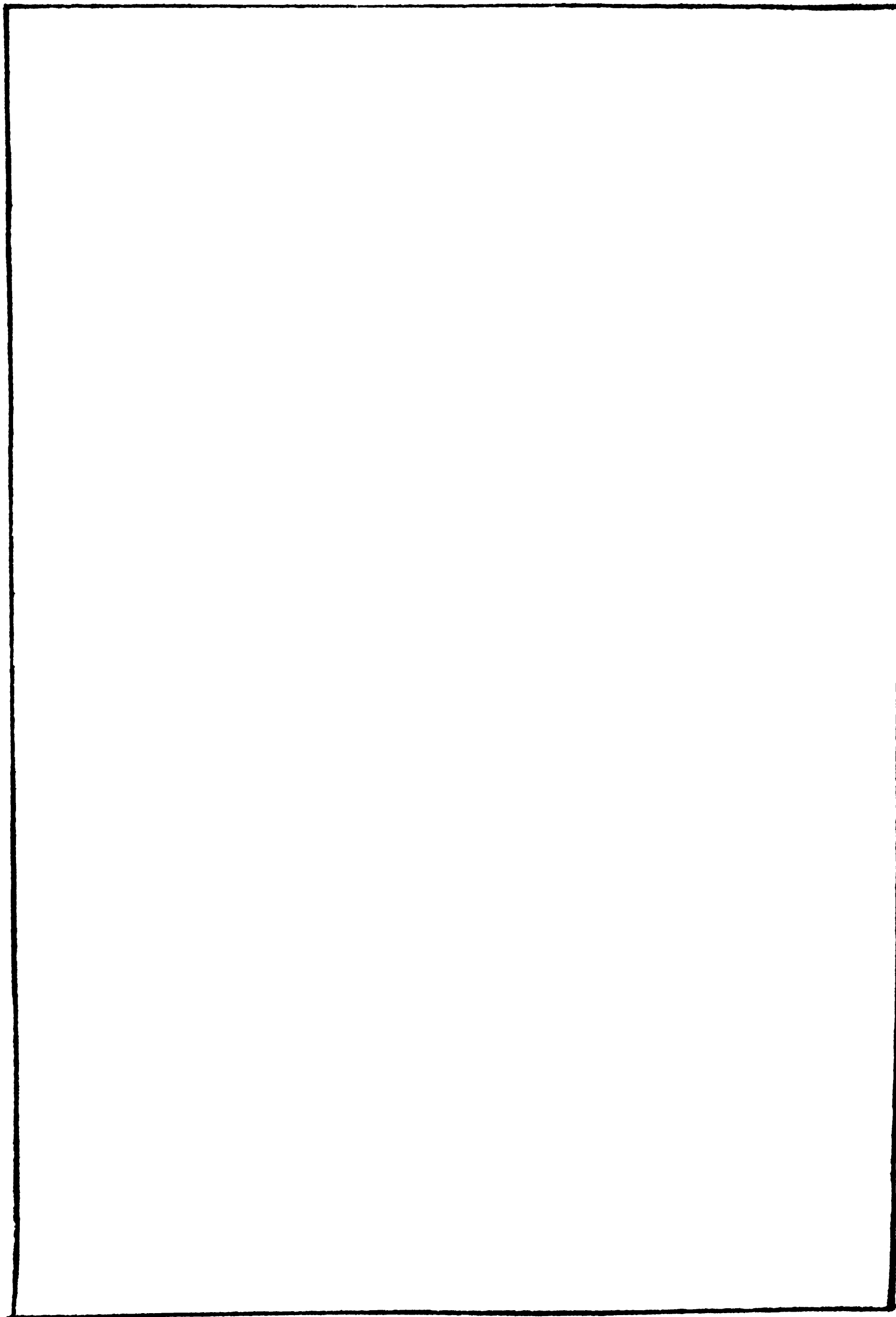
تیسرا باب جناب امیر علیہ السلام کے فضائل میں

الموسوم

بالکواکب المضیئۃ

فی

فضائل العلویۃ

مقدمہ فضیلت کی بحث مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت کے معنے مین ترجیح ایک شخص کی دوسرے پر باعتبار کسی خاص صفت کے یا بوجہ مجموعہ صفات مختلفہ کے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ زید افضل ہے عمرو سے تو اس سے کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ زید کو ہر طرح سے ہر قسم کے صفات مین عمرو پر رجحان حاصل ہے یعنے جس صفت مین کہ زید و عمرو کا موازنہ کیا گیا ہے زید ہی کا پلہ بھاری نکلا ہے۔ اسلیے بعض نے افضل کی یہ تعریف کی ہے الاجمع لمزایا الفضل والاخلاق الحمیدۃ یعنے افضل وہ ہے جو ہر طرح کی فضیلت اور ہر قسم کے اوصاف حمیدہ کی مزیت کا جامع ہے تمام قسم کے علوم سے اسکی جان آراستہ اور ہر طرح کے عبادات اور اخلاق فاضلہ اور شرافت حسب و نسب سے اسکا وجہ پیراستہ ہو اور کبھی کل صفات کے باہم موازنہ کا خیال نہین پیدا ہوتا بلکہ کسی خاص صفت مین افضل ہونا مراد ہوتا یعنے اگرچہ اور صفات مین عمرو کو ترجیح ہو لیکن ایک خاص صفت مین زید ہی کو رجحان حاصل ہے اس

لیے بعض نے فضل کی تعریف اکثر ثواباً من عند اللہ بما کسب من خیر کے لفظون سے کی ہے یعنے زیادہ ثواب حاصل کرنیوالا خدا کے نزدیک بذریعہ حاصل کرنے نیکی کے۔ یعنے جسکو خدا کے نزدیک زیادہ ثواب حاصل ہو وہی افضل ہے اگرچہ دوسرے امور مین وہ دوسرون سے گہٹکر ہو ✤

(۱) اب جاننا چاہیے کہ فضیلت دو قسم پر ہے ایک اختصاصی دوسری جزئی فضیلت اختصاصی وہ ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالی محض اپنے کرم عمیم سے کسی شخص کو یا کسی چیز کو بغیر سابقہ کسی عمل یا کسی عبادت کے عطا فرمائے اور اسکو اسکے ہم جنسون پر ترجیح بخشے۔ جیسیکہ ناقہ صالح کو تمام اونٹنیون پر اور کعبۃ اللہ کو تمام روی زمین کی مساجد پر فضیلت عطا کی ہے ✤

کبھی اس فضیلت کی وجہ انسان کی سمجھ مین آسکتی ہے اور کبھی نہین آتی چنانچہ دوسرے مقامات پر مسجد کی زمین کی وجہ فضیلت اسکا محل عبادت ہونا خیال کیا جاتا ہے اور کبھی اسکی وجہ محض عنایت الہی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ حجر الاسود کی فضیلت دوسرے احجار پر اسکی وجہ دریافت کرنے سے عقل انسانی قاصر ہے اس فضیلت اختصاصی کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک اصلی جیسے حجر الاسود کی فضیلت۔ دوسری طفیلی چنانچہ وہ مینڈہا جو جناب اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ ہوا ہے حضرت اسمعیل کے فدیہ ہونے کی طفیل سے اور مینڈہون سے افضل ہے ✤

لیکن بس خصوصیت کی وجہ کہ وہ مینڈہا بہ نسبت اور مینڈہون کے کیون اس فضل سے مخصوص ہوا ہے محض عنایت الہی کے سوا اور کچھ سمجھ مین نہین آتا اس فضیلت مین بحث کی گنجائش نہین اسکے ثبوت کے واسطے محض نص شارع ہی کافی ہے۔

(۲) فضیلت جزئی وہ ہے کہ عمل کے مقابلہ مین کسی کو خدا کی جانب سے عطا ہو۔

اسکی کئی قسمین ہین۔ اور یہ فضیلت ہمیشہ محل تنازع ہوا کرتی ہے لیکن کسی کو فضیلت دینی مین اسکے تمام اقسام پر نظر غائر ڈالنا چاہیے۔ اور جو جانب کہ متنازعین مین احق اور اولے ہو اسکو افضل سمجھنا چاہیے ✤

(تنبیہ) نہایت غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اسکے عمل کی وجہ سے اسکی ہم جنسون پر سات وجہ سے فضیلت حاصل ہوسکتی ہے اور یہی سات وجہین معیار فضیلت سمجھی جاتی ہین۔

(الف) ماہیت عمل یعنے ایک شخص کے عمل کی ذات دوسرے شخص کی عمل کی ذات سے افضل ہو جیسے فرائض کے ادا کرنے والے کی عمل کو نوافل کے ادا کرنے والے کے عمل پر فضیلت ہے۔

(ب) کمیت عمل یعنے دو شخصون کا عمل ایک ہی ہو لیکن دونون کے باہم اغراض مختلف ہون

چنانچہ ایک شخص محض بغرض رضاے الٰہی عبادت کرتا ہو اور دوسرا لوگون کے دکھانے کے لیے ✦

(ج) کیفیت عمل یعنے ایک شخص ایک عمل کو اسکے پورے آداب کے ساتھ بجالاے اور دوسرا شخص اسکے بجا لانے مین کسیقدر بے پروائی کرے گو یہ دونون شخص ایک ہی عمل مین شریک ہین لیکن پہلے شخص کو فضیلت حاصل ہے ✦

(د) کمیت عمل یعنے ایک ہی عمل کی کمی بیشی چنانچہ ایک شخص نے بہت سے حج کیئے ہون اور دوسرے نے صرف ایکہی حج کیا ہو ✦

(ہ) کبھی فضیلت بباعث تقدیم و تاخیر زمان کے ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص نے ابتداے اسلام مین یا ایام قحط سالی مین مسلمانون کی دستگیری کی ہو بہر حال اس شخص سے افضل سمجھا جاتا ہے جسنے بعد حاصل ہونے قوت اسلام کے یا بعد گذرنے قحط کے کوئی ویسا ہی عمل کیا ہو۔ کلام مجید مین خود پروردگار نے اسکا فیصلہ کردیا ہے لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا۔

اسوجہ سے سابقین اسلام کو تمام امت پر فضیلت حاصل ہے و السابقون ✦

(و) کبھی مکان عمل کی وجہ سے فضیلت ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک نماز حرم کعبہ یا مسجد نبوی مین پڑہنا بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجدون مین پڑہی جائین ✦

(ز) کبھی امور خارجیہ کی اضافت سے فضیلت ہوتی ہے جیسے ایک رکعت نماز کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑہنا بہتر ہے ہزار رکعت اکیلے نماز پڑھنے سے۔ اسی وجہ سے جو عمل نیک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرات صحابہ سے وقوع مین آیا ہے اور وہ دوسری اوقات کے اعمال سے بدرجہا افضل اور بہتر ہے۔

(۳) خواہ فضیلت اختصاصی ہو یا فضیلت جزئی نتیجہ ان دونون کا دو حال سے خالی نہین۔

(الف) فاضل کی تعظیم کا مفضول پر واجب ہونا۔

(ب) فاضل کے درجہ کا دنیا و آخرت مین بہ نسبت مفضول کے درجہ کے بلند ہونا

(تنبیہ) اگر فضیلت سے یہ دونون نتیجہ نہ پیدا ہون تو فضل محض لفظ مجرد ہوگا جسکے کچھ معنے نہین

(اعتراض) یہان پر ایک اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ جب افضل کی تعظیم مفضول پر واجب ہوئی تو ہر واجب التعظیم افضل ہوگا۔ اور کفار والدین بھی واجب التعظیم ہین اسوجہ سے وہ بھی افضل سمجھے جانے چاہئیں۔ اور یہ برخلاف شریعت ہے کہ کافر کو افضل سمجھا جائے۔

(جواب) کفار والدین کی تعظیم عرف شرع مین تعظیم نہین کہلاتی یہی تعظیم کو شرع کی اصطلاح مین نیاو احسان کہا جاتا ہے اور کفار والدین کی تعظیم شرع مین جائز نہین بلکہ ان سے مبارت واجب ہے تعظیم شرعی وہ ہے کہ محبت اسپر مبنی ہو +

(۴) چونکہ فضیلت کے معنے ہین ایک شخص کی خصوصیت دوسرے سے باعتبار کثرت ثواب کے پس یہ دو قسم پر ہے +

(الف) فضیلت اصلی یعنے ایک شخص مین وجہ فضیلت پائی جائے اور دوسرا اس سے بے بہرہ ہو جیسےکہ ایک عالم ہو اور ایک جاہل +

(ب) فضیلت زائدہ یعنے ایک شخص بہ نسبت دوسرے کے وجہ فضیلت زائد رکھتا ہو مثلاً ایک عالم ہو اور دوسرا اعلم۔ اس دوسری قسم کی فضیلت کو مفاضلہ بھی کہتے ہین +

(۵) مفاضلہ اسوقت متحقق ہوتا ہے جبکہ دو چیزین ایک ہی امر مین ایک ہی وجہ سے شریک ہون اور اگر وجہین مختلف ہون تو مفاضلہ متحقق نہین ہوتا غرضکہ مفاضلہ مین شرکت وجہ ضروری ہے کیونکہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ ای ہذین افضل (یعنے ان دونو مین سے کون افضل ہے) تو اس سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ ای ہذین اکثر اوصافاً فیما اشترکا (یعنے جس وصف مین کہ یہ دونو شریک ہین ان مین سے کون فضیلت سوا رکھتا ہے) پس جہان وجہین مختلف ہون وہان مفاضلہ متحقق نہین ہوتا اس لیے یہ نہین کہا جاسکتا۔ کہ ناقہ صالح افضل ہے یا رمضان۔ کیونکہ وجہ مفاضلہ متحد نہین + بلکہ یون کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؑ افضل ہین یا حضرت ابی بکرؓ کیونکہ وجہ مفاضلہ مین دونون شریک ہین اگر وجہ مفاضلہ مین شریک نہ ہوتے تو اتنا جھگڑا کیون ہوتا +

(۶) جب وجوہ ہفت گانہ مفاضلت مین تعارض واقع ہو تو از روی آیات قرآنی اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احق اور اولی باعتبار کے فضیلت پر یقین کرنا چاہیے +

یہ امر شریعت سے ثابت ہے کہ عمل کی کمیت کا کیفیت کے مقابلہ مین چندان اعتبار نہین اور زمان عمل کے سامنے ان دونون کے وقعت نہین لا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اور یہ امر بھی قرآن شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ نے جو عمل کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کیا ہے وہ بوجہ حضور کی معیت کی نہایت افضل اور اعلے ہے ان اعمال سے جو انھون نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے کیے ہین اسیوجہ سے انس بن مالک اور ابو امامہ باہلی۔ عبداللہ بن بشر۔ و عبداللہ بن الحارث۔

سہل بن سعد الساعدی - جابر بن عبد اللہ انصاری جیسے صحابہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر طویل پانیکے باعث مدت مدید تک زندہ رہکر اعمال صالح مین مشغول رہے - لیکن خلفاء راشدین کے اعمال کے ہم پلہ نہین ہو سکتے ✦

اسی وجہ سے یہ امر بھی قطعاً ثابت ہو کہ جو ذوات مقدسہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے وقت افضل و اعلے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بہی ویسے ہی افضل اور اعلے تہے ✦

صحابہ کرام کے درمیان مشرف باسلام ہونیکی تقدیم و تاخیر کی وجہ سے فضیلت سمجھی جاتی ہے چنانچہ السابقون الاولون من المہاجرین والانصار اور السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم اسپر شاہد ہے پس اس اعتبار سے جو بزرگوار سب سے پہلے اسلام لائے ہین وہ سب سے افضل اور اعلے ہین وہ چار نفوس متبرکہ ہین حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبری حضرت علی مرتضی حضرت ابو بکر الصدیق - حضرت زید بن الحارث - رضی اللہ تعالی عنہم انکے بعد وہ جلیل القدر اصحاب جو ہجرت سے پہلے اسلام لائے ہین - انکے بعد اہل عقبہ انکے بعد اہل بدر - انکے بعد مشاہد احد سے صلح حدیبیہ تک کے لوگ جنکے لیے انزال سکینہ ہوا ہے - انکے بعد بالقطع کوئی مشہد نہین جو بنا ر فضل سمجھا جائے کیونکہ پہر اکثر منافق اور مولفۃ القلوب بہی شریک اسلام ہوگئے تہے چنانچہ قرآن مجید اس امر پر ناطق ہے ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق ✦

تنبیہ ان پچھلے لوگون کی فضیلت قابل بحث نہین - اگر گفتگو ہے تو خلفاء اربعہ کی باہمی فضیلت مین ہے کیونکہ یہی لوگ باتفاق سابق الاسلام تہے ✦

(۹) فضیلت کا ثبوت دو قسم سے ہو سکتا ہے عقل سے یا نقل سے لیکن فضیلت کا عقلی کوئی کافی ثبوت نہین جو قطع حجت کر سکے اور جس سے خصم کو مجال تکلم نہ رہے - اب رہی فضیلت نقلی تو اسکو جانچنے کے دو طریق ہین اول نص شارع - دوم تتبع احوال -

(الف) اس امر مین کہ فضیلت منصوص ہے یا نہین باہم علماء اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ انہ ثبت بالاجماع ولم یتعین الافضل ولم یوجد النص بعض کہتے ہین کہ تفضیل قطعی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ظنی ہے امام ابو الحسن اشعری اسکے قائل ہین کہ قطعی ہے - اور ابو بکر باقلانی اور امام الحرمین کہتے ہین کہ ظنی ہے (دیکھو شرح جوہر اللقانی) سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین التفضیل من الاجتہادیات لا قاطع فیہا یعنے تفضیل ایک اجتہادی ہے کوئی قطعی دلیل اسکے لیے موجود نہین امام غزالی بہی اسی بات کے قائل ہین کہ حقیقۃ الفضل ما ہو عند اللہ و

ذالک مما لا یطلع علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے فضل کی حقیقت خدا کو معلوم ہے اور سوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسپر کوئی مطلع نہیں +

شارح مواقف لکھتا ہے واعلم ان مسئلۃ الافضلیۃ لامطمع فیھا فی الجزم و الیقین اذ لا دلالۃ للعقل بطریق الاستدلال علی الافضلیۃ بمعنے الاکثریۃ فی الثواب بل مستندھا النقل ولیست ھذہ المسئلۃ مسئلۃ متعلق بھا عمل فیکتفی بھا بالظن ھو کاف فی الاحکام العملیۃ بل ھی مسئلۃ علمیۃ یطلب فیھا الیقین - والنصوص المذکورۃ من الطرفین بعد تعارضھا لا یفید القطع علی ما لا یخفی علی منصف لانھا اما احاد وظنیۃ الدلالۃ مع کونھا معارضۃ ایضا ولیس الاختصاص بکثرۃ اسباب الثواب موجبا لزیادتہ قطعا بل ظنا لان الثواب تفضل من اللہ تعالی کما عرفتہ فیما سلف فلہ ان لا یثیب المطیع ویثیب غیرہ ثبوت الامامۃ وان کان قطعیا لا یفید القطع بالافضلیۃ بل غلبۃ الظن کیف ولا قطع بان امامۃ المفضول یصح مع وجود الفاضل لکنا وجدنا السلف قالوا بان الافضل ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ وحسن ظننا بھم لولم یعرفوا ذلک لما اطبقوا علیہ فوجب علینا اتباعھم فی ذلک القول نفوض ما ھو الحق فیہ الی اللہ تعالی - قال الآمدی وقد یراد بالتفضیل اختصاص من احد الشخصین من الاخر اما باصل فضیلۃ لا وجود لھا فی الاخر کالجاھل اما بزیادۃ فیھا ککونہ اعلم مثلا وذلک غیر مقطوع فیما بین الصحابۃ اذ ما من فضیلۃ بین اختصاصھا بواحد منھم الا ویمکن بیان مشارکۃ غیرہ فیھا وبتقدیر عدم المشارکۃ فقد یمکن بیان اختصاص الاخر فضیلۃ اخرے ولا سبیل الی الترجیح بکثرۃ الفضائل لاحتمال ان یکون الفضیلۃ الواحدۃ ارجح من فضائل کثیرۃ یعنے فضیلت کا مسئلہ ایسا نہیں کہ اس سے جزم اور یقین کا طمع کیا جائے عقل کو فضیلت (بمعنے کثرت ثواب) پر طریق استدلال حاصل نہیں - بلکہ یہ مسئلہ نقل سے مستند ہے - اور یہ مسئلہ وہ مسئلہ نہیں کہ جسکے ساتھ عمل کا لگاؤ ہوتا کہ مجرد ظن ہی ہے اسکے لیے کافی سمجھا جائے کیونکہ احکام عملیہ کے لیے ظن ہی کفایت کرتا ہے بلکہ یہ مسئلہ علمی ہے (یعنے اعتقادی ہے) جس میں جزم اور یقین مطلوب ہے لیکن طرفین کے نصوص باہم متعارض ہونے کی وجہ سے قطعیت کا فائدہ نہیں بخشتی قطع نظر متعارض ہونیکے وہ نصوص احاد اور ظنی الدلالۃ ہیں +

نہایت امر یہ ہے کہ وہ نصوص اسباب کثرت ثواب کی اختصاص پر دلالت کرتے ہیں مگر لیکن کثرت ثواب کے اسباب کا مرتب ہونا قطعا کثرت ثواب کا موجب نہیں ہو سکتا - صرف ظن کا فائدہ دیتا ہے -

کیونکہ اجر اور ثواب خدا کی مہربانی پر موقوف ہے کسی خاص سبب پر منحصر نہیں خدا چاہے تو ایک غیر مطیع کو ثواب عطا فرمائے اور مطیع کو محروم رکھے اور امامت کا ثبوت اگرچہ قطعی ہے لیکن وہ قطعی ثبوت فضیلت کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ امامت مفضول کی افضل کی موجودگی میں ہمارے اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے۔ اور ناجائز ہونا اسکا قطعی نہیں۔ ہمنے سلف کو یہی کہتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ افضل ہیں پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ ہمارا اسلاف کے حق مین گمان نیک ہے اور اس امر کا مقتضی ہے کہ اگر انکو پاس دلیل نہین ہوتی تو اس اعتقاد کا حکم نہ دیتے ہم انکے پیرو ہین ہمپر اس امر مین انکا اتباع واجب ہے اور ہم اسکی اصل حقیقت کو خدا کے سپرد کرتے ہین ✣

آمدی کہتا ہے کہ تفضیل سے مراد ایک شخص کی خصوصیت ہے دوسرے سے کسی خاص صفت مین خواہ وہ اصلی فضیلت ہو (یعنے ایک مین تو وہ صفت موجود ہو اور دوسرے مین مطلق پائی نہ جائے) جیسے کہ صفت علم کی وجہ سے عالم جاہل سے افضل ہے کیونکہ صفت علم تو عالم مین موجود ہے اور جاہل مین موجود نہین یا بسبب زیادہ ہونے کسی خاص سبب کے فضیلت ہو (یعنے ایک ہی صفت مین دونو شریک ہون لیکن ایک مین وہ صفت زائد ہو اور دوسرے مین کم ہو) جیسے اعلم افضل ہے عالم سے بسبب زیادہ ہونے صفت علم کے اسی وجہ سے صحابہ کرام کے درمیان کسیکی فضیلت کے بارہ مین قطعی حکم نہین لگایا جاتا۔ کیونکہ جو فضیلت کہ کسی صحابی کے واسطے ثابت کی جاتی ہے اکثر ایسا ہی اور مین دوسرا بھی شریک پایا جاتا ہے اور اگر بالفرض شریک نہین پایا جاتا تو کسی اور ایسی فضیلت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ یہ اسکی فضیلت اس دوسرے کی فضیلت کے مقابل ٹھیرتی ہے ✣

اور کثرت فضائل سے ترجیح نہین دیجا سکتی کیونکہ ممکن ہے کہ ایک ہی فضیلت بباعث شرف کے بہت سی فضیلتوں پر راجح ہو۔ اور ایک فضیلت والے کو بہت سی فضیلتوں والے سے منجانب اللہ ثواب زیادہ حاصل ہوا ہو۔ پس فضیلت پر قطعیت کا حکم نہین لگایا جا سکتا۔ اسلیئے سلف مین خلفاء اربعہ کی فضیلت کی نسبت متقدمین اہل سنت وجماعت مین مختلف مذاہب تھے۔

(۱) اکثر لوگ فضلہم علی ترتیب الخلافت کے قائل تھے اور ترتیب خلافت کے مطابق سب سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو افضل سمجھتے ہین اور انکے بعد حضرت عمرؓ کو اور انکے بعد حضرت عثمانؓ کو اور انکے بعد حضرت مرتضی علیؓ کو ✣

(۲) بعض لوگ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو تو افضل سمجھتے تھے اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کو برابر جانتے تھے امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا محقق دوانی شرح عقائد مین لکھتا ہے الا فضلیۃ بھذا الترتیب

عند الجمهور وتقل من مالکؒ التوقف بین عثمانؓ وعلیؓ وقال امام الحرمین الغالب علی الظن ان ابابکرؓ افضل من عمرؓ ثم یتعارض الظنون فی عثمانؓ وعلیؓ یعنے جمہور کے نزدیک افضلیت ترتیب خلافت پر ہے اور امام مالک سے نقل کیا گیا ہے توقف درمیان علیؓ اور عثمانؓ کے اور امام الحرمین کہتا ہے کہ ظن غالب یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں حضرت عمرؓ سے اور پھر حضرت عمرؓ افضل ہیں اور پھر ظنون باہم متعارض ہیں درمیان حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے فخر الاسلام بزدوی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت والجماعت ان دونوں صاحبوں کو برابر سمجھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے چنانچہ امام ابوحنیفہ رح سے روایت ہے کہ انہ ما فضل عثمانؓ علی علیؓ یعنے وہ حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ پر فضیلت نہیں دیتے تھے علامہ ابن عبدالبر استیعاب میں لکھتے ہیں قال ابو عمرو قف من اہل السنۃ فی علیؓ وعثمانؓ فلم یفضلوا احدا منہما علی صاحبہ منہم مالک بن انسؒ ویحیی بن سعید القطانؒ۔

(۳) کوفہ کے اہل سنت وجماعت مثل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر فضیلت دیتے تھے چنانچہ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی میں سیوطی لکھتے ہیں وجزم الکوفیون و منہم سفیان الثوری بتفضیل علیؓ علی عثمانؓ یعنے کوفے کے لوگ کہ ان میں سے سفیان ثوری بھی ہیں بالجزم یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں اور شرح عقاید جلالی میں لکھا ہے کہ ابو بکر خزیمہ بھی حضرت علیؓ ہی کی فضیلت کے قائل تھے عن ابی بکر خزیمۃ تفضیل علیؓ علی عثمانؓ شرح کبیر جوہر اللقانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداءً امام مالکؒ کا بھی یہی عقیدہ تھا بعد میں توقف کیطرف مائل ہوگئے تھے وقال بعض اہل السنۃ بتقدیم علیؓ علی عثمانؓ وبہ قال مالکؒ اولا ثم وقف امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ خواہی الاطعان میں تفضیل علیؓ علی عثمانؓ میں لکھتے ہیں سہ من بعد تفضیلنا الشیخین معتقدی + تفضیلہ قبل ذی النورین فی بابی (مرآۃ الجنان للیافعی) اکثر محدثین مثل حاکم وغیرہ بھی اسی کے قائل تھے (بستان المحدثین للمحدث الدہلوی) اس سے بھی زیادہ ایک اور ثبوت ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بھی یہی مسلک تھا چنانچہ الخصائص میں امام نسائی لکھتے ہیں عن علاء بن عرار قال سألت ابن عمر رضی اللہ عنہما وہو فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن علیؓ وعثمانؓ فقال اما علی فلا تسألنی عنہ انظر الی قرب منزلہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی المسجد بیت غیر بیتہ فاما عثمانؓ فانہ اذنب ذنبا عظیما تولی یوم التقی الجمعان فعفی اللہ عنہ وغفر لہ واذنب فیکم دون ذلک فقتلتموہ

(۴) علامہ عبدالبر استیعاب مین لکھتا ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت مین بہی سلف کا مذہب مختلف رہا چنانچہ انکا قول ہے واختلف السلف ایضا فی تفضیل علیؓ و ابی بکرؓ اسی کے ذیل مین لکھتے ہین عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفة وابی سعید الخدری وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب ول من اسلم و فضله هؤلاء علی غیره یعنی سلمان فارسی اور ابی ذر غفاری اور مقداد و عمار بن یاسر وخباب وخذیفہ وابی سعید خدری و زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہو کہ حضرت علی بن ابی طالب وہ شخص ہین جو سب سے پہلے اسلام لائے ہین اور یہ اصحاب حضرت علیؑ کو انکے غیر پر فضیلت دیتے ہین +

علامہ عبدالبر استیعاب مین عبدالرزاق سے نقل کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عمرؓ کو ابوبکرؓ پر فضیلت دے تو مین اسکو منع نہین کرتا اور اگر علیؑ کو ابوبکرؓ سے افضل سمجھے تو بہی مین اسکو منع نہین کرتا اگرچہ ان دونون سے محبت رکھے پس عبدالرزاق کہتا ہے کہ مین نے اس بات کو وکیع سے بیان کیا اسکو یہ بات نہایت پسند آئی +

(۵) امام تاج الدین سبکی کہ ہمارے علماء شافعیہ مین بڑے مستند شمار کیے جاتے ہین طبقات الکبری مین نقل کرتے ہین کہ بعض متاخرین کا یہ مسلک تہا کہ حضرت حسنین علیہم السلام کو باعث جزئیت بضعة الرسول کے خلفاء رضی اللہ تعالی عنہم پر فضیلت دیتے تہے چنانچہ جلال الدین سیوطی الخصائص مین امام علم الدین عراقی سے نقل کرتے ہین کہ حضرت سیدہ اور انکے بہائی ابرہیم باتفاق سب صحابہ سے افضل ہین امام مالک کا قول ہے ما افضل علی بضعة من النبی صلی اللہ علیہ احداً

(۶) تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین علامہ جلال سیوطی تحریر فرماتے ہین حکی الخطابی عن بعض مشائخہ انه قال ابوبکر خیر- وعلی افضل غرضکہ ان سب تقریرون کا ماحصل یہ ہے کہ تفضیل ظنی ہے اور اسکے ظنی ہونے پر سلف نے اتفاق کیا ہے فضلهم علی ترتیب الخلافة قطعی نہین اور ہمارے اہل سنت وجماعت اسکے برخلاف عقیدہ رکہنے والے کو بدعتی وغیرہ سے تعبیر نہین کر سکتے ورنہ سلف صالحین تک اسکا اثر پہونچ سکتا ہے +

بعض لوگون نے اس جگہہ ایک اعتراض کیا ہے کہ فضیلت کے ظنی سمجہنے سے مخالفت اجماع کی لازم آتی ہے یہ روایات جو فضیلت کے ظنی ہونے کی بابرہ مین نقل ہوئے ہین شاذ ہین - انکی طرف چندان التفات نہین کیا جاسکتا - کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر اجماع ہو چکا ہے اور اجماع دلائل قطعیہ مین سے ہے پس افضلیت کو بہی قطعی سمجہنا چاہیئے +

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ اجماع دلیل قطعی ہے لیکن اجماع کے تمام اقسام قطعی نہین چنانچہ کتب اصول فقہ مین اس کی مفصل بحث موجود ہے قطعی اسکو کہا جاتا ہے کہ جس مین اصلا اختلاف نہ ہو اور جس مین اختلاف ہو اگرچہ وہ اختلاف شاذ ہی ہو ظنی ہے اور قطعیت کی حد سے نکل جاتا ہے اگرچہ شاذ ہونیکی وجہ سے خلاف چندان قابل اعتماد بہی نہ ہو لیکن اس اجماع کا درجہ قطعیت سے گہٹا رہتا ہے *

علاوہ برین اگر اجماع ہوا ہے تو اسی فضلیت ظنی پر ہوا ہے اور صاحبان اجماع نے اسکی قطعیت پر حکم نہین لگایا چنانچہ ہم سابقا ائمہ کلام مثل ابوبکر باقلانی۔ اور امام الحرمین اور حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ کے اقوال نقل کر چکے ہین انکے بیانون سے واضح ہوتا ہے کہ اس مسئلہ مین فضلیت انکے نزدیک صفت ظنیت سے محکوم بہ ہے نہ عارض حکم بعد از اجماع نہایت الامر یہ ہے کہ اجماع سے ترتیب خلافت کا ثبوت ملتا ہے نہ فضلهم علی ترتیب الخلافۃ کا چنانچہ پیشتر ثابت ہو چکا ہے کہ سلف کا حضرت عثمانؓ کے احق بالخلافت ہونے پر اجماع اور افضل ہونے پر اختلاف ہے پس ثابت ہوا کہ قطعیت خلافت سے قطعیت فضلیت ہرگز لازم نہین آتی *

طالوت ایک مومن بادشاہ اور خلیفہ وقت تہا حضرت داؤد اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اسکے عہد مین موجود تہے اور اسکے تابع حکم تہے *

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ طالوت ان انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل تہا *

خلاصہ کلام یہ ہے کہ محققین اہل سنت وجماعت کے نزدیک فضیلت کی اصلیت خدا کو معلوم ہے کسی کو اسپر پوری اطلاع نہین *

خلفاء اربعہ کی مدح وثنا مین حدیثین وارد ہین۔ اور باہم متعارض ہین اور سلف کا افضلیت کی بارہ مین اختلاف ہے اور ایک بات پر اجماع قطعی نہین ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون افضل اور اعلی ہے *

چونکہ افضلیت سے اکثریت ثواب مراد ہے۔ اکثریت ثواب کا ثبوت صرف مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے مل سکتا ہے۔ اور احادیث مین تعارض واقع ہے۔ پس جبکہ تعارض واقع ہو تو جانب اولے کو ترجیح دینا چاہیے اور احادیث قوی اور ضعیف کا خیال رکہنا چاہیے *

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین۔ قال احمد بن حنبل واسمٰعیل بن اسحاق القاضی واحمد بن علی بن شعیب النسائی وابو علی النیسابوری لم یرو فی فضائل احد من الصحابۃ

بالاسانید الجیاد ماروی فی فضائل علی بن ابی طالبؑ یعنی امام احمد بن حنبل و قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور امام احمد بن علی بن شعیب النسائی۔ اور ابو علی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ جس قدر جید سندونکی ساتھ حدیثیں جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں روایت ہوئی ہیں ویسے کسی ایک صحابی کے حق میں نہیں ہوئیں +

اسکے ماسوا اگر جناب امیرؑ کے خصوصیات کو دیکھا جائے اور آپکے امور کثرت ثواب کے اسباب پر غور کی جائے تو جناب امیرؑ ہی افضل الناس اور خیر البشر نظر آتے ہیں +

لیکن اگر یہ خیال کیا جائے کہ کثرت ثواب کی وجہ سے افضل ہونا تو امر ظنی ہے تو اس خیال کے دور کرنے کے لیے ہم آپکے الاجمع عزایا الفضل و الخلال الحمیدہ کیطرف ایک نظر ڈالتے ہیں جس سے ہمارا ظن بالکل رفع ہو جاتا ہے اور آپ کی افضلیت کا آفتاب یقین کی آنکھوں میں چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے +

(ب) اب تتبع احوال جناب امیرؑ سے پیشتر ہم افضلیت کے اقسام بیان کرتے ہیں ظاہر ہے کہ فضیلت باعتبار اپنے اقسام کے تین قسموں میں منحصر ہے۔ فضیلت نفسانی۔ اور فضیلت جسمانی۔ اور فضیلت خارجی +

ہم اس تیسرے باب میں اقسام ثلثہ فضیلت میں جناب امیرؑ کی افضلیت لوگوں کو دکھائیں گے۔ پھر چوتھے باب میں ہم آپ کے خصوصیات اور اسباب کثرت ثواب کو لوگوں کی تشفی کے لیے نقل کرینگے +

اس باب میں ہم چند امور یعنے جناب امیرؑ کا ذکر داخل عبادت ہونا۔ اور انکی شان میں جس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ انکی نسبت محدثین کی رائے اور جناب امیرؑ کی مثل کسی نے اکتساب فضائل نہیں کیا۔ اور جناب امیرؑ کے فضائل و مناقب کا لا تحصےٰ ہونا۔ اور جناب امیرؑ کا روحانی حلیہ۔ اور جناب امیرؑ کا جامع مدارج فضل ہونا بطور تمہید کے لکھکر پھر ہم آپکے فضائل نفسانی اور جسمانی اور خارجی کو تفصیل وار لکھینگے +

جناب امیر کا ذکر داخل عبادت ہونا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علیؑ خیر اعمامی حمزہؑ و ذکر علیؑ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار و المتقی فی کنز العمال) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے تمام بھائیوں میں سے بہتر علیؑ ہیں اور تمام چچوں سے بہتر حمزہؑ ہیں۔ اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے +

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادۃ اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے

جناب امیر کی شان مین جو احادیث کہ وارد ہوئی ہین انکی نسبت محدثین کی راے

اخرج الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما ورد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلی و کذلک قال اسمعیل بن اسحاق القاضی و ابو علی النیسابوری و احمد بن شعیب النسائی لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الجیاد اکثر مما جاء فی علی (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب للعلامۃ ابن عبد البر و صواعق محرقہ للعلامۃ ابن حجر والخوارزمی و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والثعلبی فی تفسیرہ و ابن طلحہ الشافعی فی مطالب السئول) حاکم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کسیکے لیئے اسقدر فضائل نہین وارد ہوئے جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے لیے وارد ہوئے ہین اسمعیل بن اسحاق القاضی اور ابو علی نیشاپوری بھی یہی کہتے ہین اور امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحابہ مین سے کسی کی شان مین جناب امیر کی شان سے زیادہ حدیثین جید اسانید کے ساتھ روایت نہین ہوئین ✦

قال عبد اللہ بن مسلم بن قتیبۃ فی کتاب الامامۃ والسیاسۃ ان رجلا من ہمدان یقال لہ برد قدم علی معاویۃ فسمع عمرو بن العاص یقع فی علی فقال لہ یا عمرو ان اشیاخنا سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فحق ذلک ام باطل قال عمرو حق وانا ازیدک انہ لیس احد من صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ مناقب مثل مناقب علی الا انہ شارک فی قتل عثمان رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن قتیبہ کتاب الامامۃ والسیاستہ مین لکھتے ہین کہ ہمدان کا ایک باشندہ جسکا نام برد تھا معاویہ کے پاس گیا وہان اسنے سنا کہ عمرو بن العاص جناب امیر علیہ السلام کو برا بھلا کہہ رہا ہے برد کہنے لگا اے عمرو ہمارے بزرگون نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے آیا یہ بات سچ ہے یا جھوٹ ہے عمرو بن عاص کہنے لگا مین سچ ہے اس سے بھی بڑھکر سناؤن کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے مناقب اتنے نہین ہین جسقدر کہ جناب امیر کے مناقب ہین۔ مگر کیا کرین وہ حضرت عثمان کے قتل مین شریک ہوئے ہین ✦

جناب امیر کی مانند کسی نے اکتساب فضائل نہین کیا

عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکتسب مکتسب مثل فضل علی یھدی صاحبہ الی الھدی و یردہ عن الردی (اخرجہ الطبرانی) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی شخص نے علیؑ کی مثل فضل کا اکتساب نہین کیا وہ اپنے دوست کو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور برائی سے پھیرتا ہے ٭

جناب امیرؑ سے فضائل مین نہ پہلے لوگ سبقت لے گئے ہین نہ پچھلے لوگ ان کو پہونچ سکین گے

عن الحسن انہ قال حین قتل علی لقد فارقکم رجل ما سبقہ الاولون ولا یدرکہ الاخرون (اخرجہ احمد والنسائی والدولابی والطبرانی فی الکبیر وابن جریر الطبری فی تاریخہ) جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے حضرت امام حسن علیہ السلام خطبہ مین کھڑے ہوکر فرمانے لگے اے لوگو تم سے آج ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اس سے کسبیات مین بڑھے ہوئے نہین تھے اور پچھلے ان تک نہ پہونچ سکین گے ٭

جناب امیرؑ کے فضائل کا لاتحصیٰ ہونا

عن مجاھد سأل رجل من ابن عباس سبحان اللہ ما اکثر فضائل علیؑ وانی لاظنھا ثلثۃ الاف فقال لہ ابن عباس ھی ثلاثین الف اقرب من ثلاثۃ الاف ثم قال ابن عباس لو کان الشجر اقلام والبحر مداد والانس کتاب والجن حساب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط ابن الجوزی) مجاہد کہتے ہین ابن عباسؓ سے ایک شخص نے کہا سبحان اللہ جناب امیرؑ کے فضائل کتنے بہت ہین میرا خیال ہے کہ تین ہزار ہون گے ابن عباسؓ نے کہا تین ہزار کیا تیس ہزار کے قریب ہونگے پھر ابن عباسؓ کہنے لگے اگر دنیا کے تمام درخت قلم بنجائین اور سمندر سیاہی ہوجائین اور انسان لکھنے والے اور جن حساب کرنیوالے ہون تو بھی علیؑ کے فضائل کو حصر نہین کرسکین گے ٭

(۲) عن علی بن الحسینؑ عن ابیہ عن جدہ امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علی فضائل لا تحصیٰ کثرۃ فمن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بھا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم ومن استمع الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالاستماع ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبھا بالنظر ثم قال النظر الی علی بن ابی طالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ ولا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایۃ علیؑ والبراءۃ عن اعدائہ (اخرجہ الخوارزمی ومحمد بن یوسف الکنجی

الشافعی والحافظ الہمدانی فی مناقب جناب زین العابدین اپنے والد ماجد جناب امام حسینؑ سے اور وہ انکی جد امجد امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ پروردگار عالم نے میری بہائی علی کے فضائل اسقدر بنائی ہیں جنکی کثرت کا احصی نہیں ہوسکتا پس جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو اقراری ہو کر لکھے اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا۔ اور جو شخص اسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کو لکھتا ہے جب تک کہ وہ لکھتا رہتا ہے فرشتے اوس کے گناہوں کے لیے خدا سی مغفرت مانگتے رہتے ہیں اور جو شخص کہ اُسکے فضائل میں سی کسی ایک فضیلت کو سُنتا ہے خدا تعالی اُسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی کانوں سے بذریعہ ناجائز کلام سننے کی کئے ہیں بخشدیتا ہے۔ اور جو شخص کہ اوسکے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کیطرف نگاہ کرتا ہے تو خدا تعالی اوسکے وہ گناہ جو کہ اوسنے اپنی آنکھوں سے بذریعہ ناجائز نگاہ کرنیکے کئے ہیں بخشدیتا ہے پہر ارشاد کیا کہ علیؑ ابن ابی طالب کیطرف دیکھنا عبادت ہے اور اُسکا ذکر خدا کی بندگی ہے خدا تعالی کسی مومن کے ایمان کو قبول نہیں کرتا مگر علی کی دوستی اور اُسکے دشمنوں کا بیزار ہونیکے وجہ سی **تنبیہ** علے العموم فضائل تین قسم پر ہیں۔ فضائل نفسانی۔ فضائل جسمانی۔ فضائل خارجی۔ فضائل نفسانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نفس ناطقہ انسانی سے ہوتا ہے جنکو اخلاق حسنہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اصل اصول فضائل وہی ہیں انہیں کی وجہ سے انسان رتبہ بہیمی سے درجہ ملکوتی حاصل کرتا ہے فضائل جسمانی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق انسان کے جسم کے ساتہہ ہوتا ہی جیسے جسم کا سڈول ہونا جسکو حسن او رخوبصورتی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور قوت بدن وغیرہ ✤

فضائل خارجی سے وہ فضائل مراد ہیں جنکا تعلق نہ انسان کے روح سے ہوتا ہے اور نہ جسم سے بلکہ انسان کے جسم و جان سے الگ ایسی اسباب انسان کے لئے فراہم ہوجاتے ہیں جنکی وجہ سے وہ اپنے ہم جنسوں سے افضل کہا جاتا ہے جیسے حسب و نسب کا کہراپن۔ قرابت کا اچہا ہونا۔ اولاد کا صالح ہونا۔ بیوی کا نیک ملنا۔

قبل اسکے کہ ہم جناب علیہ السلام کے فضائل نفسانیہ کے لکھنے کو شروع کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم آپ کی روحانی تصویر جسکو روحانی حلیہ بہی کہا جاسکتا ہے لوگوں کی نگاہوں میں جلوہ کریں آپکا جسمانی حلیہ فضائل جسمانیہ میں لکھا جائیگا۔

جناب امیر علیہ السلام کا روحانی حلیہ

(۱) قیل ان معاویۃ قال لضرار الصدائی یا ضرار صف لی علیا فقال اعفنی یا امیر قال لتصفنہ قال اما اذ لابد من وصفہ کان واللہ بعید المدی۔ شدید القوی۔ یقول فصلا و یحکم عدلا۔ یتفجر العلم من جانبہ و ینطق الحکمۃ عن لسانہ یستوحش من الدنیا و زہرتہا و یانس اللیل و وحشتہ

وکان غزیر العبرة ـ طویل الفکرة ـ یعجبه من اللباس ما قصر ومن الطعام ما خشن ـ کان فینا کاحدنا یجیبنا اذا سالناه ـ ویاتینا اذا دعوناه ـ ونحن واللہ مع تقریبه ایانا وقربه منا ـ لا نکاد نکلمه هیبته له ـ یعظم اهل الدین ـ یقرب المساکین ـ لا یطمع القوی فی باطله ـ ولا ییأس الضعیف عن عدله ولقد رأیته فی بعض مواقفه ـ وقد ارخی اللیل سدوله ـ وغارت نجومه ـ قابضا علی لحیته یتململ تململ السلیم ـ ویبکی بکاء الحزین ـ ویقول یا دنیا غری غیری ـ الی تعرضت ـ ام الی تشوقت ـ هیهات هیهات ـ قد باینتک ثلاثا لا رجعة فیها فعمرک قصیر ـ وخطرک کثیر ـ اٰہ اٰہ ـ من قلة الزاد ـ وبعد السفر ـ فبکی معاویة فقال رحم اللہ ابا حسن کان واللہ کذلک فکیف حزنک علیه یا ضرار ـ قال حزن من ذبح ولدها فی حجرها (اخرجه الدولابی وابو عمرو ابن عبد البر فی الاستیعاب فی المنتقی فی کنز العمال وابن حجر فی صواعق المحرقة) کہتے ہین کہ امیر معاویہ نے ضرار صدائی سے کہا ای ضرار مجھ سے علی علیہ السلام ہے کے اوصاف بیان کر ضرار نے کہا اے امیر مجھے اس سے معاف رکھ ـ معاویہ نے کہا تجھے ضرور انکے اوصاف بیان کرنا ہونگے ـ ضرار نے کہا جبکہ مجھے انکے اوصاف بیان کرنے پر مجبور ہی کیا جاتا ہی تو واللہ وہ دور کے کام والے اور بڑی قوتون والے تھے بزرگی سے بات کرتے تھے اور عدل سے حکم دیتے تھے علم کا دریا انکے دل سے موجزن تہا حکمت انکی زبان سے بولتی تھی ـ وہ دنیا اور دنیا کی خوبیون سے گریز کرتے تہے ـ وہ اندہیری رات اور اسکی وحشت سے مانوس تھے ـ وہ رونے کو پسند کرتے تہے ـ اور دور دراز فکر مین ڈوبے رہتے تہے ـ انکو کپڑا چھوٹا اچھا لگتا تہا ـ اور انکو کہانے مین کرخت چیز بہلی معلوم ہوتی تہی ـ وہ ہم مین ہمارے جیسے تہے ـ وہ ہمکو جواب دیتے تہے جبکہ ہم انسے پوچھتے تہے ـ وہ ہمارے پاس آتے تہے جب ہم انکو بلاتے تہے خدا کی قسم ہے کہ ہم باوجود انکے قریب کے انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے کلام نہین کرسکتے تہے وہ اہل دین کی تعظیم کرتے تھے مسکینون کو اپنے پاس بٹہاتے تہے ـ انکے خوف سے کوئی زبردست اپنی بیہودگی کی خواہش دل مین نہین لاسکتا تہا ـ ضعیف انکے عدل سے ناامیدی کا مونہ نہین دیکہتا تہا ـ مینے انکو بعض مقامات پر دیکہا جبکہ رات کا گہٹا ٹوپ اندہیرا چہایا ہوا تہا ـ اور ستارے سیاہی مین ڈوبے ہوئے تہے وہ اپنی ریش مبارک کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ ہل رہے تہے ـ اور نرم آواز سے رو رہے تھے ـ اور فرما رہے تہے ـ ای دنیا! میرے سوا کسی اور کو فریب دے ـ میرے کیون سامنے آئی ہے یا مجھ سے شوق رکھتی ہے ـ افسوس افسوس مینے تجھے تین طلاقین دی ہین جن مین ہرگز رجعت کی گنجایش نہین ـ تیری عمر بہت تہوڑی ہے ـ اور تیرے دکھ بہت بڑے ہین ـ آہ آہ ـ تہوڑا زاد ہے ـ اور دور کا سفر ہے ـ امیر معاویہ سنکر رونے لگا ـ اور کہنے لگا خدا ابوالحسن پر رحم کرے ـ واللہ وہ ایسے ہی تہے ـ

ای ضرار انکے مرنے سے تجھ کیسا رنج ہوا ہے ضرار کہنے لگا۔ ایسا رنج ہے کہ جس طرح سے کسی عورت کی گود مین اسکا بیٹا ذبح کیا جائے۔

(۲) عن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعۃ الاتخبرنی عن ابی بکر و علی فان ابا بکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیہ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ واللہ ما شئت من ضرس قاطع۔ البسطۃ فی النسب وقرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومصاہرتہ والسابقۃ فی الاسلام والعلم والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ احمد والذہبی) سعید بن العاص سے نقل ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے پوچھا مجہ سے علی اور ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہما کا حال بیان کر کہ باوجود اسکے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ معمر بھی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے مین سبقت بھی رکھتے تھے۔ پھر لوگ جناب علی کے کیون زیادہ مشتاق تھے عبداللہ بن عیاش کہنے لگے ای میرے بھتیجے جو بات کہ تجھے پسند آتی ہو اسی مین علی کے بدولت تھے بلنسبگاہرا پن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ حضرت کی دامادی سے مشرف ہوئے سلام مین سبقت۔ قرآن کا علم سنت مین تفقہ حرب مین بہادری بخشش مین جود۔

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وقد سالہ الناس ای رجل کان علیا قال کان قد ملأ جوفہ علما وحلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد) ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگون نے ان سے پوچھا جناب علی کیسے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت کے ساتھ انکا پیٹ علم اور حکمت اور ہیبت اور شجاعت سے بھرا ہوا تھا۔

(۴) عن ابن عباس فی علی بن ابی طالب کان واللہ لیشبہ القمر الباہر والاسد الخادر والفرات الزاخر والربیع الماطر الباکور الربیع الابرار من الباب التاسع والسبعین) ابن عباس سے جناب کی شان کے متعلق روایت ہو کہ واللہ حضرت علی علیہ السلام چودہوین رات کو چاند اور بن کے شیر اور موجزن نہر دریا اور صبح کے برستے ہوئے ابر کے مشابہ تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کا جامع مدارج فضل ہونا

مدارج فضل کے متعین کرنے مین لوگون نے بہت کچھ طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن خدا تعالی نے قرآن مجید مین جنکا ذکر کیا ہے حقیقۃ وہی مدارج فضل ہین ہمارا انسانی قیاس ہے ایسے مدارج کا مقرر کرنا ضرور

ہ اعتباری ہے ✤
جب ہم خدائے عزو جلال کے کلام پاک کو پڑھتے ہین تو آیہ وافی ہدایہ اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و الصدیقین والشہداء و الصالحین سے ہماری سرگشتہ عقل کو یہ پتہ ملتا ہے کہ حقیقۃً مدارج فضل چار ہین اور بس۔ مرتبہ انبیا علیہم السلام۔ مرتبہ صدیقین۔ مرتبہ شہدا۔ مرتبہ صالحین ✤
اس بات پر تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اس آیت مین۔ صدیقین اور شہداء۔ اور صالحین انبیا سے مغایر ہین۔ لیکن ان صفات ثلٰثہ مین مفسرین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان تینون اوصاف سے موصوف واحد مراد ہے۔ اور بعض کے نزدیک ہر صفت سے موصوف جداگانہ مراد ہے یعنی صدیق اور ہین اور شہید اور ہین۔ اور صالحین اور ہین ✤
اگر خداوند تعالی اپنے کرم عمیم سے کسی اپنے خاص بندے کو یہ تینون اوصاف عطا فرماے۔ تو کیا کہنا ہے جناب امیر علیہ السلام کی ذات مستجمع الصفات مین بجز منصب نبوت کے یہ تینون اوصاف بفحوای نور علےٰ نور۔ موجود تھے ✤
(اول) صدیق۔ یعنے جسکی عادت پر صدق غالب ہو۔ صدق مومنون کی صفات فاضلہ مین سے ایک ممتاز صفت ہے کیونکہ ایمان کی تکمیل تصدیق بالقلب کے سوا نہین ہوسکتی ✤
بعض مفسرین کا قول ہے کہ صدیق سے وہ شخص مراد ہے کہ تمام امور دین کی تصدیق کرے اور دین کی کسی امر مین شک نلائے چنانچہ آیۂ والذین اٰمنوا باللہ و رسلہ اولئک ہم الصدیقون سے یہی معنے ثابت ہوتے ہین ✤
مفسرین نے صدیقین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب مراد لیے ہین ✤
بعض کے نزدیک صدیق اسکو کہتے ہین جو اسلام لانے مین سب پر سبقت رکھتا ہو اور سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرے ✤
جناب امیر علیہ السلام کیا بوجہ سبقت اسلام اور کیا باعتبار تصدیق امور دین۔ سرگروہ افاضل اصحاب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر اور تمام صدیقون سے افضل اور سید الصادقین تھے ✤
(۱) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فی قولہ تعالےٰ یا ایہا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصٰدقین قال مع علےؑ لانہ سید الصادقین (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ و ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء و ابن عساکر و ابوبکر بن مردویہ السیوطی فی تفسیر الدر المنثور و سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس آیت مین کہ اے وہ لوگو تم ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور سچون

کے ساتھ ہو جاؤ یعنی جناب علی کے ساتھ ہو جاؤ کیونکہ وہ تمام سچوں کے سردار تھے ✦

(۲) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت اول من امن بی و صدق و انت صدیق الاکبر (اخرجہ الحاکم و الدیلمی و الطبرانی فی ریاض النضرۃ) سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو وہ شخص ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے اور تو صدیق اکبر ہے

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال علی انا عبد اللہ و اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا صدیق الاکبر لا یقولہا ذلک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب و النسائی فی الخصائص و الحاکم فی المستدرک و الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ و ابن عاصم فی السنۃ و الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ و العقیلی) عباد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ جناب امیر فرماتے تھے میں خدا کا بندہ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ بولنے والا میں نے سب سے پہلے سات برس نماز پڑھی ہے ✦

(۴) عن ابن عباس و ابی لیلیٰ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن الیاسین و حزقیل مومن ال فرعون و علی ابن ابی طالب و ہو افضلہم (اخرجہ النجار عن ابن عباس و احمد عن ابی لیلی) صواعق محرقہ۔ ابن عباس اور ابو لیلے رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق تین ہیں حبیب النجار جو یاسین میں مسیح پر ایمان لانیوالا اور حزقیل آل فرعون میں جناب موسی علیہ السلام پر ایمان لانیوالا۔ اور علی بن ابیطالب اور وہ ان سے افضل ہے ✦

(۲) شہید اسکے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ شہید کے معنے اور شاہد کے معنے ایک ہیں یعنی رسالت پر شہادت دینے والا اور بعض نے کہا مقتول فی سبیل اللہ مراد ہے۔ یہ دونو معنے جناب امیر علیہ السلام کی ذات اقدس پر صادق آتے ہیں ✦

شہید بمعنے شاہد ✦

عن عباد بن عبد اللہ الاسدی قال سمعت علیاً یقول ہو علی المنبر ما من قریش رجل الا و قد نزلت فیہ آیۃ او آیتان فقال رجل فما نزل فیک فغضب ثم قال اما انک لو لم تسالنی علی رؤس القوم ما حدثتک ویحک ہل تقرء سورۃ ہود ثم قرء افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاہد منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ و انا شاہد منہ اخرجہ ابن مردویہ و فقیہ ابن مغازلی

وابن ابی حاتم وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی الباب النزول و
ابن جریر الطبری وابن منذر وابو الشیخ وابن مردویہ صاحب تفسیر معالم التنزیل) عاد بن عبداللہ الاسدی
کہتے ہین مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ قریش مین سے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسکی
حق مین ایک یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے پوچھا آپ کی شان مین کون سی آیت نازل ہوئی
ہے جناب امیر نے غصے ہوکر فرمایا اگر تو نے سب کے سامنے نہ پوچھا ہوتا تو مین ہرگز تجھے نہ بتاتا ۔ افسوس ہے تو نے
سورۂ ہود کو نہین پڑہا افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ یعنے آیا جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن
پر ہے اور اسی کے متصل ایک گواہ آئے اسی کی طرف سے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو علی بینۃ من
ربہ ہین اور یتلوہ شاہد منہ مین ہون ❖

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ویتلوہ شاہد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جو شخص کہ اپنے رب کے دلیل روشن پر ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۔ اور اسی کے متصل ایک
گواہ آئے اسی کی طرف سے وہ علی ابن ابیطالب ہین خاصۃً ❖

شہید بمعنے مقتول فی سبیل اللہ ❖

عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیاً وقبلہ وھو
یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر گلے سے لگائے ہوئے ہین اور انہین
چومتے ہین اور فرماتے ہین میرا باپ قربان ہو اکیلا ہے اور شہید ہونیوالا ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام کی شہادت کی نسبت حضرت نے بہت سی پیشین گوئیان فرمائی ہین وہ سب حدیثین
اپنے مقام پر درج ہین ❖

(سوم) مرتبہ صالحین کا ہے جسکی تعریف یہ ہے الصالح ھو الذی یکون صالحاً فی اعتقادہ وفی عملہ
یعنے صالح وہ ہے جو اپنے اعتقاد اور اعمال مین صالح ہو ۔ کیونکہ جہل سے فساد فی الاعتقاد ہے ۔ اور معصیت
سے فساد فی العمل پیدا ہوتا ہے ۔ جناب امیر علیہ السلام باب حکمت تھے اسلیے فساد فی الاعتقاد سے محفوظ
تھے ۔ اور دامن عصمت سی طاہر تھے اسلیے فساد فی العمل سے معصوم تھے کیون نہ ہو جسکو خدای پاک اپنی
کلام مجید مین صالح المومنین کا لقب عطا فرمائے اس سے فساد فی الاعتقاد اور فساد فی العمل کس طرح سے
ظاہر ہوسکتا ہے صدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمساً هو احب الیّ من الدنیا وما فیها فاما الخامسة فلست اخشی ان یرجع زانیاً بعد احصان ولا کافراً بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو پانچ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ وہ تمام دنیا و ما فیہا سے مجھے محبوب ہین چنانچہ پانچوین ان مین سے یہ ہے کہ مجھے اسپر ہرگز خوف نہین کہ وہ بیر پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے اور ایمان لانے کے بعد کفر کیطرف لوٹ جاوے ؛

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ هو مولاه وجبریل وصالح المؤمنین قال هو علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ وابن عساکر) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کی تفسیر مین (کہ وہ اللہ اسکا مددگار ہے اور جبریل اور مومنون کا نیکوکار) مومنون کے نکوکار سے علی بن ابیطالب مراد ہین ؛

عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وصالح المومنین علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم وابن ابی حاتم والمتقی فی کنز العمال) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابیطالب ہین پس ثابت ہوا کہ جناب امیر علیہ السلام جامع صفات ثلاثہ تھے جنکا خدا نے اپنی کلام پاک مین ذکر کیا ہے

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل نفسانی کا بیان

جناب امیر کے فضائل علمیہ کا بیان

ظاہر ہے کہ جناب امیر تعنے علیہ التحیۃ والثنا کو حسب ارشاد حضرت باری عز اسمہ (قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون) یعنے کہدی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا برابر ہو سکتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے اور بفحوائے یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنی خداوند تعالیٰ و تقدس بلند کرتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین تم سے اور وہ لوگ کہ انکو علم دیا گیا ہے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فضیلت حاصل ہے اسکا مجملاً ذکر یہ ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام اصل فطرت مین ذکی الطبع پیدا ہوئی تھی جسکی وجہ سے پروردگار نے انکو استعداد علمی اور قابلیت نہایت اعلیٰ درجہ کی عطا کی تھی۔ اور جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام حکماء و عقلاء اور انبیاء کرام کی سرآمد تھی اور حضرت علی نے ابتداء سن تمیز بلکہ بعد ولادت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کنار عاطفت مین تربیت پائی تھی۔ اور حصول علم مین ہمیشہ سے انکی طبیعت راغب تھی۔ کبھی مثل دوسری اطفال کی لہو لعب کیطرف مائل نہین ہوئی۔ اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انکی تعلیم اور تربیت مین ہمیشہ کوشش بلیغ فرماتے تھے۔ اسوجہ سے جناب علی علیہ السلام کو وہ تعلیم حاصل ہوئی کہ جس مین تمام عقلاء زمانہ حیران رہ گئے۔ بلکہ جناب امیر علیہ السلام کو علم وفضل مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ خیال کرنا چاہیئے کہ جس علم کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے حضرت امیر علیہ السلام کو اس مین دستگاہ تام معلوم ہوتی ہے یہ مرتبہ دوسرے اصحاب کبار کو حاصل نہین ہوا۔ اول تو تمام صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین بعد بلوغ مشرف ہوئے ہین اور جناب امیر پانچ برس کے سن سے حضور مین رہے ہین۔ دوم حضرت امیر کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مصاحبت شبانہ روز حاصل تھی۔ اور دوسرے اصحاب اس شرف دائمی سے معذور تھے کبھی انکو حضور نبوی مین باریابی نصیب ہوتی تھی اور کبھی اس سعادت سے محروم رہتی تھی۔ اور حضرت علی ہر وقت حاضر ہوسکتے تھے +

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل علمی کا حال کسیقدر شرح وبسط کے ساتھ لکھتے ہین۔ اول ہم ان احادیث اور اقوال صحابہ کو پیش کرتے ہین جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام تمام صحابہ کرام سے اعلم تھے اور بفحوای آیہ وافی ہدایہ ومن یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا سب صحابہ پر فضیلت رکھتے ہین +

جناب امیر علیہ السلام کا سب صحابہ سے اعلم ہونا

(۱) اخرج البزار عن جابر بن عبد اللہ والعقیلی وابن عدی عن ابن عمر والطبرانی عن کلیہما و الحاکم عن علی وابن عمر والبغوی وابو نعیم عن علی قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وزاد البغوی فی روایۃ علی والطبرانی فی روایۃ ابن عباس مرفوعا فمن اراد العلم فلیات من بابہا وصححہ الحاکم ورواہ الجماعۃ وحسنہ الحافظ العلائی وابن حجر العسقلانی)

بزار نے جابر بن عبد اللہ سے اور عقیلی اور ابن عدی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے دونون سے اور حاکم نے جناب علیؓ سے اور ابن عمر سے اور امام بغوی نے اور ابو نعیم نے جناب علی سے روایت کیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے امام بغوی نے جو روایت جناب علیؓ سے کی ہے اور طبرانی نے عبد اللہ بن عباس کی روایت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے یہ الفاظ ورزیادہ روایت کیے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص علم تک پہونچنا چاہتا ہو اس

کو چاہیے کہ اسکے دروازہ سے داخل ہو حاکم نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ایک جماعت نے اسکی روایت کی ہے اور علائی اور ابن حجر عسقلانی دونوں حافظان حدیث نے اس حدیث کے حسن ہونیکی بابت لکھا ہے +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ و علی بابہا (اخرجہ الترمذی و ابو نعیم) جناب امیر سے روایت ہے کہ سرور دین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین حکمت کا گھر ہون اور علی اسکا دروازہ ہے +

(۳) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم امتی بعدی علی بن ابیطالب (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت مین میرے بعد سب سے زیادہ علم والا علی بن ابی طالب ہے +

(۴) عن ابن عباس قال واللہ لقد اعطی علی تسعۃ اعشار العلم ایم اللہ لقد شارککم فی عشر العاشر (استیعاب بن عبد البر) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ خدا کی قسم ہے کہ علی کو علم کی دہائیان دی گئی ہین اور خدا کی قسم ہے کہ تمکو دسوین حصہ مین شریک کیا ہے +

(۵) عن ابن عباس قسم علم الناس خمسۃ اجزاء فکان لعلی اربعۃ اجزاء و لسائر الناس جزء شارکھم علی فیہ فکان اعلمھم (اخرجہ البزار) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہین کہ لوگون کا علم پانچ حصون پر منقسم کیا گیا اور چار حصے جناب علی کو دیئے گئے اور تمام لوگون کو ایک حصہ دیا گیا اور اس مین بھی جناب علی کو شریک کیا گیا پس وہ ان سے اس حصہ مین بھی زیادہ علم والے تھے +

(۶) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب اعلم الناس باللہ و اعظم الناس حبا و تعظیما لاھل لا الہ الا اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ خواجہ ہر دو سرا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ علی بن ابی طالب تمام لوگون سے خدا کے ساتھ زیادہ تر علم رکھنے والے ہین اور سب لا الہ الا اللہ کہنے والون سے زیادہ تعظیم اور محبت کے لائق ہین +

(۷) عن عبد اللہ بن مسعود قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فسئل عن علی فقال قسمت الحکمۃ عشرۃ اجزاء فاعطی علی بن ابی طالب تسعۃ اجزاء و الناس جزء واحد (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا

ہوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی کی نسبت پوچھا گیا حضرتؐ نے فرمایا کہ حکمت دس حصوں پر تقسیم کی گئی ہے پس علی کو نو حصے سکے دیئے گئے اور ایک حصہ سب لوگوں کو دیا گیا ✤

(۸) عن عبد الملک بن ابی سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی بن ابی طالب قال واللہ ما اعلم (استیعاب) عبد الملک بن ابی سلیمان کہتا ہے کہ مینے عطا سے پوچھا کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین کیا کوئی شخص علی بن ابیطالب سے زیادہ تر علم والا تھا عطا نے جواب دیا خدا کی قسم ہے مین نہین جانتا ✤

(۹) عن مسروق قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمھم انتھی الی عمرو عبد اللہ ابن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت ھولاء فوجدت علمھم انتھی الی الرجلین علی وعبد اللہ بن مسعود ثم شاممت الاثنین فوجدت یفضل علی علی عبد اللہ (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) مسروق سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ ان کا علم عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو الدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور جناب علی کیطرف منتھے ہوتا ہے پھر مینے ان سب بزرگوارون کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیون کیطرف یعنے جناب امیر اور عبد اللہ بن مسعود کیطرف منتھے ہوتا ہے پھر مینے ان دونو صاحبون کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود پر جناب امیر فضیلت رکھتے ہین ✤

(۱۰) عن عبد اللہ بن مسعود قال علماء الارض ثلاثۃ عالم بالشام وعالم بالحجاز وعالم بالعراق فاما عالم اھل الشام فھو ابو الدرداء واما عالم اھل الحجاز فعلی بن ابی طالب واما عالم اھل العراق فاخ لکم وعالم اھل الشام وعالم اھل الشام وعالم اھل العراق یحتاجان الی عالم الحجاز وعالم الحجاز لا یحتاج الیھما (اخرجہ الحضرمی) نقل ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روی زمین پر تین عالم ہین ایک عالم شام مین ہے اور ایک عالم حجاز مین اور ایک عالم عراق مین پس اہل شام کا عالم ابو درداء رضی اللہ عنہ ہین اور اہل حجاز کے عالم جناب امیر علیہ السلام ہین اور اہل عراق کا عالم تمہارا ایک بھائی ہے (یعنے اپنی ذات بابرکت سے مراد لی ہے) اور عالم اہل شام اور اہل عراق دونون حجاز کے عالم کیطرف محتاج ہین اور اہل حجاز کا عالم ان دونون کیطرف احتیاج نہین رکھتا ✤

(۱۱) عن ابی الدرداء العلماء ثلاثۃ رجل بالشام یعنے نفسہ ورجل بالکوفۃ ھو عبد اللہ بن مسعود ورجل بالمدینۃ ھو علی بن ابی طالب وھو اعلم بالسنۃ منا (اخرجہ الحضرمی) ابی الدرداءؓ سے نقل ہے کہ تین

عالم میں ایک آدمی شام میں ہے (یعنے اپنی ذات سے مراد لی ہے) اور ایک آدمی کوفہ میں ہے اور وہ عبد اللہ بن مسعود ہے اور ایک آدمی مدینہ میں ہے اور وہ علی بن ابی طالب ہے، اور وہ سب سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زیادہ تر جاننے والا ہے ✦

(۱۲) عن علی قال علمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الف باب من العلم ففتح لی من کل باب الف الف باب (اربعین الرازی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم کے ہزار باب تعلیم کیے ہین پس ہر باب سے ہزار ہزار باب میرے لیے کھل گئے ✦

(۱۳) عن علی قال قلت یا رسول اللہ اوصینی فقال قل ربی اللہ ثم استقم فقلتھا وزدت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقال لیھنئک العلم یا ابا الحسن لقد شربت العلم شربا ونھلتہ نھلا (اخرجہ احمد) جناب علی کہتے ہین کہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی وصیت فرماوین حضور نے ارشاد کیا کہ یہ کہو کہ میرا رب اللہ ہی ہے پھر اسی پر استقامت کرو مینے جناب کو فرمانے کے موافق یہ کہا اور ان الفاظ کو اور بڑھایا کہ نہین مجھ مین توفیق مگر خدا کے ساتھ اسی پر توکل کرتا ہون اسی کی طرف رجوع کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اے ابو الحسن تجھے علم گوارا ہو تونے علم کو پی لیا ہے جو حق کہ اسکے پینے کا تہا اور نوش کیا تو نے اسے جو کہ حق اسکے نوش کرنیکا تہا ✦

(۱۴) عن ابن عباس قال سالہ الناس فقالوا ای رجل کان علیا قال کان ملأ جوفہ حکما وعلما وباسا ونجدۃ مع قرابتہ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ علی کیسے آدمی تہے ابن عباس نے کہا انکا پیٹ علم اور حکمت اور خوف خدا اور بزرگی سے بہرا ہوا تہا مع ذلک وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت قریبہ رکھتے تہے ✦

(۱۵) عن ابی الحازم قال جاء رجل الی معاویۃ فسالہ عن مسئلۃ فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فھو اعلم فقال یا امیر جوابک فیھا احب الی من جواب علی قال بئس ما قلت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یغرہ بالعلم غرا لقد قال لہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وکان عمر اذا اشکل علیہ شئ اخذ منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی حازم کہتے ہین کہ ایک آدمی نے معاویہ کے پاس آکر ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے جا کر پوچھ کیونکہ وہ زیادہ علم والے ہین اس نے کہا کہ اے امیر مجھے تمہارا جواب اُنکے جواب سے بہتر ہے معاویہ نے کہا کیا بُری بات تیرے مونہ سے نکلی ہے تونے ایسے شخص سے کراہت کی ہے جسکو جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

علم کے ساتھ انکے پیمانے کو پر کیا ہے اور بیشک انکے لیے کہا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے مرتبہ پر ہے موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے پوچھا کرتے تھے ۔

(۱۶) عن سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سلونی الا علیا (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار میں کوئی صاحب سوا جناب علی کے نہیں تھا جو یہ کہتا مجھ سے پوچھو ۔

(۱۷) عن ابی عمر قال ما کان احد من الناس یقول سلونی غیر علی ابن ابی طالب (اخرجہ البغوی) ابی عمر کہتے ہیں کہ سوا علی بن ابی طالب کے کوئی آدمی ایسا نہیں تھا جو یہ کہہ سکتا کہ مجھ سے پوچھو۔

(۱۸) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال هل لك فی فاطمة تعودها قلت نعم فقام متوکیا علی حتی دخلنا علی فاطمة فقال کیف تجدنك قالت واللہ طال حزنی واشتد فاقتی قال ثنا عبد اللہ بن احمد وجدت فی کتاب ابی بخط یدہ فی هذا الحدیث قال او ما ترضین انی زوجتك اقدمهم سلما واکثرهم علما واعظمهم حلما (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر) معقل بن یسار روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک روز جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ہمارے ساتھ فاطمہ علیہا السلام کی عیادت کو چلے میں نے عرض کیا ہاں میں حضور کی معیت میں چلتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے جب ہم جناب سیدہ علیہا السلام کے پاس پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ ہم تجھے ایسا کمزور کیوں دیکھتے ہیں حضرت سیدہ نے عرض کیا میرا غم طولانی فاقوں کے سبب شدت پر ہے عبداللہ بن احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کی کتاب میں انکی دستخطی اسحدیث میں یہ بھی لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔۔ کہ کیا تم راضی نہیں ہوتیں کہ ہم نے تمہیں ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو از روی اسلام سب میری امت سے سبقت رکھنے والا ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے ۔

(۱۹) عن بریدة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها ابصرت اباها دمعت عیناها قال ما یبکیك یا بنتی قالت قلة الطعم وکثرة الهم وشدة السقم قال لها اما واللہ ما عند اللہ خیر لما ترغبین الیہ یا فاطمة اما ترضین ان زوجتك خیر امتی اقدمهم سلما واکثرهم علما وافضلهم حلما واللہ ان ابنیك سیدا شباب اهل الجنة (اخرجہ الخوارزمی)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ خواجہ ہر دوسرا صلے اللہ علیہ وسلم مجہسے ارشاد فرمانے لگے اے بریدہ اٹھ ہماری ساتھ چل کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی بیمار پرسی کرین جب ہم انکے پاس گئے اور انہون نے ہم کو دیکھا تو بے اختیار رونے لگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی تمکو کس بات نے رلایا ہے عرض کرنے لگین کہانے کے نہ ہونے نے اور غم کی کثرت نے اور بیماریون کی شدت نے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا واللہ جو خدا کے پاس ہے کیا وہ بہتر نہین اس چیز سے کہ جسکی تم یا فاطمہ رغبت کرتی ہو۔ تم راضی نہین ہوتین کہ ہم نے تمکو ایسے شخص کی زوجہ بنایا ہے جو میری تمام امت سے بہتر ہے اور اسلام لانے مین ان سب سے مقدم ہے اور ان سب سے زیادہ عالم ہے اور ازروی علم سب سے افضل ہے واللہ بیشک تیری دونون بیٹے جوانان جنت کے سردار ہین ✤

(۲۰) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی لشیئ مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه ودخلت علیه لفاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة بعدك یا رسول فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الی فانکحته واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامت الله ایاك زوجتك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما اخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گیا مینے ان سے کہا آپ جنگ بدر مین شریک ہوئے ہین وہ کہنے لگے ہان مین شریک ہوا ہون مینے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات سنائین جو آپنے جناب علیؓ کی شان مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو وہ کہنے لگے اے میرے بیٹے مین تجھے سناتا ہون کہ جب جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور مرض نے آپ کو ناتوان کردیا حضرت سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیمار پرسی کو تشریف لائین مین سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف بیٹھا ہوا تھا جب جناب سیدہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ضعف کی شدت کو دیکھا تو رقت سے انکا گلا گھٹ گیا یہانتک کہ آنسو رخسار مبارک پر ظاہر ہوگئے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای فاطمہ تمکو کس بات نے رلایا ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہون آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ خداوند تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھکر تیرے والد کو اول انمین سے برگزیدہ کیا پہر دوبارہ دیکھکر ان مین سے تیرے خاوند کو چن لیا پس میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اور مینے اسکو اپنا وصی بنایا آیا تم خدا کی مہربانی کو نہین جانتے ہو کہ تمہارا خاوند تمام اہل زمین سے زیادہ علم والا ہے اور ان سے زیادہ حلم والا ہے اور ان سب سے اسلام لانے مین مقدم ہے ❖

(۲۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عیبۃ علمی (اخرجہ ابن عدی والمتقی فی کنز العمال) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا خزانہ ہے ❖

(۲۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی و دمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی وقال یا ام سلمۃ اشھدی واسمعی ھذا علی امیر المؤمنین وسید المسلمین وعیبۃ علمی وبابی الذی اوتی منہ والوصی علی الاموات من اھل بیتی وھو اخی فی الدنیا وقرینی فی الآخرۃ ومعی فی السنام الاعلی (اخرجہ ابو نعیم فی منقبۃ المطہرین والخوارزمی فی المناقب والشیرازی فی الالقاب) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ گواہ رہیو اور سن کہ یہ علی مومنون کا امیر اور مسلمانون کا سردار اور میرے علم کا خزانہ ہے اور میرے علم کا ایسا دروازہ ہے کہ جس سے لوگ داخل ہو سکتے ہین اور میرے اہل بیت کے مردون کا وصی ہے اور دنیا مین میرا بہائی اور آخرت مین میرا ہم صحبت ہے اور میرے ساتھ جنت کی اونچی جگہہ مین ہوگا ❖

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالقرآن

جناب امیر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو قرآن شریف حفظ کر لیا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تہا اور سب سے پہلے حضرت امیر ہی نے قرآن شریف کو جمع کیا ہے۔ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکہتے ہین ان علیاً احد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علی وہ شخص ہین کہ جمع کیا قرآن کو اور آنحضرت کی جناب مین اسے پیش کیا ❖

روی محمد بن سیرین عن عکرمۃ قال لما کان بیعۃ ابی بکر قعد علی فی بیتہ فقیل لابی بکر قد

کرہ بیعتک فارسل الیہ فقال اکرھت بیعتی قال لا قال ما اقعدک عنی قال رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوۃ حتی اجمعہ قال لہ ابوبکر فانک نعم ما رأیت قال محمد بن سیرین لعکرمۃ الفوہ کما انزل الاول قال لو اجتمعت الانس والجن ان یؤلفوا ھذا التالیف ما استطاعوا (رواہ ابوداود) محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ سے لوگون نے بیعت کی اور علی اپنے گھر مین بیٹھے رہے تو لوگون نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ علی نے آپکی بیعت سے کراہت کی ہے پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہلا بھیجا کہ کیا آپنے میری بیعت سے کراہت کی ہے آپنے جواب دیا کہ نہین پھر پوچھا کہ پھر آپکی گھر مین بیٹھے رہنے کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ میری یہ راے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ مین کچھ نہ کچھ ضرور زیادتی کیجاویگی لہذا میرے دل مین آیا کہ مین اپنی ردا سوا نماز کے اور وقت نہ اوڑھون جب تک کہ قرآن کو جمع کر لون حضرت ابوبکر نے کہا آپکی راے بہت مناسب ہے۔ محمد بن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن اسیطرح سے تالیف کیا ہے جیسے کہ اول مرتبہ نازل ہوا تہا عکرمہ نے کہا اگر تمام انس وجن جمع ہوکر ویسے تالیف کرنا چاہین تو ہرگز نہین کر سکین گے ✤

عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابطا علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن الیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علے تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب لکان فیہ العلم (تاریخ الخلفاء للسیوطی) تاریخ الخلفا مین سیوطی لکھتے ہین کہ محمد بن سیرین بیان کرتے ہین کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیعت سے تامل فرمایا جناب ابوبکر حضرت امیر سے ملے اور کہا کہ کیا آپ میری امارت سے کراہت کرتے ہین جناب امیر نے جواب دیا نہین لیکن مینے عہد کیا ہے کہ اپنی ردا کو سوا نماز کے نہ اوڑھونگا یہانتک کہ قرآن شریف کو جمع کر لون پس لوگون کا خیال ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے قرآن شریف کو ترتیب تنزیل کے موافق جمع کیا ہے۔ محمد بن سیرین کہا کرتے تہے کہ اگر وہ قرآن ملجاتا جو جناب امیر علیہ السلام نے جمع کیا ہے تو اس سے بہت کچھ علم حاصل ہو سکتا ✤

روی ان مصحف امیر المؤمنین علی کان اولہ اقرأ ثم المدثر ثم ن ثم المزمل ثم تبت ثم التکویر وھکذا الی اٰخر المکی ثم المدنی (نقلہ ابو عمر عثمان الدانی) روایت ہے کہ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی قرآن مین سب سے پہلے سورہ اقرا پھر مدثر پھر سورہ ن پھر مزمل پھر تبت یدا پھر تکویر اسی

طرح سے تمام مکی سورتین پہلے تہین بعد مین مدنی سورتین تہین *

عن عبد خیر عن علی قال لما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقسمت لا اضع ردائی عن ظہری حتی اجمع القرآن ما بین اللوحین فما وضعت عن ظہری حتی جمعت القرآن (اخرجہ الخوارزمی) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے مینے قسم کہائی کہ اپنی پشت سے ردا نہین اتارونگا یعنے آرام سے نہین سوؤنگا جب تک کہ قرآن کو جمع کرلون جو کچہ کہ وہ دونون لوحون مین ہے پس مین نے اپنی پشت سے ردا نہ اتاری جب تک کہ تمام قرآن کو جمع کردیا *

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ مینے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن علی کے ساتہ ہے اور یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر دونون نہ وارد ہون *

عن زاذان عن عبد اللہ بن مسعود قال قرأت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سبعین سورۃ وختمت القرآن علی خیر الناس علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد اللہ بن مسعود) زاذان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے ستر سورتین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے پڑہین اور پورا قرآن شریف تمام آدمیون کے بہترین جناب علی علیہ السلام سے ختم کیا *

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انک اول المؤمنین معی ایمانا واعلمہم بآیات اللہ واوفاہم بعہد اللہ وارؤفہم بالرعیۃ واقسمہم بالسویۃ واعظمہم عند اللہ منزلۃ (اخرجہ احمد) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تہے کہ تم سب مومنون سے پہلے میرے ساتہ ایمان لانیوالے ہو اور تم ان سب سے خدا کی آیتون کے ساتہ زیادہ تر علم رکہنے والے ہو اور تم ان سب سے خدا کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے رعیت کے ساتہ زیادہ مہربانی کرنے والے اور ان سب سے اللہ کے نزدیک بڑے مرتبے والے ہو *

عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد اللہ بن عیاش ابن ابی ربیعۃ الا تخبرنی

عن ابی بکر وعلی رضوان اللہ تعالیٰ عنہما فان ابابکر کان لہ السن والسابقۃ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان الناس صاغیۃ الی علی فقال ای ابن اخی کان لہ ما شئت من ضرس قاطع البسلۃ بالنسب والقرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسابقۃ فی الاسلام والعلم بالقرآن والفقہ فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود بالماعون (اخرجہ الذہبی) سعید بن عمرو بن سعید العاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ سے کہا کہ آپ مجھے ابوبکر اور علی کے مرتبون سے خبردار کرو کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمر رسیدہ ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سابق الاسلام ہونیکے پہر لوگ جناب علی کیطرف کیون زیادہ میلان سے کہتے تہے عبداللہ بن عیاش نے کہا اے بہتیجے انکے پاس یعنی علی کے پاس جو کچہ کاٹنے والے دانت چاہیے تہے موجود تہے نسب کی فراخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ قرابت قریبہ اور علم بالقرآن اور جنگ مین شجاعت اور بخشش عطا کے ساتھ ✦

عن عبداللہ بن عیاش الزرقی وقد قیل لہ اخبرنا عن ہذا الرجل یعنی علی بن ابیطالب فقال ان لنا اخطاراً واحساباً ونحن نکرہ ان نقول فیہ ما یقول بنو عمنا قال کان علی تلعۃ بہ یعنی مزاحاً وکان اذا فزع فزع الی ضرس من حدید قلت وما ضرس من حدید قال قرأۃ القرآن وفقہ فی الدین وشجاعتہ وسماحتہ (اخرجہ احمد فی المناقب) عبداللہ بن عیاش الزرقی سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ اس آدمی یعنے علی سے ہمین خبر دو عبداللہ نے کہا ہمکو ممانعت اور بازپرس ہے اور ہم برا جانتے ہین کہ وہ بات کہین جو ہمارے بنی عم کہہ رہے ہین علی ایسے آدمی تہے جو مزاح بہی کرتے تہے اور جب ڈراتے تہے تو لوہے کے دانتون سے ڈراتے تہے مینے کہا کہ لوہے کے دانتون سے کیا مراد ہے عبداللہ نے کہا قرآن کی قرأت اور دین مین فقہ اور اُن کی شجاعت اور اُنکی جوانمردی ✦

عن محمد بن حنفیۃ انہ قال من عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابونعیم والثعلبی) محمد بن حنفیہ کہتے ہین کہ قرآن شریف مین جو یہ آیت نازل ہوئی جسکے یہ معنے ہین کہ جسکے پاس کتاب کا علم ہے وہ علی بن ابی طالب ہین ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم بالتورات والانجیل

عن علی قال لو ثنیت لی الوسادۃ وجلست علیہا لحکمت بین اہل التوراۃ بتوراتہم

وبین اهل الانجیل بانجیلھم وبین اهل الزبور بزبورھم وبین اهل القرآن بقرانھم رازیعین
امام فخر الدین رازی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور مین اسپر
بیٹھون تو اہل تورات کے لیے انکی تورات سے اور اہل انجیل کے لیے انکی انجیل سے اور اہل زبور کو درمیان
انکی زبور سے اور اہل قرآن کے درمیان انکے قرآن سے حکم کرون اسپر ابوہاشم نے اعتراض کیا ہی
کہ تورات منسوخ ہوچکی ہے پس اسکے موافق حکم کیونکر جاری ہوسکتا ہے اور اس کے احکام پر کیونکر
عمل کیا جاسکتا ہے اسکا جواب چند وجوہ سے دیا جاسکتا ہے ✦
(۱) شاید جناب امیر علیہ السلام کا مقصود الحکمت بین اهل التورات بفحوای واما بنعمة ربك فحدث
اپنی کمال علمی کی شرح ہے ✦
(۲) یا یہ کہ اس جملہ کی فرمانے سے یہ مراد ہے کہ جسقدر احکام منسوخ جو تورات مین ہین اور احکام
ناسخ جو قرآن شریف مین ہین ان سب پر علی وجہ التفصیل مجھکو علم حاصل ہے ✦
(۳) یا یہ کہ ذمی یہود و نصاری کی قضا اور انفصال مقدمات سے مراد ہے جو جزیہ دیکر تابع فرمان
اسلام ہوئے ہین۔ کیونکہ دار الاسلام کی یہود و نصاری پر اجراء احکام انکے دین کے موافق ہوتے
ہین۔ اور مسلمان قاضی کو انہین کے کتب سماویہ کے مطابق انکی قضا یا فیصل کرنے پڑتے ہین ✦
(۴) یا یہ مراد ہے کہ مین تورات و انجیل کی ان نصوص سے واقف ہون جو آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی بعثت پر دال ہین۔ اور تورات ہی کے ذریعہ سے تورات والون پر حجت قائم کرسکتا ہون
اور انجیل والون پر انجیل ہی سے برہان لاسکتا ہون ✦
(۲) عن الاصبغ بن نباتة قال کنا جلوسا عند علی بن ابی طالب فاتاہ یھودی فقال یا امیر
المؤمنین متی کان ربنا فسمنا الیه فلھزناہ حتی کدنا نأتی علی نفسه فقال علی خلوا عنه ثم قال علی
یا اخا الیھود ما اقول لك باذنك واحفظه بقلبك فانما احدثك عن کتابك الذی جاء به موسی
ابن عمران فان کنت قد قرات کتابك وحفظته فانك ستجدہ کما اقول انما یقال متی کان ربنا
المکین ثم کان فاما من لم یزل بلا کیف یکون بلا کینونة کائن کان لم یزل قبل القبل وبعد البعد
لا یزال بلا کیف ولا غایة ولا منتھی لیه انقطعت دونه الغایات فھو غایة کل غایة فبکی الیھودی
وقال والله یا امیر المؤمنین انھا لفی التوراة ھکذا حرفا حرفا وانی اشھد ان لا اله الا الله و
اشھد ان محمدا عبدہ ورسوله (اخرجه ابن عساکر والمتقی فی کنز العمال وکتاب الحجة للامام
اصبھانی) اصبغ بن نباتہ سے روایت ہی کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین بیٹھے ہوئی

تہی کہ ناگاہ ایک یہودی نے آکر پوچہا یا امیر المومنین ہمارا رب کب سے تہا ہم اٹہ کہڑے ہوئے تاکہ ہم
کو مارین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اسکو چہوڑ دو۔ پہر ارشاد کیا۔ اے یہودی بہائی جو کچہ کہ مین تیرے
کان مین کہون تو اُسکو اپنے دل مین یاد رکہہ کیونکہ مین تجہ کو تیری کتاب سے جسے موسی بن عمران
علیہ السلام لائے ہین بیان کرونگا۔ اور جب تو اپنی کتاب کو پڑہے گا اور تو اسکو یاد رکہیگا تو جسطرح
طرح سے مین کہتا ہون ویسا ہی پائیگا۔ یہ بات جو کہی جاتی ہے کہ ہمارا رب کب سے تہا۔ کیا وہ نہین
تہا کہ پہر ہوگیا۔ وہ ہمیشہ سے تہا وہ تہا بغیر کیفیت کے وہ تہا اور ہونا نہین تہا۔ وہ ہمیشہ سے تہا
پہلے سے پہلا اور بعد سے بعد ہمیشہ سے بلا کیفیت اور اسکی انتہا نہین ۔ اور نہین ہی انتہا اُس
کی طرف اسکے سوا نہایات کا انقطاع ہوتا ہے اور وہ ہی ہر نہایت کی نہایت ہے۔ یہ سنکر یہودی رونے
لگا۔ اور کہا واللہ یا امیر المومنین بتحقیق توراۃ مین حرف بحرف اسی طرح سے ہے اور مین گواہی
دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے
رسول ہیں اور اسکے بندے ہین ✦

(۳) روی ان نصرانیا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تقرؤن فی کتابکم ثلثمائۃ سنین
وازدادوا تسعا ونحن نقرؤ فی کتابنا ثلثمائۃ سنین فخالف کتابنا کتابکم فقال علی لا مخالفۃ
لان ثلثمائۃ فی کتابکم علی حساب الیونانیین وھو یکون علی حساب العرب ثلثمائۃ سنین و
تسعا فتعجب النصرانی۔ ولھذا قیل ان علیا کان معجزۃ من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ مع تبحرہ فی العلوم وشجاعتہ فی الحروب کان منقادا ومقرا بنبوتہ ولذا عد من معجزاتہ
(طبقات الکفوی فی ترجمۃ امیر المومنین) روایت ہے کہ ایک نصرانی نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کے حضور مین آکر عرض کیا آپ اپنی کتاب مین تین سو نو برس پڑہتے ہین اور ہماری کتاب مین
پورے تین سو برس ہین پس ہماری کتاب تمہاری کتاب سے مخالف ہے جناب امیر نے فرمایا کچہ مخالفت
نہین ہے تمہاری کتاب مین پورے تین سو برس یونانیون کے حساب کے مطابق ہین جو عرب کے حساب
کے مطابق تین سو نو ہوتے ہین یہ سنکر نصرانی متعجب ہوگیا اسیواسطے کہا گیا ہے کہ جناب امیر آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین سے ایک معجزہ تہے کیونکہ باوجود علم مین اسقدر تبحر کے اور لڑائی
مین انکی شجاعت کے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زبان بردار اور حضور کی نبوت کے مقر تہے اسی
جہت سے وہ حضرت کے معجزات مین سے شمار کیے جاتے تہے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم التفسیر

اہل التفسیر مین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن شمار کیئے جاتے ہین اور یہ جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد تہے۔ ان سے آگے سعید بن جبیر روایت کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب ہمکو علی علیہ السلام سے کوئی بات ثابت ہوجاتی ہے۔ تو پہر کسی سے پوچہنے کی ضرورت نہین رہتی ❖

(۱) عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشیء عن علی لم نعدل الی غیرہ (استیعاب علامہ عبدالبر) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ جب ہمکو کوئی بات علیؑ سے ثابت ہوجاتی ہے تو ہم انکے غیر کیطرف نہین رجوع کرتے

(۲) عن ابن عباسؓ قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود الصبح فرأیت نفسی فی جنبہٖ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعجر (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک رات جناب علیؑ بارسم اللہ الرحمن الرحیم کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجہے اپنی جان انکے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تہی بحر زخار کے مقابلہ مین ❖

(۳) عن ابی الطفیل قال شہدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم وسلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من ایۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنہار ام فی سہل ام فی جبل (اخرجہ ابو عمر) ابو الطفیل کہتے ہین کہ مین جناب علیؓ کی خدمت مین حاضر ہوا وہ فرما رہے تہے کہ مجہسے پوچہو خدا کی قسم ہے کہ تم مجہہ کو کوئی بات نہین پوچہوگے کہ مین تمکو اس سے خبر نہین دونگا۔ مجہسے کتاب اللہ کی نسبت پوچہو خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہین ہے کہ مین اسکو جانتا ہون کہ رات مین نازل ہوئی ہے یا دن مین یا زمین ہموار مین یا پہاڑ پر ❖

(۴) عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وہب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا (تاریخ الخلفاء) ابن سعد کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ایسی آیت نہین ہے کہ مین اسکو جانتا ہون کہ کس امر مین نازل ہوئی ہے اور کہان پر نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی ہے تحقیق خدا نے مجہکو دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے ❖

(۵) عن ابن مسعود انہ قال ان القران انزل علی سبعۃ احرف ما منہا حرف الا ولہ ظہر و

بطن وان علیا عندہ من الظاہر و الباطن (تلخیص من کشف الظنون) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے تھے تحقیق قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے کوئی حرف اسکا ایسا نہیں جسکے لیئے ظاہر و باطن نہو اور تحقیق علیؑ کے پاس اسکا ظاہر و باطن ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا علم القراءت

اس امر پر تمام اہل سیر کا اتفاق ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین تمام قرآن شریف حفظ کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا تھا ❖

تمام ائمہ قراءت مثل ابو عمر ابن العلاء اور عاصم ابن ابی النجود وغیرہ ابو عبد الرحمٰن السلمی القاری کے شاگرد ہین اور انہین سے سند حاصل کرتے ہین اور ابو عبد الرحمٰن سلمی جناب امیر علیہ السلام کے شاگرد ہین وعن ابی عبد الرحمٰن السلمی قال ما رأینا احدا اقرأ من علی صلینا خلفہ فقرأ برزخا فاسقط حرفا ثم رجع فقرأ ثم عاد الی مقامہ فسر اہل اللغۃ البرزخ ہہنا بانہ کان بین الموضع الذی یقرأ فیہ وبین الموضع الذی کان اسقط منہ الحرف ورجع الیہ قرآن کثیر قال والبرزخ بین الشک والیقین والبرزخ ما بین الشیئین (استیعاب) قاری ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ تعالے عنہ جو سب قراء کے استاد مانے گئے ہین کہتے ہین کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے زیادہ کوئی قاری نہین دیکھا ہمنے انکے پیچھے ایک دفعہ نماز پڑہی انکو ایک متشابہ پڑ گیا اور ایک حرف چھوڑ گئے جب قرآن شریف پڑھتے پڑہتے دور نکل گئے تو وہان سے پھر اس متشابہ کے مقام پر لوٹے اور اسکو پڑہا۔ اور پھر اپنے مقام پر لوٹ گئے اور سلسلہ قراءت کا نہ ٹوٹا۔ اہل لغت نے برزخ کے معنے مین لکھا ہے کہ یہان برزخ سے یہ مراد ہے کہ وہ جو مقام کہ پڑہ رہے تھے اور اس مقام سے کہ جہان انکو حرف کے ساقط ہونیکا متشابہ پڑا تھا اور انہون رجوع کیا تھا قرآن شریف کا ایک بڑا حصہ تھا اور برزخ شک اور یقین کے درمیان کو کہا جاتا ہے کیونکہ برزخ دراصل دو شی کے درمیان کے معنون مین آیا ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا علم الحدیث

اکثر یہ کہا گیا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی مرویات بہ نسبت دیگر صحابہ خصوصا خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے کم ہین جنکی تعداد پانسو چھیاسی حدیثون کے قریب ہے جن مین سے بیس حدیثون پر بخاری اور مسلم

نے اتفاق کیا ہے بعد نو حدیثین بخاری علیحدہ لایا ہے اور بندرہ مسلم علیحدہ لایا ہے یہ بات ہرگز خیال مین نہین آتی کہ تیس برس کے قریب جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد زندہ رہے ہین اور اس قدر قلیل حدیثین روایت کی ہون جو تعداد مین چھ سو سے بھی کم ہون +

حدثنا الثوری عن ابی القیس الازدی قال ادرکت الناس وہم ثلاث طبقات اہل دین یحبون علیا واہل دنیا یحبون معاویۃ وخوارج (استیعاب) ابن عبد البر ثوری سے اور وہ ابو القیس ازدی سے ناقل ہین کہ مین نے لوگون کو تین گروہ پر منقسم پایا ایک اہل دین جو کہ حضرت علی علیہ السلام کے دوست تھے دوسرے دنیا کے محب وہ معاویہ کو دوست رکھتے تھے تیسرے خوارج +

تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین مسلمانون کی جماعت چار گروہون پر منقسم ہو گئی تھی اول گروہ بنی امیہ کا تھا جو ابتداء خلافت سے حضرت کا مخالف ہو گیا تھا جسکی بڑی جماعت شام مین تھی یہ گروہ بوجہ خصومت کے جناب امیر علیہ السلام سے بالکل روایت نہین کرتا تھا۔ بلکہ بر سر محراب و منبر اسی گروہ کی بدولت ایک سو برس سے زیادہ تک جناب امیر کے نام پر سب و شتم ہوتا رہا اور اسی گروہ کو حضرت امیر کی شہادت کے بعد خلافت نصیب ہوئی +

دوسرا وہ گروہ تھا جو حضرت امیر کے برخلاف تو نہین تھا لیکن بظاہر طرفدار بھی نہین تھا یعنی بنی امیہ کے رعب کی وجہ سے جناب امیر کے نام کو زبان پر نہین لا سکتا تھا چہ جائیکہ حضرت امیر سے علی الاعلان احادیث کی روایت کرتا +

تیسرا گروہ خود جناب امیر کے متبعین سے تھا لیکن جنگ صفین مین اس گروہ کے دو فریق ہو گئے تھے۔ ایک گروہ بالکل جناب امیر کے برخلاف ہو گیا جو خوارج کے نام سے مشہور ہوا یہ گروہ بہ نسبت پہلے گروہ کی بھی زیادہ تر خصومت جناب امیر کے ساتھ رکھنے لگا۔ اور جنگ نہروان کے بعد تو یہی گروہ حضرت امیر علیہ السلام کے خون کا پیاسا ہو گیا چنانچہ اسی گروہ کے ہاتھ سے حضرت شہید بھی ہو گئے۔ یہ لوگ بوجہ خصومت حضرت سے حدیث روایت نہین کرتے تھے +

چوتھا گروہ وہ تھا جو دل و جان سے حضرت کی محبت پر ثابت قدم تھا اول تو اسکی تعداد نہایت قلیل تھی دوم یہ گروہ بھی بخوف بنی امیہ مخفی طور سے حضرت امیر سے روایت کو بیان کرتے تھے اور ظاہر طور سے حضرت امیر کا نام زبان پر نہین لاتے تھے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رسالہ فی اثبات سماع الحسن البصری عن علی مین لکھتے ہین انکر جماعۃ من الحفاظ سماع الحسن البصری عن علی وتمسک بہذا بعض المتأخرین فخدش بہ فی طریق لبس الخرقۃ واثبتہ جماعۃ وہو الراجح عندی وقد رجح

الحافظ ضیاء الدین المقدسی فی المختارۃ فانہ قال سمع الحسن بن ابی الحسن البصری عن علی و
قیل لم یسمع منہ وتبعہ علی ھذہ العبارۃ الحافظ ابن حجر فی اطراف المختارۃ- الوجہ الاول
ان العلماء ذکروا فی الاصول فی وجوہ الترجیح ان المثبت مقدم علی النافی لان معہ زیادۃ علم
الوجہ الثانی ان الحسن ولد لسنتین بقیتا من خلافۃ عمر باتفاق وکانت امہ خیرۃ مولاۃ
ام سلمۃ فکانت ام سلمۃ تخرجہ الی الصحابۃ یبارکون علیہ واخرجتہ الی عمر فدعا لہ اللھم
فقہ فی الدین وحببہ الی الناس ذکرہ الحافظ جمال المزی فی التھذیب واخرجہ العسکری -
فی کتاب المواعظ بسندہ وذکر المزی انہ حضر یوم الدار ولہ اربع عشرۃ ومن المعلوم انہ من
میز وبلغ سبع سنین امر بالصلوۃ فکان یحضر الجماعۃ ویصلی خلف عثمان الی ان قتل عثمان
وعلی اذ ذاک بالمدینۃ فانہ لم یخرج منھا الی الکوفۃ الا بعد قتل عثمان فکیف یستنکر سماعہ
منہ وھو کل یوم یجتمع بہ فی المسجد حین میز الی ان بلغ اربعۃ عشر سنۃ وزیادۃ علی ذلک
ان علیا کان یزور امھات المؤمنین ومنھن ام سلمۃ والحسن فی بیتھا ھو وامہ- الوجہ
الثالث انہ ورد عن الحسن ما یدل علی سماعہ منہ اوردہ المزی فی التھذیب من طریق
ابی نعیم قال ثنا ابو القاسم عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زکریا ثنا ابو حنیفۃ
محمد بن الحنفیۃ الواسطی ثنا محمد بن موسی الحرشی ثنا ثمامۃ بن عبیدۃ ثنا عطیۃ بن محارب
عن یوسف بن عبید کما قال سالت الحسن یا ابا سعید انک تقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانک لم تدرکہ قال یا ابن اخی سالتنی عن شیء ما سالنی عنہ احد قبلک ولولا
منزلتک عندی ما اخبرتک انی فی زمان کما تری وکان فی عمل الحجاج کل شیء سمعتنی
اقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھو عن علی غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر
علیا وذکر ما وقع لنا من روایۃ الحسن عن علی قال احمد فی مسندہ حدثنا ھشیم اخبرنا
یونس عن الحسن البصری عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رفع
القلم عن ثلثۃ عن الصغیر حتی یبلغ وعن النائم حتی استیقظ وعن المصاب حتی یکشف
عنہ ای یزول عنہ اخرجہ الترمذی وحسنہ النسائی وصححہ الحاکم والضیاء المقدسی فی
المختارۃ وقال الحافظ زین الدین العراقی فی شرح الترمذی فی الکلام علی ھذا الحدیث
عن علی المدنی الحسن رای علیا بالمدینۃ وھو غلام - وقال ابو زرعۃ کان الحسن البصری
یوم بویع لعلی ابن اربع عشرۃ ورای علیا بالمدینۃ ثم خرج الی الکوفۃ والبصرۃ ولم یلقہ

الحسن بعد ذلک وقال الحسن رأیت الزبیر بایع علیاً انتہی وھذا القدر کفایۃ وجمل قول
الناس فی علی ما بعد خروج علیؓ من المدینۃ یعنے ایک جماعت نے جناب امیر سے حسن بصری کی سماعت
حدیث کی نسبت انکار کیا ہے اور بعض متاخرین نے اسی کے ساتھ تمسک کر کے خرقہ پوشی کے طریق میں
خدشہ نکالا ہے اور ایک جماعت نے اسکو .. ثابت کیا ہے اور میرے نزدیک بھی یہی راجح ہے۔ اور
حافظ ضیاء الدین مقدسی نے بھی مختارہ میں اسیکا رجحان بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ حسن بن ابی
الحسن البصری نے جناب امیر سے حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نہیں سنا ہے اور حافظ
ابن حجر نے مختارہ کے حاشیہ میں اسیکا اتباع کیا ہے۔ وجہ اول یہ ہے۔ کہ علماء فن اصول نے جس جگہہ
ترجیح کی وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ وہان لکھا ہے کہ مثبت کو نافی کی بات پر تقدم ہوتا ہے کیونکہ مثبت
کا علم بہ نسبت نافی کے زیادہ ہوتا ہے ؀

دوسری وجہ یہ ہے کہ اپر سبکا اتفاق ہے کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت میں دو برس
باقی تھے کہ حسن بصری کا تولد ہوا۔ انکی والدہ خیرہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمتگار
تھین اور جناب ام سلمہ حسن بصری کو باہر صحابہ کے پاس بھیجا کرتی تھین تاکہ انکے حق مین صحابہ کرام
برکت کی دعا کرین حضرت ام سلمہ نے حسن بصری کو حضرت عمر کی خدمت مین بھی بھیجا تھا۔ اور حضرت عمر
نے انکے حق مین دعا فرمائی تھی کہا ای خدا اسکو دین سکھا اور لوگون مین محبوب کر۔ حافظ جمال الدین
مزی نے اس حدیث کو تہذیب مین روایت کیا ہے اور عسکری نے بھی کتاب المواعظ مین اسکی سند
کو بیان کیا ہے۔ حافظ مزی لکھتے ہین کہ جسدن جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کا لوگون نے محاصرہ
کیا تھا حسن بصری بھی وہان موجود تھے اسوقت انکا سن چودہ برس کا تھا۔ اور یہ بات بخوبی معلوم
ہوئی ہے کہ حسن بصری ان اشخاص مین سے تھے جو سات برس کے سن مین صاحب تمیز اور بالغ ہوگئے
تھے اور نماز کا حکم انپر جاری ہو گیا تھا۔ اور وہ جماعت مین حاضر ہوا کرتے تھے اور جناب عثمان رضی
اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک حضرت علیؑ مدینہ سے باہر تشریف
نہین لے گئے اور انکی شہادت کے بعد کوفہ کو تشریف لیگئے تھے پس کسطرح سے کہا جا سکتا ہے کہ
حسن بصری نے جناب امیر سے حدیث کو نہین سنا ہے حالانکہ بالغ ہونے کے وقت تک ہر روز وہ جناب
امیر کے ساتھ مسجد مین حاضر ہوا کرتے تھے بلکہ انکا سن چودہ برس سے بھی تجاوز کر گیا تھا جناب امیر علیہ
السلام ہمیشہ امہات المومنینؓ کے پاس جایا کرتے تھے اور جناب ام سلمہ بھی انہین مین رہا کرتی تھین
حسن بصری اپنی مان کے ساتھ ام سلمہؓ کے بیت الشرف مین رہا کرتے تھے ؀

تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ جو حدیثین حسن بصری سے منقول ہین وہ دلالت کرتی ہین انکی سماعت پر۔ حافظ مزی نے تہذیب مین ابو نعیم کے طریق سے انکو روایت کیا ہے چنانچہ وہ لکہتا ہے کہ ابوالقاسم عبدالرحمن بن العباس ابن زکریا کہتے ہین کہ ہم سے ابوحنیفہ بن الحنفیہ واسطی نے ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے موسی الجرشی نے بیان کیا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے ثمامہ بن عبیدہ نے کہا ہے اور وہ کہتے ہین کہ ہم سے عطیہ بن محارب نے نقل کیا ہے کہ یوسف بن عبید کہتے تہے مینے حسن بصری سے کہا کہ ای ابا سعید تم ہمیشہ یہی کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے حالانکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا حسن بصری نے کہا ای میرے بہتیجے تو نے مجہ سے ایسی بات پوچہی ہے جو اس سے پہلے مجہ سے کسینے نہین پوچہی اگر تیری منزلت میرے پاس نہ ہوتی تو مین ہرگز تجہ سے بیان نکرتا۔ تو دیکہتا ہے کہ مین جس زمانہ مین ہون (اور یہ وہ وقت تہا کہ سب باتون پر حجاج کا عمل درآمد تہا) تو نے جو مجہسے قال رسول اللہ سنا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ اس حدیث کو مینے جناب علیؑ سے سنا ہے چونکہ مین ایسے وقت مین ہون کہ جناب علی کا ذکر نہین کرسکتا اسیلئے قال رسول اللہ کہتا ہون۔ اور جو حدیث کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل نے اسکا ذکر مسند مین کیا ہے۔ وہ یہ کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا ہے کہ یوسف حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امیر فرماتے تہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین آدمیون سے قلم اٹہا لیا گیا ہے لڑکے سے جبتک کہ وہ بالغ ہو سوتے ہوئے سے جبتک وہ نیند سے بیدار نہ ہو اور دیوانہ سے جبتک کہ اسکا جنون جاتا رہے۔ ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور نسائی نے اس حدیث کے حسن ہونے کی بابت لکہا ہے۔ حاکم اور ضیاء مقدسی نے مختارات مین اسکی تصحیح کی ہے۔ حافظ زین الدین عراقی ترمذی کی شرح مین اس حدیث کی شرح مین یہ بات لکہتے ہین کہ حسن بصری نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکہا تہا اور اسوقت حسن بصری لڑکے تہے۔ اور ابوزرعہ کہتے ہین جس دن کہ امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیعت کی تہی اس دن حسن بصری کی عمر چودہ برس کی تہی اور انہون نے جناب امیر علیہ السلام کو مدینہ منورہ مین دیکہا تہا۔ بعدازان جناب امیر کوفہ اور بصرہ کی طرف تشریف لے گئے اسوقت سے حسن نے جناب امیر سے ملاقات نہین کی اور حسن بصری کہتے ہین کہ مینے زبیر رضی اللہ عنہ کو جناب امیر سے بیعت کرتے ہوئے دیکہا ہے۔ پس اسیقدر اس مقام مین کافی ہے اور ثانی کے قول سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جناب امیر کو حسن بصری نے مدینہ طیبہ سے تشریف لیجانے کے بعد نہین دیکہا ❊

عبارت مرقومہ صدر سے صاف ظاہر ہے کہ حسن البصری رضی اللہ عنہ حجاج کے خوف سے جناب امیر علیہ السلام کی مرویات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف مرفوع کرکے بیان کرتے تھے اور حضرت علی کا نام نہیں لیتے تھے۔ پس اس سے خیال کرلینا چاہیئے کہ دوسرے راویون کو بھی اسی قسم کا خوف تھا جسکی سبب سے وہ علی الاعلان جناب امیر علیہ السلام کی مرویات کو نہین بیان کرسکتے تھے +

ابن سعد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیر سے جسقدر احادیث روایت ہوئی ہین کسی صحابی سے نہین ہوئین چنانچہ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین اور علامہ حسام الدین علی المتقی کنز العمال مین لکھتے ہین۔

اخرج ابن سعد عن علی انه قیل له مالك اكثر اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا قال انی كنت اذا سالته انبانی فاذا سكت ابتدانی یعنے جناب امیر علیہ السلام سے لوگون نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ بہ نسبت دیگر اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ تر حدیث روایت کرتے ہین جناب علی نے فرمایا کہ میرا یہ حال تھا کہ مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کرتا تھا تو مجھ سے بیان فرمایا کرتے تھے اور جب مین چپ رہتا تھا تو حضرت ابتداء فرماتے تھے +

جناب امیر علیہ السلام سے صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر نے حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ علامہ بدخشی نزل الابرار مین اور سیوطی تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین وروی عنه من الصحابة عبد الله بن مسعود وعبد الله بن جعفر وعبد الله بن الزبیر وجابر بن عبد الله وجابر بن سمرة وجریر بن عبد الله البجلی وعبد الرحمن بن اشیم وصهیب بن سنان والبراء بن عازب وزید بن ارقم وحذیفة بن اسید وطارق بن اشیم وعمار بن رویبة وبشر بن سحیم وعمرو بن حریث وسفینة وابو رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو جحیفة وابو هریرة وابو امامة وابو لیلی وابو سعید وابو الطفیل وابناه الحسن والحسین وغیرهم +

ومن التابعین ابناه محمد بن الحنفیة وابنته فاطمة وکاتبه عبد الله بن ابی رافع وقیس بن ابی حازم و مالك بن اوس والاحنف بن قیس وزید بن وهب وزر بن حبیش وعبید بن عمیر والحارث بن سوید و سعید بن المسیب وعبد الرحمن بن ابی لیلی وعبد الله بن شداد بن الهاد ومطرف بن عبد الله بن الشخیر وکمیل بن زیاد وشریح بن هانی وشریح القاضی وعبیدة السلمانی والحارث الاعور ومسروق والشعبی والحسن البصری وابو وائل وشقیق بن سلمة الاسدی وابو عبد الرحمن السلمی القاری وابو الاسود الدؤلی وابو عمرو الشیبانی وابو رجاء العطاردی وغیرهم

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفقہ

ئمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے دو شخصوں کیطرف فقہ کا استناد کیا جاتا ہے۔ اول امام ابوحنیفہ دوم امام مالک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علم فقہ جناب محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام سے حاصل کیا ہے چنانچہ حافظ ذہبی طبقات میں لکھتے ہیں روی عنہ ابنہ جعفر الصادق والاوزاعی والزہری وابوحنیفۃ یعنے جناب محمد باقر سے انکے بیٹے امام جعفر صادق اور امام اوزاعی اور امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور خود انکا قول ہے لولا السنتان لهلك النعمان یعنے اگر میں دو سال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں نہ رہتا تو ہلاک ہوجاتا ✦

امام شافعی کی فقہ میں دو سلسلہ ہیں ایک سلسلہ سے تو وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے شمار ہوتے ہیں کیونکہ وہ امام محمد بن حسن شیبانی کے شاگرد تھے اور امام محمد نے امام ابوحنیفہ سے تلمذ حاصل کیا ہے اسوجہ سے امام شافعی کا یہ سلسلہ حضرت امام باقر اور جعفر الصادق علیہما السلام کیطرف منتہی ہوتا ہے دوسرا سلسلہ امام شافعی کا امام مالک بن انس کیطرف منتہی ہوتا ہے اور امام مالک ربیعۃ الرائی کے شاگرد تھے اور ربیعۃ الرائی نے فقہ اور حدیث عکرمہ سے حاصل کیا ہے اور عکرمہ نے جناب عبداللہ بن عباس سے تلمذ پایا ہے اور عبداللہ بن عباس حضرت امیر علیہ السلام کے تلامذہ میں سے ہیں امام احمد بن حنبل امام شافعی کے شاگرد ہیں اسلیے انکا سلسلہ تلمذ بھی حضرت علی ہی کیطرف منتہی ہوتا ہے ✦

اب رہا سلسلہ فقہ صحابہ اسکے بارہ میں مسروق روایت کرتے ہیں قال شاممت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجدت علمهم انتهى الى عمر وعبد الله بن مسعود وابی الدرداء ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب ثم شاممت هؤلاء الخمسة فوجدت علمهم انتهى الى الرجلين علی و عبد الله بن مسعود ثم شاممت الاثنين فوجدت عليا يفضل على عبد الله (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور علی بن ابیطالب کیطرف منتہی ہوتا ہے پھر میں نے ان پانچوں کو سونگھا پس مجھے معلوم ہوا کہ انکا علم دو آدمیوں کیطرف منتہی ہوتا ہے یعنے علی اور عبداللہ بن مسعود کیطرف پھر میں نے ان دونوں کو سونگھا تو معلوم ہوا کہ علی عبداللہ پر فضیلت رکھتے ہیں ✦ حضرت امیر علیہ السلام کی زیادہ تر تفقہ کا یہ باعث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں بھی منصب قضا جناب امیر علیہ السلام کی ذات بابرکات کے ساتھ تعلق رکھتا تھا ✦

(۱) عن حمید بن عبد الله بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلی الله علیه وسلم قضاء قضاء به علی فاعجب النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحمد لله الذی جعل فینا الحکمة اهل البیت (اخرجه

احمد) حمید بن عبداللہ بن یزید بدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تعجب کیا اور فرمایا شکر ہے خدا کا جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے +

(۲) عن انس بن مالک عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ قال اقضی امتی علی بن ابی طالب رواہ ... انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں زیادہ قضا والا علی بن ابیطالب ہے +

(۳) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اقضی امتی بعدی علی بن ابی طالب (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے بعد میری امت میں علی بن ابیطالب زیادہ قضا والا ہے +

(۴) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین بعد ذلک (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبزار وابو یعلی وابن حبان والحاکم) باختلاف یسیر) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قاضی مقرر کرکے یمن کیطرف روانہ فرمایا اسوقت میرا سن نہایت چھوٹا تھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھکو ایک قوم کی طرف قاضی کرکے بھیجتے ہیں ان میں جھگڑے بھی ہونگے اور مجھے قضا کا علم حاصل نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جناب امیر کہتے ہیں اسکے بعد مجھے کبھی دو آدمیوں کے فیصلہ کرنے میں شک نہیں پیدا ہوا +

(۵) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی تخصم الناس بسبع ولا یحاجک احد من قریش انت اولہم ایمانا باللہ واوفاہم بعہد اللہ واقومہم بامر اللہ واقسمہم بالسویۃ واعدلہم فی الرعیۃ وابصرہم بالقضیۃ واعظمہم عند اللہ بالمزیۃ (اخرجہ الحاکمی والدیلمی) معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ جناب علی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سات باتوں میں لوگوں سے جھگڑوگے اور قریش میں سے کوئی ایک تجھسے نہیں مخاصمت کرسکیگا تم ان سب سے اللہ کے ساتھ پہلے ایمان لانے والے ہو۔ اور ان سب سے خدا تعالے کے عہد کو زیادہ تر پورا کرنے والے ہو اور ان سب سے خدائے تعالے کے حکم کے ساتھ قیام کرنے والے ہو۔ اور ان

سب سے زیادہ پوری تقسیم کرنیوالے اور ان سب سے رعیت کے ساتھ زیادہ عدل کرنیوالے ہو اور ان سب سے زیادہ فیصلہ کو جاننے والے ہو اور تم ان سب سے امر کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو۔

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن فوجد اربعۃ وقعوا فی حفرۃ لیصطاد فیہ الاسد سقط اول فتعلق باٰخر وتعلق الاٰخر باٰخر حتی تساقط الاربعۃ فجرحھم الاسد وماتوا من جراحتہ فتنازع اولیاؤھم حتی کادوا یقتتلون فقال علی انا اقضی بینکم فان رضیتم فھو القضاء والا حجزت بعضکم عن بعض حتی تاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقضی بینکم قال اجمعوا من القبائل الذین حفروا البئر ربع الدیۃ والثلث ونصفھا ودیۃ کاملۃ فللاول ربع الدیۃ لانہ اھلک من فوقہ وللثانی ثلثھا لانہ اھلک من فوقہ وللثالث النصف لانہ اھلک من فوقہ وللرابع دیۃ کاملۃ فابوا ان یرضوا فاتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقوہ عند مقام ابراہیم فقصوا علیہ القصۃ فقال رجل قضی بیننا علی فلما قصوا علیہ القصۃ اجازہ اخرجہ احمد فی المناقب

جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکو یمن کی جانب بھیجا وہان پر چار آدمی ایک گڑھے مین گر پڑے تھے جو شیر کے شکار کرنے کے لیے کھودا گیا تھا اور پہلے سے اس مین شیر گرا ہوا تھا جب ایک آدمی اس مین گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا جب دوسرا بھی اسکے ساتھ گرنے کو ہوا تو اس نے تیسرے کو پکڑا اور تیسرے نے چوتھے کو پکڑا اسیطرح سے چارون اسمین گر گئے شیر نے ان چارون کو زخمی کر کے مار ڈالا۔ انکے وارثون مین تنازع پیدا ہوا قریب تھا کہ ان مین جنگ کی نوبت پہونچ جاتی جناب امیر نے فرمایا مین اس قضیہ کو فیصل کر دیتا ہون اگر تم باہم رضی ہو جاؤ ورنہ چند آدمی تم مین سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلے جائین آپ تمہارا جھگڑا فیصل کر دینگے۔ جناب امیر نے فرمایا کہ جن لوگون نے یہ گڑھا کھودا ہے ان سے دیت اسطرح پر جمع کر لو کہ ایک چوتھا حصہ دیت کا ہو۔ اور ایک تیسرا حصہ اور ایک نصف حصہ دیت کا ہو اور ایک پوری دیت ہو پس پہلے آدمی کے لیے دیت کی چوتھائی ہے اور دوسرے کے لیے دیت کی تہائی اور تیسرے کے لیے دیت کا نصف حصہ اور چوتھے شخص کے لیے پوری دیت ہے۔ ان لوگون نے اس سے انکار کیا اور رضی نہ ہوئے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مقام ابراہیم علیہ السلام پر ملاقات کی اور تمام قصہ بیان کیا ایک آدمی نے کہا کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم مین اسطرح پر فیصلہ کیا تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ فیصلہ سنایا گیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی کو جائز رکھا۔

(۷) قيل سبب قوله صلى الله عليه وسلم اقضاكم علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان جالسا مع جماعة من الناس فجاءه خصمان فقال احدهما يا رسول الله ان لي حمارا وان لهذا بقرة وان بقرته قتلت حماري فبدا رجل من الحاضرين فقال لا ضمان على البهائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقض بينهما يا علي فقال علي لهما اكانا مرسلين ام مشدودين ام احدهما مشدود والآخر مرسل فقال كان الحمار مشدودا والبقرة مرسلة وصاحبها معها فقال علي صاحب البقرة ضامن الحمار فاقر رسول الله صلى الله عليه وسلم وامضاه قضاءه (اخرجه الخطيب في تاريخه) روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوئے حضور میں آئے ایک نے ان میں سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک گدھا تھا اور اس شخص کی گائے تھی اسکی گائے نے میرے گدھے کو مار ڈالا ہے ایک شخص نے حاضرین میں سے کہا کہ جانوروں کے فعل کا کوئی ذمہ دار نہیں ہو سکتا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ان دونوں کا فیصلہ کر دو حضرت علی نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا کہ آیا وہ دونوں جانور بندھے تھے یا کھلے تھے یا ایک ان میں کا بندھا تھا اور دوسرا کھلا تھا جواب دیا کہ گدھا بندھا تھا اور گائے کھلی تھی۔ اور اسکا مالک اسکے ساتھ تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدھے کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے فیصلہ کی تصدیق فرمائی اور انکے فیصلہ کو جاری کیا +

(۸) عن زيد بن ارقم قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه كتاب من اليمن فيه ان ثلثة نفرا توالوا يختصمون في غلام وطئوا امه في الجاهلية في طهر واحد كلهم يدعيه انه ابنه فقضيت بينهم ان اقرعت بينهم وجعلته للقارع منهم على ان يغرم للآخرين ثلثي الدية فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قال ما اعلم فيها الا ما قضى علي (اخرجه الطبراني في الكبير في مسند زيد بن ارقم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھا کہ خدمت عالی میں جناب امیرؑ کا خط پہونچا اس میں لکھا ہوا تھا کہ میرے پاس تین شخص اپنا جھگڑا ایک لڑکے کی نسبت لیکر آئے تھے کہ زمانہ جاہلیت میں اس لڑکے کی ماں سے ساتھ ان تینوں نے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا ان تینوں میں سے ہر ایک شخص اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتا تھا میں نے انکے فیصلہ کے واسطے قرعہ ڈالا جسکے نام کا قرعہ نکلا میں نے اس لڑکے کو اسکا فرزند قرار دیکر یہ شرط لگا دی کہ اگر یہ شخص باقی کے دو شخصوں کو دیت کی دو تہائیاں ادا کردے سرور دنیا و دین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے یہانتک کہ آپکے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپنے ارشاد کیا کہ علیؑ نے

فیصلہ کے بغیر رہین اسکا کوی اور فیصلہ نہین معلوم ہوتا ✦

(تنبیہ) سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام فقہ مین اکابر صحابہ کے مرجع تھے اور سب صحابی جناب امیر علیہ السلام کو اعلم بالسنۃ مانتے تھے از انجملہ صحابہ کرام کے بعض اقوال جو جناب امیر علیہ السلام کی تفقہ کی نسبت روایت ہوئے ہین مع آپ کے بعض فیصلجات کے درج ذیل ہین ✦

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت من افتاکم بیوم عاشوراء قالوا علی قالت اما انہ اعلم بالسنۃ (اخرجہ ابو عمر) جناب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ اونہون نے لوگون سے استفسار فرمایا کہ عاشوراء کے دن روزہ کی نسبت تمکو کس نے فتوے دیا ہے لوگون نے عرض کیا کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت صدیقہ نے فرمایا وہ سنت نبوی کو بہت زیادہ جانتے والے ہین ✦

(۲) سئل شریح ابن ھانی عن عائشۃ ام المؤمنین عن مسح الخفین فقالت ائت علیا فاسئلہ (اخرجہ مسلم وابن عبد البر فی الاستیعاب) شریح بن ہانی نے جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے موزہ کے مسح کی نسبت سوال کیا جناب صدیقہ نے فرمایا جناب علی علیہ السلام سے پوچھو ✦

(۳) عن عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی عن ابیہ اذینۃ بن مسلمۃ العبدی قال اتیت عمر بن الخطاب فقلت من این اعتمر فقال ائت علیا فاسألہ (استیعاب) عبد الرحمن بن اذینۃ العبدی اپنے والد اذینہ بن مسلمہ العبدی سے روایت کرتے ہین کہ مین نے جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچھا کہ مین کہان سے عمرہ کیا کرون حضرت عمر رض نے مجھے کہا جناب علی علیہ السلام سے جاکر پوچھو ✦

(۴) عن سعید بن المسیب قال کان عمر رضی اللہ تعالی عنہ یتعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابو الحسن (اخرجہ احمد) سعید بن مسیب کہتے ہین کہ جناب عمر رضی اللہ تعالے عنہ خدا کی طرف پناہ مانگتے تھے اس مشکل امر سے جس مین جناب ابو الحسن نہ ہون ✦

(۵) عن یحیی بن عقیل قال کان عمر رضی اللہ تعالے عنہ یقول لعلی اذا سالہ ففرج عنہ لا ابقانی اللہ بعدک یا علی (اخرجہ الخجندی) یحیے بن عقیل کہتے ہین

کہ جب جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کچھ پوچھا کرتے اور ان کے جواب سے خوش ہوتے تو فرماتے تیرے بعد یا علی مجھے خدا زندہ نہ رکھے +

(۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لا یفتین احد فی المسجد وعلی حاضر (استیعاب) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد میں ہوتے ہوں تو کوئی شخص فتوے نہ بیان کرے +

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال خطبنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اقضانا علی (اخرجہ السلفی) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمکو خطبہ سنایا اور اس میں کہا کہ ہم میں بڑے قاضی علی ہیں +

(۸) قیل لعمر بن الخطاب لو اخذت حلی الکعبۃ فجھزت بہ جیوش المسلمین وما تصنع الکعبۃ بالحلی فھم بذلک عمر فسال علیا فقال ان القران انزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموال اربعۃ اموال المسلمین فقسمھا بین الورثۃ وذوی الفرائض والفی فقسمہ علی مستحقیہ والخمس فوضعہ اللہ حیث وضعہ والصدقات فجعلھا حیث جعلھا وکان حلی الکعبۃ یومئذ فترکہ علی حالہ ولم یترک نسیانا فاقرہ حیث اقرہ اللہ ورسولہ فقال لہ عمر لولاک لافتضحنا (ربیع الابرار فی الباب الخامس والسبعین) عمر بن خطاب سے کہا گیا اگر کعبہ کے زیورات کو آپ لیکر مسلمانوں کے لشکر میں صرف کردیں تو یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ کعبہ کو زیور کی کچھ ضرورت نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر سے اس امر کی نسبت استفسار کیا جناب امیر نے ارشاد کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور چار قسم کا مال قرار دیا ہے ایک مسلمانوں کا مال ہے جسکو ذوی الفرائض اور ورثہ میں تقسیم کیا ہے اور ایک جرمانہ ہے اسکو اسکے مستحقوں پر بانٹا ہے اور ایک مال خمس ہے وہ خدا نے جنکو دینا تھا دیا اور ایک زکوٰۃ ہے وہ بھی جنکا حق تھا انکے دینے کا حکم دیا پس ان دنوں میں بھی کعبہ کا زیور موجود تھا خدا نے اسکو اسی حال پر چھوڑ دیا اور اسکو خدا نے بھولکر نہیں چھوڑا پس تم بھی اسیطرح پر رہنے دو جسطرح پر کہ خدا نے اور خدا کے رسول نے اسے رہنے دیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو ہماری بڑی رسوائی ہوتی +

(۹) عن ابی سعید الخدری قال حججنا مع عمر بن الخطاب فلما دخل الطواف استقبل الحجر

فقال انی لاعلم انك حجر لا تضر ولا تنفع ولولا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قبلتك ثم قبلہ فقال لہ علی انہ یضر وینفع قال بم علمت ذلك قال بکتاب اللہ قال اللہ تبارك وتعالی واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظھورھم الخ لما خلق اللہ آدم مسح علی ظھرہ فقررھم انہ الرب وانھم العباد واخذ اللہ عھودھم ومواثیقھم وکتب ذلك فی رق وکان لھذا الحجر عینان ولسان فقال افتح فقتح فاہ فالقمہ ذلك الرق فقال اشھد لمن وافاك بالموافاة یوم القیامة وانی اشھد انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی یوم القیمة بالحجر الاسود لسان ذلق یشھد لمن یستلمہ بالتوحید فھو یا امیر المؤمنین یضر وینفع فقال عمر اعوذ باللہ من ان اعیش فی قوم لست فیھم یا ابا الحسن (اخرجہ الجندی فی فضائل المکة ابو الحسن القطانی فی المطولات والحاکم فی المستدرك والبیھقی فی شعب الایمان) والسیوطی فی البدور السافر فی احوال الآخرة

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جناب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کرنے کو گئے جب جناب عمر طواف کرنے لگے اور حجر الاسود کے سامنے بوسے کے لیئے کھڑے ہوئے تو کہنے لگے میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے اگر ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہ حکم دیتے تو میں تجھے نہ چومتا پھر حضرت عمر نے اسکو بوسہ دیا جناب علی علیہ السلام نے فرمایا یہ نفع اور نقصان پہونچا سکتا ہے حضرت عمر نے کہا یہ بات آپ کہاں سے کہتے ہیں جناب علی علیہ السلام نے فرمایا خدا کی کتاب سے چنانچہ اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جب تیرے ربنے بنی آدم سے انکی پشتوں میں عہد لیا الخ پس جب خدای پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انکی پشت پر ہاتھ پھیرا ارواح نے اقرار کیا کہ وہ ہمارا رب ہے اور ہم اسکے بندے ہیں اور خدا نے انسے عہد ومیثاق لیکر ایک ورق پر لکھا اور اس پتھر کی زبان اور آنکھیں تھیں پس خدا نے فرمایا اپنے مونہ کو کھول اس نے مونہ کو کھولدیا اور اس ورق کو نگل لیا اللہ تعالے نے فرمایا تو قیامت کے دن اسکی گواہی دیجیو جو تجھ سے عہد پورا کرنے کی روسے ملے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ قیامت کے دن حجر الاسود آئیگا اور اسکی زبان نہایت تیز ہوگی گواہی دیگا اس شخص کی جو توحید کے ساتھ اسکو چومے گا پس اے امیر المومنین یہ نقصان اور نفع دے سکتا ہے۔ جناب عمر نے فرمایا خدا کی طرف پناہ لیجاتا ہوں کہ میں زندہ رہوں ایسی قوم میں کہ جس میں اے ابو الحسن آپ نہوں ۔

(۱۰) وقال ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری مرفوعا الی الحسن ان عمر بن الخطاب اتی بامرأة مجنونة حبلی قد زنت فاراد ان یرجمھا فقال لہ علی یا امیر المؤمنین اما سمعت ما قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ قال وما قال قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ رفع القلم عن ثلاث عن المجنون حتی یبرأ وعن الغلام حتی یدرک وعن النائم حتی یستیقظ فخلی عمر سبیلہا

ابو القاسم محمود الزمخشری حسن بصری کیطرف مرفوع کرکے لکھتے ہین کہ لوگ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنون عورت حاملہ کو لائے کہ اس نے زنا کیا تھا جناب عمر نے اسکے رجم کا قصد کیا حضرت علی نے ان سے کہا اے امیر المومنین آپکو نہین معلوم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا فرمایا ہے جناب امیر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے مجنون سے جب تک وہ تندرست ہوجاے اور لڑکے سے جب تک وہ بالغ نہو اور سوتے ہوے سے جب تک وہ بیدار نہو۔ پس جناب عمر نے اس عورت کو چھوڑ دیا ✤

(۱۱) عن ابی حرب بن ابی الاسود ان عمر اراد رجم المرأۃ التی ولدت لستۃ اشہر فقال علی ان اللہ تعالی یقول وحملہ وفصالہ ثلاثون شہرا وقال اللہ تعالی وفصالہ فی عامین فالحمل ستۃ اشہر والفصال فی عامین فترک عمر رجمہا وقال لولا علی لہلک عمر اخرجہ ابن السمان و الخلعی ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ) ابی حرب بن ابی الاسود روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر نے ایک عورت کے رجم کا ارادہ کیا جو نکاح کے چھ مہینے بعد بچہ جنی تھی پس جناب علی نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بچہ کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس مہینون کے بعد ہے اور دوسری جگہ خدا فرماتا ہے کہ بچے کا دودھ چھوڑانا دو برس کے بعد ہے پس حمل کی مدت چھ مہینے ہوئی اور دودھ چھوڑنا اسکی دو برس پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کو چھوڑ دیا۔ اور کہا اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا ✤

(۱۲) عن علی قال لما کان ولایۃ عمر رضی اللہ عنہ اتی بامرأۃ حامل فسالہا عمر بن الخطاب فاعترفت بالفجور فامر بہا عمر ان ترجم فلقیہا علی بن ابی طالب فقال امرت بہا ان ترجم فقال نعم اعترفت عندی بالفجور فقال ہذا سلطانک علیہا فما سلطانک علی ما فی بطنہا۔ ثم قال لہ علی فلعلک انتہرتہا واخفتہا فقال قد کان ذلک قال او ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا حد علی معترف بعد بلاء انہ من قیدت او حبست او تہددت فلا اقرار لہ فخلی عمر سبیلہا ثم قال عجزت النساء ان تلدن مثل علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی فی المناقب جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین لوگ ایک حاملہ عورت کو لائے حضرت عمر نے اس سے پوچھا اس عورت نے اپنے زنا کا اقرار کیا حضرت عمر نے اسکو سنگسار کرنیکا حکم دیا۔ راہ مین اسے جناب علی نے دیکھا اور عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمنے اسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت عمر نے کہا ہان اسنے

میرے پاس اپنے فجور کا اعتراف کیا ہے جناب علی علیہ السلام نے فرمایا اسپر تو تمہارا یہ حکم ہے اور اسکی پیٹ میں جو بچہ ہے اسپر تمہارا کیا حکم ہے پھر جناب علی نے فرمایا شاید تمنے اسکو جبر کا اور دہمکایا ہوگا حضرت عمرؓ نے کہا ہاں میں دہمکایا تہا حضرت علیؓ نے کہا شاید آپنے نہیں سنا ہے جو کچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ بعد تشدد کے اعتراف کرنیوالے پر حد نہیں ہے جسکو کہ آپنے قید کیا اور دہمکایا پس اسکا اقرار نہیں پس حضرت عمر نے اسکو چھوڑ دیا اور کہا کہ عورتیں علی بن ابیطالب جیسے کو جننے میں عاجز ہیں ❊

(۱۳) عن ابن المسروق ان عمر اتی بامرءة قد نکحت فی عدتها ففرق بینهما وجعل مهرها فی بیت المال وقال لا یجتمعان ابدا فبلغ علی فقال ان کان جهلا فلها المهر بما استحل من فرجها ویفرق بینهما واذا انقضت عدتها فهو خاطب من الخطاب فخطب عمر فقال ردوا الجهالات الی السنة فرجع الی قول علی (اخرجه احمد) ابن مسروق کہتے ہیں کہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو لائے جسنے اپنی عدت میں نکاح کیا تہا۔ پس حضرت عمرؓ نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان جدائی کا حکم دیا اور اسکے مہر کو بیت المال میں جمع کر لیا۔ اور کہا کہ یہ میاں بیوی ہرگز کبھی اکٹھے نہیں ہونگے یہ بات حضرت علیؓ کے پاس پہونچی آپنے فرمایا کہ اگرچہ نکاح جہل کے روسے ہوا ہے تو اس عورت کو دیدے اسقدر کے کہ اسکے فرج سے اس مرد کو حاصل ہوا ہے مہر دلانا چاہیے اور جب عدت پوری ہوجاے تو یہ مرد اسکو ساتھ نکاح کرے پس حضرت عمر نے اسکا نکاح کردیا اور کہا جہالتوں کو سنت کیطرف رد کرو پس حضرت عمر نے جناب علی کے قول کیطرف رجوع کیا ❊

(۱۴) عن جعفر الصادق قال اتی عمر بن الخطاب بامرأة قد تعلقت برجل من الانصار وکانت تهواه ولم تقدر علیه فاحتالت فذهبت واخذت البیضة اخرجت منها الصفرة وصبت البیاض علی اثوابها وبین فخذیها ثم جاءت الی عمر فقالت یا امیر المؤمنین ان هذا الرجل اخذنی فی موضع کذا وفضحنی فهم عمر ان یعاقبه وکان علی جالسا عنده فجعل الانصاری یحلف بالله انها تکذب علی ویقول یا امیر المؤمنین لا تعجل فی امر تبین لک براءة ذمتی فقال عمر یا علی ما تری فی امرهما فقال علی نظرت الی البیاض علی ثوب المرأة فاتهمها ان تکون احتالت بذلک فقال ایتونی بماء حار قد غلی غلیانا شدیدا ففعلوا فصبوا علی موضع الثیاب من ثوب المرأة فاستوی ذلک البیاض حتی صار مثل بیاض البیض المشوی ثم شمه فاذا هو بیاض البیض فاقبل علی المرأة فهددها حتی اقرت بذلک ودفع الله العقوبة عن الانصاری ببرکة علی بن ابی طالب نقله نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السنبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب جناب امام جعفر صادق

سے منقول ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ مین ایک عورت ایک انصاری مرد کو چاہتی تھی مگر اسے اس انصاری کا وصال
میسر نہین ہوتا تھا ایک روز اسنے ایک حیلہ بنایا اور ایک انڈے کو توڑکر زردی کو پھینکدیا اور اسکی سفیدی
کو اپنے کپڑے اور جھنگاسون پر چھڑک کر حضرت عمر سے آکر کہا یا امیرالمومنین مجھے اس انصاری نے فلان
مقام پر رسوا کیا ہے حضرت عمر اس انصاری کو سزا دینے پر آمادہ ہو گئے جناب مرتضے انکے پاس بیٹھے
ہوئے تھے انصاری خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا یہ میری نسبت جھوٹ بکتی ہے اے امیرالمومنین آپ
میری بات مین جلدی نکرین آپ کو میری بے گناہی ثابت ہو جائگی حضرت عمر نے جناب مرتضے سے کہا آپ
اس عورت کے بارہ مین کیا خیال کرتے ہین جناب مرتضے نے ارشاد کیا کہ مینے اس عورت کے کپڑے پر سفیدی
کو دیکھا ہے مین سمجھتا ہون کہ اسنے مکر گانٹھا ہے تم میرے پاس کھولتا ہوا پانی لاؤ جب لوگ پانی
اوٹھالائے آپنے اس عورت کے کپڑے کے دھبے پر ڈلوایا کپڑے سے انڈے کی سفیدی ہو کر اٹھ
آئی پھر آپنے اسے سونگھا تو اس مین سے انڈے کی بساند آنے لگی آپنے اس عورت کو دھمکایا اس
نے اقرار کیا کہ مینے مکر گانٹھا تھا۔ خدای تبارک نے برکت جناب امیر علیہ السلام کی برکت سے اس انصاری سے اس
عقوبت کو دفع کیا +

(۱۵) قیل ان رجلین اتیا امرأۃ من قریش فاستودعاھا مائۃ دینار وقالا لا تدفعیھا الی
احد منا دون صاحبہ فلبثا حولا ثم جاء احدھما الیھا وقال ان صاحبی قد مات فادفعی
الی الدینار فدفعتھا الیہ ثم لبثت حولا آخر فجاء الآخر فقال ادفعی الی الدینار فقالت ان
صاحبک جاءنی وزعم انک قد مت فدفعتھا الیہ فاختصما الی عمر ان یقضی علیھما وردفع
الی علی بن ابی طالب وعرف علی انھما قد مکرا بھما فقال الیس قلتما لا تدفعیھا الی واحد
منا دون صاحبہ قال بلی قال فان مالک عندنا فاذھب فجئ بصاحبک حتی ندفعھا الیک
را خرجہ الخوارزمی) روایت ہے کہ دو آدمی قریش کی ایک عورت کے پاس سو دینار امانت رکھ گئے اور
کہہ گئے کہ جبتک ہم دونون اکٹھے تیرے پاس نہ آوین تو کسی ایک کو یہ امانت نہ دیجیو پھر ایک سال
گذر گیا ان مین سے ایک نے آکر بیان کیا کہ میرا دوست مر گیا ہے وہ سو دینار مجھے دیدے اس عورت
نے سو دینار اسکو دیدیے اسکے بعد پھر ایک سال گذرا وہ دوسرا آکر کہنے لگا وہ سو دینار مجھے دیدے
اس عورت نے جواب دیا کہ تیرا دوست میرے پاس آیا تھا اسکا خیال تھا کہ تو مر گیا ہے وہ مجھ سے
امانت لیگیا ہے اس نے کہا کیا ہمارا یہ وعدہ نہین تھا کہ جبتک اکٹھے ہم دونون نہ آئین تو امانت
اکیلے کسی ایک کو نہ دیجیو پس اس عورت اور مرد مین جھگڑا مشتہر ہوا اور وہ دونون جناب عمر کے

پاس فیصلے کے لیے حاضر ہوئے حضرت عمر نے انکو جناب علی کی خدمت مین بہیجدیا جناب مرتضے فوراً سمجہ گئے کہ ان دونون آدمیون نے اس عورت سے مکر کیا ہے اس آدمی سے فرمایا کیا تم دونون نے یہ نہین کہا تہا کہ جب تک ہم دونون اکٹہے تیرے پاس نہ آئین تو تو ہمین اکیلے کسی ایک کو امانت واپس نہ دینا۔ تیرا مال ہماری پاس موجود ہے اپنے دوست کو لے آ یا ہم تجہے دیدینگے ؀

(۱۶۱) عن قیل ان سبعة انفس خرجوا من الکوفة مسافرین فغابوا مدة ثم عادوا وقد فقد منهم واحد فجاءت امرأته الی علی فقالت یا امیر المؤمنین ان زوجی سافر هو وجماعة وقد عادوا دونه فاتیتهم وسالتهم عنه فلم یخبروا فی بحالته وقد اتهمتهم بقتله واسالك باحضارهم واستکشاف حالهم فاحضرهم وفرقهم واقام کل واحد منهم الی ساریة من سواری المسجد و وکل بهم رجلا یمنع ان یقرب منه احد لیحادثه ثم استدعا واحدا فحدثه وساله عن حال الرجل فانکر فلما انکر رفع علی صوته بالتکبیر وقال الله اکبر فلما سمع الباقون صوت علی مرتفعا بالتکبیر اعتقدوا ان رفیقهم قد اقر وحکی لعلی صورة الحال ثم استدعاهم واحدا واحدا فاقروا بقتله بناءً علی ان صاحبهم قد اخبر علیا بما فعلوه فلما اقروا بذلك قال الاول یا امیر المؤمنین هؤلاء قد اقروا وما انا اقررت بذلك قال له هؤلاء رفقائك قد شهدوا علیك فما ینفعك انکارك بعد شهادتهم فاعترف انه شارکهم فی امر قتله فلما تکمل اعترافهم بقتله اقام علیهم حکم الله تعالی (مطالب السؤل لطلحة الشافعی) روایت ہے کہ سات آدمی کوفہ سے سفر کو گئے اور ایک مدت تک غائب رہے پہر جب لوٹ کر آئے ایک ان مین سے مفقود ہو گیا۔ اسکی زوجہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگی یا امیر المومنین میرا خاوند ایک جماعت کے ساتہ سفر کو گیا تہا وہ لوگ سفر سے لوٹ آئے ہین اور وہ نہین آیا مینے انسے اسکا حال پوچہا تہا وہ اسکا حال کچہ نہین بیان کرتے اور مین انپر اسکے قتل کا دعوی رکہتی ہون اور آپ سے ملتجی ہون کہ آپ انکے حضار کا حکم نافذ فرمائین اور ان سے انکشاف حال کرین جناب امیر نے انکو بلایا اور ہر ایک کو ان مین سے جدا جدا مسجد کے گوشون مین بٹہادیا اور ایک ایک آدمی کا پہرا انپر مقرر کیا تاکہ انسے کوئی نہ ملنے پائے اور بات نکرے پہر ایک آدمی کو ان مین سے بلاکر اس آدمی کے حال سے پوچہا اس نے انکار کیا اسکے انکار پر جناب امیر نے تکبیر کی بلند آواز فرمائی جب دوسرے لوگون نے جناب امیر کی آواز کو سنا انکو گمان پیدا ہوا کہ انکے رفیق نے اقرار کر لیا ہے اور جناب امیر سے صورت حال کو بیان کردیا ہے پہر ہر ایک کو ان مین سے علیحدہ علیحدہ بلایا انہون نے اس بنا پر اسکے قتل کا اقرار کیا کہ انکے رفیق نے جناب امیر سے انکا فعل بیان کر دیا ہے جب ان لوگون نے اسکا اقرار کیا پہلا شخص

کہنے لگا اے امیرالمومنین ان لوگوں نے اسکا اقرار کیا جسنے تو اقرار نہیں کیا جناب امیر نے فرمایا یہ لوگ تیرے رفیق ہیں تجھپر گواہی دیتے ہیں انکی شہادت کے بعد تیرا انکار تجھے نفع نہیں بخشتا پس اسنے بھی انکے شریک ہونے کا اقرار کیا جب انکا اعتراف اس شخص کے قتل کی نسبت کامل ہوگیا۔ تو جناب امیر علیہ السلام نے اللہ کا حکم انپر جاری کیا +

(۱۷) عن محمد بن یحیی بن حبان ان حبان ابن منقذ کان تحتہ امراتان ہاشمیہ والانصاریہ فطلق الانصاریۃ ثم مات علی راس الحول فقالت لم تنقض عدتی فارتفعوا الی عثمان رضی اللہ عنہ فقال ھذا لیس لی بہ علم فارتفعوا الی علی فقال علی تحلفین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لم تحیض ثلاث حیضات ولک المیراث فحلفت فاشرکت فی المیراث (اخرجہ ابن الحرب الطائی)

محمد بن یحیی بن حبان کہتے ہیں کہ حبان بن منقذ کی دو جورویں تہیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ اس نے انصاریہ کو طلاق دیدیا تہا پہر اسی برس میں حبان مرگیا انصاریہ کہنے لگی میری عدت ابھی تک پوری نہیں ہوئی پس اسکا مرافعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے حضرت عثمان نے کہا مجھے اس فیصلہ کا علم نہیں وہ مرافعہ جناب علی علیہ السلام کے پاس لے گئے جناب علی نے اس انصاریہ سے فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس حلف اٹھالے کہ مجھے تین حیض نہیں گذرے تو تجھے میراث میں شریک کیا جائیگا۔ پس اس انصاریہ نے حلف اٹھالی اور وہ میراث میں شریک کی گئی +

(۱۸) کتب خالد بن الولید الی ابی بکر الصدیق انی اخذت رجلا یوطاء کما یوطاء المراۃ فاستشار ابو بکر اصحابہ فقال بعضھم یقتل وقال بعضھم یرجم فقال لعلی ان العرب یانف من المثلۃ فما تری فیہ فقال اری ان تحرقہ فاحرقہ (نقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السمیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) خالد بن ولید نے حضرت ابو بکر صدیق کیطرف لکھ بہیجا کہ یہاں ایک مرد ہے جو عورت کی طرح سے فعل کراتا ہے جناب ابو بکر نے صحابہ سے مشورت کیا بعض نے کہا اسکو قتل کرنا چاہیے اور بعض نے کہا سنگسار کیا جائے حضرت ابو بکر نے جناب امیر سے کہا عرب کے لوگ مثلہ کرنے کو بہت برا جانتے ہیں آپکی اس میں کیا رائے ہے جناب امیر نے فرمایا میری رائے میں اسے آگ کے اندر دہکیلنا چاہیے پس وہ آگ میں ڈالا گیا +

(۱۹) عن زر بن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدھما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ فلما وضع الغداء بین ایدیھما مر بھما رجل فسلم فقالا الغداء فجلس واکل معھما فاستوفوا فی اکلھم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیھما ثمانیۃ دراہم وقال لھما خذا

خذ دراهم هذا عوضاً مما اکلت من طعامکما فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لی خمسة دراهم ولك ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة الثلاثة لا ارضی الا ان تکون الدراهم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقصا علیه قصتهما فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك ما عرض وخبزه اکثر من خبزك فارض بالثلاثة قال لا والله لا رضیت الا بمر الحق فقال له لیس لك فی مر الحق الا درهم فقال له عرض علیك صاحبك صلحاً فقلت لا ارضی الا بمر الحق ولا یجب لك فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجه فی مر الحق حتی اقبله فقال علی الیس الثمانیة الارغفة الاربعة و عشرون ثلثاً وانتم ثلاثة انفس ولا یعلم اکثر منکم اکلاً ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیة اثلاث وانما لك تسعة اثلاث واکل صاحبك ثمانیة اثلاث وله خمسة عشر ثلاث اکل منها ثمانیة ویبقی له سبعة اکل صاحب الدراهم واکل لك واحداً من تسعة فلك واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضیت الآن یا علی (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب للعلامۃ بن عبد البر)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں اتنے میں تیسرا آدمی آگیا اندونون نے اسے شرکت طعام کے لیے کہا وہ بھی انکے ساتھ کھانے کو بیٹھ گیا وہ تینون آٹھون روٹیاں کھا چکے وہ تیسرا آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور ان دونون کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کھانیکا جو مینے تمہارے کھانے سے کھایا ہے۔ پس وہ دونو باہم جھگڑنے لگے پانچ روٹیون والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہییے اور تجھے تین اور تین روٹیون والے نے کہا جب تک درہم نصفا نصف نہون مین نہین راضی ہونگا نہ تصفیہ کے لیے دونون جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور تمام قصہ بیان کیا۔ جناب امیر نے تین روٹیون والے سے کہا تیرا دوست جو کچھ تجھے دیتا ہے لے حالانکہ اسکی روٹیاں تیری روٹیون سے زیادہ تھین وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہوجائے مین راضی نہین ہونیکا جناب امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہین۔ تیرا دوست صلح کے در سے جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے دیتا ہے اور تو کہتا ہے کہ جب تک مجھے میرا حق نہ معلوم ہوگا مین نہین راضی ہونیکا۔ تیرا حق تو انصاف سے ایک درہم ہے اسنے کہا یا امیر مجھے اسکی وجہ بیان فرمایے تاکہ مین قبول کرون جناب امیر نے فرمایا کیا آٹھ روٹیاں کی چوبیس تہائیاں نہین ہین اور تم تین آدمی کھانیوالے تھے یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ تم مین سے کون زیادہ کھانیوالا تھا اور کون کم اسلیے احتمال کیا جاتا ہے کہ بس تم تینون نے برابر کھایا ہے۔ پس تم نے آٹھ تہائیاں کھائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیاں تھین اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیاں تھین اور اسنے آٹھ تہائیاں

کھائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کھائین اور تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کھائی ہیں تیری ایک روٹی کے ٹکڑے کے بدلے ایک درہم ہے اور اسکی سات ٹکڑون کے بدلے سات درہم ہیں وہ کہنے لگا یا علی اب میں ایک درہم کے لینے پر رضی ہوں ❊

(۲۰) قال سعید بن منصور فی سننہ باسنادہ سمعت علیا یقول الحمد للہ الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل بہ من امر دینہ ان معاویۃ کتب الی یسالنی عن خنثی المشکل فکتبت الیہ ان یورثہ من قبل مبالہ (تاریخ الخلفاء للسیوطی) سعید بن منصور اپنی سنن میں باسنادہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمارے دشمن کو ایسا کر دیا کہ جب اسکے دینیہ میں سے کوئی مشکل امر وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچھتا ہے۔ معاویہ نے مجھے لکھکر خنثے مشکل کا مسئلہ پوچھا ہے میں نے اسکو جواب میں لکھا ہے کہ اسکے بول کے مقام کی رو سے میراث ملیگی یعنے اگر عورت کیطرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل عورت کے میراث پائیگا۔ اور اگر مرد کی طرح سے پیشاب کرتا ہے تو مثل مرد کی میراث پائیگا ❊

(۲۱) تنازعت امرأتان فی ایام عمر فی ولد کل واحدۃ منہما تدعی ابنہا فاشکل علی عمر فارسل الی علی فقال علی علی بنجار حاذق ومنشار حید یقطع الولد فیجعل الولد بینکما نصفین فصاحت ام الصبی وقالت ادفع کل الولد الیہا وقالت الاجنبیۃ اقطع الولد فاخذ علی الولد فادفع الی الام التی صاحت وقال للاجنبیۃ علمت انہا ام الصبی و فی روایۃ ولدتا فی لیلۃ واحدۃ فجاءت ابن واحدۃ منہما فکل واحدۃ منہما تدعی الحی لہا (نقلہ ابوبکر نجم الدین محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب عمر کے زمانہ میں ایک لڑکے کی نسبت دو عورتون میں جھگڑا ہوا ہر ایک ان میں سے اس لڑکے کو اپنا بیٹا بیان کرتی تھی حضرت عمر کو انکے فیصلے میں دشواری پیش آئی ان دونون کو حضرت امیر کی خدمت میں فیصلہ کے لیے بھیجدیا جناب امیر نے فرمایا میرے پاس ایک کاریگر بڑھئی کو لاؤ تاکہ اس سے اس لڑکے کو دو برابر حصون میں کاٹ ڈالے کہ لڑکے کا ایک ایک ٹکڑا ان دونون کو دیدیا جائے لڑکے کی ماں چلانے لگی آپ سالم یہ لڑکا اس عورت کو دیدیں دوسری عورت اجنبیہ کہنے لگی ضرور لڑکا کاٹ ڈالا جائے جناب امیر نے اس لڑکے کو اٹھا کر اسکی ماں کو دیدیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ایک شب میں دو عورتون کو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا لڑکا مرگیا اس زندہ لڑکے کیواسطے تنازع ہوا ❊

(۲۲) ادعی ان رجلا تزوج خنثی ولہا فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال واصدقہا

جاریۃ کانت لہ ودخل بالخنثی واصابہا فحملت منہ وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریۃ التی اصدقہا لہا الرجل فحملت منہ الجاریۃ بولد فاشتہرت قصتہما ودفع امرہما الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فسئل عن حال الخنثی فاخبر انہا تحیض وتطاء وتوطاء وتمنی من الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیری الافہام فی جوابہا وکیف السبیل الی قضائہا وفصل خطابہا فاستدعی علی غلامیہ وامرہما ان یذہبا الی الخنثی ویعدا اضلاعہا من الجانبین ان کانت متساویۃ فہی امراۃ وان کان الایسر انقص من الایمن بضلع واحد فہو الرجل فجاءا واخبراہ بذلک وشہدا عندہ فحکم علی الخنثی بانہا رجل وفرق بینہا وبین زوجہا ودلیل علی ذلک ان اللہ تعالی خلق ادم علیہ السلام وحیدا فاراد سبحانہ وتعالی احسانہ الیہ ولخفی حکمۃ فیہ ان یجعل لہ زوجا من جنسہ لیسکن کل واحد منہما الی صاحبہ فلما نام ادم خلق اللہ عزوجل من ضلعہ القصری من جانبہ الایسر حواء فانتبہ فوجدہا جالسۃ الی جانبہ کاحسن ما یکون من الصور فلذلک صار الرجل ناقصا من جنبہ الایسر عن المراۃ والمراۃ کاملۃ الاضلاع من الجانبین والاضلاع الکاملۃ اربعۃ وعشرون ضلعا ہذا فی المراۃ فاما الرجل فثلاثۃ وعشرون ضلعا اثنا عشر فی الایمن واحد عشر فی الایسر وباعتبار ہذہ الحالۃ قیل للمراۃ ضلع اعوج (فصول المہمہ ونور الابصار ومطالب السئول لطلحۃ الشافعی) روایت ہے کہ ایک مردنے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورت کے اور ایک مثل مرد کے اور اسکے مہر مین ایک لونڈی دی پہر اس مخنث کے ساتھ مثل عورت کے صحبت کی اسکو حمل رہگیا اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہوا بعد اسکے اس مخنث نے اس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو اس مردنے اسکے مہر مین دیا تہا۔ پس اس لونڈی کو بہی حمل رہگیا اور اسکے یہان بہی لڑکا پیدا ہوا۔ یہ خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر سے بہی لوگون نے بیان کیا۔ آپنے مخنث کا حال پوچہا معلوم ہوا کہ مثل عورتون کے اسکو حیض بہی آتا ہے مرد اس سے صحبت کرتا ہے تو اسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہے اور خود بہی حاملہ ہوتا ہے اور اس سے عورت بہی حاملہ ہوتی ہے پس لوگ نہایت حیران ہوئے کہ اسکی حکم کا کیا طریق ہوگا۔ آیا یہ مردون مین سے شمار کیا جائیگا یا عورتون مین سے پس جناب امیر نے اپنے دو غلامون کو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اس مخنث کے پاس جائین اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہے اور اگر بائین طرف سے ایک پسلی تعداد مین دہنی طرف سے کم ہو تو وہ مرد ہے چنانچہ دونو غلام اس مخنث کے پاس گئے اور اسکی دونون طرف کی پسلیون کو شمار

کیا پس بائین طرف کی ایک پسلی کو داہنی طرف کی پسلیون سی شمار مین کم پایا اور آپکے پاس آکر اسکی خبر دی اور ہیئت پر دونون نے گواہی ادا کی جناب امیر نے حکم دیا کہ وہ مخنث مرد ہے اور اسکو اسکے شوہر سے علیحدہ کر دیا دلیل اسبات کی یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنی حکمت کاملہ سے ارادہ فرمایا کہ انکے واسطے انہین کی جنس سے ایک نمونہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدم سو گئے اللہ تعالی نے انکی بائین طرف کی ایک چھوٹی سی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا حضرت آدم بیدار ہوئے تو انہون نے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا پایا جو نہایت خوبصورت تہین پس اس سبب سے مرد کی بائین طرف کی پسلی عورت سے کم ہوتی ہے اور عورت کی دونو طرف کی پسلیان پوری ہوتی ہین لیکن مرد کی تئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ بائین طرف اور اسی سبب سے عورت ٹیڑھی پسلی کہلائی جاتی ہے ❊

(۲۳) قال ابن طلحة الشافعی فی مطالب السئول کان حد شارب الخمر اربعین سوطا اقامه ابوبکر کذلك فی ولایته ثم اقامه عمر صدرا فی ولایته فلما انهمك الناس فی شربها واستحقروا ضرب الاربعین شاور عمر اصحابه فی ذلك فقال علی نرده اذا شرب سکر واذا سکر هذا واذا هذا افتری وعلی المفتری ثمانون فبلغوا به حد المفتری فاخذ عمر هذا القول من علی ابن طلحہ شافعی علیہ الرحمۃ مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ شراب نوش کی حد چالیس کوڑے تھی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین اسکو اسی طرح سے قائم رکھا پھر حضرت عمر نے بھی اپنی ابتداء خلافت مین اسی کو قائم رکھا جب لوگ شرب خمر مین زیادہ منہمک ہونے لگے اور چالیس کوڑون کو حقیر جاننے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مین صحابہ سے مشورت کی جناب علی علیہ السلام نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو ہذیان بکتا ہے پس جب اسنے ہذیان بکا تو جھوٹ کہا اور جھوٹ بولنے والے کی سزا اسی کوڑے ہین پس اسکو مفتری یعنی جھوٹے کی سزا دینا چاہیئے حضرت عمر نے اس قول کو جناب علی سے اخذ کر لیا ❊

(۱۹) عن محمد بن الزبیر قال دخلت مسجد دمشق فاذا انا بشیخ قد التوت ترقوتاه من الکبر فقلت یا شیخ من ادرکت من الصحابة قال عمر رضی الله عنه قلت فما غزوت قال الیرموك قلت حدثنی بشیء سمعته قال خرجت مع فتیة حجاجا فاصبنا بیض نعام وقد احرمنا فلما قضینا نسکنا ذکرنا ذلك لامیر المؤمنین عمر فادبر وقال اتبعونی حتی انتهی الی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم فضرب حجرة فاجابته منها امرأة فقال اثم ابو الحسن قالم

لا نمر فی للقشات فادبر وقال اتبعونی حتی انتہی الیہ وھو یکسو التراب بیدہ فقال مرحبا یا امیر المومنین
فقال ان ھولاء اصابوا ببیض نعام وھم محرمون قال الا ارسلت الی قال انا احق باتیانک قال
یضربون الفحل قلائص ابکارا بعدد البیض فما نتج منھا اھدوہ قال عمر فان الابل تخدج قال
والبیض یمرض فلما ادبر قال عمر اللھم لا تنزل بی شدیدۃ الا وابو الحسن الی جنبی (اخرجہ ابن
البحری نقلہ محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) محمد بن زبیر سے روایت ہے کہ مین مسجد
دمشق مین گیا اور ایک بوڈھے کو دیکھا جسکی گردن کی ہنسلی بڑھاپے کیوجہ سے اٹھی ہوئی تھی مینے
کہا یا شیخ تونے صحابہ مین سے کس کو دیکھا ہے وہ کہنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مینے کہا تو کس غزوہ
مین شریک ہوا ہے وہ بولا یرموک مین مینے کہا مجھے کوئی بات سُنا کہ تونے سنی ہو۔ کہنے لگا مین چند
نوجوانون کے ساتھ حج کو گیا اور ہمنے شتر مرغ کے انڈے کہا لیے حالانکہ ہمنے احرام باندھا ہوا تھا
جب ہم اپنے وظائف حج کو پورا کر چکے جناب امیر المومنین عمر سے اسکا ذکر کیا جناب عمر وہانسے لوٹے اور فرمایا
میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھرون کی طرف تشریف
لے گئے اور ایک حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا ایک بی بی نے جواب دیا جناب عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا
جناب ابو الحسن گھر مین تشریف رکھتے ہین اس بی بی نے جواب دیا نہین پس جناب عمر کنویون کی کیاری
کیطرف تشریف لیگئے اور ہمین فرمایا میرے پیچھے چلے آو یہانتک کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس پہونچ
گئے وہ اپنے ہاتھون سے مٹی کو برابر کرتے تھے اور جناب عمر کو دیکھکر فرمایا مرحبا اے امیر المومنین جناب
عمر نے کہا ان لوگون نے بحالت احرام شتر مرغ کے انڈے کہائی ہین آپنے فرمایا کہ تمنے مجھے کیون نہ بلالیا
حضرت عمر بولے ہم ہی آپکی خدمت مین آنے کے حقدار تھے فرمایا ان کو چاہیے انڈون کی تعداد کے موافق
نوجوان بکر اونٹنیون کے ساتھ نر اونٹون کو ملائین جب ان سے بچے پیدا ہون تو انکو قربانی کرین جناب
عمر نے کہا کہ اونٹ کا نطفہ کبھی فاسد بھی ہو جاتا ہے پس تعداد کیونکر ٹھیک آئیگی جناب امیر المومنین علی نے
فرمایا کبھی انڈا بھی گندا ہو جاتا ہے جب جناب عمر وہان سے لوٹے تو دعا کی اے پروردگار مجھپر ایسی
سختی نازل نہ فرمانا مگر کہ ابو الحسن میری دہنی طرف موجود ہون ٭

جناب امیر علیہ السلام کا علم الفرائض

(۱) عن عبد اللہ بن مسعود قال اعلم اھل المدینۃ بالفرائض علی بن ابی طالب (اخرجہ
احمد وابن عبد البر فی استیعاب) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مدینہ منورہ کے لوگون

ہین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ علم فرائض جاننے والے ہین ✤

(۲) عن مغیرۃ قال لیس احد منہم اقوی قولاً فی الفرائض من علی وکان مغیرۃ صاحب الفرائض (استیعاب) مغیرہ کہتے ہین کہ صحابہ مین سے کوئی زیادہ قوی قول والا جناب علی سے نہین اور مغیرہ خود صاحب فرائض تھے ✤

(۳) قال محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرأۃ جاءت عند علی وقد خرج من دارہ لیرکب فترک رجلہ فی الرکاب فقالت یا امیر المومنین ان اخی قد مات وخلف ستمائۃ دینار اوقد دفعوا الیّ من مالہ دینارا واحدا واسالک انصافی وایصال حقی الیّ فقال لہا خلف اخوک بنتین فقالت نعم قال لہما الثلثان اربعمائۃ وقال خلف امّا قالت نعم قال لہا السدس مائۃ دینار وخلف زوجۃ قالت نعم قال لہا الثمن خمس وسبعون وخلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران ولک دینار فقد اخذت حقک فانصرفی روایت ہے کہ ایک عورت حضرت امیر کے پاس آئی حضرت اسوقت اپنے گہر سے نکلکر سوار ہو رہے تہے ایک پاؤن رکاب مین رکہا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیر المومنین میرا بہائی چہ سو دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجھکو ایک دینار دیا ہے مین آپ سے اپنا حق اور انصاف چاہتی ہون حضرت نے فی الفور جواب دیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہ گئی ہونگی اسنے کہا ہان فرمایا کہ دو ثلث یعنی چار سو دینار تو انکے لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچی اسکی زوجہ بہی ہوگی پس زوجہ کو ثمن یعنے پچہتر دینار ملے حضرت نے پوچہا کیا تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پا چکی ہے چلی جا۔ یہ مسئلہ دیناریہ کے نام سے مشہور ہے اسی طرح سے ایک اور مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے جسکو علامہ محمد بن طلحہ مطالب السئول مین لکہتے ہین ✤

(۴) قیل انہ کان علی منبر الکوفۃ فقام الیہ رجل فقال یا امیر المومنین ان ابنتی قد ماتت زوجہا ولہا عن ترکتہ الثمن وقد اعطوہا التسع فاسالک الانصاف منہم فقال خلف صہرک بنتین قال نعم وقال ابواہ باقیان قال نعم قال صار ثمنہا تسعا فلا تطلب راوی کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کوفے کے منبر پر تشریف فرما تہے کہ ایک شخص نے کہڑے ہوکر کہا یا امیر المومنین میری لڑکی کا خاوند مر گیا ہے اور اسکا ترکہ مین آٹہوان حصہ ہے اور میرے داماد کے وارث اسکو نوان حصہ دیتے ہین مین آپ سے انصاف کا خواہان ہون جناب امیر نے فرمایا تیرا داماد دو بیٹیان

چھوڑ مرا ہے اوُسنے کہا کہ بجا ہے آپنے فرمایا اسکے ماں باپ بھی زندہ ہین اوس نے تسلیم کیا آپنے فرمایا کہ تیری لڑکی کا آٹھوان حصہ اب نواں حصہ ہوگیا ہے پس تو اس سے زیادہ مت طلب کر ❊

(۵) عن جعفر الصادق قال لما ولی عمر ما ستو ثقت له الامور اتی بمولود له رأسان وبطنان واربعة ایدی ورجلان وقبل ودبر واحد فنظر الی شئ لم یر مثله قط نظر الی انسان اعلاه اثنان واسفله واحد فلم یدر عمر کیف الحکم فیه فارسل الی علی فجاء فنظر الیه فقال انظرها اذا رقد ثم یصاح فان انتبه الرأسان جمیعا فهو واحد وان انتبه الواحد وبقی الاخر فاثنان فقال عمر لا ابقانی الله بعدک یا ابا الحسن (نقله نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین الستیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امام جعفر صادق؏ فرماتے ہین کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کیوقت لوگ ایک لڑکے کو لائے جسکے دو سر اور دو پیٹ اور چار ہاتھ اور دو پاؤن اور ایک قبل اور ایک دبر تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا انوکھا بچہ دیکھا کہ ویسا کبھی نہین دیکھا تھا سر سے ناف تک تو دو انسان تھے اور ناف سے نیچے تک ایک تھا حضرت عمرؓ اسکو ورثہ دینے مین حیران ہوگئے کہ آیا اسکو ایک ورثہ دیا جاوے یا دو وارثون کا حصہ سمجھا جاوے پس اسکو جناب امیر کیخدمت فیصلہ کے لیے بھیجا آپنے دیکھکر فرمایا جب یہ سو جائے تو تم لوگ چلاؤ اگر اسکے دونون سر ایک ساتھ ہی ہلین تو سمجھو کہ یہ لڑکا ایک ہے اور اگر ایک جنبش کرے اور دوسرا نہ کرے تو سمجھو کہ دو ہین پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابو الحسن خدا مجھے تیرے بعد زندہ نہ رکھے ❊

جناب امیر علیہ السلام کا علم باصول الدین یعنی علم کلام

یہ علم جسکو علم الٰہی اور عقاید اور متاخرین کی اصطلاح مین علم کلام کہتے ہین بعد تفسیر حدیث کے اسکا مرتبہ نہایت عالی ہے کیونکہ اس مین توحید اور نبوت اور احوال معاد سے بحث ہوتی ہے اور قضا و قدر کے اسرار و غوامض بیان کیے جاتے ہین اسکے نکات جسقدر کہ جناب امیر علیہ السلام کے خطبات مین موجود ہین وہ کسی صحابی کی کلام مین نہین چنانچہ علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ متکلمین[1]

---

[1] اما علم الاصول وقد جاء فی خطب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد ما لم یأت فی کلام سائر الصحابۃ ثم ان جمیع فرق المتکلمین ینتهی اخر نسبتهم فی هذا العلم الیہ اما المعتزلۃ فهم ینسبون انفسهم الیہ والاشعریۃ فکلهم منتسبون الی الاشعری وهو کان تلمیذ ابی علی الجبائی المعتزلی وهو منتسب الی امیر المؤمنین علی واما الشیعۃ فانتسابهم الیہ ظاهر واما الخوارج فهم مع غایۃ بعدهم عنہ کلهم ینتسبون الی اکابرهم واولئک الاکابر کانوا تلامذۃ علی فثبت ان جمهور المتکلمین من فرق الاسلام کلهم تلامذۃ علی (اربعین فی اصول الدین)

کے جتنے فرقے ہین وہ سب حضرت امیر علیہ السلام کی طرف منتہی ہوتے ہین سب سے پہلا فرقہ جسنے سب سے پہلے اس علم میں شہرت پائی ہے معتزلہ کا ہے اسکا بانی واصل بن عطا ہے جسنے ابو ہاشم بن عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے تعلیم پائی ہے۔ اور عبداللہ نے اس علم کو اپنے والد محمد بن حنفیہ سے سیکھا ہے اور محمد بن حنفیہ کو جو کچھ فیضان حاصل ہوا ہے اپنے پدر بزرگوار جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام سے حاصل ہوا ہے۔

دوسرا فرقہ جسنے معتزلہ کے بعد اس علم مین کمال حاصل کیا ہے وہ اشعریہ کہلاتا ہے جو امام ابو الحسن علی بن ابی بشر الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے امام ابو الحسن اشعری امام ابو علی جبائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ مین سے ہین جو مشائخ فرقہ معتزلہ مین سے تھے پس یہ فرقہ بھی معتزلہ کی طرف منتہی ہوتا ہے جسکا انتساب جناب امیر علیہ السلام کی طرف اوپر ثابت ہو چکا ہے *

متکلمین مین سے تیسرا فرقہ زیدیہ کا ہے جو امامیہ کی شاخ ہے اور امامیہ کا انتساب جناب امیر علیہ السلام کیطرف ظاہر ہے *

چوتھا گروہ متکلمین سے خوارج کا ہے جو جناب امیر علیہ السلام کے دشمن ہین۔ تاریخ کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خوارج کے اکابر وہی لوگ تھے جو ابتدا مین حضرت امیرؑ سے تعلیم پاتے رہے ہین *

ہم تھوڑا چند کلمات جناب امیر علیہ السلام کے نقل کرتے ہین جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ افلاطون الٰہی اور ارسطو نے بھی باوجود اسقدر علم و فضل کے کبھی ایسے نازک و پیچیدہ مسائل توحید کو اس رزانت الفاظ کے ساتھ نہین بیان کیا *

(۱) قال له بعض من حضر لديه من الواردين متى كان ربنا فقال له الم يكن هو كائن بلا كيف يكون بلا كينونة كان لم يزل قبل القبل وبعد البعد بلا غاية ولا منتهى اليه انقطعت دونه الغايات فهو غاية كل غاية وسع كل شئ علما (اخرجه ابن عساكر) کسی نے سوال کیا یا امیر المومنین کب سے تھا رب ہمارا فرمایا کیا وہ نہین تھا کہ پھر ہو گیا۔ وہ ہمیشہ سے تھا اور وہ تھا بغیر کیفیت کے وہ تھا اور ہوتا نہین تھا وہ ہمیشہ سے تھا سب پہلوں سے پہلا اور سب پچھلوں سے پچھلا ہمیشہ سے بلا کیفیت اسکی انتہا نہین اسکی طرف نہایات کا انقطاع ہوتا ہے وہ ہر نہایت کا نہایت ہے اپنے علم کیوجہ سے ہر شے کو لیے ہوئے ہے *

(۲) قال في تمجيد الله وتحميده وتوحيده وهو الله لا يبلغ مدحته القائلون ولا يحصى نعمائه العادون ولا يؤدي حقه المجتهدون الذي لا يدركه بعد الهمم ولا يناله غوص الفطن مطالب السئول) جناب امیر علیہ السلام خداوند تعالی کی تمجید اور تحمید اور توحید مین بیان فرماتے ہین کہ

وہ وہ ذات ہے کہ اسکی مدح تک بولنے والے نہیں پہونچ سکتے اور نہ اسکی نعمتوں کو شمار کرنے والے لوگ گن سکتے ہیں اور نہ شکر کرنیوالے اسکا حق کوادا نہیں کر سکتے نہ ہمتوں کی بلندی اسکی ذات تک پہونچ سکتی ہے اور نہ دانائی کو اسکی ذات تک رسائی ہے جسکو زیادہ تر جناب امیر کے ایسے نادر اقوال کے دیکھنے کا اشتیاق ہو وہ اس کتاب کے آخر میں حضرت کے چند خطبات کو دیکھے اور اگر اس سے بھی سیری نہو تو نہج البلاغۃ کو مطالعہ کرے یہ رسالہ اُسکی تحریر کا متحمل نہیں ہو سکتا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تصوف

اس علم کا ماخذ اور منبع اور سرچشمہ جناب امیر علیہ السلام ہیں چنانچہ خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب میں تحریر فرماتے ہیں ۔ قال الجنید رحمۃ اللہ علیہ صاحبنا فی ھذا الامر الذی اشار الی ماتضمنہ القلوب و دعی الی حقائقہ بعد نبینا صلعم علی ابن ابیطالب یعنے جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ ہمارا پیشرو اس امر تصوف میں کہ جسنے اشارہ کیا ہے طرف اس شے کی جو دلوں میں آ کے متضمن ہوتی ہے اور جسنے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے حقائق کیطرف بلایا ہے وہ علی بن ابیطالب ہیں اور خواجہ پارسا اسی رسالہ کے دوسرے مقام میں لکھتے ہیں ان امیر المومنین علی بن ابیطالب لو تفرغ علینا عن الحروب لنقل الینا عنہ من ھذا العلم یعنی علم الحقائق والتصوف مالا تقوم لہ القلوب یعنے اگر امیر المومنین علی بن ابی طالب اپنے غزوات سے فارغ ہوتے تو ان سے ہمارے لیئے اس علم یعنے علم حقائق اور تصوف کے متعلق وہ باتیں نقل کیجاتیں کہ دل جسکے متحمل نہو سکتے +

اور کشف المحجوب میں مرقوم ہے قال سید الطائفۃ الجنید شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضی یعنی اماما فی علم الطریقۃ ومعاملاتہا ھو علی المرتضی ۔ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر اصول اور بلا میں علی مرتضے ہیں یعنے ہمارا امام علم طریقت میں اور اسکی معاملات میں علی مرتضی ہیں +

تمام سلسلے مثل قادریہ ۔ چشتیہ وقشیریہ وسہرودیہ واحمدیہ الغزالیہ ومحمدیہ الغزالیہ وشطاریہ ورفاعیہ وسہروردیہ وکبرویہ وشاذلیہ ونقشبندیہ جناب امیر علیہ السلام تک منتہی ہوتے ہیں +

اگرچہ اس زمانہ میں ہر ایک سلسلے سے ہزارہا شاخیں نکلی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک انکے اصل دو طریقے تھے جنیدیہ اور طیفوریہ جنیدیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف منسوب ہے حضرت جنید کو حضرت سری سقطی سے بیعت ہے اور حضرت سری سقطی حضرت معروف کرخی کے مرید ہیں ۔ اور حضرت معروف کرخی نے حضرت داؤد طائی سے فیض حاصل کیا ہے اور حضرت داؤد طائی حضرت حبیب عجمی سے فیضیاب ہوئے ہیں اور حضرت حبیب عجمی حضرت حسن بصری کے مرید ہیں اور حضرت حسن بصری نے خرقہ خلافت جناب امیر علیہ السلام سے

پہنا ہے +

دوسرا طریقہ طیفوریہ ہے جو منسوب ہے طیفور ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کیطرف جنکی بیعت حضرت امام ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے تھی پس چودہ طرق ہین سبکا خاتمہ جناب امیر علیہ السلام کی ذات مقدس تک ہوتا ہے -
امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین ہین لکھتے ہین ومنہا علم تصفیۃ الباطن ومعلوم ان نسب جمیع الصوفیۃ ینتہی الیہ +

جناب امیر علیہ السلام کا علم نحو

یہ علم تو حضرت امیر علیہ السلام ہی کی ایجاد ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین
عن ابی الاسود الدؤلی قال دخلت علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فرأیتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین قال انی سمعت ببلدکم لحنا فاردت ان اصنع کتابا فی اصول العربیۃ فقلت ان فعلت ہذا احییتنا وبقیت فینا ہذہ اللغۃ ثم اتیتہ بعد ثلث ایام فالقی الی صحیفۃ فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکۃ المسمی والحرف ما انبأ عن معنے لیس باسم ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثۃ ظاہر ومضمر وشی لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاہر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء وعرضتہا علیہ فکان من ذلک حروف النصب فذکرت منہا ان وان ولیت ولعل وکان ولم اذکر لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا ابو الاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مین ایک دن جناب امیر علیہ السلام کی پاس گیا مینے دیکھا آپ گردن مبارک جھکائے کسی فکر مین ہین مینے استفسار کیا یا امیر المومنین آپ کس باب مین فکر فرما رہے ہین ارشاد کیا مینے تمہارے اس شہر مین لوگون کو اپنی زبان مین غلطی کرتے ہوئے سنا ہے اسلیے مین نے ارادہ کیا ہے کہ مین ایسی کتاب لکھون کہ اس مین عربی زبان کے قاعدے ہون مینے کہا اگر آپ ایسا کرینگے تو ہم لوگون کو زندہ فرما دینگے اور ہم مین یہ زبان عربی باقی رہجائیگی پھر مین تین دن کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے خدمت اقدس مین گیا آپنے مجھے ایک کاغذ دیا اس مین لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم کل کلام تین قسم ہے اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنے مسمی سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہے کہ مسمی کی حرکت سے خبر دے اور حرف وہ چیز ہے کہ ایسے معنے سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد ازان ارشاد کیا اسکا تتبع کر اور جو کچھ مناسب معلوم ہو اس مین بڑھا اور آگاہ ہو اے ابو الاسود کہ سب اشیاء تین قسم پر ہین ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی شی ہے کہ وہ نہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت

اسی شے کے دریافت کرنے مین معلوم ہوتی ہے کہ جو نہ ظاہر ہے نہ مضمر ۔ ابوالاسود کہتا ہے کہ مینے اس قاعدے سے بہت سی چیزین نکالکے جمع کین اور جناب امیر کو سنائین اس مین حروف ناصبہ کا بہی بیان تہا ان مین سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیْتَ اور لَعَلَّ اور کَاَنَّ کا ذکر کیا مگر لکن کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تو نے اسکو کیون چہوڑ دیا مینے عرض کیا کہ مین اسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تہا فرمایا کہ وہ بہی انہین مین سے ہے اس کو بہی زیادہ کردے ❖

جناب امیر علیہ السلام کا علم فصاحت

اس علم مین جناب امیر علیہ السلام سید البلغا اور امام الفصحا ء تہے جسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل مبعوث ہوی تہے اسیطرح سے جناب امیر خاتم الفصحا پیدا ہوئے عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان یخلق ابونا آدم بالفی عام فلما خلق آدم صرنا فی صلبہ ثم نقلنا من کرام الاصلاب الی مطہرات الارحام حتی صرنا فی صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفین فصیرنی فی صلب عبد اللہ وصار علی فی صلب ابی طالب فاختارنی بالنبوۃ واختار علیا بالشجاعۃ والفصاحۃ واشتق اسمین من اسمائہ فاللہ محمود وانا محمد واللہ الاعلی وھذا علی راخرجہ ابن السبوع الاندلسی فی کتاب الشفا) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل اسکے کہ ہمارے باپ آدم پیدا ہون مین اور علی دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب آدم مخلوق ہوئے تو ہم انکی صلب مین جا گزین ہوئے پہر ہم بزرگ پشتون سے پاک رحمون کیطرف انتقال کرتے رہے یہانتک کہ ہم جناب عبد المطلب کی پشت مین منتقل ہوئے پہر ہم منقسم ہوگئے دو حصون مین پس مین جناب عبد اللہ کی پشت اقدس مین منتقل ہوگیا اور علی ابوطالب کی پشت مین پس خدانے مجھکو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا اور علی کو علم اور شجاعت اور فصاحت کے ساتھ ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے پاک نامون سے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالی محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے اور یہ علی ہے ❖

جناب امیر علیہ السلام نے خطابت کے وہ طریق کلام مین ایجاد فرمائے ہین جن سے شعرا جاہلیت کو مطلق اطلاع نہ تہی عبد الحمید بن یحیے کا قول ہے کہ حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع یعنے مینے ستر خطبے جناب امیر علیہ السلام کے یاد کیے ہین اور ابن نباتہ جو زبردست خطیب مشہور ہوا ہے اور حافظ ابن تیمیہ الحرانی حنفی شامی جسکی تقلید کرتے ہین کہتا ہے کہ مینے سو اعظ علی بن ابی طالب سے ایک خزانہ حاصل کیا کہ

جناب امیر علیہ السلام کی وہ فصاحت و بلاغت تھی کہ جسکے دوست دشمن سب قائل تھے چنانچہ روایت ہے کہ جب محفن بن ابی محفن جناب امیر علیہ السلام کے پاس سے معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور خوشامد کی راہ سے کہنے لگا جئتك من عند اعی الناس فقال فی جوابہ ویحك تقول اعی الناس فوواللہ ما لسن الفصاحۃ لقریش غیرہ یعنے مین تیرے نزدیک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون جو بات کرنے مین فروماندہ ہے معاویہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر تو ایسے شخص کو بات کرنے مین عاجز کہتا ہے خدا کی قسم ہے قریش کے لیے فصاحت مین کوئی اس سے زیادہ بامحاورہ بولنے والا نہین ہے ؞

جناب امیر علیہ السلام کا علم الشعر

علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین لکھتے ہین اخرج الشعبی قال کان ابو بکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر یعنے شعبی روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شعر کہا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شعر کہتے تھے اور جناب حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ شعر کہنے والے تھے چنانچہ جناب کا دیوان بدیع مشہور خاص وعام ہے ؞

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی

جناب امیر علیہ السلام کی حاضر جوابی اور اسکات خصم کی یہ کیفیت تھی کہ ایک بات مین دوسرے کو بند فرما دیتے تھے عن محمد بن قیس قال دخل ناس من الیہود علی علی فقالوا لہ ما صبرتم بعد نبیکم الا خمس وعشرین سنۃ حتی قتل بعضکم بعضا فقال علی قد کان صبر جمیل ولکنکم ما جفت اقدامکم من البحر حتی قلتم یا موسی اجعل لنا الٰہا کما لھم اٰلھۃ (اخرجہ احمد) محمد بن قیس سے مروی ہے کہ چند یہودی جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے آپ لوگون نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پچیس برس ہی صبر نہین کیا حتے کہ تم مین سے ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا فی الحقیقت صبر کرنا بہتر تھا۔ لیکن تمہارے قدم ابھی دریا سے باہر نکلکر خشک بھی نہین ہوئے تھے کہ تمنے کہا یا موسی جیسے مصریون کے خدا تھے ویسے ہی خدا ہمکو بنادے ؞

جناب امیر علیہ السلام کا علم الکتابت

جناب امیر علیہ السلام حسن خط مین مہارت تام رکھتے تھے چنانچہ خود حضرت امیر کا قول ہے علیکم بحسن الخط فانہ من مفاتیح الرزق یعنے تمپر واجب ہے کہ اپنی اولاد کو خوشخطی سکھاؤ کیونکہ وہ رزق کی کنجیون مین سے ہی ہے۔ دوسرے مقام پر حضرت فرماتے مین علموا اولادکم الکتابۃ فان فی الکتابۃ ھمم الملوک والسلاطین علیکم یعنی اپنی اولاد کو کتابت سکھاؤ کیونکہ کتابت مین بادشاہون کی ہمت اور توجہ تمہاری طرف ہوگی +

جناب امیر علیہ السلام کا علم تعبیر الرویا

عن ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لعلی یا ابا الحسن ربما شھدت وغبنا وربما شھدنا وغبت ثلاث اسالک عنھن ھل عندک منھن علم قال علی وما ھن قال الرجل یحب الرجل ولم یر منہ خیرا ویبغض الرجل ولم یر منہ شرا قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح فی الھواء جنود مجندۃ تلتقی فتتشام فما تعارف منھا ائتلف وما تناکر منھا اختلف فقال عمر واحدۃ والرجل یحدث الحدیث اذ نسیہ اذ ذکرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من القلوب قلب الا ولہ سحابۃ کسحابۃ القمر بین القمر یضیئ اذ اعلیہ سحابۃ فاظلم اذ انجلت قال اثنتان والرجل یری الرؤیا منھا ما یصدق ومنھا ما یکذب قال علی نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد ولا امۃ ینام فیستثقل نوما الا یعرج بروحہ الی العرش فالتی لا یستیقظ الا عند العرش فتلک الرؤیا التی تصدق والتی یستیقظ دون العرش فھی الرؤیا التی تکذب فقال ثلاث کنت فی طلبھن فالحمد للہ الذی اصبتھن قبل الموت اخرجہ الطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب عمر بن الخطاب حضرت علی علیہ السلام سے کہنے لگے یا ابا الحسن بسا اوقات آپ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھے اور ہم نہین تھے اور بسا اوقات ہم حاضر تھے اور آپ غائب تھے تین باتین مین آپسے پوچھتا ہون اگر آپ کو علم ہو تو آپ مجھے بتا دیں حضرت علی نے فرمایا وہ کیا ہین حضرت عمر نے کہا کہ ایک آدمی سے ایک آدمی محبت کرتا ہے حالانکہ نہ اسنے کوئی نیکی دیکھتا ہے اور ایک آدمی ایک سے بغض رکھتا ہے حالانکہ اسنے کسیطرح کی برائی نہین دیکھی ہوتی جناب علی نے فرمایا ٹھیک ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روحین ہوا مین لشکر صف بستہ باہم ملتے ہین اور بو سونگھتے ہین پس جسکو ان مین سے پہچانتے ہین محبت کرتے ہین اور جس سے نفرت کہاتے ہین اختلاف کرتے ہین حضرت عمر نے کہا یہ ایک بات ہوئی پھر حضرت عمر نے کہا انسان بات کرتا کرتا اسکا ذکر بھول جاتا ہی جناب امیر علیہ السلام نے کہا میننے سنا ہے کہ کوئی دل ایسا نہین کہ اوسپر مثل قمر کے بادل نہ ہو جب اسپر

وہ بادل ہوتا ہے تو وہ روشن ہوتا ہے ۔ اور جب اسپر سے وہ بادل کھلجاتا ہے تو وہ تاریک ہوجاتا ہے حضرت
عمر نے کہا یہ دوسری بات ہے اور آدمی خواب دیکھتا ہے بعض سچا ہوتا ہے اور بعض جھوٹا جناب علی نے فرمایا
کوئی مرد یا عورت ایسے نہیں کہ وہ سوئے اور اسکی روح عرش کیطرف نہ پرواز کرتی ہو پس وہ روح جو عرش کے
قریب جاکر بیدار ہوتی ہے اسکا خواب سچا ہے اور وہ روح کہ عرش کے قریب نہ پہونچکر بیدار ہو اسکا خواب
جھوٹا ہے حضرت عمر نے کہا یہ تین باتین تھین جنکی مجھے طلب تھی شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے موت سے
پہلے ان تک پہونچا دیا ✦

قال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری عن سلیمان الشیبانی عن علی انه اتی برجل فقیل له زعم
هذا انه احتلم بامی فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله (تاریخ الخلفا) عبد الرزاق مصنف مین
لکھتے کہ ہمسے ثوری بیان کرتے تے کہ سلیمان شیبانی روایت کرتے ہین کہ ایک آدمی کی نسبت جناب
علی کے پاس کہا گیا کہ یہ شخص گمان کرتا ہے کہ اسے میری ماں کے ساتھ احتلام ہوا ہے جناب امیر نے فرمایا
جا اور اسکو دھوپ مین کھڑا کرکے اسکے سایہ کو مار ✦

جناب امیر علیہ السلام کا علم الجفر والجامعة

قال طائفة ان الامام علی ابن ابی طالب وضع الحروف الثمانیة والعشرین علی طریق البسطة الاعظم
فی جلد الجفر یستخرج منها بطریق مخصوصة وشرائط معینة ما فی لوح القضاء والقدر وهذا
علم توارثه اهل البیت (کشف الظنون للعلامة کاتب چلپی) ایک گروہ کہتا ہے کہ امام علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے اٹھائیس حرفون کو جفر کی جلد مین بسط اعظم کے طریق پر وضع کیا تھا اس سے بطریق مخصوص
وشرائط معینہ اسرار لوح اور قضا وقدر معلوم ہوسکتی تھی اور یہ ایسا علم ہے کہ جس سے اہل بیت ہی کو
ورثہ پہونچا ہے ✦

قال ابن قتیبة فی کتاب ادب الکاتب والدمیری فی حیوة الحیوان ان کتاب الجفر جلد جفر کتب فیه کلام
جعفر الصادق لاهل البیت کلما تحتاجون الی علمه وکلما یکون الی یوم القیمة کذا حکاه ابن خلکان عنه
ایضا وکثیر من الناس ینسب کتاب الجفر الی امیر المؤمنین علی وهو وهم والصواب ان الذی وضعه
جعفر الصادق ابن قتیبہ ادب الکاتب مین اور دمیری حیوۃ الحیوان مین لکھتے ہین کہ کتاب جفر ایک الیسی کتاب جسمین امام جعفر صادق علیہ
السلام اہل بیت کی ضرورت کے لیے قیامت تک کے حالات کو درج کیا ہے ۔ چنانچہ ابن خلکان بھی ان سے اس امر کو
روایت کیا ہے اور اکثر لوگ اس علم کو جناب امیر علیہ السلام کیطرف منسوب کرتے ہین لیکن یہ ایک وہم ہے ٹھیک بات

لکھی ہے کہ امام جعفر صادق نے اس علم کو وضع کیا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا علم حساب

(۱) عن زربن حبیش قال جلس رجلان یتغدیان مع احدهما خمسة ارغفة ومع الآخر ثلاثة ارغفة
فلما وضع الغذاء بین ایدیهما مر بهما رجل فسلم فقالا الغداء فجلس فاستوفوا فی اکلهم الارغفة
الثمانية فقام الرجل وطرح الیهما ثمانیة دراهم وقال خذا هذا عوضا مما اکلت من طعامکما
فتنازعا وقال صاحب الارغفة الخمسة لی خمسة دراهم ولك ثلاثة دراهم وقال صاحب الارغفة
الثلاثة لا ارضى الا ان تکون الدراهم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین علی فقصا علیه قصتهما
فقال لصاحب الارغفة الثلاثة قد عرض لك صاحبك ما عرض وخبزه اکثر من خبزك فارض بالثلاثة
قال لا والله لا رضیت الا بمر الحق فقال له لیس لك فی مر الحق الا درهم فقال له عرض علیك صاحبك
صلحا فقلت لا ارضى الا بمر الحق ولا یجب لك فی مر الحق الا واحد فقال الرجل عرفنی الوجه فی مر
الحق حتی اقبله فقال علی الیس الثمانیة الارغفة اربعة وعشرون ثلثا وانتم ثلاثة انفس ولا یعلم
الاکثر منکما کلا ولا اقل فتحملون فی اکلکم علی السواء فاکلت انت ثمانیة الثلاث
وانما لك تسعة اثلاث واکل صاحبك ثمانیة اثلاث وله خمسة عشر اثلاث وبقی له سبعة
اکل صاحب الدراهم واکل لك واحدة من تسعة فلك واحد بواحد وله سبعة بسبعة فقال رضیت
الان یا علی (استیعاب) زر بن حبیش سے روایت ہے کہ دو آدمی کھانا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ
اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تہین اتنے مین تیسرا آدمی آگیا ان دونون نے اسکو شرکت طعام کے
لیے کہا وہ بہی انکے ساتھ کہانے مین شریک ہوگیا سو وہ تینون جب آٹھون روٹیان کہا چکے وہ تیسرا اٹھ کھڑا
ہوگیا اور دونون کو آٹھ درہم دیکر کہنے لگا یہ عوض ہے اس کہانیکا جو میننے تمہاری کہانے مین سے کہایا ہے
بس وہ دونو باہم جہگڑنے لگے پانچ روٹیون والے نے کہا مجھے پانچ درہم ملنے چاہیے اور تجھے تین تین
روٹیون والے نے کہا مین نصف لونگا۔ تصفیہ کے لیے دونو جناب امیر کے پاس آئے اور تمام قصہ بیان کیا
جناب امیر نے تین روٹیون والے سے کہا تیرا ساتھی جو کچھ کہ تجھے دیتا ہے لے لے۔ حالانکہ اسکی روٹیان تیری
روٹیون سے زیادہ تہین وہ کہنے لگا جب تک کہ میرا حق مجھے نہ معلوم ہوجائے مین نہین راضی ہوتا جناب
امیر نے فرمایا کہ تیرا حق تو ایک درہم سے زیادہ نہین تیرا دوست صلح کے رو سے جو کچھ تجھے دیتا ہے دیتا ہے
تو اس سے یہ کہتا ہے جب تک کہ میرا حق مجھے معلوم نہ ہوجائے مین نہین راضی ہوتا۔ تیرا حق تو انصاف کے رو سے

ایک درہم ہے۔ اسنے کہا یا امیرالمؤمنین مجہسے اسکی وجہ بیان فرمایئے تاکہ مین قبول کرون آپنے فرمایا کہ کیا آٹھہ روٹیون
کے چوبیس تہائیان نہین ہین۔ اور تم تین آدمی کہانیوالے تہے یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ تم مین سے کون زیادہ
کہانیوالا تہا اور کون کم اسلیے یہی خیال کیا جاتا ہے کہ تم تینون نے برابر کہایا ہے۔ پس تو نے آٹھہ تہائیان
کہائین اور تیری تین روٹیون کی نو تہائیان تہین۔ اور تیرے دوست کی پانچ روٹیون کی پندرہ تہائیان
تہین۔ اور اسنے بہی آٹھہ تہائیان کہائین اور اسکی سات تہائیان باقی رہین جو درہم والے نے کہائین اور
تیری نو تہائیون مین سے ایک تہائی کہائی پس تیرے ایک ٹکڑے روٹی کے عوض ایک درہم ہے اور اسکے سات ٹکڑون
کے بدلے سات درہم ہین۔ وہ کہنے لگا یا علی اب مین ایک درہم ہی کے لینے پر راضی ہون +

(۲) قال محمد بن طلحة الشافعی فی مطالب السئول قیل ان امرءة جاءت عند علی و قد خرج من دار ولکن
فتراء رجله فی الرکاب فقالت یا امیرالمؤمنین ان اخی قد مات و خلف ستمائة دینار و قد دفعوا الی دینار
واحدا و اسالک انصافی حقی الی فقال لها خلف اخوک ابنتین فقالت نعم قال لهما الثلثان اربعمائة
و قال خلف اما قالت نعم قال لها السدس مائة دینار و خلف زوجة قالت نعم قال لها الثمن خمس و
سبعون و خلف اثنا عشر اخا قالت نعم قال لکل اخ دیناران و لک دینار فقد اخذ ت حقک فانصرفی
محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین کہ ایک عورت جناب امیر کے پاس آئی آپ اسوقت اپنے
گہر سے نکلکر سوار ہو رہے تہے ایک پاؤن رکاب مین ڈالا تہا کہ وہ عورت بولی یا امیرالمؤمنین میرا بہائی چہ سو
دینار چہوڑ مرا ہے مگر لوگون نے مجہکو ایک دینار دیا ہے مین آپ سے اپنا انصاف چاہتی ہون حضرت نے بلا تامل
جوابدیا کہ تیرے بہائی کی دو بیٹیان رہگئی ہونگی اسنے کہا ہان آپنے فرمایا دو ثلث یعنے چار سو دینار انکے
لیے ہوئے اور فرمایا تیرے بہائی کی مان بہی ہوگی جسکو سدس یعنے سو دینار پہونچے اور زوجہ بہی ہوگی جسکو ثمن
یعنے پچہتر دینار ملے پہر حضرت نے پوچہا کہ تیرے بارہ بہائی ہین عورت نے تسلیم کیا حضرت نے فرمایا کہ دو دو دینار
بہائیون کو ملے ایک دینار تیرا حق ہے پس تو اپنا حق پا چکی ہے جا لوٹ جا +

جناب امیر علیہ السلام کا علم ہئیت

عن یونس بن عبدالرحمن قال قلت لابی عبداللہ اخبرنی عن علم النجوم ما ہو قال علم من الانبیاء قلت
علی بن ابی طالب کان یعلمہ فقال کان اعلم الناس بہ (اخرجہ ابن طاوس) یونس بن عبدالرحمن سے منقول
ہے کہ مینے ابو عبداللہ سے علم نجوم کی نسبت سوال کیا کہ اسکی اصلیت کیا ہے انہون نے فرمایا وہ انبیا کا علم
ہے پہر مینے کہا کہ کیا علی ابن ابیطالب اس علم کو جانتے تہے وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے زیادہ اس علم

کوجانتے والے تھے ❊

تنبیہ اگرچہ اسحدیث مین علم نجوم کا ذکر ہے لیکن اس سے علم ہیئت مراد ہے کیونکہ احکام نجوم متعلق سعادت ونحوست و اخبار عن المغیبات لوازم کہانت سے ہیں جناب امیرؑ اسکو خلاف شریعت جانتے تھے چنانچہ محقق شیخ علی جناب امیرؑ سے روایت کرتے ہین ایاکم و تعلم النجوم الا فیما یہتدی بہا فی بر او بحر فانہا تدعوا الی الکہانۃ یعنی علم نجوم کے سیکھنے سے تم پرہیز کرو مگر اس مین سے وہ امر کہ تمکو صحرا اور دریا مین رہنمائی کر سکے کیونکہ اسکے سوا علم نجوم کہانت ہی پس ثابت ہوا کہ علم نجوم سے علم ہیئت الافلاک مراد ہے اور وہ ثمت بما فیہ من الاطلاع علی حکم اللہ تعالی و عظم قدرتہ روایت ہی کہ ایکدفعہ لوگ جناب امیرؑ کے سامنے اہرام مصری کی تاریخ بنیاد کی متعلق گفتگو کر رہی تھے اور کوئی ٹھیک وقت بیان نہین کر سکتا تھا آپنے پوچھا کیا انپر کوئی تصویر بنی ہوئی ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ انپر ایک چیل کی تصویر ہے جسکے پنجہ مین خرچنگ پکڑا ہوا ہے آپنے فرمایا بنی الہرمان والنسر فی السرطان یعنے مصر کے دونون اہرام اسوقت تعمیر ہوئی تھی جبکہ نسر طائر برج سرطان مین تھا اور نسر دو ہزار برس مین ایک برج کو طی کرتا ہے اور آجکل جدی مین ہے اس حساب سے بارہ ہزار برس انکی بنیاد کو ہوئی ہین

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل عملی کا بیان

جناب امیرؑ کا زہد

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مہد مین ایک گروہ صحابہ کا زہد اور ورع مین مشہور تھا جیسے حضرت ابوذر غفاری سلمان فارسی ابوالدرداء وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم یہ سب بزرگوار ترک و تجرید مین جناب مولی علی علیہ السلام کے مقلد تھے۔

(۱) عن قبیصۃ قال ما رأیت ازہد فی الناس من علی بن ابی طالب (معجم الاحباب فی مناقب الاصحاب) قبیصہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہمنے لوگون مین علی بن ابی طالب سے زیادہ تر زہد والا نہین دیکھا ❊

(۲) عن حسن بن صالح قال تذاکروا الزہاد عند عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علیہ فقال عمر ازہد الناس فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عساکر و ابن اثیر فی تاریخہما) حسن بن صالح کہتے ہین کہ لوگ عمر بن عبد العزیز کے پاس زاہدون کا تذکرہ کر رہے تھے وہ کہنے لگے دنیا کے لوگون مین علی بن ابی طالب سب سے زیادہ زاہد تھے ❊

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ قد زینک بزینۃ لم تزین العباد

بزینة احب منہا ہی زینة الابرار عند اللہ الزھد فی الدنیا فجعلک لا تنال من الدنیا ولا تنال الدنیا منک شیئاً ووھب لک حب المساکین فجعلک ترضی بہم اتباعا ویرضون بک اماما (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب علی سے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق تجہ کو اے علی خدا یتعالی نے ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ بندون کو اس سے بہتر زینت نہیں دی گئی وہ زہد فی الدنیا ہے جو اللہ تعالے کے نزدیک نیک بندون کی زینت ہے پس تجہ کو ایسا بنایا ہے کہ تجہے دنیا سے اور دنیا کو تجہ سے کوئی چیز نہ ملی تجہ کو مسکینون کی محبت دیگئی اور تجہ کو انکے پیرو ہونے سے راضی کیا ہے۔ اور انکو تیرے امام ہونے سے خوش کیا ہے ❊

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کیف انت اذا زھد الناس فی الاخرة ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال حبا جما واتخذوا دین اللہ دخلا ومال اللہ دولا قلت اترکھم وما اختاروا واختار اللہ ورسولہ والدار الاخرة واصبر علی مصیبات الدنیا وبلواھا حتی الحق بک ان شاء اللہ قال صدقت اللھم افعل (اخرجہ الحافظ الثقفی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مجہ سے سرور دنیا والدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی جب لوگ دنیا مین رغبت کرینگے اور آخرت کو چہوڑ دینگے اور لوگون کی میراث کہا جاینگے اور دین کو خرابی مین ڈالینگے اور اللہ کا مال تقسیم کرینگے تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ مینے عرض کیا مین انکو چہوڑ دونگا اور جو وہ اختیار کرینگے مین اسکو ترک کردونگا اور اللہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون اور سختیون پر صبر کرونگا یہانتک کہ مین انشاء اللہ آپسے ملاقات کرون فرمایا تو نے سچ کہا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے خدا اسکے ساتھ ایسا ہی کریو ❊

(۵) عن علی بن ربیعة ان علی بن ابی طالب جاءہ ابن النباح فقال یا امیر المؤمنین امتلأ بیت المال من صفراء وبیضاء قال اللہ اکبر فقام متوکئا علی ابن النباح حتی قام علی بیت المال وامر فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال للمسلمین وقال یا صفراء ویا بیضاء غری غیری حتی ما بقی منہ دینار ولا درھم ثم امر بنضحہ وصلی فیہ رکعتین (اخرجہ احمد فی المناقب) مروی ہے علی بن ربیعہ سے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس ابن النباح آکر کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ بیت المال کو اشرفی اور روپئے سے بہرا رکہیں جناب امیر اللہ اکبر کہکر اور ابن النباح کے کندہے پر تکیہ رکہکر اٹہے اور بیت المال میں آکر کہڑے ہو گئے اور لوگون کے بلانیکا حکم دیا جو کچہ بیت المال مین موجود تہا سب مسلمانون کو بخشدیا پہر فرمایا اے اشرفی اور اے روپئے میرے غیر کو مغرور کرو۔ یہانتک کہ بیت المال مین نہ اشرفی

رہی نہ روپیہ پیہ اس میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور دوگانہ نماز کا ادا کیا۔

(۶) عن مجمع التیمی قال رأیت علیا دخل بیت المال فرای فیہ شیئا فقال لا اری ھذا ھا وھا وبالناس الیہ حاجۃ فامر بہ فقسم وامر بالبیت فکنس ثم نضح فصلی فیہ رجاء ان یشھد لہ یوم القیامۃ انہ لم یحبس فیہ المال عن المسلمین (اخرجہ احمد) روایت ہے مجمع تیمی سے کہ مینے جناب امیر کو بیت المال میں جاتے ہوئے دیکھا اس میں مال بھرا تھا پس فرمایا میں اسکو اسجگہ نہیں دیکھنا چاہتا حالانکہ لوگوں کو اسکی ضرورت ہی پس تقسیم کا حکم دیا جب وہ مال تقسیم ہوچکا اس گھر میں جھاڑو دینے کا حکم کیا پہر اس میں پانی چھڑکوایا اور اس میں نماز پڑہی اس امید پر کہ قیامت کے روز اسکی گواہی دے کہ مینے مسلمانوں سے بچاکر اس میں مال کو بند نہیں کیا۔

(۷) عن الحسن علیہ السلام قال ان امیر المؤمنین لم یدخر مالا ولم یترک الا سبعمائۃ درھم ارصد بھا الخادم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے نہ مال کو جمع کیا اور نہ پیچھے چھوڑا بجز چہ سو درہم کے کہ اس سے خادم مول لینا چاہتے تھے۔

(۸) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی آجرۃ علی آجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیؤتی بحبوبۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) ابونعیم سے مروی ہے کہ مینے سفیان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ پکی اینٹ پر پکی اینٹ اور نہ کچی اینٹ پر کچی اینٹ اور نہ بانس پر بانس دہرا ہے اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آبادی بڑہا دیتے۔

(۹) عن ابن شہاب قال کان عمرو بن عبد العزیز یقول ما علمنا احدا من ھذہ الامۃ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ (اخرجہ احمد) ابن شہاب زہری نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن عبد العزیز کہا کرتے تھے ہم اس امت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد علی ابن ابی طالب سے زائد کسی شخص کو زاہد نہیں پاتے کہ انہوں نے نہ کبھی اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس دہرا۔

جناب امیر علیہ السلام کا زہد فی اللباس

(۱) عن ھارون بن عنترۃ عن ابیہ قال دخلت علی علی بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملۃ فقلت یا امیر المؤمنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک فی ھذا المال نصیبا وانت تفعل ھذا بنفسک فقال واللہ ما ارزأکم من اموالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینۃ ما عندی غیرھا

(اخرجہ احمد فی المناقب و ابن اثیر فی تاریخہ) ہارون بن عنترہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب امیر علیہ السلام کے پاس قصر خورنق میں گیا موسم سرما تھا آپ شدت سرما سے کانپ رہے تھے فقط ایک پرانا کپڑا اوڑھے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین اللہ تعالے نے آپکے لیے اور آپکے اہل و عیال کے لیے اس بیت المال میں سے حصہ مقرر کیا ہے اور آپ اپنے نفس کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا واللہ میں تمہارے مالوں میں سے کسی چیز کو پسند نہیں کرتا واللہ یہ وہی میرا کمبل ہے کہ جسکو میں مدینہ سے لایا ہوں

(۲) عن زید بن ابی وھب قال خرج علی الی الناس وعلیہ ازار مرقوع فعاتبہ الجعد بن نعجۃ فی لباسہ فقال مالک فی لبوسی ان لبوسی ھذا ابعد من الکبر واجدر ان تقتدی بہ المسلم (اخرجہ احمد) زید بن ابی وہب سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام گھر سے باہر لوگوں میں تشریف لائے لنگے تہ بند میں جا بجا پیوند لگے ہوئے تھے ابن نعجہ خارجی آپ کو اس لباس میں دیکھکر عتاب کرنے لگا آپ نے فرمایا تم کو میرے لباس سے کیا سروکار ہے یہ میرا لباس غرور سے دور ہے اور اس لائق ہے کہ مسلمان اسکی پیروی کر سکے

(۳) عن عمرو بن قیس قال قیل لعلی یا امیر المومنین لم ترقع قمیصک قال تخشع القلب و یقتدی بہ المومن (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ والمتقی فی کنز العمال) عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام سے کہا گیا کہ یا امیر المومنین آپ اپنی قمیص کو کیوں پیوند لگایا کرتے ہیں آپنے فرمایا اس سے آدمی کا دل نرم ہوتا ہے اور مومن اسکی پیروی کر سکتا ہے ٭

(۴) عن ام سلیم وقد سئلت عن لباس علی الذی اصیب فیھا قالت کان لباس الکرابیس السنبلانی (اخرجہ المحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) ام سلیم سے جناب علی علیہ السلام کے اس لباس کی نسبت پوچھا گیا جس میں انکا انتقال ہوا تھا وہ کہنے لگیں کہ آپ کا لباس سنبلانی کاٹ کا تھا

(۵) عن ابن ابی ملیکۃ قال لما ارسل عثمان الی علی فی المعاتیب وجدہ موتزرا بعبایۃ محتجزا بعقال وھو یھنا بعیرا لہ ای یطلیہ بالقطران) ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان نے انکو عتاب میں جناب علی علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا تو انہوں نے جناب علی کو دیکھا کہ آپ عبا کا تہ بند باندھے اور رسی پر لپیٹے ہوئے ہیں اور وہ اپنے اونٹ کو بدبو دار روغن مل رہے ہیں ٭

(۶) عن ابی بحر عن شیخ لہ قال رأیت علی علی ازارا غلیظا ثمنہ خمسۃ دراھم وقال اشتراہ بخمسۃ دراھم قال ورأیت معہ خمسۃ دراھم مصرورۃ قال ھذا بقیۃ نفقتنا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی بحر اپنے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر علیہ السلام کو ایک موٹا تہ بند باندھے ہوئے دیکھا جسکی قیمت پانچ درہم تھی اور پانچ درہم انکی پاس ہمیان میں بندھے ہوئے تھے کہنے لگے یہ ہمارا باقی نفقہ ہے ٭

(۷) عن ابی البحر عن شیخ له قال رأیت علی علی ازاراً غلیظا قال اشتریته بخمسة دراهم فمن اربحنی فیه درهما بعته ایاه قال وکان یاتزر بعبائة ویشد وسطه بعقال ویهنا بعیره وهو یومئذ خلیفة (اخرجه احمد نقلت من اسد الغابه) ابی البحر اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو دیکھا موٹا تہ بند باندے ہو فرمانے لگے مینے اسکو پانچ درہم سے خریدا ہے جو کوئی مجھکو اس مین ایک درہم نفع دیتو مین اسکو بیچدون راوی کہتا ہے جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک چادر کا تہ بند باندھتے تھے اور ایک رسی سوا سے سخت کستے تھے اور تا پنے اونٹ کو آپ روغن ملتے تھے حالانکہ اس زمانہ مین آپ خلیفہ تھے

(۸) عن ابن عباس قال اشتری علی بن ابی طالب قمیصا بثلاثة دراهم هو خلیفة وقطع کمه من موضع الرسغین وقال الحمد لله الذی هذا من ریاشه (اخرجه الحافظ السلفی) جناب ابن عباس رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے کہ وہ خلیفہ تھے ایک قمیص تین درہم کو خریدا اور اسکی آستینون کو ہاتہ کے جوڑ کے پاس سے کتر دیا اور فرمایا کہ شکر ہے اللہ کا کہ جسنے یہ لباس فاخرہ عطا کیا ہے جس سے معاش مین فراخی ہوسکتی ہے ÷

(۹) عن ابی سعید الازدی قال رأیت علیا فی السوق وهو یقول من عنده قمیص صالح بثلاثة دراهم فقال رجل عندی فجاء به فاعجبه فاعطاه ثم لبسه فاذا هو یفضل عن اطراف اصابعه فامر به فقطع ما فضل عن اطراف اصابعه (اخرجه احمد فی المناقب) ابی سعید ازدی سے نقل ہے کہ مینے جناب علی کو بازار مین دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے آیا کسی کے پاس تین درہم کی قیمت کا اچھا کرتہ ہے ایک آدمی نے کہا میرے پاس ہے آپ اس کے پاس تشریف لیگئے اور وہ کرتا انکو بھلا معلوم ہوا تین درہم پر اسکو خرید کیا جب پہنا تو وہ انکے ہاتہ کی انگلیون سے بڑہتا تہا آپنے اسکی زیادتی کو کٹوا ڈالا ÷

(۱۰) عن عبد الله بن ابی الهذیل قال رأیت علیا خرج وعلیه قمیص غلیظ رازی اذا مد کم قمیصه بلغ الظفر واذا ارسله صار الی نصف الساعد (ریاض النضرة) عبد الله بن ابی الہذیل سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو گھر سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور ایک موٹا کرتا رازی پہنے ہوئے تھے کہ جب اسکی آستینین کھینچتے تو وہ ہاتہ کے ناخن تک پہونچ جاتی اور جبکہ اسکو چہوڑ دیتے تو وہ کلائی کے نصف تک سکڑ کر پہونچ جاتی ÷

(۱۱) عن الحسن بن جرموز عن ابیه قال رأیت علیا یخرج من مسجد الکوفة وعلیه قطریتان مؤتزرا بواحدة مرتدیا بالاخری وازاره الی نصف ساق وهو یطوف بالاسواق ومعه درة یامرهم بتقوی الله عز وجل وصدق الحدیث وحسن البیع والوفاء بالکیل والقسط فی المیزان (الاستیعاب)

له یعنی آستینین پہونچے تک ۱۲ له ریاش بالکسر جامہای فاخرہ

فی معرفۃ الاصحاب) حسن ابن جرموز اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر کو مسجد کوفہ سے نکلتے ہوئے دیکھا کہ انپر دو قطریہ ہین ایک سے تہ بند باندہے ہوئے ہین اور ایک اوڑہے ہوئے ہین انکا تہ بند نصف ساق تک ہے اور وہ بازارون مین پھر رہے ہین اور انکے پاس درہ ہے لوگون کو خدا کے خوف اور سچ بولنے اور کہرا سودا بیچنے اور پیمانے کے پورا کرنے اور ترازو کے برابر رکہنے کا حکم کر رہے ہین +

(۱۲) عن ابی النوار بیاع الکرابیس قال اتانی علی ومعہ قنبر غلامہ فاشتری منی ثوبین غلیظین فقال لغلامہ قنبر اختر ایہما شئت فخیر قنبر احدہما واخذ علی الآخر فلبسہ (اخرجہ احمد) ابو النوار تہبند بیچنے والا کہتا ہے کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام میرے پاس قنبر کو ساتہ لیے ہوئے تشریف لائے اور مجہ سے دو موٹے کپڑے خرید کیے اور اپنے غلام قنبر کو فرمایا ایک ان مین سے جو تجھے پسند آئے لے لے پس قنبر نے ایک کو ان دونون مین سے پسند کیا اور جناب امیر نے دوسرا آپ لیکر پہن لیا

(۱۳) عن ابی حبان التیمی عن ابیہ قال رأیت علیا علی المنبر یقول من یشتری منی سیفی فلو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ قال عبد الرزاق وکانت بیدہ الدنیا الا ما کان من الشام (اخرجہ ابو عمر علامہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن حبان التیمی اپنے والد سے ناقل ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس میری تلوار کو خرید کرے اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو ہرگز نہ بیچتا۔ عبد الرزاق مصنف مین تحریر فرماتے ہین جناب امیر کا یہ حال اسوقت تہا جبکہ سوا ملک شام کے تمام اسلامی دنیا انکے ہاتہ مین تہی +

(۱۴) عن عطاء قال رأیت علی علی قمیص کرابیس غیر غسیل (الاستیعاب) عطا سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو مینے دیکہا تہبوے کا بن دہلا کرتا پہنے ہوئے ہین +

(۱۵) عن علی بن ارقم عن ابیہ قال رأیت علیا وہو یبیع سیفا لہ فی السوق ویقول من یشتری منی ہذا السیف فو الذی فلق الحبۃ لطال ما کشفت بہ الکرب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو کان عندی ثمن ازار ما بعتہ (الریاض النضرہ) علی بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو بازار مین اپنی تلوار بیچتے ہوئے دیکھا کہ فرما رہے تہے کہ کوئی ہے جو مجہ سے اس تلوار کو خرید کرے قسم ہے اس خدا کی جو دانے کو پہاڑتا ہے بہت سی لڑائیان مینے اس تلوار کے ساتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح کی ہین۔ اور اگر میرے پاس تہ بند کی قیمت ہوتی تو مین اسکو نہ بیچتا +

(۱۶) عن ابن عباس قال دخلت یوما علی امیر المؤمنین علی وہو یخصف نعلہ فقلت لہ ما

قیمت هذه النعل التی تخصف فقال هی والله احب الی من دنیا کم الا ان اقیم به حقا وادفع باطلا قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم یخصف نعله ویرقع ثوبه ویرکب الحمار ویردف خلفه (اخرجه احمد) عبد اللہ
ابن عباس سے مروی ہے کہ میں ایکدن جناب امیر کے پاس گیا دیکھا آپ اپنا جوتا سی رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ کا
جوتا کس قیمت کا ہے فرمایا بخدا یہ جوتا مجھے تمہاری تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ مگر وہ امور جسکی وجہ سے میں حق
کو قائم اور باطل کو دور کر سکوں۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جوتا سیتے تھے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے
اور گدہے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھالیتے تھے ۔

جناب امیر علیہ السلام کا فرش

عن سوید بن غفلة قال دخلت علی علی ولیس فی دار ه غیر حصیر رث وهو جالس علیه فقلت یا امیر المؤمنین
انت ملک المسلمین والحاکم علیهم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود ولیس فی بیتک سوی هذا الحصیر فقال یا
سوید ان اللبیب لا یتأثث فی دار النقله وامامنا دار المقامة قد نقلنا الیها متاعنا ونحن منتقلون
الیها عنقریب قال فابکانی والله کلامه (اخرجه احمد) سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن
جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں گیا آپ ایک پرانے بوریے پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ
مسلمانوں کے بادشاہ اور حاکم اور بیت المال کے مختار ہیں قوموں کے ایلچی آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپکے
گھر میں اس پرانے بوریے کے سوا کچھ نہیں ہے فرمایا اے سوید عاقل ایسے گھر سے انس نہیں کرتا جس سے نقل کرنا ہو
ہماری آنکھوں کے سامنے ہمیشگی کا گھر ہے ہم اپنے سامان کو اس میں نقل کر چکے ہیں اور عنقریب ہم بھی اسکی طرف
جانیوالے ہیں سوید کہتے ہیں بخدا آپ کی کلام نے مجھے رلادیا ۔

جناب امیر علیہ السلام کا طعام

(۱) عن ابن عباس قال وما کان یاکل الا من شیء یاتی من المدینة قال وقدم الیه فالوذج فلم یاکله
فقلت احرام قال لا ولکنی اکره ان اعود نفسی بما لم تعود ما اکل منه رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه
احمد) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب امیر سوا اس چیز کے جو مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے ایک
دن آپکے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے نہ کھایا میں نے عرض کیا کیا حرام ہے فرمایا حرام تو نہیں مگر میں اپنے
نفس کو ایسی چیز کا خوگر کرنا برا جانتا ہوں جسکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو ۔
(۲) عن عدی بن ثابت ان علیا اتی بالفالوذج فابی ان یاکل منه وقال شیء لم یاکل منه رسول الله صلی

الله علیہ وسلم لا احب ان اکل منہ (الریاض النضرہ) عدی بن ثابت سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے آگے
فالودہ رکھا گیا آپ نے اسکے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا اس چیز کا کھانا جس کو
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہو ؂

(۳) عن حبۃ العرنی ان علیا اتی بالفالوذج فوضع قدامہ فقال واللہ انک لطیب الرائحۃ حسن اللون
طیب الطعم ولکن اکرہ ان اعود نفسی مالم تعتد (الریاض النضرۃ) حبہ عرنی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ جناب
امیر علیہ السلام کے سامنے فالودہ رکھا گیا آپ نے فرمایا واللہ تیری بو بہت خوش ہے اور تیرا رنگ بہت بھاتا
ہے اور تیرا مزہ اچھا ہے لیکن مجھے کراہت ہے اس کی کہ اپنے نفس کو اس شے کی عادت ڈالوں جس کا کہ
وہ خوگر نہیں ہے ؂

(۴) عن عبداللہ بن زریر قال دخلت علی علی یوم الاضحی فقرب الی حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا
امیر المؤمنین قد اکثر لک الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل للخلیفۃ
من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلہا ہو واہلہ وعیالہ وقصعۃ یضعہا بین ایدی الناس
(مطالب السئول) عبداللہ بن زریر سے روایت ہے کہ میں جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں عید اضحی
کے دن حاضر ہوا آپ نے حلیم میرے آگے رکھا میں نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپ کے لیے مال و متاع
کو وافر کیا ہے۔ اگر آپ ان بطخوں کے گوشت سے ہماری دعوت کرتے تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا اے ابن زریر
میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالوں کے سوا خدا کے
مال سے لینا حلال نہیں ایک پیالہ تو خود اسکے اور اسکے اہل و عیال کے لیے ہے اور دوسرا اس کے مہمانوں
کے لیے ؂

(۵) عن سوید بن غفلۃ قال دخلت علی علی فی قصر الامارۃ وبین یدیہ رغیف من شعیر وقدح
من لبن والرغیف یابس تارۃ یکسرہ بیدیہ وتارۃ برکبتہ فشق علی ذلک فقلت لجاریۃ لہ یقال
لہا فضۃ الا ترحمین ہذا الشیخ وتنخلین لہ ہذا الشعیر اما ترین نشارۃ علیہ وما یعانی منہ فقالت
لای شیء یوجر ہو ونأثم نحن وانہ عہد الینا ان لا ننخل لہ طعاما قط فالتفت الی وقال ما تقول
لہا یا ابن غفلۃ فاخبرتہ وقلت یا امیر المؤمنین ارفق بنفسک فقال لی ویحک یا سوید ما شبع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہلہ من خبز بر ثلاثۃ حتی لقی اللہ تعالی وما نخل لہ الطعام قط ولقد جعت
بالمدینۃ جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامراۃ قد جمعت مدرا ترید ان تبلہ فقاطعتہا
علی کل دلو بتمرۃ فمددت ستۃ عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ لما فاخبرتہ فاکل منہ (اخرجہ احمد) سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ مین جناب امیر کے پاس دار الامارہ مین
گیا آپ کے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی آپ اپنے ہاتھون سے
اور کبھی گھٹنون سے توڑتے تھے یہ حالت دیکھکر مجھے نہایت تاسف ہوا اور آپکی لونڈی فضہ سے کہا تو اس بزرگ
پر ترس نہین کرتی اور انکے لیے جو چھانکر روٹی نہین پکاتی اور یہ نہین دیکھتی کہ بھسی اسپر لگی ہوئی ہے
اور اس سخت روٹی کے توڑنے مین انکو کیسی مشقت ہوتی ہے فضہ نے جواب دیا کیا وجہ ہے کہ اس مین انکو تو اجر
ملے اور ہم گنا ہگار ہوین کیونکہ انہون نے ہم سے عہد لیا ہے کہ انکی روٹی ہم کبھی چھانکر نہ پکائین یہ سنکر جناب
امیر نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہہ رہا ہے مینے ساری تقریر بیان کی
اور کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنی جان پر رحم فرمایے اور اتنی مشقت نہ اٹھایے آپ نے فرمایا اے سوید
تجھ پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہون کی روٹی
شکم سیر ہوکر نہین کھائی۔ اور کبھی انکے لیے چھانکر آٹا نہین پکایا گیا۔ ایک دفعہ مدینہ مین مین سخت
بھوکا تھا مزدوری کرنے کو نکلا دیکھا ایک عورت مٹی کے ڈھیلون کو جمع کرکے اُن کو بھگونا چاہتی ہے
مینے اس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طے کی اور سولہ ڈول کھینچکر اس مٹی کو بھگویا حتے کہ میرے ہاتھون مین
چھالے پڑ گئے مین وہ کھجورین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا اور سارا واقعہ بیان کیا آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کھجورون کو نوش فرمایا۔

(۶) عن زید قال لی علی اذا صلیت الظہر غدا فعد الی قال فلما کان الغد وصلیت الظہر غدوت
الیہ فلم اجد عندہ حاجبا یحبسنی دونہ فوجدتہ جالسا وعندہ کوز ماء فدعا بوعاء مشدود علیہ
ختم فقلت فی نفسی لقد امننی حتی یخرج الی جواہر اولا ادری ما فیہ فلما کسر الخاتم وحلہ فاذا
فیہ سویق فاخرج منہ قبضۃ فی القدح وصب علیہ الماء وشرب وسقانی فلم اصبر فقلت یا امیر المؤمنین
اتصنع ہذا بالعراق وطعام العراق کثیر فقال اما واللہ ما اختم علیہ بخلا ولکنی ابتاع قدر ما یکفینی
واخاف ان یوضع فیہ من غیرہ وانا اکرہ ان ادخل بطنی الا طیبا فلذلک احترزت بما تری (اخرجہ
الملا فی سیرتہ) زید سے نقل ہے کہ مجھے جناب امیر نے فرمایا کل ظہر کی نماز کے بعد تو میرے پاس آئیو اور
کھانا کھائیو جب دوسرا دن ہوا۔ اور مین ظہر کی نماز پڑہ چکا انکی خدمت مین حاضر ہوا۔ کوئی حاجب بھی نہین
تھا کہ مجھ کو ان سے روکتا مینے انکو بیٹھا ہوا پایا انکے پاس پانی کا ایک لوٹا بھرا ہوا تھا۔ پس وہ
ایک ظرف سربستہ لائے جسپر مہر لگی ہوئی تھی مینے اپنے دل مین کہا البتہ اس مین سے جواہر نکالکر مجھے
عطا فرماوینگے یا کہ مین نہین جانتا کہ اس مین کیا ہے جب جناب امیر نے اسکی مہر کو توڑا اور اسکو کھولا

تو دیکھتا کیا ہون کہ اس مین ستو مین جناب امیر علیہ السلام نے اس مین سے ایک مٹھی بھر کر پیالہ مین ڈالی اور
اسپر پانی ڈالا اور پیا اور مجھکو بھی پلایا مین صبر نہ کر سکا پس مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ عراق مین
رہکر یہ کہاتے ہین حالانکہ عراق کے کہانے قسم قسم کے ہین جناب نے ارشاد کیا واسمین بخل کیوجہ سے اسپر
مہر نہین لگاتا مگر جسقدر کہ مجھکو کافی ہو اسکا اتباع کرتا ہون اور ڈرتا ہون کہ کوئی چیز سوا ستو کے اس
مین نہ رکھی جائے اور مین مکروہ جانتا ہون کہ اپنا پیٹ سوا پاک چیز کے بہرون اسیلیے احتراز کرتا ہون
جیساکہ تونے دیکھا ہے +

(۷) عن عبد اللہ بن رافع قال دخلت علی علی یوم عید فقدم الی جرابا مختوما فوجدنا فیہ خبز
شعیر یابسا مرضوضا فقدم واکل فقلت یا امیر المؤمنین کیف تختمہ قال خفت من ھذین الولدین
ان یلیناہ بسمن او زیت (شرح نہج البلاغۃ للعلامہ ابن الحدید) عبد اللہ بن ابی رافع سے منقول
ہے کہ مین عید کے دن جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین گیا جناب امیر نے میرے سامنے ایک چمڑے
کا تھیلا رکھدیا ہمنے اسکو کھولا اور اس مین جو کی روٹیون کے خشک ٹکڑے پائے پس جناب اس مین سے
کہانے لگے مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپنے اسپر مہر کیون لگائی ہے فرمایا مین ان لڑکون سے
ڈرتا ہون کہ اسکو روغن یا زیت سے چرب نہ کرین +

(۸) عن ابن حدید قال وکان یاتدم بخل او بملح فان ترقی علی ذلک فبعض نبات الارض
فان ارتفع ذلک فبقلیل من البان الابل ولا یاکل اللحم الا قلیلا ویقول لا تجعلوا بطونکم مقابر
للحیوان (شرح نہج البلاغۃ) علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام ہمیشہ
سرکا اور نمک سے کہانا کہایا کرتے تھے جب اس سے کبھی ترقی فرماتے تو بعض ترکاریون کا استعمال کرتے
اور اگر اس سے بھی بڑہجاتے تو کبھی تھوڑا سا اونٹ کا دودھ پی لیتے اور گوشت نہین کہایا کرتے تھے مگر
بہت کم اور فرماتے تھے اپنے پیٹ کو حیوانون کے مقبرہ مت بناؤ +

(۹) عن علی بن ربیعۃ الرائی قال کان لعلی امرأتان فکان اذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف
درھم واذا کان یوم ھذہ اشتری لحما بنصف آخر (الریاض النضرہ) علی بن ربیعۃ الرائی سے منقول
ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی دو بیبیان تھین جب اس بی بی کی باری ہوتی تو آدہے درہم کا گوشت
خرید فرماتے اور جب دوسرے دن دوسری بی بی کی باری ہوتی تو اس نصف باقی کا گوشت خرید کرتے +

(۱۰) عن ابی صالح قال دخلت علی ام کلثوم بنت علی واذا ھی تمشط فی ستر بینی وبینھا فجاء حسن
وحسین فدخلا علیھا وھو جالسۃ تمشط فقالت الا تطعمون ابا صالح شیئا قال فاخرجوا الی قصعۃ

فیها مرق مجبوب . قال قلت تطعمون هذا وانتم امراء فقالت یا ابا صالح کیف انت لو تری امیر المؤمنین علیا وانی باترج فذهب حسین ناخذ منها اترجة فنزعها من یده ثم امر به فقسم بین الناس (الریاض النضرہ) ابو صالح سے نقل ہے کہ مین ایک دفعہ جناب ام کلثوم حضرت علی کی صاحب زادی کی خدمت مین گیا اور وہ کنگھی کر رہی تہین میرے اور انکے درمیان صرف ایک پردہ تہا اتنے مین جناب حسن و حسین انکے پاس تشریف لائے جناب ام کلثوم نے فرمایا ابو صالح کو تم کچھ نہین کہلاتے ابو صالح کہتے ہین کہ میرے لیئے ایک شوربے کا پیالہ لائے جس مین دال پڑی ہوئی تہی مینے کہا تم امیر ہوکر ایسا کہانا کہاتے ہو - ام کلثوم فرمانے لگین اے ابو صالح اگر تو امیر المؤمنین علی کو دیکھے تو شاید تیرا کیا حال ہو - ایک دفعہ جناب امیر کے پاس نارنگیان آئین جناب حسین علیہ السلام نے انمین سے ایک نارنگی اٹہالی جناب امیر نے انکے ہاتھ سے چہین کر لوگون کو بانٹ دی ✣

جناب امیر علیہ السلام کا صبر

عن ام سلمة قالت جائت فاطمة الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشتکی اثر الخدمة وتساله خادما قالت یا رسول اللہ لقد مجلت یدای من الرحا اطحن مرة واعجن مرة فقال لها ان یرزقك اللہ شیئا سیاتیك وسادلك علی خیر من ذلك اذا الزمت مضجعك فسبحی اللہ ثلاثا وثلثین وکبری اللہ ثلاثا وثلاثین واحمدی اللہ اربعا وثلاثین فهو خیر لك من الخادم (اخرجه الدولابی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب سیدہ علیہا السلام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گہر بار کے کام کاج کی تکلیف سے شکایت کرنے لگین کہ میرے ہاتھ مین چہالے پڑ گئے ہین کبھی مین پیستی ہون اور کبھی گوندتی ہون مجھے ایک خادمہ عطا ہو جائے حضرت نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے جو رزق کہ تمہارے مقسوم مین کیا ہے وہ تمہارے پاس پہنچ رہیگا مین تمکو ایک نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہون کہ جب تم سونے لگو اسکو پڑہ لیا کرو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر تینتیس دفعہ اور الحمد للہ چونتیس دفعہ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے ✣

(۲) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما زوجه فاطمة بعث معها بخمیلة ووسادة من ادم حشوها لیف ورحاتین وسقا فقال علی لفاطمة ذات یوم واللہ سنوت حتی لقد اشتکیت صدری وقد جاء اللہ ابالک بسبی فاذهبی فاستخدمیه فقالت وانا واللہ لقد طحنت حتی مجلت یدای فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما جاء بك یا بنیة قالت جئت لاسلم علیك واستحییت ان تساله ورجعت فقال قلت ما فعلت فقالت استحییت ان اساله فاتیناه جمیعا فقال علی یا رسول اللہ لقد سنوت حتی

اشتکیت صدری وقالت فاطمة وقد طحنت حتی مجلت یدای وقد جاء الله بسبی فاخدمنا فقال والله لا اعطیکما وادع اهل الصفة تطوی بطونهم لا اجد ما انفق علیهم ولکنی ابیعهم وانفق علیهم اثمانهم فرجعا فاتاهما النبی صلی الله علیه وسلم وقد دخلا فی قطیفتهما اذا غطت رؤسهما تکشفت اقدامهما واذا غطتا اقدامهما تکشفت رؤسهما فثارا فقال مکانکما قال الا اخبرکما بخیر مما سالتمانی قال بلی قال کلمات علمنیهن جبرئیل فقال تسبحان الله دبر کل صلوة عشرا وتحمدان عشرا وتکبران عشرا واذا اویتما الی فراشکما فسبحا ثلاثا وثلاثین واحمدا ثلاثا وثلاثین وکبرا اربعا وثلاثین قال علی فما ترکتهن منذ علمنیهن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقیل ولا لیلة صفین قال ولا لیلة صفین (اخرجه احمد) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب سیدہ کا نکاح کیا تو انکو ساتھ ایک بچھونا اور ایک تکیہ چمڑے کا جسمیں لیف خرما بھری ہوئی تھی اور دو چکی کے پاٹ اور مشکیزہ بھیجا جناب علی نے انسے ایک دن کہا واللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرا سینہ درد کرنے لگا ہے اور خدا وند تعالے نے آپکے والد کو غنیمت میں اسیر عطا کیے ہیں آپ جائیے اور انسے ایک خدمتگار طلب کریں جناب فاطمہ فرمانے لگیں میں نے اسقدر پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں پس جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت اقدس میں تشریف لے گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹی تمہیں کوئی ضرورت ہے جناب فاطمہ نے عرض کیا میں سلام کیلیے حاضر ہوئی تھی اور انکو سوال کرتے حیا مانع آئی اور واپس تشریف لے آئیں جناب علی نے کہا آپنے کیا کیا ہے جناب سیدہ نے کہا مجھے حیا آگئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی پھر ہم دونو ملکر جناب نبی صلعم کے حضور میں گئے جناب علی نے کہا یا رسول اللہ میں نے اسقدر پانی بھرا ہے کہ میرے سینے میں درد پیدا ہو گیا ہے اور جناب سیدہ نے کہا میں نے اسقدر آٹا پیسا ہے کہ میرے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں اور خدا نے آپکو اسیر دیے ہیں ہمیں بھی ایک خادم عطا فرمائیں آنحضرت صلعم نے فرمایا واللہ میں تمکو نہیں دونگا اور اہل الصفہ کی دعوت کرونگا انکے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں ہم کچھ نہیں پاتے کہ انپر نفقہ کریں لیکن ہاں میں انکو بیچکر انکی قیمت سے ہم انکے نفقہ کا بندوبست کرینگے پس حضرت علی اور جناب سیدہ دونو لوٹ آئے پھر آنحضرت تشریف لائے اور وہ دونو صاحب اپنی چادر اوڑھکر سونے لگے تھے جبکہ وہ اسکو اپنے سر پر اوڑھتے تھے تو انکے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جبکہ اپنے پاؤں کو اس سے ڈھانپتے تھے تو انکے سر کھل جاتے تھے وہ تعظیم کیلیے اٹھنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنی جگہ پر لیٹے رہو اور سنو یا جو چیز کہ تم نے ہمسے طلب کی ہے میں تمہیں اسکی نسبت آگاہ کریں جناب علی نے عرض کیا بہتر ہے فرمایا کہ چند کلمات ہیں جو مجھے جبرئیل نے تعلیم کیے ہیں فرمایا کہ دس دفعہ سبحان اللہ ہر ایک نماز کے بعد دس دفعہ الحمد للہ دس دفعہ اللہ اکبر پڑھو پس جب فراش پر جاؤ تو تینتیس دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس دفعہ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو جناب علی کہتے ہیں کہ میں نے اسکو کبھی ترک نہیں کیا جب سے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھے اسکی تعلیم فرمائی ہے لوگوں نے جناب علی سے کہا کیا آپنے صفین کی لیلة الہریر میں بھی اسکو نہیں چھوڑا حضرت نے کہا لیلة الہریر میں بھی نہیں چھوڑا

عن علی ان فاطمة لما تلقی من اثر الرحا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم سبی فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة رضی الله عنها فاخبرتها فلما جاء النبی صلعم اخبرته عائشة بمجیء فاطمة فجاء النبی صلعم وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت لاقوم فقال علی مکانکما

فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا اعلمكما خيرا مما سألتماني اذا اخذتما مضاجعكما فكبرا اربعا وثلثين
وسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين فهو خير لكما من خادم مخلص مكملا اخرجه البخاري) جناب علی کہتے ہیں کہ جب
چکی کے پیسنے سے جناب فاطمہ کے ہاتھوں کو آبلے پڑ گئے اور آنحضرت صلعم کے پاس غنیمت میں لونڈیاں آئیں حضرت فاطمہ سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت میں گئیں اور حضور کو نہ پایا حضرت ام المومنین عائشہ سے ملیں جب گھر کو واپس آگئیں تو آنحضرت تشریف لائے اور ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت فاطمہ کی تشریف آوری سے جناب رسول اللہ صلعم کو مطلع کیا پس آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سونے کو
لیٹے تھے میں نے اٹھنا چاہا کہ اٹھیں حضور نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے بستر پر لیٹے رہو پس ہم دونوں کے درمیان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ میرے سینہ کو
آپکے قدم مبارک کی ٹھنڈک محسوس ہونے لگی فرمایا کہ میں تمہیں ایسی بات سکھاؤں جو تمہیں اس چیز سے بہتر ہو جسکی کہ تمنے خواہش کی تھی
ہے جب تم سونے کو لیٹا کرو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کرو یہ تمہارے لیے اس خادم سے بہتر ہے جو تمہاری خدمت

عن اسماء بنت عميس عن فاطمة ان رسول الله صلعم اتاها يوما فقال اين ابناي يعني حسنا وحسينا قالت اصبحنا وليس في بيتنا شيء يذوقه
ذائق فقال علي اذهب بهما فاني اتخوف ان يبكيا عليك وليس عندك شيء فذهب بهما الى فلان اليهودي فتوجه رسول الله صلعم فوجدهما
يلعبان في مشربة بين ايديهما فضل من تمر فقال يا علي الا تقلب ابني قبل ان يشتد الحر عليهما قالت فقال علي اصبحنا وليس في
بيتنا شيء فلو جلست يا رسول الله حتى اجمع لفاطمة تمرات فجلس رسول الله صلعم وعلي ينزع لليهودي كل دلو بتمرة حتى
اجتمع له شيء من تمر فجعله في حجزته ثم اقبل فحمل رسول الله صلعم احدهما وعلي الآخر (اخرجه الدولابي) اسماء بنت عمیس رض
جناب سیدہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایکدن جناب سرور عالم صلعم تشریف لائے اور فرمانے لگے میرے دونو بیٹے یعنے حسن اور حسین کہاں
ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا صبح اٹھے تھے ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ اسکو کوئی چکھنے والا چکھہ
سکتا جناب علی کہنے لگے میں ان دونو کو اپنے ساتھ لیجاتا ہوں ڈرتا ہوں کہ تمہارے پاس روئینگے اور آپکے پاس کوئی چیز نہیں ہے
پس انہوں نے ان کو ساتھ لے لیا تو فلاں یہودی کے پاس گئے ہیں آنحضرت صلعم نے بھی وہیں کا قصد فرمایا اور جا کر دیکھا کہ وہ
کھیل رہے ہیں اور انکے سامنے کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی ہیں آنحضرت صلعم نے ارشاد فرمایا یا علی قبل اسکے کہ دوپہر کی گرمی کی تیزی
ہو میرے بیٹوں کو لوٹا کر نہیں لیجاتے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم صبح جب اٹھے تو ہمارے گھر میں کوئی کھانے کی چیز نہیں تھی
اگر آپ تشریف رکھیں تو میں کچھ کھجوریں جناب فاطمہ کیلئے جمع کر لوں پس سرور دین پناہ صلعم بیٹھ گئے اور جناب امیر یہودی کے حوض کو
بھرنے لگے ایک کھجور کے پیچھے ایک ڈول یہاں تک کہ کچھ کھجوریں جمع کر لیں اور اپنے تہبند کو ڈبے میں دھر لیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک صاحب کو اٹھا لیا اور جناب امیر علیہ السلام نے دوسرے کو +

جناب امیر علیہ السلام کا تقویٰ

(۱) پیدا کنندہ عالم آیہ والذی جاء بالصدق وصدق بہ اولئک ہم المتقون میں جناب علی کو حضرت صلعم کی صحبت میں متقی
بیان فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تفسیر درمنثور میں بذیل اس آیت کو لکھتے ہیں اخرج ابن عساکر عن مجاہد

فی قولہ تعالیٰ والذی جاء بالصدق قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ قال علی بن ابیطالب ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ پروردگار عالم کے ارشاد میں والذی جاء بالصدق سے آنحضرت مراد ہیں اور صدق بہ سے جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام

(۲) اخرج البیہقی باسنادہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی خلقہ والی موسیٰ فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب بیہقی اپنی اسناد کے ساتھ حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت آدم کو انکے علم کے ساتھ اور حضرت نوح کو انکے تقوی کے ساتھ اور حضرت ابراہیم کو انکے خلیل ہونیکے ساتھ اور حضرت موسیٰ کو انکی ہیبت کے ساتھ اور حضرت عیسیٰ کو انکی عبادت کے ساتھ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو تو علی بن ابیطالب کو دیکھ لے ۔

(۳) عن انس بن مالک والنواس بن سمعان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار وابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک اور نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حاضر ہونیکے وقت فرمایا شاباش اے مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ۔

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل اوحی الی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسری بی انہ سید المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (اخرجہ الدیلمی وابو نعیم) جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں مجھکو علی کی نسبت تین باتوں کا الہام ہوا ہے کہ وہ مومنین کے سردار اور متقین کا امام اور سفید ہاتھ پاؤں اور منہ والوں کا پیش رو ہے ۔

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سید المسلمین ویعسوب المومنین وامام المتقین وقائد غر المحجلین (اخرجہ الدیلمی) جناب علی سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم مسلمانوں کے سردار اور مومنین کے بادشاہ اور متقیوں کے امام اور نورانی چہرہ والوں کے پیشرو ہو ۔

جناب امیر علیہ السلام کا تواضع

(۱) عن ابی صالح بیاع الکرابیس عن جدہ قال رأیت علیا اشتری تمرا بدرہم فحملہ فی ملحفتہ فقیل یا امیر المومنین الا نحملہ عنک قال ابو العیال احق بحملہ (اخرجہ البغوی فی معجمہ) ابو صالح کپڑا بیچنے والا اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک درہم کی کھجوریں خرید کیں اور کپڑے میں باندھ کر اٹھا رہے ہیں پس ان سے عرض کیا گیا یا امیر المومنین ہم اٹھالیں فرمایا بچوں کا باپ ہی اسکے اٹھانیکا زیادہ حقدار ہے ۔

(۲) عن زاذان قال رأیت علیا یمشی فی الاسواق فیمسک الشسوع بیدہ فیناول الرجل الشسع ویرشد الضال ویعین الحمال علی الحمول وھو یقرء ھذہ الآیۃ تلک الدار الآخرۃ نجعلھا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ثم یقول ھذہ الآیۃ نزلت فی ذوی القدرۃ من الناس (اخرجہ احمد فی المناقب) زاذان سے مروی ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ بازارون مین درہ ہاتھ مین لیے ہوے ٹہل رہے ہین اور لوگون کو درہ سے ہٹاتے ہین اور راہ بہولے ہوئے کو رستہ بتا رہے ہین اور بوجہ اٹھانیوالون کی مدد کر رہے ہین اور یہ آیت پڑہ رہے ہین (کہ یہہ آخرت کا گھر ہمنے ان لوگون کے لیے بنایا ہے جو زمین مین غرور اور فساد نہین کرتے اور عاقبت ڈرنیوالون کے لیے ہے پہر جناب امیر یہ فرماتے تھے کہ یہ آیت قدرت والے لوگون کے حق مین نازل ہوی ہے۔

(۳) عن ابی المطر البصری انہ شھد علیا الی اصحاب التمر وجاریۃ تبکی عند التمار فقال ما شانک فقالت باعنی ھذا تمرا بدرھم فردہ مولای فابا ان یقبلہ فقال یا صاحب التمر خذ تمرک واعطھا درھما فانھا خادم ولیس لھا امر فدفع علیا فقال المسلمون تدری من دفعت قال لا قالوا امیر المؤمنین فصب تمرھا واعطاھا درھما وقال احب ان ترضی عنی فقال ما ارضانی عنک اذا اوفیت الناس حقوقھم (اخرجہ احمد فی المناقب) ابی مطر البصری کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو کہجور بیچنے والون کے زمرہ مین دیکھا اور ایک لونڈی رو رہی تھی جناب امیر نے پوچھا تیرا کیا حال ہے اسنے عرض کیا اس شخص نے ایک درہم کی کہجورین مجھکو دی تھین میرے آقا نے وہ پہیر دی ہین یہ لینے سے انکار کرتا ہے جناب امیر نے فرمایا اے بہای کہجور بیچنے والے یہ خدمتگار ہے اسکا اپنا اختیار نہین اپنی کہجورین لے لے اور درہم اسکو واپس دیدے اس نے جناب امیر کو دہکا دیا اور کہنا نہ مانا مسلمان لوگون نے کہا ارے تو جانتا ہے کہ تونے کس کو دہکا دیا ہے وہ بولا نہین لوگون نے کہا یہ امیر المومنین ہین اسنے وہ کہجورین ڈال لین اور اس لونڈی کو درہم واپس کر دیا اور جناب امیرؑ سے عرض کرنے لگا مین چاہتا ہون کہ آپ مجھ سے خوش ہو جائین آپنے فرمایا کہ مجھے تجھ سے کوئی چیز نہین خوش کر سکتی مگر یہ کہ تو لوگون کا انکا حق پورا ادا کرے

جناب امیر علیہ السلام کا حسن خلق

حضرت امیر علیہ السلام نہایت خندہ پیشانی تھے کبھی کسی بات سے جناب کی شگفتہ پیشانی پر بل نہین آتا تہا ہر وقت تبسم سے لب کہلے رہتے تھے اسوجہ سے بعض متانت پسند لوگ جناب پر نکتہ چینی فرماتے

تھے روایت ہے قال معاویۃ لقیس بن سعد رحم اللہ ابا الحسن کان ھشاً بشاً ذا فکاھۃ قال قیس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمزح ویتبسم الی الصحابۃ معاویہ نے قیس بن سعد سے تعریض کے طور سے کہا خدا ابو الحسن پر رحم کرے نہایت کشادہ رو ہنس مکھ اور خوش طبع تھے قیس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزاح کرتے تھے اور صحابہ کے ساتھ ہنستے تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا حلم

(۱) عن معقل بن یسار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ علیہا السلام الا ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلماً واکثرھم علماً واعظمھم حلماً (اخرجہ احمد فی المناقب) معقل ابن یسار سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا تم راضی نہیں ہوتیں کہ میں نے تمہارا اپنی امت سے ازروی اسلام کے مقدم ترین اور ازروی علم کے عالم ترین اور ازروی حلم کے انکے اعظم ترین شخص سے نکاح کیا ہے ✦

(۲) سال معاویۃ خالد بن معمر فقال لہ علی ما احببت علیاً فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا غضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) امیر معاویہ نے خالد بن معمر سے کہا تم کس بات پر جناب علی کو محبوب رکھتے تھے وہ کہنے لگا انکی تین باتوں پر انکے حلم پر جبکہ وہ خفا ہوتے تھے اور انکے سچ پر جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل پر جبکہ وہ حکم کرتے تھے ✦

(۳) روی ان علیاً علیہ السلام دعا غلاماً فلم یجبہ فدعاہ ثانیاً وثالثاً فلم یجبہ فقام الیہ فرآہ مضطجعاً فقال اما تسمع یا غلام فقال نعم قال ما حملک علی ترک جوابی قال امنت عقوبتک فتکاسلت فقال امض فانت حر لوجہ اللہ تعالی (نقلہ الغزالی فی احیاء العلوم) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ایک دفعہ اپنے غلام کو پکارا اس نے جواب نہ دیا پھر آپ نے دوبارہ سہ بارہ پکارا اس نے جواب نہ دیا آپ نے اٹھکر دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے فرمایا اے لڑکے کیا تو نے میری آواز کو نہیں سنا تھا وہ عرض کرنے لگا ہاں میں نے سنا تھا حضرت نے ارشاد کیا پھر تو نے کیوں نہیں جواب دیا وہ کہنے لگا چونکہ میں آپکے عقوبت سے بیخوف تھا اسلیے الکسا گیا۔ آپ نے فرمایا جا لوجہ اللہ میں نے تجھ کو آزاد کیا

جناب علی علیہ السلام کا عفو عن المکافات

(۱) لما ظفر علی المروان یوم الجمل وکان اعدی الناس له واشدهم بغضا فصفح عنه (شرح نہج البلاغۃ)
نقل ہے کہ جب جمل کے دن جناب امیر علیہ السلام مروان پر ظفریاب ہوئے حالانکہ وہ جناب امیر سے سخت عداوت
رکھتا تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ دشمن تھا جناب امیر نے اسکے قتل سے درگذر فرمایا ٭

(۲) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مورخ نقل کرتے ہیں لما ملک عسکر معاویۃ علی الماء واحاطوا
بشریعۃ الفرات وقالت روساء الشام له اقتلهم بالعطش کما قتلوا عثمان عطشا وسال علی عن
اصحابه ان یسوغوا لهم شراب الماء فقالوا لا واللہ ولا قطرۃ حتی تموت ظما کما مات ابن عفان
فلما رای انه الموت لا محالة قد تقدم باصحابه حمل علی عسکر معاویۃ حملات کثیفة حتی ازالهم
عن مراکزهم بعد قتل ذریع وسقطت الرؤس والایادی وملکوا علی الماء وصار اصحاب معاویۃ
فی الفلاۃ لا ماء لهم فقال اصحابه امنعهم الماء یا امیر المؤمنین کما منعوك ولا تسقهم منه قطرۃ
واقتلهم بسیوف العطش وخذهم قبضا بالایدی فلا حاجة لك الی الحرب فقال لا واللہ لا اکافیهم
بمثل فعلهم (مطالب السئول وشرح نہج البلاغۃ لابن الحدید) یعنے جب معاویہ کی فوج پانی کی
مالک ہو گئی اور اس نے فرات کے سب رستوں کو گھیر لیا شام کے رئیس معاویہ سے کہنے لگے علی کی فوج کو پیاس
سے مارڈالنا چاہیے جسطرح سے کہ انہوں نے جناب عثمان کو پیاس سے مارڈالا ہے جناب امیر علیہ السلام
نے اپنے صحاب سے پوچھا کہ تم لوگوں نے بھی پانی کا گھونٹ پیا ہے عرض کیا کہ واللہ ایک قطرہ تک پانی کا
نہیں ملا اب آپ بھی جناب عثمان کیطرح سے پیاسے مارے جائینگے جب جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا
کہ انکے دوستوں کو موت پیش آرہی ہے معاویہ کی فوج پر سخت حملہ کیا اور سرعت کے ساتھ جنگ کرنے سے شام
کے لوگوں کو جگہ سے ہٹا دیا اور ہاتھ اور سر کٹ کر انبار لگ گئے جناب امیر نے پانی پر قبضہ کر لیا اور
معاویہ کی فوج بیابان بے آب میں گھر گئی جناب امیر کے لشکر والوں نے کہا شامیوں پر آپ بھی پانی بند کر دیں
جسطرح سے کہ انہوں نے آپ پر بند کیا تھا۔ اور ایک قطرہ پانی کا انکو نہ دینا چاہیے اور پیاس کی تلوار سے
انکو مارڈالنا چاہیے وہ خود ہاتھ میں آجائینگے آپ کو لڑائی کی ضرورت نہیں جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا واللہ میں انکو انکے فعل کی مانند بدلہ نہیں دونگا ٭

علامہ ابن حدید شرح نہج البلاغۃ میں لکھتے ہیں کہ حاربه اهل البصرۃ وجهه ووجوه اولاده بالسیف
وشتموه ولعنوه فلما ظفر بهم رفع السیف عنهم ولم یاخذ اثقالهم ولا سبی ذراریهم ولا غنم
شیئا من اموالهم یعنے اہل بصرہ نے جناب امیر کیساتھ اور انکی اولاد کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی اور گالیاں دیں
اور برا بھلا کہا لیکن جب جناب امیر علیہ السلام انپر ظفریاب ہوئے تو نہ انکا سامان لوٹا اور نہ انکی اولاد

کو لونڈی باندی بنایا اور نہ انکے مال کو لوٹا +

جناب امیر علیہ السلام کی شفقت علی الخلق

عن علی قال لما نزلت ھذہ الایۃ یا یھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی مرھم ان یتصدقوا قال بکم یا رسول اللہ قال بدینار قال لا یطیقون قال فنصف دینار قال لا یطیقون قال بشعیرۃ قال لا یطیقون فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انک لزھید فانزل اللہ تعالیٰ اشفقتم ان تقدموا بین یدی صلی قا الی اخر الایۃ وکان علی یقول بی خفف عن ھذہ الامۃ (اخرجہ احمد والنسائی وغیرھما) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ (اسے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو جب تم رسولؐ کو مشورت کے لیے بلاؤ تو اپنی مشورت کرنے سے پہلے صدقہ دو) جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا جاؤ ان لوگوں کو صدقہ کا حکم دو یہ جناب علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قدر صدقہ کا حکم دوں آپنے فرمایا ایک دینار کے لیے جناب علیؓ نے عرض کیا لوگ اس مقدار کی طاقت نہیں رکھتے آپنے فرمایا آدہا دینار جناب علیؓ نے عرض کیا اسقدر کبھی ان میں طاقت نہیں آپنے فرمایا بس ایک جو بھر سونے کے لیئے۔ جناب علیؓ نے عرض کیا اسکی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ آپنے فرمایا یا علی تم بہت ورع والے ہو پس خداوند تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی (کہ ڈرتے ہو تم کہ مصلحت کہنے سے پہلی صدقہ دو) جناب علی علیہ السلام کہتے تھے کہ اس امت سے اس حکم میں صرف میری وجہ سے تخفیف ہوئی ہے +

عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازۃ لم یسئل عن شیئ من عمل الرجل ویسأل عن دینہ فان قیل علیہ دین کف عن الصلوۃ وان قیل لیس علیہ دین صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سال صلے اللہ علیہ وسلم ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلے اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی ھما علی وھو بری منھما فتقدم صلے اللہ علیہ وسلم فصلی علیہ ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدارقطنی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اس آدمی کے کسی عمل سے نہ پوچھتے بلکہ اوسکی قرض کی نسبت سوال فرماتے اگر کہا جاتا کہ اسپر قرض ہے تو اسکے نماز جنازہ پڑہنے سے ہٹ جاتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو نماز جنازہ ادا فرماتے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ پر تشریف لے گئے جب تکبیر کے لیے اٹھے حسب معمول پوچھا

کہ تمہارے دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار ہیں آپ نماز پڑھنے سے ہٹ کر بیٹھ گئے اور اپنے اصحاب کو فرمایا۔ تم اپنے دوست پر نماز جنازہ پڑھو جناب امیر نے کہا وہ دونوں دینار میرے ذمہ ہیں اور یہ مرنیوالا اس قرضہ سے بری ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھکر اسکے جنازہ کی نماز پڑھی پھر امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خدا تجھے نیکی کی جزا دے اور تیرا قرض بھی چھڑائے جیسکہ تو نے اپنے بھائی کا قرض چھڑایا ہے +

جناب امیر علیہ السلام کا تفقد حال عاریا

عن ابی الصهباء قال رأیت علیا بشط[1] الکلا یسئل عن الاسعار (ریاض النضرہ) ابو الصہبا سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو نہر کلا کے کنارے اجناس کے نرخ پوچھتے ہوئے دیکھا تھا +

عن عامر الشعبی قال وفدت سودة بنت عمارة بن الاشتر الهمدانیة علی معاویة بن ابی سفیان فاستاذنت علیه فاذن لها فلما دخلت قال لها کیف انت یا ابنة الاشتر فقالت بخیر فقال لها انت القائلة یوم صفین لاخیک ؎ شمر کفعل ابیک یابن عمارة + یوم الطعان وملتقی الاقران   وانصر علیاً والحسین ورهطه   واقصد لهند وابنها بهوان + ان الامام اخا النبی محمد + علم الهدی ومنارة الایمان   قالت یا امیر هات الراس وبتر الذنب فدع عنك تذكار ما قد نسی قال هیهات لیس مثل مقام اخیك ینسی فقالت صدقت والله یا امیر ولکن اسالك بالله اعفانی عما استعفیته قال قد فعلت فقال حاجتك قالت یا امیر انك صرت للناس سیداً ولامورهم مقلدا والله سائلك عما افترض علیك من حقنا ولا یزال تقدم علینا من ینهض بعزك ویبسط بسلطانك فیحصدنا حصاد السنبل ویدوسنا دیاس البقر هذا ابن ارطاة قدم بلادی وقتل رجالی واخذ مالی ولولا الطاعة لكان فینا عز ومنعة فاما عزلته فشكرناك واما لا فعرفناك فقال معاویة ایای تهددنی بقومك والله لقد هممت ان اردك الیه فینفذ حكمه فیك فسكتت ثم قالت ؎ صلی الاله علی روح تضمنه + قبر فاصبح فیه العدل مدفوناً + فقال من ذاك قالت علی بن ابی طالب قال ما اری علیك منه اثراً قالت بلی اتیته یوما فی رجل ولاه صدقاتنا فوجدته قائما یصلی فانفتل من الصلوة ثم قال برافة وتلطف الك حاجة فاخبرته خبر الرجل فبكی ثم رفع راسه الی السماء فقال اللهم انت تعلم انی لم آمرهم بظلم خلقك وترك حقك ثم اخرج من جیبه قطعة من جراب فكتب فیه بسم الله الرحمن الرحیم قد جاءتكم بینة من ربكم فاوفوا الكیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءهم ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها ذلكم خیر لكم ان كنتم مومنین اذا اتاك كتابی

[1] موضع ست در بصرہ کہ کشتی گاہ است ۱۲

ھذا فاحفظ بافی بدیلٹ حق یاتی من یقبضہ منك والسلام فعزلہ فقال معاویۃ اکتبوا لھا بالانصاف لھا والعدل علیھا فقالت الی خاصۃ ام لقومی عامۃ قال اما انت وغیرك قالت ھی واللہ اذا الفحشاء واللوم ان کان عدلا شاملا والا یسعنی مایسع قومی قال ھیھات علمکم ابن ابی طالب الجرأۃ علی السلطان (نقلہ الامام ابوعمرو احمد بن عبد ربہ الاندلسی فی کتابہ العقد الفرید) عامر شعبی ناقل ہین کہ سودہ بنت عمارہ بن الاشتر الہمدانیہ ایکدفعہ بطریق سفارت معاویہ بن ابی سفیان کے دربار مین حاضر ہوئے اور اذن لگا معاویہ نے اپنے سامنے بلا لیا جب وہ سامنے گئی معاویہ نے اس سے کہا اے اشتر کی بیٹی تیرا کیا حال ہے سودہ نے کہا اچھا حال ہے معاویہ نے کہا تو نے ہی صفین کے روز اپنے بہائی کیواسطے یہ اشعار کہے تہے کہ اے ابن عمارہ نیزہ مارنے اور بہادرون کے باہم ملنے کے روز تو بہی اپنے باپ کی مانند دہن اٹہالے اور علی اور حسین اور انکے گروہ کی مدد کر اور ہندہ اور اسکے بیٹے کو خوار کر کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بہائی ہی امام ہے اور وہ ہدایت کا علم اور ایمان کا نشان ہے سودہ نے جواب دیا اے امیر سر کٹ گیا دم اکہڑ گئے جو بات ہول گئی ہو اسکا ذکر چہوڑ معاویہ کہنے لگا افسوس ہے تیرے بہائی کا وہ مرتبہ نہین تہا کہ اسکا ذکر ہو لجائے سودہ نے کہا آپ نے سچ کہا ہے لیکن جو کچہ کہ مجہسے ہو چکا ہے خدا کے لیے آپ معاف فرماوین معاویہ نے کہا مینے معاف کیا تو اپنی حاجت بیان کر سودہ نے کہا اے امیر اب آپ لوگون کے سردار رہ گئے ہین اور انکے تمام امور آپکے گلے پڑے ہین۔ خدا نے جو امر کہ تمپر ہماری حقوق سے فرض کیا ہے ضرور اسکی نسبت تم سے پوچہنے والا ہے ہمیشہ ہمپر آپ اپنا عامل بہیجتے ہین جو آپ کی عزت کی وجہ سے ہمپر حکومت کرتا ہے اور ہمکو کہیتی کیطرح سے کاٹتا ہے اور گائے کیطرح سے دوہتا ہے۔ یہ ابن ارطاۃ ہماری شہر پر حاکم بنا کر بہیجا گیا ہے جسنے ہماری مردون کو مار ڈالا ہے اور ہمارا مال چہین لیا ہے اگر اطاعت ہمین مانع نہ آتی تو ہم بہی عزت رکہتے تہے اور دفع کر سکتے تہے اگر تو نے اسکو معزول کر دیا تو ہم تیرا شکریہ ادا کرینگے ورنہ ہم چلے جائینگے۔ معاویہ کہنے لگا کیا تو مجہے اپنی قوم سے ڈراتی ہے واللہ مین چاہون تو تجہے ہی کے پاس بہیجدون تاکہ وہ اپنا حکم تجپر جاری کرے سودہ نے خاموش ہو کر یہ شعر پڑہا ہے ؎ خدا کی رحمت ہو اُس روح پر کہ اسکو قبر نے بغلگیر کر لیا ہے کہ وہ عدل۔۔ کیساتہہ اسمین دفن ہوا ہے۔ معاویہ کہنے لگا یہ کون شخص ہے۔ سودہ نے کہا علی بن ابی طالب معاویہ نے کہا مین تو اسکی مہربانی کا کوئی اثر تجہ پر نہین پاتا۔ سودہ بولی۔ ایک روز مین انکی خدمت مین ایک شخص کی نسبت شکایت لیکر گئی جسکو کہ انہون نے ہمسے زکوۃ حاصل کرنے کے لیے ہمپر عامل مقرر کیا ہوا تہا مینے انکو نماز پڑہتے ہوئے پایا نماز سے منہ پہیر کر نہایت مہربانی اور نرمی سے مجہسے ارشاد کیا تجہے کوئی ضرورت ہے مینے اس شخص کا پورا حال

عرض سنا آپ یہ سنکر رونے لگے پھر آسمان کیطرف سر اٹھا کر کہنے لگے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ میں نے اپنے عاملون کو تیری خلقت پر ظلم کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور تیرا حق چھوڑ دینیکو نہین کہا ہے پھر اپنی جیب سے کاغذ کا پرچہ نکالا اُسپر لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک تمہارے رب سے تمہارے پاس کھلا نشان آیا ہے پس تم پیمانے اور ترازو کو پورا کرو اور لوگون کی چیزین مت گھٹاؤ اور زمین مین اسکو سنوارنے کے بعد خرابی مت ڈالو اگر تم مومن ہو اور جب میرا خط تمکو ملے تو جو کچھ کہ تیرے پاس ہے اُسے خوب نگاہ رکھہ جبتک کہ اسکا لینے والا تیرے پاس پہونچ جاوے والسلام پھر جناب امیر نے اسکو معزول کردیا معاویہ اپنے کتاب سے کہنے لگا تم ہی سچ بتاؤ کیا عدل اور انصاف کرنیکی نسبت کچھہ بھی عمارہ کہنے لگی خاص بیرے لیے یا کہ میری تمام قوم کے لیے معاویہ نے کہا تجھے دوسرون سے کیا سروکار ہے عمارہ کہنے لگی یہ امر تو نہایت ملامت ناک ہے اگر عدل شامل ہے تو بہتر ورنہ جو میری قوم کا حال ہوگا وہی میرا ہوگا معاویہ کہنے لگا علی بن ابیطالب نے تم لوگونکو بادشاہونکے سامنے گستاخی کرنیکی جرات دلادی ہے

جناب امیر علیہ السلام کی رعایت قیدیونکے ساتھ

وکان اصور علی سنانیح حل عنھا فی مواقیت الصلاۃ ری زنیق علیہم من بیت المال ویقول علینا الوثاق وعلیہم الاباق رنقلہ نجم الدین فخر الاسلام ابوبکر بن محمد بن الحسین السیلا لزیدی فی مناقب الاصحاب جناب امیر کے جیلخانہ کی کنجیان تہین جنسے نماز کیوقت وہ قید خانہ کھولا کرتے تہے اور جناب امیر بیت المال سے انکی خوراک عطا فرماتے تہے اور فرمایا کرتے تہے ہمارا کام انکو قید رکھنا ہے اور انکا کام بہاگنا ہے ؁

جناب امیر علیہ السلام کا تورع

عن عبداللہ بن زریر قال دخلت علی علی بن ابیطالب یوم الاضحے نقرب الینا حریرۃ فقلت اصلحک اللہ یا امیر المومنین لو قربت الینا من ھذا البط یعنے الاوز فان اللہ قد اکثر الخیر فقال یا ابن زریر سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یحل للخلیفۃ من مال اللہ الا قصعتان قصعۃ یاکلھا ھو واھلہ وقصعۃ یضعھا بین ایدی الناس (اخرجہ احمد) عبداللہ بن زریر سے روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین عید اضحی کے دن حاضر ہوا آپنے حلیم میرے سامنے کیا مینے کہا اے امیر المومنین خدا آپکو نیکی دے اگر آپ اس بطخ کو ہمارے لیے ذبح کرتے تو کیا اچھا ہوتا اللہ نے مال و متاع کو وافر کیا ہے فرمایا اے ابن زریر مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالون کے سوا مال خدا سے لینا حلال نہین ایک تو خود اسکے اور اس کے گہر کے لوگون کے لیئے اور ایک اسکے مہمانون کے لیے ؁

عن ابی مطرف قال رایت علیا موتزرا بازار مرتد یا برداء ومعہ الدرۃ کانہ اعرابی بدوی حتی بلغ سوق الکرابیس فقال یا شیخ احسن بیعی فی قمیص بثلاثۃ دراھم فلما عرفہ لم یشتر منہ فاتاہ اخر فلما عرفہ لم یشتر منہ شیئا فاتا غلاما حدثا فاشتری منہ قمیصا بثلاثۃ دراھم ثم

جاء ابو الغلام فاخبره فاخذ ابوه درهما ثم جاء به فقال هذا الدرهم یا امیر المومنین قال ما شان هذا الدرہم قال کان القمیص ثمن درهمین قال باعنی رضای واخذت رضاه (اخرجه احمد)
انہی سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا کہ تہ بند باندہے ہوئے اور ایک چادر اوڑہے ہوے امر وہ ماندہ لیے بازار مین پہر رہے ہین بالکل مثل ایک دیہاتی آدمی کے معلوم ہوتے تھے کاڑا بیچنے والون کے بازار مین تشریف لائے اور ایک دکاندار سے کہا تین درم کا کرتہ ہمین دیدے اس نے جناب امیر کو پہچان لیا آپ دوسرے دکاندار کے پاس چلے گئے جب اس نے بھی شناخت کیا تو آپ وہاں سے بھی چلدیے اور اس سے کوئی شے مول نہ لی پہر ایک بہت چھوٹی عمر والے لونڈے کی دکان پر گئے اس سے تین درہم کا کرتہ مول لیا بعد ازان اسکا والد آنکلا اس لڑکے نے اس سے ماجرا بیان کیا وہ ایک درہم لیکر جناب امیر کی خدمت مین پہونچا۔ اور عرض کیا یہ ایک درہم ہے آپنے فرمایا یہ کیسا درہم ہے اس نے عرض کیا کہ قمیص دو ہی درہم کا تہا آپنے فرمایا اس لڑکے نے ہماری رضا حاصل کر لی ہے اور ہمنے اسکی رضا حاصل کی ہے آپنے درہم اس سے واپس نہ لیا ؛

جناب امیر علیہ السلام کا رعایت حقوق الناس

(۱) عن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم کان خازنا لعلی بن ابی طالب علی بیت المال قال فدخل علی یوما وقد زینت ابنته فرای علیها لولوة کان عرفها لبیت المال فقال من این لها هذه لاقطعن ایدیها فلما رای ابو رافع جده فی ذلک فقال انا والله یا امیر المومنین زینتها بها فقال علی لقد تزوجت بفاطمة ومالی فراش الا جلد کبش ننام علیه باللیل و نعلف علیه بالنهار ناضحنا ومالی خادم غیرها (کامل ابن اثیر) ابو رافع جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم کا غلام جناب امیر علیہ السلام کی بیت المال کا خازن تہا بیان کرتا ہے کہ ایک دن جناب امیر گہر میں تشریف لے گئے مینے آپکے صاحبزادی کے کان مین موتی ڈالدیے تہے جناب امیر علیہ السلام نے ان موتیون کو بیت المال مین دیکہا تہا جب جناب امیر نے اپنے صاحبزادی کے کان مین وہ موتی دیکہی فرمایا اس نے یہ کہان سے پائے ہین ہم ضرور اسکے ہاتہ کاٹ ڈالینگے جب ابو رافع نے جناب امیر کی اس بارے مین کدو کاوش دیکہی عرض کیا یا امیر المومنین والله مینے انکو یہ موتی پہنائے تہے آپنے فرمایا جب ہمارا نکاح جناب فاطمہ علیہا السلام سے ہوا تو ہمارا بستر ایک مینڈہے کی کہال کے سوا کچہ نہ تہا رات کو ہم اسپر سوتے تہے دنکو ہمارا اونٹ اسپر دانہ چرتا تہا۔ اکوئی خادم انکے سوا یعنے جناب سیدہ

علیہما السلام کے سوا نہین تھا ۔

عن یحیی بن سلمۃ استعمل علی عمرو بن سلمۃ علی اصبھان فقدم ومعہ ازقاق سمن وعسل فارسلت ام کلثوم بنت علی الی عمرو فطلب منہ سمنا وعسلا فارسل الیھا ظرف عسل وظرف سمن فلما کان الغد خرج علی واحضر المال والعسل والسمن لیقسم فعد الزقاق فنقصت زقاین فسالہ عنھما فقیل لہ بعثت ام کلثوم فاخذ منہ فبعث الی مقومین فامرھم بتقویم ما نقص منھما فنقوا خمسۃ دراھم فبعث الی ام کلثوم فقال ابعثی لی خمسۃ دراھم ثم قسم بین المسلمین (ریاض النضرۃ وکامل ابن اثیر) یحیی بن سلمہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے عمرو بن سلمہ کو اصبہان پر عامل کرکے بھیجا جب وہ وہان سے آئے تو اپنے ساتھ گھی اور شہد کی مشکین بھر کر لائے جناب امیر علیہ السلام کی صاحبزادی ام کلثوم نے عمرو بن سلمہ سے قدرے گھی اور شہد طلب فرمایا عمر نے ایک برتن گھی کا اور ایک شہد کا ان کی خدمت مین بھیجدیا دوسرے دن جب جناب امیر گھر سے باہر تشریف لائے اور تقسیم کے لیے مال اور گھی اور شہد پیش کیا گیا حضرت نے مشکین شمار کین دو مشکین ٹوٹی ہوئی پائین عمرو سے انکی بارے مین پوچھا عرض کیا گیا کہ جناب ام کلثوم نے گھی اور شہد مانگا تھا مینے انکو بھیجدیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے وہ مشکین جانچ کرنے والون کے پاس بھیجدین اور انکے نقصان کی جانچ کرنیکا حکم دیا انھون نے عرض کیا ان مین پانچ درہم کا نقصان ہوا ہے پس جناب ام کلثوم کے پاس ایک آدمی کو بھیجکر حکم دیا کہ پانچ درہم ہمارے پاس بھیجدو پھر مسلمانون مین مال اور مشکین تقسیم کین ۔

قیل انہ وصل الیہ زقاق عسل جاءت من الیمن فنزل بالحسن ضیف فاستسلف الحسن درھما فاشتری بہ خبزا واحتاج الی الادام فطلب من القنبر ان یفتح لہ زقا من تلک الزقاق ففتحہ واخذ منہ رطلا فلما قعد امیر المؤمنین لیقسم الزقاق قال القنبر قد حدث فی ھذا الزقاق حدث فقال صدق قولک یا امیر المؤمنین واخبرہ الخبر فغضب فقال علی بہ فلما حضر الحسن ھم بضربہ فاقسم علیہ بعمہ جعفر وکان اذا سئل بحق جعفر یسکن فقال ما حملک علی ما فعلت واخذت منہ قبل القسمۃ قال ان لنا فیہ حقا فاذا اعطینا رددناہ قال وان کان لک فیہ حق ولکن لیس لک ان تنتفع بحقک قبل الناس بحقوقھم ثم دفع الی قنبر درھما وقال اشتر بہ من اجود عسل تقدر علیہ قال الراوی فکانی انظر الی ید علی علی فم الزقاق وقنبر یقلب العسل فیہ وھو یبکی ویقول اللھم اغفر للحسن فانہ لا یعلم (مطالب السئول) روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس یمن سے شہد کی بھری ہوئی مشکین آئین ناگاہ جناب حسن علیہ السلام کے پاس چند مہمان وارد ہوئے جناب

حسن نے ایک درہم دیکر بازار سے روٹیاں مول منگائیں اور سالن کی ضرورت پیش آئی قنبر سے کہا کہ ایک مشک
کھولکر شہد دیدو انہوں نے مشک کو کھولا اور اس میں سے ایک رطل شہد لیکر بھیجدیا جب جناب امیر علیہ السلام
مشکوں کی تقسیم کرنے کے لیے بیٹھے قنبر سے کہا ان مشکوں میں کوئی فتور معلوم ہوتا ہے قنبر نے عرض
کیا یا امیر المومنین آپ سچ فرماتے ہیں جناب حسن کا شہد لینا انکے سامنے بیان کیا جناب امیر نے غضہ ہوکر
فرمایا حسن کو میرے پاس بلا لاؤ جب جناب حسن حاضر ہوئے تو جناب امیر نے انکے مارنے کا قصد کیا جناب حسن
نے اپنے چچا جعفر رضی اللہ تعالے عنہ کی قسم دی جب جناب امیر کو انکی قسم دیجاتی تھی حضرت کا غضہ فرو ہوجاتا
تھا پس آپ نے جناب حسن سے فرمایا تمکو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تھا کہ تم نے تقسیم سے پہلے شہد
لے لیا جناب حسن نے کہا ہمارا اس میں حق ہے ہمنے یہ خیال کیا کہ جب ہمکو ہمارا حق ملیگا ہم اسیقدر اس
میں سے واپس کردینگے جناب امیر نے کہا اگرچہ تمہارا اس میں حق ہے لیکن یہ حق تو تمہارا نہیں ہے کہ تم اور
لوگوں سے پہلے اپنے حق سے نفع اٹھاؤ پھر قنبر کو ایک درہم دیا اور فرمایا کہ خالص شہد اسی مقدار پر مول
لاؤ - راوی کہتا ہے ابتک وہ بات میری نگاہوں میں ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مشک کا مونہہ کھولا
ہوا ہے اور قنبر اس میں شہد ڈالرہا ہے اور جناب امیر رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں اے بارخدایا حسن کو
بخشدے کہ وہ نہیں جانتا ہے ٭

(وقیل ان عقیلا سال علیا فقال انی محتاج فاعطنی قال اصبر حتی یخرج عطاءک مع المسلمین فاعطیک
معہم فالح علیہ فقال لرجل خذ بیدہ وانطلق بہ الی حوانیت اہل السوق فقل لہ دق ہذہ الاقفال
وخذ ما فی ہذہ الحوانیت قال ترید ان تتخذنی سارقا قال وانت ترید ان تتخذنی سارقا
اخذ اموال المسلمین فاعطیکہا دونہم قال انی اذہب الی معاویۃ قال انت وذاک (اخرجہ
ابن حجر فی الصواعق) روایت ہے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کی خدمت میں عرض کیا آپ مجھکو
عطا فرماویں میں بہت محتاج ہوں جناب امیر نے ارشاد کیا آپ چندے صبر کریں میں مسلمانوں کے حصوں
کے ساتھ تمہارا حصہ بھی نکالدونگا جناب عقیل الحاح کرنے لگے حضرت امیر نے ایک آدمی سے فرمایا انکا
ہاتھ پکڑکر انکو بازار میں لیجا اور کہدے کہ بازار کی دوکانوں کے قفل توڑکر جو کچھ کہ ان میں ہے لے لیں
جناب عقیل نے عرض کیا کیا آپ مجھسے چوری کرانا چاہتے ہیں جناب امیر نے فرمایا کیا تم بھی مجھ سے چوری
کرانا چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال تمکو دیدوں وہ کہنے لگے میں معاویہ کے پاس چلا جاؤنگا آپ
نے فرمایا تمہارا اختیار ہے ٭

جناب امیر علیہ السلام کا عدل

وعن ابی سعید الخدری ومعاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا علی لک سبع خصال لا یحاجک فیهن احد یوم القیامۃ انت اول المؤمنین ایمانا واوفاهم بعهد الله واقومهم بامر الله وارؤفهم بالرعیۃ واقسمهم بالسویۃ واعلمهم بالقضیۃ واعظمهم یوم القیامۃ عند الله بالمزیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تمہاری ایسی سات خصلتیں ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے جھگڑا نہیں کرسکتا تم سب مومنین سے از روی ایمان اول ہو - اور سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ خدا کے حکم کے قائم کرنے والے اور سب سے زیادہ رعیت پر مہربان اور سب سے زیادہ پورا تقسیم کرنے والے اور سب سے زیادہ قیامت کے دن بڑے مرتبے والے ہو +

سال معاویۃ خالد بن یعمر فقال علی ما احببت علیا فقال علی ثلاث خصال علی حلمہ اذا اغضب وعلی صدقہ اذا قال وعلی عدلہ اذا حکم (المناقب لمحمد بن یوسف الکنجی الشافعی) خالد بن یعمر سے امیر معاویہ نے پوچھا کہ تم علی کو کیوں دوست رکھتے تھے خالد نے کہا انکی تین خصلتوں حلم کی وجہ سے جبکہ وہ غصہ ہوتے تھے اور انکے سچ بولنے کی وجہ سے جبکہ وہ کوئی بات کہتے تھے اور انکے عدل کی وجہ سے جبکہ وہ حکم کرتے تھے +

عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال قدم علی علی مال من اصبهان فقسمہ علے سبعۃ اسهم فوجد فیہ رغیفا فقسمہ علے سبعۃ کسر وجعل علی کل جزء کسرۃ ثم اقرع بینهم لینظر الیهم یعطی اولا (اخرجہ احمد فی المناقب) عاصم بن کلیب اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کے پاس اصفہان سے مال آیا حضرت نے اسکے سات حصے کیے اس میں ایک روٹی بھی تھی اسکے بھی سات ٹکڑے کیے اور سات امیروں کو بلایا پھر قرعہ ڈالا تاکہ کس کو پہلے دیا جاوے +

قال الشعبی وجد علی درعا عند النصرانی فاقبل بہ الی شریح وجلس الی جانبہ وقال لو کان خصمی مسلما لساویتہ وقال هذا درعی فقال النصرانی ما هی الا درعی ولم یکذب امیر المؤمنین فقال شریح الک بینۃ قال لا وهو یضحک فاخذ النصرانی الدرع ومشی یسیرا ثم عاد وقال اشهد ان لا الہ الا الله واشهد ان هذہ الا احکام الانبیاء امیر المؤمنین قدمنی الی قاضیہ وقاضیہ یقضی علیہ ثم اسلم واعترف ان الدرع سقطت من علی عند مسیرہ فی صفین ففرح علی باسلامہ ووهب لہ الدرع وفرسا وشهد معہ قتال الخوارج (طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنی زرہ ایک نصرانی کے پاس دیکھی اسکو قاضی شریح کی

پاس لائے اور فرش کے حاشیہ پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اگر میرا مدعا علیہ مسلمان ہوتا تو مین اسکے برابر کھڑا ہوتا اور فرمایا یہ ہماری زرہ ہے نصرانی کہنے لگا نہین یہ زرہ تو میری ہے۔ باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام نے جھوٹ نہین کہا تھا۔ قاضی شریح نے ہنسکر کہا آپکے پاس کوئی دلیل ہے۔ جناب امیر نے فرمایا نہین۔ پھر نصرانی زرہ کو لیکر تھوڑی دور گیا اور لوٹ آیا۔ اور کہنے لگا گواہی دیتا ہون مین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور گواہی دیتا ہون کہ یہ انبیاے کرام علیہم السلام کے احکام ہین کہ امیر المومنین مجھے قاضی کے سامنے لائین اور قاضی ان پر اپنی قضا کا حکم جاری کرے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ یہ زرہ جناب امیر سے صفین کے جنگ مین گر پڑی تھی جناب امیر علیہ السلام اسکے مسلمان ہوجانے سے نہایت خوش ہوئے اور وہ زرہ اسی کو بخشدی اور ایک گھوڑا عطا فرمایا وہ نصرانی جناب امیر کے ساتھ خارجیون کے جنگ تک حاضر رہا ✤

عن کریمة بنت ھمام الطائیة قالت کان علی یقسم الورس فینا بالکوفة قال فضالة حملنا علی العدل منه (اخرجه احمد فی المناقب) کریمہ بنت ہمام الطائی قائل ہے کہ جناب امیر کوفہ مین ورس تقسیم فرمایا کرتے تھے فضالہ کہتا ہے کہ ہمینے اسے برابر ہی لیتے تھے ✤

جناب امیر علیہ السلام کے حیا

عن علی قال کنت رجلا مذاء فکنت استحیی ان اسال رسول الله صلی الله علیه وسلم بمکان ابنته منی فامرت مقداد بن الاسود ان یساله فقال صلی الله علیه وسلم یغسل ذکره ویتوضأ (اخرجه الشیخان) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے مذی کثرت سے جاتی تھی اور حیا مانع تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے بابت کیونکر پوچھون مینے مقداد بن اسود سے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرین حضرت نے فرمایا اپنے پیشاب کی جگہہ کو دہوکر وضو کر لیا کرین ✤

جناب امیر علیہ السلام کی غیرت قومی

عن علی قال قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم ما لك تنوق فی قریش وتدعنا قال وعندکم شیئا قلت نعم بنت حمزة فقال صلی الله علیه وسلم انها لا تحل لی انها ابنة اخی من الرضاعة (اخرجه المسلم) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمکو چھوڑ کر قریش مین کیون شادی کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے

ه فی المصباح الورس نبت سفر یکون بالیمن یتخذ منه الغمرة للوجه ۱۲

پاس کوئی شے ہے عینی کہا ہاں حمزہ کی بیٹی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مجھ پر حلال نہیں کیونکہ حمزہ میرے دودھ شریک تھے اور وہ رضاعت کی وجہ سے میری بھتیجی ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی فراست

عن علی قال یا اھل الکوفة ستقتل منکم سبعة نفر خیارکم مثلھم کمثل اصحاب الاخدود منھم حجر بن العدی واصحابه فقتلھم معاویة فی دمشق الشام کلھم من الکوفة (کنز العمال)
جناب امیر علیہ السلام نے کوفہ کے لوگوں سے فرمایا اے اہل کوفہ عنقریب تم میں سے سات آدمی جو نہایت برگزیدہ ہیں قتل کیے جائیں گے انکی مثل بعینہٖ گڑھے کے شہیدوں کی سی ہے ان میں سے حجر بن عدی رضی اللہ عنہ بھی ہیں پس امیر معاویہ نے انکو دمشق الشام میں قتل کیا وہ سب کوفہ میں سے تھے

جناب امیر علیہ السلام کا حافظہ

عن مکحول عن علی قال فی قوله تعالی وتعیھا اذن واعیة قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سالت اللہ ان یجعلھا اذنك یا علی ففعل فکان یقول ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلاما الا وعیته وحفظته ولم انسه (اخرجه الدیلمی) مکحول جناب امیر علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول میں کہ یاد رکھینگی اسکو یاد رکھنے والے کان روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا تعالے سے دعا کی ہے کہ تیرے کانوں کو خدا ایسا کردے پس اللہ نے ایسا ہی کردیا جناب علی فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی کلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر کہ میں نے اسکا دھیان رکھا اور اسکو یاد کر لیا اور بھولا نہیں +

عن ابن عباس لما نزلت ھذہ الایة قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سالت اللہ ان یجعلھا اذنك یا علی قال علی فما نسیت شیئا بعد ذلك (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة وابن المغازلی فی المناقب)
ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ دھیان رکھیں گے اسکو دھیان رکھنے والے کان جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ تیرے کان بنا دے جناب علی کہتے ہیں کہ اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی چیز نہیں بھولی +

وعن بریدة الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لعلی ان اللہ امرنی ان اعلمك تعی وحق علی اللہ ان تعی قال فنزلت وتعیھا اذن واعیة (اخرجه المغازلی فی المناقب)

ابونعیم فی الحلیہ والثعلبی فی تفسیرہ والواحدی فی اسباب النزول والدیلمی فی فردوس الاخبار بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ میںنے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حضرت علی ؑ سے ارشاد فرمارہے تھے کہ اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں تجھے سکھاؤں تاکہ تو دھیان میں رکھے اور خدا پر حق ہے کہ تجھ سے دھیان میں رکھائے بریدہ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ دہیان میں رکھیں گے اسکو دھیان رکھنے والے کان ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سرعت فہم

عن سعید بن المسیب ان رجلا اوتی بہ الی عمر بن الخطاب وکان صدر امنہ انہ قال بجماعۃ من الناس تدسالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاری وامن بما لم ارہ واقر بما لم یخلق فارسل عمر الی علی فلما جاءہ واخبرہ بمقالۃ الرجل فقال صدق یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم واولادکم فتنۃ ویکرہ الحق یعنی الموت قال تعالی وجاءت سکرت الموت بالحق ویصدق الیہود والنصاری قال تعالی وقالت الیہود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیہود علی شیء ویؤمن بما لم یرہ یؤمن باللہ عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعۃ فقال عمر اعوذ باللہ من معضلۃ لیس لہا ابوالحسن (نور الابصار)

سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ لوگ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے جس سے یہ بات صادر ہوئی تھی کہ ایک گروہ نے اس سے پوچھا تھا تو نے آج کسطرح سے صبح کی ہے یعنے آج تیرا کیا حال ہے اس نے جواب میں کہا کہ میںنے اسطرح سے صبح کی ہے کہ فتنہ کو دوست رکھتا ہوں اور حق سے کراہت کرتا ہوں اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہوں اور جسکو نہیں دیکھا اسپر ایمان لاتا ہوں اور جو چیز کہ نہیں پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہوں پس حضرت عمرؓ نے حضرت علیؑ کو بلوایا جب آپ تشریف لائے اور اس شخص کے قول کو بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شخص سچ کہتا ہے دوست رکھتا ہے فتنہ کو چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں اور حق سے کراہت رکھتا ہے یعنے موت سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے کہ آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے اور یہود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہتے ہیں یہود کہ نہیں ہیں نصاری کسی شے پر اور کہتے ہیں نصاری نہیں ہیں یہود کسی شے پر اور جس چیز کو نہیں دیکھا ایمان لایا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل وعلا پر ایمان

لایا ہے اور جو چیز کہ نہین پیدا ہوئی اسکا اقرار کرتا ہے جس سے مراد قیامت ہے حضرت عمر نے یہ سنکر کہا کہ مین ایسی شکل سے کہ جسکے رفع کرنے کے لیئے ابو الحسن نہون خدا سے پناہ مانگتا ہون +

جناب امیر علیہ السلام کی صداقت

(۱) عن عباد بن عبد الله قال علی انا عبد الله واخو رسول الله صلی الله علیہ وسلم وانا الصدیق الاکبر لا یقولہا ذالک غیری الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) عباد بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہون اور صدیق اکبر ہون اسکو میرے سوا کوئی نہین کہہ سکتا مگر کاذب مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے +

عن سلمان الفارسی وابی ذر الغفاری قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لعلی انت الصدیق الاکبر (اخرجہ الدیلمی والطبرانی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری روایت کرتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ تم صدیق اکبر ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی امامت

عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ورضی الله عنہا قالت قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلی ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ (اخرجہ السید علی الہمدانی فی مودة القربی) جناب فاطمہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ مین ولی ہون پس اسکا علی ولی ہے اور جسکا کہ مین امام ہون پس اسکا علی امام ہے +

جناب امیر علیہ السلام کی خلافت

عن عبد الله بن مسعود قال کنت مع رسول الله صلے الله علیہ وسلم وقد اصحر فتنفس الصعداء فقال رسول الله ما لک تنفس قال یا ابن مسعود نعیت الی نفسی قلت استخلف یا رسول الله قال من قلت ابابکر فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تنفس یا رسول الله قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف یا رسول الله فقال من قلت عمر بن الخطاب فسکت ثم تنفس فقلت مالی اراک تنفس یا رسول الله قال نعیت الی نفسی فقلت استخلف فقال من قلت علیا قال ذالک والذی لا الہ غیرہ لو بایعتموہ ادخلکم الجنة

اجمعین اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والخوارزمی فی المناقب و الطبرانی فی الکبیر بسند عبد اللہ بن مسعود) عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دن صبحکو جناب رسول اللہ صلعم نے ایک ٹھنڈا سانس بہرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپ نے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کر جانے پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسی کو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا کسکو بنا جائیں میں نے عرض کیا ابو بکر کو آپ خاموش ہو گئے پھر آپ نے ایک گہرا سانس بہرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپ نے فرمایا ای ابن مسعود ہمکو ہمارے انتقال کر جانے پر مطلع کیا گیا ہے میں نے عرض کیا آپ اپنے پیچھے کسکو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا عمر کو آپ خاموش ہو گئے پھر ایک ساعت کے بعد آپ نے ایک گہرا سانس بہرا میں نے عرض کیا آپ کیوں گہری سانس بہرتے ہیں آپ نے فرمایا ہمیں ہمارے انتقال کی خبر دی گئی ہے میں نے عرض کیا آپ کسکو خلیفہ بنا جائیں آپ نے فرمایا کسکو میں نے عرض کیا علی بن ابی طالب کو آپ نے ارشاد کیا خدا کی قسم اگر تم نے اسکی بیعت کی تو وہ تم سب کو جنت میں داخل کریگا *

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء و اختار لی وصیا و اخترت ابن عمی وصیی یشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیہ ھارون و ھو خلیفتی و وزیری و لو کان النبوۃ بعدی لکان نبیا (اخرجہ سید علی الہمدانی فی مودۃ القربیٰ) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو تمام انبیا سے برگزیدہ کیا ہے اور مجھکو وصی بنانیکا اختیار دیا ہے پس میں نے اپنے ابن عم کو انتخاب کیا ہے اور انکی وجہ سے میرے بازو کو قوی کیا ہے جسطرح موسیٰ کے بازو کو انکے بہائی ہارون سے قوی کیا پس وہ میرا خلیفہ اور وزیر ہے اور اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو وہ نبی ہوتا

عن عبد الرزاق باسنادہ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ولوا علیا فتجدوہ ھادیا مھدیا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) عبد الرزاق اپنے اسناد کے ساتھ سے حذیفہ کو حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد کیا کہ اگر تم علی کو حاکم بناؤ تو تم اسکو ہادی اور مہتدی پاؤگے

جناب امیر علیہ السلام کی طہارت

عن ابی سعید الخدری فی قولہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا نزلت فی خمسۃ فیّ و فی علی و فاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ احمد و الطبرانی و الجزری و ھذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء و قد صححہ بعضھم (نزل الابرار) ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے اس آیت کے شان نزول کے متعلق کہ (نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہ کہ دور کرے تم سے نجاست کو اے گہر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیت خصوصیت سے پانچ شخصوں کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنے ہمارے حق میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے حق میں یہ حدیث اکثر علما کی رائے پر حسن ہے اور بعض نے اسکو صحیح مانا ہے *

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اھل البیت قد اذھب اللہ عنا

الفواحش ما ظهر منها وما بطن جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق ہم اہل بیت سے پروردگار نے ظاہری اور باطنی برائیون کو دور کر دیا ہے من خطب الحسن فی ایام امارتہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقربون واہل بیتہ الطاہرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذہب مسعودی) جناب حسن علیہ السلام نے اپنے ایام خلافت مین خطبہ فرمایا کہ ہم رستگارون کا گروہ ہین اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین عترت ہین اور انکے اہل بیت طیب اور طاہر ہین اور ایک ان دو بھاری چیزون مین سے ہین جنکو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے درجہ پر ہین +

جناب امیر علیہ السلام کی عصمت

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا اما واحدۃ فھو تکائی بین یدی اللہ عز وجل حتی یفرغ من الحساب فاما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل فاما الخامسۃ فلست اخشی علیہ ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ علی کو پانچ ایسے امور عطا ہوئے ہین کہ میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر ہین اول یہ کہ وہ خدا کے سامنے مجھ پر تکیہ لگائے رہیگا جب تک کہ حساب سے فارغ ہو دوسرے یہ ہے کہ لواء الحمد اسکے ہاتھ مین ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی تیسرے یہ کہ میرے حوض کے پیچھے کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا چوتھے یہ کہ وہ میرے ستر کو ڈھانپے گا اور مجھکو میرے خدا کی طرف سپرد کرے گا۔ اور پانچوان یہ کہ مجھے متعلق خوف نہین کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کی طرف رجوع کرے ۔ یا بعد ایمان کے کفر کی جانب عود کرے +

جناب امیر علیہ السلام کی عبادت

عبادت منحصر ہے کثرت صلوۃ اور صوم اور صدقات اور ادای حج مین جسکا مفصل و مشرح بیان کیا جاتا ہے،

جناب امیر علیہ السلام کی نماز

روی عن علی انه کان کلما دخل وقت الصلوٰۃ تغیر لونه فقیل له فی ذالک قال جاء وقت الامانۃ التی عرضها الله علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها فقد حملتها مع ضعفی ولا ادری کیف اودیها (نقله شیخ الامام تاج الاسلام سلیمانی بن داؤد السقیفی) جناب امیرؑ سے روایت ہے جب نماز کا وقت ہوتا آپ کا رنگ زرد پڑجاتا ایک دفعہ اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا آپنے فرمایا اس امانت کے ادا کرنیکا وقت آپہونچا ہے کہ امانت کو خدا نے آسمانوں پر اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا اور مینے اپنی ناتوانی کے ساتھ اسے اٹھا لیا ✤

(عن علی قال ما اعرف احدا من هذه الامۃ عبد الله بعد نبی صلی الله علیه وسلم غیری عبدت الله تعالی قبل ان یعبده احد من هذه الامۃ تسع سنین (اخرجه النسائی فی الخصائص والحافظ الثقفی) جناب علی فرماتے تھے کہ میں اپنے سوا اس امت کو کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے مجھ سے پہلے انحضرت صلی الله علیه وسلم کے بعد نماز پڑہی ہو مینے نو برس پہلے خدا کی عبادت کی ہے قبل اسکے کہ کوئی اسکی عبادت کرتا ✤

(۲) عن عباد بن عبد الله قال قال علی انا عبد الله واخو رسوله وانا صدیق الاکبر لا یقول ذالک بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس بسبع سنین (اخرجه احمد والنسائی وحافظ ابو زید عثمان ابن ابی شیبه وابن ابی عاصم والحاکم وابو نعیم والعقیلی) عباد بن عبد الله کہتے ہیں کہ جناب علی فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہوں اور صدیق اکبر ہوں یہ بات میرے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جہوٹ کہنے والا مینے سب لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے

قیل قد بیسط له نطع بین الصفین لیلۃ الهریر فیصل علیه والسهام وقعت بین یدیه ومرت علی صماخیه یمینا وشمالا فلا یرتاع لذالک وما قام حتی فرغ من وظیفته (شرح نهج البلاغه) روایت ہے کہ صفین کی لیلۃ الهریر میں درمیان دو نو صفوں کے آپکے لیے نطع بچہائی گئی تہی آپ اسپر نماز پڑہتے تہے اور تیر انکے سامنے سے آتے تہے اور انکے کانوں کے پاس ہوکر داہنے بائیں نکلجاتے تہے اور جناب امیرؑ اون سے خوف نہیں فرماتے تہے جب تک کہ اپنے وظائف سے فارغ نہیں ہوئے۔ اور نہ اپنے مقام سے اٹھے جناب امیرؑ کے کثرت نوافل کا یہ حال تہا کہ علامہ ابن الحدید لکھتے ہیں وکانت جبهته کثفنۃ البعیر بطول سجوده یعنے جناب امیر علیه السلام کی پیشانی مبارک طول سجود سے مثل اونٹ کے ثفنہ

سلہ بفتح ثا وکسر فا ثفنہ زانوی شتر کہ وقت نشستن بر زمین رسد چون میان سینه وبیرزمان وماند آن ثفنات جمع ومنه ذو ثفنات لقب امام زین العابدین (منتخب)

کی ہوگئی تہی نماز کیوقت آنکو ہسقدر استغراق ہوجاتا تہا کہ مطلق کسیکا ہوش نہیں رہتا تہا یہانتک کہ آنکو اپنے جسد عنصری سے بہی بیخبری ہوجاتی تہی چنانچہ مولوی جامی تحفۃ الاحرار مین نماز کے وقت آپکی محویت کے متعلق ایک روایت بیان کرتے ہین +

؎ شیر خدا شاہ ولایت علی
صیقل شرک خفی و جلی
روز احد چون صف ہیجا گرفت
تیر مخالف بہ تنش جا گرفت
غنچہ پیکان بگل او نہفت
صد گل محنت زگل او شگفت
روی عبادت سوی محراب کرد
پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چو بید اختند
چاک بتن چون گلش انداختند
غرقہ بخون غنچہ زنگار گون
آمد از ان گلبن احسان برون
گلگل خونش بمصلا چکید
گفت چو فارغ ز نماز آن بدید
کاین ہمہ گل چیست تہ پای من
ساختہ گلزار مصلای من
صورت حالش چو نمودند باز
گفت کہ سوگند بدانای راز
کز الم تیغ ندارم خبر
گرچہ ز من نیست خبردار تر

جناب امیر علیہ السلام کی کثرت صوم

عن ابن عباس قال ان الحسن والحسین مرضا فعادہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدیك فنذر علی و فاطمۃ و فضۃ جاریۃ لہما ان برءا مما بہما ان یصوموا ثلثۃ ایام فشفیا وما معہم شیء فاستقرض علی من شمعون الیہودی ثلثۃ اصوع من شعیر فطحنت فاطمۃ صاعا واختبزت خمسۃ اقراص علی عددہم فوضعت بین ایدیہم لیفطروا فوقف علیہم السائل فقال السلام علیکم اہل بیت محمد مسکین من مساکین المسلمین اطعمونی اطعمکم اللہ من موائد الجنۃ فآثروہ وباتوا لم یذوقوا الا الماء واصبحوا صیاما فلما امسوا ووضعوا الطعام بین ایدیہم وقف علیہم یتیم فآثروہ ووقف علیہم الاسیر فی الثالثۃ ففعلوا مثل ذلك فلما اصبحوا اخذ علی بید الحسن والحسین واقبلوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ابصرہم وہم یرتعشون کالفراخ من شدۃ الجوع قال ما اشد ما یسوءنی ما اری بکم وقام فانطلق معہم فرای فاطمۃ فی محرابہا قد التصق ظہرہا ببطنہا وغارت عیناہا فساءہ ذلك فنزل جبرائیل وقال خذہا یا محمد ہناك اللہ فی اہل بیتك فقرء ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا (الکشاف) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ امام حسن و حسین بیمار ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ انکی عیادت کو تشریف لائے لوگون نے کہا یا ابا الحسن اگر آپ اپنے ان دونون صاحبزادون کے لیئے کچہ نذر مانتے تو بہتر ہوتا مین جناب علی نے اور جناب سیدہ نے اور فضہ انکی لونڈی نے نذر مانی کہ جب اس بیماری سے انکو صحت ہوجائیگی

توہم تین دن کے روزے رکھیں گے۔ خداوند تعالی نے انکو شفا عطا فرمائی انکے پاس کہانے کی کوئی چیز نہین تھی جناب علیؑ نے شمعون یہودی سے تین پیمانے جو قرض لیے جناب سیدہ نے انکو پیسا اور پانچ روٹیان انکی تعداد کے موافق پکائین اور افطار کے لیے انکے آگے رکھین اتنے مین ایک سائل آکر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا السلام علیکم اے اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایک مسکین مسلمان مسکینون مین سے حاضر ہے کچھ مجھے کھلا خوان جنت سے خدا تمکو کھلائے انہون نے وہ روٹیان اٹھا کر اسکو دیدین اور سوائے پانی کے گھونٹ کے کوئی چیز نہ چکھی اور صبح کو روزہ رکھا جب رات ہوئی اور طعام نکالکر کھانیکو بیٹھے ایک یتیم آگیا وہ طعام اسکو دیدیا تیسری شب کو ایک قیدی آگیا انہون نے مثل پہلی دو راتون کے اسکو بھی طعام دیدیا جب صبح ہوئی جناب علی علیہ السلام امام حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے جب حضرت نے انکو دیکہا کہ مثل چوزہ مرغ کے کانپ رہے ہین فرمایا یہ کیا بری حالت تمہاری ہمکو دکھائی دے رہی ہے اور اٹھکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لیگئے انکو محراب مین دیکھا کہ انکا پیٹ پشت سے لگا ہوا ہے اور آنکھین گڑھے مین پڑی ہوئی ہین حضرت کو یہ حالت بہت بری معلوم ہوئی اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا یا رسول اللہ یہ لیجیے آپکے اہل بیت کے لیئے خدائے پاک تہنیت دیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی وہ لوگ کہ کھلاتے ہین اپنی حب سے مسکین اور یتیم اور اسیر کو ؛

جناب امیر علیہ السلام کے صدقات

عن علی لقد رأیتنی مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانی لاربط الحجر علی بطنی من الجوع وان صدقتی الیوم اربعون الفا وفی روایۃ ان صدقۃ مالی یبلغ لتبلغ اربعین الف دینار (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھتا کہ میںنے پتھر اپنے شکم پر بھوک کیوجہ سے باندھا ہوا تھا حالانکہ اسدن میری زکوۃ چالیس ہزار تھی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میرے مال کی زکوۃ چالیس ہزار دینار تک پہونچ گئی تھی ؛

محب طبری علیہ الرحمۃ ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ مین اس حدیث کے ذیل مین لکھتے ہین ربما یتوہم المتوہم ان مال علی یبلغ زکوتہ ھذا القدر ولیس کذلک فانہ رضی اللہ عنہ کان ازہد الناس علی ما علم مما تقدم قال ابو الحسن بن فارس اللغوی سالت ابی عن ھذا الحدیث قال معناہ ان الذی تصدقت بہ منذ کان لی مال الی الیوم کذا وکذا یعنے اکثر حضرات کو اس حدیث سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ جناب امیر کے پاس اسقدر مال تھا کہ جسکی اسقدر زکوۃ نکلتی تھی حالانکہ یہ بات ٹھیک نہین ہے کیونکہ آپ سب

لوگون سو زیادہ زاہد تہے چنانچہ سابقا آپکا حال تحریر ہوچکا ہے ابو الحسن بن فارس لغوی کہتے ہین کہ مینے اپنے والد بزرگوار سے اس حدیث کا مطلب پوچہا وہ کہنے لگے اسکا مطلب یہ ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے ہین کہ جب سو میرے ہاتھ مین مال آیا ہے اگر وہ آج کے دن تک میرے ہاتھ مین رہتا تو اسکی زکوۃ اسقدر ہوتی۔ اسکے سوا ان اوقاف سو بہی مراد ہوسکتی ہے کہ جنکو جناب امیرؑ نے جاری کیا تہا اور قبل انکے اجرا کے وہ انکی مالک تہے اور شاید کہ انکا محاصل اس مقدار پر ہو جسکو کہ جنابؑ نے بیان فرمایا ہے *

(۲) عن جعفر بن محمد عن ابیہ ان عمر اقطع علیا ثم اشترے علی ارضا الی جنب قطعۃ فحفر فیہا عینا فبینما ہم یعملون فیہا اذا انفجر علیہم مثل عنق الجزور من الماء فاتی علی فبشر بذلک فقال لبشر والوارث ثم تصدق بہا علی الفقراء والمساکین وابن السبیل فی سبیل اللہ (اخرجہ ابن السمان) والریاض النضرہ فی فضائل العشرہ) جناب جعفر صادق اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام سے ناقل ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کو ایک زمین کا ٹکڑا جاگیر مین دیا پہر جناب علی نے اس قطعہ زمین کے پہلو مین ایک اور قطعہ مول لیا۔ اس مین ایک تالاب کہدوایا۔ لوگ تالاب کہود رہے تہے کہ ناگاہ اس مین سے مثل اونٹ کی گردن کے ایک چشمہ نکلا اور جاری ہوگیا جب جناب علی تشریف لائے تو لوگون نے انکو بشارت دی آپنے فرمایا یہ بشارت اسکے وارث کو دینی چاہیے۔ آپنے فقیرون پر اور مسکینون پر اور مسافرون پر اسے خیرات کردیا *

(۳) عن ابی ذر قال کنت انا وجعفر بن ابی طالب مہاجرین الی بلاد حبشۃ فاہدی جعفر جاریۃ قیمتہا اربعۃ الاف دراہم فلما قدمنا المدینۃ اہدیناہا لعلی لتخدمہ فجعلہا فی بیت فاطمۃ فدخلت فاطمۃ یوما فنظر الی راس علی فی حجر الجاریۃ فقالت لہ یا ابا الحسن فعلتہا قال لا واللہ یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فعلت شیئا قالت تاذن لی ان اسیر الی منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد اذنت لک فتجلببت بجلبابہا وتبرقعت ببرقعتہا وارادت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک ان فاطمۃ ابنتک تشکو الیک علیا فلا تقبل منہا فی علی شیئا۔ فدخلت فاطمۃ فقال لہا یا ابنت جئت تشکین علیا فقالت ای ورب الکعبۃ فقال ارجعی الیہ فقولی رغم انفی لرضاک ثلاثا فقال علی واسواتاہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوتنی الی خلیلی وحبیبی اشہدی یا فاطمۃ ان الجاریۃ حرۃ والاربعۃ الاف درہم التی حملت من عطائی علی فقراء المہاجرین ثم لبس رداءہ واراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہبط جبریل فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول لک قل لعلی انی قد

اعطیتك الجنة بعتق الجارية واعطيتك ان يخرج من النار من شئت بالاربعة الاٰف الدرهم التی تصدقت بها فادخل الجنة من شئت برحمتی واخرج من النار من شئت بمغفرتی ۔ اخرجه ابن السبوع الاندلسی فی کتاب الشفا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین اور جعفر بن ابی طالب جب بلاد حبشہ کو ہجرت کرکے گئے جعفر رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم کو ایک لونڈی خریدی جب ہم مدینہ مین واپس آئے تو ہمنے وہ لونڈی خدمت کے لیئے جناب علیؓ کو دیدی جناب علیؓ نے اسکو جناب فاطمہؓ کے گھر مین رکھا ایک روز جناب فاطمہ باہر سے گھر مین تشریف لائین دیکھا کہ جناب علی علیہ السلام اس لونڈی کے گود مین سر رکھکر لیٹے ہوئے مین جناب سیدہ نے کہا یا ابا الحسن تم نے تو اس سے صحبت کی ہے جناب علیؓ نے کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی واللہ مینے اس سے کچھ نہین کیا جناب سیدہؓ نے کہا آپ مجھے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر جانے کا اذن دین آپنے انکو اذن عطا کیا حضرت سیدہ کپڑے پہنکر اور برقع اوڑہکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل تشریف لائے اور کہا خدا نے آپکو سلام بہیجکر کہا ہے کہ آپ کی بیٹی علیؓ کی شکایت لیکر آپکے پاس آئی ہین آپ انکا کہنا نہ مانین ۔ اتنے مین جناب سیدہؓ بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئین آپنے فرمایا ای بیٹی تم علیؓ کی شکایت کرنے آئی ہو ۔ جناب سیدہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا بیکعبہ بیشک مین شکایت لیکر آئی ہون ۔ آپنے فرمایا تم واپس چلی جاؤ اور علی سے تین دفعہ جاکر کہو کہ میری علے الرغم آپکو اپنی رضا کا اختیار حاصل ہے ۔ جب جناب علیؓ نے جناب سیدہ سے یہ کلام سنا کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری بڑی رسوائی ہوئی ہے ۔ آپنے میرے محبوب اور میرے خلیل کی پاس میری شکایت کی ہے یا فاطمہ آپ گواہ رہین مینے اس لونڈی کو آزاد کردیا ہے ۔ اور چار ہزار درہم جو مجھے عطا ہوئے تہے فقرا ومہاجرین پر تقسیم کرنیکے لیئے لیجاتا ہون ۔ پہر آپ اپنی چادر کو اوڑہکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لائے اتنے مین جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ آپ علیؓ سے کہدین کہ مینے تجھے لونڈی آزاد کرنے کے بدلے جنت عطا کی ہے اور ان چار ہزار درہم کے عوض کہ تو نے خیرات کیئے ہین تجھے اختیار دیا گیا ہے کہ جسکو تو چاہے دوزخ سے نجات دے اور میری رحمت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے جنت مین داخل کرے اور میری مغفرت کے ساتھ جسکو کہ تو چاہے دوزخ کی آگ سے نجات دے ✦

(۴) عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بجنازة لم یسال

عن شئ عن عمل الرجل ويسال عن دينه فان قيل عليه دين كف عن الصلوٰة وان قيل ليس عليه دين صلے علیہ فاتی بجنازۃ فلما قام لیکبر سئل ھل علی صاحبکم دین قالوا دیناران فعدل صلی اللہ علیہ وسلم وقال صلوا علی صاحبکم فقال علی ھما علیّ وھو بریٔ منھما فتقدم صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لعلی جزاک اللہ خیرا فک اللہ رھانک کما فککت رھان اخیک (اخرجہ الدار قطنی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے جنازے پر تشریف لیجاتے تو اسکے اعمال کی نسبت کبھی سوال نہ فرماتے۔ بلکہ اسکے قرض کی نسبت پوچھتے اگر عرض کیا جاتا کہ اس شخص پر قرض ہے تو آپ خود نماز نہ پڑھتے اور اگر یہ کہا جاتا کہ اسپر قرض نہیں ہے تو آپ خود اسکی نماز پڑھاتے۔ ایک دفعہ حضور ایک جنازہ پر تشریف لیگئے جب آپ تکبیر کے ارادے سے اٹھے تو لوگوں سے پوچھا تمہارے اس دوست پر قرض تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا دو دینار قرض ہیں حضور خود بدولت بیٹھ گئے اور لوگوں سے کہا کہ تم اپنے دوست کے جنازہ کی نماز پڑھو۔ اتنے میں جناب علی علیہ السلام نے کہا ان دونوں دینار کا ادا کرنا میرے ذمہ ہی اور یہ ان سے بری الذمہ ہے حضور نے بڑھکر اس کے نماز جنازہ پڑھی اور جناب علیؑ سے فرمایا خدا تجھے نیک جزا دے اور تیرا قرض چھٹائی جیسے کہ تو نے اپنے بھائی کو قرض چھڑایا ہے ؎

جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت

عن ابن عباس قال کان مع علی اربعۃ دراھم لا یملک غیرھا فتصدق بدرھم لیلا وبدرھم نھارا وبدرھم سرا وبدرھم علانیہ فانزل اللہ تعالی الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (نقل الواحدی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب علی علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے کہ انکے سوا انکے پاس اور کچھ نہیں تھا آپنے ایک درہم رات کو اور ایک دن کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر خیرات کیا پس پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کو خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر پس انکے لیئے انکے خدا کے پاس اجر ہے اور نہیں خوف انپر اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ؎

عن ابی ذر الغفاری قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الایام الظھر فسئل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل یدیہ الی السماء فقال اللھم اشھد انی سالت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا وکان علی فی الصلوٰۃ راکعا فاومی الیہ بخنصرہ الیمنی

فاعطاہ الخاتم فانزل اللہ تعالیٰ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون (نقلہ الثعلبی فی تفسیرہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑہ رہا تھا کہ ایک سائل نے مسجد مین سوال کیا کسینے اسکو کچہ نہ دیا سائل نے آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہا اے پروردگار گواہ رہیو مینے تیرے نبی کی مسجد مین سوال کیا ہے اور کسینے مجھے کچہ نہین دیا جناب علی علیہ السلام نماز مین تھے اپنے دہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اسکو اشارہ کیا اور انگوٹھی اسکو عطا فرمائی پس خدانے یہ آیت نازل فرمائی کہ تمہارا ولی خدا ہے اور اسکا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نماز ادا کرتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین درانحالیکہ وہ جھکے ہوئے ہین +

عن انس بن مالک ان سائلا اتی المسجد وھو یقول من یقرض الملی الوفی وعلی راکع ھقول بیدہ خلفہ للسائل ای اخلع الخاتم من یدی قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر وجبت قال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما وجبت قال وجبت الجنۃ واللہ ما خلعہ من یدہ حتی خلعہ من کل ذنب وخطیئۃ (اخرجہ الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک سائل نے مسجد مین آکر سوال کیا کہ کون ہے جو خدا کی راہ مین بھرپور قرض دے جناب امیر رکوع مین تھے اپنے ہاتھ سے پیچھے کیطرف سائل کو اشارہ فرمانے لگے کہ انگوٹھی ہماری ہاتھ سے اتار لے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر واجب ہوگئی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون کیا واجب ہوگئی آپنے فرمایا جنت واجب ہوگئی ہے سائل نے انکے ہاتھ سے انگوٹھی نہین اتاری بلکہ انکا ہر ایک گناہ اور خطا اتار ڈالا ہے + ( ) جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کو حضرت کے منصف مزاج دشمن بھی تسلیم کرتے تھے قال معاویۃ بن ابی سفیان لمحفن بن ابی محفن لما قال لہ جئتک من عند ابخل الناس فقال ویحک کیف تقول انہ من ابخل الناس وھو الذی لو ملک بیتا من تبر وبیتا من تبن لنفد تبرہ قبل تبنہ (مطالب السؤل) یعنے جبکہ محفن بن ابی محفن نے معاویہ بن ابوسفیان سے کہا کہ مین بخیل ترین خلائق سے تیری پاس آیا ہون معاویہ نے کہا افسوس ہے تجہ پر تو انکو کیونکر بخیل کہتا ہے کہ اگر انکو ایک سونیکا گہر کا اور ایک بھوسے کے گہر کا مالک کیا جائے تو قبل اسکے کہ وہ بھوسیکا گہر تمام ہو سونیکا گہر تمام ہو جائے گا +

قال الشعبی وقد ذکر علیہ السلام کان اسخی الناس علی الخلق الذی یحبہ اللہ السخاء والجود ما

قال لا لسائل قط وانہ کان یستقی بیدہ لنخل قوم من یہود المدینۃ حتی مجلت یداہ ویتصدق بالاجرۃ ویشد علی بطنہ حجرا (مطالب السؤل) شعبی رحمۃ اللہ علیہ جناب امیر علیہ السلام کی سخاوت کا ذکر کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام تمام لوگون سے ایسے سخی تر ین تھے اور سخاوت اور جود کو محبوب کہتے تہے کہ آپنے کبھی کسی سائل کے لیئے اپنی زبان مبارک سے لا یعنی نہیں نہیں کہا تہا اور اپنے ہاتھ سے مدینہ کے یہودیون کے نخلستان کو سیراب کرتے تھے یہانتک کہ اُنکے ہاتھون مین آبلے پڑ جاتے تھے اور اجرت کے پیسے خیرات کرتے اور اپنے پیٹ پر بہوک کی وجہ سے پتہر باندہ لیتے تہے +

قال الکنوی فی الطبقات کان علی یبارز کافرا وقد اصطف الفریقان وفی المسلمین قلۃ وفی الکفرین کثرۃ یبلغ عدد الکفار اثنی عشر الف فارس فقال لہ الکافر فی المبارزۃ ارنی سیفک یا علی حتی انظر الیہ فدفع علی سیفہ الیہ فقال الکافر عجبالک یا بن ابی طالب بم امنت حیث دفعت السیف الی وانا اقاتلک قال لما مددت الید الی مددت ید السائل ولم احسن من مروتی ان ارد ید السائل وان کان کافرا فاسلم الکافر علامہ کنوی طبقات مین لکہتے ہین کہ علی ایک کافر سے لڑرہے تہے اور دونو طرف لشکر کے لوگ صف باندہے کہڑے تہے مسلمان بہت تہوڑے تہے اور کفار کثرت سے تہو کفار کی جمعیت دس ہزار کے قریب تہی کافر نے جناب امیر سے عرض کیا یا علی آپ اپنی تلوار مجہے دکہائیں جناب امیر نے اپنی تلوار اسکو دیدی کافر نے تلوار ہاتہ مین لیکر کہا اب کہ آپ تلوار مجہکو دیچکے ہین اب آپ مجہ سے کیونکر بچ سکینگے جناب امیر نے فرمایا جبکہ تو نے بہیک مانگنے والون کیطرح سے ہمارے سامنے ہاتہ پہیلایا تو مروت نے تقاضا کیا کہ بہیک مانگنے والیکا ہاتہ رد کیا جائے اگرچہ وہ کافر ہی کیون نہ ہو یہ سنکر وہ کافر مسلمان ہوگیا +

وکان علیہ السلام یقول لاعجب ممن یشتری الممالیک بمالہ ولا یشتری الاحرار بمعروفہ (نقلہ الفقیہ ابوبکر ابن محمد بن الحسین السنبلانی المرندی فی مناقب الاصحاب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے عجب ہے ان لوگون سے جو اپنا مال غلامون کے مول لینے پر صرف کرتے ہین اور اپنے احسان سے آزاد لوگون کو مول لیکر غلام نہین بناتے +

جناب امیر علیہ السلام کی مہمان نوازی

بکا علی یوما فسئل فقال لم یاتنی ضیف منذ سبعۃ ایام اخاف ان یکون اللہ اھاننی (نقلہ ابن حجر المکی فی اسنی المطالب فی صلۃ الاقارب) ایکروز جناب امیر علیہ السلام رونے لگے لوگون نے

رونیکا سبب پوچھا آپنے فرمایا سات روز ہو گئے ہین کہ کوئی مہمان میرے پاس نہین آیا مجھے خوف ہو کہ خدا نے کہین مجھے حقیر نہ کر دیا ہو +

جناب امیر علیہ السلام کی اصابت رای

تمام مورخ متفق ہین کہ اسلام مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوی خلیفہ مدبر پیدا نہین ہوا - اسکی خاص وجہ یہی تھی کہ حضرت عمر ہر باب مین جناب علی علیہ السلام سے مشورہ لیتے تھے ایک دفعہ حضرت عمر نے خود بنفس نفیس حرب روم مین شریک ہونیکا ارادہ کیا جناب امیرؑ نے انکو منع کیا کہ آپ بذات خاص حرب مین شریک نہ ہون اگر آپ شہید ہو جائینگے تو کسر شان اسلام ہوگی اور اشاعت اسلام مین فتور آجائیگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکے فرمانے کے مطابق عمل کیا +

جناب امیر علیہ السلام کا حسن سلوک

فلما ظفر علی العائشة ام المومنین رضی الله تعالی عنہا اکرمها و بعث معها الی المدینة عشرین امرأة من نساء عبد القیس عممهن بالعمائم و قلدهن بالسیف فلما وصلت المدینة القی النساء عمائمهن وقلن لها انما نحن نسوة (نقل الواحدی) نقل ہے کہ جب جمل مین جناب امیر علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر ظفر یاب ہوئی تو انکے نہایت تعظیم و تکریم کی اور انکو مدینہ منورہ کیطرف روانہ فرمایا اور بیس عورتین قبیلہ عبد القیس کی انکی معیت مین روانہ کین اور انکو عمامے اور تلوار بند ہوائین جب وہ مدینہ شریف مین پہونچین تو انہون نے ظاہر کیا کہ ہم عورتین ہین آپ کی حفاظت کے لیئے ہمکو لباس مردانہ پہنا کر بھیجا ہے اور اپنے عمامے سر سے اتار دیئے +

جناب امیر علیہ السلام کا کرم

عن ابی اسحاق السبیعی قال سالت اکثر من اربعین رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیہ وسلم من کان اکرم الناس علی عهد رسول الله صلی الله علیہ وسلم قالوا علی بن ابی طالب (اخرجہ الفضائلی) ابو اسحاق السبیعی سے روایت ہو کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چالیس صحابیون سے زیادہ کو پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کون بزرگ زیادہ تر صاحب کرم تہا سب نے یہی کہا کہ جناب علی بن ابیطالب سب سے زیادہ صاحب کرم تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی سیاست

عن عبداللہ بن شریك العامری عن ابیہ قال اتی علی بن ابی طالب فقیل ان ههنا قوما علی باب المسجد
یزعمون انك ربهم فدعاهم فقال لهم ویلکم ما تقولون قالوا انت ربنا وخالقنا ورازقنا فقال ویلکم
انما انا عبد مثلکم اکل الطعام کما تاکلون واشرب کما تشربون ان اطعتہ اثابنی ان شاء اللہ وان
عصیتہ خشیت ان یعذبنی فاتقوا اللہ وارجعوا فابوا فطردهم فلما کان الغد غدوا علیہ فجاء
قنبر فقال واللہ رجعوا یقولون ذالك الكلام فقال ادخلهم علی فقالوا مثل ما قالوا وقال لهم
مثل ما قال الا انہ قال انکم ضالون مفتونون فابوا فلما کان الیوم الثالث اتوہ فقالوا لہ مثل
ذلك القول فقال لهم واللہ لئن قلتم لاقتلنکم باخبث قتلة فابوا الا ان یتموا علی قولهم فخد
لهم اخدودا بین باب المسجد والقصر واوقد فیہ نارا وقال انی طارحکم فیها او ترجعون فابوا فقذف
بهم (اخرجہ الذهبی فی المخلص وتردیدهم محمول علی الاستتابة واحراقهم مع النهی عنہ
محمول علی رجاء رجوعهم اور رجوع بعضهم) عبداللہ بن شریک العامری اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب
امیر علیہ السلام سے لوگون نے بیان کیا کہ یہان مسجد کے دروازے پر ایک گروہ ہے جو آپ کی نسبت یہ خیال
کرتے ہین کہ آپ انکے خدا ہین جناب امیرؑ نے انکو اپنے سامنے بلوا کر کہا تم ہلاک ہو جاؤ تم کیا بک رہے ہو
وہ لوگ سب کے سب کہنے لگے آپ ہمارے رب ہین اور آپ ہمارے خالق ہین اور آپ ہمارے رازق ہین۔
آپ نے فرمایا تم ہلاک ہو جاؤ مین تو تمہاری مانند ایک بندہ ہون مین بھی کھاتا پیتا ہون جسطرح کہ تم کھاتے
پیتے ہو۔ اگر مین خدا تعالی کی اطاعت کرونگا تو انشاءاللہ وہ مجھے ثواب عطا کریگا۔ اور اگر مین گناہ کرونگا
تو ڈرتا ہون کہ مجھے عذاب کرے۔ تم اللہ سے ڈرو اور اس سے باز آؤ۔ انھون نے انکار کیا جناب امیر
علیہ السلام نے انکو اپنے پاس سے ہٹا دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آئے قنبر نے آکر عرض کیا وہ لوگ آج پھر آئے
ہین اور وہی بات کہتے ہین آپ نے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انہون نے پھر وہی بات کہی جو پہلے
کہی تھی اور آپ نے بھی انسے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی کہا کہ تم گمراہ اور
فتنہ انگیز ہو۔ انہون نے پھر بھی انکار کیا تیسرے روز پھر وہ لوگ جناب امیر کے سامنے لائے گئے آپ نے
فرمایا کہ اگر تم نے پھر وہی بات کہی تو مین تمکو نہایت بری حالت سے قتل کرونگا۔ انہون نے پھر انکار کیا اور
اپنی بات پر ثابت رہے آپ نے انکے لیے مسجد اور قصر کے درمیان گڑھا کھدوا کر اس مین آگ جلوائی
اور فرمایا اب بھی تم باز آؤ ورنہ مین تمکو اس گڑھے مین ڈالدونگا۔ وہ لوگ اسی ہٹ پر رہے آپ نے انکو

اس مین ڈلوا دیا۔ علامہ ذہبی مخلص مین لکھتے ہین کہ وہ ارتداد کی وجہ سے خاص ایسی سخت سزا پانیکے لئے اور طرح کے مجرمون مین سے مستثنی سمجھے گئے تھے اور انکا آگ مین ڈالنا باوجودیکہ احادیث صحیحہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہی مروی ہے۔ محمول اس امر پر تھا۔ کہ شاید وہ اپنے ارتداد سے باز آئین یا ان مین سے چند اشخاص اپنے قول سے توبہ کرین۔

قیل نصیر مولی علیؑ لما قال له انت الله فحرقه بالنار فقال وهو یحترق ولو لم یکن الٰها لم یعذب بالنار (اخرجه العلی القاری فی شرح شفاء قاضی عیاض) روایت ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کے غلام نصیر نے جناب امیر سے کہا آپ خدا ہین حضرت امیر نے اسکو آگ مین ڈلوادیا وہ جلتا ہوا کہنے لگا اگر یہ خدا نہ ہوتا تو آگ کا عذاب مجھ پر وارد نہ کرتا *

نصرت دین یعنی جناب امیر کا جہاد

نصرت دین سے مراد جہاد ہے کہ مدار فضل سمجھا جاتا ہے اور خدا کے نزدیک مجاہد کا مرتبہ کثرت ثواب کی وجہ سے نہایت بلند ہے۔ لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین علی القاعدین۔

جہاد کی دو قسمین ہین جہاد مع النفس اور جہاد مع العدو

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع النفس

جہاد مع النفس جسے شارع علیہ السلام نے جہاد اکبر سے تعبیر کیا ہے مشتہیات نفس سے مخالفت کرنے کا نام ہے۔ اور زہد و تقوی اسکے آلات ہین جناب امیر علیہ السلام کے زہد و تقوی اور نفس کشی کا حال باب زہد مین بطریق تفصیل بیان ہوچکا ہے اور ہم ثابت کرچکے ہین کہ آپ بفحوای مضمون صداقت مشحون ان اکرمکم عند الله اتقاکم سرآمد اتقیا تھے جنکے تقوی کی نسبت قرآن شریف باواز بلند شہادت ادا کرتا ہے۔ کما قال الله تبارک وتعالی۔ الذین جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون یعنے وہ جو سچای کے ساتھ آیا ہے اور وہ جو اسکی تصدیق کرتا ہے وہی متقی ہین اخرجه ابن عساکر عن مجاهد فی قوله تعالی والذی جاء بالصدق رسول الله صلے الله علیه وسلم وصدق به علی بن ابی طالب یعنے ابن عساکر مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ الذی جاء بالصدق سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدق بہ سے جناب علی بن ابی طالب مراد ہین *

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد مع العدو

یہ جہاد دو قسم پر ہے۔ جہاد بالدعوت اور جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالدعوت

جہاد بالدعوت وہ ہے کہ وعظ و نصیحت اور ترغیب و ترہیب سے اور دلائل قائم کرکے مخالفون کے تمام شبہات رفع کیئے جائیں اور انکے دل کو اسلام کیطرف گرویدہ کیا جائے۔ فی الحقیقت اس قسم کا جہاد منشاء بعثت کے مطابق ہونیکی وجہ سے نہایت افضل اور اعلےٰ ہے جضرت امیر کے وعظ سے تمام یمن مشرف باسلام ہوا ہے

عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله صلی الله علیہ وسلم خالد بن الولید الی الیمن یدعوھم الی الاسلام فکنت فیمن سار معہ فاقام علیہ ستۃ اشہر لا یجیبونہ الی شئ فبعث النبی صلی الله علیہ وسلم الیھم علی بن ابی طالب فلما وصل الی اوائل الیمن بلغ الخبر فجمعوا لہ فصلی بنا فلما فرغنا صففنا صفا واحدا فتقدم بین ایدینا فحمد الله واثنی علیہ ثم قرء علیھم کتاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاسلمت ھمدان کلھا فی یوم واحد وکتب بذلک الی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلما قرء کتابہ خر ساجدا (اخرجہ ابو عمرو الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب) براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو یمن میں بھیجا تاکہ وہاں کی باشندوں کو اسلام کیطرف دعوت کرے میں بھی انہیں کے ساتھ تھا وہ چھ مہینے تک دعوت اسلام کرتے رہے لیکن ان لوگون نے کوئی بات قبول نہ کی۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف علی بن ابی طالب کو روانہ کیا جب آپ حدود یمن پر پہونچے سب لوگ انکی خدمت مین مجتمع ہوگئے جناب علیؑ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم انکے سامنے صف باندھکر کھڑے ہوگئے آپ ہمارے سامنے تشریف لائے اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خط پڑھ کر سنایا ہمدان کے تمام لوگ ایک ہی دن مین مسلمان ہوگئے یہ خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لکھکر بھیجی گئی۔ آپ سجدہ شکر بجالائے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا جہاد بالسیف

جناب امیر علیہ السلام کے شجاعت سے جسقدر کہ دین اسلام کو نفع پہونچا ہے وہ کسی سے نہیں پہونچا اربعین

مین امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین وقد کان فی الصحابۃ جماعۃ کابی دجانۃ وخالد بن ولید وکانت شجاعتہا اکثر نفعا من شجاعۃ الکل الا تری ان النبی صلی اللہ علیہ قال فیہ یوم الاحزاب لضربۃ علی خیر من عبادۃ الثقلین یعنے صحابہ مین مثل ابو دجانہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے ایک ایسی جماعت تہی جو شجاعت مین مشہور تہی لیکن سب کی شجاعت سے جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت زیادہ تر نفع رسان تہی تم نہین دیکہتے ہو کہ جنگ احزاب کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کی ایک ضرب جن والانس کے عبادت سے افضل ہے ٭

پروردگار نے اپنی کلام پاک مین حضرت امیر کے جہاد کو دوسرے صحابہ کے اعمال پر ترجیح دی ہے اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاہد فی سبیل اللہ لا یستوون عند اللہ یعنے کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر اس شخص کے مانند جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا نہین ہین وہ لوگ برابر اللہ کے نزدیک اخرج ابو حاتم وابو الشیخ وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن جریر وابن مندۃ والشعبی فی تفسیرہ والواحدی فی کتابہ المسمی باسباب النزول والقرطبی وابن اثیر فی جامع الاصول والنسائی فی سننہ والسیوطی فی الدر المنثور والحافظ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ قالوا ان علیا والعباس وطلحۃ بن ابی شیبہ افتخروا فقال طلحۃ انا صاحب البیت مفتاحہ بیدی ولو شئت کنت فیہ فقال العباس انا صاحب السقایۃ والقائم علیہا فقال علی لا ادری لقد صلیت ستۃ اشہر قبل الناس وانا صاحب الجہاد فی سبیل اللہ فانزل اللہ اجعلتم سقایۃ الحاج الخ ابو حاتم اور ابو الشیخ اور عبد الرزاق وغیرہ لکہتے ہین کہ علی اور عباس اور طلحہ بن ابی شیبہ باہم فخر کرنے لگے طلحہ نے کہا مین خانہ کعبہ کا متولی ہون اور اسکی کنجی میرے ہاتہ مین ہے مین چاہون تو اسے مین رہون عباس کہنے لگے کہ مین زمزم کا مالک ہون اور اسکا نگہبان ہون علی نے کہا مین نہین جانتا مینے چہہ مہینے پیشتر سب لوگون سے نماز پڑہی ہے اور خدا کی راہ مین جہاد کرنیوالا ہون پس پروردگار نے یہ آیت نازل فرمائی کہ کیا گردانتے ہو تم حاجیون کا پانی پلانا الخ کتب سیر کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ حضرت امیر سوای تبوک کے کل مشاہد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار رہے ہین چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی کان لوائہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم فر عنہ

غیرہ وهو الذی غسله وادخله فی القبر ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی کی چار خصلتین
ایسی ہین کہ انکے سوا کسی دوسرے کو نہین وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے ایسے پہلے شخص ہین جنہون نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ شخص ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
ہر ایک لشکر مین علمدار تھے۔ اور وہ وہ شخص ہین کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے سب
لوگ بھاگ گئے تو وہ آپ کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ وہ شخص ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو غسل دیا اور انکو قبر مین اتارا۔ اور اس بات پر بھی سب محدثین کا اتفاق ہے کہ تبوک کے سوا
حضرت امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین حاضر رہے ہین چنانچہ دوسرے
مقام پر علامہ موصوف لکھتے ہین واجمعوا انہ صلے القبلتین وهاجر وشهد بدرا واحدا
وسائر المشاهد وابلی ببدر واحد والخندق وذکر السراج فی تاریخه انه لم یتخلف عن مشهد
شهدها الا تبوك فانه خلفه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المدینة علی عیاله یعنے سب محدثین
نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے شخص ہین جنہون نے دونون قبلون کیطرف
نماز پڑھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور بدر اور حدیبیہ اور تمام
غزوات مین حاضر رہے ہین اور بدر اور احد اور خندق مین آپنے کار نمایان کیے ہین سراج اپنی تاریخ
مین لکھا ہے کہ آپ کسی مشہد سے غیر حاضر نہین رہے مگر تبوک مین کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انکو اپنے عیال کی حفاظت کے لیئے مدینہ مین پیچھے چھوڑ گئے تھے ✦

تمام مشاہد مین جو حیرت انگیز کاروائیان حضرت امیر سے ظاہر ہوئی ہین تمام کتب سیر اس سے مملو ہین
ہم انکی تفصیل باب شجاعت مین لکھین گے ✦

اس بات کے ہم بھی قائل ہین کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت مین جس قدر بلاد حوزۂ اسلام مین
آئے ہین جناب امیر علیہ السلام کے عہد خلافت مین نہین آئے ✦

لیکن اول تو جناب امیر بہت تھوڑے دن خلیفہ رہے ہین آپ کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس سے زیادہ
قائم نہین رہی۔ تذکرہ خواص الامہ مین علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین قال الواقدی وکانت
خلافته خمس سنین الا ثلاثة اشهر لانه بویع فی ذی الحجة ثمان عشر لیلة خلت من سنة خمس
وثلاثین واستشهد فی رمضان سنة اربعین یعنے واقدی رحمة اللہ علیہ کہتے ہین کہ آپ کی خلافت
تین مہینے کم پانچ برس ہوئی کیونکہ بارہوین ذی الحجہ ۳۵ھ کو لوگون نے آپ سے بیعت کی اور رمضان
۴۰ھ مین آپ شہید ہو گئے ✦

اس فرصت قلیل مین خانہ جنگیون سے آپکو دم بہر کی مہلت نہین ملی۔ ابہی بیعت کی تکمیل بہی نہین ہوئی تہی کہ واقعہ جمل پیش آیا اور ابہی اس واقعہ کا خاتمہ نہین ہوچکا تہا کہ صفین کا ٹنٹا شروع ہو گیا جس مین آپ کی خلافت کا ٹرا بہاری حصہ صرف ہوا۔ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین فحاربت معاویۃ علیا خمس سنین وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب علی سے امیر معاویہ پانچ برس تک لڑتے رہے اور ابو عمر کہتے ہین ٹہیک بات یہ ہی کہ چار برس لڑے غرضکہ ابہی آپ اس معرکہ سے فارغ نہین ہوئے تہے کہ آپ کو خارجیون سے لڑنا پڑا۔ پس یہ ایسے واقعات تہے کہ جنکی سد راہ ہونے سے نہ آپ ممالک غیر پر فوج کشی کر سکتے تہے اور نہ فتح بلاد کیطرف متوجہ ہو سکتے تہے۔ اگر صحابہ کا وہی اتفاق جو عہد شیخین مین تہا جناب امیرؑ کی خلافت کیوقت بہی قائم رہتا تو البتہ دونون زمانون کے فتوحات کا موازنہ کیاجاتا تاہم کتب کے دیکہنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود ان خانہ جنگیون کی مزاحمت کے آپنے اشاعت اسلام اور بلاد کی فتح کرنے مین اپنی ہمت کو مبذول کیا ہے اور اس جہاد مین بہی آپ دیگر صحابہ کرام سے کم نہین رہے چنانچہ علامہ ابن اثیر کامل التواریخ مین لکہتے ہین وتوجہ الحارث بن مرۃ العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف راس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان هو ومن معہ یعنے جناب امیر علیہ السلام کے حکم سے حرث بن مرہ العبدی نے سندہ کی ملک کا قصد کیا اور جہاد کرکے بہت غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا چنانچہ ایک دن مین ایک ہزار لونڈی اور غلام غنیمت کے مال مین تقسیم کیئے اور ایک مدت تک حارث بن مرہ وہان پر مصروف جہاد رہے۔ یہانتک کہ وہ اور انکے تمام ہمراہی ارض قیقان مین شہید ہوگئے ✦

جناب امیر علیہ السلام کا قزوین اور دیلم جہاد کی غرض سے فوج کا بہیجنا

روضۃ الصفا مین محمد خاوندشاہ لکہتے ہین چون بر رای خلیفہ زمان حضرت امیرؑ روشن گشت کہ تسکین حرارت تیرہ دلان شام جز بہ تحریک تیغ آب دار ولاوران خون آشام صورت نہ بندد با عمار بن یاسر و سہیل بن حنیف وقیس بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وجمعی دیگر از صحابہ کرام بہ محاربہ اعدای دولت یدی آوردند وجمیع طوائف قبائل کہ حاضر بودند اشارت عالیہ را قبول نمودند مگر شرذمہ قلیل از اصحاب مثل عبداللہ بن مسعود کہ بعرض رسانیدند کہ یا امیر المؤمنین با وجود اعتراف بکمالات ذات مجمع الصفات تو در قتال اہل قبلہ بر بصیرت نیستیم اگر ما را بما فضلت فقری بانرد

ثغور اسلام نامزد فرمائی تا با کفار جہاد کنیم غایت عاطفت باشد آنحضرت ملتمس ایشان را اسعد ول داشتہ فرمان داد کہ بجانب قزوین وری سوند ولوائے بجہۃ آن طائفہ لبستہ ربیع بن خثیم سا بران جماعت سرور گردانید انتہے ملخصاً ✦

جناب امیر علیہ السلام کا آداب الحرب

جتنے مشاہد مثل بدر و احد و احزاب وغیرہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بابرکات مین پیش آئے ان مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت ذاتی اور فن پہلوانی کا ظہور ہوا ہے ۔ جنکے سامنے سام و نریمان کی سلحشوری بازیچہ اطفال سے زیادہ وقعت نہین رکہتی سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو تین واقعے پیش آئے ہین جمل صفین ۔ نہروان ۔ ان تینون مین آپکے ذاتی جوہر جلادت کے ساتہہ آپکا فن سپہ سالاری اور آداب حرب اور قواعد فوج کشی ظاہر ہوا ہے جن سے علی وجہ الکمال پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ آپ اپنی تہوڑی سی فوج کے ساتھ مقابل کی تعداد کثیر کو پس پا کر دیتے تہے ✦

چنانچہ واقعہ جمل کی نسبت علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین و ذکر نقلۃ الاخبار واصحاب التواریخ ان عدۃ من قتل من اصحاب الجمل ستۃ عشر الفا و سبعمائۃ وتسعون رجلا وکان جملتہم ثلاثین الفا فاتی القتل علی اکثر من نصفہم وان عدۃ من قتل من اصحاب علی الف رجل وسبعون رجلا وکان عدتہم عشرین الفا یعنے ناقلان اخبار و صاحبان تاریخ ذکر کرتے ہین کہ اصحاب جمل تیس ہزار تہے جن مین سے سولہ ہزار سات سو نوے مارے گئے پس انکے مقتولون کی تعداد نصف سے زیادہ تہی ۔ جناب امیر کیطرف بیس ہزار تہے ان مین سے صرف ایک ہزار ستر مقتول ہوے ✦ اور حرب صفین کی نسبت علامہ موصوف لکھتے ہین قال ابن خیثمۃ وفی اوائل سنۃ سبع وثلاثین سار معاویۃ من الشام وکان قد تحی لنفسہ علی من العراق فالتقیا بصفین علی شاطی الفرات فقتل من اصحاب علی خمسۃ وعشرون الفا منہم عمار بن یاسر وکان عدۃ عسکرہ تسعین الفا وقتل من اصحاب معاویۃ خمسۃ واربعون الفا وکان عدتہم مائۃ وعشرین الفا یعنے ابن خیثمہ بیان کرتے ہین کہ ہجرت کے سینتیسوین برس امیر معاویہ شام سے چلے اور وہ اپنی ذات کیلئے خلافت کے مدعی تہے اور جناب امیر علیہ السلام عراق سے روانہ ہوئے فرات کے کنارے صفین کے مقام پر دونون کا مقابلہ ہوا جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب مین پچیس ہزار شہید ہوئے ان مین عمار بن یاسر بہی تہے اور آپکے لشکر کی

کل تعداد نو ہزار تھی اور امیر معاویہ کی فوج میں سے پینتالیس ہزار مارے گئے اور انکے لشکر کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی ٭

اور جنگ نہروان کی نسبت لکھتے ہیں فلم یبق منهم غیر اربعة آلاف فزحفوا الی علی فقال علیہ السلام کفوا عنهم حتی یبدؤکم فتنادوا الرواح الرواح الی الجنة وحملوا علی الناس فافترقت خیل علی علی فرقتین حتی صاروا فی وسطهم ثم عطفوا علیهم من المیمنة والمیسرة واستقبلت الرماة وجوههم بالنبل وعطفت علیهم الرجالة بالسیوف والرماح فما کان باسرع من ان قتلوهم وکانوا اربعة آلاف فلم یفلت منهم الا سبعة انفس لا غیر یعنے خارجیوں میں چار ہزار سے باقی نہ رہے وہ اکٹھے ہو کر جناب امیر کیطرف آئے جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لشکر سے کہا تم چپکے رہو جب تک کہ وہ تمہاری سامنے آجائیں پس وہ چلاتے ہوئے کہ رحمت اور آسایش جنت ہی میں ہے جناب امیر کے لشکر پر حملہ آور ہوئے جناب امیر کا لشکر دو گروہوں میں ہٹ گیا یہانتک کہ تمام خارجی انکے گھیر میں آگئے پھر انکا لشکر میمنہ اور میسرہ سے انپر لوٹ پڑا تیر انداز انکے سامنے سے تیر اندازی کرتے ہوئے آگے بڑہے اور پیادی نیزوں اور تلواروں سے انپر ٹوٹ پڑے تہوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ چار ہزار سب مارے گئے سات آدمیوں کے سوا ان میں سے باقی نہ بچے و فی کامل التواریخ فما افلت منهم الا تسعة انفس فلم یقتل من اصحاب علی الا سبعة علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ خارجیوں میں صرف نو آدمی باقی بچے اور جناب امیر علیہ السلام کے لشکر میں سے صرف سات آدمی شہید ہوئے ٭

جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

قال مصعب بن الزبیر کان علی حذرا فی الحروب شدید الروغان لا یکاد احد یتمکن منه وکانت درعه صدرا لا ظهر لها فقیل له اما تخاف ان تؤتی من قبل ظهرک فقال اذا مکنت عدوی من ظهری فلا ابقی الله ان ابقی علی (مستطرف) مصعب بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت علی لڑائیوں میں بہت ہوشیار رہتے تھے اور اسکی گھاتیں خوب جانتے تھے ممکن نہ تھا کہ کوئی آپ پر چوٹ لگا سکے آپ کی زرہ فقط آگے کے لئے تھی پیچھے پشت کے نہیں تھی لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یا حضرت آپ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ آپ کا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپنے فرمایا کہ اگر میں اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دوں تو خدا مجھے باقی نہ رکھے ٭

(۲) لما قدم عدی بن حاتم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعادنہ فقال یا رسول اللہ ان فینا
اشعر الناس واسخی الناس وافرس الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمہم قال اما اشعر الناس
فامرء القیس بن حجر واما اسخی الناس فحاتم بن سعد یعنی اباہ واما افرس الناس فعمرو بن
معدیکرب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس کما قلت یا عدی اما اشعر الناس فالخنساء
بنت عمرو واما اسخی الناس فمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نفسہ واما افرس الناس فعلی بن ابی
طالب (خزانۃ الادب) یعنی جب عدی بن حاتم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین شرفیاب ہوا
اور باتین کرنے لگا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگون مین ایک بڑا شاعر اور ایک بڑا سخی ۔ اور ایک
بڑا شہسوار گذرا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے نام بیان کرو وہ بولا کہ ہمارا اشعر الناس
امرء القیس بن حجر ہے اور بڑا سخی حاتم بن سعد یعنی اسکا باپ ہے اور بڑا شہسوار عمرو بن معدیکرب ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے کہ تو کہتا ہے اس طرح سے نہین اشعر الناس خنساء عرب عمرو کی بیٹی ہے
اور اسخی الناس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین ۔ اور بڑا شہسوار علی بن ابی طالب ہے ۔

قتیبہ لکھتا ہے کہ جب صفین کا جھگڑا بہت بڑھ گیا تو حضرت علی نے معاویہ کو اپنی مبازرت کے لئے طلب
کیا تاکہ دونون مین سے ایک کے قتل کی وجہ سے مسلمان آرام پا جائین ۔ عمرو بن عاص نے کہا فقد انصف
علی ۔ علی نے انصاف کیا ہے معاویہ نے کہا انا مرنی بمبارزۃ ابی الحسن وانت تعلم انہ الشجاع المطرق
اراک طمعت فی امارۃ الشام بعدی یعنی تو مجھے ابوالحسن کے ساتھ مبازرت کرنے کے لئے کہتا ہے حالانکہ
تو جانتا ہے کہ ڈھونکنے والا بہادر ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میرے بعد شام کا امیر ہونا چاہتا ہے

عن ابن عباس وقد سالہ رجل اکان علی یباشر القتال بنفسہ یوم صفین فقال ما رأیت رجلا
اطرح لنفسہ فی متلف من علی ولقد کنت اراہ یخرج حاسر الراس بیدہ عمامتہ وبیدہ السیف
(ریاض النضرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا جناب امیر حرب صفین مین بذات
خود بھی لڑتے تھے ابن عباس کہنے لگے مین نے انکی مانند کسیکو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالتے ہوئے نہیں
دیکھا مین انکو دیکھا کرتا تھا کہ لڑائی مین ننگے سر نکلا کرتے تھے ایک ہاتھ مین عمامہ ہوا کرتا تھا اور ایک
ہاتھ مین شمشیر ۔

جناب امیرؑ کی تلوار کے کاٹ کی نسبت صاحب حیوۃ الحیوان لقلادۃ الخواص سے لکھتا ہے وکانت ضربات
علی ابکارا اذا اعتلا قد واذا اعترض قط یعنی جناب امیر کی ضرب مین ایک بار ہی پورا کاٹ ڈالنے والی
تہین اگر سر پر پڑتی تہین تو نیچے تک تسمہ لگا باقی نہ چھوڑتی تہین اور اگر کروٹ پر پڑتی تہین تو دو کر کے کروٹ تک صاف

کاٹ جاتی تھین +

واقعہ شب ہجرت

کمال الدین بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین اور علامہ محمد بن یوسف گنجی الشافعی قدس اللہ سرہ کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ پہلا واقعہ کہ جس مین جناب علی علیہ السلام کی شجاعت کا ظہور ہوا ہے یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انصار مدینہ نے عقبہ اول اور دوم پر بیعت کی اور مسلمان مکہ والون کی ایذا سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگے تو مکہ کے مشرکین نے خیال کیا کہ اب مسلمانون کے لیئے مدینہ دار ہجرت بنگیا ہے اور اکثر مسلمان اس شہر کیطرف چلے جارہے ہین۔ رؤسا قریش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے درپے ہوئے اور مجتمع ہوکر رائین لگانے لگے شیطان شیخ نجدی کی صورت بنکر انکے پاس آیا اور کہنے لگا۔ مجھے تمہاری مشورت کا حال معلوم ہوا ہے مین بھی اسی ارادہ سے تمہارے پاس آیا ہون تم مجھ سے کوئی نیک صلاح مت چھپاؤ قریش نے اسکو اپنے مجمع مین داخل کرلیا اور دار الندوہ مین جا بیٹھے عتبہ بن ربیعہ بولا میری رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گھر مین قید کرکے اسکا دروازہ بند کردینا چاہیئے جس مین کوئی ایسا سوراخ نہو جس سے انکو کھانا پینا پہونچ سکے پھر ان کی وفات کا امیدوار رہنا چاہیئے شیخ نجدی نے کہا یہ رای درست نہین کیونکہ انکے کنبہ کو حمیت پیدا ہوجائیگی اور تم سے برسر پرخاش ہوجائینگے سب نے کہا یہ بوڑھا سچ کہتا ہے شیبہ بن ربیعہ نے کہا میری یہ رای ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی اونٹ پہ جسے تمنے بیچ چھوڑ کر سرکش بنا لیا ہو سوار کرکے بیابان مین چھوڑدو۔ پس وہ نگی بدوؤن کے گروہ مین جا پڑینگے وہ ان کی باتون مین بگڑ جائینگے اور بدو انکو قتل کرڈالینگے پس انکا خون غیر لوگون کے ہاتھون سے ہوگا اور تم بچے رہوگے ساس بوڑھے شیطان نے کہا یہ بہت بری رای ہے۔ آیا تم ایسے آدمی پہ اعتماد کرسکتے ہو جس نے کہ تمہاری قوم کے جاہلون اور ناوانون کو بگاڑ رکھا ہے اور تم اسکو غیرون کی طرف دھکیلتے ہو تاکہ انکو بھی بگاڑ کر اپنا پیرو بنالے۔ اور حالانکہ تم اسکی شیرین بیانی اور تیز زبانی اور دلجوئی کو خوب جانتے ہو۔ واللہ اگر تمنے ایسا کیا تو وہ تمام لوگون کو جمع کرکے تم سے جنگ کریگا اور تمکو تمہارے شہر سے نکالدیگا اور تمہارے شرفا کو مار ڈالیگا۔ تمام کمیٹی نے اس بڈھے کی تصدیق کی۔ ابو جہل بولا مین تمہین ایک ایسی رائے بتاتا ہون کہ اسکے سوا اور کوئی رای نہین۔ تم قبائل قریش کے ہر بطن مین سے ایک ایک نوجوان منتخب کرلو اور انکو تلوارین دیدو وہ مجتمع ہوکر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی ضرب لگائین کہ ایک آدمی کی ضرب سمجھی جائے جب اسطرح سے تمنے انکو قتل کرلیا تو انکا خون تمام قبائل قریش مین متفرق ہوجائیگا۔ بنی ہاشم اپنے مین تمام قریش سے لڑنے کی طاقت نہ پاکر دیت کے لینے پر

راضی ہوجائینگے تمنے دیت دیدینا اور چھوٹ جانا بوڑہے نجدی نے کہا یہ رائے بہت ٹھیک ہے اور اس مشورہ
مین اس نے سچ کہا ہے اور تم سب مین سے یہ کہری رائے والا ہے اسکی رائے سے تم سر نہ ہٹنا پس ابوجہل کی
رای پر اتفاق کرکے سب اُٹہکر گئے تو جبرئیل جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے
اور یہ خبر بیان کی اور کہا کہ آج شبکو آپ اپنے بستر پر نہ سوئین خدا تعالے نے آپکو یہان سے ہجرت کرنیکا حکم بہیجا
ہے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکر سے آگاہ ہوگئے تو آپنے حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونیکا حکمدیا اور فرمایا
ہماری ردای حضرمی اوڑہ لو تمکو ہرگز کوئی امر مکروہ نہین پہونچیگا۔ پہر آپنے انکو وصیت کی کہ یہ لوگون کی
امانتین جو ہمارے پاس ہین ان لوگون کو سب کے سامنے دیدینا۔ یہ کہکر آپ گہر سے باہر برآمد ہوئے اور
مٹی کی ایک مٹہی بہر کے کفار کے سر پر ڈالی اللہ تعالی نے تمام کفار کی آنکہین بند کردین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم انکے سامنے سے گذرتے ہوئے چلے گئے حضرت علی حضور کے بستر مبارک پر سو رہے۔ تمام مشرک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری اور قتل کے لیے مجتمع تہے اور تمام رات حضرت علیؑ پر پتہر پہینکتے تہے نہ آپ
مضطرب ہوتے اور نہ اندوہگین۔ پہر کفار نے تمام گہر کا محاصرہ کرلیا اور تلوارین کہینچکر گہر مین گہس پڑے
اور انکو کہنے لگے آہا آپ علیؑ ہین آپکے دوست کہان ہین آپ نے فرمایا مین نہین جانتا کفار گہر سے نکل
گئے۔ اور آپ تنہا وہین رہے خدای تعالے نے حضرت علیؑ کو کفار کے شر سے بچا لیا۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے بعد تین دن اور رات مکہ مین رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے امانتین ادا کین اسوقت
مکہ مین آپکے سوا کوئی مسلمان باقی نہین تہا پہر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈتے ہوئے کلثوم
بن ہرم کے ساتہ مکہ سے باہر تشریف لیگئے۔ پس اگر اللہ تعالے نے آپکے دلکو قوت شجاعت اور استواری
اور ثبات نفس اور شہامت کے ساتہ مخصوص کیا ہوتا تو آپ ضرور ایسی ہولناک جگہہ مین مضطرب ہوجاتے
اگرچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے آپ بستر نبوی پر سو رہے تہے ضرر کے پہونچنے سے
بے خطر تہے۔ لیکن نفوس بشری باوجود یقینی ہونے عدم خوف کے جبکہ ڈرانیوالے امور انکی آنکہون
کے سامنے آجاتے ہین تو وہ انکو دیکہکر مضطرب ہوجاتے ہین چنانچہ جناب موسی علیہ السلام کو باوجود
حاصل ہونے درجہ نبوت کے و نیز خدا کے حکم کے کہ یا موسی تو مت خوف کر۔ جب خدا تعالی نے یہ حکم دیا
کہ اپنے عصا کو پہینکدے اور جناب موسیؑ نے اپنا عصا پہینکدیا اور وہ سانپ بنگیا۔ حضرت موسی
اسے دیکہکر خوف زدہ ہہاگے اللہ تعالی نے فرمایا یا موسی مت ڈر اسکو پکڑلے۔ ہم ابہی اسکی پہلی
حالت کی طرف اسکو لوٹا دیتے ہین چونکہ جناب موسی اس حکم سے کسی طرح پر مخالفت نہین کرسکتے
تہے آپنے اپنی ردا کے کونے کو اپنے ہاتہ پر لپیٹ کر اسکو پکڑنا چاہا۔ پروردگار نے فرمایا یا موسی

تمہین کیا ہوگیا ہے اگر ہم تمہاری ایذا کے لیے اسکو حکم دین تو کیا تمہارا کڑا اتمکو اسکے ایذا سے بچا سکتا ہے
جناب موسیٰ نے عرض کیا نہین بچا سکتا۔ مگر مین ضعیف ہون اور ضعف سے پیدا ہوا ہون پس نفوس بشری
کی طبیعت تو یہی ہے۔ اسی طرح سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا حال ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو
حکم دیا کہ تم اپنے لڑکے کو دریا مین پھینکدو اور غم و اندیشہ مت کرو ہم اسکو پھر تمہارے پاس پہونچادینگے
جب انہون نے جناب موسیٰ کو دریا مین ڈالدیا بہ تقاضای نفس بشری انکے دل مین اضطراب پیدا ہوگیا
قریب تہا کہ یہ امر ظاہر ہوکر موجب فضیحت ہوتا۔ خدا کی مہربانی نے انکو بچا لیا اور باوجود دلی اضطراب کے
بول نہ سکین اگر جناب علی کو اپنی مہربانی سے پروردگار نے دلی قوت تامہ جسکا نام شجاعت ہے عطا نہ
فرمائی ہوتی تو وہ بہی باوجود اسکے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تہا کہ تمکو ہرگز کوئی امر
مکروہ نہین پہونچیگا۔ ایسے خوفناک مقام مین بہ تقاضای نفس بشری کے مضطرب ہوجاتے۔ کیونکہ اکیلے آدمی
کا دشمنون کی جماعت مین سونا جو اسکی گرفتاری اور اسکے قتل کے درپے ہون اور اسکے دین کے
معاند اور اسکی دشمنی کو ظاہر کرنے والے ہون۔ پہر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تشریف لیجانے
کے بعد تین دن اور راتین انہین دشمنون کے درمیان ٹہرا رہے اور پہر شہر سے نکلکر انکی زمینوں
اور پہاڑون مین باوجود انکی کثرت اور اپنی تنہائی کے سیر کرتا رہے یہ تمام امور ایسے واضح دلائل
ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو جوہر شجاعت سے مخصوص کیا تہا ❊

وليلة المبيت كانت ليلة الخميس اول ليلة من شهر ربيع الاول سنة ثلث وعشر من المبعث
وعمر علي خمسة عشرين سنة (سيرة النبوة) لیلۃ المبیت یعنے جس رات مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بستر مبارک پر جناب مرتضیٰ سوئے اور آنحضرت مکہ سے ہجرت فرما گئے جمعرات کی رات اور ربیع
الاول کی پہلی تاریخ تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا تیرہواں برس تہا جناب علی کی
عمر اسوقت پچیس برس کے قریب تہی ❊

غزوہ بدر الکبری مین جناب امیر کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اور علامہ بن یوسف الکنجی کفایۃ المطالب مین لکہتے ہین کہ
ایک ان مواقع مین سے بدر کی لڑائی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مین ہجرت کے اٹہارہوین مہینہ
سترہوین رمضان کو جمعہ کے دن پیش آئی اسوقت جناب علی کی عمر ستائیس برس کی تہی۔ اس وقت
جناب علی علیہ السلام اپنے بیخوف دل سے اور اپنی ثابت قدمی سے اس دریا کے منجدہار مین غوطہ لگاتے

تھے اور تلوار کی تیزی سے دشمنوں کی گردن قلم کرتے تھے اور بدن سے سر کٹ کٹکر قدموں پر گرتے تھے جو کچھ کہ لوگوں نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات مین لکھا ہے اور جسکو ابو محمد عبد الملک ہشام نے اپنی کتاب مسمی بہ سیرۃ النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ مشرکین کے جنگ اور دن مین سے کہ جنکو جناب علی علیہ السلام نے مستقل بذات واحد یا کسی کی شرکت سے قتل کیا ہے اکیس نفر ہین ان مین سے نو آدمیو نپر تمام ناقل اخبار متفق ہین کہ انکو جناب علیؑ نے تن تنہا قتل کیا ہے اور ان مین کسیکا اختلاف نہین۔ اور ان مین سے چار نفر ایسے ہین جنکو آپنے دوسرون کی شرکت سے قتل کیا ہے۔ اور ان مین سے آٹھہ آدمی ایسے ہین جنکی نسبت اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب امیر علیہ السلام نے قتل کیا ہے یا کسی اور نے پس وہ اشخاص کہ جنکو جناب علی نے مستقل بذات واحد بلا مشارکت غیر قتل کیا ہے اور جن مین کہ علمای سیر کو بھی اختلاف نہیں وہ یہ ہین۔ ولید بن عتبہ بن ربیعہ معاویہ بن ابی سفیان کا ماموں جسکو جناب امیر علیہ السلام نے مبارزہ مین قتل کیا یہ بڑا شجاع اور جری تھا۔ اور عاص بن سعید بن عاص بن امیہ اور عامر بن عبد اللہ اور نوفل بن خویلد بن اسد یہ شخص قریش کے شیاطین مین سے مشہور تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ سخت عداوت رکھتا تھا اور قریش اسکو ہر ایک امر مین مقدم جانتے تھے اور اپنا پیشوا سمجھتے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھکر بیچاپا خدا سے دعا کی کہ اسکے شر سے کفایت کرے جناب علی نے اسکو قتل کر دیا۔ اور مسعود بن مغیرہ اور ابو قیس بن الفاکہ۔ اور عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ اور عاص بن المنبہ بن الحجاج۔ اور حاجب بن سائب اور وہ لوگ کہ جنکو جناب امیرؑ نے غیر کی مشارکت سے قتل کیا ہے وہ یہ ہین حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب معاویہ کا بھائی اور شیبہ ابن الحارث اور ربیعہ اور عقیل بن الاسود بن المطلب اور وہ یہ آٹھہ نفر جنکی نسبت ناقلین اخبار کا اختلاف ہے کہ آیا انکو جناب علیؑ نے قتل کیا ہے یا کسی دوسرے نے وہ یہ ہین طعیم بن عدی بن نوفل یہ تمام گمراہون کا سردار تھا اور عمیر بن عثمان او عمر بن قیس اور حرملہ بن عمر اور قیس ابن الولید ابن المغیرہ اور ابی العاص بن القیس اور اوس الجہمی اور عتبہ بن المعیط بن معاویہ بن عامر یہ سب قریش کے نامدار تھے جنکو جناب امیر نے بدر کے دن قتل کیا یہ بات ظاہر ہے اور تمام اہل مغازی اپنی کتابون مین ناقل ہین کہ بدر کے دن ستر کافر مارے گئے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کے روز صبح کو لوگ اٹھے قریش صف باندہکر کھڑے ہوگئے ان سب سے آگے عتبہ ابن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا ولید کھڑے ہوئے تھے عتبہ نے پکار کر کہا یا محمد آپ ہمارے قریش کے بھائیون مین سے ہماری مقابلہ کے لیے آدمی بھیجین انصار مدینہ مین سے تین جوان انکی

مقابل نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو انہون نے اپنا حسب و نسب بیان کیا عتبہ بولا ہمکو تمہارے ساتھ لڑنے کی ضرورت نہین ۔ ہمنے اپنے بہائی بندونکو طلب کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم اپنے اپنے مقام پر واپس چلے آؤ ۔ پہر آواز دی ۔ ای حمزہ اور اے علی اور ای عبیدہ تم کہڑے ہو جاؤ ۔ اور راستی سچائی پر کہ جسپر خدا تعالی نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے ان سے لڑو کیونکہ یہ لوگ اپنے باطل عقیدون پر آئے ہین تاکہ خدا کے نور کو اپنے مونہہ کی پہونکون سے بجھا دین ۔ پس وہ اٹہے انکے سامنے صف باندہکر کہڑے ہو گئے انکے سر پر خود تہے کفار نے انکو نہ پہچانا عتبہ نے کہا تم کون ہو اگر ہمارے بہائی بند ہو تو ہم تم سے لڑین حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب شیر خدا اور اسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا آپ کفو کریم ہین جناب علی نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون اور عبیدہ نے کہا مین عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب ہون عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے ولید اٹھ علی سے لڑ ۔ آپ اسوقت تمام قوم سے چہوٹی عمر کے تہے ۔ پس دونون کی وار چلی ولید کا وار خالی گیا اور جناب علی علیہ السلام کی ضرب اسکے بائین ہاتہہ پر پڑی وہ کٹ گیا ۔ پہر آپنے دوسری چوٹ ماری اور اسکو قتل کر کے پہینکدیا جناب علی سے روایت ہے جب آپ بدر کا اور ولید کے قتل کرنیکا ذکر بیان فرماتے تو اپنی حدیث مین یہہ بہی بیان فرماتے کہ اتبک ولید کے بائین ہاتہہ کی انگوٹہی کی تابش میری نگاہ مین ہے جبکہ مینے اسکے ہاتہہ کو کاٹ ڈالا اسکے کپڑون مین سے عطر کی خوشبو آتی تہی مینے سمجہا کہ اسکی شادی کو قریب ہی ہو چکی ہے ۔ اور عتبہ جناب حمزہ سے لڑا جناب حمزہ نے اسکو قتل کر دیا ۔ اور شیبہ جناب عبیدہ سے لڑا آپ کی عمر قوم مین سب سے بڑی تہی دونون کی باہم چوٹین چلین شیبہ کی تلوار آپ کی پنڈلی کو لگی اور کٹ گئی جناب علی اور حمزہ نے انکو چہڑا لیا ۔

سیرۃ النبوۃ مین لکہا ہے کہ موطن غزوہ بدر الکبری سترہ رمضان کو ہوا جناب علی کی عمر اسوقت ستائیس برس کی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مبارزت کا حکم دیا ولید بن عتبہ آپ سے لڑا یہ شخص بڑا شجاع اور جری تہا جناب علی نے اسکو قتل کیا اور بعد اسکے کہ کفار آپ کو ہشیار ہے تہے آپنے عاص بن سعید کو قتل کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان آپکے مقابلہ مین نکلا آپنے اسکو بہی قتل کیا پہر عدی اور پہر نوفل بن خویلد کو قتل کیا یہ قریش کے شیطانون مین سے تہا ۔ اسیطرح سے آپ ایک کے بعد ایک کو قتل کرتے تہے یہانتک کہ آپنے نصف قتل کیے اور کل مقتول ستر تہے نصف اور مسلمانون نے قتل کیئے

غزوۂ الکدر مین جناب امیر کی شجاعت

قال ابن الاثیر فی تاریخہ کانت فی شوال سنۃ اثنتین بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع

بنی سلیم علی ماء لھم یقال لہ الکدر فسار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الکدر فلم یلق کیدا وکان لواءہ مع علی وعاد ومعہ النعم والرعاء ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکہتے ہین کہ غزوہ کدر شوال سنہ دو ہجری مین واقع ہوا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی سلیم کی خبر لگی کہ وہ ایک کوئین پر کہ جسکو کدر کہا جاتا تہا جمع ہو رہے ہین آپ انکی طرف لشکر لے گئے کوئی تکلیف پیش نہ آئی۔ آپکا علم جناب علیؑ کے ہاتہ مین تہا آپ اونٹ اور بکریان غنیمت مین لیکر وہان سے لوٹے ؁

غزوہ احد مین جناب امیر کی شجاعت

ابو محمد عبد الملک بن ہشام سیرۃ النبوۃ مین لکہتے ہین ان مین سے ایک غزوہ احد ہے جو ہجرت کے تیسرے برس واقع ہوا ہے اس قصہ مین ملخص قول یہ ہے کہ جب بدر کی روز اشراف قریش شکست کہا گئے اور ان مین سے بعض قتل اور بعض قید ہوئے مکہ والون کو انکے اشراف اور رؤسا کے قتل ہونے کی وجہ سے سخت اندوہ پیدا ہوا باہم مجتمع ہوکر مال کثیر صرف کیا اور کنانہ کے حبشیون کی ایک جماعت اور وغیرہ لوگون کو اپنی طرف گرویدہ کرکے مدینہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جنگ کرنے اور مسلمانون کی بیخ کنی کی درپے ہوئے اسکے بعد ابو سفیان بن حرب نے واپس آکر لوگون کو برانگیختہ کیا اور مدینہ منورہ کا قصد کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانون کی جماعت کے ساتہ مدینہ طیبہ سے باہر تشریف لائے صحابہ کی جماعت مین سے ایک تہائی واپس ہوگئی اور آپ کی معیت مین صرف سات سو مسلمان باقی رہ گئے۔ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران مین بہی کیا ہے ؁

جبکہ لڑائی کی آگ بہڑک اٹہی اور جنگ کی چکی چلنے لگی مسلمان مضطرب ہوگئے اور جناب حمزہ نے ایک جماعت کے ساتہ شربت شہادت نوش فرمایا۔ کفار کے جنگ آورون سے بائیس آدمی مارے گئے صاحب مغازی نقل کرتے ہین جناب علی نے ان مین سے سات آدمیون کو قتل کیا اور وہ یہ ہین طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی عبد اللہ بن جمیل بن عبد الدار۔ ابو الحکم بن الاخنس سبابن عبد العزی۔ ابو امیہ بن المغیرہ۔ ان پانچ آدمیون پر سبکا اتفاق ہے کہ جناب علی ہی نے انکو قتل کیا ہے۔ اور ابو سعد طلحہ بن ابو طلحہ۔ اور بنی عبد الدار کے غلام حبشی کے قتل مین لوگون کا اختلاف ہے۔ ابو سفیان اپنے ساتہیون کے ساتہ مکہ کو لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لے آئے اور اپنی شمشیر ذو الفقار کو جناب فاطمہ علیہا السلام سے دیکر فرمایا بیٹی اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجہے سچا کیا ہے اور جناب علی نے بہی انکو اپنی تلوار دیکر کہا اس سے لہو دہو ڈالو اس نے آج مجہے سچا کیا ہے۔ ابن اسحاق لکہتے ہین کہ اس

روز مین ہوا کا ایک جھونکا چلا اور جناب علیؑ نے ہاتف سے آواز سنی کہ لا سیف الا ذو الفقار و لا فتی الا علی یعنی ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین +

عن ابن عباس قال خرج طلحة بن ابی طلحة یوم احد وکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان الله تعجلنا باسیافکم الی النار و تعجلکم باسیافنا الی الجنة فایکم یبرز الی فبرز الیه علی وقال له والله لا افارقک حتی اعجلک بسیفی الی النار فاختلفا ضربتین فضربه علیؑ علی رجله فقطعها وسقط الی الارض فاراد علیؑ ان یجهز علیه فقال انشدک الله والرحم یا بن عم فانصرف عنه الی موقفه فقال المسلمون هلا اجهزت علیه فقال ناشدنی الله ولیس یعیش فمات من ساعته وبشر النبی صلی الله علیه وسلم فسروا المسلمون بذلک قال محمد بن اسحاق وکان الفتح یوم احد بصبر علی علی عنائه وثباته وحسن بلائه (کفایة الطالب للعلامه ابن یوسف الکنجی الشافعی) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن طلحہ بن ابی طلحہ مشرکون کا علم بردار فوج سے باہر نکلکر کہنے لگا اے اصحاب محمد تمہارا زعم ہے کہ ہم قریش کے لوگ تمہاری تلوار سے دوزخ مین گرائے جاتے ہیں اور تم مسلمان ہماری تلوار سے جنت مین آئے جاؤ گے پس کون ہے تم مین سے کہ میرا مقابلہ کرسکے جناب علی اسکے مقابلہ کے لئے نکلے اور اسکی طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے مین جب تک کہ اپنی تلوار سے تجھے دوزخ مین نہ ڈالون تجھے نہین چھوڑونگا پس دونونکی وار چلی اور آپنے اسکے پاؤن پر ایک ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر پڑا جناب علیؑ نے اسکو مار ڈالنے کا قصد کیا اس نے آپ کو خدا کی قسم دیکر کہا اے ابن عم آپ رحم کرین آپ اسے چھوڑ کر اپنی جگہہ تشریف لائے مسلمانون نے کہا آپ نے اسکو کیون نہ مار ڈالا آپنے فرمایا اس نے مجھے خدا کی قسم دی ہے تاہم وہ زندہ نہین رہیگا آنحضرت صلے الله علیہ وسلم نے اسکے مرنیکی بشارت دی مسلمان خوش ہوگئے۔ محمد بن اسحاق اپنی سیرۃ مین لکھتے ہین کہ احد کے روز جناب علی کے رنج پر صبر کرنے اور آپکی ثبات نفس اور تکلیف کو اچھی طرح سے برداشت کرنے سے فتح حاصل ہوئی +

وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتاب معالم العترة النبویة مرفوعا الی قیس بن سعد عن ابیه انه سمع علیا یقول اصابتنی یوم احد ست عشر ضربة سقطت الی الارض فی اربع منهن فجاءنی رجل حسن الوجه طیب الریح فاخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیهم فانک فی طاعة الله و رسوله وهما عنک راضیان قال علی فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال یا علی اقر الله عینک ذاک جبرئیل (کفایة الطالب) حافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی کتاب

معالم العترۃ النبویہ مین قیس بن سعد کی طرف مرفوع کرکے روایت کرتے ہین انکے والد نے جناب علیؑ کو فرماتے ہوئے سُنا ہو کہ احد کے دن ستر زخم مجھکو ایسے لگے تھے کہ ان مین سے چار زخمون کے ساتھ مین زمین پر گرنے کے قریب ہو گیا تھا ناگہان ایک خوبصورت خوشبو مین مہکتے ہوئے آدمی نے میری پاس آکر میرا کندھا پکڑ لیا اور مجھکو کھڑا کر دیا اور کہا ٹھہر کر دشمنون پر حملہ کر کہ تو خدا اور اسکے رسول کی اطاعت مین ہے اور وہ دونون تجھ سے راضی ہین جناب علیؑ کہتے ہین کہ مینے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی آپنے فرمایا یا علی خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈک عطا کرے وہ جبرائیل تھے ✤

عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی اٰبائہ السلام قال اصحاب اللواء یوم احد تسعۃ قتلہم علی قال ابن الاثیر فلما قتلہم ابصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ من المشرکین فقال لعلی احمل علیہم فحمل ففرقہم وقتل فیہم ثم ابصر جماعۃ فقال لہ احمل علیہم وحمل وفرقہم وقتل فیہم فقال جبریل ان ہذہ المواساۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ منی وانا منہ فقال جبریل انا منکما قال فسمعوا صوتا لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (کامل التواریخ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہین کہ احد کے دن مشرکین کے نو علمدار تھے جنکو جناب علیؓ نے قتل کیا ابن اثیر جزری کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ جب جناب علیؑ نے انکو قتل کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کی ایک جماعت کو دیکھا اور علیؑ سے فرمایا انپر حملہ کرو آپ نے انپر حملہ کرکے انکو متفرق کر دیا پھر آپنے ایک اور جماعت کو دیکھا اور علی سے فرمایا انپر بھی حملہ کرو آپنے انپر بھی حملہ کیا اور قتل کرکے انکو متفرق کر دیا جبریل علیہ السلام نے کہا جناب علیؑ کے لیئے تسلی ہونی چاہیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرا ہے مین اسکا ہون جبریل علیہ السلام نے کہا مین تم دونون کا ہون۔ اور ایک آواز سنا کہ ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین ہے ✤

عن علی قال کسرت یدی علی یوم احد فسقط اللواء من یدیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الخوارزمی) جناب علیؑ سے منقول ہو کہ احد کے دن میرے ہاتھ کو ضرب آگئی علم میرے ہاتھ سے گر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے بائین ہاتھ مین علم دیدو کہ وہ دنیا اور آخرت مین میرا علمدار ہے۔

غزوہ خندق مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ اثنا عشری مطالب السئول مین لکھتے ہین کہ ان مین سے ایک غزوہ خندق ہے جسکو غزوہ

ناب بھی کہتے ہین ہجرت کے پانچوین برس واقع ہوا اسکا قصہ یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر
ی کہ قریش کے تمام قبائل مجتمع ہوئے ہین اور ابوسفیان انکا پیشرو ہے اور غطفان بھی ان سے اتفاق کیا
اور انکا سپہ سالار عیینہ بن حصین ہے اور یہ لوگ بنی النضیر کے یہودیون کے ساتھ متفق ہوکر مدینہ کے
محاصرہ کا قصد رکھتے ہین تو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی حفاظت کے واسطے خندق کھدوائی جب
خندق سے فارغ ہوئے تو قریش کنانہ کے حبشیون اور اہل تہامہ کو ساتھ لیکر اور غطفان اہل نجد کو دس
ہزار جمعیت کے ساتھ مسلمانون کے آگے اور پیچھے سے آ اترے اللہ تعالی نے قرآن مجید مین اس قصہ کا
ذکر کیا ہے کہ جب قریش تمہارے آگے اور پیچھے سے آسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانون کے تین ہزار
جماعت کے ساتھ مدینے سے باہر تشریف لائے مشرکین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر
یہودیون کے ساتھ موافقت کرکے مسلمانون پر سخت گیری شروع کی چنانچہ سورہ احزاب مین حقتعالی نے انکا
مفصل ذکر کیا ہے ٭

مشرکین کو اپنی جمعیت اور یہودیون کے متفق ہوجانے کی وجہ سے مسلمانون کی بیخ کنی کا طمع پیدا ہوگیا از
انمین سے قریش کے چند سوار آگے بڑھے جن مین انکا نامی شہسوار عمرو بن عبدود بھی تھا جو اکیلا ہزار
سوار کی برابر گنا جاتا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا۔ وہ گھوڑون کو بڑھا کر خندق پر آکھڑے ہوئے اور ایک
تنگ گذرگاہ تلاش کرکے خندق سے گھوڑے کدائے اور انکے گھوڑے خندق کے اور مسلمانون کے درمیان
چہلنے اور کودنے لگے یہ دیکھکر جناب علی چند مسلمانون کے ساتھ خندق کے اس مقام کی طرف بڑھے
جہان پر سے وہ خندق پھاند آئے تھے اور اس تنگ مقام کی ناکہ بندی کی۔ عمرو بن عبدود لوٹ پڑا
قریش نے اسکے واسطے ایک بہادری کی علامت مقرر کی ہوئی تھی جس سے اسکی قدر و منزلت اور شان
و شوکت معلوم ہوسکتی تھی اسکا بیٹا حسل بھی اسکے ہمراہ تھا اور چند دوست بھی اسکے ساتھ تھے عمرو ہل
من مبارز کے نعرے لگانے لگا۔ جناب علی نے اسکے مقابلہ کا ارادہ کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بند کر بھیجا وہ پھر ہل من مبارز پکار پکار کر طعنہ زنی کرنے لگا کہ کہان ہے وہ تمہاری جنت
جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ جو شخص تم مین سے قتل ہوگا وہ اس مین داخل ہوجائیگا۔ پھر کیون تم مین
سے کوئی میرے مقابلہ پر نہین آتا جناب علی یہ سنکر آنحضرت کی خدمت مین آئے اور اسکی مبارزت کیلئے خواستگار ہوئے
آنحضرت نے فرمایا یہ عمرو بن عبدود ہے جناب علی نے عرض کیا اگرچہ عمرو بن عبدود ہے آپ مجھکو اسکے مقابلہ کیلئے اجازت دین حضرت نے انکو اذن دیا اور
سر اقدس سے عمامہ اتار کر انکے سر پر باندھا اور فرمایا اسی شان سے جلد جاؤ جناب علی اسکے سامنے
گئے وہ یہ رجز کہہ رہا تھا ۔ ولقد بححت من النداء ٭ بجمعکم ھل من مبارز ٭ ووقفت اذ جبن

اشجاع + بموقف البطل المناجز + وکذلك انی لم ازل + متسرعا نحو الھزاھز + ان الشجاعۃ فی الفتی + والجود من خلق الغرائز + (یعنی) بہ تحقیق میری آواز تم لوگون کو ہل من مبارز پکارتے پکارتے تھک گئی اور جبکہ بہادر نامردی کرتا تہا مین دلیرون کی صف مین کہڑا تہا۔ مین ہمیشہ اسیطرح لوگون کی طرف دوڑتا تہا۔ کیونکہ جوان مرد کے لیئے شجاعت اور سخاوت بہت ہی اچہی طبیعت ہے۔ جناب علی نے اسکا جواب ارشاد کیا ۔ یا عمرو ویحك قد اتاك + مجیب صوتك غیر عاجز + ذو نیۃ وبصیرۃ + والحق منجی کل فائز + انی لارجو ان اقیم + علیك نائحۃ العجائز + من ضربۃ تفنی ویبقی + ذکرھا عند الھزاھز + یعنے اے عمرو تجہ پر افسوس ہے تیرے پاس آرہا ہے جو تیرے پکارنے کے جواب دینے مین عاجز نہین۔ اور صاحب نیت اور بصیرت ہے اور سچ ہر ایک فیروز مند کو نجات دینے والا ہے مین بے شک امید رکہتا ہون کہ مین بوڑہی عورتون کے بین تجہ پر برپا کراؤنگا۔ ایسی ضرب سے کہ تو فنا ہوجائےگا اور معرکون مین اسکا ذکر باقی رہیگا۔ عمرو بن عبدود نے کہا آپ کون ہین آپ نے فرمایا مین علی بن ابی طالب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور داماد ہون عمرو نے کہا آپکا والد میرا دوست تہا مجہے برا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرا نیزہ آپکو چہیٹ لیجائے۔ آپنے فرمایا ای عمرو بن عبدود یہ بات کا تذکرہ چہوڑ۔ مینے سنا ہے کہ تو نے اپنے جی مین ٹہان رکہا ہے کہ اگر کوئی شخص میرے آگے تین باتین پیش کریگا۔ تو مین ان مین سے ایک کو ضرور قبول کرونگا۔ عمرو نے کہا آپ پیش کرین آپ نے فرمایا ایک یہ ہے کہ تو کلمہ پڑہ اور مسلمان ہوجا۔ وہ بولا مجہے اسکی حاجت نہین۔ آپنے فرمایا دوسری بات یہ ہے کہ تو یہان سے لوٹ جا اور اس لشکر کو بہی واپس لیجا۔ عمرو نے کہا کیا قریش کی عورتین نہ کہینگی اور عرب گیتون مین نہ گائینگے کہ مین لڑائی کے لیئے یہان آیا اور پچہلے پاؤن لوٹ گیا۔ اور جس قوم نے مجہے اپنا رئیس بنایا مینے اسکو رسوا کیا۔ جناب علی نے کہا تیسری بات یہ ہے کہ تو گہوڑے سے اتر کر مجہ سے جنگ کر۔ عمرو نے کہا مین نہین چاہتا کہ تجہ ایسے بزرگ کو قتل کرون۔ جناب علی نے فرمایا واللہ مین تجہکو قتل کرنا چاہتا ہون۔ عمرو جمیعت مین آکر گہوڑے سے کود پڑا اور اسکی کونچین کاٹ دین اور جناب علی کیطرف لپکا دونون ایک ساعت تک باہم لڑتے رہے۔ عمرو نے ایک چوٹ کی آپنے اسے سپر سے روکا سپر کاٹ کر تلوار آپکے سر مین پہنچ گئی۔ جناب علی نے عمرو سے کہا تو عرب کا مشہور شہسوار ہے کیا تو لڑائی مین مجہے اکیلا کافی نہ تہا کہ تو مددگار بلاتا ہے۔ عمرو نے پیچہے پہر کر دیکہا آپنے اسکی دونو پنڈلیون پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ کٹ گئین اور غبار بلند ہوگیا جب کہل گیا تو لوگون نے دیکہا کہ آپ داڑہی پکڑے ہوئے اسکی چہاتی پر سوار ہین اور اسکا سر کاٹ رہے ہین۔ ایک روایت مین یون ہے کہ آپنے اسکے کندہے پر تلوار ماری اور اسکی

ایک طرف کا کندھا زمین پر گرا دیا آپ نے اسکو اسی طرح سے مقتول چھوڑ کر اسکی بیٹی نوفل پر لپکے اسکو بھی مار ڈالا
انکی گھوڑی بھاگ گئی عکرمہ بن ابی جہل نے یہ دیکھکر اپنا نیزہ پھینکدیا اور بھاگ گیا [illegible]
بھاگ گئے تھا وہ بھی اسکے ساتھ بھاگ نکلا جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
عمرو کی ضرب کی وجہ سے انکے سر مین سے خون بہتا تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
لعمرو بن عبد ود افضل من عبادۃ الثقلین یعنے علی کا عمرو بن عبدود کو قتل کرنا [illegible] کی
عبادت سے افضل ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ قال فما شبہت قتل علی عمرو الا بما قص اللہ تعالی من قصۃ داود
علیہ السلام وجالوت حیث قال عز وجل فہزموہم باذن اللہ وقتل داود جالوت [illegible]
عبد اللہ کہتے ہین کہ حضرت علی کا عمرو کو قتل کرنا بالکل حضرت داود علیہ السلام اور جالوت کے قصہ کے
مشابہ ہے جسکا کہ ذکر خدا نے اسطرح سے کیا ہے کہ وہ خدا کے حکم سے بھاگ گئے اور داود [illegible]

عن عبد اللہ بن مسعود قال کان یقرأ وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلی وکان اللہ قویا
عزیزا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اسطرح سے پڑھا کرتے تھے کہ اللہ کافی ہے مومنون کے لیے اللہ
نے علی کی وجہ سے کفایت کی اور اللہ غالب مہربان ہے۔

عن ابی الحسن المدائنی قال لما قتل علی عمرو بن عبد ود نعی الی اختہ فقالت من ذا الذی
اجترئ علیہ فقالوا علی بن ابی طالب فقالت کانت منیتہ علی ید کفو کریم [illegible]
من ہذا یا بنی عامر فانشأت ؎ لو کان قاتل عمرو غیر قاتلہ + لکنت ابکی علیہ [illegible]
لکن قاتلہ من لا یعاب بہ ۔ من کان یدعی قدیما بیضۃ البلد [illegible]
کرتے ہین کہ جب جناب علی نے عمرو بن عبدود کو مارا اور یہ خبر اسکی بہن کو پہنچی وہ پوچھنے لگی [illegible]
کس کا قابو چل گیا لوگون نے کہا علی بن ابی طالب کا کہنے لگے اسکی موت [illegible]
کے ہاتھ سے ہوئی ہے ۔ ای بنی عامر بیٹے کوئی اس سے زیادہ [illegible]
مرثیہ مین یہ شعر کہے ؎ اگر عمرو کا قاتل اسکے اس قاتل کے سوا کوئی [illegible]
اسپر رویا کرتی ۔ لیکن اسکا قاتل ایسا ہے کہ جس مین کوئی عیب نہین [illegible]
کا سردار پکارا جاتا ہے۔ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمۃ [illegible]
ان علیا لما برز الی عمرو بن عبد ود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم برز الایمان کلہ الی
الکفر کلہ فضل اللہ بن روزبہان کشف الغمہ مین ناقل ہین کہ جمہور اہل سیر [illegible]

اور جب جناب امیر عمرو بن عبدود کے مقابلہ کے لئے نکلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے مقابلہ کو نکلا ہے +

غزوہ خیبر میں جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

ایک غزوہ خیبر ہے جو سنہ سات ہجری میں پیش آیا۔ اسوقت جناب علی کی عمر انتیس برس کی تھی۔ اس تمام قصہ کا خلاصہ ابو محمد عبد الملک بن ہشام نے سیرۃ النبوۃ میں سلمہ بن الاکوع کیطرف مرفوع کرکے لکھا ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رکاب سعادت میں خیبر کو چلے میرے چچا عامر صحابہ میں یہ رجز پڑھ رہے تھے واللہ لولا اللہ ما اهتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلك ما استغنینا + وثبت الاقدام ان لاقینا + وانزل من سکینة علینا + یعنے اگر خدا ہمکو ہدایت نہ کرتا۔ نہ ہم صدقہ دیتے نہ ہم نماز پڑھتے۔ ہم تیرے فضل سے مدد چاہتے ہیں۔ پس جبکہ ہم دشمنوں کے سامنے جائیں۔ تو تو ہمارے قدم ثابت رکھیو۔ اور تو ہم پر سکون اور تسلی نازل فرمائیو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا گیا یہ عامر ہے آپنے فرمایا اے عامر اللہ تجھے مغفرت کرے۔ آپ خصوصیت سے جسکی نسبت دعا فرماتے وہ ضرور شہید ہوجاتا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر حضور ہمکو بھی عامر کے ساتھ اس دعا میں حصہ دیتے تو کیا اچھا ہوتا۔ جب ہم خیبر میں پہونچ گئے مرحب یہودیوں کا سردار قلعہ سے باہر نکلکر اپنی تلوار ہلا ہلاکر یہ رجز پڑھ رہا تھا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب تمام خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ آلات حرب میں شوکت والا ہوں دلیر ہوں تجربہ کار ہوں۔ عامر رضی اللہ عنہ اسکے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلے اور رجز کہنے لگے ؎ قد علمت خیبر انی عامر۔ شاکی السلاح بطل المغامر تمام خیبر جانتا ہے میں عامر ہوں۔ آلات حرب میں شوکت والا ہوں دلیر ہوں بے اندیشہ ہوں۔ پس عامر اور مرحب میں مارپیٹ ہونیلگی مرحب کی تلوار عامر کے گھوڑے کو لگی وہ اچھلا کہ عامر کو گرادی۔ انکو اپنی تلوار ایسی لگی جسسے رگ ہفت اندام کٹ گئی۔ اس میں انکی جان تھی۔ بعض صحابی کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے کیونکہ اپنے ہاتھ سے مارے گئے میں آنحضرت کے حضور میں روتا ہوا گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے آپنے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا حضور کے بعض صحابی کہتے ہیں آپنے فرمایا بلکہ اسکے لئے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پھر حضرت نے مجھے جناب علی بن ابیطالب کے بلانیکو بھیجا انکی آنکھیں دکھتی تھیں میں انکو لیکر آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ علم آج ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں

حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا۔ وہ اچھی ہوگئی آپنے علم انکو دیا۔ مرحب قلعہ سے باہر نکلا۔ اپنی
بڑائی ہانکنے لگا ؎ قد علمت خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب ۔ اذا اللیوث اقبلت تلھب
واحجمت عن صولة المحجب ۔ قلت حمای بدا لا یقرب ۔ اطعن احیانا وحینا اضرب ۔ ان غلب الدھر
فانی اغلب ۔ والقرن عندی بالدماء مخضب یعنے تمام خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون ۔ آلات حرب مین
شوکت رکھنے والا ہون دلیر ہون تجربہ کار ہون جبکہ معرکہ مین شیر دہاڑتے ہین ۔ آگ کے شعلے بھڑکاتے ہین
مرحب کے حملہ سے ہٹ جاتے ہین کہ بادشاہ کا حاجب ہے۔ ظاہر ہوگیا کہ میرے خوف سے کوئی نزدیک نہین آتا
کبھی مین نیزہ مارتا ہون اور کبھی تلوار ۔ اگر تمام زمانہ مغلوب بہی ہوجائے توبھی مین غالب ہون ۔ میرے
سامنے حریفون مین ٹہرا ہوا ہے جناب علی نے اسکے مقابل مین یہ رجز بیان فرمائے ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ ۔ عبل الذراعین شدید القصرہ + کلیث غابات
کریہ المنظرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن
بقاع جزرہ + اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد حزورہ + من یترک الحق یقوم
صغرہ + اقتل منکم سبعة او عشرہ + فکلھم اھل فسوق فجرہ + مین وہ ہون کہ میری ماں
نے میرا نام حیدر کہا ہے ۔ بہادری کے بیشہ کا درندہ شیر ہون ۔ قوی بازو اور سخت گردن والا
جیسے کہ ڈراونی صورت والا جنگل کا شیر ۔ مین تلوار کے بڑے پیمانے سے تمہین ناپونگا ۔ مین تمہین
ایک ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کا ایک ایک مہرہ جدا ہوجائیگا ۔ مین نیزہ کو سخت زمین مین
گاڑتا ہون ۔ مین تلوار سے کافرون کی گردن مارتا ہون ۔ بزرگ قوم سکندر مین بہرے ہوئے نوجوان
کی ضرب ہی ۔ اسکے لیے جو حق کو چھوڑتا ہے اور ذلت پر شیر تا ہے مین ان مین سے سات یا دس آدمیون کو
قتل کرونگا جو سب فاسق و فاجر ہین ۔ پہر جناب علیؑ نے ایک وار کیا اور مرحب کا سر کٹکر گرپڑا ۔ اور خدا
نے انکے ہاتھ سے فتح عطا کی +

دوسری روایت مین ہے کہ جناب علی علم لیکر کودتے ہوئے رزمگاہ کو تشریف لے گئے مین انکی خبر معلوم کرنی
کو انکے پیچھے ہو لیا ۔ آپنے قلعہ کے نیچے پتھرون مین علم گاڑدیا ۔ قلعہ سے ایک یہودی نے کہا آپ کون
ہین آپنے فرمایا مین علی بن ابی طالب ہون یہودی نے کہا تم بلندی پا نیوالے ہو موسی علیہ السلام پر
جو بات نازل نہین ہوئی ۔ جب تک کہ قلعہ فتح نہوا آپ وہان سے واپس نہ ہوئے ۔ جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ ناقل ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی کو علم دیکر روانہ کیا تو ہم بہی انکے ساتھ ہولئے جب آپ قلعہ کے پاس پہونچے قلعہ والے نکلکر آپکے ساتھ

ؔ حاجب اس زمانہ مین بادشاہ کے مقرب کا لقب ہوا کرتا تہا ۱۲

لڑنے لگا ایک یہودی نے آپکو چوٹ ماری آپنے ہاتھ سے سپر پھینکدی اور قلعہ کے دروازہ کو اٹھا کر سپر بنا لیا
اور لڑتے رہے جبتک کہ خدا نے انکو فتح دی پھر آپنے اسکو پھینکدیا ہم سات آدمی جن مین آٹھوان مین
ہی تھا اس دروازہ کو لوٹنے لگے ہمنے نہایت زور مارا لیکن وہ ہم سے نہ لوٹ سکا۔ بریدہ اسلمی
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ خیبر کے دن ابوبکر نے علم اٹھایا مگر فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر نے علم لیا مگر فتح نہوا۔ پھر آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم یہ علم ایسے آدمی کو دینگے کہ جبتک خدا اسکو فتح نہ دیگا وہ نہین
لوٹیگا۔ سب حضرت صبح کی نماز پڑھ چکے تو علم طلب کیا اور جناب علی کو بلایا انکی آنکھین دکھتی تھین پھر
حضرت نے علم انکے سپرد کیا۔ انھون خیبر کو فتح کیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ جب جناب علی
قلعہ موص کے قریب گئے خدا کے دشمن یہود انپر تیر اور پتھر پھینکنے لگے۔ آپنے انپر حملہ کیا یہانتک کہ آپ دروازہ
سے نزدیک پہونچ گئے آپکا پاؤن پہسل گیا۔ وہان پھر آپ غصہ ناک ہوکر دروازہ کی دہلیز کیطرف اترے اسکو
اکھاڑ کر چالیس گز پس پشت ڈالدیا خدا نے خیبر کو انکے ہاتھ پر فتح کردیا۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کہتا ہے کہ
مجھے اس بات سے تو تعجب پیدا نہین ہوا کہ خدا نے انکے ہاتھ سے خیبر کو فتح کیا بلکہ انکے قلعہ کے دروازہ اکھاڑنے اور
چالیس گز پس پشت پھینکدینے سے تعجب ہوا۔ اور چالیس آدمیون نے اسکے اٹھانے مین طاقت آزمائی کی
لیکن وہ نہ اٹھا سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی آپنے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ اسمین چالیس فرشتے انکو مدد کار تھے
قال علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی فی سیرۃ الحلبیۃ یروی ان علیا ضرب مرحبا فترس فوقع السیف علی الترس فقدہ وشق
المغفر والحجر الذی تحتہ والعمامتین وفلق ھامتہ حتی اخذ السیف فی الاضراس علی بن برھان الدین الحلبی الشافعی سیرۃ الحلبیہ مین لکھتے
ہین کہ جناب امیر نے جب مرحب کو تلوار لگائی اسنے سپر پر لی تلوار سپر کو چیرتی ہوئی مغفر پر پہونچی اور مغفر کو پھاڑ کر اس لوہے کی ٹکیا کو کاٹ
ڈالا جو اس مغفر کے نیچے تھی پھر اسکی دستار کو اور سر کو کاٹتی ہوئی دانتون مین پہونچ گئی +

واقعہ جمل مین جناب امیر علیہ السلام کی شجاعت

محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کی بیعت مہاجرین وانصار نے اسوقت کی جبکہ پانچ دن تک مدینہ
مین مصریون نے جناب عثمان کو قتل کرکے غوغا برپا کر رکھا تھا۔ ابو بشیر قیس بن حرب العکی انکا سرغنہ تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب بیعت
کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آتے جاتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ لوگون کا امام کے بغیر چارہ نہین آپ انسے یہ فرماتے تھے تمہارے حالات پر
مجھے دخل دینے کی ضرورت نہین جسکو چاہو اختیار کرلو مین راضی ہون لوگون نے کہا آپکے سوا ہم کسیکو نہین چاہتے اور نہ ہم آپسے زیادہ اس
بات کے لیے کسیکو حقدار جانتے ہین۔ آپنے فرمایا اگر ایسی ہی ضرورت ہے تو میری بیعت خفیہ طور سے نہین ہو سکتی بعض کہتے ہین کہ انکی یہ
باتین انکے گھر مین ہورہی تھین بعض کہتے ہین کہ بنی مبذول کے باغ مین یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ آپ مسجد مین تشریف لیگئے لوگ بیعت کرنے
لگے سب سے اول طلحہ بن عبید اللہ نے بیعت کی انکا ہاتھ احد کی لڑائی مین ٹوٹ چکا تھا حبیب بن ذویب نے کہا انا للہ وانا الیہ

الیہ راجعون پڑہا ہی ٹوٹے ہوئے ہاتھ نے بیعت کی پہر یہ بیعت پوری ہوتے ہوئے نظر نہین آتی۔ پہر انکے
پیچہے زبیر بن العوام نے بیعت کی پہر حضرت عثمان کے چند رشتہ دارون کے سوا سب مہاجر اور انصار آپکی
بیعت سے مشرف ہوئے اور جن لوگون نے آپ کی بیعت نہین کی انکے نام یہ ہین۔ محمد بن بشیر بن النعمان
۔ رافع بن خدیج ۔ فضالہ بن عبید۔ کعب بن عجرہ ۔ صہیب بن حبان ۔ اسامہ بن زید۔ آپکی بیعت ہجرت کے
پینتیسوین برس پانچوین ذی الحجہ کو جمعہ کے دن واقع ہوئی۔ نعمان بن بشیر جناب عثمان بن عفان کا
خون بہرا کرتہ جس مین کہ انکی بی بی نائلہ کی ترشی ہوئی اونگلیان ٹکی تہین جو حضرت عثمانؓ کے
قتل کے وقت انکی بی بی نے اپنے ہاتہ کو بڑہا کر قاتل کی شمشیر کو اسنے روکنا چاہا تہا اور کٹ گئی تہین
اپنے ساتھ لیکر شام کو معاویہ کے پاس چلا گیا۔ اور طلحہ و زبیر بہی بیعت سے چار مہینے کے بعد مکہ معظمہ مین
چلے گئے جناب علی نے تمام شہرون مین عامل بہیجے اور عثمان رضی اللہ عنہ کے عمال کو واپس بلا
بہیجا اور معاویہ کے بلانیکے لیئے اس مضمون کا خط لکہا۔ یہ خط امیر المومنین علی کیطرف سے معاویہ کیطرف ہے
کہ اگرچہ عثمان صاحب قرابت اور حقدار تہے مین بہی ذو قرابت اور صاحب حق ہون۔ خدا تعالی نے
مہاجرین اور انصار کی مشورت سے لوگون کی حکومت میرے گلے مین ڈالی ہے دوسرے لوگون نے بہی
انہین کی رای کی پیروی کی ہے جو کچہ کہ انکو بہلا معلوم ہوا اوسپر انہون نے عمل کیا اور جس بات سے انکو کراہت
معلوم ہوئی اسکو چہوڑ دیا تم بہت جلدی میرے پاس چلے آؤ مینے تمام عاملون کیطرف لکہہ بہیجا ہے کہ
میرا عہد انکے ساتھ ہرگز نہین ہے جو بات کہ میرے گلے پڑی ہے مین بہی انکے گلے مین ہی ڈالنا چاہتا
ہون اور اس سے مین اپنے دین اور امانت کو خریدنا چاہتا ہون۔ مجہے اس سے ہرگز چارہ نہین۔ تم
میرا خط دیکہتے ہی اپنے چند شریف دوستون کے ساتھ میرے پاس چلے آؤ جسوقت آپ اس خط کو
لکہکر فارغ ہوئے مغیرہ بن شعبہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے۔ اور کہنے لگے یا امیر المومنین یہ خط کیسا
ہے۔ آپنے فرمایا مینے معاویہ کو لکہا ہے اور انکو اپنے پاس بلایا ہے۔ قاصد کے ہاتہ بہیجنا چاہتا
ہون مغیرہ نے کہا یا امیر المومنین اگر آپ قبول فرماوین تو مین آپکو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا بیان کرو۔ مغیرہ نے عرض کیا معاویہ کے سوا آپسے کوئی بگڑ نہین سکتا۔ اسکے قبضہ مین
شام کا ملک ہے۔ اور وہ حضرت عثمانؓ کا ابن عم اور انکا عامل ہے۔ آپ مدت اس کو کسی لیسے
عہد کی بابت کہلا بہیجین کہ وہ آپ کی اطاعت کرے۔ جب آپکے پاؤن خوب جم جائین پہر جو آپ
کی رای ہو سو کرین۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مجہے اس بات سے خدا تعالی کا حکم روکتا ہے۔ کہ گمراہ کرنے
والون کو اپنا دوست بناؤ خدا کی قسم ہے پروردگار مجہکو ہرگز مددگار بنتا ہوا نہین دیکہے گا۔

بلکہ جس امر پر کہ مین ہون ہی کیطرف مین اسکو کہینچون گا۔ اگر اسنے مان لیا بہتر۔ ورنہ خدا کے پاس میرا اور اسکا
انصاف ہوجائیگا۔ مغیرہ آپکے پاس سے اٹہا اور کہنے لگا آج آپ ٹہیرے رہین اور کل تک صبر کرین مین کل
آپکے پاس آؤنگا یہ دیکہا جائیگا کہ کیا کرنا چاہیے دوسرے دن مغیرہ نے کہا کہ یا امیرالمومنین کل جو کچہ کہ مینے
عرض کیا تہا سو کیا تہا مگر آپنے اُسے نہین مانا تہا جب مین رات کو سونے کے لیے لیٹا تو خیال کیا کہ آپ ہی
کی راے ٹہیک ہے آپنے جو کچہ کہ لکہا ہے معاویہ کیطرف بہیجدین اگر وہ آپکے پاس چلا آئے تو بہتر ورنہ آپ اُسکو معزول
کردین کیونکہ یہ بات شوکت کے مناسب ہے آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی مین ایسا ہی کرونگا یہ کہکر مغیرہ آپکے
پاس سے چلا گیا ابن عباس کہتے ہین جب لوگ بیعت کر چکے مین جناب امیر کیخدمت مین گیا دیکہا مغیرہ خلوت مین
جناب امیر علیہ السلام باتین کر رہا ہے جب وہ چلا گیا مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ آپسے کیا کہتا تہا۔
آپنے فرمایا مغیرہ کل میرے پاس آکر کہنے لگا کہ آپ حضرت عثمان کے عمال معاویہ اور عمرو بن عاص کو عہدے
سے معزول نکرین جب تک کہ لوگون کی شورش فرو ہوجاے پہر ان مین سے جسے چاہین آپ معزول کرین مینے
اس سے انکار کیا اور یہ کہا کہ مین دین مین ہرگز سستی نہین کرسکتا۔ پہر کہنے لگا کہ آپ جسکو چاہین معزول
کرین لیکن معاویہ کو برقرار رہنے دین کیونکہ شام کے لوگ اسکے مطیع ہین اور اسکے کہنے پر عمل کرتے ہین
اور صاحب جرأت ہے اور اسکے قائم رکہنے مین آپکے لیے قوی حجت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
اپنے عہد خلافت مین اسکو حاکم شام بنایا ہے۔ مینے کہا خدا کی قسم ہے وہ لوگ دو دن بہی اسکی مدد نہین
کرسکتے مغیرہ میرے پاس سے اٹہکر چلا گیا مجہے معلوم تہا کہ وہ اپنے ذہن مین ضرور یہ خیال کرتا ہے کہ میری راے
ٹہیک نہین۔ اب پہر لوٹ کر آیا تہا اور کہتا تہا مینے پہلی مرتبہ آپکو جو کچہ مشورہ دیا تہا۔ آپنے میری راے سے
مخالفت کی تہی مینے یہ خیال کیا کہ جو آپکی راے مین آیا ہے آپ وہی کرینگے اب مین بہی آپکی راے کے
ساتہ اتفاق کرتا ہون آپ جسکو چاہین معزول کرین اور جسکو چاہین متولی بنائیں۔ اللہ تعالی آپکے لیے
کفایت کرنیوالا ہے۔ یہ امر شوکت کے مناسب ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مینے جناب امیر سے عرض کیا مغیرہ
نے پہلی مرتبہ آپسے بطور نصیحت کہا تہا۔ دوسری مرتبہ دہوکا دیا ہے۔ آپنے فرمایا پہلے مرتبہ اوسنے مجہے کیونکر
نصیحت کی تہی مینے عرض کیا معاویہ اور اسکے دوست صاحب دنیا ہین جب آپ انکو انکے عمل پر قائم رہنے
دینگے تو وہ آپکے حال کے متعرض نہین ہونگے اور جبکہ آپ انکو معزول کرینگے تو وہ یہ کہینگے کہ جناب امیر نے
ہمارے خلیفہ کو قتل کرکے خلافت کو بغیر حق کے لے لیا ہے اور شام کے لوگون کو آپکی طرف سے بگاڑ دینگے علاوہ اسکے
سوا مین طلحہ اور زبیر سے بہی مطمئن نہین کہ وہ بہی آپسے بگڑے ہوئے ہین میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ
معاویہ کو معزول نکرین جبتک وہ بیعت کرے تو آپ اسکو اسکی جگہ سے اکہاڑ سکتے ہین جناب امیر نے فرمایا

مین تلوار کے سوا اور کسی چیز سے اسے جواب نہین دونگا مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ بہادر آدمی ہین لیکن
لڑائی مین آپ کی رای ٹہیک نہین آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہی کہ لڑائی فریب کی ہے
آپ نے فرمایا سچ ہے مینے کہا اگر آپ میرا کہنا مانین تو مین انکے آنے کے بعد ان سے آپکی حسب منشا ایسا
معاملہ کرونگا کہ وہ پیچھے پہر کر نہ دیکھہ سکین گے اور آپ پر بہی کوئی الزام وارد نہ ہوگا۔ آپنے فرمایا ای ابن
عباس مین تیرے اور معاویہ کے بہروسہ پر نہین۔ پہر مینے عرض کیا اچہا آپ میری دوسری بات مانین
اور دروازہ بند کرکے اپنے گہر مین بیٹہہ رہین۔ عرب کے تمام لوگ دوڑ دہوپ کرینگے آپکے سوا کسی کو
خلافت کا حقدار نہین پائینگے آپ ان لوگون سے لڑائی نکرین ورنہ حضرت عثمان کا خون آپکے سر تہوپا جائے
گے۔ آپنے انکار کیا اور فرمایا تم میرا خط لیکر شام کو چلے جاؤ مین تمکو وہان کا حاکم کرتا ہون۔ ابن عباس
نے کہا میرے نزدیک یہ رای ٹہیک نہین۔ معاویہ بنی امیہ مین سے ہے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم
اور عامل ہے۔ مین ہرگز اسسے مطمئن نہین۔ وہ عثمان کے بدلے میری گردن ماردیگا۔ اور اگر اس سے زیادہ
میرے حق مین احسان کریگا تو مجھے قید کرلیگا اور آپ کی قرابت کی وجہ سے ضرور مجھہ پر تشدد کرے گا
جب اس نے مجہہ پر ہاتہ ڈالا تو گویا آپ پر ہاتھ ڈالا آپ اپنے خط کو کسی دوسرے کے ہاتھ اسکے پاس
بہیجدین اور اسے یہان بلالین دیکہیں وہ کیا جواب دیتا ہے جناب امیر علیہ السلام نے سبرۃ الجہنی کو
خط دیکر معاویہ کے پاس بہیجا۔ جب اسنے معاویہ کو خط دیا تو معاویہ نے پڑہکر تین مہینے تک کوئی اسکا جواب
نہ دیا۔ جب حضرت عثمان رض کی شہادت کو پورے تین مہینے کا عرصہ گذرچکا تو ماہ صفر کے آخری دنون مین
معاویہ نے بنی عبس کا ایک آدمی بلایا اور اسکو ایک سادہ خط دیکر کہا۔ کہ تو مدینہ مین ڈیکو داخل ہوجیو
اور لوگون کے سامنے جناب امیر کو یہ طومار دیدیجیو اسنے مدینہ مین پہونچکر جناب امیر کو طومار دیدیا۔
آپنے جب اسکو کہولا تو بالکل سادہ پایا آپنے اس سے فرمایا تیرے پیچھے شام کے باشندون کا کیا حال
ہے قاصد نے عرض کیا یا امیر المومنین اگر آپ مجھے امان عطا فرمائین تو مین عرض کرسکتا ہون
آپنے فرمایا قاصد کبھی قتل نہین کیا جاتا وہ کہنے لگا مین اپنے پیچھے ایک ایسی قوم کو چھوڑ آیا ہون جو
یہ کہتے تہے کہ ہم قصاص کے بغیر کسی طرح سے رضی نہین ہونگے مینے ساٹھہ ہزار آدمی کو حضرت عثمان کی
کرتے کے نیچے روتے ہوی چہوڑا ہے اور وہ قمیص دمشق کی مسجد کے منبر پر رکہا ہوا ہے اس مین حضرت
عثمان کی بیوی نائلہ کی انگلیان بہی لگی ہوئی ہین جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ مجہہ سے عثمان کے
خون کے طلبگار ہین عثمان کے قاتلون کو خدا خراب کرے۔ خدا جس امر کا ارادہ کرتا ہے اسکو اسکی
حد تک پہونچاتا ہے عبسی نے کہا مجھے امان ہے۔ آپنے فرمایا جلد جا تجھے امان ہے۔ وہ وہان سے نکلکر

چلا گیا۔ لوگ باہم گفتگو کرنے لگے اس کہتے اور کہتے کے قاصد کو ایسی باتین کرنا کیا مناسب تھا۔ واللہ اگر امیر المومنین اسکو امان نہ عطا فرماتے ہم اسکو ضرور قتل کر ڈالتے۔ پھر جناب امیر علیہ السلام نے اہل شام کے ساتھ لڑائی کا سامان کیا۔ اور محمد بن حنفیہ کو علم دیا۔ اور عبداللہ بن عباسؓ کو میمنہ کی فوج اور عمرو بن سلمہ کو میسرہ اور ابا لیلے عامر ابن الجراح کو لشکر کا مقدمہ سپرد کیا۔ قثم بن عباسؓ کو اپنے پیچھے مدینہ کا حاکم بنایا اور عراق مین جناب عثمان کے حاکم قیس بن سعد کو اور کوفہ مین ابو موسی اشعری کو لکھہ بھیجا کہ اہل شام کی لڑائی پر لوگون کو آمادہ کرین اہل مدینہ سے فرمایا خدا تعالی کی محبت کے پورا کرنے مین تمہاری امیر کو ہر طرح سے عصمت حاصل ہے تم اسکی اطاعت کرو اور اپنے دلکو غم اور غصہ مین نہ ڈالو اور اس سے سرکش نہ بنجاؤ۔ شاید پروردگار تمہاری پریشانی کو جمعیت سے بدل دے اور اس خرابی کے بدلے کہ اس قوم نے تمہاری حق مین سوچ رکھی ہے تمہین نیکی پہنچائے جناب امیر علیہ السلام لشکر کو شام کیطرف لیجانیکا تہیہ فرما رہے تھے کہ طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے برخلاف ہوجانیکی خبر ملی اور معلوم ہوا کہ وہ بصرہ کیطرف جانا چاہتے ہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ جب طلحہ اور زبیر مدینہ سے مکہ مین چلے آئے جناب ام المومنین حضرت عائشہ نے جو ایام حج کیوجہ سے مکہ مین فروکش تہین انسے پوچھا کہ مدینہ طیبہ مین کیا ہو رہا ہے۔ دونون صاحبون نے عرض کیا ہم دونون لوگون کے غوغا کی وجہ سے مدینہ سے بھاگ آئے ہین وہان کے لوگ نہ حق کو پہچانتے ہین اور نہ باطل سے پرہیز کرتے ہین۔ اور نہ ایسے امور سے آپنے آپکو باز رکھتے ہین۔ ام المومنین نے کہا اس غوغا کے فرو کرنے کے لئے ہمکو تجویز کرنا چاہیے طلحہ اور زبیر نے کہا یہ ہم سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا ہم بھی شام کو چلے جائین اور معاویہ سے جا ملین۔ ابو عامر انہین دنون مین جناب عثمان کے قتل کے بعد بصرہ سے مکہ مین آیا ہوا تھا۔ کہنے لگا تمکو شام مین جانیکی ضرورت نہین وہان معاویہ کافی ہے۔ تمکو بصرہ مین جانا چاہیے۔ مجھے وہان رسوخ حاصل ہے اور بصرہ کے لوگ طلحہ کیطرف گرویدہ ہین۔ اور ہم مین طلحہ لائق بھی ہین۔ بصرہ کیطرف جانیکے لئے سب کی رائے قرار پائی۔ جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی انکے ساتھ جانیکو آمادہ ہوئین عبداللہ بن عمر کو بھی ہمراہی کے لیے کہا گیا مگر انہون نے انکار کیا اور کہا کہ مین مدینہ والون کے ساتھ ہون جو کچھ وہ کرینگے مین بھی وہی کرونگا۔ اسلیے وہ مکہ مین ٹھیرے رہے۔ جناب ام المومنین حفصہؓ نے بھی انکے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انکے بھائی عبداللہ بن عمر نے انکو روک لیا۔ یعلے بن منبہ نے جو یمن مین حضرت عثمان کا عامل تھا اور انکے قتل کے بعد مکہ مین آیا ہوا تھا ایک ہزار درہم اور سات سو اونٹ انکے پاس بھیجے اور مکہ مین منادی کرا دی کہ ام المومنین عائشہؓ و طلحہؓ اور زبیر بصرہ کو جانیوالے ہین جو شخص دین کی عزت کے لیئے لڑنا اور حضرت عثمان کے خون کا بدلا لینا چاہتا ہے اور اسکے پاس سامان اور سواری نہو

وہ ہمارے پاس آجائے۔ چھ سو شتر سوار اور ایک ہزار پیادہ باشندگان مکہ اور مدینہ کے انکے ساتھ ہولئے
انکے سوا اور بھی لوگ انکے ہمراہ ہوگئے جنکی تعداد تین ہزار کے قریب پہونچ گئی۔ یعلے بن منبہ نے جناب
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سواری کو ایک اونٹ دیا جسکا نام عسکر تھا۔ دو سو دینار کے بدلے اس
کو خریدا تھا اس اونٹ کی نسبت بعض یہ روایت کرتے ہین کہ عرینہ کے ایک آدمی کے پاس تھا۔ وہ بیان
کرتا ہے کہ مین ایک روز اس اونٹ پر سوار تھا کہ مجھے والی ابن الحباب ملا۔ اور کہنے لگا۔ تو اس اونٹ
کو بیچے گا۔ مینے کہا ہان مین بیچتا ہون۔ اس نے قیمت پوچھی مینے ہزار درہم بتائی اس نے کہا تو دیوانہ
تو نہین مینے کہا کیون۔ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین اسپر سوار ہو کر کسی کے پیچھے نہین دوڑا
کہ مینے اسے نہ پالیا ہو۔ اور سپر کسینے .. پیچھا نہین کیا کہ مین اس سے گم نہ ہوگیا ہون۔ اس نے کہا
تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ہم یہ اونٹ کس کے لیے مانگتے ہین۔ ہم اسے جناب ام المومنینؓ کی سواری کیواسطے
مانگتے ہین۔ تو مینے کہا تم بلا قیمت لیلو۔ وہ کہنے لگا نہین بلکہ تو میرے ساتھ ایک آدمی کے پاس چل
وہ تجھے ایک ناقہ اور درہم دیدیگا۔ مین اسکے ساتھ گیا۔ انھون نے مجھے چھ سو درہم اور ایک اونٹنی اسکے
عوض عطا کی۔ ام الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی عبد اللہ بن عباس کی والدہ ماجدہ نے جہینہ
کے بدوؤن مین سے ایک آدمی کو اجرت دیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین اس خبر کے پہونچانیکو بھیجا
کہ ام المومنینؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ بصرہ کی طرف گئے ہین۔ پھر جناب ام المومنینؓ نے مکہ سے برآمد ہو کر منزل
کیطرف کوچ کیا۔ جب نماز کا وقت آیا مروان بن الحکم اذان کہکر طلحہؓ و زبیرؓ کے پاس گیا اسوقت اندونو
کے بیٹے انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگا تم دونون مین سے مین کس ایک کو امیر ہونیکا سلام
کہون اور نماز کا اذن کس سے لون عبد اللہ بن الزبیرؓ نے کہا میرے باپ سے اور محمد بن طلحہؓ نے کہا میرے
باپ سے یہ بات جناب ام المومنین عائشہؓ تک پہونچی انھون نے مروان سے کہلا بھیجا کیا تو ہماری بات کو
بگاڑنا چاہتا ہے۔ عبد الرحمن بن عتاب نماز پڑھائین معاذ بن جبل کہتے ہین کہ اگر مروان ظفریاب
ہوجاتا تو ضرور ہم آپس مین لڑ مرتے۔ نہ زبیر طلحہ کو اور نہ طلحہ زبیر کو چھوڑنے والا تھا جناب ام المومنینؓ
کے ساتھ اور امہات المومنین بھی انکے وداع کرنے کے واسطے مکہ سے ذات عرق تک نکلی تھین
اسلام کیحالت پر رونے لگین اور انکے ساتھ تمام لوگ رونے لگے۔ اس دن سے زیادہ کوئی رونے
کا دن نہین دیکھا گیا اسلیئے اسکا نام یوم النحیب کہا گیا۔ پھر وہ لوگ بصرہ کو نکلے اور جناب امیر علیہ
السلام اپنے لشکر لیکر ربیع الاول سنہ ۳۶ چھتیس ہجری کی آخری تاریخون مین شام کے قصد پر مدینہ
سے باہر نکلے۔ آپ ابھی روانگی مین تھے کہ ام الفضل کے قاصد نے پہونچکر خبر دی کہ طلحہ و زبیر اور ام

المومنین عائشہ بگڑ کر مکہ سے بصرہ کو چلی گئی ہین۔ جب آپکو یہ خبر ملی اکابر اہل مدینہ کو بلا کر آپنے انکے سامنے
خطبہ پڑہا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد بیان فرمایا کہ سیبات کا انجام بخیر نہین ہوتا جب تک کہ خدا اسکی ہدایتی
نکرے بس تم خدا کی مدد کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے سب کام اچھے کر دیگا۔ جناب علیؑ نے یہ
فرما کر شام کیطرف سے اعراض فرمایا اور بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تاکہ طلحہ و زبیر کے بصرہ مین پہونچنے سے
پہلے رستے مین انکو جا لین اور انکو واپس کر لائین یا ان سے جنگ کرین۔ جب آپ ربذہ مین پہونچے تو آپ
کو خبر ملی کہ وہ بصرہ کی میدان سے نزدہ گئے ہین۔ علقمہ بن وقاص اللیثی کہتا ہے کہ جب اہل بصرہ طلحہ او زبیر
سے بیعت کر چکے تو مین طلحہ سے ملا اکثر مین اسنے علیحدہ ملنا اچھا سمجھتا تھا دیکھا کہ اکثر وہ اپنی داڑہی کو پکڑے
ہوئے خلوت مین متفکر بیٹھے رہتے ہین مینے اسنے کہا یا ابا محمد مین آپکو ہمیشہ خلوت مین شگفتہ پایا کرتا
تہا اب دیکھتا ہون کہ آپ اپنی داڑہی کو پکڑے ہوئے متفکر بیٹھے رہتے ہین اگر کوئی بری بات تمہارے
پیش آئی ہے تو کوئی نیک امر اختیار کر لو۔ مجہ سے کہنے لگے کہ حضرت عثمان کے حق مین مجہ سے خطا ہو چکی ہے
جسکی توبہ مین سوا اسکے نہین جانتا کہ انکے خون کے طلب مین میرا خون بہایا جائے۔ مینے کہا آپ اپنے بیٹے
محمد کو واپس بھیجدین آپکی زمین ہے اور عیال بھی ہے اگر آپ پر کوئی حادثہ وارد ہو تو وہ آپکے بعد آپ کی زمین
اور عیال کی خبر گیری کر سکے کہنے لگے شاید وہ تیری بات مان لے۔ مینے محمد کے پاس جا کر کہا کہ اگر کوئی
حادثہ تیرے باپ پر نازل ہوا اور تو زندہ رہے تو تو اسکی زمین اور عیال کی خبر گیری کر سکتا ہے اس نے کہا مین اپنے
باپ سے سوا اسکی واپسی کے لیئے طلب نہین کر سکتا۔ روایت ہے کہ طلحہ ان دنون مین کہا کرتے تھے کہ ہم قبل سے
اکثر اس فتنہ کے باتین کیا کرتے تھے انکے دوستون مین سے کسی نے کہا آپ اسکا نام فتنہ رکھتے ہین اور
خود اس مین پڑتے بھی ہین۔ کہنے لگے مجہ پر سخت افسوس ہے۔ کبھی ہم فتحیاب بھی ہوئے ہین اور کبھی نہین
بھی ہوئے مگر کبھی ایسا واقعہ پیش نہین آیا کہ مینے اس مین اپنے قدم دہرنے کی جگہہ کو نہ معلوم کر لیا ہو
مگر مین اس معاملہ مین نہین جانتا کہ مقبل ہون یا مدبر۔ شہاب ابن طارق کہتا ہے کہ جناب امیر جنگ جمل کے
لیئے تشریف لائے اور ربذہ مین فروکش ہوئے آپ کے لشکر مین میرا ایک رفیق تہا مین اسکے ملنے کے لیئے گیا اور
جناب امیر علیہ السلام کی تشریف آوری کی وجہ پوچھی اس نے بیان کیا کہ طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین
عائشہ حضرت امیر سے برخلاف ہو کر بصرہ کیطرف چلی گئی ہین اور وہ لڑنے پر آمادہ ہین۔ مینے اپنے جی مین
کہا۔ اگر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریین اور جناب ام المومنینؓ کے ساتھ جنگ کرون تو
یہ ایک امر گران معلوم ہوتا ہے اور اگر جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ جنگ کرون تو یہ بھی مشکل ہے کیونکہ
وہ سب مومنون سے اولی ہین۔ اسی اثنا مین مین اپنے دوست کے پاس سے اٹھکر جناب امیرؑ کے خدمت مین گیا

اور سلام عرض کیا۔ آپنے سلام کا جواب ارشاد فرمایا مین آپکے پاس بیٹھ گیا۔ آپنے میری جانب متوجہ
ہوکر ان لوگون کا تمام تذکرہ بیان فرمایا جب آپ اس قصہ کو بیان کر چکے تو آپنے نماز کا حکم دیا۔ اور ہمارے
ساتھ ظہر کی نماز ادا کی پہر لوٹ کر بیٹھ گئے جناب حسن علیہ السلام اٹھکر انکے سامنے جا بیٹھے اور رو رو کر کہنے
لگے مینے آپ سے عرض کیا تھا مگر آپنے نہ مانا مینے پہر عرض کیا تھا۔ اب دیکھیے کہ آپ کل کیسے تنگ موقع
مین لڑینگے اور کوئی آپ کا مددگار نہ ہوگا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہو تو سہی کیا بات ہے تم ہمیشہ لڑکیون کی
طرح سے روتے ہو۔ تمنے کیا ایسی بات کہی تھی کہ جسکی نسبت تمہارا زعم ہے کہ مینے اسے نہین مانا جناب
حسنؑ نے عرض کیا جب لوگون نے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گہر کو گہیر رکہا تھا تو مینے عرض کیا تہا
کہ آپ یہان سے کسی سمت کو چل دین جب یہ لوگ جناب عثمان کو قتل کرینگے تو ضرور آپ کو ڈہونڈینگے
اور آپ کی بیعت کرینگے۔ لیکن آپنے نہ کیا۔ پہر جب حضرت عثمان شہید ہوگئے اور لوگ آپسے بیعت
کرنے کو آئے مینے عرض کیا کہ جب تک آپکے پاس تمام عرب کے قاصد نہ آجائین آپ بیعت نہ لین۔ پہر
جب طلحہ و زبیر بیعت کے لیے آئے تو مینے کہا کہ آپ انکا کہنا نہ مانین اگر تمام امت اجماع کرے تو آپ
بیعت قبول کرین اور اگر اختلاف واقع ہو تو آپ قضائے الٰہی پر راضی رہین۔ جناب امیر علیہ السلام
نے کہا واللہ مین گفتار نہین بننا چاہتا کہ جب آدمی اسکے بہٹ مین گہستا ہے تو اسکو حیران کرکے اسکے
پاؤن مین سے ڈالتا ہے اور زبان بزبان پکار کر اسکی نسین کاٹ دیتا ہے تیرا باپ تو مدبر کو مقبل سے
اور عاصی کو مطیع سے اور مخالف کو فرمان پذیر سے لڑاتا ہے پہر خدا جو چاہے سو کرے پہر جناب امیرؑ نے ربذہ
مین طلحہ و زبیر کیطرف خط لکہا۔ کہ ای طلحہ اور اے زبیر تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ جب تک لوگون نے
میری بیعت کا ارادہ نہین کیا مینے بہی انکا قصد نہین کیا۔ تم دونون نے کسی کے رعب سے دبکر بیعت
نہین کی اے زبیر تو تو شہسوار قریش ہے اور اے طلحہ تو تو شیخ المہاجرین ہے۔ قبل اسکے کہ تم امر
بات مین پڑتے اسکا چہوڑ دینا تمہارے لیے زیبا تہا۔ عثمانؓ کے بیٹے موجود ہین وہ عثمان کے ولی ہین
اور انکے خون کا مطالبہ کر سکتے ہین تم دونون مہاجرین مین سے ہو۔ تم اپنی والدہ کو گہر سے باہر
کہینچ لائے ہو جس مین کہ خدا نے اسے قرار سے بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ تمہارے لیے کافی
ہو۔ والسلام۔ اور جناب ام المومنین عائشہؓ کو یہ خط علیحدہ لکہا کہ آپ کو اپنے گہر سے ایسے امر
کی طلب کے لیے باہر نکلنا زیبا تہا۔ جو آپ کی شان کے مناسب ہوتا۔ اسپر آپکا یہ زعم ہے کہ اصلاح
بین الناس کے سوا آپ کی اور کوئی مراد نہین۔ بہلا آپ یہ تو بیان کرین کہ عورتون کو لشکر کی
سپہ سالاری سے کیا سروکار ہے۔ آپ اپنے زعم مین جناب عثمانؓ کے خون کا مطالبہ کر رہی ہین

عثمان بنی امیہ مین سے تہے آپ بنی تمیم مین سے ہین جسنے کہ آپ کو اس امر کے لیئے گہر سے باہر نکالا ہے اور ایسا
برانگیختہ کیا ہے وہ ایک بہاری گناہ کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ خدا سے ڈرین اور اپنے گہر کو لوٹ جائین
اور رشتہ کا لحاظ رکہین۔ پہر جناب امیر علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر اور محمد بن جعفر کو اہل کوفہ کیطرف خط
دیکر روانہ کیا اور اس مین لکہا کہ مینے تمکو سب شہرون کے باشندون مین سے انتخاب کیا ہے اور جو امر
کہ اسوقت حادث ہوا ہے اسکے لیے مینے تمہاری طرف توجہ کی ہے پس تم خدا کے دین کے اعوان اور
انصار بنو۔ اور ہماری ساتہہ آمادہ ہو جاؤ شاید کہ اس امت مین پہر اصلاح عود کر آئے اور ہم لوگ
ایک دوسرے کے بہائی بنجائین تو دونون محمد کوفہ کیطرف روانہ ہوئے۔ اور جناب امیر لوگون مین خطبہ پڑہنے
کو کہڑے ہوئے اور ارشاد کیا کہ پروردگار نے اسلام کی وجہ سے ہمین عزت دی ہے اور ہمارا قدر بلند
کیا ہے اور ذلت اور باہمی نفرت اور عداوت کے بعد اسی کی وجہ سے ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے پس
جب تک کہ خدانے چاہا لوگ اسپر چلتے رہے اسلام انکا دین اور حق انکا مذہب اور قرآن انکا پیشوا رہا
یہانتک کہ یہ ان لوگون کے ہاتہ مین آپہنسا جنکو کہ شیطان نے بہلایا ہے اور وہ ضرور اس
امت کو بہلانیوالا ہے جسطرح سے اس امت سے پہلی امتون مین پہوٹ پڑی ہے اس امت مین
بہی ضرور پڑیگی۔ ہونیوالے شر سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین (اسکو دو بار کر) فرمایا ہونیوالی بات ضرور
ہوکر رہے گی اور عنقریب یہ امت تہتر فرقون مین بٹجائیگی جن میں ایک کے سوا سب جہنمی ہونگے پس
تم اپنے دین کی تکریم کرو اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو اپنا شعار بناؤ۔ اور انہین کی سنت کا
اتباع کرو۔ اور جو مشکل کہ پیش آئے تمکو اس مین قرآن کیطرف رجوع کرو۔ جو کچہ کہ قرآن جتلائے اسے
مانو اور جسسے انکار کرے اسے چہوڑ دو اور اسپر خوش رہو کہ اللہ تمہارا رب اور اسلام تمہارا دین اور
محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری نبی ہین اور قرآن کے منصف اور پیشوا ہونے پر رضی رہو۔ پہر آپ
ربذہ سے ذی قار کی طرف روانہ ہوئے اور دونو محمد کوفہ مین پہنچ گئے ابوموسی کو خط دیا انہون نے
سب کے سامنے پڑہا اور کچہ جواب نہ دیا۔ رات کو ذوی الحجے کے لوگ اکٹہے ہوکر ابوموسے کے پاس
گئے اور پوچہا کہ روانہ ہونے کی نسبت تمہاری کیا راے ہے ابوموسی نے کہا آج تو نہین مین کل
اپنی راے بیان کرونگا۔ دوسرے روز ابوموسی نے منبر پر چڑہکر بیان کیا کہ دو امر ہین ایک آخرت
کے واسطے گہر مین بیٹہے رہنا۔ اور دوسرا دنیا کے واسطے گہر سے باہر نکلنا جوان دونون مین آسان
سمجہو اسے اختیار کرو پس لوگون مین سے ان دونون محمدون کے ساتہ کوئی چلنے کے لیئے
آمادہ نہ ہوا۔ اور وہ دونون غصہ مین آکر ابوموسی سے سخت و سست کہنے لگے ابوموسی نے کہا

کہ ابھی تک عثمان کی بیعت میری اور تمہارے آقا کے گلے مین پڑی ہوئی ہے اگر لڑائی سے چارہ نہین توجب
تک کہ عثمان کے قاتلوں سے جہان کہین کہ ہون فراغت حاصل نہو جائے۔ کوئی نہین لڑ سکتا۔ دونون محمد وہاشم
سے جناب امیرؑ کی خدمت مین واپس چلے آئے اور ساری خبر بیان کی۔ آپنے اشتر سے فرمایا تو ہماری طرف
سے ابو موسی کے پاس جا اور اسکی بات پر اعتراض وارد کر تیری رائے کے سوا ابو موسی کوفہ کے عمل پر نہین رہ
سکتا جناب حسن کو بھی اپنے ساتھ لیجا اور اس فساد کی اصلاح کر جناب حسن اور اشتر ایسے وقت مین کوفہ مین
پہونچے کہ اسوقت لوگ مسجد مین جمع تھے اور ابو موسی انہین خطبہ سنا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے
لوگو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وہی لوگ ہین جو شرفیاب صحبت ہوئے ہین پس وہی لوگ ان
لوگون سے کہ جنکو شرف صحبت حاصل نہین ہوا خدا اور رسول کا زیادہ علم رکھنے والے ہین۔ تم کو نصیحت
کرنا ہمارا فرض ہے یہ فتنہ سخت ہے۔ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب ایک فتنہ
پیدا ہونیوالا ہے کہ بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا
خدا تعالی نے ہمکو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے اور ہمارا خون اور مال ایکدوسرے پر حرام کیا ہے
جناب حسن علیہ السلام نے کھڑے ہوکر ابو موسی سے فرمایا اے بوڑھے تیری ماں مرے ہمارے عمل سے علیحدہ
ہوجا۔ ابو موسی نے عرض کیا آپ آج کی شب مجھے مہلت دین۔ جناب حسن علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر
خطبہ ارشاد کیا اے لوگو۔ تم اپنے امیر کی دعوت مانو اور اپنی بھائیون کیطرف دوڑو۔ امیر المومنین
فرماتے ہین مین ان دو راہون مین سے ایک راہ پر نکلا ہون یا ظالم ہون یا مظلوم اگر مظلوم ہوا تو جو شخص میری مدد کریگا خدا
تعالی اسکی مدد کریگا۔ اور اگر ظالم ہون تو مجھے پکڑیگا۔ خدا کی قسم ہے طلحہ و زبیر وہ ہین جنہوں نے
سب سے پہلے مجھسے بیعت کی ہے اور وہی سب سے پہلے لڑائی کے لیے نکلے ہین آیا مینے کسی کے مال
مین ہاتھ ڈالا ہے یا خدا کے کسی حکم کو بدلا ہے۔ پس تم جلدی کرو۔ اور اچھی بات کو مانو۔ اور بری بات
سے بچو۔ عمار بن یاسر نے بھی یہی گفتگو کی۔ امام بخاری جامع صحیح مین ابن مریم عبداللہ بن زیاد سے روایت
کرتے ہین کہ جب طلحہ و زبیر اور ام المومنین عائشہ بصرہ کیطرف چلی گئی جناب امیرؑ نے عمار بن یاسر اور
اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام کو کوفہ مین ہمارے پاس بھیجا جناب حسن نے منبر پر چڑھکر اور عمار بن یاسر
نے منبر کے نیچے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بصرہ کو چلی گئی ہین۔ خدا
کی قسم ہے وہ دنیا و آخرت مین تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین خدا نے اسوقت تمکو امتحان
مین ڈالا ہے کہ تم علیؑ کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنینؓ کی اور ہر اشتر ہر ایک قبیلہ اور جماعت کو دعوت
کرنے لگے۔ لوگ بھی انکی دعوت کو قبول کرنے لگے۔ ہند بن عمر نے کھڑے ہوکر اپنی قوم سے کہا امیر المومنین

نے ہمکو بلایا ہے اور اپنے فرزند ارجمند کو بھیجا ہے۔ ہمکو انکی بات پذیرا کرنی چاہیئے۔ اور انکے حکم کو
ماننا چاہیئے اور اپنی راے سے مدد دینا چاہیئے تم انکے ساتھ جلد چلو۔ حجر بن عدی نے کہا اے لوگو امیرالمومنین
کی دعوت کو قبول کرو تم سبکدوش ہو یا زیر بار جس حالت میں ہو دوڑ کر چلو۔ تم سب میں سے اول میں رفاقت کا
فرمان پذیر ہوں۔ جناب حسنؑ نے فرمایا اب ہم روانہ ہوتے ہیں جو شخص خشکی کے رستہ سے آنا چاہتا ہو وہ ہمارے ساتھ چلے
ورنہ دریا کی راہ سے ہمارے پاس پہونچ جاے۔ نو ہزار آدمی خشکی کے رستے سے انکے ہمراہ ہو لیئے اور دو ہزار
آٹھ سو دریا کی رستہ سے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں پہونچے آپنے عبداللہ بن عباسؓ
رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوار صاحبوں کے ساتھ انکی ملاقات کی اور آؤ بھگت کر کے فرمایا۔ اے کوفہ والو
تمنے عجم کے بادشاہوں کو قتل کیا ہے اور انکے جنگجوں کو توڑ پھوڑ کر انکی میراث چھین لی ہے۔ ہم نے تم کو
اسلیئے بلایا ہے کہ تم ہمارے اور ہمارے اہل بصرہ کے بھائی بندوں کے درمیان گواہ بنے رہو۔ اگر وہ لوٹ
جائیں تو بھی ہماری مراد ہے۔ اور اگر وہ ہٹ کرینگے تو ہم ان سے مدارا پیش آئینگے یہانتک کہ وہ ہم پر
ظلم شروع کریں۔ میں کوئی رفع فساد کے واسطے اصلاح کی بات انپر صرف کرنے سے باقی نہیں چھوڑونگا
پھر آپنے قعقاع رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اہل بصرہ کے پاس جانیکا حکم دیا۔ قعقاع آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کرام میں سے تھے ان سے جناب امیرؑ نے فرمایا تم جاکر طلحہ و زبیر کو خدا سے ڈراؤ اور ان دونوں
کو الفت اور جماعت کیطرف دعوت کرو اور فرقت اور منافرت کی برائی جتلاؤ۔ تمہارے جیسا آدمی خود
جانتا ہے کہ ایسی معاملات میں کیا کرنا چاہیئے۔ قعقاع بصرہ میں پہونچے اور اول جناب ام المومنینؓ کی خدمت
میں گئے اور سلام کے بعد عرض کیا اے مادر مہربان اس شہر میں آپکی تشریف آوری کا کیا باعث ہے
جناب ام المومنینؓ نے فرمایا۔ میرے بیٹے میرا آنا صرف لوگوں میں اصلاح قائم کرنے کے لیے ہوا ہے قعقاع
نے کہا آپ طلحہ و زبیر کو میرے پاس بلادیں تاکہ میں آپکے مواجہ میں انسے گفتگو کروں جناب ام المومنینؓ نے
انکو بلا بھیجا جب وہ خدمت میں حاضر ہوئے قعقاع نے ان سے کہا میں نے جناب ام المومنینؓ سے تشریف آوری
کا باعث پوچھا تھا۔ آپنے فرمایا کہ میرا آنا صرف لوگوں میں اصلاح پیدا کرنے کے لیئے ہوا ہے۔ آپ دونو
صاحب بیان کریں کہ آپ اس امر میں متابع ہیں یا کہ مخالف دونو صاحبوں نے کہا ہم متابع ہیں قعقاع
نے کہا اب آپ بیان کریں کہ اصلاح کی کیا صورت ہے خدا کی قسم ہے اگر تمنے اسکو ہمیں جتادیا تو البتہ آپ
اصلاح کرنیوالے ہیں اور اگر آپ نے انکار کیا تو کوئی صورت پیدا نہ ہو سکے گی دونوں نے کہا جناب
عثمانؓ کے قاتل دیدیئے جائیں قعقاع نے کہا یہ اسوقت نہیں ہو سکتا میری راے میں آتا ہے کہ اس
وقت یہ بھڑکتی ہوئی آگ بجھادی جاے تاکہ مسلمانوں کا خون زمین پر نہ گرنے اس کے

[illegible] اور کوئی دوسرا علاج نہیں تھا اگر تمنے انکار کیا تو کام بگڑ جائیگا۔ اور اس سے اعراض کرنا علامت شر اور مال
کے تلف ہوجانے کا باعث ہوگا۔ تم لوگون کو عافیت پہونچاؤ خدا تمہین عافیت روزی کریگا تم نیکی کی
کنجیان بنو اور بلا کو مت چھیڑو تاکہ تمہین اور ہمین آپس مین نہ لڑوا دی۔ دونون کہنے لگے تمنے ٹھیک کہا
ہے۔ اگر یہ معاملہ آپ جیسے شخص کے رای پر چل نکلا تو درست ہوجائیگا۔ قعقاع وہان سے واپس چلے آئے
اور جناب امیرؑ سے عرض کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ تمام لوگ صلح پر مطلع ہوگئے۔ جسکو کہ برا معلوم ہوتا تھا برا
معلوم ہوا۔ اور جسنے خوش ہونا تھا خوش ہوگیا تمام عرب کی قاصد بصرہ سے جناب امیر کی خدمت مین حاضر
ہوگئے تاکہ اپنے اہل کوفہ کے بھائیون کی رائے سے واقفیت حاصل کرین کوفہ والون نے بھی ان سے بیان
کیا کہ صلح کے سوائے کوئی دوسرا خیال ہمارے دل مین نہین۔ پھر جناب امیرؑ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے
اور حمد و ثنا کے بعد جاہلیت کا اور اسکی برائیون کا ذکر کیا پھر آپنے ارشاد کیا کہ مین کل یہان سے کوچ کرنے
والا ہون جسنے کہ عثمان کے قتل پر اعانت کی ہو وہ ہمارے ساتھ نہ چلے۔ ذی قار مین جناب عثمان کے
قاتلون مین سے دو ہزار آدمی جناب امیرؑ کے لشکر مین موجود تھے رات کو باہم مشورت کرنے لگے انکے رئیس
عبداللہ بن سبا جو ابن السوداء کے نام سے بھی مشہور ہے ان سے کہنے لگا تمہاری عزت اسی مین ہے کہ
تم لوگون مین ملے رہو اور جناب علی کا ساتھ نہ چھوڑو جب صبح ہو تو تم لوگون مین ملکے لڑنے لگجاؤ جو لوگ
کہ تمہارے ساتھ ہونگے وہ بھی ناچار ہو کر لڑ پڑینگے۔ جب جنگ چھڑ جائے تو تمنے تماشا دیکھنا کہ کیا ہوتا
ہے وہ لوگ عبداللہ بن سبا کی رای پر متفرق ہوگئے صبحکو جناب امیرؑ قبیلہ بنی عبد القیس کے پاس جا اترے اور
وہان سے بصرہ کا ارادہ کیا۔ اعور بن سنان المنقری جناب امیر علیہ السلام سے کہنے لگا یا امیر المومنینؑ
آپ بصرہ کی طرف کیون تشریف لائے ہین۔ آپنے فرمایا مین لوگون مین اصلاح قائم کرنے کے لیئے اور
اس آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلہ کو بجھانے کے لیئے آیا ہون شاید میری وجہ سے پروردگار اس امت کے
تفرقہ کو دور کردے اور جمعیت عطا فرمائے اور یہ لوگ لڑائی کو چھوڑدین۔ اعور بن سنان نے کہا
اگر ان لوگون نے ہماری کہنے کو نہ مانا آپنے فرمایا ہم انکا پیچھا چھوڑ دینگے جس طرح سے کہ وہ ہمکو چھوڑ دینگے
وہ کہنے لگا اگر انہون نے ہمین نہ چھوڑا۔ آپنے فرمایا اگر وہ ہمکو نہ چھوڑین گے تو ہم انکو اپنی جان سے زور
کے ساتھ ہٹا ئینگے۔ اسنے کہا آیا کوئی نظیر انپر قائم ہوسکتی ہے۔ آپنے فرمایا ہان (اس جگہہ معلوم
ہوتا ہے کہ اصل کتاب سے کچھ عبارت رہگئی ہے واللہ اعلم) (اسلیئے ترجمہ نہین ہوسکتا) پھر اسکا بیٹا ابو سلام کھڑا ہو کر کہنے لگا
امیر المومنین آپ اس قوم کے ساتھہ جنگ کی تاخیر کرنے مین کوئی حجت مد نظر رکھتے ہین آپ نے
فرمایا ہان۔ جب کسی شئ مین کچھ حکم نہ پایا جائے تو اس مین اس امر پر حکم کیا جاتا ہے جو احتیاط کے

مناسب ہوا اور جس مین نفع عام ہو۔ وہ کہنے لگا پہر ہمارا اور انکا کیا حال ہونیوالا ہے آپنے فرمایا مین امید کرتا
ہون کہ جو کوئی ہم مین سے اور ان مین سے قتل ہوگا اگر اسکا دل خدا کے ساتھہ خالص ہے تو وہ جنت مین داخل
ہوگا۔ پہر طلحہ اور زبیر اور جناب ام المومنین عائشہ بصرہ سے روانہ ہوکر قصر ابن زیاد کے پاس پہونچے جناب امیرؑ
کا لشکر بہی وہان پر اتنے فاصلے سے پڑا ہوا تہا کہ یہ انکو اور وہ انکو دیکہہ سکتے تہے تین دن تک وہان پر
ٹہیرے رہے سوا صلح کے اور کوئی امر مد نظر نہ تہا۔ اور باہم خط و کتابت جاری تہے۔ اور ان دونون
لشکرون کا ملنا جمادی الآخر کے نصف ۳۶ھ اڑتیس ہجری کو ہوا جناب امیرؑ اپنے لشکر مین خطبہ پڑہنے
کو کہڑے ہوے اور فرمایا اے لوگو۔ تم اپنے ہاتہہ اور زبان کو ان لوگون سے روک رکہو جو شخص آج کے دن
دشمنی کریگا وہی کل دشمن قرار دیا جائیگا۔ ادہر جناب ام المومنینؓ ازد کے قبیلہ کے پاس فروکش ہوئین۔
ان دنون مین سبرہ بن سجان قوم ازد کا رئیس تہا۔ کعب بن سوار اسکو کہنے لگا جب کہ یہ دونو لشکر
ایک دوسرے کے آمنے سامنے اترے ہین تو اب انکا بند رہنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون لشکر
لہراتے ہوئے دو دریا ہین۔ تم میری بات مانو اور تم انکے درمیان مت گہسو۔ اپنی قوم کو بہی ان سے
بچا رکہو۔ مجہے خوف ہے مبادا صلح نہ ہو۔ اور جنگ چہڑ جائے یہ دونو بہائی ہین اگر باہم راضی ہوگئے
تو بہی اور اگر نہ ہوئے تو بہی کل ہم انپر حکم ٹہیرینگے۔ کعب جاہلیت مین نصرانی تہے۔ سبرہ نے ان سے کہا مجہے
ڈر ہے کہ تجہہ مین نصرانیت کا کچہہ بقیہ نہ رہگیا ہو۔ تو مجہے یہ کہتا ہے کہ اصلاح بین الناس سے غائب رہون
اور جناب ام المومنینؓ اور طلحہ اور زبیر کی مدد نکرون جبکہ ان لوگون نے صلح کا ارادہ کیا ہے۔ خدا کی قسم
ہے مین ہرگز ایسا نہین کرونگا۔ خباب بن رشد تیم اور عدی اور کفل اور بنی عبد مناۃ اور بنی الیاس کے
پنج قبائل کی جمعیت کے ساتہہ اور ابو الجرباء بنی تمیم اور بنی عمر کے گروہ کے ساتہہ اور ہلال بن وکیع حنظلہ
کی قوم کے ساتہہ اور سبرہ بن سجان قبیلہ ازد کے ساتہہ اور ساجع بن مسعود السلمی بنی سلیم کے ساتہہ اور
زفر بن الحارث بنی عامر کے ساتہہ اور غطفان بن شبع بنی بکر کے ساتہہ اور حارث بن رشد بنی ناجیہ کے
ساتہہ اور ذوالاحمر حمیری یمن کے لوگون کے ساتہہ جناب ام المومنین کے لشکر مین حاضر تہے۔ پس بنی
مضر اپنے بہائی بندون مضر کے قریب اور ربیعہ اپنے رشتہ دارون ربیعہ کے نزدیک اور اہل یمن اہل
یمن کے پاس جو جناب امیر علیہ السلام کے لشکر مین تہے آ اترے جناب امیرؑ کے لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب
اور طلحہ و زبیر کی فوج کی تعداد تیس ہزار کے قریب تہی ان دونو لشکر کے فروکش ہونے کے تیسری شب کو
عبداللہ بن عباسؓ کی زبانی جناب امیر نے طلحہ و زبیر کو اور طلحہ و زبیر نے جناب امیر کو سلام کہلا بہیجا۔ اور باہم
صلح کے لئے قاصد آمد و شد کرنے لگے اور صلح کی بات دونون گروہون مین شائع ہوگئی لوگ نہایت

بہی خوش ہوے اور صلح پر مطلع ہونے سے شب کو ایسی خوشی سے سوئے کہ ویسے کبہی نہین سوئے تہے قاتلان
عثمان غنی جب لوگون کی باہمی خط وکتابت کو دیکہا اور صلح کی قرارداد پر مطلع ہوئے نہایت پریشانی
مین پڑگئے اور تمام رات باہم مشورت کرتے رہے آخر انکی راے نے لڑائی کے فتنہ اٹہانے پر اتفاق کیا
ابہی رات کا اندہیرا باقی تہا کہ انہون طلحہ وزبیر کے لشکر پر شبخون مارا ۔ اعیان دونون کے لشکر مین
سے مضر ابہی ہم قوم مضر پر اور ربیعہ ربیعہ پر اسیطرح سے ہر قبیلہ والے اپنے قبیلہ کے لوگون پر جو جناب امیر
کے لشکر مین تہے اٹہہ پڑے اور لڑائی برپا ہوگئی ۔ لوگ حیران تہے کہ یہ کیا معاملہ ہے طلحہ وزبیر کے میمنہ
پر عبدالرحمن بن الحارث اور میسرہ پر عبدالرحمن بن عتاب قائم ہوگئے اور خود طلحہ وزبیر قلب مین جا
ٹہیرے اور پوچہنے لگے لڑائی یک بیک کیون چہڑ گئی ہے لوگون نے جواب دیا اسکی وجہ ہمین نہین معلوم
نارون کی چہاؤن ہی تہی کہ ہمپر تلوارین پڑنے لگین طلحہ وزبیر کہنے لگے تاوقتیکہ ہم انکو قتل نکرین
علی ہماری بات نہین مانینگے ۔ ادہر جناب امیر بہی اپنے اصحاب کے ساتہہ اٹہہ کہڑے ہوئے اور پوچہنے لگے
یہ لڑائی کیونکر شروع ہوئی سائبہ نے عرض کیا کہ جب تک کہ ہم پیچہے نہین گرادیے ہمکو نہین معلوم
ہوا کہ کیا ہورہا ہے ۔ پہر ہم بہی سوار ہوگئے ۔ اور جنگ شروع ہوگئی جناب امیر نے فرمایا جبتک کہ طلحہ
وزبیر قتل نہ ہوجائین وہ ہماری اطاعت کرنیوالے نہین کعب بن سوار جناب ام المومنین کیخدمت
مین جاکر کہنے لگے اے مادر مہربان آپ سوار ہوجائین لڑائی چہڑ گئی ہے لوگ صلح سے انحراف
کرگئے ہین ۔ انکو ایک ہودج مین سوار کرایا گیا اور ہودج کی چارطرف کو زرہ سے چہپادیا جناب امیر
نے اپنی فوج مین باواز بلند پکار کر ارشاد کیا ۔ اے لوگو مین تمکو خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ کسی
بہاگتے ہوئے کا پیچہا مت کرنا اور زخمیونکا لباس مت اتارنا ۔ اور لونڈی اور غلام مت بنانا اور
کسیکے سلاح اور سامان اور کپڑون کو مت لوٹنا ۔ پہر آپنے آسمان کی طرف ہاتہہ اٹہاکر جناب
الہی مین عرض کیا الہی تو دانا ہے کہ طلحہ وزبیر نے مجہہ سے بیعت کرکے لڑائی کی ہے تو جسطرح سے
چاہے اور جس چیز کے ساتہہ چاہے ان دونو سے میرے حق مین ہر طرح سے کفایت کر ۔ جناب امیر آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری خاصہ کی خچر شہبا نامی پر سوار تہے صرف قمیص پہنے اور ردا
اوڑہے اور عمامہ باندہے تہے ۔ ہندہ بکتر کچہہ بہی لگائے ہوئے نہین تہے جب بہت خونریزی ہوکر
آئی آپ دونو صفون کے درمیان مین جاکہڑے ہوئے اور میدان مین نکلکر زبیر رضی اللہ عنہ کو باواز
بلند پکار کر فرمایا زبیر بن العوام کہان ہین انکو چاہیئے کہ میرے پاس آئین لوگون نے عرض کیا امیر
المومنین آپ اس حالت مین زبیر کو بلاتے ہین باوجودیکہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ وہ قریش کے بہادر

شہسوار ہین جناب امیرؑ نے فرمایا وہ میرا کچھ نہین کر سکتے پھر آپنے پکار کر فرمایا زبیر کہان ہین میری پاس چلے
آئین زبیر اپنے لشکر سے نکلکر جناب امیر علیہ السلام کے پاس آئے اور اسقدر قریب آگئے کہ دونون
کے گھوڑون کی گردنین باہم مل گئین اور ان مین فرق نہین معلوم ہوتا تھا جناب امیر علیہ السلام نے
ان سے فرمایا۔ اے زبیر تجھے اس فعل پر کس شے نے ابھارا۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عثمانؓ کے خون
کا بدلا لینے نے آپنے فرمایا اگر تم اور ہمارے معاملہ مین انصاف کرین تو خود تمنے انکو قتل
کیا ہے لیکن مین تمسے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کیا تمکو وہ دن یاد ہے جب تمسے جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر کیا تو علی سے محبت رکھتا ہے تمنے عرض کیا تھا یہ تو میرے ماموں کے
بیٹے ہین میں کیون انسے محبت نہ رکھونگا تو آپنے فرمایا تھا عنقریب تو اسپر خروج کریگا اور
تو اسکے حق مین ظالم ہوگا۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بیشک ایسا ہی ہوا ہے۔ پھر جناب امیرؑ نے فرمایا
مین دوبارہ قسم دیکر تمسے اس دن کا تذکرہ کرتا ہون جبکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بنی عمرو بن عوف کی پاس سے تشریف لا رہے تھے اور تم بھی حضرت کے ساتھ تھے۔ آپنے تمہارا ہاتھ پکڑا
تھا اور تمنے مجھے دیکھکر اور حضرت کو تبسم کرکے سلام عرض کیا تھا حضرت مجھے دیکھکر اور مین حضرت
کو دیکھکر ہنسنے لگے تھے تمنے میری نسبت کہا تھا ابن ابیطالب دل لگی نہین چھوڑتے۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اے زبیر تم انکو دیکھو وہ دل لگی نہین کرتے عنقریب تم
انپر خروج کروگے اور تم انکے حق مین ظالم ہوگے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے خدا گواہ ہے یہ بات یہی
ہوا ہے۔ لیکن مین اسکو بھول گیا تھا۔ اب کہ آپنے مجھے یاد دلایا ہے مین ابھی واپس چلا جاتا ہون اگر
آپنے اس سے پہلے یہ تذکرہ کیا ہوتا تو مین ہرگز خروج نہ کرتا دیکھو مین جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی تصدیق کرتا ہون۔ یہ کہکر زبیر وہان سے لوٹ پڑے جناب ام المومنینؓ
نے ان سے کہا اے زبیر تمہارے بعد فوج کا کیا حال ہوگا۔ زبیر نے عرض کیا کہ مین کبھی شرک مین اور اسلام
مین کسی موقف مین حاضر نہین ہوا کہ مجھے اسکی نسبت پوری بصیرت حاصل نہ ہوگئی ہو۔ مین آجکے دن
اپنے معاملہ مین شک رکھتا ہون قریب ہے کہ مین اپنے قدم رکھنے کی جگہہ نہ دیکھون پھر صف چیرکر ...
مکہ کے رستہ کو روانہ ہو گئے اور بنی تمیم کی قوم مین جا اترے۔ عمرو بن جرموز المجاشعی نے انکی پیچھا کی اور
وادی سباع کیطرف انکے ساتھ ہو لیا دیکھا کہ وہ ... موقع پا کر انکو
قتل کر ڈالا۔ انکی تلوار اور انگوٹھی لیکر جناب امیر علیہ السلام کی خدمت مین فتح کی مبارکباد کے لیے
حاضر ہوا اور حضرت کو جناب زبیر کے قتل سے آگاہ کیا۔ آپنے اس سے فرمایا مین تجھے دوزخ کی بشارت

بشارت دیتا ہون یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابن صفیہ کا قاتل دوزخی ہوگا ابن جرموز کہنے
لگا انا للہ وانا الیہ راجعون عجب معاملہ ہے کہ اگر ہم آپکے ساتھ لڑین تو بھی ہم دوزخی نہین اور اگر آپکی طرف
سے لڑین تو بھی دوزخی نہین آپنے فرمایا ابن صفیہ کے واسطے پیشتر سے یہ پیشین گوئی ہو چکی ہے طلحہ رضی
اللہ عنہ کی نسبت اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے انکو بھی میدان مین بلایا اور اپنی فضیلت اور سبقت کو
حقوق انکو جتائے جس طرح زبیر واپس چلے آئے تھے وہ بھی واپس چلے آئے۔ اور فوج سے علیحدہ ہو گئے
مروان ابن الحکم جو انہین کے گروہ مین تھا اوس نے انکے پاؤن پر تیر مارا۔ یحیے بن سعید کہتے ہین کہ جمل
کے دن مینے طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑھتے سنا ندمت ندامۃ الکسعی لما + شریت رضی بنی جرم
برغمی + یعنے مجھے کسعی کی ندامت جیسی ندامت حاصل ہوئی جبکہ مینے اپنے علی الرغم بنی جرم کی رضا
کو پیدا کرنا اپنے اوپر گوارا کر لیا۔ کہتے ہین کہ جب انکو تیر لگا اور ان کا پاون زخمی ہو گیا قعقاع رضی
اللہ عنہ ان سے کہنے لگے اب آپ نہین اٹھ سکتے طلبگار ہے اس سے اعراض کر چکے ہین آپ خیمہ کے اندر گھس
جائین انکے پاؤن سے خون جاری تھا اور کہتے جاتے تھے ای رب دیگا عثمانؓ کے بدلے تو میری جان کو لیلے
تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے جب انکا موزہ خون سے بھر گیا۔ اپنے غلام سے کہنے لگے تو میرے پیچھے سوار
ہو جا اور مجھے گرنے سے تھام لے پھر کہنے لگے کوئی مکان خرید کہ مین اس مین اتر پڑون آپ اسی حال سے بصرہ
مین پہونچے اور بصرہ کے بازار مین ایک گھر مین جا اترے اور انتقال کر گئے ذکر ہے کہ جناب امیر علیہ
السلام کے اصحاب مین سے ایک شخص انکے پاس سے ہو کر گذرا طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کون
ہے اس نے کہا مین جناب امیرؑ کے اصحاب مین سے ہون کہنے لگے جلد اپنا ہاتھ بڑھا کہ مین تیرے ہاتھ
پر بیعت کرون مجھے خوف ہے کہ مین مر جاؤن اور میری گردن مین خلیفہ وقت کی بیعت نہ ہو جب وہ وفات
پا گئے تو بصرہ کے بنی سعد کی قبرستان مین دفن ہوئے۔ اسکے بعد طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لشکر
مین ہل چل پڑ گئی اور بہت جلد بھاگ گئے۔ جناب امیر علیہ السلام کی فوج کے لوگ جناب ام المومنین رضی
کی سواری کے اونٹ تک پہونچ گئے جب بھاگنے والون نے دیکھا کہ لشکر کے لوگ جمل کے پاس پہونچ
گئے ہین جسطرح سے کہ وہ پہلے ثابت قدم ہو کر لڑ رہے تھے اسیطرح سے یکدل ہو کر لوٹ پڑے اور
دونون لشکر کے لوگ باہم خلط ملط ہو گئے اس واقعہ سے کوئی واقعہ شدید برابر نہ اس سے پہلے اور نہ
پیچھے روایت ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ کوئی ایسا واقعہ ذکر کیا گیا ہے جس مین کہ اسقدر لوگون کے ہاتھ
پاؤن کٹکر ڈھیر کے ڈھیر لگ جانیکا ذکر کیا گیا ہو تمام روز یہی کیفیت رہی جب تک کہ فریقین سے بے
تعداد بہادر جمل کے گرد مارے گئے روایت ہے کہ جمل کی مہار ستر آدمیون نے پکڑی ہوئی تھی ان مین سے

ایک بہی باقی نہ بچا بلکہ سب مارے گئے ان مین سے محمد بن طلحہ بہی تہے کہ جمل کی مہار پکڑ کر حملہ پر حملہ کرتے تہے
اور جب کبہی حملہ کرتے تو حم لا ینصرون پڑہ لیتے انہون نے یہ شعار جناب امیر علیہ السلام کے اصحاب کا اختیار
کیا ہوا تہا وہ لوگ حملہ کرنے کے وقت اکثر اس آیت کو پڑہا کرتے تہے جناب امیر علیہ السلام نے حکم دیا ہوا تہا
کہ محمد بن طلحہ کو کوئی شخص قتل نکرے اور نہ انکو ایذا پہونچائی اور زندہ پکڑ لی شریح بن اوفی العبسی نے انپر
حملہ کیا محمد بن طلحہ نے حم لا ینصرون پڑہا اسکے حملہ کو روکا شریح نے انکو نیزہ مارا جس سے وہ جان سے گذر گئے
محمد بن طلحہ بڑے زاہد اور عابد مشہور تہے اور کثرت صلوۃ کی وجہ سے سجاد کہے جاتے تہے۔ اپنے والد
بزرگوار کی اطاعت کیوجہ سے لڑائی مین کام آئے تہے۔ انکی نسبت انکے قاتل شریح بن اوفی العبسی کا قول ہے ؎
وہ تکلیف دینے والا نہین تہا۔ آنکہون نے ایسا مسلمان کم دیکہا ہے سوا اسکے اور کسی امر پر نہین مارا گیا کہ علی کا
تابع نہین تہا۔ اور جو کوئی حق کا تابع نہو آخر کار ندامت اٹہاتا ہے۔ مجہے اس نے حم پڑہکر سنائی باوجودیکہ
میرا نیزہ زخم لگانیوالا تہا۔ آیا حم پیش دستی کے آگے پڑہی جاسکتی ہے۔ مینے اسکی قمیص کے گریبان کو نیزہ
سے پہاڑ ڈالا وہ تڑپتا ہوا ہاتہون کے بل اور مونہہ کے بل زمین پر گرگیا۔ انکے قتل کے بعد جمل کی مہار
کو عمرو بن الاشرف نے تہاما جو شخص اسکے قریب جاتا تہا اوسکو وہ تلوار سے درخت کے پتے کیطرح زمین پر جہاڑ
دیتا تہا۔ حارث بن زہیر الازدی یہ کہتا ہوا اسکی طرف بڑہا ؎ یا امنا یا خیر ام نعلم۔ اما ترین کم شجاع
تکلم۔ وتختلی ہامہ والمعصم اے ہماری ماں اور سب سے اچہی ماں تم نہین دیکہتی ہو کہ کس قدر تمہاری
بہادر بیٹے زخمی ہوئے ہین۔ اور کس قدر سر اور ہاتہ کٹکر گرگئے ہین پہر دونون باہم وار کرنے لگے اور
ایک دوسرے کے زخم سے ہلاک ہوگئے۔ بہادرون نے جمل کے گرد گہیرا ڈال لیا جو شخص کہ جمل کی مہار پکڑتا تہا
قتل ہوجاتا تہا اور مہار پکڑتے وقت اپنے حسب و نسب کا بیان کرتا تہا۔ اور کہتا تہا کہ مین فلان شخص
ہون اور میرا باپ فلان شخص تہا جب عبد اللہ بن الزبیر کی نوبت پہونچی تو مہار پکڑ کر چپکے کہڑے ہوگئے
جناب ام المومنین نے فرمایا اے شخص تو اپنی حسب نسب کو کیون بیان نہین کرتا۔ عبد اللہ عرض کرنے
لگے آپکا اور آپ کی بہن کا بیٹا ہون فرمانے لگین کیا تو عبد اللہ ہے افسوس کیا اسماء میری بہن تنہا ہی رہ
جائیگی۔ اتنے مین اشتر آپہونچا اور دونون مین لڑائی شروع ہوگئی اشتر نے انکے سر پر چوٹ ماری
جس سے خفیف سا زخم آگیا پہر دونون دست و گریبان ہوکر کشتی کرنے لگے یہانتک کہ دونون زمین
پر گرگئے ابن زبیر اپنے ساتہیون سے کہنے لگے مجہکو اور مالک اشتر کو مار ڈالو لیکن وہ پہچان نہین سکتے
تہے کہ مالک کونسا ہے اور عبد اللہ کونسا ہے اگر وہ مالک کو پہچان لیتے تو ضرور مار ڈالتے پہر دونون ایک
دوسرے سے جدا ہوگئے اشتر کہا کرتے تہے جمل کے روز مجہے ایک بہادرون کی جماعت کا سامنا ہوا

لیکن جو مجھے ابن الزبیر اور عبد الرحمن بن عتاب کے ساتھ جنگ کرنے مین وقت پیش آئی وہ کسی کو پیش نہ مین
آئی۔ مینے اکثر مہیبت ناک بہادر دل ثابت سینہ والونکا سامنا کیا ہے مگر قریب تھا کہ مین ان دونون سے
نجات نہ پاتا مین اپنے دل مین کہتا تھا کاش میرا ان سے سامنا نہ ہوتا۔ اس روز کے ایسے ایسے واقعات کثرت
سے روایت ہوئے ہین دونون لشکرون مین سے جمل کے گرد جسقدر لوگ مارے گئے انکا شمار مشکل ہے
اور جسقدر کہ ہاتھ اور بازو کٹ کٹ کر گر گئے تھے انکی گنتی ہی نہین تھی جناب امیر علیہ السلام یہ دیکھکر چلائے
کہ اونٹ کے پاؤن کاٹ ڈالو جب لوگون نے اسکے پاؤن کاٹنے کا ارادہ کیا اور متفرق ہو کر دوڑے
بجیر بن دلجہ الکلبی نے جلدی سے دوڑکر اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی اور وہ ایک پہلو کے بل زمین پر گر گیا
گرتے ہوئے ایسی ہولناک آواز نکالی کہ کبھی سُننے مین نہین آئی تھی جب اسکا ہودج زمین پر گرا تو
ایک سخت شور برپا ہو گیا۔ تیرون کے لگنے کی کثرت سے ہودج خارپشت کی نظیر بنا ہوا تھا لوگون نے
اسکے ارد گرد گھیرا ڈال لیا۔ اور جس نے بھاگنا تھا بھاگ نکلا جناب امیر علیہ السلام نے منادی کرادی
کہ کوئی بھاگنے والونکا پیچھا نکرے اور زخمیون کے کپڑے نہ اتارے اور کسی خیمہ مین نہ گھسے اور ہتھیار اور
کپڑے اور سامان نہ لوٹے پھر آپنے مقتولون کے درمیان مین سے ہودج کے اٹھانیکا حکم دیا۔ اور ام المومنین
کی خدمت مین انکے بھائی محمد بن ابی بکر کو بھیجکر حکم دیا کہ اس ہودج کے گرد خیمہ برپا کردین اور خود
ملاحظہ کرین کہ جناب ام المومنین کو کوئی تیر وغیرہ تو نہین لگا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے ہودج مین سر ڈالکر
دیکھنا چاہا ام المومنین نے فرمایا تو کون ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا مین آپ کا قریبی اہل ہون
فرمانے لگین کیا تو اسماء بنت عمیس خثعمیہ کا بیٹا ہے محمد بن ابی بکر نے عرض کیا ہان مین وہی ہون
ام المومنینؓ نے فرمایا ای میرے باپ کی یادگار خدا کا شکر ہے کہ جس نے تجھے سلامت رکھا ہے۔ رات
کے وقت محمد بن ابی بکر نے انکو بصرہ مین داخل کیا اور عبد اللہ بن خلف الخزاعی کے گھر مین صفیہ
بنت الحارث بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار کے پاس جو ام طلحہ الطلحات کی
نام سے مشہور تھین جا اتارا۔ اور زخمیون کو رات بھر کے اسایش ملی اور بصرہ مین داخل ہو گئے۔
اور جناب امیرؓ نے بصرہ کے باہر تین دن اجلال فرمایا اور مقتولون کے دفن کا حکم دیا۔ لوگ بصرہ سے باہر
نکلکر انکو دفن کرنے لگے۔ جناب امیرؓ خود بدولت ہر ایک مقتول کی لاش پر تشریف لیجاتے تھے جب
کعب بن سوار کی لاش پر پہونچے تو فرمایا کہ تم لوگون کا زعم تھا کہ بجز چند احمقون کی کوئی اس گروہ کا
شریک نہ ہوگا واللہ کعب بن سوار تو بڑی اچھے آدمی تھے۔ پھر عبد الرحمن بن عتاب کو دیکھکر فرمایا
یہ شخص قوم کا یعسوب تھا۔ یہ وہ شخص تھا کہ لوگ ہر وقت اسکے ارد گرد پھرا کرتے تھے اور انعام کے

حاصل کرنے کیلیے انکے پاس جمع رہتے تھے وہان سے طلحہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہونچے اور کہنے لگے انا للہ وانا
الیہ راجعون یا ابا محمد افسوس ہے - مین ہرگز نہین چاہتا تھا کہ قریش کو اسطرح سے خون مین تڑپا ہوا پاؤن
واللہ یا ابا محمد کسینے یہ شعر کیا اچھا کہا ہے ؎ فتی کان ید نیہ الغنی من صدیقہ + اذا ما ھو استغنی
ویبعدہ الفقر + ایک جوان تونگری مین اپنی دوستی کو اپنے قریب بٹھایا کرتا تھا - جب وہ اسکا دوست
تونگر ہوگیا تو وہ اسکی فقیری کی وجہ سے اس سے دوری اختیار کرنے لگا - پھر محمد بن طلحہ کو پڑا ہوا دیکھکر
فرمایا اسے اسکی باپ کی اطاعت نے مار ڈالا ہے پھر آپنے تمام اہل کوفہ اور اہل بصرہ کے مقتولون کا جنازہ
پڑہکر سبکو ایک بڑی قبر مین دفن کیا - اور دونون لشکرون کے ہتیار اور کپڑے جمع کرکے مسجد مین
رکھوا دیے اور فرمایا کہ ہتیارون کے سوا لوگ اپنی اپنی چیز کو پہچانکر لے جائین - اور ہتیارون کو خزانہ
مین جمع رکھنے کیلیئے فرمایا کیونکہ وہ غلبہ سے حاصل ہوئے ہین - پھر آپ بصرہ مین تشریف لیگئے تمام بصرہ
والون نے یہانتک کہ زخمیون نے اور پناہ مانگنے والون نے بھی آپکی بیعت کی - بیعت لیکر آپ جناب
ام المومنین رضہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے سلام علیک کرکے انکے پاس بیٹھ گئے - پھر جناب ام
المومنین رضہ نے مقتولون کی نسبت استفسار کیا کہ دونون لشکرون مین سے کون کون مارے گئے ہین -
جب ان سے مقتولون کے نام بیان کیے گئے فرمانے لگین خدا انپر رحم کرے لوگون نے عرض کیا یہ کیونکر
ہوسکتا ہے فرمایا کہ مینے اسیطرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فلان فلان شخص جنت
مین ہونگے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ مین امید کرتا ہون کہ ان دونون لشکرون مین سے جس کسیکا
دل خدا کے لیے خالص تھا اور مارا گیا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا پھر جناب ام المومنین رضہ کیلیئے
سواری اور زاد راہ وغیرہ کا سامان کرکے آنکو مکہ کیطرف روانہ کرنا چاہا اور جو لوگ کہ بصرہ مین قیام
کرنا پسند کرتے تھے انکے سوا جسقدر کہ لوگ حضرت ام المومنین رضہ کے لشکر کے اس واقعہ کے بعد بچ گئے
تھے آنکی معیت مین روانہ کیے اور اہل بصرہ کی چالیس عورتین انکے ساتھ بھیجین اور انکے ساتھ آنکے
بھائی محمد بن ابی بکر کو بھی روانہ کیا اور کوچ کے روز خود بدولت تشریف لائے اور اسوقت انکی خدمت مین
ٹھیرے رہے جناب ام المومنین رضہ فرمانے لگین واللہ میرے اور علی کے درمیان کوئی پہلے دشمنی نہین تھی
بلکہ ایسی محبت تھی جیسے کہ عورت کو اپنے سسرال والون سے ہوا کرتی ہے - جناب امیر نے فرمایا سچ فرماتی
ہین - سوا اس امر کے ہمارے اور انکے درمیان مین کبھی کسی قسم کا کوئی تنازع نہین ہوا وہ دنیا اور
آخرت مین ہماری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہین - پھر جناب ام المومنین رضہ مکہ کیطرف روانہ ہوئین
اور جناب امیر بھی چند میل تک بطریق مشایعت انکے ہمراہ گئے اور اپنے دونون صاحبزادون کو ایک

ایک دن تک انکی مشایعت میں رہنے کے لیے بھیجا جناب ام المومنینؓ حج کے دنوں تک مکہ میں رہیں پھر
مدینہ کو تشریف لے گئیں جب جناب امیرؑ اہل بصرہ کی بیعت سے فارغ ہوچکے جسقدر کہ لوگ انکی رکاب
سعادت میں حاضر واقعہ ہوئے تھے بیت المال کو انپر تقسیم کرنیکا حکم دیا چنانچہ ہر ایک آدمی کو پانسو دینار
عطا ہوا آپنے فرمایا اگر خدا سے پاک نے اہل شام پر ظفریاب کیا تو ہر ایک کو اتنا ہی انعام دیا جائے گا
قعقاع رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جمل کی لڑائی کے ساتھ صفین کی لڑائی کو کچھ مشابہت نہیں
اگر تم ہوتے تو دیکھتے کہ ہم نیزے انکے مثل اپنے سینہ پر دہرکر چہاتی کی ٹھیس سے اونکی بھالیں جمل والوں
کے بدن میں چبھوتے تھے اور وہ بھی ہمسے یہی معاملہ کرتے تھے۔ عبداللہ بن سنان الکاہلی کہتے
ہیں کہ جمل کے دن ہمنے اسقدر تیر چلائے کہ ہماری ترکش خالی ہوگئے اور اس قدر نیزے مارے کہ انکی
بھالیں ٹوٹ گئیں۔ ہمارے سینے اور انکے سینے مثل چھلنی کے سوراخ سوراخ ہوگئے تھے۔ جناب امیرؑ
نے چلاکر فرمایا تھا کہ اے مہاجرین اور انصار کے نورچشمو تلواریں کھینچ لو سروں کے خود پر تلواروں
کے پڑنیکی صدا بالکل دہوبیوں کے پٹنے کی آواز کے مشابہ تھی۔ مدینہ کے لوگ مغرب سے پہلے اس واقعہ
سے آگاہ ہوگئی تھی۔ اور اسکی خبر انکو یوں ہوئی کہ گدھ اور چیلیں مقتولوں کے اعضا کو لیکر اڑجاتی تہیں چنانچہ
ایک ہاتھ کو لیکر اڑی وہ مدینہ میں اسکے پنجہ میں سے گرگیا۔ لوگوں نے اسے اٹھاکر دیکھا اسکی انگوٹھی
کا نقش پڑھا گیا اسپر عبدالرحمن بن عتاب رضی اللہ عنہ کا نام کندہ تھا۔ سطح سے مکہ اور مدینہ کی
مابین کے باشندے بھی اس سے مطلع ہوگئے تمام مورخ جناب امیرؑ کے لشکر کے مقتولوں کی تعداد ایک
ہزار سے تک بیان کرتے ہیں۔ اور کل لشکر کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اور اصحاب جمل کے
مقتولوں کی تعداد سترہ ہزار سات سو نوے آدمی بیان کرتے ہیں اور انکے لشکر کی کل تعداد
تیس ہزار تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصف سے زیادہ مارے گئے تھے +

جنگ صفین میں جناب امیرؑ کی شجاعت

کمال الدین بن طلحہ الشافعی مطالب السئول میں لکھتے ہیں ایک ان میں سے صفین کی لڑائی ہے
جس میں جناب امیر علیہ السلام کو متعدد واقعات پیش آئے اسکا ہر ایک واقعہ ایسا ہی جسکے سننے
سے بہادر آدمی کا دل کانپ اٹھتا ہے اور بچہ بوڑھا ہوجاتا ہے جب جناب امیر علیہ السلام نے معرکہ
جمل سے فراغت پاکر کوفہ کا قصد کیا اور جناب عثمانؓ کے عامل ہمدان جریر بن عبداللہ البجلی اور عامل
آذربیجان اشعث بن قیس کو بلا بھیجا اور ان سے بیعت لیکر عمل پر بدستور سابق رہنے دیا پھر بعد

سے آپ باہر نکلے اور فوج آراستہ کرکے معاویہ اور اہل شام کی لڑائی کے لیے لوگوں سے امداد کے خواستگار ہوئے۔ یہ بات معاویہ کو بھی معلوم ہوگئی۔ اس نے اپنے وزیر عمرو بن العاص سے مشورہ کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا جبکہ جناب امیر بذات خاص لڑنے کو نکلے ہیں تجھے بھی بذات خود انکی لڑائی کے لیے نکلنا مناسب ہے معاویہ نے عمرو بن العاص کو اپنے ہمراہ لیکر خط لکھا اور فوج آراستہ کرکے ایک علم عمرو بن عاص کو اور ایک ایک اسکے دونوں بیٹوں عبداللہ اور محمد کے لیے اور ایک اسکے غلام کے سپرد کیا۔ پھر دونوں یعنے جناب امیرؑ اور معاویہ ایک دوسرے کے مقابلے کے لیے روانہ ہوئے اور فرات پر جا ملے۔ جناب امیر علیہ السلام نے ابو عمرو اور بشیر بن محصن انصاری اور سعد بن قیس الہمدانی اور شبیب بن ربعی التمیمی کو بلا کر کہا تم اس شخص یعنے معاویہ کے پاس جاؤ۔ اور اسکو خدا کیطرف بلاؤ۔ اور اطاعت اور جماعت کی طرف دعوت کرو۔ شاید کہ خدا اسے ہدایت کرے اور اس امت کی باہمی تفرقہ کو مٹا دے حسب فدوہ لوگ بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے۔ اس روز یکم ذی الحجہ سنہ چھتیس ہجری کی تاریخ تھی اول بشیر بن عمرو الانصاری نے خدا کی صفت وثنا کے بعد معاویہ سے کہا۔ اے معاویہ دنیا تجھ سے زائل ہونیوالی ہے اور تو آخرت کی جانب رجوع کرنے والا ہے۔ خدا تجھ سے حساب لینے والا اور جزا دینے والا ہے۔ میں تجھے خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تو اس امت میں تفرقہ مت ڈال اور لوگوں کا خون زمین پر مت گرا معاویہ نے اسکی بات کاٹ کر کہا کبھی تونے اپنے دوست اسلام میں سبقت رکھنے والے صاحب فضل صاحب دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار کو یہ وصیت کی ہے ای ابن عمرو تو بیان کر کیا کہنا چاہتا ہے بشیر بن عمرو نے کہا میں تجھے خدا سے ڈرنے اور جو کچھ کہ تیرا ابن عم تجھے کہتا ہے اسکے ماننے کے لیے کہتا ہوں کیونکہ اوسنے تجھے دنیا و آخرت کی نسبت اختیار دیا ہے۔ معاویہ کہنے لگا۔ کیا میں عثمان کے خون کا دعوی چھوڑ دوں۔ واللہ میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر سعد بن قیس اور شبیب بن ربعی گفتگو کرنے لگے۔ معاویہ نے انکی گفتگو کی طرف التفات نکرکے کہا تم یہاں سے چلے جاؤ میرے پاس تلوار کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ شبیب نے کہا تو ہمیں تلوار سے ڈراتا ہے۔ خدا کی قسم ہے ہم تجھ سے پہلے تلوار کے ساتھ تیری طرف عجلت کرنیوالے ہیں یہ کہکر وہ معاویہ کے پاس سے جلد اٹھ آئے اور جناب امیرؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر سارا ماجرا بیان کیا۔

مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب میں لکھتے ہیں۔ کہ معاویہ نے جناب امیر علیہ السلام کے قدوم سے پیشتر صفین پہونچکر اپنے لشکر کے لیئے ایک عمدہ موقع اختیار کرلیا۔ فرات پر اترنیوالے کے واسطے اس گرد و نواح میں اس مقام سے بہتر کوئی جگہہ نہتی۔ اس مقام کے سوا اور وہاں ٹیلے ٹیلے اونچے

تہلے تہے جہان پر سے گہاٹ دور تہا سا اور پانی کا لینا دشوار تہا۔ معاویہ نے ابو الاعور سلمی کو جو اسکے مقدمۃ
الجیش کا افسر تہا چالیس ہزار آدمی کے ساتہ گہاٹ کی راہ بند کرنے کے لیے متعین کیا۔ جناب امیر اور
جناب امیرؑ کے لشکر کے نوے ہزار عراق کے باشندے وہان پہونچکر تلوارین اپنے کندہے پر دہری
ہوئے تمام رات پیاسے پڑے رہے۔ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ ان لوگون کو بہی پانی پینے کے
واسطے چہوڑ دینا چاہیئے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ واللہ ہرگز ایسا نہین ہو گا جس طرح عثمان پیاسے
مر گئے ہین اسیطرح سے یہ لوگ بہی پیاس سے مر جائین تو بہتر ہے۔ جناب امیرؑ نے اشعث کو حکم دیا کہ
چار ہزار سوار لیکر معاویہ کے لشکر مین گہس جاؤ اور انکو پریشان کر کے اپنے آدمیون کو پانی پلا
لاؤ ہم باقی سوار اور پیادے لیکر تمہارے پیچہے آتے ہین اشعث وہان سے روانہ ہوئے اور جناب
امیرؑ انکے پیچہے ہو لیے اور معاویہ کی فوج مین گہس گئے ابو الاعور کی فوج کو گہاٹ کے رستہ سے ہٹا دیا
جس مقام پر کہ معاویہ ٹہیرا ہوا تہا وہان جا اترے۔ معاویہ نے عمرو بن العاص سے کہا۔ یا ابا عبد اللہ
اس شخص کی نسبت تیرا کیا خیال ہے جس طرح سے ہمنے اسکو پانی سے روک رکہا تہا یہ بہی ہمین روک
دیگا۔ عمرو بن العاص نے جواب دیا جب تک کہ تو اسکے اطاعت مین داخل نہ ہو جائے یہ تجہے پانی
کا ایک قطرہ دینے پر بہی راضی نہ ہو گا معاویہ نے جناب امیرؑ کی خدمت مین آدمی بہیجکر گہاٹ کی آمد و
رفت اور اپنے لشکر کے لیے پانی پینے کے واسطے اذن مانگا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اون کو
اذن عطا فرمایا +

پہر جناب امیر اپنے دوستون مین سے ایک ایک قوم بزرگ کو سوار دیکر جنگ کے لیئے میدان مین
بہیجنے لگے۔ انکے مقابلہ مین معاویہ بہی اپنے دوستون کی ایک جماعت بہیجتا رہا اور باہم لڑائی
ہوتی رہی۔ کبہی جناب امیرؑ خود بدولت اور کبہی مالک اشتر اور کبہی حجر بن عدی الکندی اور
کبہی زیاد بن حفص التمیمی اور کبہی سعید بن قیس الریاحی اور کبہی قیس بن سعد الانصاری لڑنے
کے لیئے نکلا کرتے تہے اور معاویہ کیطرف سے کبہی عبد الرحمن بن خالد بن الولید اور کبہی
ابا الاعور سلمی وغیرہ میدان مین آیا کرتے تہے ذی الحجہ کے تمام دنون مین اسیطرح جنگ
ہوتی رہی کبہی کبہی دن مین دو دو دفعہ بہی لڑائی ہو جاتی تہی۔ جب محرم کا مہینا آگیا اور ہجری
سینتیسوان سال شروع ہوا۔ قاعدہ عرب کے مطابق لڑنا ملتوی کر دیا گیا۔ ادہر فریقین میں
صلح کی امید پر قاصدون کی آمد و رفت شروع ہوئی لیکن آخر محرم تک صلح کی کوئی بات قرار
نہ پائی۔ صفر کی پہلی تاریخ کو جناب امیرؑ نے اہل شام مین منادی کرنیکا حکم دیا۔ کہ اے شام والو

امیر المومنین ع فرماتے ہین مینے تمکو حق کی طرف بلایا تمنے اسکی طرف التفات نہین کی اور تم سرکشی سے باز
نہین آئے اور نہ تم نے اطاعت قبول کی خدا تعالی خیانت کرنیوالون کو پیار نہین کرتا پہر جناب
امیر نے کوفہ کے سوارون پر مالک اشتر کو اور بصرہ کے سوارون پر سہل بن حنیف کو اور کوفہ کے پیادون
پر عمار بن یاسر کو اور بصرہ کے پیادون پر معر بن فدکی کو مقرر کرکے اپنا علم ہاشم بن عتبہ کو دیا اور میدان
مین تشریف لے آئے معاویہ بہی اپنی شامی فوج کے ساتھہ میدان مین آکھڑا ہوا جب میدان کارزار
گرم ہوا تو شام کی فوج مین سے ایک دلاور تجربہ کار شہسوار مخراق نامی باہر نکلکر دونون صفون کے درمیان
مین آکر مبارز طلب کرنے لگا اہل عراق مین سے عبید المرادی اسکے مقابلہ کو نکلا پہلے باہم نیزہ بازی
کرتے رہے پہر تلوار لگانے لگے شامی نے اسکو مار ڈالا اور گہوڑے سے اترکر اسکا سر کاٹکر پیشانی کے بل
زمین پر اوندہا کرکے رکہدیا۔ اور گہوڑے پر چڑہکر مبارز طلب کرنے لگا۔ ازد کے قبیلہ کا ایک نوجوان
مسلم بن عبد الرحمن نامی اسکے مقابلہ کو نکلا اس شامی نے اسکے ساتھہ بہی وہی معاملہ کیا جو اس سے
پہلے جوان کے ساتھہ کیا تہا۔ یہ کرکے پہر مبارز طلب کرنے کو کہڑا ہوا جناب امیر علیہ السلام لباس
بدلکر اسکے مقابلہ کو نکلے شامی انکو پہچان نہ سکا جناب امیر نے بہت چستی کیساتھ کندہے پر تلوار ماری
کہ اسکی ایکطرف کا کندہا کٹ گیا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپ گہوڑے پر سے اترے اور اسکا سر تن سے جدا کرکے
اسکا موںہہ آسمان کی طرف پہیرکر زمین پر رکہدیا۔ اور گہوڑے پر سوار ہوکر مبارز طلب فرمانے لگے
شام کا ایک اور شاہ سوار آپکے مقابلہ پر نکلا آپنے اسکے ساتھہ بہی وہی معاملہ کیا جو اسکے پہلے دوست
کے ساتھہ کیا تہا اس طرح سے سات سوار یکے بعد دیگرے آپکے مقابلہ پر نکلے آپ انکے ساتھہ اسیطرح
سے پیش آئے جس طرح سے کہ پہلے شامی سوار کے ساتھہ پیش آئے تہے۔ یہ دیکہکر شام کے لوگ آپکے
سامنے سے ہٹ گئے پہر اور کوئی آپ کی مبارزت پر پیش قدمی نہ کرسکا۔ آپ دونون صفون
کے درمیان مین ٹہلنے لگے تغیر لباس کیوجہ سے شامی حضرت کو نہین پہچان سکتے تہے معاویہ کا
ایک غلام تہا جسکو حرب کہتے تہے۔ یہ شخص بہادری مین شہرہ آفاق تہا معاویہ نے اس سے کہا۔ اے حرب
تو اس سوار کے مقابلہ مین جا اور اسکو قتل کرکے میرا جی ٹہنڈا کر تو دیکہتا ہے کہ اس نے تیرے کتنے
دوست مار ڈالے ہین۔ حرب کہنے لگا مین اس سوار کے مرتبہ کو خوب تاڑ چکا ہون۔ اگر تیری تمام فوج
بہی اسکے مقابلہ پر نکلے گی تو یہ اسکو بہی فنا کردیگا۔ اگر تیرا یہی منشا ہے کہ مین اسکے مقابل جاؤن
تو یہ سمجہ لے کہ اسکے ہاتہہ سے میری موت آچکی ہے۔ ورنہ اسکے سوا کسی اور کے مقابلہ مین بہیجکر
دیکہہ لے۔ معاویہ کہنے لگا مین ہرگز تیری موت کا خواستگار نہین۔ تو اپنی جگہہ پر ٹہہر تاکہ تیرے

سواکوئی اور شخص اسکے مقابلہ کو نکلے جناب امیر علیہ السلام باواز بلند فرمانے لگے اے شامیون تمہین کیا ہوگیا ہے۔ کہ تم مین سے کوئی نوجوان میرے سامنے نہین آتا۔ پہر آپنے اپنے سر اقدس سے مغفر اٹہا لیا سب لوگ آپ کو پہچان گئے۔ اور آپ اپنے لشکر کیطرف واپس ہوگئے پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ دونو لشکر آمنے سامنے کہڑے تہے شام کے بہادرون مین سے ایک شخص جو کریب بن الصباح کے نام سے مشہور تہا میدان مین دونون صفون کے بیچ مین کہڑا ہوکر مبارز طلب کرنے لگا۔ عراق کے لوگون مین سے ایک شہسوار جسکا نام مبرقع الخولانی تہا اسکے سامنے گیا شامی نے اسے قتل کردیا۔ پہر حارث الحکمی اسکے ساتھ لڑنے کو نکلا وہ بہی اسکے ہاتہون سے مارا گیا۔ جناب امیر علیہ السلام نے اسکی جلادت کو دیکہا اور خود بدولت سوار ہوکر اسکے سامنے تشریف لے گئے اور اس سے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے اس نے جواب دیا مجہے کریب ابن الصباح الحمیری کہتے ہین۔ آپنے فرمایا اے کریب مین تجہے کہتا ہون کہ تو اپنے دل مین خدا کا خوف کر میری لگا ہون مین تو بہادر معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر جو ہمارا حال ہو وہی تیرا بہی ہو تو بہتر ہے۔ تو خدا کے عذاب سے اپنی جان کو بچا۔ کہین معاویہ تجہے جہنم مین نہ لیجائے کریب نے کہا یا علی اگر آپ لڑنا چاہتے ہین تو میرے پاس تشریف لائیے۔ یہ کہکر وہ اپنی تلوار کو چمکانے لگا جناب امیر علیہ السلام نے اسکے پاس جاکر اپنی تلوار کو میان سے باہر کیا۔ ایک آدہ گہڑی تک آپس مین چوٹین چلتی رہین جناب امیرؑ نے سبقت فرماکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر زمین پر گر گیا۔ آپ اس سے فارغ ہوکر پہر شامیون کی طرف متوجہ ہوئے اور ہل من مبارز پکارنے لگے اسکا بہائی حارث الحمیری آپکے مقابلہ پر نکلا اپنے ایک ہی وار مین اسکا کام بہی تمام کیا اسیطرح سے چار آدمی اس روز آپ کے ہاتہ سے قتل ہوئے آپ لڑتے جاتے تہے اور یہ آیت پڑہتے جاتے الشھر الحرام بالشھر الحرام والحرمات قصاص فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم واتقوا اللہ واعلموا ان اللہ مع المتقین یعنے حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے۔ اور ادب رکہنے مین بدلا ہے پہر جس نے تمپر زیادتی کی تم اسپر زیادتی کرو جیسے اس نے تمپر زیادتی کی اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکہو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے۔ پہر آپ نے چلاکر فرمایا اے معاویہ میری اور تیری لڑائی ہے بیچ مین عرب کا ناحق کام تمام ہوا جاتا ہے تو خود میرے سامنے آ تاکہ جو فتحیاب ہو میدان اسکی ہاتہ مین رہے۔ معاویہ نے جواب دیا۔ مجہے آپکے مقابلہ کی ضرورت نہین آپنے عرب کے یہ چار جو انمرد اسی وقت مار ڈالے اب انہین پر آپ کفایت کرین۔ معاویہ کی فوج مین سے عروہ بن داؤد چلایا کہ اے ابن ابی طالب اگر معاویہ آپکے مقابلہ سے ڈرتا ہے آپ میرے مقابل تشریف

لائین۔ جناب امیرؑ اسکی طرف بڑہے۔ عروہ نے پیش قدمی کرکے ایک وار چلایا جو اوچہا پڑا جناب امیرؑ نے بڑہکر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ قتل ہوکر گر گیا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ سعید بجہنم کو چلا جا۔ عروہ کا مارا جانا شامیون پر نہایت گران گذرا کیونکہ وہ انکے مشہور بہادرون مین سے شمار کیا جاتا تہا۔ اتنے مین رات ہوگئی اور حضرت امیرؑ اپنی فوج مین واپس ہوآئے پیر ایک اور روز ایسا ہی اتفاق ہوا کہ دونون لشکر بالمقابل کہڑے ہوئے تہے جناب امیرؑ حسب معمول دونون لشکرون کے درمیان ٹہل رہے تہے عمرو بن عاص فوج سے باہر نکلا چونکہ جناب امیرؑ نے اپنا بہیس بدلا ہوا تہا تاکہ کہین معاویہؔ سے آمنا سامنا ہوجائے اور یہ روز کا فتنا بنٹ جائے۔ اسوجہ سے وہ حضرت کو پہچان نہ سکا اور میدان مین نکلا اور یہ رجز پڑہنے لگا سے یا قادۃ الکوفۃ یا اہل الفتن + اضربکم ولا اری ابا الحسن + اے کوفہ کے سپہ سالار + اور اے فتنہ کے جگانے والو + مین تمہین مار ڈالون گا۔ اور ابا الحسن کا لحاظ نہین کرونگا جناب امیر علیہ السلام نے اسپر حملہ کیا۔ اس نے حضرت کو پہچان لیا اور میدان سے پیٹہہ پہیر کر بہاگا آپنے ملکر اسے نیزہ مارا نیزہ اسکی زرہ کے حلقہ مین گڑ گیا۔ اور وہ جہٹکا کہا کر زمین پر گرا۔ اسکو یہ خوف پیدا ہوا کہ جناب امیرؑ اب مجہے زندہ نہین چہوڑینگے اس نے اپنی دونون ٹانگین اٹہا کر اپنی شرمگاہ کو ننگا کر دیا۔ حضرت امیرؑ نے اس سے اپنا موںنہ پہیر لیا اور اپنے لشکر مین واپس چلے گئے۔ عمرو بن عاص وہان سے اٹہکر خوف زدہ معاویہ کے پاس گیا۔ معاویہ اسے دیکہکر ہنسنے لگا۔ عمرو بن عاص کہسیانا ہوکر کہنے لگا تو کیون ہنستا ہے واللہ اگر تو میری جگہہ پر ہوتا تو تیری شرمگاہ بہی اسیطرح ننگی ہوجاتی جسطرح سے کہ میری ننگی ہوگئی تہی۔ اگر اسوقت مین جناب امیر واپس نہ جاتے تو تیرے عیال کو ضرور تقسیم کرجاتے اور تیرے مال کو لوٹ لیتے۔ معاویہ نے کہا مینے تو ہنسی سے یہ بات کہی تہی اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تم مسخری کی برداشت نہین کرسکتے ہو تو مین ہرگز ایسا نکرتا عمرو بن عاص نے کہا مین تمہاری مسخراپن سے خفہ نہین ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر ایک بہادر دوسرے بہادر سے لڑتا ہو اور وہ گر جائے اور دوسرا اسکے مارنے سے دستکش ہوکر اسکو قتل نکرے تو آسمان اسپر خون کے آنسون سے روتا ہے۔ معاویہ نے کہا بلکہ ہمیشہ کے لیئے فضیحت اور رسوائی دنیا مین یادگار رہجاتی ہے۔ عمرو بن عاص نے کہا مینے ان کو نہین پہچانا تہا۔ اگر مین انکو پہچان لیتا تو کبہی انکی طرف قدم نہ اٹہاتا۔ پہر معاویہ کے لشکر کے شہسوارون مین سے بشیر ابن ارطاۃ نے جو شجاعت مین مشہور تہا جناب امیرؑ کے پکارنے کو سنا کہ آپ معاویہ کو اپنے مقابلہ مین طلب فرماتے ہین اور معاویہ مقابل جانے سے جان چراتا ہے اسلیئے اس نے اپنے غلام لاحق سے مشورہ کیا کہ مین علی کے مقابل جانا چاہتا ہون شاید وہ میرے ہاتہ سے قتل ہوجائین اور میری وجہ سے انکی شہرت عرب

سے گم ہوجائے۔ لاحق نے کہا اگر تو اپنے مین انکے مقابلہ کا حوصلہ دیکھتا ہے تو اس امر کی طرف مبادرت کر
ورنہ اس قصد سے باز آ۔ کیونکہ بخدا یہ شخص بہادر شور کرنے والا ہے ۔ فانت لہ یا بشیر ان کنت مثلہ
والا فان اللیث للضبع اکل + متی تلقہ فالموت فی راس رمحہ + وفی سیفہ شغل لنفسک
شاغل + ای بشیر اگر تو اسکی مانند ہے تو اسکے ساتھ لڑائی کا قصد کر ورنہ تو خود جانتا ہے کہ شیر گفتار کو
کہانے والا ہے تو کب اسکے پاس جا سکتا ہے کیونکہ اسکے نیزہ کے سر مین موت ہے اور اسکی تلوار مین
تیری جان کے ساتھ سروکار ہے۔ بشیر نے کہا اے لاحق تجہہ پر افسوس ہے۔ بہلا موت کی سوا اور کوئی
بات نہین ہے پہر جو کچہہ ہو سو ہو۔ مین اسکے مقابلہ کے لیے جاتا ہون۔ یہ کہکر بشیر میدان مین گیا جناب
امیر علیہ السلام نے دیکہکر اسپر نیزہ سے حملہ کیا وہ نیزہ کی نیولی سے زمین پر چت گر پڑا اور اپنی دونو
ٹانگین اٹہا کر شرمگاہ کو کہولدیا جناب امیرؑ نے اس سے مونہہ پہیر لیا۔ بشیر کود کر کہڑا ہو گیا اسکے
سر سے مغفر اتر گئی۔ جناب امیر علیہ السلام کے لشکر کے آدمیون نے اسے پہچانکر جناب امیر سے عرض کیا
یا امیر المومنین یہ بشیر بن ارطاۃ ہے اب اسکو زندہ نہ جانے دین آپنے فرمایا اگرچہ بشیر بن ارطاۃ ہی
ہے تو بہی اسکی شکل گم ہونے دو۔ جس بات کا کہ یہ مستحق ہے وہی اسپر وارد ہو۔ پہر بشیر گہوڑے پر
سوار ہو کر معاویہ کے پاس چلا گیا معاویہ ہنس کر کہنے لگا کوئی شرم کی بات نہین عمرو بن عاص کو بہی
یہی معاملہ پیش آیا ہے۔ جناب امیرؑ کی فوج مین سے کوفہ کے ایک جوان نے زور سے چلا کر کہا اے
اہل شام تمکو حیا نہین آتی تمکو عمرو بن عاص نے معرکہ جنگ مین اپنا ستر کہولدینا خوب سکہا دیا ہے بشیر
عمرو بن عاص کو اور عمرو بن عاص بشیر کو دیکہکر آپس مین ہنسا کرتے تہے۔ جناب امیر علیہ السلام سے
شام کے باشندے نہایت خوف زدہ ہو گئے اور کسی کو انکی مبارزت پر جرئت کرنے کی جسارت نہ رہی
ایک دفعہ جناب عثمانؓ کا غلام جسکا نام احمر تہا میدان مین آیا اسکے مقابلہ مین کیسان حضرت امیرؑ کا
غلام لڑنے کو نکلا۔ احمر نے اسے قتل کر ڈالا جناب امیرؑ نے یہ دیکہکر فرمایا۔ اگر مین تجہے قتل نہ کرون
تو خدا مجہے قتل کرے۔ یہ کہکر آپنے اسپر حملہ کیا وہ غلام بہی تلوار کہینچکر جناب امیرؑ پر حملہ آور ہوا
جناب امیرؑ نے اسکی تلوار پر تلوار ماری اور قریب جا کر ہاتہہ بڑہایا اور اسکی گردن کو پکڑ کر گہوڑے پر سے
اٹہا لیا۔ اور زمین پر دے پٹکا کہ اسکی ہڈی پسلی چور چور ہو گئی۔ معاویہ اپنے غلام حریث کو جو نامور
بہادر تہا جناب امیرؑ کے مقابلہ کرنے سے ڈرایا کرتا تہا ایک دفعہ جناب امیر بہیس بدلکر میدان مین نکلکر مبارزت
طلب فرما رہے تہے عمرو بن العاص نے حریث کو کہا جا اس سوار کا مقابلہ کر اور قتل کرنے سے حکومت
چہوڑ۔ حریث میدان مین گیا وہ جناب امیرؑ کو پہچان نہین سکتا تہا کچہہ دیر نہ گذری کہ جناب امام نے اسکو

سر کے چاند پر تلوار ماری جسکے گھاؤ سے وہ گھائل ہو کر زمین پر گر گیا معاویہ اور اہل شام تاڑ گئے کہ یہ جناب امیر ہین معاویہ کو اپنے غلام کے مارے جانیکا نہایت قلق گذرا عمرو بن عاص سے کہنے لگا تو نے میرے غلام کو مروا ڈالا ہے کیونکہ تو نے اسے غرہ کر کے میدان مین بہیجا تہا۔ پہر ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ جناب امیر کے دوست عباس بن ربیعہ الہاشمی میدان مین نکلے اور ادہر سے معاویہ کے دوستون مین سے غرار انکے مقابلہ کو آیا عباس سے کہنے لگا اے عباس تو میرے ساتھ لڑے گا؟ عباس نے کہا تو میرے ساتھ نیچے اتر کر جنگ کریگا؟ یہ کہکر دونون گہوڑے سے نیچے اترے اور جنگ کرنے لگے دونون لشکر پہر کر دور سے دونوان بہادرون کی کارستانی دیکہنے لگے ایک گھنٹہ تک دونون لڑتے رہے کوئی ان دونون مین سے ایک دوسرے پر غالب نہ آیا۔ پہر دوبارہ جنگ کرنے لگے عباس بن ربیعہ کو شامی کی زرہ کا بند ایک جگہہ سے ڈہیلا نظر آیا عباس کی تلوار نہایت تیز تہی عباس نے اسکی زرہ کی ڈہیلی بند کے بیچا بیچ مین تاک کر ایسی تلوار لگائی کہ وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ لوگون نے یہ ہاتھ کی صفائی دیکھکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور حیران رہگئے۔ معاویہ اور اور دیگر اہل شام کو یہ خیال پیدا ہو گیا کہ علی لباس بدلکر میدان مین آئے ہوئے ہین۔ عباس وہان سے لوٹ کر گہوڑے پر سوار ہوئے اور تہوڑی دیر تک دونون صفون کے درمیان مین ٹہلتے رہے۔ پہر اپنے مکان کو واپس چلے گئے۔ معاویہ نے اپنے لشکر والون سے کہا کوئی ہے جو میدان مین جاکر اس سوار کو قتل کرے مین اسے بقدر انعام دونگا یہ سنکر باشندگان یمن مین سے بنی لخم کے دو نوجوان اچہل پڑے کہ ہم اس مہم کو انجام دینگے۔ معاویہ نے کہا جو شخص کہ تم دونو مین سے اس سوار کے قتل کرنے پر سبقت کرے گا جو کچہ کہ مینے وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرونگا اور دوسرے شخص کو بہی اسیقدر انعام دونگا۔ دونو ملکر میدان مین گئے۔ اور مبارزت کے مقام پر پہونچکر بلائے لے عباس ہمارے مقابلہ کیلیے باہر نکل۔ عباس کہنے لگے مین اپنے آقا سے اجازت لیکر تمہارے پاس آتا ہون۔ وہان سے جناب امیر کی خدمت مین اذن لینے کے واسطے گئے جناب امیر نے ان کو اپنے پاس بلاکر انکے ہتیار اپنے زیب تن فرمائے اور انکے گہوڑے پر سوار ہو کر میدان مین تشریف لے گئے اسوقت جناب امیر اور ابن عباس مین فرق کر سکنا دشوار تہا۔ دونون لخمیون نے آپ سے کہا کہ عباس آپ اپنے آقا سے اجازت لے آئے ہین آپ نے انکے جواب مین اس آیت کو پڑہا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر کا اذن دیا گیا ہے واسطے ان لوگون سے کہ لڑائی کرتے ہین وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہین۔ اور تحقیق اللہ تعالے انکو فتح دینے پر قادر ہے ان دونون مین سے ایک نوجوان نے آپ پر حملہ کیا آپ نے اسکی ناف پر

تلوار ماری اور اس صفائی سے کاٹ ڈالا کہ لوگون کو گمان ہوا کہ آپ کا وار خالی گیا ہے۔ لیکن جب گھوڑا اچھلا تو اسکے دونون ٹکڑے زمین پر گر گئے پھر آپنے دوسرے جوان پر حملہ کر کے اسکو بھی اسی کے دوست کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جناب امیر علیہ السلام ایک گھنٹہ تک میدان مین گھوڑا پھیرتے رہے معاویہ تاڑ گیا کہ یہ جناب امیرؑ ہین کہنے لگا کہ خدا ناحق کی جھنجھٹ کا ستیاناس کرے۔ جناب امیرؑ تو بیٹھے ہوئے تھے مینے خود سوار ہوکر اپنے آپ کو رسوا کیا۔ عمرو بن عاص نے کہا رسوا تو تمہی ہوئے جو ہارے گئے۔ معاویہ نے کہا مردک خاموش رہ تیرے بولنے کا وقت نہین۔ عمرو بن عاص نے کہا اگر میرے بولنے کا وقت نہین تو خدا تعالی تمھیو نپر رحم کرے۔ اور مین جانتا ہون کہ خدا نے انپر ضرور رحم کیا ہوگا۔ اس تمام لڑائی مین جو صفین کے نام سے مشہور ہے لیلۃ الہریر کا واقعہ نہایت ہی حیرت ناک ہے اس رات مین جناب امیرؑ جسوقت کسی آدمی کو قتل کرتے تو آواز بلند تکبیر پڑہتے۔ شمار کیا گیا تو اس رات مین آپنے پانسو تیس تکبیرین یا پانسو تیس آدمیون کو قتل کرنے پر پڑہین لوگ اس رات مین سیل کیطرح سے موجزن تھے اور جس طرح سے نرمستی سے پھیرا ہے پھیر رہے تھے جب صبح نمودار ہوی مقتولون کی تعداد تیس ہزار سے تجاوز کر گئی تھی۔ یہ جمعہ کے دن کی رات تھی صبح کو جناب امیرؑ اور آپ کا سارا لشکر میدان کارزار مین مصروف کشت و خون تھا آپ قلب مین رونق افروز تھے میمنہ مین مالک اشتر اور میسرہ مین عبداللہ بن عباس گرم پیکار تھے جناب امیر کی فوج پر فتحمندی کے آثار نمایان تھے مالک اشتر میمنہ سے مصروف تیر اندازی تھے کبھی اپنے لشکر سے یہ کہتے تھے کہ اس نیزہ کے فاصلہ سے تیر ڈالو اور کبھی کہتے تھے کہ اس کمان کے فاصلہ سے تیر چلاؤ۔ اور کبھی یہ کہتے تھے کہ اسے انداز پر تیر پھینکتے رہو۔ جب جناب امیرؑ نے دیکھا کہ مالک اشتر فتح پانے کے قریب ہین آپ نے انکی مدد کے واسطے اور لشکر روانہ کیا۔ معاویہ نے دیکھا کہ شام کی فوج سست ہو چکی ہے اور عراق والے غالب آگئے ہین شامی بھاگنے پر کمربستہ ہین ابن عاص سے کہنے لگا اسوقت کوئی تدبیر ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم پریشانی سے بچ جائین اور عراق والون مین پھوٹ پڑ جاے ابن عاص نے کہا ہان یہ تدبیر ہے کہ قرآن مجید نیزون کے ساتھ باندھکر علم کردین اور اہل عراق سے یہ کہین کہ خدا کی کتاب ہمارے اور تمھارے درمیان حکم ہے اگر انھون نے قبول کر لیا تو ہم لڑائی کو دوسرے وقت پر ڈالدینگے اگر ان مین سے بعض نے انکار کیا تو بعض ضرور یہ کہینگے کہ خدا کی کتاب کو ماننا چاہیئے۔ اس وجہ سے ان مین پھوٹ پڑ جائیگی۔ پس شامیون نے چند کلام مجید نیزون سے باندھکر علم کر دیئے اور کہا اے اہل عراق یہ خدا کی کتاب تمھارے اور ہمارے درمیان حکم ہے جب لوگون نے کلام اللہ کو نیزون سے بندھا ہوا دیکھا کہنے لگے ہمکو خدا کی کتاب کا لحاظ کرنا چاہیئے جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا۔ ای

بندگان خدا اپنے حقوق کو ست چھوڑو معاویہ اور ابن عاص اور ابن ابی معیط اور ابن ابی سرح اور ضحاک کو مین خوب جانتا ہون یہ لوگ ہرگز قرآن والے نہین ۔ مجھے لڑکپن اور جوانی مین انسے صحبت رہی ہے بخدا ان لوگون نے ازراہ مکر و فریب قرآن شریف کو نیزون پر باندہکر بلند کیا ہے ۔ اب یہ لوگ جنگ مین سست ہو چکے ہین اور بہاگنے پر آمادہ ہین جناب امیر علیہ السلام کی لشکر کے لوگون نے لڑنے سے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا مین انسے صرف اسلیے جنگ کرتا ہون کہ وہ خدا کی کتاب کا حکم مانین لیکن وہ خدا کے حکم سے نافرمانی کرتے ہین اور عہد کو توڑتے ہین انہون نے خدا کی کتاب کو چھوڑدیا ہے ۔ مسعود بن فدکی التیمی اور زید ابن حصین الطائی جناب امیرؑ سے کہنے لگے جبکہ ان لوگون نے آپ کو خدا کی کتاب کی طرف بلایا ہے تو آپ انکی دعوت کو قبول کرین ورنہ ہم آپ کو پکڑ کر انکے سپرد کر دینگے ۔ جناب امیرؑ اور ابن عباس لڑائی سے دست بردار ہو گئے ۔ لیکن مالک اشتر بدستور لڑتے رہے ۔ لوگون نے جناب امیرؑ سے عرض کیا کہ آپ مالک اشتر کو بلالین تاکہ وہ بہی لڑائی سے دستکش ہو جائین ۔ جناب امیرؑ نے یزید بن ہانی سے کہا کہ مالک اشتر کو جاکر یہ کہو کہ میرے پاس چلا آئے اشتر نے یزید سے کہا کہ امیر المومنینؑ کی خدمت مین جاکر میری طرف سے عرض کر کہ یہ وقت میرے آنیکا نہین آپ اسوقت مجھے یہانسے نہ ہٹائین مجھے فتح کے آثار نظر آرہے ہین ۔ یزید بن ہانی نے اگر جناب امیرؑ سے اشتر کا پیغام عرض کیا ۔ آپنے اسے دوبارہ اشتر کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ یہان فتنہ برپا ہو گیا ہے تم جلدی چلے آؤ اشتر دوڑتے ہوئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے جسوقت کہ شامیون نے قرآن نیزون پر اٹھائے تہے مجھے معاً خیال پیدا ہو گیا تہا کہ ہمارے آدمیون مین ضرور پہوٹ پڑجائیگی ۔ یہ قرآن نیزون کے ساتھ باندہنا بے شک ابن عاص کا مشورہ ہے پہر قوم کیطرف متوجہ ہوکر کہنے لگا ۔ اے عراق والو اے ذلت اور خواری کے آشناؤ ۔ اب تم غالب ہونیکے قریب تہے اونہون نے تمہین غلبہ پاتے ہوئے دیکھ نیزون پر قرآن شریف بلند کر دیے ۔ مجھے دم بہر کو چھوڑدو فتح ابہی ابہی ہوئی جاتی ہے ۔ لشکر کے لوگ کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ ہم تجھے اذن دیکر تیرے ساتھ گناہ مین شریک ہون اشتر نے کہا تم مجھے یہ تو بتاؤ بہلا تم کسوقت حق پر تہے ۔ آیا جس وقت تم لڑرہے تہے اور شامی تمہارے بندگون کو قتل کر رہے تہے یا کہ اب اسوقت کہ تم نے اپنے ہاتھ لڑائی سے روک لیے ہین لشکر کے لوگ کہنے لگے اے اشتر ان باتون کو چھوڑدے ہم انکے ساتھ صرف خدا کے لیے لڑتے تہے اب محض خدا کے لیے انکو چھوڑتے ہین ۔ اشتر نے کہا تم دہوکا دے رہے ہو اور دہوکا کہا گئے

ہو تمنے عزت کو چہوڑ کر روسیاہی کی زندگی کو قبول کر لیا ہے۔ ہم تمہاری نماز کو دنیا و آخرت مین زہد اور خدا کے ملنے کے شوق کے لیے سمجھتے تہے۔ مین دنیاوی غرض کے سوا اور کوئی تمہاری مراد نہین دیکھتا تم گوبر کہانے والی گائے کی مانند ہو کبہی تم عزت کا مونہہ نہین دیکہو گے۔ ای ظالمو میرے سامنے سے چلے جاؤ۔ اشتر نے انکو برا بہلا کہا وہ اشتر کو بد دعا کہنے لگے جناب امیر انبرا اور مالک اشتر چلا ئے تمام لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ قرآن مجید کو حکم بنا یا جائے۔ اشعث بن قیس نے جناب امیر سے عرض کیا مین دیکہتا ہون کہ جس امر کی نسبت شامیون نے ہمین دعوت کی ہے۔ او سپر ہمارے لوگ بہی راضی ہو بیٹہے ہین کہ قرآن مجید کو انکے درمیان حکم قرار دیا جائے۔ اگر آپ کی منشا ہو تو مین معاویہ سے پوچہ آؤن کہ انکی غرض کیا ہے۔ جناب امیر نے فرمایا جاؤ پوچہ آؤ۔ اشعث معاویہ کے پاس گیا اور کہنے لگا اے معاویہ تم نے قرآن شریف نیزون پر کیون بلند کیے ہین معاویہ نے کہا اسلیئے کہ ہم اور تم خدا کی کتاب اور اسکے حکم کیطرف رجوع کرین۔ اشعث نے کہا یہ بات بالکل ٹہیک ہے۔ وہان سے واپس آکر جناب امیر کی خدمت مین معاویہ کی تمام گفتگو بیان کی سب لوگ کہنے لگے ہم بہی اسیبات پر راضی ہین۔ پہر اہل شام نے کہا کہ ہم تو ابوموسے کی حکومت پر راضی ہین جناب امیر نے فرمایا تمنے اول میری نافرمانی کی ہے اب تو مت کرو۔ مین ابوموسے مین حکومت کی لیاقت نہین پاتا وہ ضعیف الرائے ہے عمرو بن عاص کے مکرون سے واقف نہین۔ اشعث اور زید بن حصین اور مسعر بن فدکی کہنے لگے ہم اسکے سوا کسیپر راضی نہین جس چیز سے ہم ڈرتے ہین اس نے ہمین اس سے پہلے ہی ڈرایا تہا۔ ہم اسکے سوا کسی کی بات نہین مانین گے۔ جناب امیر نے فرمایا ابوموسے سے یہ بات پوری نہین ہو سکے گی۔ ابن عباس موجود ہین اگر تم کہو تو مین انکو حکومت پر مقرر کرون وہ لوگ کہنے لگے بخدا ہم اسکی پروا بہی نہین کرتے۔ انکا حکم ہونا تو خود آپ کا اپنے لیے حکم بنا ہے ہم ایسے شخص کو پسند کرتے ہین۔ جو آپ کا اور معاویہ کا برابر طرفدار ہو جناب امیر نے فرمایا اسپر چہوڑ دو کہ مین اشتر کو مقرر کرون وہ بولے اشتر ہی نے تو یہ آگ لگائی ہے۔ حضرت امیر نے فرمایا جبکہ تم میری بات کو تسلیم نہین کرتے تو جاؤ ابوموسی کو میرے پاس لے آؤ۔ اور جو چاہو سو کرو۔ ابوموسی ان دونون دونون گروہون سے الگ تہے لڑائی مین شامل نہین ہوئے تہے انکا غلام انکے پاس اس خبر کے پہونچانے کو دوڑتا ہوا گیا کہ دونون گروہون مین مصالحت ہو گئی ہے۔ ابوموسی نے صلح کی خبر سنکر کہا الحمدللہ پہر غلام نے بیان کیا کہ تم کو لوگون نے حکم مقرر کیا ہے۔ کہنے لگا انا للہ وانا الیہ راجعون جب ابوموسی جناب امیر علیہ السلام کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے

احنف بن قیس بہی لڑائی سے الگ تہے وہ بہی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنین
ابن عاص نے آپ کو زمین پر پٹکدیا ہے - مین ابوموسی کی واپسی سے متعجب ہون مین تہوڑی دور تک
اسکے ہمراہ ہولیا تہا مین اسکو کند زبان اور بہت چہوٹی عقل کا آدمی پاتا ہون - وہ ان لوگون کی اصلاح
کرنے کی قابلیت نہین رکہتا - ان کیواسطے ایسا شخص چاہیئے جو انکے پاس رکر پہر آسمان کے تارے کی
طرح سے ان سے دور رہے - اگر آپ مجہے حکم بناتے تو دیکہتے کہ مین کیا کرتا - ورنہ آپنے مجہے ابوموسی
کے ساتہ دوسرا یا تیسرا حکم بنایا ہوتا - عمرو بن عاص نے میرے سامنے کوئی ایسی گرہ نہین لگائی کہ
مین اسکو نہ کہولدیا ہو - جناب امیر نے فرمایا لوگ ابوموسی کے سوا کسیپر راضی نہین تہے - پہر ابوموسی
اور عمرو بن عاص عہدنامہ لکہنے کے لیئے جناب امیرؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے - کاتب نے عہدنامہ لکہنا
شروع کیا جسکا عنوان یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ وہ عہدنامہ ہے کہ امیرالمومنین علی بن ابیطالب
اور معاویہ بن ابی سفیان اور ان دونو کے ساتہ والون کے حسب منشا لکہا جاتا ہے - عمرو بن العاص
نے کاتب سے کہا جناب علیؑ آپ لوگون کے امیرالمومنین ہین ہمارے امیر نہین - امارت سے آپ کا نام محو
کردے - احنف بن قیس نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آپ ہرگز محو نکرین اگرچہ بعض لوگ بعض کو قتل کر
ڈالین - اگر آپنے اپنا نام امارت سے مٹا دیا مجہے خوف ہے کہ پہر کبہی امیرالمومنین کا نام اپنے لیے قائم
نکرسکین گے - آپ نے بہی محو کرنے سے انکار فرمایا - اشعث بن قیس اس امر مین بحث کرنے لگا اس نے
آپ کا نام مٹا دیا - جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اکبر سنت کے مقابل سنت پوری ہوگئی - بخدا صلح
حدیبیہ کے روز مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب عہدنامہ تہا - جبکہ مینے محمد رسول اللہ لکہا کفار
کہنے لگے آپ رسول اللہ نہین ہین یا علی تم آپ کا اسم مبارک اور آپکے والد ماجد کا اسم مبارک لکہو
مجہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کرنے کے لیئے حکمدیا - مینے عرض کیا مجہہ سے
ایسا ہرگز نہین ہوسکتا - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہمین وہ مقام بتا دے - مینے حضرت کو
وہ مقام بتادیا حضور نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا - اور فرمایا عنقریب تجہسے بہی ایسی خواہش
کی جائیگی اور تجہ کو بہی لوگون کا کہنا ماننا پڑے گا - پہر جناب امیر نے کاتب سے فرمایا - لکہہ یہ وہ عہدنامہ
ہے کہ علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان اور اہل کوفہ اور اہل شام کی حسب منشا لکہا گیا ہے
کہ ہم خدا کے حکم اور اسکی کتاب کو حکم مقرر کرتے ہین جسپر کہ وہ موت کا حکم دے ہم بہی اسکی موت پر راضی
ہونگے اور جسکو وہ زندہ کرے ہم بہی اسکی زندگی پر راضی رہین گے - پس ابوموسی الاشعری اور عمرو
ابن العاص اسکے لیے حکم مقرر کیے گئے ہین جو کچہ کہ یہ دونون خدا کی کتاب مین پائین گے اسپر حکم

دینگے اور اگر خدا کی کتاب مین نہ پائینگے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت جامع غیر مفرقہ کی طرف رجوع کرینگے دونو منصفون نے جناب علی اور معاویہ اور ان دونون کے لشکر سے عہد لے لیا ہے اور وہ دونون انکے اہل وعیال اور جان ومال کے امین ہین۔ اور جو فیصلہ کہ دونون منصف بیان کرینگے اسکے اجرا مین تمام امت انکی معاون ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ دونون منصف تمام امت کی نسبت فیصلہ کرین نہ کسی خاص گروہ یا فرقہ کی نسبت اور رمضان کے مہینے تک ان دونون کو مہلت دیجاتی ہے۔ اور اگر ان دونون کا منشاء ہو تو بعد رمضان کے فیصلہ دے سکتے ہین اور فیصلہ بیان کرنیکا مقام ایسا ہونا چاہیے جو کوفہ اور شام کے وسط مین ہو۔ عہد نامہ مین اشعث بن قیس اور [illegible] بن حجر اور سعید بن قیس الہمدانی اور عقبہ بن زیاد الحضرمی اور یزید بن حجبۃ [illegible] الہمدانی حضرت امیر علیہ السلام کی طرف سے۔ اور ابو الاعور السلمی اور حبیب بن مسلمہ وغیرہ معاویہ کی طرف سے گواہ لکھے گئے۔ اشعث نے عہد نامہ لوگون کو پڑھکر سنایا۔ اور یہ عہد نامہ بدھ کے روز تیرہوین ۳۷ھ سینتیس ہجری کو لکھا گیا۔ سب لوگون نے متفق ہوکر کہا کہ دومۃ الجندل مین منصفون کا اجتماع ہونا چاہیے۔ بعد ازان صفین سے لوگ واپس چلے آئے ✤

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ مروج الذہب مین لکھتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کو صفین مین ایک سو دس روز تک ٹھیرنا پڑا تھا۔ آپکے لشکر مین سے جو لوگ کہ نائل رتبہ شہادت ہوئے ان مین سے پندرہ اہل بدر تھے چنانچہ عمار بن یاسر معروف بابن سمیہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی انہین مین سے تھے جنکی عمر اسوقت ترانوے برس کی تھی۔ حضرت امیرؑ کو صفین مین ستر لڑائیان پیش آئین ✤

علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین حبہ ابن جوین العرنی سے ناقل ہین کہ مینے حذیفہ بن الیمان سے عرض کیا کہ ہم لوگ فتنہ مین پڑنے سے نہایت خائف ہین آپ کوئی طریق اس سے بچنے کا بتا دین۔ وہ کہنے لگے جس گروہ مین کہ ابن سمیہ ہو تم اسی گروہ مین شامل رہو کیونکہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسکو رستہ سے بھٹکا ہوا باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ اور دنیا سے اسکی آخری خوراک پانی ملا دودھ ہوگا۔ حبہ کہتے ہین کہ مین جناب عمار کی شہادت کے روز انکے پاس موجود تھا۔ عمار کہہ رہے تھے کہ مجھے میرا آخری رزق دنیا کا لا دو۔ کسی نے ایک پیالے مین پانی ملا دودھ انکو لا دیا مینے دیکھا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے روایت کرنے مین ایک سر مو بھی خطا نہین کیا تھا۔ پھر عمار کہنے لگے آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے۔ بخدا اگر لوگ مجھے ہجر پر بھی شکدین تو بھی مین یہی جانتا ہون کہ ہم حق

پر ہین اور وہ لوگ باطل پر ہین۔ اسکے بعد عمار جنگ گاہ مین گئے۔ اور ابو الغادیہ کے ہاتھ سے شہید ہو گئے۔ اور ابن حوی السکسکی نے انکا سر اقدس بدن سے کاٹ لیا بعض راوی یہ کہتے ہین کہ آپ کو ابو الغادیہ کے سوا کسی اور نے شہید کیا ہے۔ انکی شہادت سے پیشتر ذو الکلاع نے ایک دفعہ عمرو بن العاص کو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کی نسبت فرمایا ہے کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا۔ اور تیرا آخری رزق دنیا مین پانی ملا ہوا دودہ ہوگا اکثر ذو الکلاع عمرو بن العاص سے کہا کرتا تھا اے عمرو تجہ پر افسوس ہے یہ کیا بات ہے کہ عمار جناب علی علیہ السلام کیطرف ہین۔ عمرو بن العاص اسکو کہا کرتا تھا کہ اگرچہ اسوقت عمار جناب علی کیطرف ہین لیکن عنقریب وہ ہماری جانب چلے آئین گے۔ ذو الکلاع جناب عمار سے پہلے معاویہ کیطرف سے مارا گیا اور بعد مین جناب عمار حضرت علی کیطرف سے مارے گئے۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا مین نہین جانتا کہ مین ان دونون مین سے کس کے قتل ہونے پر زیادہ خوشی کرون۔ عمار کے شہید ہونے پر یا ذو الکلاع کے مارے جانے پر۔ بخدا اگر ذو الکلاع عمار کے بعد جیتا رہتا تو اہل شام کے عام لوگون کو اپنے ساتھ لیکر جناب امیر علیہ السلام کی طرف مائل ہوجاتا۔ جب حضرت عمار شہید ہوئے چند آدمی معاویہ کے پاس گئے ان مین سے ہر ایک یہی کہتا تھا کہ مینے عمار کو قتل کیا ہے اتنے مین ابن حوی السکسکی آکر کہنے لگا۔ مینے انکو قتل کیا ہے مینے انکو کہتے ہوئے سنا تھا کہ آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انکے گروہ سے جا ملینگے۔ عمرو بن عاص نے ابن حوی سے کہا تو اور تیرا دوست معاویہ اس بات پر خوش ہو۔ افسوس ہے کہ تیرے ہاتھ نے اسپر فتح حاصل کی لیکن تو نے اپنے خدا کو اپنے آپ پر ناراض کر لیا۔ ذکر کرتے ہین کہ ابو الغادیہ حجاج کے زمانہ تک زندہ تھا۔ ایک دن حجاج کے پاس کسی ضرورت کے لیئے گیا اس نے اسکی خوب آو بھگت کرکے پوچھا کہ عمار بن یاسر کو تو نے ہی قتل کیا تھا وہ کہنے لگا مینے ہی قتل کیا تھا۔ حجاج کہنے لگا جو شخص کہ بڑے جوڑے چکلے آدمی کو قیامت مین دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ پہر ابو الغادیہ نے اپنی ضرورت بیان کی۔ حجاج نے اسکے پورا کرنے سے انکار کیا۔ اور کہنے لگا ہم ان لوگون کو دنیا کیونکر دے سکین جبکہ ان کو اس مین سے کچھ بھی نہین دیا گیا۔ اوسپر یہ خیال کرتا ہے کہ مین قیامت مین عظیم الباع ہونگا۔ لوگون نے حجاج سے پوچھا عظیم الباع کسے کہتے ہین حجاج نے کہا عظیم الباع اس قوی ہیکل آدمی سے مراد ہے جس کے دانت مثل احد کے اور رانین مثل جبل ورقان کی ہون اور اسکا ایک جوتڑ مدینہ مین اور ایک ربذہ مین ہو۔ واللہ اگر عمار کو ساری دنیا کے لوگ آپس مین ملکر قتل کردیتے تو اللہ تعالی ان سب کو جہنم مین دہکیل دیتا۔ عبد الرحمن السلمی روایت کرتے ہین کہ جب عمار شہید ہوگئے مین معاویہ کے لشکر مین گیا

عمرو بن العاص اور ابوالاعور کو تسلی کی باتین کرتا ہوا پایا۔ مین نے اپنے گھوڑے کو انکے لشکر مین ڈالدیا تاکہ انکی باتین خوب غور سے سنون عبداللہ اپنے والد عمرو بن العاص سے کہہ رہا تہا۔ ابا جان آج تمنے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جسکی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ فرمایا تہا فرمایا تھا۔ عمرو بن العاص نے کہا کیا فرمایا تھا۔ عبداللہ نے کہا تمہین نہین معلوم کہ مسجد کی بنا کیے وقت لوگ ایک ایک اینٹ اٹھاتے تہو اور عمار رضی اللہ عنہ آخرت مین دگنا اجر پانے کے لیے دو دو اینٹین اٹھاتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھکر فرمایا اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کرے گا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا تم سنتے ہو عبداللہ کیا کہتا ہے معاویہ نے کہا کیا کہتا ہے عمرو بن العاص نے عبداللہ کی روایت کو بیان کیا معاویہ نے کہا کیا ہمنے عمار کو قتل کیا ہے؟ بلکہ اس نے قتل کیا ہے جو اپنے ساتھ اسکو مروانے کے لیے لایا تہا۔ یہ سنکر لوگ اپنے اپنے خیمہ وخرگاہ سے باہر نکل آئے اور باہم کہنے لگے عمار کو اس نے قتل کیا ہی جو انکو اپنے ہمراہ لایا تہا۔ عبدالرحمن سلمی کہتے ہین مین نہین جانتا کہ معاویہ کی گفتگو زیادہ حیرت انگیز تہی یا کہ اسکے لشکر کے لوگون کی۔ جب عمار شہید ہوگئے جناب امیر علیہ السلام نے ربیعہ اور ہمدان کی قومون سے کہا تم میری زرہ اور سپر نیزہ ہو قریب بارہ ہزار آدمی کے جناب امیر کے ساتھ ہو گئے آگے آگے جناب امیر خچر پر سوار تہے اور پیچھے پیچھے آپکے سب لوگ ہولیے سب نے متفق ہو کر حملہ کیا اور اہل شام کی صفون کو تتر بتر کر دیا۔ پہر جناب امیر نے چلا کر فرمایا۔ اے معاویہ لوگ ہمارے درمیان کیون مارے جائین تو خود فوج سے باہر نکل آ۔ تاکہ مین خدا کے سامنے تجہ سے لڑون جو شخص ہم دونون مین سے اپنے حریف کو مار ڈالے تمام امور اسی کی ذات سے متعلق ہو جائین۔ عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا جناب امیر نے انصاف کی بات بیان فرمائی ہے معاویہ نے کہا لیکن تونے تو انصاف کی نہین کہی تو اچہی طرح سے جانتا ہے کہ کوئی شخص انکے مقابلہ پر نہین گیا کہ قتل نہین ہوا۔ عمرو بن العاص نے کہا تجھے ان سے مقابلہ نکرنا کیا بہلا معلوم ہوتا ہے۔ معاویہ نے کہا تیری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعد تجھے شام کی امارت کے واسطے طمع پیدا ہو گئی ہے۔

علامہ یوسف الکنجی الشافعی قدس سرہ العزیز کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین جب حکومت کا وقت آگیا جناب امیر نے چار سو سوار شریح بن ہانی الحارثی کے ماتحتی مین ابوموسے کے ساتھ روانہ کیے اور انکی امامت نماز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمائی۔ ادہر سے معاویہ نے عمرو بن العاص کو چار سو آدمی دیکر روانہ کیا دونون حکم دومۃ الجندل مین پہونچ گئے۔ عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن الزبیر اور عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن عبد یغوث الزہری

اور ابوجہم بن حذیفہ اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ بہی وہان پہونچ گئے ان دنون سعد بن ابی وقاص بنی سلیم کے مال کے ساتھ جنگل کو گئے ہوئے تہے انکا ناخلف عمر وبن سعد انکے پاس جاکر کہنے لگا ابوموسی اور عمرو ابن عاص حکومت کے لیے دومۃ الجندل پر اکٹھے ہوئے ہین اور اکثر قریش کے لوگ بہی فیصلہ سننے کے لیے وہان گئے ہین۔ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور خاصکر ان چہ صاحبون مین سے ہو جنکو حضرت عمر نے مشورت کے لیے مقرر کیا تہا۔ تم اس امر مین کیون نہین داخل ہوتے تم تو لوگون سے زیادہ تر خلافت کا استحقاق رکہتے ہو۔ سعد نے وہان کے جانے سے انکار کیا بعض روات یہ بہی لکہتے ہین کہ بعد ازان وہ بہی وہان تشریف لیگئے تہے لیکن پہر اپنی حاضری سے نادم ہوکر بیت المقدس کو چلے گئے اور وہان سے احرام عمرہ باندہکر مکہ معظمہ مین واپس چلے آئے۔ جب کہ عمرو بن العاص اور ابوموسی جناب علیؑ اور معاویہؓ کے حکم مقرر ہوئے تہے اسوقت سے عمرو بن العاص ہر امر مین ابوموسے کو مقدم کرتا تہا اور آپ پیچہے رہتا تہا اور نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آتا تہا اور یہہ کہتا تہا کہ مین تمپر کسی امر مین تقدم کرنا نہین پسند کرتا۔ آپ مجہ سے عمر مین بڑے ہین آپکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ اے میرے پروردگار۔ تو عبداللہ بن قیس کے گناہ بخشدے اور قیامت کے روز اسے اچہی جگہہ مین داخل کر ایسی حرکات سے ابوموسی کے ذہن نشین ہوگیا کہ عمرو بن عاص کا ہر امر مین مجہے اپنی ذات پر مقدم کرنا فی نفسہ تعظیم وتکریم ہے اور عمرو ابن العاص انکو فریب مین لارہا تہا جب دونون حکومت کے لیے اکٹہے ہوئے اور باہم رائے لگانے لگے۔ عمرو بن العاص نے کہا آپ بخوبی جانتے ہین کہ جناب عثمان رضی اللہ تعالے عنہ مظلوم شہید ہوئے ہین۔ ابوموسے نے کہا بیجا یہ بات بالکل درست ہے مین بہی اسپر گواہی دیتا ہون پہر اس نے کہا کہ آپکو یہہ بہی معلوم ہے کہ معاویہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ ابوموسی نے کہا ہان ٹہیک ہے۔ عمرو بن العاص نے کہا پہر اب آپکو اسے قریش کا متولی بنانے مین کیا پس وپیش ہے۔ اگر آپ اس امر سے خائف ہین کہ اسے سبقت اسلام کا درجہ حاصل نہین یہ شرط تو اس مین موجود ہے کہ وہ خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ولی ہے۔ اور انکے قصاص کا طالب ہے اور صاحب حسن سیاست اور صاحب تدبیر ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی صاحبہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کا بہائی ہے۔ ابوموسی نے کہا اے عمرو بن العاص خدا سے خوف کر۔ معاویہؓ کی شرف مین یہ باتین جو تو بیان کر رہا ہے آیا اہل دین اور صاحبان فضل کے نزدیک یہ شرف کی باتین ہوسکتی ہین۔ اگر مین افضل قریش کو خلافت کے واسطے پسند کرتا تو جناب علیؑ کے سپرد

کرتا۔ یہ بات جو تونے بیان کی ہے کہ وہ عثمان کا ولی ہے ہمارے سطے یہ امر اسکو سپرد کیا جائے مین خاص امر کے لیے اسکو خلافت نہین دے سکتا کیونکہ مہاجرین اور انصار پر اسکو کسی طرح سے اولویت حاصل نہین ہے۔ اور تونے جو اسکے غلبہ کی بات کو پیش کیا ہے اگر وامہ معاویہ تمام اہل زمین پر غلبہ بہی حاصل کرے مین اسکو خلیفہ نہین بنا سکتا۔ عمرو بن العاص نے کہا اگر آپ معاویہ کو خلیفہ نہین بناتے تو میرے بیٹے عبد اللہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہین آپ پر اسکی صلاحیت اور فضیلت کا حال بخوبی روشن ہے۔ ابو موسی نے جواب دیا تونے اپنے بیٹے کو خود اس فتنہ کے دریا مین ڈبو دیا ہے اسلیے یہ امر اسکی متعلق ہرگز نہین کیا جا سکتا۔ عمرو بن العاص کہنے لگا۔ آخر یہ امر ایسے ہی آدمی کے سپرد کیا جائیگا جو روٹی کہاتا ہو پانی پیتا ہو۔ یعنے کوئی فرشتہ تو اسکے لیے نہین آئیگا۔ ابن زبیر نے سنکر کہا اے ابو موسی عمرو کی بات کو غور سے سن اور خیال کر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہوشیار ہو جا۔ پہر ابن زبیر نے ابن عاص سے کہا اے ابن عاص عرب نے باہم شمشیر زنی اور تیر اندازی کے بعد تجہ پر بہروسا کرکے اس امر کو تیرے سپرد کیا ہے۔ تو پہر انکو فتنہ مین مت ڈال اور خدا سے خوف کر۔ پس جبکہ عمرو بن العاص کی آرزو کو ابو موسے نے نہ مانا ابو موسے نے اس بہی خواہش کی کہ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنایا جائے۔ عمرو بن العاص نے اس رائے کے ساتھ اتفاق کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ اسکے سوا کوئی اور رائے پیش کرو۔ ابو موسے نے کہا میری رای مین یہ آتا ہے کہ ان دونون یعنے علی اور معاویہ کو خلافت سے علاحدہ کرکے اس بات کو لوگون کے مشورہ پر چہوڑ دینا چاہیے تاکہ مسلمان جس شخص کو پسند کرین اپنے لیے خلیفہ بنالین۔ عمرو بن العاص نے کہا یہ رائے بہت ہی درست ہے اسپر اتفاق کرکے دونون باہر نکل آئے لوگ انکے انتظار مین تہے کہ دیکہین کس بات پر دونون متفق ہوتے ہین۔ عمرو بن العاص نے کہا اے ابو موسی آپ آگے بڑہکر لوگون سے اپنی رائے بیان کرین ابو موسے نے بڑہکر کہا اے لوگو ہماری رائے نے ایک ایسے امر پر اتفاق کیا ہے جسکے ذریعہ سے ہم امید کرتے ہین کہ خداوند تعالی اس امت کے کام کو ٹہیک کردیگا اور لوگون کی پراگندگی کو دور کرکے انکے تفرقہ کو مٹا دیگا اور ان کو ایک جماعت بنا دیگا۔ عمرو بن العاص نے کہا ابو موسے سچ کہتے ہین جناب عبد اللہ بن عباسؓ نے ابو موسے سے کہا تمنے عمرو بن العاص سے اگر کسی رائے پر اتفاق کرلیا ہے تو تم اسکو بڑہنے دو تاکہ وہ آپ سے پہلے اپنی رائے کا اظہار کرے مین اسکے فریب سے ڈرتا ہون مجہے ہرگز اسپر اطمینان نہین ہے بیشک اسنے اسوقت تمہاری رائے پر اپنی رضا ظاہر کی ہوگی لیکن جب تم لوگون کے درمیان اپنی رائے ظاہر کروگے تو وہ برخلاف بیان کرے گا ابو موسے نے کہا ہمنے باہم اتفاق کرلیا ہے اور

ٹہرے ناگہان اپنی دہنی جانب چہ سات قبرین دیکھین پوچھا کہ یہ قبرین کس کی ہین لوگون نے عرض کیا
یا امیر المومنین ع آپکے تشریف لیجانے کے بعد خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے انہون نے
وصیت کی تہی کہ مجھے کوفہ کے باہر دفن کرنا یہ انکی قبر ہے اور باقی قبرین اور مسلمانون کی ہین اجتک
کوفہ کے باشندے اپنے مردون کو گہرون اور صحنون مین دفن کیا کرتے تہے سب سے اول خباب کوفہ کے
باہر دفن ہوئے پہر انکے پہلو مین اور مسلمان بہی دفن کیے گئے جناب امیر نے فرمایا خدا خباب پر
رحمت نازل کرے وہ اپنی رغبت سے مسلمان ہوئے اور انہون نے اپنی خواہش سے ہجرت کی اور اپنی
زندگی مین مجاہد بنے رہے اور ساٹھ برس تک امتحان مین رہے خدا اچھے عمل کرنیوالون کے عمل کو
ہرگز ضائع نہین کرتا آپ وہان پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے وحشت ناک شہر کے رہنے والو اور اے
عجز کے محلون کے باشندو مومن مردون مین سے اور مومن عورتون مین سے مسلمان مردون مین سے اور
مسلمان عورتون مین سے تم پر سلام ہو تم ہم سے آگے گئے سو ہم تمہارے پیچہے آنیوالے ہین اب
تہوڑی مدت کے بعد ہم تم سے ملین گے اے ہمارے پروردگار تو ہمپر اور انپر مغفرت کر اور اپنی عفو کے
ساتھ ہمارے گناہون سے اور انکے گناہون سے درگذر فرما اسکو خوشی حاصل ہو جو آخرت کو یاد کرے
اور ساز پرس کے لیے نیک عمل کرے اور اپنی روزی پر قانع اور اپنے خدا پر راضی رہے پہر آپ وہان
سے ٹہلکر حبال دونون کے کوچہ کے پاس پہونچے اور رونے کی آواز سنی آپنے فرمایا یہ کیسی آواز ہے
عرض کیا گیا کہ لوگ صفین کے شہدا پر رو رہے ہین ۔ آپنے فرمایا کیا مین اس شخص کا گواہ نہین
جس نے صبر سے اپنے قتل ہونیکو گوارا کیا ہے اسی طرح سے خدا تعالے کا ذکر کرتے ہوئے وہان
سے آگے تشریف لے گئے اور قصر مین داخل ہوگئے کہ خارجی آپ کے ساتھ کوفہ مین داخل نہ ہوئے اور ایک
گاؤن مین جسکا نام حرورا تہا جا اترے اسی وجہ سے وہ حروریہ مشہور ہوگئے تخمیناً بارہ ہزار آدمی
تہے انہون نے اپنے گروہ مین منادی کرا دی کہ شبیب ابن ربعی التمیمی ہمارا امیر قتال اور عبد اللہ
ابن الکوی ہمارا امیر صلوۃ ہے ۔ اور ہر ایک کام مشورت سے کیا جائیگا ۔ خدای پاک کے سوا کسی کی
بیعت واجب نہین اچھے کام کرنے چاہیے اور بری باتون سے باز رہنا چاہیے ۔ اپنے گمان مین وہ
یہ سمجہنے لگے کہ جبتک کہ جناب علی ع نے حکم نہین مقرر کیے تہے وہ بیشک امام تہے حکومت کے
مقرر کرنے سے انکو اپنی امامت مین شک پیدا ہوگیا اور اپنی بات مین حیران ہوگئے ۔ اور
حیران کی تعریف خدا تعالی نے اپنے پاک کلام مین بیان فرمائی ہے حیران له اصحاب یدعونه
الی الهدی ائتنا یعنے وہ سراسیمہ ہے اور اسکے یار اسکو ہدایت کی طرف بلاتے ہین کہ ہمارے

پاس چلا آیا منعت خارجی اس آیت کریمہ کے ورود کو حضرت امیر علیہ السلام کے شان مین خیال کرنے لگے
حالانکہ پروردگار عالم نے اپنی پاک کلام مین ایک غیر شخص کی بات کو تمثیلا بیان فرمایا ہے جسکی توضیح کتب
تفسیر سے بخوبی ملسکتی ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کے غلام بھی حیران نہین تھے بلکہ ان سے سرگشتگان
وادی حیرت ہدایت پاتے تھے جب جناب امیرؑ کے دوستون نے انکی یہ باتین سنین جناب عبداللہ بن
عباس انکے پاس جانے کو آمادہ ہوئے جناب امیرؑ نے ان سے فرمایا تم لے انکی باتون کی جوابدہی
مین جلدی نہ کرنا مین تمھارے پیچھے آتا ہون۔ میرا انتظار کرلینا جب عبداللہ بن عباس انکے پاس
گئے خوارج نے پوچھا یا ابن عباس آپ کہان سے تشریف لائے ہین انہون فرمایا مین جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد اور انکے ابن عم کے پاس سے آیا ہون جو ہم سے زیادہ خدا کو پہچاننے والا ہے
اور اسکے نبی کی سنت کو زیادہ جاننے والا ہے۔ خارجیون نے کہا۔ اے ابن عباس ہم نے ایک بڑے گناہ
سے توبہ کی ہے کیونکہ ہمنے خدا کے دین مین منصف مقرر کیے تھے۔ اگر جناب علی بھی ہماری طرح سے توبہ
کرین اور ہمارے دشمنون کے مقاتلہ کے لیے آمادہ ہوجائین۔ تو ہم بھی جناب علی کیطرف رجوع کرینگے
ابن عباسؓ سے ان کے جواب دینے مین صبر نہ ہوسکا اور ان سے کہنے لگے۔ مین تمہین خدا کی قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ جو کچھ کہ خداوند تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم اسکی تصدیق نہین کرتے؟ کہ مرد اور عورت
کے حق مین فرمایا ہے کہ تم مرد اور عورت کے اہل مین سے ایک ایک منصف مقرر کرو وہ ان دونون مین مصالحت کا ارادہ
کرین خدا تعالے ان مین موافقت پیدا کردیگا خوارج بولے خدا کی قسم اسی طرح سے ہے ابن عباس
نے کہا اب بتاؤ کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین کیون حکم مقرر نہ کیے جائین خارجیون نے جواب دیا جس
امر کے حکم کو خدا نے لوگون کے تفویض کیا ہے اس مین غور کرنے کے لیے خدا نے انکو حکم بھی دیا ہے
اس مین وہ غور بھی کرسکتے ہین اور حکم لگا سکتے ہین۔ اور جس امر مین کہ خدا نے خود حکم لگایا ہے اور
اسکو جاری کیا ہے۔ بندونکو اس مین غور کرنے کی گنجایش نہین۔ جیسے کہ زانی کو سو درہ لگانے اور
چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم خود خدا نے لگایا ہے۔ ان امور مین لوگون کو غور نہ کرنا چاہیے ابن عباس نے
کہا خدا تعالے اس شخص کی نسبت کہ حرم مین شکار کرے اور ایک خرگوش جسکی قیمت ایک درہم
کی چوتھائی سے زیادہ نہین ہے ذبح کرے فرماتا ہے کہ تم مین سے صاحبان عدل اسکی قربانی کا حکم لگائین
خوارج نے کہا اے ابن عباس کیا تم شکار کے حکم اور عورت اور مرد کی شکر رنجی کے حکم کو مسلمانون
کے خون کے حکم کی برابر سمجھتے ہو۔ اور کیا تمہارے نزدیک عمرو بن العاص عادل ہے کہ کل ہم سے
لڑ رہا تھا۔ اگر وہ عادل ہو تو ہم عادل نہین ٹھیر سکتے۔ تمنے خدا کے حکم مین منصف قرار دیے ہین باوجود

خدا تعالیٰ نے معاویہ اور اسکے اصحاب کی نسبت اپنا حکم اس طرح جاری فرمایا ہے کہ یا وہ قتل کیے جائیں یا اپنی
بات سے باز آئیں۔ تمنے صلحنامہ مین لڑائی کی میعاد لکہدی ہے۔ باوجودیکہ جزیہ کے اقرار کرنے والون کے
سوا سورۂ برات نازل فرما کر خدا تعالیٰ نے اہل حرب کے ساتھ اہل اسلام کی موادعت کو مطلق قطع
کردیا ہے۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تہی کہ جناب امیر بہی آپہونچے اور عبداللہ بن عباس سے فرمایا۔ کیا مینے تمہین
ان سے گفتگو کرنے سے منع نہین کیا تہا؟ پہر خوارج سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے تمہارا کوئی وکیل
ہے جو تمہاری طرف سے جواب دے سکے سب نے متفق ہوکر کہا عبداللہ بن الکوی ہمارا وکیل ہے۔ جناب امیرؑ
نے اس سے سوال کیا کہ تمنے ہمپر کیون خروج کیا ہے اس نے جواب دیا کہ صفین کے روز کی تمہاری تحکیم
کے تقرر نے ہمین اس بات پر مجبور کیا ہے۔ جناب امیرؑ نے فرمایا جب شامیون نے قرآن بلند کیے تہے مینے
تم سے نہین کہا تہا؟ کہ مین انکے مکر و فریب کو تم سے زیادہ جانتا ہون۔ ان لوگون نے قرآن شریف
صرف مکر کی وجہ سے بلند کیے ہین۔ تاکہ تمہین فریب دیکر تمہین اپنی لڑائی سے باز رکہین چنانچہ
انہون نے اس مکر کو گانٹہکر لڑائی کو منقطع کردیا اور پہر آفت کے نازل ہونیکے امیدوار ہو بیٹہے
جناب امیرؑ نے تمام سرگذشت انکو کہہ سنائی اور پہر یہ فرمایا کہ اسدن تم نے میری بات ایک نہ مانی۔
مینے صلحنامہ مین یہ شرط لکہدی تہی کہ دونون منصف اسی امر کو زندہ کرین جسے کہ قرآن نے
زندہ کیا ہے اور اسی امر کے مارنے کے درپے ہون جسے کہ قرآن نے مارا ہے قرآن الحمد اور و
الناس کے دونون پہلوؤن کے درمیان لکہا ہوا ہے وہ خود نہین بولتا مگر لوگ اس سے متکلم ہوتے
ہین۔ خارجیون نے کہا فرمایئے آپنے میعاد کیون مقرر فرمائی تہی جناب امیرؑ نے فرمایا اسلیے
کہ اس میعاد مین ہماری حقیقت سے ناواقف شخص واقف ہوجائے اور واقف کو زیادہ تر ثبوت
ملجائے۔ نیز یہ بہی خیال تہا کہ شاید خدا تعالیٰ اس مدت کے درمیان اس امت مین اتفاق پیدا
کردے اور اسکو راہ راست دکہلادے۔ خارجیون نے کہا اب یہ بتایئے کہ جسدن صلحنامہ لکہا
گیا تہا اور کاتب نے یہ لکہا تہا (یہ وہ امر ہے جسکی خواہش امیرالمومنین علیؑ اور معاویہ کرتے ہین) عمرو
ابن عاص نے آکر آپنے مومنین کی امارت سے اپنے نام کو مٹادیا اور کاتب سے یہ لکہوایا (یہ
وہ امر ہے جسکی علیؑ اور معاویہ خواہش کرتے ہین) پس جبکہ آپ امیرالمومنین نہ ہوئے اور ہم لوگ
مومن ہین تو آپ ہمارے امیر نہ ٹہیرے۔ جناب امیرؑ نے جواب دیا تمکو معلوم ہوگا کہ حدیبیہ
کے روز مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کاتب تہا حضرتؐ نے مجہسے فرمایا لکہو (یہ وہ امر ہے
جسپر کہ محمد رسول اللہ اور سہیل بن عمرو صلح کرتے ہین) اسپر سہیل کہنے لگا اگر ہم آپکو رسول اللہ

جانتے تو جناب سے جنگ کیونکر کرتے پس جس طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اسم مبارک محو کیا تھا میں
بھی امارت مومنین سے اپنا نام محو کیا ہے۔ اس فعل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل میرا مقتدا تھا۔
اب بتاؤ کہ تمہاری کوئی حجت باقی رہ گئی ہے۔ تمام لوگ خاموش ہو گئے۔ جناب امیر نے انسے فرمایا۔ اب اٹھو
اور اپنے شہر میں چلو خدا تم پر رحم کرے۔ کہنے لگے ہم شہر میں چلینگے۔ لیکن حکومت کی میعاد ختم ہونے
تک ہم یہیں ٹھیرتے ہیں جناب امیر انکے پاس سے واپس تشریف لے آئے۔ وہ لوگ اپنے قول میں بالکل
جھوٹے تھے۔ جب منصفوں نے فیصلہ دیدیا۔ اور ہانی بن شریح ابن عباس کے ساتھ جناب امیر کی
خدمت میں پہونچ گیا۔ اور حکومت کے فیصلہ سے آپ کو مطلع کیا۔ آپ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ
سنایا اور حمد و نعت کے بعد ارشاد کیا کہ بتحقیق معصیت کا ورثہ حسرت اور نتیجہ ندامت ہے میں نے تمکو ان
دونوں شخصوں کی حکومت سے آگاہ کیا تھا لیکن تمنے میرا کہنا نہ مانا اور میری رائے کو چھوڑ دیا۔ ان
دونوں آدمیوں نے جنکو کہ تم نے حکم مقرر کیا تھا خدا کی کتاب کے حکم کو پس پشت ڈالدیا۔ اور جس امر
کی نسبت قرآن نے موت کا حکم دیا تھا اسکو زندہ کیا اور جس امر کے زندہ کرنے کا قرآن نے حکم دیا تھا
اسکو مار دیا اور خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر دونوں ہی اپنی اپنی خواہش کے پیرو ہو گئے اور خدا کی حجت
روشن اور حضرت کی نورانی سنت کو چھوڑ کر دونوں نے اپنی رائے سے فیصلہ دیا اور فیصلہ میں اختلاف
کیا اور دونوں راہ راست سے محروم رہے۔ پس تم شام کے سفر کے واسطے مستعد ہو جاؤ۔ اور پیر کے روز
لشکر بیان ہی کوچ کر جائے۔ یہ فرما کر آپ منبر سے اترے اور خارجیوں کو ایک خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کے بندے امیر المومنین علی کی طرف زید بن حصین اور عبداللہ بن وہب الراسبی۔ اور عبداللہ بن الکوی
وغیرہ کو معلوم ہو کہ ان دونوں منصفوں نے کتاب اللہ کی مخالفت کی ہے اور خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر حکومت
میں اپنی اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل نہیں کیا قرآن کے
حکم کے معتقد نہیں بنے۔ جسوقت تمہارے پاس میرا یہ خط پہونچے تم میرے پاس چلے آؤ۔ کیونکہ ہم اپنے
اور تمہارے دشمنوں کیطرف جانیوالے ہیں۔ اور ہم پہلے امر پر ثابت قدم ہیں جسپر کہ ہم پیشتر تھے
خارجیوں نے جناب امیر کے خط کا جواب یہ لکھا۔ اما بعد آپنے اپنے خدا کا غضب تو نہیں کیا بلکہ
اپنے آپ کا غضب کیا ہے آپنے اپنی جان میں کفر کیا ہے اگر آپنے توبہ کی تو ہم غور کرینگے کہ ہم کو
آپکے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جناب امیر اس خط کو پڑھکر انکی طرف سے مایوس ہو گئے۔ اور خیال
کیا کہ انکا پیچھا چھوڑ دیا جاوے اور شام والوں سے لڑنا چاہیے۔ اسلیے آپ کوفہ کے لوگوں کو خطبہ

سنا نیک ایسے کہڑے ہوکر اور خدا کی صفت و ثنا کے بعد فرمایا جسنے جہاد کو ترک کیا اور خدا کے حکم کی تعمیل مین
سستی کی وہ ہلاکت کے کنارے کے قریب ہے مگر وہ شخص کہ جسکے لیئے اللہ تعالے اپنی نعمت سے تدارک کرے
پس تم لوگ خدا سے ڈرو۔ اور جو شخص کہ خدا سے ٹہرا چاہتا ہے۔ اور خدا کی روشنائی کو چہپانا چاہتا ہے
اس سے لڑو۔ اور ان خیانت کرنے والون گمراہون سے جنگ کرو۔ کہ جنکو اگر ولایت ملجاے تو کسرے
اور ہرقل کے افعال کی پیروی کرنا اپنا فخر سمجھتے ہین۔ اب اپنے دشمنون کی لڑائی کے لیئے آمادہ ہو
جاؤ۔ ہمنے تمہارے بہائیون اہل بصرہ کو لکہہ بہیجا ہے کہ وہ بہی تمہارے پاس پہونچ جائین انشا
اللہ تعالے انکے پہونچنے کے بعد ہم بہی روانہ ہوجائینگے۔ جناب امیر کیطرف سے اندنون ابن عباس
بصرہ کے حاکم تہے آپنے انکی جانب خط روانہ کیا کہ ہم شہر سے نکلکر نخیلہ مین فوج کے پاس پہونچ
گئے ہین۔ ہماری رائے دشمنون کے ساتہہ جنگ کرنے پر قرار پائی ہے اہل بصرہ مین سے جو اشخاص کہ
ہماری شرکت کرنا چاہتے ہون آپ انکو اپنی ہمراہ لاوین والسلام پہر آپنے ہر ایک قبیلہ کے رئیس
کو لکہہ بہیجا کہ اپنے کنبہ کے بہادرون اور غلامون کو لیکر لشکر مین پہونچ جاوے۔ چنانچہ سب سے اول
سعد بن قیس الہمدانی نے آکر عرض کیا یا امیر المومنین مین بسر و چشم سب سے پہلے حاضر ہون انکے
بعد معقل بن قیس اور عدی بن حاتم الطائی اپنے اپنے قوم کے بزرگون اور قبائل کے ساتہہ حاضر خدمت
ہوگئے جنکی تعداد چالیس ہزار تہی انکے سوا سولہ ہزار غلامون کا گروہ تہا آپنے مدائن مین سعد
ابن مسعود کو بہی لکہہ بہیجا تہا کہ لڑائی کے لیئے جس قدر کہ بہادر دستیاب ہوسکین لشکر مین بہیجدیئے
جائین۔ اسی اثنا مین جناب امیر کو یہ معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگ یہ کہتے ہین کہ اگر حضرت ہماری شرکت
فرماوین تو ہم ان حروریہ سے جنگ کرکے فیصلہ کرلین جب ہم ان سے نبٹ جائینگے تو پہر اہل
شام سے لڑنیکا قصد کرینگے۔ آپنے لشکر والون سے فرمایا تم ان خارجیون کا پیچہا چہوڑ دو اور
میرے ساتہہ معاویہ اور اہل شام کی طرف چلو کہ ان سے جنگ کیا جائے تاکہ وہ خدا کی زمین پر سرکش
نہ بنجائین بندگان خدا کو اپنا خدمتگار نہ بنالین۔ لوگون نے بآواز بلند عرض کیا یا امیر المومنین
ہم آپکے انصار اور شیعہ اور آپکے پیرو ہین ہم آپکے دشمن کے دشمن اور دوست کے دوست
ہین کیم آپ کی اطاعت کرنے والے کے مطیع ہین۔ خواہ وہ کوئی ہو اور کہین ہو جہان آپکی
منشا چاہے آپ ہمکو لے چلین۔ جناب امیر انکے ساتہہ یہ گفتگو کرہی رہے تہے کہ آپ کو خبر
پہونچی کہ خارجیون نے خروج کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن الخباب بن الارت
رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا ہے۔ اور انکی بی بی حمل سے تہین اسکا پیٹ چاک کرڈالا ہے انکے سوا اور

تین عورتوں کو قتل کیا ہے اور ام السنان الصید۔۔۔کو بھی مار دیا ہے۔ آپنے حارث بن مرۃ العبدی کو
خوارج کی جانب روانہ کیا کہ اس خبر کی صحت کو دریافت کرکے لکھ بھیجیں اور کوئی بات لکھنے سے باقی نہ
چھوڑیں۔ جب حارث خارجیوں کے پاس گئے اور ان سے اسکا ماجرا پوچھا ان کمبختوں نے انکو بھی مار ڈالا
حضرت امیر ابھی لشکر ہی میں تھے کہ آپ کو انکے قتل کی خبر ملی لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنین
آپ ان خارجیوں کو کیوں یہاں چھوڑے جاتے ہیں تاکہ ہمارے مال کو ہمارے پیچھے لوٹیں اور ہمارے
عیال کو مار ڈالیں۔ آپ ہمارے ساتھ ان کی لڑائی کو تشریف لے چلیں۔ جب ہم ان سے فراغت
حاصل کرلینگے تو ہم اپنے شامی دشمنوں کی طرف چلیں گے۔ اشعث بن قیس نے بھی کھڑے ہوکر اسی
بات کی تائید کی۔ اکثر خیال کیا جاتا تھا کہ اشعث خارجیوں کی طرفداری کریگا۔ کیونکہ صفین کے روز
اس نے کہا تھا کہ اس قوم نے نہایت انصاف کی بات کہی ہے کہ شامی ہمکو کتاب اللہ کیطرف دعوت
کرتے ہیں اب جبکہ اشعث نے انکی برخلاف یہ بات بیان کی تو لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ وہ خوارج کی رائے
کا طرفدار نہیں ہے۔ حضرت امیر نے بھی خوارج کی طرف روانہ ہونے کا قصد فرمایا اتنے میں ایک
ازدی قوم کا منجم جسکا نام مسافر بن عدی تھا حاضر ہوکر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین آپ خارجیوں
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے فلاں ساعت میں باہر نکلیں اور اگر آپ اس ساعت کے سوا کسی دوسرے
وقت میں تشریف لیجاینگے تو آپ کو اور آپکے دوستوں کو نہایت تکلیف پہنچیگی۔ حضرت نے اس کے
قول کی مخالفت کی اور اسکی مقررہ ساعت کے برخلاف دوسری ساعت میں جنگ پر تشریف لے گئے
اور ظفریاب ہوگئے جب جناب امیر کوچ فرماکر خوارج کے اتنے قریب جا پہنچے کہ یہاں سے آپ انکو اور وہ
آپ کو دیکھ رہے تھے آپنے انکو کہلا بھیجا کہ اگر تم ہمارے بھائیوں کے قاتلوں کو دیدو کہ ہم ان کو
قتل کردیں تو ہم تمہیں قتل نہیں کرینگے اور تمکو چھوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم اہل شام کے ساتھ جنگ کرنے
کو جانیوالے ہیں۔ شاید خدا تعالے تمہارے دلوں کو پھیر دے اور جس نیک کام کو تم پہلے کرتے تھے اسی
کیطرف تمکو لوٹا دے۔ خوارج نے جوابدیا کہ ہم سبنے متفق ہوکر انکو قتل کیا ہے۔ اور ہم سب ملکر تمہارے
خون کو بہانا حلال سمجھتے ہیں۔ حضرت امیر کے لشکر سے قیس بن سعد بن عبادہ باہر نکلکر کہنے لگے۔
اے بندگان خدا تم ہمارے بھائیوں کی قاتلوں کو ہمیں دیدو اور جس امر سے کہ تم ہم سے علیحدہ
ہوئے ہو۔ اور ہمارے ساتھ ہو اسی امر میں شامل ہوجاؤ۔ اور ہمارے دشمنوں اور اپنے دشمنوں
کے ساتھ جنگ کرنے کے لیئے ہم سے ملجاؤ۔ تم بڑے بھاری گناہ کا ارتکاب کررہے ہو کہ ہمکو مشرک
ٹھیراتے ہو۔ اور خود مسلمانوں کے خون بہاتے ہو۔ عبداللہ بن سنجرۃ السلمی انکے جواب میں کہنے

لگا ۔ ہمپر حق ظاہر ہوگیا ہم تمہارا اتباع ہرگز نہین کرینگے ۔ پہر جناب امیر علیہ السلام خود بدولت لشکر
سے باہر تشریف لیگئے اور خوارج کو مخاطب کرکے فرمانے لگے ۔ اے گنہگارون کے گروہ جسکو کہ ناحق
کے جہگڑے اور بیہودہ ہٹ نے فتنہ اور فساد پر آمادہ کیا ہے اور خواہش نفسانی اور ستیزہ خوئی
نے حق کی پیروی سے باز رکہا ہے ۔ تمہارے نفوس خود سرکش ہین ۔ اور تمنے حکومت کی آڑ پکڑ رکہی
ہے تمنے خود مجہسے اسکی خواہش کی تہی ۔ مین تو اسے برا ہی جانتا رہا ۔ مینے تم سے نہین کہا تہا
کہ شامی تمکو دہوکا دے رہے ہین ۔ تمنے مخالفون کی مانند میرے کہنے کو نہ مانا اور مثل نافرمان
لوگون کے میرے دشمن بنگئے مینے ناچار اپنی راے کو بہی تمہاری راے کیطرف پہیر دیا باوجودیکہ
اسوقت شامیون کا کام تمام ہوچکا تہا اور وہ پریشان خواہین دیکہنے کے قریب ہوگئے تہے
لیکن تمہارے بڑے بوڑہون کی راے اسپر قرار پائی کہ دو شخص حکم بنائے جائین پہر مینے
ان دونون سے یہ شرط ٹہیرائی کہ قرآن سے فیصلہ کرین اور ہرگز اس سے تجاوز نکرین مگر ان دونون
نے حق کو چہوڑ دیا ۔ باوجودیکہ حق انکی آنکہون کے سامنے پہر رہا تہا ۔ اب تم بیان کرو کہ کیون
تم ہمارے ساتہہ لڑنے کو حلال سمجہتے ہو ۔ اسپر تم لوگون کو ناحق ستاتے ہو اور ۔ ۔ ! انکے گلے کاٹتے
ہو یہ بات تو دنیا و آخرت مین صاف گہاٹا کہانے کی نشانی ہے یہ سنکر خوارج چلانے لگے کہ ہرگز
کوئی جواب نہ دے اور لڑائی پر آمادہ ہوجاؤ ۔ اور پکار کر کہنے لگے جنت کے سوا اب کوئی مقام
آرام کا نہین ہے حضرت اپنے اصحاب کے پاس واپس تشریف لے آئے اور صف آرائی کا حکم
دیا میمنہ پر حجر بن عدی اور میسرہ پر شبیب بن ربعی یا معقل ابن قیس الریاحی کو مقرر کیا اور سوارون
کی سپہ سالاری ابو ایوب انصاری کی سپرد فرمائی اور پیادون کی افسری ابو قتادہ الانصاری
کے متعلق کی اور مقدمۃ الجیش قیس بن سعد بن عبادہ کے سپرد کیا اور خود قلب مین جاگزین ہوئے
خوارج نے میمنہ زید ابن قیس الطائی اور میسرہ شریح ابن عوفی العبسی کے سپرد کرکے سوارون
پر حمزہ بن سنان الاسدی اور پیادون پر حرقوص بن زہیر السعدی کو مقرر کیا ۔ ادہر جناب امیر
علیہ السلام نے رایت امان حضرت ابو ایوب انصاری کے تفویض فرمایا ۔ انہون نے آواز بلند پکار
کر منادی کردی کہ جو شخص اس علم کے نیچے آجائیگا اور اسنے کسی کو قتل نہ کیا ہوگا اور کسی مسلمان کو
اذیت نہ پہونچائی ہوگی ۔ اسکو قتل سے امان ہیگا اور جو شخص کوفہ کو چلا جائے یا مدائن کو لوٹ جائے
اسکو بہی امان حاصل ہے ۔ اگر اسوقت بہی ہمارے بہائیون کے قاتل ہمکو دیدیے جائین تو ہمین
تمہارے ساتہ جنگ کرنے کی ضرورت نہین منادی کو سنکر فروہ بن نوفل الاشجعی پانسو سوار

لیکر حضرت امیر کے لشکر مین آملا اور ایک گروہ انمین سے کوفہ کو اور ایک گروہ مداین کو چلا گیا۔ بارہ ہزار کے قریب ان کی جمعیت تھی لیکن ان مین سے چار ہزار باقی رہ گئے۔ اور جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنیکو دوڑے۔ آپنے اپنے لشکر سے فرمایا جبتک کہ وہ تم پر حملہ نکرین تم ان سے کچھ مت کہو اتنے مین خارجی الرواح الرواح فی الجنۃ پکارتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ حضرت امیر کے لشکر دو حصون مین منقسم ہوگئی اور خارجیون کو بیچ مین لے لیا۔ میمنہ و میسرہ کی فوجین دونون طرف سے انپر لوٹ پڑین تیر انداز انکے سامنے آکھڑے ہوئے اور پیادے تلوارون اور نیزون سے انپر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر نہین گذرنی پائی تھی کہ سوا سات آدمیون کے تمام خارجی مارے گئے۔ دو آدمی ان مین سے خراسان کیطرف بھاگ نکلے۔ چنانچہ ابتک اس ملک مین ان دونون کی نسل موجود ہے اور دو آدمی یمن کیجانب فرار کر گئے وہان بھی ان کی نسل موجود ہے جو اباضیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ انکے مورث اعلے کا نام عبداللہ بن اباض تھا۔ اور دو آدمی تل موزن کیطرف چلے گئے۔ جناب امیر کے لشکر کو تمام انکا مال و متاع غنیمت مین دستیاب ہوا اور حضرت کے لشکر میں صرف دو آدمی مارے گئے۔ اور خارجیون سے صرف سات آدمی باقی بچے۔ یہ حضرت امیر علیہ السلام کی کرامت تھی کہ آپنے اس جنگ سے پیشتر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہماری فوج مین سے دس آدمی بھی نہین مارے جائینگے اور انکی گروہ مین سے دس آدمی بھی باقی نہین بچین گے۔

محدثین کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ کہ جناب امیر خوارج کے ظہور سے پیشتر اپنے اصحاب سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب ایک ایسا گروہ خروج کرنے والا ہے جو دین سے اس طرح پر بھاگے گا جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکی علامت یہ ہے کہ ان مین ایک نہتھا آدمی ہوگا۔ بارہا لوگون نے اس گفتگو کو جناب امیر سے سنا ہوا تھا جب نہروانیون نے خروج کیا۔ تو آپ اپنے دوستون کے ساتھ انکے جنگ کے لیے تشریف لے گئے اور جو معاملہ کہ گذرنا تھا گذر چکا اور آپکو جنگ سے فراغت حاصل ہوگئی۔ آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ اب انمین تم اس نہتھی کو تلاش کرو لوگ اسکو تلاش کرنے لگے بعض شخصون نے آکر عرض کیا وہ تو ان مین نہین ملتا۔ بلکہ بعض یہی کہنے لگے کہ وہ ان مین نہین ہے آپنے فرمایا واللہ وہ انہین مین ہے قسم ہے خدا کی نہ مینے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ اتنے مین ایک شخص نے آکر مژدہ سنایا کہ یا امیر المومنین ہمنے اسے ڈھونڈھ نکالا ہے بعض راویون کا یہ بیان ہے کہ قبل اسکے کہ کوئی آکر اسکے دستیاب ہونیکا مژدہ سناتا حضرت خود بدولت اسکی تلاش کو نکلے آپکے ساتھ ابن تمامہ الحنفی اور ریان بن صبرہ بھی سرگرم تلاش ہوئے ناگہان نہر کے کنارے ایک گڑھے مین پچیس لاشون کے نیچے سے برامد ہوا سب لوگون نے اسکو دیکھا کہ اسکا ایک ہاتھ ہم بازو کے نہین ہے اور جائے ہاتھ

کے بازو پر عورت کے پستان کی صورت کا ایک لوتھڑا گوشت کا لگا ہوا ہے۔ اور اسپر پستان کا سا سر بھی بنا ہوا ہے اور اسپر کانے کانے بال جمع ہوئے ہین جب اسکو کھینچا جاتا تھا تو وہ بڑہکر پورے ہاتھ کے برابر لانبا ہوجاتا تھا اور جب چھوڑ دیا جاتا تو پہر سمٹ کر پستان کی سی شکل بنجاتا تھا جب جناب امیر اسکو دیکھا تو تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا واللہ نہ مینے جہوٹ کہا تھا۔ اور نہ مجہ سے جہوٹ کہا گیا تھا اگر اسبات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم عمل نیک نہ چہوڑ بیٹہو۔ تو مین تمکو اس شخص کی شان مین کہ جو ان لوگون نے لڑا ہے اور لڑائی مین اس شخص کو نگاہ رکہا ہے چنانچہ جس حق پر کہ ہم ہین جو کچہ کہ خداے پاک نے اپنے نبی کریم کی زبان مبارک پر جاری فرمایا ہے ضرور بیان کردیتا۔

جناب امیر علیہ السلام کے لشکر سے صرف سات آدمی شہید ہوے۔ یہ واقعہ ۳۸ھ اڑتیس ہجری مین پیش آیا اور اس واقعہ مین جناب امیر علیہ السلام کے دوستون مین سے یزید بن نویرۃ الانصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوے۔ انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور انکو شرف سبقت فی الاسلام بھی حاصل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے جنتی ہونے کی نسبت اپنی زبان مبارک سے بشارت بیان فرمائی تھی انکو ابتدا ء واقعہ ہی مین خوارج نے شہید کیا۔

ان لوگون کی تعداد جنکو جناب امیر علیہ السلام نے اپنے ہاتہہ سے قتل کیا ہے

روضۃ الصفا مین خاوند شاہ لکہتے ہین نقل ست کہ حضرت امیر را ایام ترع فرزندان خود را بسیار وصیت نمودہ بود از انجملہ یکے این ست کہ با امیر المومنین حسن فرمود کہ چون من رحلت کنم چنان بکن کہ خلق را معلوم نشود کہ مدفن من کدام ست کہ من دہ ہزار کس از شجاعان کفرہ و دلیران اسلام کہ قتل بر ایشان واجب بود بدست خود کشتہ ام و میترسم کہ فرزندان ایشان قبر من بشگافند و مخالفت من از بنی امیہ بیشتر است انتہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانیہ کا بیان

اب ہم جناب امیر علیہ السلام کے فضائل جسمانی کا حال لکہتے ہین اور یہ بھی دو قسم پر ہے جیسے حسن صورت و قوت بدن۔

جناب امیر علیہ السلام کا حسن صورت

حسن صورت مین جناب امیر علیہ السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام عرب مین مشہور تھے +

عن ابی الحجاج قال رأیت علیاً یخطب و کان من احسن الناس وجھاً (اسد الغابہ) ابی الحجاج کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو خطبہ پڑہتے ہوئے دیکہا ہے کہ سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے

جناب امیر علیہ السلام کا جسمانی حلیہ مبارک

(۱) عن محمد بن باقر قال کان علی مقبل العینین عظیمھما ذا بطن اصلع ربعۃ لا یخضب (اسد الغابہ) جناب محمد بن باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر بڑی سرمیلی آنکھون والی اور توندیلی پیٹ والے تھے انکے چاندپر بال کم تھے انکا قد میانہ تھا داڑہی کو نہین رنگتے تھے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یطھر قوماً من الذنوب بالصلعۃ فی رؤسہم وان علیاً لاولھم (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السیلانی الرازی فی مناقب الصحابہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایک قوم کو گناہون سے بوجہ انکے چندیا کے پاک کیا ہے اور علی ان سب سے پہلا ہے +

(۳) عن ابی لبید قال رأیت علیاً یتوضأ فحسر العمامۃ عن رأسہ فرایت رأسہ مثل راحتی علیہ مثل خط الاصابع من الشعر (اخرجہ ابن الضحاک) ابولبید سے روایت ہے کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو وضو کرتے ہوئے دیکہا آپنے اپنا عمامہ سر سے اٹہایا مینے آپکے سر کو دیکہا کہ مثل میری ہتہیلی کے تہا اسپر انگلیون کے خط کیطرح بال تہے +

(۴) عن قیس بن عباد قال قدمت المدینۃ اطلب العلم فرأیت رجلاً علیہ بردان ولہ ضفیرتان قد وضع یدہ علی عاتق عمر فقلت من ھذا قالوا علی (اخرجہ بن الضحاک) قیس بن عباد کہتا ہے کہ مین مدینہ مین علم حاصل کرنے کے لیے گیا ایک آدمی کو دیکہا اسپر صرف دو چادرین تہین مینے ایک ردا اور ایک تہبند اور انکی دو چوٹیین گندہے ہوئے ہین وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندہے پر ہاتہ دہرے ہوئے تھے مینے پوچہا یہ کون ہین لوگون نے کہا علی ہین +

قال محب الطبری فی ریاض النضرۃ ولا تضاد بینہما اویکون الشعر انحسر عن وسط رأسہ وکان فی جوانبہ شعر متہدل یعنے ان دونون ایتون مین تضاد نہین ہے جبکہ جناب امیر کے سر اقدس کے چاندپر کم ہونا بالون کا مانا جائے اور گدی کی طرف کے بال چہوٹے ہوئے تسلیم کیے جائین +

(۵) قال ابو اسحاق السبیعی رأیته ابیض الراس واللحیة وکان ربما خضب اللحیة (اسد الغابہ) ابو اسحاق سبیعی کا بیان ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اُن کے سر اور داڑہی کے بال بالکل سفید تھے اور کبھی ریش مبارک کو خضاب بھی کیا کرتے تھے ؛

(۶) عن رزام بن سعد الضبی قال سمعت ابی ینعت علیا قال کان رجل فوق الربعة ضخم المنکبین طویل اللحیة وان شئت قلت اذا نظرت الیه قلت ادم وان تبنته من قریب قلت ان یکون اسمر ادنی من ان یکون ادم (اسد الغابہ) رزام بن سعد الضبی سے منقول ہے کہ میں نے اپنے والد کو جناب امیر علیہ السلام کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر میانہ قد سے کچہ اونچے تھے انکے شانے اور بازو بہرے بہرے اور گھنی داڑہی تھی اگر تو انکو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ سبزہ رنگ ہیں اور اگر تو گہری نظر کرکے انکو قریب سے دیکھتا تو کہلتی ہوئی گندمی رنگ تھی قریب سبزہ رنگ کے ؛

(۷) عن قدامة بن عتاب قال کان علی ضخم البطن ضخم مشاش المنکب ضخم عضلة الذراع ضخم عضلة الساق دقیق مستدقها قال ورأیت یخطب فی یوم من الشتاء علیه قمیص وازار قطریان معتم بثوب مما ینسج فی سواد کم (اسد الغابہ) قدامہ بن عتاب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام توندیلے پیٹ والے تھے انکی شانہ کی ہڈی چوڑی تھی انکے بازو بہرے بہرے اور کلائیاں باریک اور انکی رانیں پر گوشت اور پنڈلیاں پتلی تھیں میں نے انکو جاڑے کے موسم میں دیکھا تھا وہ قطری قمیص پہنے ہوئے اور قطری تہبند باندہے ہوئے تھے انکا عمامہ سیاہ وہاں یون جالاتہا۔

(۸) عن ابی الحجاج قال رأیت علیا یخطب وکان من احسن الناس وجها وقیل کان کانما کسر ثم جبر لا یغیر شیبه خفیف المشی ضحوک السن (اسد الغابہ) ابو الحجاج سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کو میں نے خطبہ پڑہتے ہوئے دیکھا کہ سب لوگوں سے خوبصورت تھے اور روایت ہے کہ ایسے تھے اپنی داڑہی کو نہیں رنگتے تھے آہستہ چلتے تھے انکے دانت ہنسی سے کہلے رہتے تھے۔

(۹) واحسن ما رأیته فی صفته رضی الله عنه کان ربعة من الرجال الی القصر ما هو ادعج العینین حسن الوجه کانه القمر لیلة البدر حسنا ضخم البطن عریض المنکبین شثن الکفین اغید کان عنقه ابریق فضة اصلع لیس فی رأسه شعر الا من خلفه کثیر اللحیة منکبیه مشاش کمشاش السبع الضاری لا یبین عضده من ساعده قد ادمجت ادماجا اذا مشی تکفا وان امسک بذراع رجل امسک بنفسه فلم یستطع ان یتنفس وهو الی السمرة ما هو شدید الساعد والید فاذا

مشی الی الحروب هرولۃ ثبت الجنان قویا ما صارع احد قط الا صرعہ اشجاعا منصورا علی من لاقام
(استیعاب) علامہ ابن عبد البر استیعاب میں بصدر ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہیں کہ میں نے کیا خوب
انکے اوصاف لکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ جناب امیر کا قد مبارک میانہ مگر کسیقدر ٹھگنا تھا انکی آنکھیں بڑی بڑی
اور کالی تھیں انکا چہرہ خوبصورتی میں چودھویں رات کے چاند کی مثل تھا۔ انکا پیٹ تو ندیلا اور ان کے
کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی انکی ہتھیلیں سخت تھیں موٹی موٹی آنکھوں والے تھے انکی گردن مثل ایک چاندی
کی صراحی کے تھی۔ انکے چاند پر بال کم تھے مگر گدی اور سر پیچھے کی طرف سے سر بالوں سے بھرا ہوا تھا
انکی داڑھی اسقدر گھنی تھی کہ کندھوں کے دونوں طرف تک پہونچتی تھی دونوں کندھوں کی ہڈیاں مثل
شیر کے کندھوں کی ہڈیوں کی تھیں انکی کلائی اور بازوؤں میں فرق نہیں تھا یعنے دونوں ایک سے تھے
اور ٹھوس اور مضبوط تھے چلنے میں آگے کو جھک کر چلتے تھے جب کسی کی کلائی پکڑ لیتے تو اس شخص کا
گلا گھٹ جاتا کہ وہ سانس نہیں لے سکتا تھا وہ رنگ میں گندم گون تھے انکی کلائی اور ہاتھ سخت تھے
جب جنگ کو جاتے تھے تو دوڑ کر نہایت تھنڈے دل سے جاتے تھے وہ ایسے بہادر تھے کہ جس سے جنگ
کی اسپر فتحیاب ہوئے۔

(۱۰) عن الشعبی قال رأیت علیا وراسہ ولحیتہ قطن بیضاء اخرجہ بن الضحاک شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے
ہیں کہ میں نے جناب امیر کو دیکھا کہ آپکا سر اور داڑھی سفید روئی کی طرح تھی۔

اور محب الطبری ریاض النضرۃ میں لکھتے ہیں وروی انہ کان اصفر اللحیۃ والمشہور انہ کان ابیضھا فی
یشبہ ان یکون خضب مرۃ ثم ترک یعنے روایت ہے کہ آپکی ریش مبارک زرد تھی اور مشہور زیادہ تر یہ
ہے کہ سفید تھی شاید کبھی آپنے اپنی ریش مبارک رنگا ہو اور پھر چھوڑ دیا ہو۔

جناب امیر علیہ السلام کی قوت بدن

عن ابی رافع قال خرجنا مع علی حین بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برایتہ فلما دنا من الحصن
فخرج الیہ اھلہ فقاتلھم فضربہ رجل یھودی وطرح ترسہ من یدہ فتناول الباب کان عند الحصن
فترس بہ نفسہ فلم یزل بیدہ حتے فتح اللہ علیہ ثم القاہ من یدہ حین فرغ فلقد رأیتنی فی نفر
معی سبعۃ علیٰ وانا منھم نجھد علی ان نقلب ذلک الباب فما نقلبہ (اخرجہ احمد) ابو رافع
رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر کو علم دیکر
خیبر میں روانہ کیا ہم جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ ایک یہودی نے قلعہ سے نکلکر ان

پر چوٹ چلائی آپ نے سپر پہینک کر قلعہ کا دروازہ اٹھا لیا جب تک کہ خدا تبارک و تعالے نے آپ کو فتح دی وہ آپ کے ہاتھ اقدس مین تہا۔ پہر آپ نے اسے پہینک دیا مینے ستر آدمیون کے ساتھ اسے لوٹنا چاہا وہ ہم سے نہ لوٹ سکا ؛

عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال حمل علی الباب علی ظہرہ یوم خیبر حتی صعد المسلمون علیہ ففتحوھا و انھم جروہ بعد ذلک فلم یحملہ الا اربعون رجلا (تاریخ الخلفا) وفی کنز العمال عن جابر بن سمرۃ فقال ھذا حدیث حسن وفی طریق ثم اجتمع علی سبعون رجلا جھدھم ان اعادوا الباب (اخرجھما الحاکمی فی الاربعین) جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ الصلوۃ والسلام نے خیبر کے دن دروازہ کو اپنی پشت اقدس پر اٹھا لیا تہا یہان تک کہ مسلمانون نے اس پر چڑہ کر قلعہ کو فتح کیا بعد اسکے چالیس آدمیون نے اس کو اٹہانا چاہا۔ تو نہ اوٹہا سکے کنز العمال مین یہ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے اور صاحب کنز العمال کہتے ہین کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایک روایت مین ہے کہ پہر ساٹھ آدمیون نے اسکے لوٹانے پر کوشش کی ؛

(۲) لما توجہ علی الی صفین و احتاج اصحابہ الی الماء والتمس یمینا و شمالا فلم یجدوہ فعدل بھم امیر المؤمنین عن الجادۃ قلیلا فلاح لھم الدیر فساروا یسألون من فیہ عن الماء فقال بینکم و بین الماء فرسخان فسیروا الحیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المؤمنین اسمعوا ما یقول الراھب فقالوا یا مرنا ان نسیر الی حیث اومی الینا لعلنا ندرک الماء ولیس لنا قوۃ فقال علی لا حاجۃ بکم الی ذلک ولوی عنق بغلتہ نحو القبلۃ واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوہ فظھرت صخرۃ عظیمۃ فقالوا یا امیر المؤمنین ھھنا صخرۃ علی الماء فاجتھدوا فی قلعھا فما زالت عن موضعھا فاجتمع القوم وجھدوا فی تحریکھا فلم یجدوا الی ذلک سبیلا واستصعبت علیھم فلما رای ذلک لوی رجلہ عن سرجہ ثم حسر عن ساعدہ ووضع اصابعہ تحت جانب الصخرۃ فحرکھا وقلعھا بیدہ فظھر لھم الماء فبادروا وشربوا وکان اعذب ماھو شربوہ فی سفرھم وابردہ ثم جاء الی الصخرۃ فتناولھا بیدہ ووضعھا حیث کانت والراھب ینظر من فوق دیرہ فنادی یا قوم انزلونی فانزلوہ فوقف بین یدی امیر المؤمنین فقال یا ھذا انت نبی مرسل قال لا قال فملک مقرب قال لا قال انا وصی رسول اللہ محمد بن عبداللہ خاتم النبیین قال ابسط یدک اسلم علی یدک فبسط امیر المؤمنین والراھب اسلم علی یدہ رحمۃ اللہ

السئول لطلحۃ الشافعی) جناب امیر علیہ السلام جب صفین کی طرف متوجہ ہوئے ایک مقام پر جناب امیر کے رفقا کے پاس پانی نرہا وہنے بائین ڈھونڈھا کہین پتہ نہ ملا جناب امیرؑ انکو رستہ سے اتار کر ایک طرف لیگئے تھوڑی دور جاکر میدان مین عیسائیون کا ایک گرجا دکھائی دیا لوگون نے اسکے قریب جاکر اسکو پادری سے پانی کے لیے استفسار کیا اس نے کہا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف کہ مین تمہین اشارہ کرتا ہون اس طرف چلے جاؤ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائے گا امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ وہ ہم کو پانی کا پتہ بتاتا ہے کہ یہان سے دو فرسخ پر ہے لیکن ہم مین وہان تک پہونچنے کی طاقت نہین جناب امیرؑ نے فرمایا تمکو وہان جانے کی ضرورت نہین قبلہ کیطرف اپنی خچر کا منہ پھیر کر اس دیر کے قریب ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو کھودو لوگون نے کھودنا شروع کیا وہان ایک بھاری پتھر نمودار ہوا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین یہانؑ پر پتھر ہے جس مین کھودنا ممکن نہین آپ نے فرمایا یہی پتھر پانی پر ہے لوگون نے اسکو اکھاڑنا شروع کیا اسکو جنبش تک نہ ہوئی اور وہ اپنی جگہہ پر سے نہ ہلا۔ تمام لشکر کے لوگون نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہ ہٹا۔ یہ دیکھکر آپ اپنی سواری سے اترے اور آستین کو الٹکر اس پتھر کے نیچے انگلیان رکھکر اسکو ہلایا اور ہاتھ پر اٹھا لیا اسکے نیچے سے نہایت میٹھے پانیکا چشمہ نکل آیا لوگ دوڑ کر پانی پینے لگے انکو پورے سفر مین ایسا ٹھنڈا اور میٹھا پانی نہین ملا تھا پھر آپنے اس پتھر کو وہین پر رکھدیا جس طرح سے کہ وہ پہلے تھا راہب اپنے گرجا کی چھت پر سے یہ کیفیت دیکھ رہا تھا لوگون سے کہنے لگا مجھے نیچے اتارو لوگون نے اسے چھت پر سے نیچے اتارا اور جناب امیرؑ کی سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین وہ بولا تو آپ فرشتہ مقرب ہین آپنے فرمایا نہین مین خدا کے رسول محمد ابن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کا وصی ہون راہب کہنے لگا آپ ہاتھ بڑہائین مین آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوتا ہون آپنے ہاتھ بڑہایا اور وہ راہب مسلمان ہوگیا۔

(۳) عن علی قال انطلقت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا وجلس لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبہ قال لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السما حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد والحاکم)
جناب علی فرماتے ہین کہ ایک دفعہ مین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین گئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا بیٹھ جا مین بیٹھ گیا اور میرے دوش پر سوار ہوئے مین اٹھنے لگا جبکہ جناب نے
میری ناتوانی کو دیکھا تو اتر پڑے اور خود بدولت بیٹھ گئے اور فرمایا میرے کندھے پر سوار ہو مین جب
دوش اقدس پر سوار ہوا تو خیال کیا جاتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤن یہانتک کہ مین خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ وہان ایک مورت پیتل یا تانبے کی رکھی ہوئی تھی
مین اسکو دہنے بائین اور آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک کہ وہ اکھڑ گئی جناب نے مجھے فرمایا کہ اسکو
پھینکدے مین اسکو اکھاڑ کر پھینکدیا وہ بت اسطرح سے ٹوٹ گیا جس طرح سے کہ کانچ ٹوٹ جاتا ہے
مین اتر آیا اور جناب کی معیت مین دوڑنے لگا اور ہم دونون گھر مین چھپ گئے تاکہ کوئی ہمکو نہ دیکھے
علامہ ابن حدید کہتے ہین کہ اس بت کا نام ہبل تھا اور وزن مین اسقدر بھاری تھا کہ کئی آدمی اسکو
نہین اٹھا سکتے تھے جناب امیر نے اسکو بآسانی اٹھالیا۔

باوجودیکہ حضرت امیر اکثر صائم الدہر رہتے تھے۔ اور کھانا بھی پیٹ بھر کر نہین کھاتے تھے اور وہ
بھی سوکھی روٹی ہوا کرتی تھی اسپر قوت کا یہ حال تھا کہ ابن قتیبہ لکھتے ہین ما صارع احدا الا صرعہ
یعنے کسی پہلوان سے حضرت نے کشتی نہین کی کہ اسکو پچھاڑا نہ ہو۔ حضرت کی قوت جسمانی کا حال بالتفصیل
باب شجاعت مین بیان ہوچکا ہے صرف اسیقدر بیان کافی ہے۔ غرضکہ حضرت کی قوت مظہر قوت خدا
تھی چنانچہ خود حضرت کا مقولہ ہے ما قلعت باب خیبر بقوۃ جسمانیۃ ولکن بقوۃ رحمانیۃ یعنے
ہمنے خیبر کا دروازہ قوت جسمانی سے نہین اکھاڑا بلکہ قوت رحمانی سے اکھاڑا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل خارجیہ کا بیان

فضائل خارجی کئی قسم پر ہین مثلاً نسب کا عالی ہونا۔ قرابت اچھی ہونی۔ مصاہرہ مین شرف کا ہونا اولاد صالح ہونا

جناب امیر کی نسب عالی

علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن
کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس
بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن

ثابت بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراھیم خلیل الرحمن علیہ السلام نسب عالی اس سے کیا بہتر ہوسکتی ہے کہ جناب مرتضی والدین کیطرف سے ہاشمی اور ہم جد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے جنکے فضائل مین بیشمار حدیثین وارد ہین +

بنی ہاشم کے فضائل کا بیان

(۱) عن واثلۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ اصطفی بنی کنانۃ من بنی اسمٰعیل واصطفی من بنی کنانۃ قریشا ثم اصطفی من قریش بنی ھاشم (اخرجہ المسلم والترمذی وابوھاشم وغیرھم) واثلہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منتخب کیا اللہ تعالے نے بنی کنانہ کو بنی اسمٰعیل سے اور منتخب کیا بنی کنانہ سے قریش کو پھر برگزیدہ کیا قریش سے بنی ہاشم کو +

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال جبریل علیہ السلام قلبت الارض مشارقہا ومغاربہا فلم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم۔ (اخرجہ احمد فی المناقب والذھبی فی المخلص والمحاملی والسمرقندی وابن الجراح) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے مینے مشرق سے اور مغرب سے زمین کو لوٹا ہے لیکن بنی ہاشم سے زیادہ افضل کسی باپ کی اولاد کو نہین پایا +

بنی ہاشم کا سب سے اول جنت مین جانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا معشر بنی ھاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقۃ باب الجنۃ ما بدأت الا بکم (اخرجہ احمد فی المناقب والمخلص الذھبی والمحاملی) جناب علی سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے گروہ بنی ہاشم اس ذات پاک کی قسم ہے جس نے مجھ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث کیا ہے اگر مینے جنت کے دروازہ کی کنڈی پکڑی تو مین ہرگز تمہارے سوا کسی سے اندر داخل کرنیکا آغاز نہین کرونگا

بنی ہاشم کی عیادت کا مسلمانون پر فرض ہونا

عن زید بن اسلم عن ابیہ قال قال عمر بن الخطاب للزبیر بن عوام ھل لک فی ان تعود الحسن ابن علی فانہ مریض فکان الزبیر تلکا علیہ فقال لہ عمر اما علمت ان عیادۃ بنی ھاشم فریضۃ وزیارتھم نافلۃ (اخرجہ بن السمان فی الموافقۃ) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر بن العوام سے کہا کیا تم جناب حسن کی بیمار پرسی کا ارادہ رکھتے ہو کیونکہ وہ بیمار ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کو کچھ اس میں توقف تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم نہیں جانتے ہو کہ عیادت بنی ہاشم کی فرض ہے اور زیارت انکی نفل ۔

بنی ہاشم کا بغض نفاق کی علامت ہونا

عن طلحۃ بن مصرف قال کان یقال لبغض بنی ھاشم نفاق (اخرجہ ابوبکر ابن یوسف البھلول) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ عہد صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ بنی ہاشم کا بغض علامت نفاق ہے ۔

بنی عبد المطلب کے فضائل کا بیان

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن بنی عبد المطلب سادۃ اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی (اخرجہ ابن ماجۃ والدیلمی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ لکم ثلثۃ ان یجعل لکم جودا نجدا رحماء (اخرجہ بن السری) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے تمہارے لیے خدا سے تین باتوں کی دعا کی ہے کہ تمکو سخی اور دلیر اور رحیم دل بنادے ۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی عبد المطلب انی سالت اللہ ان یثبت قائمکم وان یھدی ضالکم وان یعلم جاھلکم وان یجعلکم رحماء نجباء (اخرجہ الملا فی سیرتہ وابوبکر محمد بن ابی نصر بن ابی بکر الفنوانی) ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ای بنی عبد المطلب میں نے خدا سے آرزو کی ہے کہ تمہارے قائم کو ثابت رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت کرے اور تمہاری جاہل کو تعلیم کرے اور تمکو رحم دل اور نجیب بنائے

عن ابن عباس قال دخل اناس من قریش علی صفیۃ بنت عبد المطلب فجعلوا یتفاخرون ویذکرون الجاهلیۃ فقالت صفیۃ منا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا تنبت النخلۃ فی الارض الکباء قالت وما الکباء قالوا الارض التی لیست بطیبۃ فذکرت ذلک صفیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوۃ فهجر فقام علی المنبر فنادی بصوت عال یا ایها الناس من انا قالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انسبونی قالوا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب قال اجل انا محمد بن عبد اللہ وانا رسول اللہ فما بال اقوام یبتذلون اهلی فواللہ لانا افضلهم اصلا وخیرهم موضعا اخرجه البزار والمحب الطبری فی الاکتفاء) ابن عباسؓ نقل کرتے ہین کہ چند آدمی قریش کے صفیہ بنت عبد المطلب کے پاس گئے اور فخر کرنے لگے اور جاہلیت کا ذکر کرنے لگے جناب صفیہ نے کہا ہم مین سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وہ کہنے لگا ایک درخت زمین کبا مین پیدا ہوا ہے صفیہ نے کہا کیا چیز ہے وہ کہنے لگے کبا وہ زمین ہے جو اچھی نہو یہ بات کو صفیہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آنحضرتؐ نے بلال سے کہا اے بلال لوگون کو نماز کے لیئے پکار بلال رضی اللہ عنہ نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا آنحضرت منبر پر کہڑے ہوکر فرمانے لگے اے لوگو مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپ نے فرمایا میری نسب بیان کرو لوگون نے کہا آپ محمدؐ عبد اللہ بن عبد المطلب ہین آپ نے فرمایا ہان ہین محمدؐ عبد اللہ اور رسول اللہ ہون پس کیا حال ہے ان لوگون کا جو میرے اہل کو حقیر سمجھتے ہین واللہ مین سب لوگون سے از روی اصل و وضع بہت افضل ہون ٭

عن العباس بن عبد المطلب قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یقول الناس فی اهله فصعد المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فقال انا محمد بن عبد اللہ ابن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیر خلقه ثم جعلهم فرقتین وجعلنی فی خیر فرقۃ وخلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلۃ وجعلهم بیوتا فجعلنی فی خیرهم بیتا (اخرجه احمد) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ لوگ آپکے اہل کی نسبت کچھ کہتے ہین پس حضرت منبر پر چڑہے اور فرمانے لگے مین کون ہون لوگون نے عرض کیا آپ رسول اللہ ہین آپنے فرمایا مین محمد بن عبد اللہ ہون خدا نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے اپنی بہترین خلقت مین گردانا پہر انکے دو گروہ بنائے اور مجھے انکے بہتر گروہ سے بنایا پہر ہر فرقہ سے قبائل بنائے اور مجھے ان مین سے بہتر قبیلہ مین سے بنایا پہر انکے گہر بنائے اور مجھے ان مین سے اچھے گہر مین سے اٹھایا ٭

جناب ابوطالب ابن عبدالمطلب کا ذکر

جناب ابوطالب کا نام عبدمناف ہے بعض مورخین نے عمران بھی لکھا ہے حاکم لکھتے ہین کہ انکا نام عبدمناف ہے اور ابوطالب انکی کنیت ہے یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کے برادر عینی تھے ان دونو بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ المخزومیہ تھین۔ سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبوۃ مین لکھتے ہین کان ابوطالب ممن حرم الخمر علیہ فی الجاھلیۃ کابیہ عبدالمطلب یعنے ابوطالب ان لوگون مین سے تھے کہ جنھون نے جاہلیت مین اپنے پر شراب کو حرام کیا ہوا تہا مثل اپنے والد عبدالمطلب کے +

ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تخمیناً ۳۵ برس بڑے تھے۔ اور باوجودیکہ فقیر تھے لیکن شیخ القریش اور سید البطحا اور رئیس مکہ معظمہ مشہور تھے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا تو اسوقت آپکی جد امجد عبدالمطلب بقید حیات تھے حضرت انکے دامن عاطفت مین تربیت پاتے رہے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا تو جناب ابوطالب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کفیل حال ہوئے اصابہ فی تمیز الصحابہ مین علامہ ابن حجر لکھتے ہین لما مات عبدالمطلب اوصی بمحمد الی ابی طالب فکفلہ واحسن تربیتہ وسافر بصحبتہ الی الشام وھو شاب و لما بعث قام فی نصرتہ وذب عنہ لمن عاداہ ومدحہ عدۃ مدائح منھا قولہ لما استسقی اھل مکۃ فسقوا ؎ وابیض یستسقی الغمام بوجہہ + ثمال الیتامی عصمۃ للارامل یعنے جب جناب عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا انھون جناب ابوطالب کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کے لیے وصیت کی پس جناب ابوطالب نے آپکی عمدہ طرح سے کفالت کی اور تربیت مین اپنے باپ کی وصیت بجا لائے۔ اور آپ کو ساتھ لیکر شام کا سفر کیا حضرت اسوقت جوان ہو چکے تھے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث بالرسالۃ ہوئے جناب ابوطالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور جو لوگ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہو گئے تھے انکے شر کو حضرت سے دور کیا اور حضرت کی بہت تعریفین بیان کین منجملہ انکے جناب ابوطالب کا وہ مشہور شعر ہے کہ جب ایک دفعہ مکہ کے لوگ خشکسالی مین مبتلا ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے باران رحمت نازل ہوئی جناب ابوطالب نے آپ کی مدح مین کہا تہا جسکا کہ ترجمہ یہ ہے ؎

جناب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم نہایت خوبصورت اور نورانی چہرہ والے ہین آپ کی وجہ سے

ابر رحمت برستا ہو اور آپ یتیموں کے فریاد رس اور بیواؤں کے پشت و پناہ ہیں محدث علی ابن برہان
الدین حلبی الشافعی انسان العیون میں جناب ابوطالب کی ہمدردی کا حال جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ کرتے رہتے ہیں اس طرح سے بیان کرتے ہیں وکان ابوطالب فی کل لیلۃ یامر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتی فراشہ ویضطجع بہ فاذا نام الناس اقامہ وامر احد بنیہ او غیرہم
من اخوانہ او ابن عمہ ان یضطجع مکانہ خوفا علیہ ان یغتالہ احد ممن یرید بہ السوء یعنی
جناب ابوطالب ہر شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر لیٹنے کے لیے کہتے اور جب لوگ سو جاتے
تو آپ کو وہاں سے اٹھا کر اپنے کسی بیٹے یا بھائی یا ابن عم کو آپکے بستر پر اس خوف سے سلاتے کہ مبادا وہ
لوگ کہ آپکے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتے تھے آپ کو تکلیف نہ پہونچائیں ۔

عن ابن عباس فی قولہ تعالی وینہون وینأون عنہ قال نزلت فی ابوطالب کان ینہی عن اذی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینأی عما جاء بہ (اخرجہ عبدالرزاق فی المصنف) جناب ابن عباس اس آیت
کے شان نزول میں جسکا یہ ترجمہ ہے (کہ بند کرتے ہیں اور باز رکھتے ہیں اس سے) کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب
ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی سے باز رکھتے
تھے اور حضرت کو بھی جسکے لیے وہ مبعوث ہوئے تھے بند کرتے تھے ۔

وما نقلہ القرطبی فی کتابہ المسمی بالاعلام عن مودۃ محبت ابی طالب لسیدنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد خرج الکعبۃ یوما واراد ان یصلی فلما
دخل فی الصلوۃ قال ابوجہل لعنہ اللہ من یقوم الی ہذا الرجل فیفسد علیہ الصلوۃ فقام
عبداللہ ابن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ بہ وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانفتل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من صلوتہ واتی الی ابی طالب عمہ وقال یا عم الا تری ما فعل بی فقال لہ ابوطالب
من فعل بک ہذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن الزبعری فقام ابوطالب فوضع سیفہ
علی عاتقہ ومشی حتی اتی القوم فلما راوہ قد اقبل نہضوا لہ فقال ابوطالب ان قام رجل
جللتہ بسیفی ہذا ثم قال یا بنی من فعل بک ہذا فقال عبداللہ بن الزبعری فاخذ
ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوہہم وثیابہم واساء لہم القول قرطبی اپنی کتاب اعلام میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اس طرح سے کرتے ہیں کہ ایک دن جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے لگے ابوجہل ملعون نے
کہا کوئی ہے کہ انکی نماز کو فاسد کرے یہ سنکر عبداللہ بن زبعری نے اٹھکر لید اور خون آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک پر ملدیا حضرت وہاں سے نماز کو ترک کرکے اپنے چچا ابوطالب کے پاس گئے
اور کہا اے چچا تم نہیں دیکھتے ہو کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا ہے ابوطالب نے پوچھا کہ یہ گستاخی کس نے
کی ہے آپنے فرمایا عبداللہ بن زبعری نے پس جناب ابوطالب اپنے کاندہے پر تلوار رکھکر لوگون کے پاس
آئے جب ان لوگون نے ابوطالب کو متوجہ اپنی طرف پایا تو وہ اٹھہ کھڑے ہوئے جناب ابوطالب نے
کہا واللہ اگر کوئی تم مین سے اٹھیگا تو مین اس تلوار سے اسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے پوچھا اے میرے بیٹے کس نے تم سے یہ گستاخی کی ہے آپ نے عبداللہ بن زبعری کا نام
لیا جناب ابوطالب نے لید اور خون لیکر انکے چہرون اور داڑھیون کو اور کپڑون کو ملدیا اور سخت و
سست باتین کہین *

انکے اسلام لانیکی نسبت نہایت اختلاف ہے۔ ثقۃ الحفاظ ابوالکرام عبدالسلام بن محمد بن حسن لکھتے ہین
اتفق ائمۃ اھل البیت ان اباطالب مات مسلما وخلاف اھل البیت فی الاسلام غیر معتبر یعنے ائمہ
اہل بیت علیہم السلام اس بات پر متفق ہین کہ جناب ابوطالب مسلمان ہو گئے تھے اور انکے اسلام مین اہل
بیت کے خلاف روایتین معتبر نہین *

انسان العیون مین علامہ علی بن برہان الدین الشافعی لکھتے ہین عن مقاتل ان اباطالب قال عند
موتہ یا معشر بنی ھاشم اطیعوا محمدا وصدقوا ترشدوا) مقاتل سے روایت ہے کہ جناب ابوطالب
نے وقت وفات بنی ہاشم کو وصیت کی کہ اے گروہ بنی ہاشم تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
کرو اور انکو سچا جانو ہدایت پکڑو۔ رستگاری پاؤگے *

عن ابن عباس قال لما تقارب من ابی طالب الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتہ فاصغی الیہ
فقال یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بھا) انسان العیون للعلامہ علی بن
برھان الدین الشافعی) اس روایت کو شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بہی مدارج النبوۃ مین
لکھا ہے۔ در روایت ابن اسحاق آمدہ کہ وے اسلام آوردہ بہ نزدیک موت۔ وابن عباس گفتہ کہ چون
قریب شد موت ابوطالب نظر کرد عباس بسوئے وے ودید کہ می جنبانند لبہا ے خود را پس گوش
نہاد لب ہے او وپس گفت بآنحضرت یا ابن اخی واللہ تحقیق گفت برادر من کلمہ را کہ امر کردی تو او را بدان
کلمہ

ابن عساکر اپنی تاریخ مین مذیل ترجمہ جناب ابوطالب صاف طور سے قائل ہوئے ہین کہ انہ اسلم
خود جناب ابوطالب کے بعض اشعار سے انکا اسلام ثابت ہوتا ہے چنانچہ انکا قول ہے ~

ودعوتني وعلمت انك صادق ولقد صدقت وكنت قبل امينا

ولقد علمت بان دين محمد من خير اديان البرية دينا

یعنے ہدایت کی تونے مجھکو اور مینے جان لیا کہ تو سچا ہے۔ اور بیشک تونے سچ کہا ہے اور تو پہلے سے امین ہے اور جان لیا مینے کہ دین محمدی تمام خلقت کے دینوں سے بہتر ہے۔

عن ابی رافع قال سمعت اباطالب یقول سمعت ابن اخی محمد بن عبد اللہ یقول انہ ربہ بعثہ بصلۃ الارحام وان یعبد اللہ وحدہ ولا یعبد معہ غیرہ ومحمد الصدوق الامین (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو رافع کہتے ہین کہ مینے جناب ابو طالب کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بہائی کا بیٹا محمد بن عبد اللہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے صلہ رحم کے لیے بہیجا ہے اور اسکے لیے ہین ایک خدا کی پرستش کرون اور اسکے سوا کسی دوسرے کو نہ پوجون اور محمد بہت راست گو اور امین ہین ❖

اگرچہ جناب ابو طالب کے اسلام کی نسبت مورخین کا اختلاف ہے لیکن اسمین کسیکو کلام نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کی وفات پر نہایت تاسف فرمایا ہے اور انکے انتقال کے برس کا نام عام الحزن رکہا۔ اور خدا سے انکی مغفرت[1] مانگی قال الواقدی عن علی لما توفی ابو طالب اخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکا بکاء شدیدا ثم قال اذهب فاغسله وکفنه غفر الله له فقال له العباس یا رسول اللہ اترجو له فقال ای واللہ انی لارجو له وجعل رسول اللہ یستغفر له ایاما ولا یخرج وقال ابن عباس عارض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال وصلتک رحم فجزاک اللہ یا عم خیرا (تذکرہ خواص الامہ لسبط ابن الجوزی) واقدی کہتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تہے جب جناب ابو طالب کا انتقال ہوا اور مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچائی آپ بہت روئے اور مجہے ارشاد کیا جاؤ انکو غسل دو اور کفناؤ خدا انکو بخشے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپ انکی مغفرت کے امید رکہتے ہین آپنے فرمایا واللہ مین امید رکہتا ہون اور آپ کتنے دن گہر سے باہر نہ نکلے اور ابو طالب کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہے ابن عباس کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلعم نے ابو طالب کے جنازہ کے لیئے ہمکنار کیا اور فرمایا اے چچا کہ مین تم سے صلہ رحم بجا لایا اے چچا تمکو اللہ جزای

[1] عن ابی سعید الخدری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعثت الی ابی وعمومتی لما العباس فیکفی بابی الفضل خلد ولولدہ الفضل الی یوم القیمۃ اما حمزۃ فیکفی بابی یعلی فاعلی اللہ قدرہ فی الدنیا والاخرۃ اما عبد العزی فیکفی بابی لہب فادخله اللہ النار والهبا علیه اما عبد مناف فیکفی بابی طالب فله ولولدہ المطاولۃ الرفعۃ الی یوم القیمۃ اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور فی سورۃ تبت یدا ابی لہب)

خیر دے ✤

عن علی قال لما مات ابوطالب خبرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموتہ فبکی وقال اذھب فاغسلہ وکفنہ وواراہ غفر اللہ لہ ورحمہ (اخرجہ ابوداؤد والنسائی وابن خزیمۃ وغیرھم) جناب علی کہتے ہیں کہ جب ابوطالب فوت ہوگئے تو مینے جناب سرور دنیا ودین کو انکے انتقال کی خبر دی آپ نے مجھے فرمایا جاؤ انکو نہلاؤ اور کفن پہناؤ اور دفن کرو خدا ان کو بخشے اور رحم کرے ✤

بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف بھی لے گئے بلکہ انکے جنازہ کے پیچھے انکو بنی اعمام سے تنازع بھی کیا ہے چنانچہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین لکھتے ہین عن ابی عامر الہوزنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج معارضا جنازۃ ابی طالب وھو یقول یا عم وصلتک رحما یعنے ابی عامر ہوزنی کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ابوطالب کے جنازہ پر انکی بنی اعمام سے تنازع کرنے کو نکلے اور فرمایا اے چچا مینے تم سے صلہ رحم بجا لایا ✤

اس مین بھی شک نہین کہ جناب ابوطالب اپنی اولاد کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی وصیت کرتے رہے عن علی انہ اسلم قال لہ ابوطالب الزم ابن عمک (اخرجہ ابن عساکر) جناب علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب مین اسلام لایا مجھ سے ابوطالب فرمانے لگے اپنے ابن عم کی متابعت کر ✤

عن عمران بن حصین ان اباطالب قال لجعفر لما اسلم قبل جناح ابن عمک فصلی جعفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابن عساکر) عمران بن حصین نقل کرتے ہین کہ جب جناب جعفر مشرف باسلام ہوئے تو ابوطالب نے ان سے کہا اپنے ابن عم کے بازو کے پاس کھڑا ہو چنانچہ جعفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز کو ادا کیا ✤

جب تک کہ جناب ابوطالب بقید حیات رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچنے دی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نالت منی قریش شیئا اکرھہ حتی مات ابوطالب (اخرجہ بن جریر الطبری فی تاریخہ) ہشام بن عروہ اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جبتک کہ ابوطالب زندہ رہے ہمین مکروہ امر قریش سے نہین پہنچا ✤

جناب امیر کی والدہ ماجدہ جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا ذکر

علامہ ابن حجر انکے مسند ترجمہ میں لکھتے ہیں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف القرشیۃ الہاشمیۃ
ام علی بن ابی طالب وھی اول ھاشمیۃ ولدت خلیفۃ قال الزہری ھی اول ھاشمیۃ ولدت لہاشمی
یعنے جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم مادر مہربان جناب امیر المومنین علی علیہ السلام وہ پہلی ہاشمیہ ہیں جن
سے اول خلیفہ بنی ہاشم تولد ہوئے اور زہری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے سب سے اول تدوین حدیث فرمائی ہے
فرماتے ہیں کہ جناب فاطمہ بنت اسد پہلی ہاشمیہ عورت ہیں جو ہاشمی مرد جناب ابوطالب سے حاملہ ہوکر بچہ جنی
ہیں یعنے جناب امیر علیہ السلام ایسے اول ہاشمی ہیں کہ جنکے دونو ماں باپ ہاشمی تھے +
جناب فاطمہ بنت اسد کی اسلام پر سب مورخ متفق ہیں کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک
ہجرت تھیں اور سابقات الاسلام کی فہرست میں بعد خدیجۃ الکبری کے انہیں کا نام درج ہے۔ قال
الشعبی اسلمت وھاجرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکو اپنی والدہ کے برابر
سمجھتے تھے +

عن انس بن مالک قال لما ماتت فاطمۃ بنت اسد بن ھاشم ام علی فدخل علیھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم وجلس عند رأسھا وقال رحمک اللہ یا امی کنت امی بعد امی تجوعین و
تشبعنی وتعرین وتکسینی وتمنعین نفسک طیب الطعام وتطعمنی تریدین بذلک وجہ اللہ
والدار الآخرۃ وقال انس امر بغسلھا فلما بلغ الماء الذی فیہ الکافور اسکبہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیدہ علیھا والبسھا قمیصہ وامر عمر واسامۃ بن زید وابا ایوب الانصاری بحفر
قبرھا فلما حفروا وبلغوا لحد لحفر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدہ واخرج ترابہ ثم اضطجع
فیہ وادخلھا فیہ ھو وابوبکر والعباس ثم دعا بھذا الدعاء اللھم اغفر لامی فاطمۃ بنت
اسد ولقنھا حجتھا ووسع علیھا مدخلھا بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی انک ارحم
الراحمین وروی عن ابن عباس نحو ذلک وزاد فقالوا ما رأیناک صنعت بلحد ما صنعت بھذہ
قال انہ لم یکن بعد ابی طالب ابر منھا البستھا قمیصی لتکسی من حلل الجنۃ واضطجعت فی
قبرھا لیھون علیھا عذاب القبر وروی ایضا من علی باختلاف یسیر اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ
انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب فاطمہ بنت ہاشم جناب علی کی مادر مہربان کا انتقال ہوگیا
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم انکے جنازہ پر تشریف لے گئے اور انکے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا
اے میری ماں تجھ پر خدا رحم کرے تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی تو آپ بھوکی رہتی تھی اور مجھے کھلایا
کرتی تھی اور تو آپ ننگی رہتی تھی اور مجھے پہنایا کرتی تھی تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی تھی

اور مجھے کملاتی تھی تو خاص خدا کے لیے اور آخرت کے گھر کے لیے حسن سلوک مجھ سے کرتی تہی سالنس کہتے
ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غسل کا حکم دیا جب اس پانی کے ڈالنے کی نوبت پہنچی
جس مین کہ کافور ملا ہوا تھا۔ آپنے اپنے دست مبارک سے اپنر وہ پانی ڈالا اور اپنا پیراہن انکو پہنایا
اور جناب عمر بن خطاب اور اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کو قبر کہودنے کا حکم دیا جب
وہ قبر کہود چکے اور لحد تک پہونچے تو آپ نے اپنے دست مطہر سے اسکو کہودنا شروع کیا اور اس سے
مٹی نکالی اور اس مین لیٹ گئے اور ان کو خود بدولت حضور نے اور جناب ابو بکرؓ اور عباسؓ نے قبر
مین اتارا پہر انکے لیے یہ دعا کی کہ اے پروردگار میری ماں فاطمہ بنت اسد کو مغفرت کر اور اسکی
دلیل اسکو تلقین فرما اور اسپر اسکی قبر کو کشادہ کر بطفیل اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیا
علیہم السلام جو کہ مجھ سے پہلے گذرے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہی اسیطرح سے مروی ہے
انہوں نے اس بات کو اپنی روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ جب جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انکی
قبر مین خود بدولت لیٹے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آج
تک آپنے کسی سے نہین کیا آپنے فرمایا کہ بعد جناب ابو طالب کے ان سے زیادہ کوئی میرے ساتھ نیکی
کرنیوالا نہین تہا مینے اسلیے اپنا پیراہن انکو پہنایا تاکہ وہ جنت کی پوشاک پہنین اور ان کی
قبر مین اسلیے لیٹا کہ انپر عذاب قبر آسان ہوجائے۔ جناب امیر نے بہی اس حدیث کو تہوڑے سے اختلاف
کے ساتھ روایت کیا ہے ❊

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کا فضل

(۱) عن ابن عباس قال توفی لصفیۃ بنت عبد المطلب ابن فبکت علیہ فقال لها رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تبکین یا عمۃ من توفی لہ ولد فی الاسلام کان لہ بیتا فی الجنۃ یسکنہ فلما خرجت
لقیها رجل فقال لها ان قرابتک محمد صلی اللہ علیہ وسلم لن تغنی عنک شیئا فبکت فسمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتها ففزع من ذلک وخرج وکان صلی اللہ علیہ وسلم مکرما لها فقال
لها یا عمۃ تبکین وقد قلت لک ما قلت قالت لیس ذلک ابکانی واخبرتہ بما قال الرجل فغضب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال هجر بالصلوۃ فهجر ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ
ثم قال ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمۃ الا سببی
ونسبی وان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الطبرانی والبیہقی) ابن عباس رضی اللہ

عنہ کہتے ہین کہ جناب صفیہ بنت عبد المطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہپی کا ایک بیٹا مر گیا وہ رونے لگین آپنے ان سے کہا پہپی جان تم روتے ہو حالانکہ جس شخص کا بیٹا اسلام مین مرجائے جنت مین اسکو ایک گہر رہنے کے لیے ملیگا جب جناب صفیہ گہر سے باہر نکلین توان سے ایک آدمی کہنے لگا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت سے آپ کو کچہ نفع نہین ملیگا وہ پہر رونے لگین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا رونا سنا حضرت گہبرا اٹہے آپ انپر نہایت مہربان تہے آپنے انسے کہا پہپی جان ہمنے آپسے جو کچہ کہ کہنے کا حق تہا کہا ہے آپ پہر روتی ہین جناب صفیہ نے عرض کی مین بیٹے کے مرنے سے نہین روتی اور آپ کو تمام قصہ سنایا جو کہ اس آدمی نے کہا تہا جناب بہت خفہ ہوئے اور بلال سے فرمایا اے بلال لوگون کو نماز کے لیے پکار بلال نے لوگون کو نماز کے لیے پکارا پہر جناب خطبہ کے لیے کہڑے ہوئے اور بعد حمد وثنا رب العالمین کے فرمایا کیا حال ہے اس گروہ کا جو یہہ خیال کرتے ہین کہ میری قرابت قیامت کے دن نفع نہین دیگی۔ بتحقیق کہ ہر ایک سبب اور نسب قیامت کے دن میرے سبب ونسب کے سوا منقطع ہوجائیگا میری قرابت دنیا و آخرت مین ملنے والی ہے ✤

(۲) عن عبد المطلب بن ربیعة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ واللہ کسی آدمی کے دل مین ایمان داخل نہین ہوگا جب تلک کہ تم سے للہ اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نکرے ✤

اگرچہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی شرف قرابت مین حضرت عباس بن عبد المطلب بہی شریک ہین لیکن جناب علی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تر قریب ہین کیونکہ جناب عبد اللہ والد ماجد سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو طالب والد ماجد جناب علی علیہ السلام برادر عینی تہے ان دونون بزرگوارون کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن العائذ المخزومیہ تہین یہ قرب حضرت عباس کو حاصل نہین تہا چنانچہ اسکا ذکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہی فرمایا ہے ✤

(۳) عن الشعبی قال بینا ابو بکر جالس اذ طلع علی علیہ السلام قال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابة واعظمهم منزلة وافضلهم حالة واعظمهم عناء عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی هذا الطالع واشار الی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن السمان فی الموافقة) شعبی کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹہے ہوئے تہے کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے جب انہون نے جناب علی کو دیکہا تو کہنے لگے جو شخص کہ خوش ہوتا ہو کہ ایسے آدمی کو

کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قرابت والے اور سب سے بڑے منزلت والے اور سب سے افضل حالت والے اور سب لوگون سے بڑے رتبہ والے کو دیکھنا چاہتا ہو تو اس آنیوالے کو دیکھے اور جناب علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا ۔

(۴) قال ابوبکر بن عیاش لو اتانی ابوبکر و عمر و علی لبدأت بحاجة علی قبلهما لقرابته من رسول الله صلی الله علیه وسلم ولان اخر من السماء احب الی من ان اقدمهما علیه (صواعق محرقہ)
ابوبکر عیاش کہتے ہین کہ اگر میرے پاس ابوبکر و عمر اور علی تشریف لائین تو مین حضرت علی کے ضرورت کو پہلے روا کرونگا ان دونون صاحبون کی ضرورت پر بوجہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے آسمان سے زمین پر گرنا میرے نزدیک بہتر ہے اس سے کہ مین ان دونون صاحبون کی ضرورت کو جناب امیر کی ضرورت پر مقدم سمجھون ۔

(۵) اخرجه الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اهلها فقال لهم انشدکم بالله هل فیکم احد اقرب الی رسول الله فی الرحم منی ومن جعله صلی الله علیه وسلم نفسه وابناءه ابناءه غیری قالوا اللهم لا دارقطنی روایت کرتے ہین کہ مشورت کے روز اہل شورے پر جناب امیر نے حجت پیش کی کہ مین تمہین قسم دیکر پوچھتا ہون کہ تم مین رشتہ داری مین مجھ سے کوئی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریبی ہے میرے سوا اور کس کے نفس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نفس اور کس کے بیٹون کو اپنا بیٹا کہا ہے سب نے کہا خدا کی قسم کوئی نہین ۔

(۶) واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله من المؤمنین والمهاجرین عن عباس قال ذلك علی لانه کان مؤمنا مهاجرا ذا رحم اخرجه ابن مردویه اور قرابت والے بعض انکے نزدیک تر ہین بعض سے اللہ کی کتاب مین ایمان والون اور ہجرت کرنے والون مین سے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیر سے مراد ہے کیونکہ وہ مومن اور مہاجر اور صاحب قرابت تھے ۔

مصاہرت کا شرف

(۱) عن محمد بن سیرین فی قوله تعالی وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال انها نزلت فی النبی صلعم وعلی بن ابی طالب هو ابن عم النبی وزوج فاطمة فکان نسبا وصهرا (کفایة الطالب) محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی شان نزول میں کہ جسکا ترجمہ یہ ہے

کہ وہ (وفات حسن نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور پھر نسب اور سسرال کے لیئے بنائے) بیان کرتے ہین کہ یہ آیت جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی بن ابی طالب کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسول پاک کے ابن عم اور جناب سیدہ کے زوج ہین پس انکے دو رشتے ایک از روے نسب اور دوسرا از روی سسرال والی کے ٹھہرا ❊

(۲) عن عمر بن الخطاب قد ذکر وعندہ علی قال خاتمہ صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل جبریل فقال ان اللہ یأمرک ان تزوج ابنتک من علی (اخرجہ بن السمان) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ ذکر کیا اور انکے پاس جناب علی علیہ السلام بیٹھے تشریف رکھتے تھے۔ کہ یہ یعنے جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ہین جبرئیل نے شرف نزول فرماکر کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ حکم فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اپنی دختر نیک اختر کی شادی علی سے کرین ❊

(۳) عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤتی احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا انتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی ابو سعد فی شرف النبوۃ والامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) ابی حمراء سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ یا علی تجھے تین ایسی باتین عطا ہوئی ہین کہ کسی ایک کو حاصل نہین ہوئین اور مجھے بھی وہ باتین نہین ملین۔ تجھ کو مجھ سا سسرال ملا ہے کہ مجھ کو نہین ملا اور تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے کہ مجھ کو ایسی نہین ملی تجھ کو تیری صلب سے حسن اور حسین ملے ہین اور مجھکو میری صلب سے ان جیسا نہین ملا۔ بتحقیق تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہوا۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد قد بلغت ہذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ بن البخاری) ابن عباس سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو مین لوگون کو یہ بات پہونچا دی ہے کہ یہ یعنے علی بن ابیطالب میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار جو شخص کہ اسے دشمن رکھے اسے آگ مین اوندھا گرا ❊

یہ شرف جناب مرتضے علیہ التحیۃ والثنا کی ذات بابرکات کے سوا کسی صحابی کو حاصل نہین ہوا۔ اگرچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی جناب سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ لیکن جناب نبوی کی اشرف اولاد حضرت سیدہ ہی تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار کا ظہور حضرت سیدہ ہی سے

ہوا ہے ہوا ہے اور حضرت سیدہ کے سوا حضرت کی نسل منقطع ہوگئی ہے ایسلیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جناب سیدہ علیہا التحیۃ والثنا کے مناقب وفضائل کا کسیقدر اس مقام مین ذکر کیا جائے۔

مناقب جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا التحیۃ والثناء

جناب سیدہ علیہا السلام کی سنہ ولادت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک انکا تولد مبارک بعثت سے پانچ برس پہلے ہے اور بعض کے نزدیک سال بعثت مین واقع ہوا ہے عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یقول ولد فاطمۃ سنہ احدی واربعین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (استیعاب) عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام کا تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے اکتالیس برس کے بعد واقع ہوا ہے ❖

بعض مورخین کے نزدیک بعثت سے پانچ برس کے بعد واقع ہوا ہے۔ بہر حال بقول صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث بالرسالۃ ہونیکے بعد حضرت سیدہ علیہا السلام کا تولد ہوا ہے۔ اور احادیث مندرجہ ذیل بھی اسی کی مؤید ہین ❖

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل بسفرجلۃ من الجنۃ فاکلتھا لیلۃ اسری بی فعلقت خدیجۃ فحملت بفاطمۃ فکنت اذا اشتقت رائحۃ الجنۃ شممت فیہ فاطمۃ (اخرجہ الحاکم) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل جنت کی ایک بہی میرے پاس لائے اور شب معراج مین مینے اسے کہا یا۔ اور خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اسی شب مین مجہ سے حاملہ ہوئین اور فاطمہ کو جنین پس جب مجہ کو جنت کی بو کا شوق غالب ہوتا ہے تو مین فاطمہ کا دہن مبارک سونگھتا ہون ❖

(۲) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیہا فانک ترید ان تلعقہا عسلا فقال صلی اللہ علیہ وسلم انہ لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبریل الجنۃ وناولنی تفاحۃ فاکلتھا فصارت نطفۃ فلما نزلت من واقعت خدیجۃ ففاطمۃ من تلک النطفۃ فکلما اشتقت الی تلک التفاحۃ قبلتھا (اخرجہ الخطیب فی الدلائل وابو سعد فی شرف النبوۃ) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین آپ اپنی زبان مبارک کو انکے منہ مین دیتے

ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ شہد چاٹ رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شب معراج مین مجھ کو آسمانون کی سیر کرائی گئی اور جبریل مجھ کو جنت مین لے گئے اور وہ میری پاس جنت کی ایک بہی لائے مینے اسکو کھایا وہ تحلیل پاکر ایک نطفہ کی شکل بن گئی جب مین زمین پر آیا اس سے جناب خدیجہ کبری حاملہ ہوئین اور اس نطفہ سے جناب فاطمہ پیدا ہوئین جب مجھے اس بہی کیطرف شوق غالب ہوتا ہے تو مین جناب فاطمہ کے مونہہ کو چومتا ہون +

جناب فاطمہ علیہا السلام کی والدہ ماجدہ کا نام نامی ام المومنین سابقۃ الاسلام صدیقۃ الکبریٰ حضرت خدیجہ بنت خویلد ہے جو سب سے اول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائی ہین جنکے فضل مین لا تعد و لا تحصے احادیث وارد ہین +

عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت خدیجۃ علی نساء امتی کما فضلت مریم علی نساء العالمین (اخرجہ الدیلمی) روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کو میری امت کی عورتون پر اس طرح سے فضیلت دی گئی ہے جس طرح سے کہ مریم بنت عمران کو تمام جہان کی عورتون پر فضیلت عطا ہوئی ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اھل الجنۃ اربع مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم قال ابن عباس خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اربع خطوط ثم قال اتدرون لم خططت ھذہ الخطوط قالوا لا قال ذلک (اخرجہ الدیلمی)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خط کھینچے اور پہر فرمایا آیا تم جانتے ہو مینے یہ خط کیون کھینچے ہین لوگون نے عرض کیا نہین فرمایا کہ اہل جنت کی عورتون مین سے چار عورتین افضل ہین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم +

جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ تسمیہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے + ۔

(۱) انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمہا من النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اسلیے فاطمہ نام رکہا ہے کہ اللہ تعالی نے انکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء ادمیۃ لم تحض و

ولم تطمث انما سماها فاطمة لان الله عز وجل فطمها من النار (اخرجه الغسانی) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میری بیٹی فاطمہ نوع انسان مین حور ہے حیض و نفاس سے طاہر ہے اسکا نام اسلیئے فاطمہ رکھا گیا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا کیا ہے ✦

عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمة علی یا رسول اللہ لم سمیت فاطمة قال ان اللہ قد فطمها و ذریتها من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ محب الطبری) عن مسند علے بن موسی الرضا علیہ الف التحیة والثناء) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا فاطمہ کہکر پکارا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے انکا نام نامی فاطمہ کیون رکھا ہے فرمایا کہ خداوند تعالے نے انکو اور انکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے ✦

اسد الغابہ مین وکانت فاطمة تکنی بابیها ای فاطمة بنت محمد) یعنے جناب فاطمہ اپنے والد ماجد کے نام مبارک کنیت کی جاتی تھین یعنے فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ✦

بعض لوگ ام الحسن بھی کہا کرتے تھے (نزل الابرار)

جناب سیدہ کے اشہر القاب مین سے (البتول ـ سیدة النساء ـ افضل النساء ـ خیر النساء ـ الصدیقہ ـ الزہراء ـ المبارکہ ـ الطاہرہ ـ الزکیہ ـ الراضیہ ـ المرضیہ ـ المحدثہ) ہین (نزل الابرار)

البتول

عن علی قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول وفاطمہ بتول فقال البتول التی لم ترحمرة قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام کہتے ہین کہ ایک دفعہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ بتول کے کیا معنے ہین کیونکہ ہم نے آپکو کہ بتول اور فاطمہ بتول فرماتے ہوئے سنا ہے فرمایا بتول وہ ہے جسنے سرخی کو نہ دیکھا ہو یعنے اسکو کبھی حیض نہ ہوا ہو کیونکہ انبیا علیہم السلام کی بیٹیون پر حیض مکروہ ہے ✦

سیدة النساء

(۱) عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لفاطمة الا ترضین ان تکون سیدة نساء العالمین وسیدة نساء المؤمنین وسیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء هذه الامة اخرجہ الحاکم) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلے

اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا آیا تم اس سے راضی نہین ہوتین کہ تم تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام مؤمنین کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار ہو۔ اور تم اس امت کی عورتوان کی سردار ہو۔

(۲) عن حذیفۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال نزل ملک من السماء فاستأذن اللہ ان یسلم علی فبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والرویانی والحاکم وابن حبان) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اللہ تعالے سے اسنے میرے سلام کرنے کے لیے اذن طلب کیا اور مجھکو خوشخبری پہونچائی کہ تحقیق فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے۔

(۳) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ما کان مریم بنت عمران (اخرجہ ابو یعلے۔ وابن حبان۔ والطبرانی والحاکم) ابو سعید ناقل ہین کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سردار ہے اہل جنت کی لوگون کی عورتون کی سوا مریم بنت عمران کے۔

(۴) عن فاطمۃ قالت قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ اما ترضین ان تاتی یوم القیامۃ سیدۃ نساء المؤمنین (اخرجہ الدیلمی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ مجھکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ قیامت کے روز تو سب مومنین کی عورتون کی سردار ہو۔

(۵) عن عمران بن حصین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم عاد فاطمۃ وھی مریضۃ فقال لھا کیف تجدنک یا ابنۃ قال انی وجعت وانہ لیزید نی ما لی طعام اکلہ قال یا بنتی اما ترضین انک سیدۃ نساء العالمین قال یا ابت فاین مریم بنت عمران قال سیدۃ نساء عالمھا وانت سیدۃ نساء عالمک اما واللہ لقد زوجتک سیداً فی الدنیا والاخرۃ (استیعاب عبد البر) عمران بن حصین کہتے ہین کہ ایک دفعہ سرور دنیا ودین علیہ الصلوۃ والتسلیم جناب فاطمہ کی عیادت کو گئے وہ مریض تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے بیٹی ہم یہ کیا حال تیرا دیکھ رہے ہین عرض کیا یا رسول اللہ مین بیمار ہو گئی ہون۔ اور مجھ کو اس درد نے ناچار کیا ہے کہ میرے پاس کچھ کھانیکی چیز نہین جسے مین کھا سکون۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو راضی نہین ہوتی کہ تو تمام جہان کی عورتون کی سردار ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پس مریم بنت عمران کہان رہین حضرت نے فرمایا وہ اپنے عالم کی سردار

ہے اور تم اپنے عالم کی ہو ✤

(۶) عن ام سلمة ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم دعا فاطمة عام الفتح حدثها فبکت ثم حدثها فضحکت فلما توفی رسول الله صلی الله علیہ وسلم سالتها عن بکائها وضحکها فقالت اخبرنی انه یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدة نساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران فضحکت (اخرجه الترمذی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے برس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کو بلایا ان سے کوئی بات کی وہ رونے لگیں پھر ان سے دوسری بات کی وہ ہنسنے لگیں جب جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا میں نے انکو انکے رونے اور ہنسنے کی وجہ دریافت کی جناب فاطمہ فرمانے لگیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے انتقال پر ملال کی خبر دی میں رونے لگی پھر حضرت نے مجھے خبر دی کہ میں سوا مریم بنت عمران کے سب اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہوں پس میں ہنس پڑی ✤

(۷) عن ابی هریرة وابی الدرداء انهما قالا قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم فاطمة سیدة نساء العالمین ما خلا مریم بنت عمران (اخرجه الدیلمی والطبرانی وابن حبان) ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ فاطمہ سب جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے ✤

(۸) عن عائشة قالت کنا ازواج النبی صلے الله علیہ وسلم عنده فاقبلت فاطمة ما تخفی مشیتها من مشیة رسول الله صلے الله علیہ وسلم فلما راها قال مرحبا یا ابنتی ثم اجلسها ثم سارها فبکت بکاءا شدیدا فلما رای حزنها سارها الثانیة فاذا هی تضحک فلما قام رسول الله صلی الله علیہ وسلم سالتها عما سارك قالت ما کنت لافشی علی سر رسول الله صلی الله علیہ وسلم سره فلما توفی قلت عزمت علیك بما لی علیك من الحق لما اخبرتنی قالت اما الان فنعم اما حین سارنی فی امر الاول فانه اخبرنی ان جبرائیل کان یعارضنی القران کل سنة مرة وانه عارضنی به العام مرتین ولا اری الاجل الا قد اقترب فاتقی الله و اصبری فانی نعم السلف انا لك فلما رای جزعی سارنی الثانیة قال یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة وسیدة نساء المومنین (اخرجه البخاری والمسلم) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب بی بییں آپکے پاس موجود تھیں اتنے میں جناب فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں انکی رفتار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار سے جیپتی نہین تہی - یعنے بعینہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفتار کے مشابہ تہی جب حضور نے انکو دیکہا تو مرحبا لمسے میری بیٹی کہکر پکارا پہران سے سرگوشی کی وہ سنکر رونے لگیں جب حضور نے انکا غم واندوہ دیکہا دوبارہ ان سے سرگوشی کی وہ ہنس پڑین جب حضور اٹھکر تشریف لے گئے جناب عائشہ کہتی ہین کہ مینے جناب فاطمہؓ سے پوچہا کہ حضور نے آپسے کیا سرگوشی کی تہی جناب فاطمہ نے کہا مین ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہین کرنے کی جب حضور اس دار دنیا سے رحلت فرما گئے تو مینے جناب فاطمہ سے کہا مین تمکو اس حق کی جو میرا تمپر ہے قسم دیکر پوچہتی ہون کہ مجہے اس راز کو بتاؤ - جناب فاطمہؓ نے فرمایا - اب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما چکے ہین اب مین اسکو بیان کرتی ہون جب پہلے امر مین مجہ سے حضور نے سرگوشی کی تو بیان کیا کہ ہر برس مین جبریل مجہسے ایکدفعہ قرآن مجید کا مقابلہ کیا کرتے تہے اس سال مین دو دفعہ مقابلہ کیا ہے مین سوا اسکے نہین دیکہتا کہ میری رحلت قریب آگئی ہے پس تو خدا سے ڈریو اور صبر کریو مین تیرا اچہا آگے جانیوالا ہون - جب حضور نے میرے رونے کو ملاحظہ کیا تو پہر مجہ سے سرگوشی کی اور فرمایا یا فاطمہ تو راضی نہین ہوتی کہ ہو تو سب اہل جنت کی عورتون کی سردار اور سب مومنین کی عورتون کی سردار ؁

افضل النساء

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افضل نساء اہل الجنۃ خدیجۃ بنت خویلد وفاطمہ بنت محمد (اخرجہ ابوداؤد والنسائی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب اہل جنت کی عورتون سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین -

خیر النساء

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نساء امتی فاطمۃ بنت محمد (اخرجہ الحاکم) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب میری امت کی عورتون سے بہتر فاطمہ بنت محمد ہین (صلے اللہ علیہ وسلم)

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیہ بنت مزاحم (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ ناقل ہین کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فضل مین کافی ہین تیرے لیئے سب دنیا کی عورتون سے چار عورتین مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم ؁

الصدیقہ

عن ابی الحمراء قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اوتیت ثلاثا لم یؤتی

احد ولا انا اوتیت صہرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولا نتم منی وانا منکما (اخرجہ الدیلمی) ابوالحمرا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تجھ کو تین ایسی باتین عطا ہوئین ہین کہ کسیکو نہین ملین - اور وہ مجھ کو بھی نہین ملین تجھ کو سسر مجھسا ملا ہے اور مجھ کو مجھسا نہین ملا - تجھ کو صدیقہ میری بیٹی جیسی ملی ہے اور مجھ کو ویسی نہین ملی - تجھ کو حسن حسین تیری صلب سے عطا ہوئے ہین - اور مجھکو ان جیسی نہین ملی - اور البتہ تم مجھ سے ہو اور مین تم سے ہون ⁂

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک احب اہل بیت ہونا جناب سیدہؑ کا

عن اسامۃ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احب اہلی الی فاطمۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم و قال الدیلمی قالہ حین سالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والعباس فقالا یا رسول اللہ ای اہلک احب الیک اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب میرے اہل سے میرے نزدیک پیاری فاطمہ ہے - اس حدیث کو ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور دیلمی فردوس الاخبار مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات مبارک اسوقت ارشاد فرمائے تھے جبکہ جناب علی اور عباس نے حضور سے پوچھا تھا کہ آپکے نزدیک آپکے اہل سے کون زیادہ پیارا ہے ⁂

(۲) عن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسألت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا (اخرجہ الترمذی والنسائی) جمیع بن عمیر نقل کرتے ہین کہ مین اپنی پھپی کے ساتھ جناب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور انسے پوچھا کہ سب لوگون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون زیادہ پیارا تھا فرمانے لگین جناب فاطمہ پھر کہا گیا کہ مردون مین سے کون زیادہ پیارا تھا - فرمایا کہ ان کا خاوند یعنے علی بن ابیطالبؑ)

(۳) عن بریدۃ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی (استیعاب علامہ ابن عبد البر) بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ سب عورتون سے زیادہ آنحضرتؐ کو جناب فاطمہ پیاری تھین اور سب مردون سے زیادہ جناب علی ⁂

جناب فاطمہ کا بضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن علی قال کنت عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شیء خیر للمرأۃ فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شیء خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی (اخرجہ البزار فی مسندہ) حضرت علی سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں موجود تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے لیے کیا چیز مناسب ہے سب چپ ہو رہے جب میں لوٹکر گھر میں آیا تو میں نے جناب فاطمہ سے پوچھا کہ کونسی چیز عورتوں کے لیے بہتر ہے انہوں نے جواب دیا کہ انکو مرد نہ دیکھنے پائیں پس میں جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو بیان کیا آپنے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ٹکڑا ہے ✣

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جسنے فاطمہ کو ایذا دی ایذا دی

(۱) عن المسور بن مخرمۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی (اخرجہ الدیلمی و احمد والحاکم) مروی ہے مسور بن مخرمہ سے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جس نے اسکو ایذا دی مجھکو ایذا دی ✣

(۲) عن ابن الزبیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما فاطمۃ بضعۃ منی یؤذینی ما اذاھا (اخرجہ احمد والترمذی والحاکم) منقول ہے ابن زبیر سے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے وہ چیز مجھے جو اسے ایذا دیتی ہے ✣

(۳) روی عن مجاھد قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا ومن لم یعرفھا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ (اخرجہ ابن عساکر) مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا جو شخص اسکو پہچانتا ہو پہچانتا ہو اور جو کوئی نہ پہچانتا ہو پس یہ فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور یہ میرے دل کا ٹکڑہ اور میرا دل ہے اور یہ میری روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے جسنے اسکو ایذا دی مجھے ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اسنے خدا کو ایذا دی ✣

ذکر اس بات کا کہ جناب فاطمہ کا غضب اللہ تعالی کا غضب ہے

عن علی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ یا فاطمۃ ان اللہ یغضب بغضبک ویرضو برضاک (اخرجہ ابو یعلی۔ والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والدیلمی) جناب علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعا تیرے غضب کی وجہ سے غضب میں آتا ہے اور تیری خوشی سے خوش ہوتا ہے ❊

جناب سیدہؓ کا حیض و نفاس سے طاہر ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض و لم تطمث انما سماھا فاطمۃ لان اللہ فطمھا من النار (اخرجہ الدولابی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ انسانی حور ہے جو حیض اور طمث سے پاک ہے اسلیے اسکا نام فاطمہ رکھا گیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے اسکو دوزخ کی آگ سے جدا رکھا ہے ❊

(۲) عن علی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ما البتول فانا سمعناک یا رسول اللہ تقول مریم بتول و فاطمہ بتول فقال البتول التی لم تر حمرۃ قط ای لم تحض فان الحیض مکروہ فی بنات الانبیاء (اخرجہ الحاکم) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بتول کس کو کہتے ہیں کیونکہ یا رسول اللہ ہم نے بارہا سنا ہے کہ آپ مریم بتول اور فاطمہ بتول فرمایا کرتے ہیں حضور نے ارشاد کیا بتول وہ ہے جو سرخی کو نہ دیکھے یعنے حیض اور طمث سے پاک ہو۔ کیونکہ حیض نبیوں کی بیٹیوں کے لیے مکروہ ہے ❊

(۳) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لھا دما فقلت یا رسول اللہ لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس فقال لھا صلی اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاھرۃ مطھرۃ لا یری لھا دما فی طمث (مسند اھل البیت) اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہیں کہ حسن علیہ السلام کے تولد کے وقت میں جناب سیدہ کی دائی تھی میں نے انکو کسی قسم کا خون جو عورتوں کو ولادت کے وقت ہوا کرتا ہے نہ دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جناب سیدہ کے لیئے خون حیض اور نفاس کا نہیں دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آیا تو نہیں جانتی کہ میری بیٹی پاک اور پاکیزہ ہے اسکے لیے طمث میں خون نہیں دیکھا جا سکتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب فاطمہ سے زیادہ کوئی شبیہ نہیں تہا

(۱) عن ام سلمۃ قالت کانت فاطمۃ اشبہ الناس شبہا و وجہا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم راخرجہ ابن عساکر
جناب ام المومنین ام سلمہ کہتی ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شمائل مین نہایت شبیہ تہین +

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ سمتا و دلا و ھدیا و حدیثا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قیامہا و قعودہا من فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت وکانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام الیہا فقبلہا و اجلسہا فی مجلسہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیہا قامت من مجلسہا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکبت علیہ فقبلتہ ثم رفعت رأسہا فبکت ثم اکبت علیہ ثم رفعت رأسہا فضحکت فقلت ان کنت لاظن ان ھذہ من اعقل النساء فاذا ھی من النساء فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لہا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت رأسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ - اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع اھلہ لحوقا بہ فضحکت راخرجہ الترمذی و ابو داود والنسائی و ابو حاتم باختلاف یسیر) جناب ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مینے جناب فاطمہ سے زیادہ قیام و قعود مین بات کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسیکو شبیہ نہین دیکہا جب فاطمہ تشریف لاتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مقام سے اٹھ کہڑے ہوتے اور انکی پیشانی پر بوسہ دیتے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائین اور حضور پر جہک پڑین اور چہرہ اقدس کو چومنے لگین پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین اور سر اٹھا کر ہنسنے لگین مینے کہا مین گمان کرتی تہی کہ یہ بیٹی جناب فاطمہ تمام عورات سے عقلمند ہین یہ تو معمولی عقل والی عورتون مین سے نکلین جب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے مینے اُنسے کہا مینے آپکو دیکہا کہ جب آپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹھا کر رونے لگین پہر دوبارہ آپ انپر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ آپنے فرمایا کہ اسوقت اسکی وجہ بیان کرنا باعث افشا ہوتا حضور نے مجھکو خبر دی تہی کہ ہم اس مرض مین انتقال فرمائینگے پس مین رو پڑی پہر مجہ کو خبر دی کہ مین انکو سب اہل سے پہلے انکے ساتہ جا ملونگی پس مین اسوجہ سے ہنسنے لگین +

ذکر اس امر کا کہ جب جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو سب سے

اول جناب سیّدہ علیہا السلام سے ملاقات فرماتے

(۱) عن ثوبان قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا سافر اٰخر عہدہٖ باتیان فاطمۃ و اول من یدخل علیہ اذا قدم فاطمۃ) اخرجہ احمد والبیہقی) ثوبان کہتے ہین کہ جب جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سفر کو تشریف لیجاتے تو سب سے آخر جناب فاطمہ علیہا السلام اُنسے ملتین۔ اور جب تشریف لاتے تو سب سے اول جناب فاطمہ سے ملتے *

(۲) عن ابی ثعلبۃ قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من غزو او سفر بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم اتی فاطمۃ ثم اتی ازواجہ (اخرجہ ابو عمر) ابو ثعلبہ کہتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوات سے یا سفر سے تشریف لاتے تو مسجد سے شروع کرتے اور اس مین دو رکعتین پڑہکر جناب فاطمہ کے پاس تشریف لاتے پہر ازواج کے پاس تشریف لیجاتے۔

(۳) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر قبل فاطمۃ (اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لاتے تو پہلے جناب فاطمہ کے پاس جاتے *

قیامت کے روز سب سے اول جنت مین جناب فاطمہؓ کا داخل ہونا

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول شخص یدخل الجنۃ علی و فاطمۃ مثلہا فی ہذہ الامۃ کمثل مریم بنت عمران فی بنی اسرائیل ابی ہریرہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اول جنت مین داخل ہونگے وہ علی اور فاطمہ ہین فاطمہ رض کی مثال اس امت مین ایسی ہے جیسے کہ بنی اسرائیل مین مریم بنت عمران *

(۲) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبعث الانبیاء یوم القیمۃ علی الدواب لیوافق المؤمنین من قومہم و یبعث صالح علی ناقتہ و ابعث انا علی البراق وتبعث فاطمۃ امامی (مجمع الاحباب فی مناقب الاصحاب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام انبیا علیہم السلام قیامت کے دن ایسے چارپایون کے اوپر سوار کیے جائینگے جو انکی قوم کے مومنون کے مطابق ہونگے اور صالح پیغمبر اونٹنی پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور میرے آگے فاطمہ ہونگی *

قیامت کے روز جناب سیّدہ کے گذرنے کے وقت اہل موقف کو سر جھکانا

اور نگاہ نیچے رکھنے کا من جانب اللہ تعالیٰ حکم ہونا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ نادی منادمن بطنان العرش یا اھل الموقف غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الصراط (اخرجہ اسمعیل بن احمد) ابن عمر کہتے ہین کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے اہل موقف اپنی آنکھین بند کرلو اور اپنے سر جھکا دو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صراط سے گذر جاے ۔

(۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ جمع اللہ الاولین والاٰخرین فی صعید واحد ثم ینادی منادمن بطنان العرش ان الجلیل جل جلالہ یقول نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم فان ھذہ فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترید ان تمر علی الصراط (اخرجہ الخوارزمی) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ سب اولین وآخرین کو ایک میدان مین جمع کریگا پھر ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکاریگا کہ اللہ سبحانہ وتعالے فرماتا ہے کہ اے اہل موقف تم اپنے سر کو جھکالو اور اپنی آنکھون کو بند کرلو یہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین صراط سے گذرنے کا ارادہ رکھتی ہین ۔

(۳) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادی اھل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمر (اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ وابونعیم فی الدلائل والسیوطی فی مسند فاطمۃ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا ایک پکارنے والا پکاریگا اے لوگو بند کرلو اپنی آنکھیں جب تک کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ گذر لے ۔

جناب سیدہ کو جنت مین ام موسیٰ اور مریم بنت عمران سے بھی ستر قصر زیادہ ملنے

عن ابی سعید الخدری انہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی السماء السابعۃ قال رأیت فیھا لمریم ولام موسیٰ ولاٰسیۃ امرأۃ فرعون وخدیجۃ بنت خویلد قصورا من یاقوت ولفاطمۃ بنت محمد سبعین قصرا من مرجان الاحمر مکللا باللؤلؤ ابوابھا من عود (اخرجہ ابن مردویہ) ابوسعید خدری کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے ساتوین آسمان پر گذر کرکے دیکھا کہ مریم اور ام موسے اور آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے یاقوت کے گھر بنے ہوئے ہین اور فاطمہ

جنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ستر قصر ہونگے کہ دیکھے جو موتیوں سے جڑے ہوئے تھے انکے دروازے عود کی لکڑی کے تھے +

جنت مین جناب سیدکا سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان مین ہونا

عن ابی فاختۃ قال قال علی زارنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وبات عندنا والحسن والحسین نائمان فاستسقی الحسن فقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی قربۃ لنا فجعل یعصرھا فی القدح ثم جاء لیسقیہ فناول الحسن فتناول الحسین لیشرب فمنعہ وبدأ بالحسن فقالت فاطمۃ یارسول اللہ کانہ احبھما الیک قال ھو استسقی اول مرۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور رات ہمین بسر فرمائی اور جناب حسن اور حسین علیہما السلام دونون سوئے ہوئے تھے پس حضرت حسن نے پانی مانگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مشک کیطرف تشریف لیگئے اور پیالے مین پانی ڈالا پھر آئے تاکہ پلادین حسن کو اور پکڑ لیا اسے جناب حسین نے پینے کے لیے پس حضور نے انہین روکدیا اور پہلے جناب حسن کو پلایا اور فرمایا جناب فاطمہ علیہا السلام نے یارسول اللہ گویا آپکو ان دونو مین سے حسن سے زیادہ الفت ہے فرمایا اسلیے کہ حسن نے پہلے مانگا تھا پھر فرمایا کہ مین اور تم اور یہ دونو یعنے حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن مکان واحد مین ہونگے +

اسحدیث سے بعض صاحبون کا شبہ بالکل جاتا رہتا ہے جو ایک قیاسی مسئلہ پیش کرتے ہین کہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سیدہ علیہا السلام سے افضل ہین کیونکہ امہات المومنین جنت مین بمعیت سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک مکان اور ایک درجہ مین ہونگے۔ اور حضرت سیدہ بمعیت جناب مرتضوی دوسرے قصر جنت مین تشریف رکہتے ہونگے۔ لامحالہ جناب مرتضوی کے مکان سے حضور کا مکان درجہ عالی پر ہوگا اسوجہ سے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بہی حضرت سیدہ علیہا السلام سے برتر مقام مین ہونگے اور جنت مین برتر مقام ہونا دلیل افضلیت ہے۔ لیکن احادیث کے مقابل مزعومات کو پیش کرنا نہ چاہیے۔ اہلحدیث کے معتقدات کو دیکھنا چاہیے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ صاف لا نفضل احدا علی بضعۃ الرسول کے قائل ہین +

ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر مین لکھتے ہین عن ابن عباس فی قولہ تعالی والحقنا بھم ذریتھم قال

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن فی درجتہ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرءوالذین امنوا واتبعتہم ذریاتہم بایمان والحقنا بھم ذریاتھم وما التناھم من عملھم من شئ قال سید جلال الدین السمھودی فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذا لذریتہ صلی اللہ علیہ وسلم (جواہر العقدین) ابن عباس اس آیت کریمہ کی تفسیر جسکا ترجمہ ہے کہ ہمنے انکی ذریتہ کو ان سے ملا دیا ہے فرماتے ہین کہ پروردگار عالم مومن کی ذریت کو اسی کے درجہ مین رکھدیگا اگرچہ عمل مین اس سے کمتر ہونگے پہر اس آیت کو پڑہا جسکا ترجمہ یہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انکی راہ چلی انکی اولاد ایمان سے پہونچا دیا ہمنے اُن تک انکی اولاد کو اور گہٹا یا نہین اُن سے اُن کا کیا کچھہ بہی سید جلال الدین سمہودی لکھتے ہین کہ یہ مرتبہ مطلق مومن کی ذریت کو ملیگا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت کا درجہ دیکہنا چاہیئے +

جناب سیّدہ علیہا السّلام کے نکاح کا بیان

(۱) عن عبد اللہ بن جعفر الہاشمی قال انکح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بعد واقعۃ احد وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر سنۃ وخمسۃ اشھر ونصف وکان سن علی احدی وعشرین سنۃ وخمسۃ اشھر وقال زبیر بن بکار تزوجھا علی فی السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ وکان عمرھا اذ ذاک خمسۃ عشر وخمسۃ اشھر (استیعاب) عبد اللہ بن جعفر بن سلیمان بن جعفر الہاشمی کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا نکاح بعد واقعہ احد کے کیا ہے انکی عمر اسوقت پندرہ برس اور ساڑہے پانچ مہینے کی تہی۔ اور جناب علی کا سن مبارک اکیس سال اور پانچ ماہ کا تہا۔ اور زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب فاطمہ سے جناب علی کا نکاح ہجرت کے دوسرے برس ہوا ہے اور جناب فاطمہ علیہا السلام کا سن اسوقت پندرہ برس اور پانچ ماہ کا تہا +

(۲) عن الحارث عن علی قال خطب ابوبکر وعمر یعنی فاطمۃ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر انت لھا یا علی فقلت مالی من شئ الا درعی فزوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ) حارث جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے واسطے جناب فاطمہ علیہا السلام کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا عمر رضی اللہ عنہ نے جناب علی سے کہا یا علی آپ جناب فاطمہؓ کی زوجیت کے لیے مناسب معلوم ہوتے ہین جناب علی نے کہا میرے پاس توسوای زرہ کے اور کوئی سامان

بناوی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے انکا نکاح کر دیا ✦

(۳) عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال خطب ابوبکر فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا صغیرۃ فخطبھا علی فزوجھا منہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب ابوبکر نے حضرت سیدہ کی خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں پس جناب علی نے خواستگاری کی حضور نے ان سے نکاح کر دیا ✦

(۴) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یخلق علی ما کان لفاطمۃ کفو (اخرجہ الدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علی نہ پیدا ہوتے تو فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا ✦

(۵) عن انس قال کنت عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال لی یا انس تدری ما جاءنی بہ جبرائیل من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءک بہ جبریل قال قال لی ان اللہ تبارک وتعالی یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی فانطلق وادع لی ابابکر وعمر وطلحۃ والزبیر وبعدتھم من الانصار قال فانطلقت فدعوتھم فلما ان اخذوا مجالسھم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ المحمود بنعمتہ والمعبود بقدرتہ المطاع سلطانہ المھروب الیہ من عذابہ النافذ امرہ فی ارضہ وسمائہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزھم باحکامہ واعزھم بدینہ واکرمھم بنبیہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل جعل المصاھرۃ نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشیج بہ الارحام والزمھا الانام فقال عز وجل وھو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا وصھرا وکان ربک قدیرا وامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب ان اللہ تعالی امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی واشھدکم انی زوجت فاطمۃ من علی علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی السنۃ القائمۃ والفریضۃ الواجبۃ فجمع اللہ شملھما وبارک اللہ لھما واطاب نسلھما وجعل نسلھما مفاتیح الرحمۃ ومعادن الحکمۃ وامن الامۃ اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متبسما یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وانی قد زوجتکھا علی اربعمائۃ مثقال فضۃ فقال علی رضیت یا رسول اللہ ثم ان علیا خر ساجدا شکرا للہ فلما رفع رأسہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارک اللہ لکما وعلیکما واسعد جدکما واخرج منکما

کثیر الطیب قال انس واللہ لقد لخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ احمد فی المناقب و ابو حاتم) انس
سے منقول ہے کہ مین ایک دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین موجود تھا آپ کو وحی کے سبب سے
غش طاری ہوا جب افاقہ مین آئے مجھ سے فرمایا اے انس تعجب ہے میرے پاس جبرئیل خداوند عرش کی
طرف سے کیا حکم لایا ہے مینے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون جبرئیل آپکے پاس کیا حکم لائے ہین
فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کی علی سے تزویج کرین پس تو
جا اور میرے پاس ابوبکر و عمر و طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم اور انہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون
کو بلا لا۔ انس کہتا ہے کہ مین گیا۔ اور انکو بلا لایا۔ پس جسوقت وہ لوگ آئے اور بیٹھے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا کہ جمیع حمد ثابت واسطے اللہ کے ہے جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے
بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے اور اسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین
اسکے عذاب سے۔ جاری ہے حکم اسکا اسکی زمین اور اسکی آسمان مین وہ ایسا ہے کہ اس نے خلقت کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنے احکام سے انکو تمیز دی ہے اور اپنے دین کے سبب سے انکو عزت بخشی
ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے انکو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ بتحقیق اللہ عزوجل نے سسرالی رشتہ
کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا ہے اور اسکے سبب سے رحمون کو ملایا ہے اور
تمام خلق پر اسکو لازم کر دیا ہے اور فرمایا ہے وہ اللہ ایسا ہے کہ اسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اسکا
واسطے نسب اور سسرال کا رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا کا حکم اسکی قضا
کیطرف جاری ہوتا ہے۔ اور اسکی قضا قدر کیطرف جاری ہوتی ہے۔ اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر
ہے اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہے اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کر دیتا ہے
اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اسکے پاس ہے اصل کتاب۔ یعنے لوح محفوظ) امابعد پس
اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ کا علی سے عقد کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے فاطمہ
کا علی سے چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے۔ اگر علی اسبات پر راضی ہو یہ سنت قائم ہے اور فریضہ
واجب پس اللہ تعالے ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور ان دونو مین برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کی کان اور اللہ امت کی لیے
امان بنائے مین یہ کہتا ہون اور اللہ تعالی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اسکے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کرکے فرمایا یا علی اللہ تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین فاطمہ سے
تیرا نکاح کرون سو مینے تم دونون کا چار سو مثقال چاندی پر عقد کیا ہے پس علی نے عرض کیا

راضی ہون بعد اسکے حضرت علی سجدہ مین گر سے شکر کرنے کے لیئے پس جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا
توجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے تم دونون کے واسطے اور تم دونون پر برکت کرے
اور تم دونون کی کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے۔ انس کہتے ہین
کہ واللہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اُن دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی ہے۔

(۲) عن انس قال لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة امرهم ان یجهزوها فجعل لها سریرا ووسادة
من ادم حشوها لیف وقال زوج ابنتی الی علی وامره ان لا یعجل علیها حتی اٰتیها فجاءت مع ام
ایمن حتی قعدت فی جانب البیت فلما صلی العشاء اقبل برکوة فیها ماء فمج فیها فقال لفاطمة تقدمی
فتقدمت فنضح بین ثدییها وعلی رأسها وقال اللهم انی اعیذها بك وذریتها من الشیطان
الرجیم ثم قال لها ادبری فادبرت فصب بین کتفیها وقال اللهم انی اعیذها بك وذریتها من
الشیطان الرجیم ثم قال تقدم یا علی وصب علی رأسه وبین ثدییه ثم قال اللهم انی اعیذه
بك وذریته من الشیطان الرجیم ثم قال ادبر فادبر فصبه بین کتفیه وقال اللهم انی اعیذه
بك وذریته من الشیطان الرجیم فقال لعلی ادخل باهلك بسم اللہ الرحمن الرحیم فبکت
فاطمة فقال ما یبکیك وقد زوجتك اقدمهم سلما واحسنهم خلقا فخرج وغلق علیهما الباب
بیده (اخرجه احمد وابوحاتم والنسائی وابو الخیر الحاکمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ کا عقد کر دیا لوگون کو انکے جہاز کی تیاری کا
حکم دیا انکے لیے ایک تخت اور ایک چھوٹا چمڑے کا لیف خرما سے بھرا ہوا بنایا گیا اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میری بیٹی کو علی کے لیئے زینت دو اور جناب علی کو کہلا بھیجا کہ جب جناب فاطمہ پہونچیں
تو تعجیل نہ کرے پس جناب سیدہ ام ایمن کے ساتھ جناب علی کے گھر مین تشریف لے گئین اور گھر مین
ایک طرف بیٹھ گئین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک لوٹا لیکر
تشریف لائے اور اس مین اپنا لعاب دہن مبارک سے ڈالا اور جناب فاطمہ سے کہا آگے آؤ وہ آگے
گئین حضرتؐ نے انکی چھاتی پر اور سر مبارک پر اس پانی کے چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار
مین تیری پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ
لوٹین اور انکے دونو کندھون کے درمیان پانی کے چھینٹے دیکر دعا کی کہ اے پروردگار مین تیری
پناہ مانگتا ہون اسکے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا یا علی آگے
آؤ وہ آگے گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی چھاتی اور سر اقدس پر اس پانی کے

چھینٹے دیے اور دعا کی کہ اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر ان سے کہا لوٹو وہ لوٹے اور انکی دونو کندھوں کے درمیان میں پانی کے چھینٹے دیکر فرمایا اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے لیئے اور اسکی ذریت کے لیئے شیطان رجیم سے پھر جناب علی سے کہا اب آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لیجائیں ساتھ نام اللہ مہربان رحم والے کے پس جناب فاطمہ رونے لگیں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا فاطمہ تم کیوں روتی ہو میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو سب سے پہلے اسلام لانیوالا ہے اور سب سے اچھے خلق والا ہے۔ یہ فرماکر آنحضرت باہر تشریف لے آئے اور اپنے ہاتھ سے انکا دروازہ بند کردیا ✤

ذکر اس امر کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح پروردگار کے حکم سے ہوا ہے

(۱) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) والطبرانی فی الکبیر۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بتحقیق پروردگار عزوجل نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ فاطمہ کا علی سے نکاح کروں ✤

(۲) عن انس بن مالک قال ابوبکر خطب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ابنتہ فاطمۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر لم ینزل القضاء ثم خطب عمر مع عدۃ من قریش فقال لہ مثلہ لابی بکر فقیل لعلی لو خطبت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخلیق ان یزوجہا قال وکیف وقد خطبہا اشراف قریش فلم یزوجہا فخطبہا فقال صلے اللہ علیہ وسلم قد امرنی ربی عزوجل بذلک (اخرجہ احمد) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جناب فاطمہ کی خواستگاری کی حضور نے ارشاد فرمایا یا ابابکر حکم خدا نازل نہیں ہوا۔ پھر حضرت عمرؓ نے چند قریش کے آدمیوں کے ساتھ خواستگاری کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی ویسا ہی جواب دیا جو کہ جناب ابوبکر کو دیا تھا۔ تب حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ اگر آپ خواستگاری کرتے تو جناب فاطمہ کے لیئے زیادہ حقدار تھے جناب علیؓ نے کہا میں کسطرح سے استدعا کروں کیونکہ اشراف قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی نسبت استدعا کی اور حضور نے انکا نکاح نہیں کیا۔ پس جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے انکا نکاح کردیا۔ اور فرمایا کہ مجھکو اسکا حکم پروردگار نے کیا ہے ✤

(۳) عن عمر قال ذکر عند علی قال ذاک صہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نزل جبرئیل فقال

ان اللہ یامرک ان تزوج فاطمۃ من علی (اخرجہ ابن السمان) روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جناب علی کا ذکر کیا گیا وہ کہنے لگے وہ داماد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تحقیق جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو امر کرتا ہے کہ آپ فاطمہ کا علیؑ سے نکاح کر دیں *

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ زوجک فاطمۃ وجعل صداقہا الارض فمن مشی علیہا مبغضا لک مشی حراما (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی تحقیق اللہ تعالے نے تجھ سے فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور تمام زمین کو اسکا مہر قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت تیرے بغض کے اسپر چلتا ہے اسپر اسکا چلنا حرام ہے

جناب سیدہ علیہا السلام کا مہر

واختلف فی مہرہ ایاہا • روی انہ مہرہا درعۃ وانہ لم یکن لہ ذلک الوقت صفراء و بیضاء وقیل ان علیا یزوج فاطمۃ علی اربعمائۃ و ثمانین درہم (اسد تیعاب عبد البر) جناب سیدہ علیہا السلام کے مہر میں علما کا اختلاف ہے روایت ہے کہ انکا مہر زرہ تھی کیونکہ جناب علی کے پاس اسوقت سونے چاندی کچھ موجود نہیں تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جناب علی نے چار سو اسی درہم پر ان سے نکاح کیا تھا

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کا نکاح ملائکہ کی گواہی سے ہوا ہے

(۱) عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ہذا جبرائیل یخبرنی ان اللہ عزوجل زوجک فاطمۃ واشہد علی تزویجہا اربعین الف ملک واوحی الی الطوبی ان انثری علیہم الدر والیاقوت فنثرت علیہم الدر والیاقوت (اخرجہ الملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے تیرا نکاح فاطمہ سے کیا ہے اور انکے نکاح پر چالیس ہزار فرشتے کو گواہ کیا ہے اور طوبیٰ درخت کو اشارہ کیا کہ انپر در و یاقوت نثار کرے پس اسنے در و یاقوت انپر نثار کیے *

(۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ یا فاطمۃ لما اراد اللہ ان املکک بعلی امر اللہ جبرائیل فقام فی السماء الرابعۃ وصف الملائکۃ صفوفا ثم خطب علیہم فزوجتک من علی ثم امر اللہ شجر الجنان فحملت الحلی والحلل ثم امرہا فنثرت علی الملائکۃ

فمن اخذ منهم شیئا اکثر مما اخذ غیرا افتخر بہ الی یوم القیمۃ (اخرجہ الدیلمی) ابن مسعود سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے فرمایا یا فاطمہ جب اللہ تعالی نے ارادہ کیا تمکو علی کی ملکیت میں دے جبرئیل کو حکم دیا اس نے کھڑے ہو کر چوتھے آسمان پر فرشتوں کی بہت سی صفیں باندھیں پھر انپر خطبہ ارشاد فرمایا پھر جنت کی درخت کو حکم دیا وہ زیورات اور عمدہ حلوں سے بار در ہوا پھر اسکو حکم دیا اور اس نے ان زیورات کو فرشتوں پر نثار کیا پس جس نے ان میں سے بہ نسبت دوسرے کے کچھ زیادہ لیا وہ اسکی وجہ سے قیامت تک فخر کرتا رہا۔

(۳) عن بلال بن حمامۃ قال طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما ضاحکا وجہہ مشرق کدارۃ القمر فقام الیہ عبد الرحمن بن عوف فقال یا رسول اللہ ما ھذا النور قال بشارۃ اتتنی من ربی فی اخی و ابن عمی و ابنتی فان اللہ زوج علیا من فاطمۃ و امر رضوان خازن الجنان فھز شجرۃ الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اھل بیت و انشا تحتھا ملائکۃ من نور و دفع الی کل ملک صکا فاذا استوت القیمۃ باھلھا بالخلائق فلا یبقے محب لاھل بیتی الا وقعت الیہ صکا فیہ فکاکہ من النار فصار اخی و ابن عمی و ابنتی فکاک رجال و نساء من امتی من النار (رواہ ابو بکر الخوارزمی) بلال بن حمامہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ اپکا رخ انور چاند کے ہالہ کی طرح سے نورانی تھا عبد الرحمن بن عوف نے اٹھکر عرض کیا یا رسول آج چہرہ اقدس پر یہ کیسا نور ہے آپنے فرمایا مجھے میرے پروردگار سے میرے بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی کی نسبت بشارت آئی ہے بتحقیق اللہ تعالے نے علی کے ساتھ فاطمہ کا نکاح کیا ہے اور رضوان خازن جنت کو حکم کیا ہے اس نے درخت طوبی کو ہلایا ہے وہ بار ور ہو گیا ہے یعنے اوسکا ہر ایک تبرات نجات کا کاغذ ہوگیا او شجر طوبی کے نیچے فرشتے نور کے پیدا کیے اور ہر ایک فرشتے کو برات کا کاغذ دیا جبکہ قیامت اپنے تمام لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی پس میرے اہل بیت کا محب باقی نہیں رہے گا۔ کہ اوسکو برات کا کاغذ ملیگا اس میں دوزخ کی آگ سے رہائی کا پروانہ لکھا ہوا ہوگا۔ پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی مرد ان اور عورتوں کے لیے دوزخ کی آگ سے رہائی کا سبب ہونگے۔

جناب سیدہ کی اولاد کا بیان

قال ابو عمر فولدت لہ الحسن والحسین وام کلثوم و زینب ولم یتزوج علی علیھا غیرھا حتی ماتت رضی اللہ عنہا ابو عمر کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ علیہا السلام نے جناب علی کے لیے امام حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب

کو جناب ہے۔ اور جناب علی علیہ السلام نے ان کے سامنے انکی سوا دوسرا نکاح نہین کیا۔ جبتک کہ انکا انتقال ہو گیا

جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سب سے اول آخرت مین لاحق ہوئے ہین

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ انت اول اھلی لحوقا بی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ تم سب میرے اہل سے پہلی مجہہ سے ملوگے ✦

(۲) عن عائشۃ قالت ما رأیت احدا اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام الیھا فلما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمۃ فاکبت علیہ ثم رفعت رأسھا فبکت ثم اکبت ثم رفعت رأسھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت لھا رأیت حین اکبت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفعت رأسک فبکیت ثم اکبت علیہ فرفعت راسک فضحکت ما حملک علی ذلک قالت انی اذا لبذرۃ اخبرنی انہ میت من وجعہ ھذا فبکیت ثم اخبرنی انی اسرع لحوقا بہ فذلک حین ضحکت (اخرجہ الترمذی وابوداؤد و النسائی) البذرۃ قال الھروی البذر الذین یفشون ما یسمعون من السر یقال بذرت بین الناس تشبیھا بین الحب جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا روایت کرتی ہین کہ جناب فاطمہ کے سوا کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شبیہ نہین تہا۔ جب وہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تشریف لاتین تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انکے لیے اٹھ کہڑے ہوتے جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو جناب سیدہ تشریف لائین اور حضرت پر جہک گئین پہر سر اٹہا کر رونے لگین پہر دوبارہ حضرت پر جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو مینے ان سے کہا کہ مینے تمکو دیکہا جبکہ آپ پہلی مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جہکین تو سر اٹہا کر رونے لگین اور پہر دوبارہ جہکین اور سر اٹہا کر ہنسنے لگین۔ آپ کو اس بات پر کس چیز نے برانگیختہ کیا تہا۔ انہون نے فرمایا۔ اس وقت اسکے افشا کا اندیشہ تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے خبر دی تہی کہ ہم اس بیماری سے انتقال فرمانے والے ہین اسلیے مین رونے لگی پہر مجہکو خبر دی کہ تم بہت جلدی مجہہ سے ملنے والے ہو پس اس وجہ سے مین ہنسنے لگی ✦

جناب سیدہ علیہا السلام کی وفات کا بیان

(۱) عن عائشة قالت انها لم تضحك فی مدة حیاتها بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانها کانت تذوب من الحزن علیہ و شوقها الیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنی مدت حیات مین نہین ہنسے اور غم مین پگھلتی رہین - اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے شوق مین گھلتی رہین +

(۲) عن عائشة رضی اللہ عنہا ان فاطمة عاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستة اشہر و دفنت لیلا (اخرجہ ابن عساکر) ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہین اور رات کے وقت دفن ہوئین +

(۳) عن عروة ان فاطمة توفیت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستة اشہر (استیعاب) عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق حضرت سیدہ علیہا السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ مہینے بعد فوت ہوئین +

(۴) وقیل بعضہم ماتت بعد وفات ابیہ بمائة یوم (استیعاب) بعض راویون نے یہی کہا ہے کہ جناب سیدہ نے اپنے والد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے سو دن بعد انتقال فرمایا ہے +

(۵) روی ابن شہاب ثلثة اشہر (استیعاب) ابن شہاب زہری جنہون نے سب سے اول حدیث کو بحکم عمر و بن عبد العزیز مدون کیا ہے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد تین مہینے تک زندہ رہی ہین +

(۶) عن ابن بریدة قال عاشت بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبعین یوما (استیعاب) ابن بریدہ کہتے ہین کہ جناب سیدہ ستر دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہین +

(۷) قیل بخمسین یوما (نزل الابرار) یہی کہا گیا ہے کہ پچاس دن زندہ رہی ہین +

(۸) قیل باربعین یوما (نزل الابرار) بعض نے چالیس دن بھی کہے ہین +

(۹) قال عبد اللہ بن حارث وعمرو بن دینار توفیت بعد ابیہا ثمانیة اشہر (استیعاب) عبد اللہ بن حارث اور عمرو بن دینار کہتے ہین کہ اپنے والد کے آٹھ مہینے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا ہے +

والاصح انہا بقیت بعد وفات ابیہا بستة اشہر وھو مذہب الجمہور (استیعاب) اور زیادہ صحیح بات یہی ہے کہ جناب سیدہ اپنے والد ماجد کی وفات کے چھ مہینے تک زندہ رہی ہین اور یہی جمہور کا مذہب ہے

(۱۰) قال المدائنی ماتت الثلثا لثلث خلون من شهر رمضان...... سنہ احدی عشرو هی ابنۃ تسع و عشرین سنۃ (استیعاب) مدائنی کہتے ہین کہ جناب سیدہ نے رمضان کی تاریخ ۳ سنہ ۱۱ گیارہوین ہجری مین وفات پائی ہے اسوقت انکی عمر انتیس برس کی تھی *

(۱۱) قال ابن الخشاب توفت ولها ثمان وعشرین سنۃ وخمسین یوما (تاریخ موالید و وفات اهل بیت) ابن خشاب کہتے ہین کہ جناب سیدہ کی عمر شریف وفات کے وقت اٹھائیس برس اور پچاس دن کی تھی

(۱۲) قال الزبیر بن بکار سألت عن عبد اللہ بن حسین یا ابا محمد کم بلغت فاطمۃ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم من السن فقال ثلثین (استیعاب) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ مینے جناب عبد اللہ بن حسین سید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا یا ابا محمد جناب سیدہ علیہا السلام کا سن مبارک وفات کیوقت کیا تھا - فرمایا تیس برس کا *

(۱۳) وَاختلفوا فی غسلها اخرجہ احمد عن ام سلمۃ قالت اشتکت فاطمۃ فمرضتها فاصبحت یوما کانت مثل ما کانت تخرج علی فقالت یا امتاه اسکبی لی غسلا فقامت واغتسلت کاحسن ما کانت تغتسل ثم قالت ناولنی ثیابی الجدد فنا ولها ایاها فلبستها ثم قالت قد الفراش الی وسط البیت فقدمت فاضطجعت واستقبلت وجعلت یدیها تحت خدها وقالت انا مقبوضۃ وقد غتسلت فلا یکشفنی احد وقبضت فجاء علی فبکا فقال واللہ لا یکشفها احد ثم حملها وصلی علیها ودفنها (تذکرہ خواص الامہ) جناب سیدہ کے غسل مین علما سیر کا اختلاف ہے - امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ جناب سیدہ بیمار ہوئین اور انکا مرض طول پکڑ گیا - ایک دن صبح کو تھین انکا مزاج مبارک جیسے کہ تھا ویسے ہی علیل تھا جناب علی گھر سے باہر تشریف لیگئے جناب سیدہ نے خادمہ سے ارشاد کیا کہ ہمین غسل کرا - آپنے نہایت عمدہ طرح سے غسل کیا اور ایسا غسل کیا کہ حالت صحت سے بھی بدرجہا بہتر تھا - پہر فرمایا کہ ہمارے نئے کپڑے لاؤ خادمہ نئے کپڑے لائی آپنے انکو پہنا - پہر ارشاد کیا کہ ہمارا بستر گھر کی آنگن مین بچھادو - خادمہ نے آپ کا بستر صحن کے درمیان بچھادیا - آپ روبقبلہ ہوکر لیٹ گئین اور اپنے دونو ہاتھون کو رخسار کے نیچے رکھ لیا - اور فرمایا - مین اسوقت انتقال کرنے والی ہون اور مینے غسل کر لیا ہے - مجھ کو اب کوئی نہ کھولے یہ فرماکر دار آخرت کو رحلت کر گئین پہر جناب علی تشریف لائے اور رونے لگے اور کہا کہ خدا کی قسم ہے انکو کوئی نہین کھولیگا اسی احتیاط سے جنازہ کو اٹھا کرلے گئے اور نماز ادا کی اور انکو دفن کر دیا *

(۱۴) وفی نزل الابرار فلہا بغسلہا ذلک ولم تغسل بعد الموت وکان ذلک شئ خصص بہ ابوہا صلی اللہ علیہ وسلم اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ جناب سیدہ اسی غسل سے دفن ہوئی ہیں جو کہ بحالت حیات خود انہوں نے کیا تھا اور یہ ایک ایسی بات تھی کہ انکے والد ماجد صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے خاص مقرر کی تھی ✤

(۱۵) روی عن محمد بن اسحاق ان الملائکۃ غسلہا (طبقات ابن سعد) محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ بعد وفات کے فرشتوں نے انکو غسل دیا ہے ✤

(۱۶) وروی ان اسماء بنت عمیس غسلتہا (تذکرۃ خواص الامۃ) یہ بھی روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس نے جناب سیدہ کو غسل دیا ✤

(۱۷) والاصح ان علیاً غسلہا وکانت اسماء بنت عمیس تقیب علیہا وکان ذلک مخصوصاً بعلی و انما انکر علیہ ابن مسعود قال لہ اما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ہی زوجتک فی الدنیا والآخرۃ (تذکرۃ خواص الامۃ) زیادہ ترصحیح یہ بات ہے کہ جناب علی نے انکو غسل دیا تھا اور اسماء بنت عمیس حاضر تھیں۔ اور یہ بات صرف جناب علیؑ کے لیے ہی مخصوص تھی چنانچہ عبداللہ بن مسعود نے اسکی نسبت آپ پر اعتراض بھی کیا تھا جناب علیؑ نے فرمایا کہ شاید تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کو نہیں سُنا ہے کہ مجھ سے فرمایا تھا۔ کہ یہ دنیا و آخرت میں تیری بی بی ہیں ✤

(۱۸) قیل صلی علیہا علیؑ وقیل عباسؓ (نزل الابرار) روایت ہے کہ جناب سیدہ کے جنازہ کی نماز حضرت علیؑ نے پڑھی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے پڑھی تھی

(۱۹) وقیل انہا دفنت فی زاویۃ عقیل (تذکرۃ خواص الامۃ) یہی روایت ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام عقیل بن ابیطالب کے گھر کے کونے میں دفن کی گئی ہیں ✤

(۲۰) وقیل انہا دفنت فی البقیع الغرقد (تذکرۃ خواص الامۃ) اور بعض کہتے ہیں کہ بقیع غرقد میں آپکا جسد اطہر مدفون ہے ✤

اولاد صالح

جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا جناب امیر علیہ السلام کی صلب سے ہونا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد انی قد بلغت ہذا اخی وابن عمی وصہری وابو ولدی۔ اللہم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ ابن النجاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے پروردگار گواہ رہیو کہ میں نے پہنچا دیا ہے
کہ یہ (یعنے علی بن ابیطالب) میرا بھائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے پروردگار
جو شخص اسکو دشمن رکھے اسکو اوندہا دوزخ کی آگ مین گرا ✤

(۲) عن ابن عباسؓ قال کنت انا والعباسؓ جالسین عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی و
سلم فرد علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ
فقال العباس یارسول اللہ اتحب ہذا فقال یاعم واللہ للہ اشد حبا منی ان اللہ جعل ذریۃ
کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ ابو الخیر الحاکمی والخطیب فی تاریخہ والطبرانی)
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین اور عباسؓ دونون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین جناب علیؑ تشریف لائے اور سلام کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جواب سلام دیا اور اٹھکھڑے ہوئے اور معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا
آیا یارسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے فرمایا اے چچا واللہ خدا کے لیے مین ان سے نہایت
محبت رکھتا ہون بتحقیق پروردگار نے ہر ایک نبی کی ذریت کو اسی کی صلب مین قرار دیا ہے اور
میری ذریت کو علی کی صلب مین قرار دیا ہے ✤

(۳) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ و
جعل ذریتی فی صلب علی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ جل جلالہ عم نوالہ نے ہر ایک نبی کی ذریت کو خاص
اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری ذریت کو علی کی صلب سے قرار دیا ہے ✤

(۴) عن علی قال طلبنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ووجدنی فی حائط نائما فقربنی
برجلہ قال قم فواللہ لارضینک انت اخی وابو ولدی (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب
علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ڈھونڈھا اور ایک دیوار کے نیچے
سویا ہوا پایا آپنے پائے مبارک سے مجھکو ہلا کر فرمایا اٹھ مین تجھ کو خوش کرتا ہون کہ تو میرا بھائی
اور میرے بچون کا باپ ہے ✤

(۵) عن محمد بن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما انت یا علی
فختنی وابو ولدی وانت منی وانا منک (اخرجہ احمد والبغوی والحاکم) محمد بن اسامہ
بن زید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیؑ سے فرماتے تھے بس یا علی تو ہمارا

داماد اور ہمارے بچون کا باپ ہے۔ اور تو میرا اور میں تیرا ہون *

(۲) عن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد فقد بلغت ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی اللھم کب من عاداہ فی النار (اخرجہ الشیرازی فی الالقاب وابن النجار) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے پروردگار گواہ رہو میں نے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بھائی اور ابن عم اور داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے اللہ جو اسے دشمن رکھے اُسے اوندھا آگ میں دھکیل *

ذکر اس بات کا کہ جناب سیدہ علیہا السلام کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی

(۱) وفی اسد الغابہ وانقطع نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا منھا اسد الغابہ فی تمیز الصحابہ میں علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ سوائے نسل جناب سیدہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع ہو گئی ہے۔

(۲) قال السمھودی فی جواھر العقدین لما رای علی بن ابی طالب الحسین یسرع الی الحرب فی الصفین قال یا ایھا الناس املکوا عنی ھذین الغلامین اخاف ان ینقطع بھما نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال الدین سمہودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ جبکہ جناب امیر علیہ السلام نے دیکھا کہ امام حسین صفین کے میدان میں لڑائی کے لیے تشریف لیجا رہے ہیں۔ فرمایا اے لوگو ان دونوں لڑکون کو یعنے حسنین علیہما السلام کو تھام لو میں ڈرتا ہون کہ انکے شہید ہو جانے کی وجہ سے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل منقطع نہ ہو جائے *

جناب سیدہ کی اولاد کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی اور عصبہ ہونا

(۱) عن فاطمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل نبی اب ینتمون الی عصبۃ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وعصبتھم (اخرجہ الطبرانی قال العلامۃ ابن حجر طرقہ یقوی بعضھا بعضا صواعق محرقہ) جناب سیدہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر ایک نبی اب کی نسبت ایک عصبہ کیطرف کیجاتی ہے مگر فاطمہ کی اولاد کے لیے میں ولی اور عصبہ ہون *

(۲) عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل نبی اب عصبۃ ینتمون الیہ الا ولد فاطمۃ فانا ولیھم وانا عصبتھم وھم عترتی وخلقوا من طینتی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وابن عساکر فی تاریخہ) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ہر ایک نبی باپ کیلئے عصبہ ہوا کرتا ہے کہ اسکی طرف انکو منسوب کیا جاتا ہے مگر اولاد فاطمہ کا انکے لیے ولی اور عصبہ میں ہوں اور وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔

(۳) سأل الرشید عن موسی الکاظم کیف قلتم انا ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی قال عیسی ولیس لہ اب (صواعق محرقہ)

روایت ہے کہ جناب موسی کاظم علیہ السلام سے رشید نے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر کہلاتے ہو باوجودیکہ آپ تو حضرت علی کی ذریت ہیں۔ جناب امام نے یہ آیت پڑھی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ اور عیسی۔ پس امام نے فرمایا کہ عیسی کا تو باپ نہیں وہ اپنی ماں کیوجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ٹہیرے۔

(۴) عن الشعبی و عاصم بن النجود المقری ان الحجاج ابن یوسف الثقفی بلغہ ان یحیی بن یعمر التابعی یقول ان الحسن والحسین من ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یحیی یومئذ بخراسان فکتب الحجاج الی قتیبۃ بن مسلم والی خراسان ان ابعث الی یحیی بن یعمر فبعث بہ الیہ فقام بین یدیہ فقال لنت الذی تزعم ان الحسن والحسین من ذریۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجل یا حجاج قال الشعبی فتعجبت من جوابہ فقال الحجاج تاتینی بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ ولا تاتینی بھذہ الایۃ ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم قال فان خرجت وارمن ذلک واتیک بھا بینۃ واضحۃ من کتاب اللہ فھو امانی قال نعم فقال قال اللہ تعالی ووھبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون کذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحیی و عیسی و الیاس کل من الصالحین ثم قال یحیی بن یعمر من کان ابو عیسی و قد الحقہ تعالی بذریۃ ابراھیم وما بین عیسی وابراھیم اکثر ما بین الحسن والحسین ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم (تاریخ ابن خلکان۔ وحیوۃ الحیوان للدمیری والروض الازھر) شعبی اور قاری عاصم ابن النجود رحمہما اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ حجاج بن یوسف ثقفی کو خبر لگی کہ یحیی بن یعمر التابعی یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت ہیں اسوقت یحیی خراسان میں تہے حجاج نے قتیبہ بن مسلم والی خراسان کو لکھا کہ یحیی بن یعمر کو میری طرف روانہ کر قتیبہ نے یحیی کو حجاج کے پاس بہیجدیا۔ جب وہ سامنے آیا۔ حجاج نے کہا آیا تیرا زعم ہے کہ حسن و حسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریت ہیں یحیی نے کہا ہاں شعبی کہتا ہے مجھے یحیی

کے بے وھڑک ہان کہنے سے تعجب آیا۔ حجاج نے کہا کوئی دلیل واضح کتاب اللہ سے بیان کر۔ اور قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم کی آیت کو دلیل مین پیش نکریو۔ یحیے نے کہا اگر مینے اس آیت کے سوا دوسری آیت قرآن سے واضح طور پر پیش کی تو تو مجھکو امان دیگا۔ حجاج نے کہا ہان یحیے نے یہ آیت پڑھی جسکا ترجمہ یہ ہے (اور دیا ہمنے اسکو اسحاق اور یعقوب سبکو ہمنے ہدایت کی اور نوح کو ہمنے ہدایت کی اس سے پہلے اور اسکی ذریت سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسی اور ہارون اسیطرح سے ہم جزا دیتے ہین محسنون کو اور زکریا اور یحیے اور عیسی اور الیاس ہرایک نیکون مین سے) پہر یحیے بن یعمر نے کہا عیسے کا کون باپ تہا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت مین ملا دیا ہے اور عیسی اور ابراہیم علیہما السلام کے درمیان فاصلہ جناب حسن اور حسین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوا ہے ✦

(۴) عن الطیفہ عن ذکوان مولی المعاویہ قال قال لی معاویہ لا اعلم احدا سمی ھذین الغلامین ابنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ولاکن قولوا ابنی علی قال ذکوان فلما کان بعد ذلک امرنی ان اکتب بنیہ فی الشرف قال فکتبت بنیہ وبنی بنیہ وترکت بنی بناتہ ثم اتیتہ بالکتاب فنظر فیہ فقال ویحک اغفلت اکبر بنی فقلت من قال اما بنو فلانۃ بنی لابنتہ قال فقلت اللہ اکبر لیکون بنی بناتک بنیک ولایکون بنی فاطمۃ بنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لایسمعن ھذا احد منک (اخرجہ الحافظ عبد العزیز بن الاخضر) امیر معاویہ کا غلام ذکوان بیان کرتا ہے کہ ایکدفعہ معاویہ نے کہا مین نہین جانتا کہ ان دونون لڑکون (یعنے حسنؑ وحسینؑ) کو کس نے جناب رسالت آب کے بیٹے قرار دیا ہے۔ انکو تو علی کے بیٹے کہنا چاہیے۔ ذکوان کہتا ہے کہ اسکے بعد مجھکو معاویہ نے دفتر مین اپنی اولاد کی نام لکہنے کا حکم دیا۔ مینے اسکی بیٹون اور پوتون کا نام لکہا اور نواسون کا نام چہوڑ دیا اور وہ کاغذ معاویہ کے دکہانے کو لایا۔ معاویہ مجہے کہنے لگا تو میرے بڑے بیٹون کے نام درج کرنا بہول گیا ہے مینے کہا وہ کون ہین معاویہ بولا آیا میری فلانی بیٹی کے بیٹے میرے بیٹے نہین ہین مینے کہا اللہ اکبر تیری بیٹی کے بیٹے تو تیرے بیٹے ٹہیرے اور جناب فاطمہ کے بیٹے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے نہ ٹہیرے معاویہ نے کہا ارے چپ رہ تجہسے کوئی یہ بات نہ سن پائے ✦

قیامت کے دن بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسب کے کل سبب اور نسب کا منقطع ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا

سببی و نسبی و کل ولد ام فان عصبتہم لابیہم ماخلا ولد فاطمۃ فانی انا ابوہم وعصبتہم (اخرجہ ابوصالح ۔ وابونعیم فی الحلیۃ ۔ وابن السمان ۔ والمسلم فی المتابعات والدارقطنی والطبرانی فی الاوسط والبیہقی ۔ وابوالحسن المغازلی فی المناقب ۔ والدولابی فی الذریۃ الطاہرۃ) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہرایک سبب اور نسب قیامت کے دن منقطع ہوجائیگی مگر میرا نسب اور سبب ۔ اور ہرایک ماں کے بیٹوں کے لیے عصبہ باپ کی جانب سے ہوتا ہے بجز اولاد فاطمہ کے کہ میں انکا باپ اور عصبہ ہوں +

(۲) عن فاطمۃ وابن عمر وصح عن عمر کما مر انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل سبب و نسب منقطع یوم القیمۃ ماخلا سببی و نسبی (اخرجہ الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور جیسے کہ صدر میں بیان کیا گیا ہے اسی حدیث کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تصحیح ہوچکی ہے کہ انہوں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سبب و نسب قیامت کے دن منقطع ہوگی بجز میرے سبب اور نسب کے ۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا طیب اور بہت ہونا

عن انس قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغشیہ الوحی فلما افاق قال ہل تدری ما جاء بہ جبریل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال امرنی ربی ان ازوج فاطمۃ من علی فادع لی ابابکر وعمر فلما اقبل علی فقال لہ یا علی ان اللہ امرنی ان ازوجک فاطمۃ وقد زوجتکما علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت قال یارسول اللہ رضیت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ منکما الکثیر الطیب وبارک اللہ فی نسلکما قال انس و اللہ لقد اخرج منہما الکثیر الطیب (اخرجہ ابوالخیر قزوینی والرویانی فی مسندہ والدولابی والسمہودی فی جواہر العقدین) انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ حضور وحی کے نزول سے بیہوش ہوگئے جبکہ ہوش میں آئے مجھ سے فرمایا اے انس تو جانتا ہے کہ جبرئیل میرے پاس کیا پیغام لایا ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول زیادہ جاننے والا ہے آپنے فرمایا خدا تعالے نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا علی سے نکاح کروں تو جا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بلا لا جب جناب علی تشریف لائے آپنے ان سے ارشاد کیا یا علی بتحقیق پروردگار عالم نے مجھکو حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا تجھ سے نکاح کروں میں نے تم دونوں کا چار سو مثقال چاندی پر نکاح کیا ہے ۔ آیا تو راضی ہے ۔ جناب علیؓ نے عرض کیا یارسول

السرین اضعنی ہون۔ آپ نے دعا فرمائی اور کہا اللہ تعالیٰ تم دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کرے مالک کہتے ہین خدا کی قسم ہے اللہ تعالے نے ان دونون مین سے بہت سے طیب پیدا کیے ہین +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قطعی جنتی ہونا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا وان اللہ ادخلہا باحصان فرجہا وذریتہا الجنۃ اخرجہ الطبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق فاطمہ علیہا السلام نے اپنے آپ کو نگاہ رکھا ہے اور اس نگاہ رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسکو اور اسکی ذریت کو جنت مین داخل کیا ہے +

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد پر دوزخ کی آنچ کا حرام ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لم سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال قال ان اللہ فطمہا وذریتہا من النار (اخرجہ ابو القاسم الدمشقی و نقلہ محب الطبری عن مسند علی بن موسی الرضا) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے فاطمہ تم جانتے ہو کہ بیٹے تمہارا نام فاطمہ کیون رکھا ہے علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے کیون فاطمہ نام رکھا ہے حضور نے ارشاد کیا اسلیے کہ پروردگار نے اسکو اور اسکی ذریت کو دوزخ کی آگ سے بچایا ہے۔

جناب سیدہ علیہا السلام کی اولاد کا قیامت کے دن غیر معذب ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ ان اللہ غیر معذبک ولا ولدک یوم القیامۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ سے فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تبارک وتعالے تجھ کو اور تیری اولاد کو قیامت کے دن عذاب نہین کرنیوالا

صحت ولادت کے باعث جناب امیر کی اولاد کا اپنے آبائے کرام کے نام سے پکارا جانا

عن العباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انک تسفر فی وجہ ہذا الغلام فقال یا عم واللہ للہ اشد حبا منی ولم یکن نبی

الا و ذریتہ الباقیۃ بعدہ من صلبہ و ان ذریتی من بعدی من صلب ھذا انہ اذا کان یوم القیٰمۃ دعی الناس باسمائھم واسماء امھاتھم سترا من اللہ علیھم الا ھذا و ابنیہ فانھم یدعون باسمائھم واسماء ابائھم لصحۃ ولادتھم (مروج الذھب للمسعودی) جناب عباسؓ بن عبد المطلب ذکر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے جب حضور اقدسؐ انکو دیکھا چہرہ اقدس زرد ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھکر کیوں زرد ہو گیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا واللہ مجھکو اس سے سخت محبت ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ اسکی ذریت اسی کی صلب سے اسکے بعد باقی نہ رہی ہو۔ اور میری ذریت میرے بعد اسکی صلب سے باقی رہے گی جب قیامت کا دن ہو گا لوگوں کو خدا کی طرف سے بوجہ انکی پردہ پوشی کے انکے ناموں سے اور انکی ماؤں کے ناموں سے پکارا جائیگا۔ الا یہ یعنے علی بن ابی طالب) اور اسکی اولاد کو وہ بباعث انکی صحت ولادت کے انکے ناموں اور انکے باپوں کے ناموں سے پکاری جائینگے

مناقب جناب امام حسن علیہ السلام السبط الاکبر

(۱) قال الزھری ولد الحسن فی نصف من رمضان سنۃ ثلاث من الہجرۃ (اسد الغابہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان ہجرت کے تیسرے سال واقع ہوئی ✤

(۲) قال ابن سعد و ابن عبد البر ولد الحسن سنۃ ثلاث فی نصف شہر رمضان وقیل فی شعبان وقیل سنۃ اربع وقیل سنۃ خمس و الاول اصح (اصابہ فی تمیز الصحابہ) علامہ ابن سعد طبقات میں اور ابن عبد البر استیعاب میں لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام ہجرت کے تیسرے برس نصف رمضان کو اور بعض کے نزدیک چوتھے برس اور بعض کے نزدیک پانچویں برس پیدا ہوئے ہیں اور پہلی بات صحیح زیادہ ہے ✤

(۳) روی ابن الخشاب الشیعی انہ ولد ستۃ اشھر ولم یولد لستۃ اشھر مولود فعاش الا الحسن وعیسی بن مریم وفی روایۃ الا الحسن و یحیی (تاریخ موالید و وفات اھل بیت) ابن خشاب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسن چھ مہینے کے پیدا ہوئے ہیں کوئی لڑکا چھ مہینے کا نہیں پیدا ہوا اور پھر زندہ رہا ہو بجز حسن اور عیسے ابن مریم کے اور ایک روایت میں ہے بجز حسن اور یحیے بن زکریا کے

(۴) عن ام الفضل قالت قلت یا رسول اللہ رأیت کان عضوا من اعضائک فی بیتی فقال خیرا

رأیته تلد فاطمة غلاما فترضعه بلبن قثم (اخرجه البغوی والدولابی) ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہے کہ حضور کے جسد اطہر کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے حضور نے فرمایا تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے فاطمہ ایک بیٹا جنے گی تو اسکو قثم بن عباس کا دودھ پلائے گی ✦

(۵) عن علی عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بکبش وقال یا فاطمة احلقی رأسه وتصدقی بزنة شعرہ فضة فکان وزنه درهما اوبعض درهم (اخرجه الترمذی) جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کے عقیقہ مین ایک مینڈھا ذبح کیا اور فرمایا اے فاطمہ اسکے سر کو منڈوا۔ اور اسکے بالون کے برابر چاندی تصدق کر۔ پس ان بالون کا وزن ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا ✦

(۶) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا اوکبشین (اخرجه ابوحاتم) ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے یا دو دو مینڈھون سے کیا تھا ✦

(۷) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین وختنهما لسبعة ایام (اخرجه الطبرانی) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنینؓ کا عقیقہ اور ختنہ ساتوین دن کیا تھا ✦

(۸) عن علی قال لما ولد الحسن اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنه الیمنی واقام فی اذنه الیسری وختنه یوم السابع وعق عنه کبشین ووزن شعرہ وتصدق بوزنه فضة واعطی القابلة رجل العقیقة (نزل الابرار) جناب علیؓ سے روایت ہے کہ جب حسن علیہ السلام تولد ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے داہنے کان مین اذان اور اولٹے کان مین اقامت پڑہی اور ساتوین ختنہ کیا اور دو مینڈہے عقیقہ کیے اور انکے سر کے بالون کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کی اور عقیقہ کے مینڈہے کے پائے دائی کو عطا کیے ✦

(۹) عن علی قال لما ولد الحسن سمیته باسم عمی حمزة فلما ولد الحسین سمیته باسم عمه جعفر فدعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انی امرت ان اغیر اسم ابنی هذین فقلت اللہ ورسوله اعلم فسماهما حسنا وحسینا (اخرجه احمد والهیثم بن کلیب الشاشی والحاکم فی المستدرک) جناب علی ذکر کرتے ہین کہ جب حسن پیدا ہوئے تو مینے انکا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر حمزہ رکھا اور

جب حسین پیدا ہوئے انکا نام انکے چچا کے نام پر جعفر رکھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلاکر فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام بدلدوں میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جاننے والا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا نام حسن اور حسین رکھا۔

(۱) عن اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا اسماء هلمی ابنی فدفعته الیه فی خرقة صفراء فالقاها عنه قائلا الم اعهد الیکن لا تلففوا مولودا فی خرقة صفراء فلففته فی خرقة بیضاء فاخذه فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری ثم قال لعلی ای شیء سمیت ابنی فقال ما کنت لاسبقك بذلك فقال لا انا اسبق ربی فهبط جبریل فقال یا محمد ان ربك یقرأك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسی لکن لا نبی بعدك فسم ابنك هذا باسم ولد هارون فقال وما کان اسم ابن هارون یا جبریل فقال شبر فقال ان لسانی عربی فقال سمه الحسن ففعل صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعد حول ولد الحسین فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت مثل الاول وساقت قصة التسمیة کالاول وان جبریل امره ان یسمیه باسم ولد هارون شبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل الاول فقال سمه حسینا اخرجه الامام علی بن موسی الرضا علیه التحیة والثنا فی مسنده والوصابی فی فضائل الاربعة الخلفاء۔ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ میں جناب حسن کی ولادت میں حضرت سیدہ کی قابلہ تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاکر مجھ سے ارشاد کیا کہ اے اسماء میرے بیٹے کو مجھے دو کہا میں نے جناب حسن کو حضرت کی گود میں دیدیا میں نے انکو زرد کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا حضرت نے وہ کپڑا اتار کر پھینک دیا اور فرمایا کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا ہے کہ کسی بچے کو زرد کپڑے میں مت لپیٹا کرو میں نے انکو سفید کپڑے میں لپیٹ دیا حضرت نے لیکر انکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھی پھر جناب امیر سے پوچھا تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے جناب امیر نے عرض کیا میں اس میں حضور پر سبقت نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد کیا میں بھی اس امر میں اپنے رب پر سبقت نہیں کرتا۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے نازل ہوکر کہا خدا تعالی نے آپکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ علی آپ سے بمنزلہ ہارون کے ہیں موسی سے لیکن وہ آپکے بعد نبی نہیں ہیں آپ اپنے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے پر رکھیں۔ حضرت نے فرمایا ہارون کے بیٹے کا نام کیا تھا۔ جبرئیل نے کہا شبر حضرت نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبرئیل کہنے لگے آپ ان کا نام حسن رضی اللہ عنہ رکھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رکھا۔ دوسرے برس کے گذرنے پر جب جناب حسین رضی اللہ تعالی عنہ تولد ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پہلی ہی سی باتیں پیش آئیں جو جناب حسن کی ولادت کے وقت پیش آیا تھا۔ جبرئیل نے انکا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹے شبیر پر حسین

بتایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور انکا نام حسین رکھا۔

(۱۰) علی قال لما ولد الحسن سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروفی ابنی ما سمیتموہ قلنا حربا قال ھو حسن فلما ولد الحسین سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروفی ابنی ما سمیتموہ قلنا حربا فقال ھو حسین فلما ولد الثالث سمیتہ حربا فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اروفی ابنی ما سمیتموہ فقلنا حربا فقال ھو محسن ثم قال انما سمیتھم بولد ھارون شبر وشبیر ومشبر (اخرجہ احمد والطبرانی والدارقطنی والحاکم والبیہقی وابن عساکر) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہین کہ جب حسن تولد ہوئے تو ہم نے انکا نام حرب کہا پس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکہاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکہا ہے ہم نے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسن ہے۔ پہر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام حرب رکہا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکہاؤ میرے بیٹے کا تمنے کیا نام رکہا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے فرمایا اسکا نام حسین ہے۔ پہر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا ہمنے انکا نام حرب رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا مجھے دکہاؤ میرے بیٹے کا نام تمنے کیا رکہا ہے ہمنے عرض کیا حرب آپنے ارشاد فرمایا اسکا نام محسن ہے پہر فرمایا مینے انکے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹون کے نام پر رکہے ہین اور ان کے نام شبر اور شبیر اور مشبر تہے ✦

(۱۱) عن سلمان ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال سمی ھارون ابنیہ شبرا وشبیرا وانی سمیت ابنی الحسن والحسین کما سمی ھارون ابنیہ (اخرجہ البغوی) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے دونون بیٹون کا نام شبر و شبیر رکہا تہا مینے اپنے دونون بیٹون کا نام حسن و حسین رکہا ہے ✦

(۱۲) عن عمران بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین اسمان من اسماء اھل الجنۃ ما سمیت العرب بھما فی الجاھلیۃ (اخرجہ ابن سعد) عمران بن سلیمان کہتے ہین کہ سرور دنیا و دین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین دو اسم ہین اسماء اہل جنت سے کبہی

ف وقیل ھما سریانیان ومعناھما مثل الحسن والحسین اسم وتصغیر مثل جبل وجبیل وقمر وقمیر (اللالی) یعنے کہا گیا ہے کہ یہ دونون نام سریانی ہین اور انکے معنے مثل حسن و حسین کے ہین ایک اسم ہے اور ایک اسکی تصغیر مثل جبل و جبیل اور قمر و قمیر کے ✦

عرب نے یہ نام جاہلیت میں نہیں رکھے ✦

(۱۳) قال ابو محمد العسکری سماہ النبی صلی اللہ علیہ الحسن وکناہ ابا محمد و لم یکن ھذا الاسم فی الجاھلیۃ (اسد الغابہ) جناب ابو محمد عسکری فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن کا نام حسن اور انکی کنیت ابو محمد رکھی تھی۔ اور یہ کنیت جاہلیت میں کبھی کسی کی نہیں تھی ✦

(۱۴) قال النبی صلی اللہ علیہ حسن سبط من الاسباط (اسد الغابہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن سبط ہیں اسباط میں سے ✦

(۱۵) و یلقب السید والنقی والطیب والزکی والولی والمجتبی (نزل الابرار) آپکے اشہر القاب میں سے سید اور نقی اور طیب اور زکی اور ولی اور مجتبی ہیں ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلیہ مبارک

کان ادعج العینین سھل الخدین دقیق المسربۃ کث اللحیۃ ذا وفرہ کان عنقہ ابریق فضۃ عظیم الکرادیس بعید بین المنکبین ربعۃ لیس بالطویل ولا بالقصیر من احسن وجھا وکان یخضب بالسواد وکان جعد الشعر حسن البدن (ذکرہ الدولابی) آپکی آنکھیں سیاہ اور بڑی بڑی عملاتی خوشنما تھیں۔ رخسارے پتلے کتابی غط وخال سے تھے۔ کلائیاں گول گال وہ تھیں ڈاڑھی گنجان کانوں کی لو تک بال کہاتی ہوئی تھی۔ گردن پاک صراحی کیطرح سفید اور بلند تھی۔ شانے اور بازو گرد گدے اور کبر یہ تھے سینہ چوڑا چکلا تھا۔ قد نہ بہت دراز نہ بہت ٹھگنا بلکہ درمیانہ تھا۔ آپکی صورت نہایت پاکیزہ تھی وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے آپکے بال گھونگرالے تھے۔ بدن خوب صورت اور سڈول تھا۔

جناب حسن علیہ السلام کا سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اشبہ ہونا

(۱) عن علی قال الحسن اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ الناس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حسن علیہ السلام سینے سے لیکر سر تک سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ تھے اور حسین علیہ السلام اس سے نیچے یعنے سینہ سے پاؤں تک حضور کے ساتھ سب سے زیادہ شبیہ تھے ✦

(۲) عن انس بن مالک قال لم یکن اشبہ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم من الحسن (اسد الغابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام حسن سے کوئی زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل نہیں تھا

(۳) عن عقبة بن الحرث قال صلى ابوبكر العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله ابوبكر على عاتقه وقال بابي شبيه بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شبيه بعلي قال وعلي تبسم (رواه البخاري)
عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک روز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز پڑھکر مسجد سے باہر نکلے جناب علی علیہ السلام بھی انکے ہمراہ تھے امام حسن کو دیکھا کہ لونڈوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں ابوبکر رض نے انکو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہا مجھے اپنے باپ کی قسم ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہیں علی کے ہمشکل نہیں اور علی ہنس رہے تھے +

احب خلائق ہونا جناب امام حسن علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن عبداللہ بن الزبیر قال اشبہ اهل النبي صلى الله عليه وسلم به واحبهم اليه الحسن بن علي رأيته يجئ وهو ساجد فيركب رقبته او قال ظهره فما ينزله حتى يكون هو الذي ينزل ولقد رأيته يجئ وهو راكع فيفرج له بين رجليه حتى يخرج من جانب الآخر (اخرجه ابن سعد) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ امام حسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب گھر والوں سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ شبیہ تھے۔ اور سب گھر والوں سے آنحضرت کو پیارے تھے بتحقیق میں نے انکو دیکھا ہے کہ وہ آتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے اور امام حسن حضور کی گردن مبارک پر یا پشت اطہر پر سوار ہو جاتے اور جب تک کہ وہ خود نہ اترتے حضور انکو نہ اتارتے۔ اور بتحقیق میں نے انکو دیکھا ہے کہ وہ تشریف لائے ہیں۔ اور حضور حالت رکوع میں ہیں حضرت نے انکے لیے اپنی دونوں ٹانگیں کھولدیں اور وہ ایک طرف سے گھسے اور دوسری طرف سے نکل گئے +

(۲) عن ابی هريرة قال لا ازال احب هذا الرجل يعني الحسن بن علي بعد ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع به ما يصنع بغيرة قال رأيت الحسن في حجر النبي صلى الله عليه وسلم وهو يدخل اصابعه في لحيته والنبي صلى الله عليه وسلم يدخل لسانه في فيه ثم يقول اللهم اني احبه فاحبه (ذخائر العقبى)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ میں اسوقت سے ہمیشہ اس مرد یعنی امام حسن کو دوست رکھتا ہوں جب سے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ساتھ پیش آتے دیکھا ہے کہ انکے سوا کسی دوسرے سے پیش نہیں آئے۔ میں نے جناب حسن کو حضور کے آغوش .... مبارک میں دیکھا ہے کہ وہ حضور کی ریش مبارک مبارک میں اپنی انگلیاں ڈالے ہوے ہیں اور حضور اپنی زبان اطہر کو انکے مونہہ میں داخل کر... فرماتے ہیں کہ اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر +

(۳) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (رواہ البخاری) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن حضور کے کندھے پر سوار ہیں اور حضور فرماتے ہیں اے پروردگار میں اسے پیار کرتا ہوں تو بھی اسے پیار کر۔

(۴) عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدلع لسانہ للحسن بن علی فاذا رای الصبی حمرۃ اللسان ھش الیہ (اخرجہ ابن سعد) ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کے لیے اپنی زبان مبارک سے باہر نکالتے اور جب وہ زبان مبارک کی سرخی کو دیکھتے تو اُسکی جانب جھک پڑتے۔

(۵) عن ابی ھریرۃ انہ لقی الحسن بن علی فی بعض طرق المدینۃ فقال لہ کشف لی عن بطنک فداک ابی حتی اقبل حیث رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلہ قال فکشف عن بطنہ فقبل سرتہ (اخرجہ ابوحاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے جناب حسن علیہ السلام کو مدینہ طیبہ کی بعض بازاروں میں دیکھا اور کہا آپ پیٹ سے کپڑا اٹھا دیں تاکہ جس جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا ہے میں بھی وہاں پر بوسہ دوں جناب امام حسن نے اپنا بطن مبارک کھولدیا پس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپکی ناف کو بوسہ دیا۔

(۶) عن ابی ھریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ لا یکلمنی ولا اکلمہ حتی جاء سوق بنی قینقاع ثم انصرف حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع یعنی حسنا فظننا انہ انما تحبسہ امہ لان تغسلہ وتلبسہ سخابا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ احمد والبخاری والمسلم وابن ماجۃ وابویعلی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایک جماعت کے نزدیک ہوکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلا نہ حضور مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں حضور سے بات کرنے کی جرات کرسکتا تھا۔ یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں تشریف لیگئے۔ اور پھر وہاں سے لوٹے اور جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تشریف لائے اور فرمایا کیا لڑکا یہیں ہے یعنی حسن یہیں ہیں ہمنے گمان کیا کہ شاید انکی والدہ ماجدہ نے انکو پکڑا ہوا ہے اور وہ انکو نہلا رہی ہیں کپڑے اتار یا کپڑے پہنا رہی ہیں کچھ دیر نہیں گذری تھی کہ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور کے سینہ مبارک سے چمٹ گئے دونوں نے ایک دوسرے کو سینہ سے چمٹا لیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار میں اُسے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر اور اسے

بھی پیار کر جو کہ اس سے پیار کرے ✦

عن المقبری قال کنا مع ابی هریرة فجاء الحسن بن علی فسلم فرد علیه القوم ومضی ابو هریرة لا یعلم فقیل له هذا حسن بن علی یسلم فلحقه فقال وعلیك یا سیدی فقیل له تقول له سیدی فقال اشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انه سید (اخرجه الطبرانی) مقبری رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ تھے ہم ساتھ ابو ہریرہؓ کے پس آئے حسن بن علی ... سلام ارشاد کیا پس جواب دیا قوم نے آپکو اور چلے گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور نہ جانتے تھے (کہ یہ کون ہے) ... لوگون نے کہا انکو کہ یہ سلام کہنے والے حسن بن علی ہین ابو ہریرہؓ دوڑ کر جا ملے اور فرمایا وعلیک السلام یا سیدی پس کہا گیا انکو کہ تم نے یا سیدی کیون کہا ہے ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید کہا ہے ✦

(۸) عن انس بن مالك قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم راقد فی بیوته علی قفاه اذ جاء الحسن یدرج حتی قعد علی صدر رسول الله صلی الله علیه وسلم فمنعته فقال ویحك یا انس دع ابنی وثمرة فوادی فان من اذی هذا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ثم دعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالماء فصبه علی البول صبا (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دفعہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین پیٹھ کے بل سوئے ہوئے تھے ناگہان حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سرکتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بیٹھ گئے مینے آپکو روکا پس فرمایا آنحضرتؐ نے افسوس ہو تجھکو اے انس چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو پس جس نے ایذا دی اسکو اس نے ایذا دی مجھے اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر انکا بول دھو ڈالا ✦

(۹) عن زید بن الارقم قال قام الحسن بن علی یوما یخطب فقام رجل فقال انی اشهد لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فجاء الحسن یمشی حتی اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ورفعه علی عاتقه وقال من احبنی فلیحبه ولیبلغ الشاهد منکم الغائب ولولا کرامة رسول الله صلی الله علیه وسلم ما حدثت به (اخرجه الحاکم) زید بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک روز جناب حسن علیہ السلام خطبہ فرمانے لگے اتنے مین ایک شخص نے کھڑے ہو کر فرمایا مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا کہ جناب تشریف لا رہے ہین جب حضورؐ نے انکو دیکھا انکو پکڑ کر اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھہ کو دوست رکھتا ہے اسکو چاہیے کہ اسکو دوست رکھے اور تم حاضرین پر لازم

ہے کہ یہ بات ان لوگون کو پہونچاوین جو کہ غائب ہین اگر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت نہ ہوتی تو مین یہ بات نہ بیان کرتا ❖

(۱۰) عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب هو (اخرجہ البخاری والمسلم والترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے دوش اقدس پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے کہا ای صاحبزادے یہ اچھا مرکب ہے جسپر کہ تم سوار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو عمدہ ہے ❖

(۱۱) عن عبد اللہ بن شداد بن الهاد عن ابیہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء وهو حامل حسنا فتقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوضعه ثم کبر للصلوۃ فصلی فسجد باین ظهرانی الصلوۃ سجدۃ اطالها قال ابی انی رفعت رأسی فاذا صبی علی ظهر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ساجد فرجعت الی سجودی فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال الناس یا رسول اللہ انك سجدت باین ظهرانی صلواتك سجدۃ اطلتها حتی ظننا انه قد حدث امر او انه یوحی الیك قال کل ذلك لم یکن ولکن ابنی هذا ارتحلنی فکرهت ان اعجله حتی یقضی حاجته (اخرجہ احمد والبغوی والنسائی والطبرانی والحاکم والبیهقی) عبد اللہ ابن شداد بن الهاد اپنے والد سے ناقل ہین کہ ایک دفعہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز کے لیے برآمد ہوئے اور جناب حسن علیہ السلام کو اٹھائے ہوئے تھے انکو زمین پر بٹھا کر حضور نے تکبیر کہی اور نماز شروع کی جب نماز مین سجدہ کو گئے تو اسکو طول دیا میرا باپ کہتا ہے کہ مینے سر اٹھایا کہ دیکھتا ہون کہ جناب حسن حضور کی پشت پر سوار ہین اور حضور سجدہ مین ہین پس مینے بھی سجدہ کیطرف رجوع کیا۔ جب حضور نماز ادا کر چکے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپنے نماز کے درمیان جو سجدہ کو یہانتک طول دیا کہ ہمین گمان ہوا کہ کوئی امر حادث ہوا ہے یا وحی نزول فرمایا ہے آپ نے فرمایا ان مین سے کوئی بات نہین تھی لیکن یہ میرا بیٹا میری پشت پر سوار ہوگیا تھا مجھے برا معلوم ہوا کہ مین اسے جلدی سے اتارون جبتک کہ اسکی آرزو پوری نہ ہولے ❖

(۱۲) عن ابی بکرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر والحسن بن علی الی جنبه وهو یقول ان ابنی هذا سید لعل اللہ ان یصلح به فئتین عظیمتین (اخرجہ احمد والبخاری وابو داؤد والنسائی والطبرانی) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب سرور دنیا و دین کو منبر

پر تشریف رکھتے ہوئے دیکھا کہ پہلو میں جناب حسن علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ پروردگار اسکی وجہ سے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادیگا

(۱۳) اخرج الدارقطنی ان الحسن بن علی جاء لابی بکر وھو علی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انزل عن مجلس ابی فقال صدقت واللہ انہ لمجلس ابیک ثم اخذہ واجلسہ فی حجرہ وبکی دارقطنی لکھتے ہیں کہ جناب امام حسن علیہ السلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے جناب حسن نے ان سے کہا میرے باپ کی جگہ سے نیچے اترآؤ حضرت ابوبکر نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے واللہ یہ تیرے باپ کی جگہ ہے پھر ابوبکر نے جناب حسن کو پکڑکر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور رونے لگے۔

(۱۲) عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسن (صواعق محرقہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ جوانان اہل جنت کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہے وہ حسن کو دیکھ لے۔

(۱۴) عن البراء بن عازب و ابن مسعود و ابی ھریرۃ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احبنی فلیحبہ یعنی الحسن (اخرجہ الدیلمی) براء بن عازب اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مجھے دوست رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ اسے دوست رکھے یعنے حسن بن علی علیہ وعلی ابیہ السلام کو۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی کرامات

عن الاعمش قال تغوط رجل علی قبر الحسن فجن فجعل ینبح کما ینبح الکلب ثم مات فسمع یعوی فی قبرہ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) اعمش رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ ایک خبیث ۔ ۔ ۔ نے جناب امام حسن علیہ السلام کی مزار مطہر پر پاخانہ پھر دیا پس اسکو جنون ہوگیا۔ اور کتے کیطرح سے بھونکنے لگا۔ اور مرگیا جب وہ دفن ہوا تو اسکی قبر سے بھی کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلتی رہی۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا زہد

ومن زھدہ ما روی انہ خرج للہ تعالی من مالہ ثلاث مرات وشاطرہ مرتین حتی فی نعلہ امراح الجنان اما عید اللہ یافعی) اور جناب حسن علیہ السلام کے زہد کی نسبت روایت ہے کہ تین دفعہ انھوں نے

اپنی کل مال کو راہ خدا میں لٹا دیا اور دو دفعہ اپنا آدھا مال تقسیم یہاں تک کہ اپنی جوتی کا ایک پاؤں رکھ لیا اور ایک راہ خدا میں دیدیا۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا جود

(۱) عن جودہ انہ سالہ انسان فاعطاہ خمسین الف درہم وخمسمائۃ دینار وقال ایت بحمال یحمل لک فاتی بحمال فاعطاہ طیلسانہ وقال یکون کراء الحمال من قبلی (مرآۃ الجنان للیافعی) اور جناب امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کی نسبت روایت ہو کہ ایک شخص نے ان سے کچھ مانگا آپنے اسکو پچاس ہزار پانسو درہم بخشدیا اور کہا حمال کو لے آ تاکہ اٹھا کر لیجائے وہ حمال کو لے آیا آپ نے اس حمال کو اپنا چوغہ اتار دیا اور ارشاد کیا کہ مزدور کی مزدوری بھی ہماری طرف سے ہونی چاہیئے ٭

(۲) ان رجلا سالہ وشکا الیہ حالہ فدعا الحسن وکیلہ وجعل یحاسبہ علی نفقاتہ ومقبوضاتہ حتی استقصاھا فقال ھات الفاضل فاحضر خمسین الف درہم ثم قال ما فعلت بالخمسمائۃ دینار التی معک قال عندی قال فاحضرھا فلما احضرھا دفع الدراہم والدنانیر الی الرجل واعتذر (منہ انوار الابصار) ایک شخص نے جناب حسن علیہ السلام سے کچھ مانگا اور اپنے حال زار کی شکایت کی آپنے وکیل کو بلایا اور آپ اس کی اپنی آمدنی اور اخراجات کی جانچ کرنے لگے یہاں تک کہ تمام جانچ ہو چکی پس اپنے وکیل سے فرمایا اب جو کچھ کہ اور فاضل ہو اسکو لے آ۔ وہ پچاس ہزار درہم لے آیا پھر آپنے فرمایا کہ تیرے پاس پانسو دینار تھے تو نے کیا کیے ہیں وکیل نے عرض کیا وہ میرے پاس موجود ہیں آپنے فرمایا اسکو حاضر کر جب اس نے حاضر کیے آپنے وہ سب درہم و دینار اس شخص کو دیدیے اور اس سے عذر خواہی کی ٭

(۳) ومن کرمہ ما نقل عنہ انہ سمع رجلا یسال اللہ ربہ ان یرزقہ عشرۃ الاف درہم فانصرف الحسن الی منزلہ وبعث بھا الیہ (نور الابصار) اور جناب کے کرم کی نسبت نقل ہے کہ آپنے سنا کہ ایک آدمی اللہ جل جلالہ سے دس ہزار درہم مانگ رہا ہے جناب حسن علیہ السلام وہاں سے گھر کو لوٹ پڑے اور اسکے پاس دس ہزار درہم بھیجدیے ٭

(۴) قیل للحسن لای شیء نراک لا ترد سائلا وان کنت علی فاقۃ فقال انی للہ سائل وفیہ راغب وانا استحیی ان اکون سائلا وارد سائلا وان اللہ تعالیٰ عودنی عادۃ عودنی ان یفیض نعمہ علیّ وعودتہ ان افیض نعمہ على الناس فاخشی ان قطعت العادۃ ان یمنعنی المادۃ وانشد ؎ اذا ما اتانی سائل قلت مرحبا بمن فضلہ فرض علی معجل ومن فضلہ فضل علی کل فاضل وافضل ایام الفتی حین یسئل

(نخوالابصار) جناب حسن سے لوگون نے عرض کیا کہ آپکو ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ آپ فاقہ سے بہی ہوتے ہین تو سائل کو رد نہین کرتے آپنے فرمایا مین خدا کی درگاہ کا سائل ہون اور خدا سے مانگنے والا ہون اور مجھے حیا آتی ہے کہ سائل ہوکر سائل کو رد کرون ۔ خداوندتعالی نے میرے ساتھ یہ عادت جاری کی وہ مجہپر اپنی نعمتون کو پہونچاتا ہے اور مینے عادت کی ہے کہ اسکی نعمتون کو اسکی خلقت پر پہنچا دُون پس مین ڈرتا ہون کہ عادت اللہ منقطع نہ ہوجاے اگر مین اپنی عادت کو روکون پہر یہ شعر پڑہا ہے کہ جب میرے پاس سائل آتا ہے تو مین اسکو مرحبا کہتا ہون ۔ اسکے فضل ہی سے ہے مجہپر فرض کو جلدی ادا کرنا ۔ اور اسی کے فضل سے ہر ایک فاضل پر فضل ہے ۔ اور جوان مرد کی عمر کا وہ حصہ نہایت افضل ہے جس مین کہ وہ بخشش کرتا ہے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کی تواضع

ذکر جماعۃ من العلماء فی تصانیفھم انہ مر بصبیان معھم کسر خبز فاستضافوہ فنزل من علی فرسہ فاکل معھم ثم حملھم الی منزلہ وکساھم وقال لید لھم لانھم لم یجدوا غیر ما اطعمونی ونحن نجد اکثر منہ (مرآۃ الجنان للیافعی) علما کی ایک جماعت نے اپنی تصانیف مین اسکا ذکر کیا ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام ایکدفعہ چند لڑکون کے پاس سے ہوکر گذرے انکے پاس روٹیون کے ٹکڑے تہے لڑکون نے آپ کی ضیافت کی آپ گہوڑے پر سے اترے اور انکو ساتھ کہانے کو بیٹھے پہر انکو اپنے گہر لے گئے اور انکو نئے کپڑے پہناے اور انکے لیے بدلا دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا کیونکہ انکے پاس سوا اسکی کہ جو کچھ انہون نے ہمکو کہلایا ہے اور کچھ نہین تہا ۔ اور ہمارے پاس تو اس سے زیادہ ہے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا توکل

ما روی انہ بلغہ ان ابا ذر رضی اللہ عنہ یقول الفقر احب الی من الغنا والسقم احب الی من الصحۃ فقال رحم اللہ ابا ذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ تعالی لم یتمن غیر ما اختار اللہ لہ (مرآۃ الجنان للیافعی) روایت ہے کہ جناب امام حسن کو خبر لگی کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تونگری سے میرے نزدیک فقر بہتر ہے اور صحت سے بیماری آپنے فرمایا ابوذر پر خدا رحم کرے مین یہ کہتا ہون کہ جس نے خدا کے حسن اختیار پر توکل کیا کیون خدا کے اختیار کیے ہوے اور کچھہ اختیار کرے ۔

جناب امام حسن علیہ السلام کا حلم

(۱) عن عمیر بن اسحاق قال کان مروان امیرا علینا فکان یسب علیا کل جمعۃ علی المنبر والحسن یسمع فلا یرد شیئا ثم ارسل الیہ رجلا یقول لہ بعلی وبعلی وبعلی وبک وبک وبک وما وجدت مثلک الا مثل البغلۃ یقال لہا من ابوک فتقول امی الفرس فقال لہ الحسن ارجع الیہ فقل لہ انی واللہ ما امحو عنک شیئا مما قلت ولکن موعدی وموعدک اللہ فان کنت صادقا فجزاک اللہ بصدقک وان کنت کاذبا فاللہ اشد نقمۃ (اخرجہ ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مروان ہم پر حکمران تھا اور وہ ہر جمعہ کو منبر پر چڑھ کر جناب امیر علیہ السلام پر سب کیا کرتا تھا۔ اور جناب حسن علیہ السلام سنا کرتے.... اور جواب نہ دیتے۔ ایک دن اس نے جناب حسن علیہ السلام کو پاس ایک آدمی کو بھیجا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ علی پر اور علی پر اور علی پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تجھ پر اور تمہاری مثال ایک خچر کی ہے کہ جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تیرا باپ کون ہے وہ کہتا ہے کہ میری ماں گھوڑی ہے۔ جناب حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ تو واپس مروان کے پاس جاکر ہماری طرف سے بیان کر دے کہ خدا کی قسم ہے کہ ہم تجھ سے کسی بات کو نہیں بھولے۔ لیکن ہمارے اور تیرے درمیان پروردگار انصاف کرنے والا ہے اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خداوند تعالیٰ تجھ کو جزا دیگا۔ اور اگر تو جھوٹ بک رہا ہے تو پروردگار کی نقمت بہت سخت ہے +

(۲) عن زربن سوار قال کان بین الحسن وبین مروان کلام فاقبل علیہ مروان فجعل یغلظ وحسن ساکت فامتخط مروان بیمینہ فقال لہ الحسن ویحک ما علمت ان الیمین للوجہ والشمال للفرج اف لک فسکت مروان (اخرجہ ابن سعد) زربن سوار سے نقل ہے کہ جناب امام حسن علیہ السلام اور مروان کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی مروان گالیاں بکنے لگا جناب حسن چپ ہو رہے مروان نے اپنے سیدھے ہاتھ سے ناک سنکی جناب حسن نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر تو نہیں جانتا کہ سیدھا ہاتھ منہ کے لیے ہے اور الٹا فرج کے لیئے افسوس ہے تجھ پر مروان چپکا ہو گیا +

(۳) عمیر بن اسحاق قال ما تکلم عندی احد کان احب الی اذا تکلم ان لا یسکت من الحسن ما سمعت منہ کلمۃ فحش قط الا مرۃ فانہ کان بین الحسن وعمرو بن عثمان خصومۃ فی ارض فعرض الحسن امرا لم یرضہ عمرو فقال الحسن فلیس عندنا الا ما رغم انفہ قال فہذہ اشد

كلمة فحش ما سمعتها منه قط (اخرجه ابن سعد) عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ مینے میری پاس گفتگو نہیں کی کہ مجھے بہلی معلوم ہوتی ہو جبکہ جناب امام حسن بات کرنے لگتے تو اسکا جی چاہتا جناب حسن کے سامنے مجلسا اطول ہوتا۔ مینے کبھی کوئی کلمہ فحش انکی زبان مبارک سے نکلتے ہوئے نہیں سُنا۔ مگر ایک دفعہ کہ جناب حسن اور عمرو بن عثمان میں ایک زمین کی نسبت جھگڑا تہا۔ جناب حسن علیہ السلام نے ایک امر پیش کیا عمرو بن عثمان اسپر راضی نہوا جناب حسن نے فرمایا ہمارے پاس تو ناک پر مٹی ڈالنے کے سوا اور کوئی امر نہیں۔ عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ گویا سخت فحش کا کلمہ تہا جو مینے بہی جناب حسن سے نہیں سنا تہا ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کی عبادت

قیل ان الحسن بن علی حج حجات ماشیا وکان یقول انی لاستحیی من ربی ان القاه ولم امش الی بیته (اسد الغابه) کہتے ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے بہت سے حج پیادہ پا کیے تہے اور فرمایا کرتے تہے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اسکے گہر کی طرف پیادہ پا نجاؤں ✦

(۲) عن عبد الله بن عمیر قال لقد حج الحسن خمسا وعشرین حجة ماشیا (اخرجه الحاکم) عبد اللہ بن عمیر ناقل ہیں کہ جناب حسن علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ پا کیے تہے ✦

جناب امام حسن علیہ السلام کی خلافت کا بیان

وولی الخلافة بعد قتل ابیه لثلاث عشر بقیت من رمضان من سنه اربعین وبایعه اکثر من اربعین الفا کانوا قد بایعوا اباه وبقی سبعة اشهر خلیفة بالعراق ثم ترك الخلافة (اسد الغابه) جناب حسن اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد رمضان کے تیرہ دن باقی رہے چالیسویں سنہ میں خلیفے ہوئے چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے انکی بیعت کی اور ان لوگوں نے انکے والد بزرگوار کی بیعت بھی کی تہی۔ اور عراق میں سات مہینے خلیفہ رہے پہر آپنے خلافت کو ترک کردیا ✦

(۲) عن سفینة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الخلافة ثلثون عاما ثم یکون بعد ذلك الملك (اخرجه احمد واصحاب السنن وصححه ابن حبان) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال ہوگی پہر بادشاہی ہوگی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اور صاحبان سنن اربعہ نے روایت کیا اور ابن حبان نے اسکی تصحیح کی ہے ✦

قال العلماء لم یکن فی الثلاثین بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم الا الخلفاء الاربعۃ و ایام الحسن (تاریخ الخلفاء) علماء کہتے ہین کہ تیس برسون مین صرف خلافت خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی اور چند ایام حسن کی خلافت کے دن تھے ◆

(۳) عن سعید بن جمھان قال قلت لسفینۃ ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم قال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من اشد الملوک و اول الملوک معاویہ (تاریخ الخلفاء السیوطی) سعید بن جمہان کہتے ہین کہ مینے سفینہ سے پوچھا بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان مین ہے وہ کہنے لگے یہ کنجی عورت کی پوت جھوٹ بولتے ہین یہ بادشاہ ہین سخت ترین بادشاہون مین سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے ◆

(۴) عن یوسف بن سعد قال قام رجل الی الحسن بن علی بعد ما ترک الخلافۃ فقال سودت وجوہ المسلمین فقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری بنی امیۃ علی المنبر فساءہ ذلک فنزلت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر و ما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر تملکھا بعدک بنو امیۃ (اخرجہ الترمذی والحاکم و ابن جریر فقلت من اسد الغابہ) یوسف بن سعد سے نقل ہے کہ جب جناب امام حسن علیہ السلام نے خلافت کو ترک کر دیا ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا آپنے مسلمانون کا سونہ کالا کر دیا ہے۔ آپنے فرمایا بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑھتے اترتے ہین حضور کو برا معلوم ہوا حضور کی تسلی کے لیے یہ سورت نازل ہوئی۔ کہ ہمنے اتاری شب قدر اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ وہی ہزار مہینہ ہے کہ میرے بعد بنی امیہ جسکو مالک ہونگے ◆

(۵) وقد اختلف فی وقت وفاتہ قال الواقدی مات سنہ تسع و اربعین (اصابہ فی تمیز الصحابہ) جناب حسن علیہ السلام کی وفات مین اختلاف ہے واقدی کہتے ہین کہ ہجرت کے انچاسویں برس آپنے انتقال فرمایا ہے ◆

(۶) وقال المدائنی مات فی ربیع الاول سنہ خمسین (استیعاب فی اصابہ) اور مدائنی کہتے ہین کہ پچاسوین برس آپکا انتقال ہوا ہے ◆

(۷) وقال الھیثم بن عدی مات سنہ اربع و اربعین (اصابہ) اور ہیثم بن عدی کہتے ہین کہ چوالیسوین برس آپنے رحلت فرمائی ہے

(۸) وکان سبب موتہ ان زوجتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس سقتہ السم فکان توضع تحتہ طست

وترفع اخری نحو اربعین یوما فمات منه فلما اشتد مرضه قال لاخیه الحسین یا اخی سقیت السم
ثلاث مرات ولم اسق مثل هذه انی لاضع کبدی قال الحسین من سقاك یا اخی قال ما سوالك
عن هذا ترید ان تقاتلهم اکلهم الی الله عزوجل ولما حضرته الوفاة ارسل الی ام المؤمنین عائشة رضی
الله تعالی عنها یطلب منها ان یدفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فاجابته الی ذلك فقال لاخیه اذا
انا مت فاطلب الی عائشة ان ادفن مع النبی صلی الله علیه وسلم فلقد کنت طلبت منها فاجابت
الی ذلك فلعلها تستحیی منی فان اذنت فادفنی فی بیتها وما اظن القوم یعنی بنی امیه یمنعونك فان
فعلوا فلا تراجعهم فی ذلك فادفنی فی بقیع الغرقد فلما توفی جاء الحسین الی عائشة فی ذلك فقالت
نعم وکرامة فبلغ ذلك مروان وبنی امیة فقالوا والله لا یدفن هنالك ابدا فبلغ ذلك الحسین ومن معه
فلبس السلاح ولبسه مروان فسمع ابو هریرة فقال والله انه لظلم یمنع الحسن ان یدفن مع والله انه
لابن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اتی الی الحسین فکلموه ناشده الله وقال الیس قد قال اخوك
ان خفت فردنی الی مقبرة المسلمین ففعل فحمله الی البقیع ولم یشهده احد من بنی امیه اسد الغابه

جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے
زہر دیا ایک طشت آپکے نیچے رکھا جاتا تھا اور وہ خون سے بہر ہوا اٹھا لیا جاتا تھا یہی حالت چالیس تک رہی کہ انکا مرض
ترقی کر گیا۔ آپنے بہائی جناب امام حسین علیہ السلام سے فرمایا اے بہائی مجہ کو تین دفعہ زہر دیا گیا
ہے لیکن کبھی ایسا زہر نہین دیا گیا۔ میرا جگر کٹ کٹ کر گر گیا ہے۔ جناب امام حسین نے عرض کیا آپ کو
کسنے زہر دیا ہے۔ آپنے فرمایا تم کیون پوچھتے ہو آپکا ان سے لڑنیکا ارادہ ہے۔ مین ان کو خدا
کے سپرد کرتا ہون۔ جب جناب امام کی وفات کا وقت قریب آیا جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت مین پیغام بہیجا کہ آپ مجہکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہونے کی اجازت دین
جناب ام المومنین نے اسکو منظور کیا جناب امام حسن علیہ السلام اپنے بہائی جناب حسین علیہ السلام سے
فرمانے لگے جب ہمارا انتقال ہو جائے آپ جناب ام المومنین سے میرے دفن کرنے کی نسبت کہلا
بہیجیں انہون نے مجہ سے شاید کہ بوجہ حیا اقرار کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مجہکو
جگہہ دیجائے گی پس اگر وہ اجازت دیدین مجہکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کرنا
لیکن ہمارا خیال ہے کہ بنی امیہ کی قوم آپ کو میرے وہان پر دفن کرنے سے مانع ہونگے پس ان سے
نہ جہگڑیں اور آپ مجہکو بقیع غرقد مین دفن کر دین جبکہ جناب امام حسن علیہ السلام کا انتقال ہو گیا
جناب امام حسین علیہ السلام حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاس اسکے لیے تشریف

لے گئے آپنے فرمایا بہتر ہے اور ان کا دفن ہونا عین کرامت ہو یہ خبر مروان اور بنی امیہ کو پہونچی۔ کہنے لگے
ہم اسجگہہ کبھی نہیں دفن ہونے دینگے حب جناب امام حسین علیہ السلام نے سنا سلاح جنگ زیب تن فرمائے
اور مروان نے بھی ہتیار باندہ لیے یہ سنکر ابو ہریرہ کہنے لگے خدا کی قسم ہے بڑا ظلم ہے کہ جناب امام
حسن علیہ السلام کو انکے والد ماجد علیہ التحیۃ والثنا کے پاس دفن کرنے سے منع کیا جائے۔ واللہ وہ آن
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ پہر جناب امام حسین علیہ السلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا
کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ جنگ نہ کریں آیا آپ کے بڑے بہائی بزرگوار نے نہیں کہا تھا
کہ اگر آپ کو کسی قسم کا خوف ہو تو مجھکو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں پس جناب امام حسین حضرت
حسن علیہ السلام کے جنازہ کو جنت البقیع میں لیگئے اور بنی امیہ میں سے کوئی شخص آپکے جنازہ پر حاضر ہوا

(۹) وسمتہ امرأتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس الکندی وقالت طائفۃ کان ذلک منہا بتدسیس
معاویۃ (استیعاب) اور آپ کو آپکی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا۔ اور ایک
گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تہا ✦

(۱۰) وذکروا ان امرأتہ جعدۃ سقتہ السم وقد کان معاویۃ دس الیہا ان احتلت فی قتل
الحسن وجہت الیک بمائۃ الف درہم وزوجتک یزید فکان ذلک الذی بعثہا علی سمہ فلما
مات وفی لہا المعاویۃ بالمال وارسل الیہا انا نحب حیاۃ یزید ولولا ذلک لوفینا لک
بتزوجہ (مروج الذہب المسعودی) ذکر کرتے ہیں آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا اس میں معاویہ
کی سازش تہی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسن کو قتل کیا تو میں تجہ کو ایک لاکہ درہم بہیجونگا
اور یزید لعین سے تیرا نکاح کردونگا۔ پس اس فریب سے اسکو جناب امام حسن کی زہر دینے پر
برانگیختہ کیا تہا جب جناب امام رحلت فرماگئے امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اسکے پاس بہیجدیا
اور کہلا بہیجا کہ میں یزید کی زندگی کا خواہاں ہوں اگر اسبات کا خوف نہ ہوتا تو میں تیرا نکاح اس
سے کردیتا ✦

(۱۱) عن الفضل بن عباس قال وفد عبد اللہ بن عباس علی معاویۃ قال فواللہ انی لفی المسجد اذ
کبر معاویۃ فی الخضراء فکبر اہل الخضراء ثم کبر اہل المسجد بتکبیر اہل الخضراء فخرجت
فاختۃ بنت قرظۃ بن عمرو بن نوفل بن عبد مناف من خوخۃ لہا فقالت سرک اللہ یا امیر
ما ہذا الذی بلغک فسررت بہ قال موت الحسن بن علی فقالت انا للہ وانا الیہ راجعون
ثم بکت وقالت مات سید المسلمین وابن بنت رسول رب العالمین۔ فقال معاویۃ نعما وانعما

فعلمت انه کان کذلك اهلا ان یبکی علیه ثم بلغ الخبر ابن عباس فراح فدخل علی معاویة قال علمت ابن عباس ان الحسن توفی قال الذلك کبرت قال نعم قال واللہ ما موته بالذی یؤخر اجلك ولئن اصبنا به فقد اصبت بسید المرسلین وامام المتقین ورسول رب العلمین فجبر الله تلك المصیبة ورفع تلك العبرة فقال ویحك یا ابن عباس ما کلمتك الاوجدتك معدا (اخرجه محمد ابن جریر الطبری فی تاریخه) فضل بن عباس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہؓ کے پاس گئے ہوئے تھے وہ ناقل ہیں کہ میں مسجد میں تھا ناگہاں معاویہؓ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضرا کے آدمی بھی تکبیر کہنے لگے اور انکی آواز سُنکر مسجد کے لوگ بھی تکبیر پڑہنے لگے یہ سنکر فاختہ بنت قرطہ اپنی کھڑکی سے باہر نکلیں اور کہا اے امیر خدا تجہ کو خوش رکہے کون سی ایسی خبر آپکو ملی ہے کہ جسکی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہیں معاویہ نے کہا جناب حسن علیہ السلام کے مرنیکی خبر سے خوش ہوا ہوں ۔ فاختہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر رونے لگیں اور کہنے لگیں افسوس ہے کہ مسلمانوں کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مرگیا ہے ۔ معاویہ نے کہا ہاں قسم ہے خدا کی وہ ایسا اہل تھا جو کچھ کہ مینے کہا ہے ۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہیں تھا کہ کوئی اسپر روئے ۔ یہ خبر ابن عباس تک پہونچی ۔ وہ آرام کرکے معاویہ کے پاس گئے معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجہ کو معلوم ہوا ہے کہ حسن بن علی کا انتقال ہوگیا ہے ۔ عبداللہ بن عباسؓ کہنے لگے اہا تمنے اسی لیے تکبیر پڑہی تھی معاویہؓ نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مرگئے ہوں تو تو بھی باقی نہیں رہیگا ۔ اور اگر ہم مرجائینگے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہونچ جائینگے پس خداوند تعالی ہمارے زخم کی مرہم پٹی کرے گا اور ہماری آنسو پونچہ جائینگی معاویہ کہنے لگے تجہ پر افسوس ہے اے ابن عباس مینے کبھی تجہ سے گفتگو نہیں کی کہ تمکو طیار نہ پایا ہو۔

مناقب جناب امام حسین علیہ السلام

(۱) قال اللیث ابن سعد ولدت فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسین بن علی فی لیال خلون سنة اربع (اخرجه الدولابی) لیث بن سعد کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام ہجری کچھ تہی برس کچہ روز گذرے ہوئے پیدا ہوئے۔

(۲) قال الزبیر بن بکار ولد الحسین بخمس خلون من شعبان سنة اربع (اسد الغابه) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام شعبان کی پانچویں تاریخ ہجرت کے چوتھے برس تولد ہوئے ہیں۔

(۳) قال جعفر بن محمد لم یکن بین الحمل بالحسین بعد ولادۃ حسن الا طھر واحد (اسد الغابۃ) جناب امام جعفر صادق علیہ السلام بن محمد باقر سے منقول ہے کہ حسین علیہ السلام کی حمل اور ولادت حسن علیہ السلام میں فاصلہ ایک طہر کا تھا۔

(۴) وقال القتادۃ ولد الحسین بعد الحسن بسنۃ وعشرۃ اشھر فولد ستین وخمسۃ اشھر ونصف شھر من الھجرۃ (اسد الغابۃ) اور قتادہ کہتے ہیں کہ جناب امام حسین علیہ السلام جناب امام حسن علیہ السلام کی ولادت کے ایک برس اور دس مہینے بعد تولد ہوئے۔ یعنی جناب امام حسین علیہ السلام ہجرت کے ساڑھے چار مہینے کے بعد پیدا ہوئے۔

(۵) قال الواقدی علقت فاطمۃ بالحسین بعد ولادت الحسن بخمسین لیلۃ (اصابہ) وھذا ارجح المرویات (نزل الابرار) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام کا علوق حضرت حسن علیہ السلام کے پچاسویں شب کے بعد ہوا ہے۔ علامہ ابن حجر نے اسکو اصابہ فی تمیز الصحابہ میں لکھا ہے اور نزل الابرار میں علامہ بدخشی لکھتے ہیں کہ سب راویوں میں یہ روایت راجح ہے۔

(۶) قال بعض الرواۃ انہ ولد لستۃ اشھر (نزل الابرار) بعض راویوں کا یہ قول ہے کہ جناب حسین علیہ السلام چھ ماہ کے پیدا ہوئے ہیں۔

(۷) فلما ولد اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذنہ الیمنی واقام فی اذنہ الیسری وختنہ یوم السابع من ولادتہ وعق عنہ کبشا او کبشین وقال لفاطمۃ زنی شعرہ وتصدقی بوزنہ فضۃ واعطی القابلۃ رجل العقیقۃ (نزل الابرار) جب جناب امام حسین علیہ السلام تولد ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور ساتویں روز ختنہ کیا اور ایک سینڈھا عقیقہ کیا یا دو سینڈھے ذبح کیے جناب فاطمہ سے فرمایا اسکے بالوں کو وزن کرکے اسکے برابر چاندی خیرات کرو اور دائی کو عقیقہ کے پائے دو۔

(۸) عن محمد بن المنکدر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ختن الحسین لسبعۃ ایام (اخرجہ الدولابی) محمد بن المنکدر کہتے ہیں کہ جناب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسین علیہ السلام کا ساتویں روز ختنہ کیا ہے۔

(۹) وسماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسینا وکان یکنی ابا عبد اللہ ویلقب السید والطیب والزکی والسبط والرشید والوفی والمبارک والتابع لمرضات اللہ والدلیل علی ذات اللہ والشھید الاکبر (نزل الابرار) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین اور کنیت

ابا عبداللہ۔ اور لقب سید اور طیب اور زکی اور سبط اور رشید اور وفی اور مبارک اور تابع لمرضاۃ اللہ اور دلیل علی ذات اللہ اور شہید اکبر کہا ۔

(۱۰) عن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس و الحسین اشبہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک اخرجہ الترمذی۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سر سے سینہ تک حسن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شبیہ تھے اور حسین صدر سے پاؤں تک حضور کے مشابہ تھے ۔

(۱۱) عن انس بن مالک قال اتی ابن زیاد برأس الحسین فجعل فی طست ینکت علیہ و قال فی حسنہ شیئا قال انس کان اشبہہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابن زیاد کے پاس جناب حسین علیہ السلام کا سر اقدس ایک طشت میں لایا وہ چھڑی مار کر آپ کے حسن و جمال میں کچھ کہنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شبیہ تھے ۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسین منی و انا من حسین احب اللہ من احب الحسین حسین سبط من الاسباط (اخرجہ الدیلمی و ابن سعد و ابن ابی شیبۃ و احمد و البخاری و ابن ماجۃ و الترمذی و الحاکم و ابو نعیم و ابن اثیر فی اسد الغابہ) یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں خدا اسکو دوست رکھتا ہے جو حسین کو دوست رکھے۔ حسین سبط ہیں اسباط سے

(۱۳) عن العیزار بن حریث بینما عبد اللہ بن عمر جالس فی ظل الکعبۃ اذ رای الحسین مقبلا فقال ھذا احب اھل الارض الی اھل السماء الیوم (اصابہ فی تمیز الصحابہ) عیزار بن حریث سے روایت ہی کہ ایک روز عبد اللہ بن عمر کعبۃ اللہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہاں جناب امام حسین علیہ السلام کو تشریف لاتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ آج کے دن یہ شخص اہل آسمان کے نزدیک تمام اہل زمین سے زیادہ محبوب ہے ۔

(۱۴) قال الزبیر بن بکار حدثنی مصعب قال حج الحسین خمس و عشرین حجۃ ماشیا (اسد الغابہ) عن مصعب بن عبد اللہ قال حج الحسین خمسا و عشرین حجۃ ماشیا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) زبیر بن بکار کہتے ہیں کہ مجھ سے مصعب ذکر کرتے ہیں کہ جناب حسین علیہ السلام نے پچیس حج پیادہ کیے ہیں

(۱۵) عن ابی ھریرۃ قال ابصرت عینای و سمعت اذنای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ھو آخذ

بکفی حسین وقدما ہ علے قدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو یقول حزقہ حزقہ ترق عین بقہ قال فرقی الغلام حتی وضع قدمہ علی صدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح فاک ثم قبلہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ اخرجہ ابو عمر والطبرانی فی الکبیر ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی دونو آنکھون سے دیکھا اور دونون کانون سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ جناب حسین علیہ السلام کے پکڑے ہوئے تھے اور جناب حسین کے دونو قدم حضور کے سینہ مبارک پر تھے اور آپ فرما رہے تھے ای ریزہ بچے مچہر آنکہہ جیسے نیچے اوپر کو اچہل۔ پس لڑکے نے یعنے امام حسین نے چیلانگ ماری اور دونون قدم حضور کے سینہ مطہر پر رکھے پہر آپنے فرمایا اپنے منہ کو کھول پہر آپنے انکے منہ کو چوما۔ اور فرمایا اے پروردگار مین اسکو محبوب رکہتا ہون تو بھی اُس کو محبوب رکھہ +

(۱۶) عن عبید بن حنین قال حدثنی الحسین قال اتیت عمر وھو یخطب علی المنبر فصعدت الیہ فقلت انزل عن منبر ابی واذھب الی منبر ابیک فقال عمر لم یکن لابی منبر واخذنی فاجلسنی معہ اقلب حصی بیدی فلما نزل انطلق بی الی منزلہ فقال لی من علمک فقلت واللہ ما علمنی احد قال فاتیتہ وھو خال بمعاویۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فی الباب فرجع ابن عمر فرجعت معہ فلقینی بعد ذلک فقال لم ارک قلت یا امیر المؤمنین انی جئت وانت خال بمعاویۃ مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال انت احق من ابن عمر رضی اللہ عنہ سندہ صحیح عند الخطیب (اصابہ) عبید بن حنین کہتے ہین کہ جناب حسین علیہ السلام مجہ سے بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ مین حضرت عمر کے پاس گیا وہ منبر پر خطبہ پڑہ رہے تھے مینے اوپر چڑہ کر کہا میرے باپ کے منبر پر سے اتر جا اور جا اپنے باپ کے منبر پر بیٹہہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے باپ کا منبر نہین تہا۔ یہ کہکر مجہ کو پکڑ کے اپنے پاس منبر پر بٹہا لیا۔ مین اُدہر بیٹہا رہا اور کنکروں کو ادہر ادہر لوٹ پوٹ کرتا رہا جب وہ منبر سے اترے مجہ کو اپنے ساتھ اپنے گہر مین لیگئے اور مجہ سے پوچہا کہ یہ بات تمکو کس نے سکہائی ہے۔ مین نے کہا واللہ مجہ سے کبہی کسی نے نہین سکہائی جناب امام فرماتے ہین کہ پہر مین انکے پاس گیا وہ معاویہ کے ساتھ خلوت کر رہے تھے اور ابن عمر دروازہ پر تھے پس ابن عمر لوٹ پڑے اور مین بھی انکے ساتھ لوٹ آیا۔ پہر اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ مجہ سے ملے اور کہنے لگے ہمنے آپ کو نہین دیکھا مینے کہا یا امیر المومنین مین تمہارے پاس آیا تہا تم معاویہ کے ساتھ خلوت مین تھے۔ پس ابن عمر رضکے

سلہ عرب کی عورتین بچون کو کہلاتے ہوئے اکثر یہ لوری دیتی ہین +

ساتھ لوٹ گیا۔ وہ کہنے لگے تم ابن عمر سے زیادہ ترحقدار تھے ✦

(۱۷) عن البراء بن عازب قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسین علی عاتقہ وھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ (نزل الابرار) براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسین علیہ السلام کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یا الٰہا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر ✦

(۱۸) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان ینظر الی سید شباب اھل الجنۃ فلینظر الی الحسین بن علی (اخرجہ ابن حبان۔ وابو یعلی وابن عساکر) جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اہل جنت کے سردار کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسین ابن علی کو دیکھ لے ✦

(۱۹) عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس فی المسجد فجاء الحسین یمشی حتی سقط فی حجرہ فجعل اصابعہ فی لحیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمہ ای الحسین فادخل فاہ فی فیہ ثم قال اللھم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ (اخرجہ خیثمہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور آپ کی آغوش مبارک میں لیٹ گئے اور اپنی اونگلیاں حضور کی ریش مبارک میں ڈالنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے مونہہ کو کھولا اور اپنا منہ انکے مونہہ میں ڈالا پھر فرمایا اے پروردگار میں اسکو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ ✦

(۲۰) عن ابی ھریرۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمص لعاب الحسین کما یمص الرجل التمرۃ (اخرجہ ابن الضحاک) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کی لعاب دہن اسطرح سے چوستے تھے جسطرح سے کہ آدمی کھجور کو چوستا ہے ✦

(۲۱) عن زید بن زیاد خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فمر علی باب فاطمۃ فسمع حسینا یبکی فقال الم تعلمی ان بکاءہ یؤذینی (نزل الابرار) زید بن زیاد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر سے نکلکر جناب سیدہ علیہا السلام کی دولتخانہ پر سے گذرے اور جناب حسین علیہ السلام کو روتے ہوئے سنا اور فرمایا یا فاطمہ تم نہیں جانتیں کہ اسکے رونے سے میرا دل دکھتا ہے ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب امام حسینؓ کی شہادت سے خبر دینا

عن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکوا ہذا الصبی یعنی حسینا قال
وکان یوم ام سلمۃ فنزل جبریل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۰۰۰۰ وقال لام سلمۃ لا تدعی
احدا یدخل علی فجاء الحسین فلما نظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت اراد ان یدخل فاخذتہ
ام سلمۃ واحتضنتہ وجعلت تناغیہ وتسکتہ فلما اشتد البکاء خلت عنہ فدخل حتی جلس فی حجر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان امتک ستقتل ابنک ہذا فتناول جبریل
تربۃ فقال بمکان کذا وکذا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد احتضن حسینا کاسف البال مغموما
فظنت ام سلمۃ انہ غضب من دخول الصبی فقالت یا نبی اللہ جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا
ہذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احدا یدخل علیک فجاء فخلیت عنہ فلم یرد علیہا جوابا فخرج
الی الصحابۃ وہم جلوس فقال لہم ان امتی یقتلون ہذا وفی القوم ابو بکر وعمر وقال صلی اللہ
علیہ وسلم ہذہ تربتہ واراہم ایاہا (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامۃ الباہلی) ابی
امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنے امام حسین علیہ
السلام کو تم مت رولایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی باری تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ
نازل ہوئے حضرت گھر کی کوٹھری میں تشریف لیگئے۔ اور ام سلمہؓ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا
ناگہان جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرتؐ کو دیکھکر کوٹھری میں گھسنے لگے جناب ام سلمہؓ نے انکو
پکڑکر گلے سے لگالیا۔ اور انکو اندر جانے سے روک رکھا اور انکو روتے سے چپ کرانے لگیں جب وہ سخت
رونے لگے جناب ام سلمہ نے انکو چھوڑدیا۔ اور وہ حضرتؐ کے پاس جاکر گود میں بیٹھ گئے۔ جبریل علیہ السلام نے
عرض کیا آپکی امت انکو عنقریب قتل کریگی اور ہاتھ بڑھاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی
اور کہا وہ ایسے مکان میں شہید کیے جائینگے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب حسینؓ کو گود میں لیے ہوے
نہایت غمگین برآمد ہوئے جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسینؓ کے اندر جانیسے ناراض ہوئے ہیں وہ عرض کرنے لگیں
یا نبی اللہ میں آپکے قربان ہوجاؤں حضورؐ نے ہمیں فرمایا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسیکو میرے پاس
گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے انکو روک رکھا تھا حضرتؐ نے جناب
ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے حضرتؐ نے فرمایا بتحقیق
میری امت اسکو شہید کریگی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرتؐ نے انکو دکھا کر فرمایا
کہ جناب یہ شہید کیے جائینگے وہاں کی یہ مٹی ہے ✤

(۲) عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ابنی ہذا یقتل بارض

العراق فقال لهٗ کربلا فمن شهد ذالک منکم فلینصرہ فخرج انس بن الحارث الیٰ کربلا فقتل بھا مع الحسین (اخرجه بن السکن والبغوی وابن مندہ وابو نعیم وابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا بیٹا یعنے امام حسین عراق کی زمین مارا جائیگا جسکو کربلا کہتے ہین پس جو شخص کہ تم مین سے وہان موجود ہو اسکو چاہیے کہ اسکی مدد کرے۔ پس انس بن حارث امام حسن کے رکاب سعادت مین نکلے اور وہان شہید ہو گئے۔

(۳) عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف وجاءنی بھذہ التربة واخبرنی ان فیھا مضجعہ (اخرجه بن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھکو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین مین مارا جائیگا۔ اور یہ مٹی مجھکو لا کر دکھائی گئی ہے۔ کہ اس مین انکی قبر ہوگی +

(۴) عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ جبریل فی مشربة عائشة رضی اللہ عنہا فقال له جبریل ستقتله امتک وان شئت اخبرتک بالارض التی یقتل فیھا واشار جبریل بیدہ الی الطف بالعراق فاخذ تربة حمراء فاراہ ایاھا (اخرجه البیھقی) ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین تشریف لائے اور اسوقت حضور کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین جبریل تشریف رکھتے تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور سے عرض کیا کہ انکو آپ کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین اس زمین سے خبر دے سکتا ہون جس مین کہ وہ شہید ہونگے اور جبریل نے اپنے ہاتھ سے طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہان کی اٹھا کر دکھائی +

(۵) عن ام الفضل بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ھذا یعنی الحسین واتانی من تربة حمراء (اخرجه ابو داؤد والحاکم) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے یعنے حسین کو عنقریب قتل کریگی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہان کی لا دی ہے

(۶) عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بالحسین فوضعته فی حجرہ ثم حانت منی التفاتة فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھریقان فقال اتانی جبرائیل فاخبرنی ان امتی تقتل ابنی ھذا فاتانی بتربة من تربة حمراء (اخرجه الحاکم والبیھقی) ام الفضل بنت حارث

کہتے ہین کہ مین جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت کے حضور مین گئے اور مینے انکو حضور کے گود مین رکھدیا پہر مجھے ایک کام پیش آگیا جب اس سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتی ہون کہ حضور کی چشم مبارک اشکبار ہین پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہین اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی اور مجہ کو وہان کی سرخ مٹی لاکر دکہائی ہے ✤

(۶) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی الیوم ملک ولم یدخل علی قبلہا فقال لی ان ابنک ہذا حسینا مقتول وان شئت اریتک من تربۃ الارض التی یقتل فیہا فاخرج تربۃ حمراء (اخرجہ احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا ہے جو آگے اس سے کبھی نہین آیا تہا کہنے لگا بہ تحقیق یہ آپکا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے اگر آپ چاہین تو جس زمین مین وہ قتل ہونگے اسکی مٹی حضور کو دکہاؤن پہر سرخ مٹی مجھے نکالکر دی ✤

(۷) عن ام سلمۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اضطجع ذات یوم فاستیقظ وہو خاثر وفی یدہ تربۃ حمراء یقلبہا فقلت ما ہذہ التربۃ یا رسول اللہ قال اخبرنی جبریل ان ہذا یعنی الحسین یقتل بارض العراق وہذہ تربتہا (اخرجہ اسحاق بن راہویہ والبیہقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرماکر اٹہے انکے دست مبارک مین سرخ مٹی تہی جسکو لوٹ پوٹ کر رہے تہے مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے آپنے ارشاد کیا کہ جبریل نے مجہکو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین مین شہید ہونگے اور یہ وہان کی مٹی ہے ✤

(۸) عن ام سلمۃ قالت کان الحسن والحسین یلعبان فی بیتی فنزل جبریل فقال یا محمد ان امتک تقتل ابنک ہذا من بعدک واومی الی الحسین واتاہ بتربۃ فشمہا ثم قال ریح کرب وبلاء وقال یا ام سلمۃ اذا تحولت ہذہ التربۃ دما فاعلمی ان ابنی قد قتل فجعلتہا فی قارورۃ (اخرجہ ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گہر مین کہیل رہے تہے پس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہ تحقیق آپکی امت اس آپکے بیٹے کو آپکے بعد قتل کرے گی اور حضور کو اس جگہ کی مٹی لاکر دکہائی آپنے اسکو سونگھکر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا ام سلمہ جب تم اس مٹی کو لوٹو اور خون ہو گئی پاؤ پس سمجہ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے مین نے وہ مٹی ایک شیشہ مین ڈالدی ✤

(۹) عن معاذ بن جبل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعی الی الحسین واتیت بتربتہ واخبرت

بقاتله (اخرجه الدیلمی) معاذ بن جبل کہتے ہین کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھ کو اسکی مٹی دکہائی گئی ہے اور اسکے قاتل کی خبر دی گئی ہے +

(۱۰) عن ابن عباس قال ماکنا نشک واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل بارض الطف (اخرجه الحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اسمین شک نہین کرتے تہے کہ حسین علیہ السلام زمین طف مین شہید کیے جائینگے +

(۱۱) عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النهار اشعث واغبر بیده قارورة فیها دم ملتقط فسالته فقال دم الحسین واصحابه لم ازل اتبعه منذ الیوم فنظر وافوجد واقد قتل ذلک الیوم (اخرجه احمد والترمذی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ انکے ہاتھ مین ایک شیشی تہی اس مین مٹی سے ملا ہوا خون تہا حضور سے استفسار کیا گیا آپنے فرمایا حسین اور اسکے دوستون کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہین کہ مین ہمیشہ اسکو دیکہا کرتا تہا ایک دن اسکو دیکہا کہ بالکل خون ہوگیا ہے پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہوگئے ہین +

(۱۲) عن انس قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال استاذن ملک المطر ربه ان یزور النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذن به وکان فی یوم ام سلمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة احفظی علینا الباب لا یدخل احد فبینا هی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلثمه ویقبله فقال الملک اتحبه قال نعم قال ان ستقتله امتک وان شئت اریک المکان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلة او تراب احمر فاخذته ام سلمة فجعلته فی ثوبها (اخرجه البغوی فی معجمه وابو حاتم فی صحیحه وابونعیم فی الحلیة واحمد والملا فی سیرته وروی احمد نحوه وفی روایة الملا قالت ام سلمة ثم ناولنی کفا من تراب احمر وقال ان هذا من تربة الارض التی یقتل بها فمتی صار دما فاعلمی انه قد قتل قالت ام سلمة فوضعته فی قارورة عندی وکنت اقول ان یوما یتحول فیه دما انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالے نے اسکو اذن دیا اسدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گہر تشریف رکہتے تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کردے تا کہ ہمارے پاس کوی نہ آوے اتنے مین جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دہکیل کر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر کود پڑے حضور انکو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپنے
فرمایا ہان - اس نے عرض کیا کہ آپ کی امت انکو قتل کر دیگی اگر آپ چاہین تو مین آپ کو وہ مکان دکھاؤن
جہان پر وہ شہید ہونگے - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہہ دکھائی - اور حضور کو نرم مٹی یا خاک
وہان کی لا کر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑون مین رکھ لیا البغوی نے معجم مین اور ابو حاتم
نے اپنی جامع صحیح مین اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بھی
اسیطرح سے روایت کی ہے - اور ملا نے اپنی سیرت مین اس حدیث کو کسیقدر زیادتی سے روایت کیا ہے
کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر سرخ مٹی مجھکو دی اور
کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہان وہ شہید ہونگے پس جبکہ یہ خون بنجائے تمتنے جان لینا کہ وہ قتل ہو
گئے ہین جناب ام سلمہ کہتی ہین کہ مینے اسکو ایک شیشی مین رکھ لیا - اور مین اسکو لوٹ پوٹ کرتی
رہی ایک دن جو مینے اسکو لوٹا تو وہ خون ہوگئی تہی ◆

(۱۳) عن الشعبی قال مر علی بکربلا عند مسیرہ الی صفین وحاذی نینوی قریۃ علی الفرات
فوقف وسال عن اسم ہذہ الارض فقیل لہ کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعہ ثم قال دخلت
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل آنفا
واخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال لہ کربلا ثم قبض جبریل قبضۃ
من تراب شمنی ایاہا (اخرجہ احمد) شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ صفین کیطرف جاتے ہوئے جناب
امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کنارے گذر ہوا ایستادہ ہوکر پوچھا کہ اس زمین کا نام کیا ہے
لوگون نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہانتک کہ آپکے اشکون سے زمین تر ہوگئی - پھر فرمایا کہ مین ایک
دن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا حضور رو رہے تھے مینے عرض کیا جناب
کیون گریہ کر رہے ہین حضرت نے فرمایا ابھی ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے مجھکو کہنے لگے کہ میرا
بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائیگا جس مقام کا نام کربلا ہے پھر جبریل نے وہان کی مٹی
کی مٹھی بھر کر مجھے سنگھائی ◆

(۱۴) عن اصبغ بن نباتہ قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ہہنا مناخ رکابہم
وہہنا موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقتلون
بہذہ العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (اخرجہ الملا وابو نعیم) اخطب الخطباء ابلغ البلغاء
اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت مین موضع قبر حسین

علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے یہ انکے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہہ ہے یہ انکے اسباب کی جگہہ ہے یہ انکے خون کے بہنے کی جگہہ ہے۔ ایک گروہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اس میدان مین شہید ہوگا انپر آسمان اور زمین روئینگے ۔

(۱۵) عن الشعبی قال ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجہ الی العراق فلحقہ فی مسیرہ لیلتین عن الربذة فقال لہ ان اللہ تعالی خیر نبیہ بین الدنیا و الاخرۃ فاختار الاخرۃ وانکم بضعۃ واللہ لا یلیہا احد منہم ابدا وما صرفہا اللہ تعالی عنکم الا للذی ہو خیر لکم فارجعوا فابی فاعتنقہ ابن عمر قال استودعک اللہ تعالی من قتیل (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینہ طیبہ کو آرہے تھے انکو خبر لگی کہ جناب حسین علیہ السلام نے عراق کیطرف توجہ فرمائی ہے وہ ان سے سفر مین آملے اور ربذہ مین دو راتین انہین کے ساتھ رہے پس کہنے لگے اللہ تعالے نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو درمیان دنیا اور آخرت کے مختار کیا ہے۔ پس حضور نے آخرت کو اختیار فرمایا اور آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہین آپ لوگون مین سے کسی ایک کو کبھی دنیا نہین ملے گی اور خدا تعالے نے آپ صاحبون سے اسکو نہین ہٹایا مگر ایسی چیز کے لیے جو آپ کے لیے بہت بہتر ہے۔ آپ یہان سے واپس شریف لیچلین۔ آپنے انکار کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین خدا کو سونپتا ہون شہید سے ۔

(۱۶) عن محمد بن عمر بن حسن قال کنا مع الحسین بنہر کربلا فنظر الی الشمر ذی الجوشن فقال صدق اللہ ورسولہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کانی انظر الی کلب ابقع یلغ فی دم اہل بیتی وکان شمر ابرص (اخرجہ ابن عساکر) محمد بن عمر بن حسن کہتے ہین کہ ہم جناب امام حسین علیہ السلام کے ساتھ نہر کربلا پر تھے کہ ناگہان آپنے شمر ذی الجوشن کو دیکھا اور فرمایا اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے۔ آنحضرت صلعم فرماتے تھے کہ ہم ایک کتے چتکبرے کو دیکھ رہے ہین کہ میرے اہل بیت کے خون کو چاٹ رہا ہے۔ اور شمر برص دار تھا ۔

(۱۷) عن ام سلمة قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باکیا وبراسہ ولحیتہ التراب فسالتہ فقال شہدت قتل الحسین انفا (اخرجہ الترمذی والدیلمی والحاکم والبیہقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا روتے ہوئے اور سر اقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ مینے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین سے آرہے ہین ۔

(۱۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیر ابنتی فاطمة ومعہا ثیاب مصبوغة

بالدم فتتعلق بقائمة من قوائم العرش فتقول یاعادل احکم بینی وبین قاتل ولدی فیحکم لابنتی ورب الکعبة (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کو سیدہ میری بیٹی فاطمہ اٹھیں گے اور انکے پاس خون کا لتھڑا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گے اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میری بیٹی کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشا میری بیٹی کی۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے ❖

(۱۹) عن یحیی الحضرمی انہ سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا اباعبد اللہ بشط الفرات قلت ماذی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضة من تربته (اخرجہ ابو نعیم) یحیے حضرمی (جنہوں نے جناب امیرؓ کے ساتھ صفین کیطرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل ہو پہنچے چلا کر فرمانے لگے یا اباعبد اللہ فرات کے کنارے صبر کریو۔ میں نے عرض کیا یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بتحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو جبرئیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور اسکی مٹی کی ایک مٹھی مجھے دکھائی ہے ❖

(۲۰) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیہ نصف عذاب اهل النار (اخرجہ الدیلمی والحاکم فی المستدرک والذهبی فی التلخیص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جناب حسین علیہ السلام کا قاتل آگ کے ایک صندوق میں ہوگا اسپر نصف اہل نار کا عذاب ہوگا۔

عن رأس الجالوت قال کنا نسمع انہ یقتل بکربلا ابن نبی فکنت اذا دخلتها رکضت فرسی حتی اجوز عنها فلما قتل الحسین جعلت اسیر بعد ذلک علی هینتی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) راس جالوت کا بیان ہے کہ میں ہمیشہ سنا کرتا تھا کہ کربلا میں کسی نبی کا بیٹا قتل کیا جائیگا سو اسلئے جب میں کربلا میں پہنچتا تو ادب کی وجہ سے اپنے گھوڑے کو جلد وہاں سے چلا لیجاتا حسین علیہ السلام کے شہید ہونے کے بعد بھی میں اسی طرح وہاں سے گذرتا رہا ❖

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا بیان

قال العلامہ ابو اسحاق الاسفرائنی فی کتابہ المسمی بہ نور العین فی مشهد الحسین فیما

الحسین جالساً فی بیتہ یوماً من الایام الا وفارس اتی الی بابہ وطرقہ فقال الحسین من بالباب فقیل لہ رسول
من اھل الکوفۃ فاذن لہ بالدخول فدخل علیہ اخرج الکتاب ناول لہ فاخذہ وقرءہ فاذا ھو من اھل
الکوفۃ ویقولون فیہ یکون فی علمک یا حسین یا ابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزید بن معاویۃ
ظلم وجار وقتل الرجال ونھب الاموال وطغی وتمرد وقد عم ظلمہ سائر الاقطار یامر بالمنکر وینھی عن المعروف
ویشرب الخمر ولا یخشی اللہ وافشی القبائح فی جمیع البلاد واظھر الظلم والجور فی العباد وعدم مراقبۃ اللہ
فی شیء من الاشیاء واخفی العدل فی الرعیۃ واظھر الظلم والجور بالکلیۃ وانا قد ارسلنا الیک یا ابا
عبد اللہ سابقاً نحو الف کتاب نطلبک ان تحضر الی عندنا ونحن ننصرک علی الیزید ونأخذ خلافۃ
ابیک وجدک لان الخلافۃ لک ولابیک ولا لیزید ولا لابیہ تتولی علینا احداً من اھل بیتک و
نسألک بحق جدک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تحضر الینا وان لم تحضر ففی غد بین یدی اللہ سبحانہ
نخاصمک ونقول یا ربنا ظلمنا الحسین ورضی فینا بالظلم ما جوابک الذی تقولہ للہ وتتخلص بہ من
حقوق اللہ فلما قرأ الحسین المکتوب اقشعر جلدہ خوفاً من اللہ تعالی (انتھی) علامہ ابو اسحاق اسفرائنی اپنی
کتاب مسمی بہ نور العین فی مشہد الحسین میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جناب امام حسین علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے
ہوئے تھے کہ کوفہ کے ایک سوار نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جناب امام حسینؑ نے فرمایا دروازہ پر کون ہے عرض کیا
گیا اہل کوفہ کا ایک ایلچی ہے آپ نے اسکو اندر داخل ہونیکا اذن دیا اس نے داخل ہوکر جناب امام کو ایک خط دیا
آپنے اسکو لیکر پڑھا دیکھا کہ وہ خط اہل کوفہ کی طرف سے ہے اس میں لکھتے ہیں۔ یا امام حسین اے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے آپکو معلوم ہوگا۔ کہ یزید بن معاویہ نے ظلم اور جور اور بے گناہوں کو قتل کرنا اور
لوگوں کے مال کا لوٹنا شروع کیا ہے اور سرکشی اور تمرد کو اختیار کیا ہے ہر طرف اسکا ظلم پھیل گیا ہے بری
باتوں کے لیے حکم کرتا ہے اور اچھی باتوں سے باز رکھتا ہے شراب پیتا ہے خدا سے نہیں ڈرتا تمام شہروں
میں برائیوں کو پھیلاتا ہے ظلم اور جور کو خدا کے بندوں پر ظاہر کرتا ہے کسی شے کے کرنے میں خدا سے خوف
نہیں کرتا۔ عدل کو رعیت سے پوشیدہ اور ظلم و جور کو بالکل ظاہر کر رکھا ہے یا ابا عبد اللہ ہم پہلے قریب ایکہزار
خط کے آپکی خدمت میں بھیج چکے ہیں۔ ہم آپ کی تشریف آوری کے لیے عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس
تشریف لائیں ہم آپکی یزید کے مقابلہ میں مدد کرینگے آپ اپنے باپ دادا کی خلافت لے لیں کیونکہ خلافت آپکا و آپکے
والد بزرگوار کا حق ہے نہ یزید اور اسکے باپ کا آپ ہم پر اپنے اہل بیت میں سے کسیکو والی کرکے بھیج دیں ہم
آپکے جد امجد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اگر آپ
تشریف نہیں لائینگے تو ہم کل خدا کے سامنے آپسے جھگڑینگے اور ہم کہیں گے اے ہمارے پروردگار امام حسین علیہ

السلام نے بہت ظلم کیا ہے اور ہم میں ظلم اور جبر کو روا رکھا ہے آپ خدا کو کیا جواب دینگے اور ان کے حقوق سے
کیونکر چھوٹیں گے جب جناب امام حسین علیہ السلام نے خط کو پڑھا آپکے بدن مبارک پر رونگٹے کھڑے ہو گئے
خدا پاک کے خوف سے۔

قال عمار بن معاوية الدهني قلت لابي جعفر محمد بن علي بن الحسين حدثني عن مقتل الحسين كاني
حضرته قال مات معاوية والوليد بن عتبة بن ابي سفيان على المدينة فارسل الى الحسين ليأخذ بيعته
ليلة فقال اخرني وارفق به فاخره فخرج الى مكة فاتاه رسل اهل الكوفة انا قد حبسنا انفسنا عليك
ولسنا ... نحضر الجمعة مع الوالي فاقدم علينا رجل من اهل بيتك قال وكان النعمان بن بشير
الانصاري على الكوفة فبعث الحسين اليهم مسلما فقال سر الى الكوفة فانظر ما كتبوا فان كان حقا
قدمت اليه فخرج مسلم حتى اتى المدينة فاخذ منها دليلين فمرا به في البرية فاصابهم عطش فمات
احد الدليلين فقدم مسلم الكوفة فنزل على رجل يقال له عوسجة فلما علم اهل الكوفة بقدومه
دبوا اليه فبايعه منهم اثنا عشر الفا فقام رجل ممن يهوى يزيد بن معاوية الى النعمان بن بشير
قال انك ضعيف مستضعف قد فسد البلد فقال له النعمان لان اكون ضعيفا في طاعة الله
احب الي ان اكون قويا في معصية الله ما كنت لاهتك سترا فكتب الرجل بذلك الى يزيد فدعا
يزيد مولى له يقال له سرجون فاستشاره فقال له ليس للكوفة الا ابن زياد وكان ممن عزله
عن البصرة فكتب اليه برضاه عنه وانه قد اضاف اليه الكوفة وامره ان يطلب مسلما فان ظفر به
قتله فاقبل ابن زياد في وجوه اهل البصرة حتى قدم الكوفة متلثما فلا يمر على احد الا قال له اهل
المجلس عليك السلام يا ابن رسول الله يظنونه الحسين قدم عليهم فلما نزل ابن زياد القصر دعا
مولى له فدفع اليه ثلاثة الاف درهم فقال اذهب حتى تسأل عن الرجل الذي يبايعه اهل الكوفة
فادخل عليه اعلمه انك من حمص وادفع اليه المال وبايعه فلم يزل المولى يتلطف حتى دلوه
على شيخ يلي البيعة فذكر له امره فقال لقد سرني اذ هداك الله وساءني ان امرنا لم يستحكم ثم ادخله
على مسلم فبايعه ودفع له المال وخرج حتى اتى ابن زياد فاخبره وتحول مسلم حين قدم
ابن زياد من تلك الدار الى دار هاني ابن عروة المرادي وكان ابن زياد قال لاهل الكوفة ما بال
هاني ابن عروة لم يأتني فخرج اليه محمد بن الاشعث في اناس من وجوه اهل الكوفة وهو على
باب داره فقالوا له ان الامير قد ذكرك واستبطأك فانطلق اليه فركب معهم حتى دخل
على ابن زياد وعنده شريح القاضي فلما سلم عليه قال له يا هاني اين مسلم بن عقيل فقال لا ادري

فاخرج الیہ المولی الذی دفع الدراهم الی مسلم فلما راه سقط فی یده قال ایها الامیر واللہ ما دعوتہ الی منزلی ولکنہ جاء فطرح نفسہ علی فقال آتینی بہ فتلکاء فاستدناه فادنوه فضربہ بالقضیب وامر بحبس فبلغ الخبر قومہ فاجتمعوا علی باب القصر فسمع ابن زیاد الجلبۃ فقال لشریح القاضی اخرج الیہم فاعلمہم انی انما حبستہ لاستخبره عن خبر مسلم ولا باس علیہ منی فبلغہم ذلک فتفرقوا ونادی مسلم لما بلغہ الخبر بشعاره فاجتمع الیہ اربعون من اهل الکوفۃ فرکب وبعث ابن زیاد الی وجوه اهل الکوفۃ فجمعہم عنده فی القصر فامر کل واحد منہم ان یشرف علی عشیرتہ فیردهم فکلموهم فجعلوا یتسللون فامسی مسلم ولیس معہ الا قلیل منہم فلما اختلط الظلام ذهب اولئک ایضا فلما بقی وحده تردد فی الطرق باللیل فاتی باب امراة فقال اسقینی ماء فسقتہ فاستمر قائما فقالت یا عبداللہ انک مرتاب فما شانک قال انا مسلم فہل عندک ماوی قالت نعم ادخل فدخل وکان لہا ولد من موالی محمد بن اشعث فانطلق الی محمد بن اشعث فاخبره فلم یفجا مسلم الا والدار قد احیط بہا فلما رای ذلک خرج بسیفہ یدفعہم عن نفسہ فاعطاه محمد بن اشعث الامان فامکن من یده فاتی بہ الی ابن زیاد فامر بہ فاصعد علی القصر ثم قتلہ وقتل هانی بن عروه وصلبہما ولم یبلغ الحسین ذلک حتی کان بینہ وبین القادسیہ ثلثۃ امیال فلقیہ الحر بن یزید التیمی فقال ارجع فانی لم ادع لک خلفی خیرا واخبره الخبر فہم ان یرجع وکان معہ اخوة مسلم فقالوا واللہ ما نرجع حتی نصیب بثارنا او نقتل فساروا وکان ابن زیاد قد جہز الجیش لملاقاتہ فلاقوه بکربلا فنزلہا ومعہ خمسۃ واربعون نفسا من الفرسان ونحو ما ئۃ راجل فلقیہ الحسین وامیرهم عمر بن سعد ابن ابی وقاص وکان ابن زیاد ولاه الری وکتب لہ بعہده علیہا اذا رجع من حرب الحسین فلما التقیا قال لہ الحسین اختر منی احدی ثلث اما ان الحق بثغر من الثغور واما ان ارجع الی المدینۃ واما ان اضع یدی فی ید یزید فقبل ذلک عمر بن سعد منہ فکتب فیہ الی زیاد فکتب الیہ لا اقبل منہ حتی یضع فی یدی فامتنع حسین فقاتلوه فقتل معہ اصحابہ ومنہم سبعۃ عشر شابا من اهل بیتہ ثم کان آخر ذلک ان قتل واتی براسہ الی ابن زیاد فارسلہ ومن بقی من اهل بیتہ الی یزید منہم علی بن حسین کان مریضا ومنہم عمتہ زینب بنت فاطمۃ فلما قدموا علی یزید ادخلہم علی عیالہ ثم جہزهم الی مدینۃ (اصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر) عمار بن معاویہ ذہبی کہتے ہیں کہ میں نے جناب ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ وعلی آبائہ السلام سے عرض کیا کہ آپ مجھے جناب حسین علیہ السلام کی شہادت کا ذکر اس طرح سے بیان کریں کہ انکی تصویر میری آنکھوں میں پھر جائے آپ نے ارشاد کیا کہ جب امیر معاویہ مر گیا ان دنوں میں ولید بن عتبہ بن

ابی سفیان مدینہ کا حاکم تھا۔ اس نے جناب امام حسین علیہ السلام کیطرف یزید کی بیعت کرنیکے لیے پیغام بھیجا آپ نے فرمایا مجھے مہلت دو اور نرمی کی اس نے مہلت دی آپ مکہ معظمہ مین تشریف لے گئے۔ آپ کے پاس کوفیوں کے خط پہونچے کہ ہمنے آپکی وجہ سے اپنے آپ کو یزید کی بیعت سے روک رکھا ہے۔ اور ہم حاکم کے ساتھ نماز جمعہ مین شریک نہین ہوتے آپ ہماری پاس اپنا آدمی اپنے گھر کے لوگون مین سے بھیجدین اند نون نعمان بن بشیر الانصاری کوفہ کا حاکم تھا۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے انکے پاس مسلم کو بھیجا اور فرمایا کوفہ کیطرف جاؤ اور دیکھو یہ کیا لکھتے ہین اگر سچ ہے تو ہم کوفہ مین آئین۔ مسلم وہان سے مدینہ طیبہ مین آئے اور وہان سے دو رہنما اپنے ساتھ لیکر بیابان کیطرف نکلے۔ پیاس کیوجہ سے ایک رہنما مرگیا۔ اور مسلم کوفہ مین پہونچ گئے اور عوسجہ نامی ایک شخص کے گھر مین فروکش ہوئے جب کوفیون کو ان کی تشریف آوری کی خبر لگی تو جوق جوق ان کی خدمت مین آنے لگے اور ان مین سے ۱۲ ہزار آدمی نے بیعت کی۔ ایک شخص یزید کی ہوا خواہون مین سے نعمان بن بشیر سے کہنے لگا تو ضعیف ہے اسلیے شہر بگڑ گیا ہے نعمان بن بشیر نے کہا اگرچہ مین خدا کی طاعت مین ضعیف ہون لیکن مین اسکو اس سے بہتر سمجھتا ہون کہ خدا کی معصیت مین قوی ہون مین نے کبھی کسی کی پردہ دری نہین کی۔ اس آدمی نے یہ ماجرا یزید کو لکھ بھیجا۔ یزید نے اپنے غلام سرجون سے مشورہ کیا اس نے رائے دی کہ اسوقت کوفے کی حکومت کے لیے ابن زیاد ملعون سے کوئی زیادہ لائق نہین یزید نے اسکو بصرہ سے معزول کیا ہوا تھا۔ یزید نے اسکو خط لکھکر خوشنود کر لیا اور اسکی حکومت مین کوفہ کو اور بڑھا دیا اور حکم دیا کہ کوفہ مین پہونچکر مسلم کو تلاش کرے اگر وہ ہاتھ لگ جائین تو مار ڈالے۔ ابن زیاد اہل بصرہ کے سامنے کوفہ کو روانہ ہوا۔ اور لباس بدلکر رات کے اندھیرے مین داخل کوفہ ہوا کسی آدمی کے پاس ہو نہین گذرتا تھا کہ وہ اور اہل مجلس اسکو جناب امام حسین علیہ السلام کا گمان کرکے السلام علیک یا ابن رسول اللہ نہین کہتے تھے۔ اور خیال کرتے تھے کہ جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لے آئے ہین۔ جب ابن زیاد قصر دار الامارہ مین اترا اس نے اپنے ایک غلام کو تین ہزار درہم دیے اور کہا جا کر اس شخص کو تلاش کر کہ جسکی اہل کوفہ بیعت کرتے ہین۔ اور اسکے پاس پہونچکر یہ جتلا کہ مین حمص سے آیا ہون اور یہ روپیہ اسکو دیدے اور اسکی بیعت کر۔ وہ غلام اسیطرح سے ہر ایک سے حال پوچھتا پھرتا رہا۔ یہانتک کہ اسکو ایک بزرگ کے پاس لے گئے اس نے اسکے پاس اپنا حال بیان کیا۔ وہ بزرگ بولا کہ مجھے مسرت حاصل ہوگی جبکہ تجھے اور مجھے اللہ تعالی ہدایت دیگا۔ ہمارا کام ابھی پختہ نہین ہوا ہے پھر اسکو مسلم کے پاس لے گیا اور اس نے بیعت کی اور وہ مال انکو دیدیا وہ پاس سے نکلکر ابن زیاد کے پاس آیا اور خبر بیان کی جب ابن زیاد کوفہ مین آیا تھا تو اسوقت مسلم عوسجہ کے گھر

سے ہانی بن عروہ مرادی کے گھر مین چلے گئے تھے ۔ ابن زیاد لوگون سے کہا کرتا تھا ۔ کہ ہانی کا کیا حال ہے وہ میرے
ملنے کو نہین آتا ۔ پس محمد بن اشعث اکابر اہل کوفہ کے ساتھ اسکے پاس گیا وہ اسوقت اپنے گھر کے دروازہ
پر تھا اسکو کہنے لگا امیر تجھے یاد کرتا ہے اور تیرے نہ ملنے کی وجہ پوچھتا ہے وہ اسکے ساتھ گھوڑے پر سوار
ہوکر ابن زیاد کے پاس گیا ابن زیاد کے پاس اسوقت قاضی شریح بھی موجود تھا جب اس نے ابن زیاد
کو سلام کیا ابن زیاد بولا اے ہانی مسلم کہان ہین وہ کہنے لگا مین نہین جانتا ہون ابن زیاد نے
اس غلام کو جس نے کو درہم دیئے تھے اسکے سامنے کیا جب ہانی نے اس غلام کو دیکھا ابن زیاد کے
سامنے زمین پر گر گیا اور کہنے لگا اے امیر مینے مسلم کو اپنے گھر مین نہین بلایا وہ خود آگیا ہے ابن زیاد
نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ وہ کھسایا لوگون نے اسکو پکڑکر نزدیک کیا ابن زیاد نے چھڑی سے اسکو مارا اور
اسکے قید کرنے کا حکم دیا جب یہ خبر اسکی قوم کو پہونچی قصر دارالامارہ کے دروازہ پر اکٹھے ہوکر آئے جب
ابن زیاد نے جھگڑا سنا قاضی شریح سے کہا نکلکر انکو کہدے کہ مین نے ہانی کو اسلیے بند کیا ہے کہ
اس سے مسلم کی خبر پوچھون مجھ سے کوئی تکلیف اسکو نہین پہونچے گی ۔ لوگ سنکر متفرق
ہوگئے جب مسلم کو ہانی کے قید ہونے کی خبر لگی کوفہ کے چالیس ہزار مرد اسکے پاس جمع ہوگئے اور مسلم
سوار ہوئے اسوقت قصر مین ابن زیاد کے پاس اکابر کوفہ جمع تھے اس نے انکو حکم دیا کہ اپنے اپنے قبیلہ
سے باتین کرکے انکو لوٹا دو وہ انکو تسلی دینے لگے شام کیوقت مسلم کے پاس چند نفر کے سوا کوئی باقی نہ تھا
جب اندھیرا ہوگیا تو وہ بھی جاتے رہے اور مسلم اکیلے رہ گئے رات کو راہ مین بھٹک کر ایک عورت
کے دروازہ پر پہونچے اس عورت سے کہا مجھے پانی پلا اس نے پانی پلایا اور کہا اے بندہ خدا
تم پریشان معلوم ہوتے ہو تمہارا کیا حال ہے آپنے کہا مین مسلم ہون آیا تیرے پاس آنے کی جگہ ہے
اس عورت نے کہا ہان اپ اندر آسیے آپ اندر گئے اس عورت کا ایک بیٹا تھا جو محمد بن اشعث کی غلامی
کیا کرتا تھا ۔ اس نے جاکر محمد بن اشعث کو خبر پہنچائی ۔ ناگہان مسلم کیا دیکھتے ہین کہ تمام گھر کا لوگون نے
محاصرہ کرلیا ہے جب مسلم نے یہ دیکھا اپنی تلوار کھینچکر باہر نکلے اور جنگ کرنے لگے محمد بن اشعث نے ان کو
امان دیکر ہاتھ پکڑ لیا ۔ اور ہمراہ لیکر ابن زیاد کے پاس آیا ۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ انکو قصر کی چھت پر لیجاؤ
لوگون نے چھت پر چڑھاکر انکو شہید کیا اور ہانی بن عروہ کو بھی مار ڈالا اور دونو کی نعش کو لٹکوا دیا یہ خبر جناب
امام حسین علیہ السلام کو نہ ملی جب تک کہ وہ قادسیہ سے تین میل پر پہونچ گئے ۔ آپ سے حر بن یزید التمیمی ملا
اور عرض کیا آپ واپس تشریف لیجاوین اور انکو مسلم کے شہید ہونے سے آگاہ کیا حضرت کو ۔ کا سب ساداتِ بنی
مسلم بن عقیل کے بھائی بھی ہمراہ تھے ۔ انھون نے کہا جب تک کہ ہم بدلا نہ لین یا قتل نہ ہوجائین واللہ ہم ہرگز

نہیں جا سکیں گے۔ ابن زیاد نے انکے لیے فوج تیار کی ہوئی تھی جہان سے کربلا مین آملی اس فوج کا امیر عمر بن سعد ابن ابی وقاص تھا ابن زیاد نے ری کی حکومت کا اس سے وعدہ کیا تھا کہ جناب امام حسین علیہ السلام سے جنگ کرنیکے بعد اس ملک کا اسکو حاکم کیا جائیگا جناب امام حسین علیہ السلام نے اس سے بیان فرمایا کہ تین باتون مین سے ایک بات کو اختیار کرے یا تو ہمین کسی قلعہ تک پہونچ جانے دے۔ یا ہم مدینہ طیبہ کو لوٹ جائین یا ہم یزید کے پاس پہونچا دے۔ عمر بن سعد نے پہلی شرط کو قبول کیا اور ابن زیاد کو لکھ بھیجا ابن زیاد نے جواب مین لکھا مین قبول نہین کرتا حسین کا ہاتھ میرے ہاتھ مین دیا جانا چاہیے جناب امام حسین علیہ السلام نے اسکو قبول نہ فرمایا۔ اس بات پر جنگ شروع ہو گئی اور آپ کے ساتھ تمام آپکے اصحاب شہید ہو گئے ان مین آپ کے اہل بیت کے سترہ جوان تھے آپ سب سے آخر مین شہید ہوئے آپکا سر اقدس ابن زیاد کے پاس لائے ابن زیاد نے اسکو اور آپکے اہل بیت کو یزید کے پاس بھیجدیا۔ ان مین جناب علی بن حسین علیہ السلام مریض تھے۔ اور جناب کی پھوپی حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام بھی تھین یزید نے انکو مدینہ منورہ مین بھیجدیا۔

(۳) وقتلہ سنان بن انس النخعی وقال قتلہ رجل من بنی مذحج وقیل قتلہ شمر بن ذی الجوشن وکان شمر ابرص واجھز خولی بن یزید الاصبحی من حمیر برأسہ واتی بہ الی بن زیاد (استیعاب) جناب امام حسین علیہ السلام کو سنان بن انس نخعی نے قتل کیا ہے بعض یہ کہتے ہین کہ بنی مذحج کے ایک آدمی نے بعض کہتے ہین شمر بن ذی الجوشن نے قتل کیا ہے اور شمر برص وار تھا۔ اور خولی بن یزید الاصبحی آپکا سر اقدس نیزہ پر چڑھا کر ابن زیاد کے پاس لایا تھا۔

(۴) واختلف فی سن الحسین یوم قتلہ فقیل قتل وھو ابن سبع وخمسین وقیل قتل وھو ابن ثمان وخمسین (استیعاب) آپ کے سن مبارک مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ شہادت کے وقت ستاون برس کے تھے بعض اٹھاون برس بیان کرتے ہین۔

(۵) عن ھلال بن نافع انہ قال کنت واقفا مع عمرو بن سعد اذ جاء الصائح وقال ابشر ایھا الامیر فقد قتل الحسین فواللہ ما رأیت قتیلا مضمخا بدمہ احسن منہ ولا انور وجھا ولقد شغلنی نور وجہہ وجمالہ عن الفکرۃ فی قتلہ ثم حصرت ما فی بدنہ من جراح السیف والرماح والنبال فوجدتھم مائۃ وعشرین جرحا (نور العین فی مشھد الحسین) ہلال بن نافع کہتا ہے کہ مین عمرو بن سعد کے پاس کھڑا ہوا باتین کر رہا تھا کہ ایک چلاتا ہوا آیا اے امیر بشارت ہو حسین مارے گئے ہلال کہتا ہے خدا کی قسم ہے مینے کسی قتیل کو خون مین تھڑا ہوا انکی مانند نہین دیکھا اور باوجود

اسکے چہرہ کا نور و جمال آسمان کیطرف صعود کر رہا تھا۔ پھر مینے لنکے جسد اطہر کے زخموں کا شمار کیا جو تلوار وں سے اور نیزوں پھر اور تیروں سے لگے تھے کل ایک سو بیس زخم تھے +

(۶) انه قتل على رأس احدى وستين يوم الجمعة وقيل يوم السبت وهو يوم عاشوراء من المحرم بكربلاء من ارض العراق (اسد الغابه) جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت سنہ ۶۱ ہجری کے ابتدا مین جمعہ کے دن ہوئی ہے اور بعض کہتے ہین کہ ہفتہ کے دن ہوی ہے دسوین محرم کو کربلا کے میدان مین جو ملک عراق مین واقع ہے +

(۷) عن حبيب بن ثابت قال لما اصيب الحسين قال زيد بن ارقم بباب المسجد افعلتموها اشهد انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انى استودعتكها وصالح المؤمنين فقيل لابن زياد ان زيد بن ارقم قال كذا وكذا فقال ذاك شيخ قد ذهب عقله (اخرجه الطبرانى فى الكبير) حبیب بن ثابت کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید ہوگئے زید بن ارقم نے مسجد کے دروازہ مین بیان کیا کہ ای تمنے یہ کیا فعل کیا ہے میں گواہی دیتا ہون کہ مینے آنحضرت صلعم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ ای پروردگار مین انکو اور صالح المومنین کو تیرے سپرد کرتا ہون جب یہ بات ابن زیاد سے بیان کی گئی زید بن ارقم یون کہتے ہین وہ کہنے لگا یہ سبب بڑھاپے انکی عقل جاتی رہی ہے ۔

جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر جنات کا نوحہ

(۱) عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة تنوح على الحسين وهى تقول ؎ مسح النبى جبينه ـ فله بريق فى الخدود ـ وابواه فى عليا قريش ـ وجده خير الجدود (اخرجه ابو نعيم) حبیب بن ثابت کہتی ہین کہ مینے پریون کو جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر روتے سنا ہے کہ کہتی تہین ـ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے ماتہے کو چوما ہے انکے رخساروں مین چمک ہتی ـ انکے مان باپ قریش کے بزرگ تھے ـ انکے نانا سب ناناؤن سے بہتر تھے +

(۲) عن ام سلمة قلما كانت ليلة قتل الحسين سمعت قائلا يقول ؎ ايها القاتلون جهلا حسينا + ابشروا بالعذاب والتنكيل + قد لعنتم على لسان ابن داؤد + وموسى وحامل الانجيل (رواه معرقه) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے امام حسین علیہ السلام کی شب شہادت مین ایک کہنے والے کو کہتے ہوے سنا ہے ـ کہ اے جہالت سے امام حسین کے قتل کرنے والو تمکو عذاب اور خواری کی بشارت ہو ـ تمپر لعنت ڈالی جاچکی ہے سلیمان ابن داؤد کی اور موسی اور حامل انجیل یعنے عیسی کی

قال الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة وزاد ابو يعلى وابن حبان والحاكم فی روایتهم عن
ابی سعید وابو نعیم عن علی والطبرانی عن کلیهما الا ابنی خالة عیسی بن مریم ویحیی بن زکریا و
زاد ابن ماجة عن ابن عمر والحاکم عنه وعن ابن مسعود والطبرانی عن مالک بن الحویرث والدیلمی
عن انس وابن عساکر عن علی وابن عمر بعد قوله صلی الله علیه وسلم اهل الجنة وابوهما خیر منهما
وفی الطبرانی عن حذیفة وابوهما افضل منهما وفی روایة الطبرانی عن اسامة بعد قوله
صلی الله علیه وسلم اهل الجنة اللهم انی احبهما فاحبهما وعند ابن عساکر من احبهما فقد احبنی
ومن ابغضهما فقد ابغضنی والدیلمی عن ابی هریرة من احب الحسن والحسین فقد احبنی و
من ابغضهما فقد ابغضنی امام نسائی اور رویانی اور ضیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی ابو سعید
او سا امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان دونو صحابیوں سے اور ابن ماجہ ابن عمر سے اور ابن عدی عبد اللہ
بن مسعودؓ سے اور حاکم چاروں صاحبوں سے اور ابو نعیم جناب علی علیہ السلام سے اور طبرانی ان سے
اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور جابر اور براء بن عازب اور اسامہ بن زید اور
مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالے عنہم سے اور دیلمی انسؓ اور ابن عساکر جناب علی اور انکے فرزند
ارجمند جناب حسن اور ام المومنین جناب عائشہ او سا ابن عمر اور ابن عباس اور ابی ریشہ سے اور ابن
النجار ابی ہریرہ اور جناب امام حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور ابو یعلی اور ابن حبان اور
حاکم نے اپنی روایت مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اور ابو نعیم نے جناب علی سے اور طبرانی نے
دونون صاحبون سے روایت کرتے مین یہ الفاظ زیادہ کیے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ بھی فرمایا کہ سوا میری خالہ کے بیٹون عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا کے اور ابن ماجہ نے ابن عمر
سے اور حاکم نے ان سے اور ابن مسعود سے اور طبرانی نے مالک بن حویرث سے اور دیلمی نے
انس سے اور ابن عساکر نے جناب امیر علیہ السلام اور ابن عمر سے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول مبارک کے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا او سان دونون کا یعنے امام حسنین کا
والد ماجد ان سے بہتر ہے۔ اور طبرانی نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انکے والدین ان سے افضل
ہین۔ اور ایک روایت مین طبرانی نے جو اسامہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اس مین بعد لفظ اہل
جنت کے یہ الفاظ روایت کیے ہین کہ اے میرے پروردگار مین ان دونون سے محبت رکھتا ہون
تو بھی ان دونو سے محبت رکھ۔ اور ابن عساکر کے نزدیک یہ الفاظ مروی ہین کہ آپ نے فرمایا جو

جو شخص کہ ان دونوں سے محبت کرے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو کوئی ان سے بغض رکھے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور دیلمی نے ابوہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ جو شخص حسن و حسین سے محبت کرتا ہے اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ◆

(۴) عن فاطمة علیها السلام قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما الحسن فله هیبتی و سوددی واما الحسین فان له جرأتی وجودی (اخرجه الطبرانی) جناب سیدہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن میں میری ہیبت اور پیشوائی ہے اور حسین میں میری جرات اور میرا جود ہے ◆

(۵) عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحسن والحسین هما ریحانتای فی الدنیا (اخرجه الترمذی) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول کے پودے ہیں ◆

(۶) عن ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان ابنی هذین ریحانتی من الدنیا (اخرجه ابن عدی وابن عساکر) ابی بکرہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونو میرے بیٹے تمام دنیا میں سے میرے دو پھول کے پودے ہیں ◆

(۷) عن انس بن مالك قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن والحسین ینقلبان علی بطنه ویقول هما ریحانتای من هذه الامة (اخرجه النسائی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور جناب حسن و حسین علیہما السلام آپکے بطن مبارک پر لیٹ رہے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میری امت سے یہ میرے دونوں پھول کے پودے ہیں ◆

(۸) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احب الحسن والحسین احببته ومن احببته احبه الله ومن ابغضهما ابغضته ومن ابغضته ابغضه الله (اخرجه الطبرانی فی مسند سلمان) سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے دوست رکھا جناب حسن اور حسین کو دوست رکھا میں نے اسکو اور جسکو دوست رکھا میں نے دوست رکھا اسکو اللہ نے اور جس نے دشمن جانا ان دونوں کو دشمن جانا میں نے اسکو اور جسکو دشمن جانا میں نے دشمن جانا اس کو اللہ تعالے نے ◆

(۹) عن ابی نعیم قال کنت عند ابن عمر فاتاه رجل من اهل العراق یسأله عن دم البعوضة یصیب الثوب فقال ابن عمر انظر والی هذا یسأل عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله صلی الله

علیہ سلم وقد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم الحسن والحسین ھما ریحانتای من الدنیا اخرجہ النسائی والدیلمی) ابونعیم کہتے ہین کہ مین ابن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عراق کے آدمی نے آکر ان سے مچھر کے خون کی نسبت پوچھا کہ اگر کپڑے کو لگجائے تو اسکا کیا حکم ہے - ابن عمر نے کہا کہ اس آدمی کیطرف دیکھو کہ مچھر کے خون کی نسبت پوچھتا ہے حالانکہ ان لوگون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کے بیٹے کو قتل کیا ہے اور بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم سے سنا ہے کہ حسن اور حسین دونو دنیا سے میرے لیے پھول کے دو پودے ہین *

(۹) عن ابی ایوب الانصاری قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین یلعبان بین یدیہ فقلت اتحبہما یا رسول اللہ قال وکیف لا احبہما وھما ریحانتای من الدنیا اخرجہ الطبرانی والضیا) ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین گیا اور جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام حضور کے سامنے کھیل رہے تھے مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان سے محبت رکھتے ہین آپ نے فرمایا مین کیونکر ان سے محبت نکرون - اور حالانکہ یہ دونون اس دنیا سے میرے دو نئے پھولون کے پودے ہین *

(۱۰) عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ قال طرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم لیلۃ لبعض الحاجۃ فخرج وھو مشتمل علی شئ ولا ادری ماھو فلما فرغت من حاجتی قلت ما ھذا الذی انت مشتمل علیہ فکشف فاذا الحسن والحسین - فقال ھذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انک تعلم انی احبہما فاحبہما اخرجہ الترمذی والنسائی والطبرانی) اسامہ بن زید ابن حارثہ کہتے ہین کہ ایک رات مینا ایک کی حاجت کے لیے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹائی حضور برآمد ہوئے حضور کی گود مین کوئی چیز معلوم ہوتی تھی مین نہین جانتا تھا کہ کیا چیز ہے جب مین اپنی ضرورت کو عرض کر چکا تو مینے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی گود مین کیا ہے آپنے اپنی ردا کو کھولدیا جناب امام حسن اور حسین گود مین تھے آپنے ارشاد فرمایا یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہین سلئے خدا تو جانتا ہے کہ مین انکو پیار کرتا ہون تو بھی ان سے پیار کر *

(۱۱) عن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملھما ووضعھما بین

يلبسه ثم قال صدق الله ورسوله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما (اخرجه احمد والترمذي وابن ماجة وابن داؤد والنسائي وابن حبان والحاكم) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام گرتے پڑتے تشریف لائے اُنکو گلیمین سرخ کرتے تھے حضور اُنکو دیکھکر منبر سے نیچے اتر آئے اور اُنکو اُٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے سچ کہا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہین۔ مینے ان لڑکون کو چلتے اور گرتے پڑتے دیکھا اور مجھہ مین صبر نرہا یہانتک کہ مینے اپنی بات کو کاٹکر اُنکو اُٹھا لیا

(۱۲) عن عقبة بن عامر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سيفا العرش وليسا بمعلقين (اخرجه الطبراني) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو عرش کی شمشیرین ہین کہ معلق نہین ۔

(۱۳) عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحسن والحسين سبطان من الاسباط (اخرجه البخاري والترمذي وابن ماجة) یعلی بن مرہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ حسن اور حسین دو سبط ہین اسباط مین سے ۔

(۱۴) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احب اهل بيتي الى الحسن والحسين (اخرجه الترمذي) انس کہتے ہین کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب اہل بیت کہ مجھے زیادہ تر پیارے حسن اور حسین ہین ۔

(۱۵) عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب الحسن والحسين فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني (اخرجه احمد وابن ماجة والحاكم والديلمي) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے حسن اور حسین سے پیار کیا اس نے مجھ سے پیار کیا اور جسنے ان سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ۔

(۱۶) عن ابي هريرة قال وقف رسول الله صلى الله عليه وسلم على بيت فاطمة فخرج اليه الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فرقى على عاتقه وخرج الآخر الحسن او الحسين فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحبا بك ارق بابيك انت عين البقة واخذ باصبعيه فاستوى على عاتقه الاخر واخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم باقفيتهما حتى وضع افواههما على فيه ثم قال اللهم اني احبهما فاحبهما واحب من احبهما

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ کے دروازے پر کھڑے ہوگئے اتنے مین امام حسن یا امام حسین باہر نکلے حضرت نے ان سے ارشاد کیا اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو پس وہ صاحبزادہ حضرت کی دونو انگلیان پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہو گیا اتنے مین دوسرا صاحبزادہ نکلا آیا حضرت نے اس سے بھی فرمایا شاباش اے میری آنکھون کی ٹھنڈک آ اپنے باپ کے کاندہے پر سوار ہو۔ پس وہ صاحبزادہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونون انگلیان پکڑ کر دوش اقدس پر سوار ہوگیا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی گردن کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنا منہ انکے منہ پر رکھکر فرمایا اے اللہ مین ان کو دوست رکھتا ہون۔ تو بھی ان کو دوست رکھہ۔ اور دوست رکھہ اس شخص کو جو انھین دوست رکھے ✤

(۱۷) عن ابی ھریرۃ قال دخل التیمی الاقرع بن حابس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ یقبل اما حسنا واما حسینا فقال تقبلھما ولی عشرۃ من الولد ما قبلت واحدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لا یرحم لا یرحم (اخرجہ ابو حاتم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تیمی اقرع ابن حابس جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو دیکھا کہ کبھی حسن اور کبھی حسین علیہما السلام کو چوم رہے ہین کہنے لگا آپ ان دونون کو چومتے ہین اور باوجودیکہ میرے دس بچے ہین مین ایک کو بھی نہین چومتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نہین رحم کرتا انہین رحم کیا جاتا۔

(۱۸) عن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی والحسن والحسین یثوثبان علی ظھرہ فیباعدھما الناس فقال صلی اللہ علیہ وسلم دعوھما بابی ھما وامی من احبنی فلیحب ھذین (اخرجہ ابو حاتم والنسائی والحافظ الدمشقی والدیلمی وابن السری) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور حسن وحسین علیہما السلام آپ کی پشت مبارک پر کودا کرتے تھے ایک دفعہ لوگون نے انکو ہٹا دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو میری مان اور میرا باپ انپر تصدق ہون جو کوئی مجھے پیار کرتا ہے چاہیے کہ انسے پیار کرے ✤

(۱۹) عن اسرائیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب الحسن او الحسین فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ۔ وعن ابی ھریرۃ مثلہ (اخرجہ ابن حرب الطائی والحافظ السلفی وابو الطاہر المخلص) اسرائیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے جناب رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

حسن اور حسین کو پیار کریگا مجھ سے پیار کریگا۔ اور جس نے انسے بغض کیا مجھ سے بغض کیا۔ ابوہریرہ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے +

(۱۹) عن ابی هریرة قال کنا نصلی مع النبی صلی الله علیه وسلم العشاء فاذا سجد وثب الحسن والحسین علی ظهره فاذا رفع رأسه اخذهما بیده من خلفه اخذا رفیقا فیضعهما علی الارض فاذا عاد عادا حتی قضی صلوته فاقعدهما علی فخذیهما (رواه احمد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشا میں شریک تھے جب سرور دین پناہ نے سجدہ کیا حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے جب جناب نے سر اٹھایا تو ان دونو صاحبزادوں کو اپنے دست مبارک سے آہستہ اپنے پیچھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور جب پھر حضور سجدے کو لوٹے تو وہ دونوں صاحبزادے پھر حضور کی پشت اقدس پر سوار ہو گئے یہانتک کہ حضور نے نماز کو ادا کیا اور انہ دونوں کو اپنی زانو پر بٹھا لیا +

(۲۰) عن انس بن مالك قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل لیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فرای الحسن والحسین یرکبان علی عنقه مرة ویرکبان علی ظهره مرة ویمران بین یدیه وخلفه فلما فرغ صلی الله علیه وسلم قال له الرجل ما یقطعان الصلوة فغضب النبی صلی الله علیه وسلم وقال ناولنی عهدك فاخذه فمزقه ثم قال من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ولا انا منه (اخرجه الغسانی وابن ابی الفراتی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے واسطے پروانہ لکھا ہوا تھا وہ حضور میں سلام کے لیے حاضر ہوا حضور سے وقت نماز میں تھے اس نے دیکھا کہ حسنین علیہما السلام کبھی آپکی گردن مبارک پر اور کبھی پشت اقدس پر سوار ہوتے ہیں اور آگے پیچھے سے ہو کر گذر جاتے ہیں جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص نے کہا ان دونو صاحبزادوں نے کیسا نماز کو خراب کیا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غضب میں آکر اس آدمی سے کہا اپنا پروانہ ہمیں دے اور اس سے وہ پروانہ لیکر پھاڑ ڈالا اور فرمایا جو کوئی ہمارے چھوٹوں پر رحم نکرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نکرے وہ ہمارا نہیں ہم اسکے نہیں ہیں

(۲۱) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سمیتهما یعنی الحسن والحسین باسم ابنی هارون شبر وشبیر (اخرجه الطبرانی فی الکبیر) سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھا انکا حسن اور حسین مانند نام دونو فرزندوں ہارون علیہ السلام کے انکا نام شبر اور شبیر تھا +

(۲۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرت ان اسمی ھذین حسنا وحسینا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان دونوں کا حسن اور حسین نام رکھنے کا حکم ہوا ہے +

(۲۲) عن ابی ھریرۃ قال کان الحسن والحسین یصطرعان بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ھن حسن فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ تقول ھن حسن فقال ان جبرئیل یقول ھن حسین (اخرجہ ابن مثنی فی معجمہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حسنین علیہما السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کشتی کر رہے تھے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے شاباش اے حسن جناب سیدہ علیہا السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ حسن کو شاباش دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حسین کو جبرئیل شاباش دیتا ہے +

(۲۳) عن ابن عباس قال بینما نحن ذات یوم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت فاطمۃ تبکی فقال لھا فداک ابوک ما تبکیک قالت ان الحسن والحسین خرجا ولا ادری این باتا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبکین فان خالقھما الطف بھما منی ومنک ثم رفع یدیہ فقال اللھم احفظھما وسلمھما فاتی جبرئیل وقال یا محمد لا تحزن فھما فی حظیرۃ بنی النجار نائمین و قد وکل اللہ بھما ملکا یحفظھما فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ اصحابہ حتی اتی الحظیرۃ فاذا ھما متعنقان نائمین واذا الملک الموکل بھما قد جعل احد جناحیہ تحتھما والاخر فوقھما یظلھما فاکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیھما یقبلھما حتی انتبھا من نومھما ثم جعل الحسن علی عاتقہ الایمن والحسین علی عاتقہ الایسر فتلقاہ ابوبکر فقال یا رسول اللہ ناولنی احد الصبیین احملہ عنک فقال نعم المطی مطیھما ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منھما حتی اتی المسجد فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قدمیہ وھما علی عاتقیہ ثم قال معاشر المسلمین الا ادلکم علی خیر الناس جدا وجدۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین جدھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین وجدتھما خدیجۃ بنت خویلد سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا ادلکم علی خیر الناس ابا وامّا قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین ابوھما علی وامھما فاطمۃ سیدۃ نساء العالمین الا ادلکم علی خیر الناس عما وعمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین عمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما ام ھانی بنت ابی طالب الا ادلکم علی خیر الناس خالا وخالۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الحسن والحسین خالھما القاسم بن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم وخالتهما زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللهم انك تعلم ان الحسن والحسین
فی الجنۃ ومن احبهما فی الجنۃ ومن ابغضهما فی النار (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تہے کہ ناگہان جناب سیدہ
علیہا السلام روتی ہوئین تشریف لائین حضور نے اُنسے فرمایا تیرا باپ تجہ پر فدا ہو تم کیون روتی ہو عرض
کیا کہ حسنین گہر سے نکل گئے ہین نہین معلوم کہان سو گئے ہین حضور نے فرمایا انکا خالق انپر تجہ سے
اور مجہ سے زیادہ مہربان ہے پہر ہاتہ اٹہا کر آپنے دعا کی اے میرے پروردگار انکی حفاظت فرما اور انکو
سلامت رکہہ پس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد آپ غمگین نہون وہ دونو حظیرہ بنی نجار مین سو
گئے ہین خدا تعالے نے انپر ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ انکی حفاظت کرے پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ و
سلم اپنے اصحاب کرام کے ساتہ اٹہ کہڑے ہوئے اور حظیرہ مین تشریف لائے اور حسنین علیہما السلام کو ایک
دوسرے کے ساتہ لپٹا ہوا اور سوتا ہوا دیکہا اور وہ فرشتہ جو انپر موکل ہے اس نے اپنا ایک بازو انکے
نیچے بچہایا ہوا ہے اور ایک بازو کا انپر سایہ کیا ہوا ہے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہک کر ان کو
چوما اور جگایا پہر جناب حسن کو دا ہنے کندہے پر اور جناب حسین بائین کندہے پر سوار کیا ابوبکر رضی
اللہ عنہ رستے مین ملے انہون نے عرض کیا یا رسول مجہے ایک صاحبزادہ کو دیدین کہ مین اٹہالون
آپنے فرمایا نہایت عمدہ ہے سواری انکی اور وہ نہایت عمدہ سوار ہین ۔ اور ان کا باپ انسے بہتر ہے پہر آپ
مسجد مین تشریف لائے اور دونون پاؤن پر کہڑے ہو گئے ۔ اور وہ دونون صاحبزادے آپکے کندہون پر
سوار تہے ۔ آپنے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانان مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون کے
ازروی دادا اور دادی کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور بیان فرماوین آپنے فرمایا وہ
حسن اور حسین ہین کہ انکا دادا خدا کا رسول انبیون کا ختم کرنیوالا ہے اور انکی دادی ام المومنین خدیجہ
بنت خویلد اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے پہر فرمایا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب
آدمیون کے ازروی باپ اور مان کے بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین
کہ ان کا باپ علی بن ابی طالب ہے اور انکی مان فاطمہ ہے جو سب دنیا کی عورتون کی سردار ہین پہر ارشاد
کیا کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو سب آدمیون سے ازروی چچا اور پہپی کے بہتر ہین لوگون نے
عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ انکے چچا جعفر طیار ہین اور انکی پہپی ام ہانی
بنت ابی طالب [illegible] کہ مین تمکو آگاہ کرون ان دو شخصون سے جو ازروی ماموں اور خالہ کے سب سے
بہتر ہین لوگون نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ حسن اور حسین ہین کہ ماموں انکا قاسم بن محمد

صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور خالہ انکی زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پہر آپنے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ حسن اور حسین جنت مین ہونگے اور جو کوی ان سے محبت کریگا وہ بہی جنت میں ہوگا اور جو کوی انسے بغض کریگا وہ دوزخ مین ہوگا۔

(۲۲) عن جابر قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی والحسن والحسین علی ظھرہ وھو یقول نعم الجمل جملکما (اخرجہ النسائی) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین جناب رسالتمآب صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الامجاد کے حضور مین گیا آپ اسوقت نماز پڑہ رہے تہے اور جناب حسنین علیہما السلام حضور کی پشت مبارک پر چڑہے ہوئے تہے۔ آپنے فرمایا کیا اچہا ہے تمہارا اونٹ

(۲۳) عن سلمان قال کنا حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت ام ایمن فقالت یا رسول اللہ لقد ضل الحسن والحسین قال وذلک زاد النہار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا واطلبوا ابنی قال واخذ کل رجل تجاہ وجہہ واخذت نحو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تزل حتی اتی سفح جبل واذا الحسن والحسین ملتزق کل واحد منہما صاحبہ واذا شجاع قائم علی ذنبہ یخرج من فیہ شبہ النار فاسرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسرع مخاطبا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انساب فدخل فی بعض الاجحرۃ ثم اتاھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافرق بینہما ومسح وجوھہما وقال بابی وامی انتما اکرمکما علی اللہ تعالی ثم حمل احدھما علی عاتقہ الایمن و الآخر علی عاتقہ الایسر فقلت طوبی لکما نعم المطیۃ مطیتکما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکبان ھما وابوھما خیر منہما (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید الحسن) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک وقت ہم جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہے ہوئے تہے اتنے مین ام ایمن نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ دن بہت آگیا ہے حسنین کہین گم ہوگئے ہین حضرت نے فرمایا میرے بچون کو تلاش کرو ہر ایک نے اپنی ناک کی سیدہ پکڑلی مین حضرت کے ساتہہ ہوگیا۔ ہم ایک پہاڑ کے نیچے پہونچے حسنین علیہما السلام کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوے سوتا پایا اور ایک سانپ کو انپر سایہ کیے ہوئے دیکہا جسکے مونہہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تہے حضرت اس کی طرف دوڑے اور وہ حضرت کی طرف دوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ باتین کرنے لگا پہر وہ لوٹ کر ایک سوراخ مین گہس گیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑہ کر ان کو جدا کیا اور ان کے چہرہ کا غبار پونچہا اور فرمایا میرے مان باپ تم پر فدا ہون تم خدا کے بڑے پیارے ہو۔ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو ایک کاندہے اور دوسرے

دوسرے کاندہے پر اٹھا لیا میں نے کہا اے صاحبزادو تمہیں مبارک ہو تمہاری سواری کیا اچھی ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ سوار بھی تو اچھے ہیں اور ان کے ماں باپ ان سے بہتر ہیں *

(۲۴) عن ابن عباس قال لما فتح اللہ المدائن علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر عمر بن الخطاب بالانطاع فبسطت فی المسجد فاول من بدء الیہ الحسن فقال یا امیر المؤمنین اعطنی حقی بما افاء اللہ علی المسلمین فقال عمر بالرحب والکرامۃ فامر لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ الحسین فامر لہ بالف درھم ثم انصرف فبدر الیہ عبداللہ بن عمر فامر لہ بخمسمائۃ درھم فقال لہ یا امیر المؤمنین انا رجل مشتد اضرب بالسیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین طفلان یدرجان فی سکک المدینۃ تعطیھم الف الف درھم وتعطینی خمسمائۃ قال عمر نعم اذھب فاتنی باب کابیھما وام کامھما وجد کجدھما وجدۃ کجدتھما وعم کعمھما وعمۃ کعمتھما وخال کخالھما فانک لا تاتینی بہ اما ابوھما فعلی المرتضی وامھما فاطمۃ الزھراء وجدھما محمد مصطفے وجدتھما خدیجۃ الکبری وعمھما جعفر بن ابی طالب وعمتھما ام ھانی بنت ابی طالب وخالتھما رقیۃ وام کلثوم بنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخالھما ابراھیم ۔ اخرجہ ابو سعید السمان

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر مدائن کو فتح کیا جناب عمر نے غنیمت کے مال کی تقسیم کرنے کا حکم دیا سب سے پہلے جناب امام حسن علیہ السلام انکے پاس تشریف لائے اور کہا اے امیر المومنین ہمارا حق دیجیے اس چیز سے جو کہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کے لیے فتح کی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بزرگی سے اور کرامت سے لیں جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے ہزار درہم کا حکم دیا جب وہ لوٹے تو جناب امام حسین علیہ السلام تشریف لائے جناب عمر نے انکو لیے بھی ہزار درہم کا حکم دیا جب وہ لوٹے تو عبداللہ بن عمر انکے پاس آئے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے انکے لیے پانسو درہم کا حکم دیا عبداللہ بن عمر کہنے لگے یا امیر المومنین میں مضبوط آدمی ہوں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تلوار سے لڑا تہا اور حسن اور حسین لڑکے تھے اور مدینہ کے بازاروں میں کہیلا کرتے تھے آپ نے انکو ہزار ہزار درہم اور مجھکو پانسو درہم دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں جا اور میرے پاس انکے باپ جیسا باپ اور انکی ماں جیسی ماں اور انکے دادا جیسا دادا اور انکی دادی جیسی دادی اور انکے چچا جیسا چچا اور انکی پہپی جیسی پہپی اور انکی ماموں جیسا ماموں اور انکے خالہ جیسی خالہ لیکر آ ۔ تو ہرگز نہیں لا سکیگا ۔ انکا باپ علی مرتضی

انکی ماں فاطمہ زہرا ہے انکے جد امحمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انکی جدہ کریمہ جناب ام المومنین خدیجہ کبریٰ ہیں انکے چچا جعفر طیار اور انکی پھپی ام ہانی بنت ابی طالب اور انکی خالہ رقیہ اور ام کلثوم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ ان اور ابراہیم علیہ السلام انکے ماموں ہیں ؂

اہل عبا علیہم السلام کے فضائل کا بیان

(۱) عن انس بن مالك قال فی قوله تعالی مرج البحرين يلتقيان قال علی وفاطمة يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين (اخرجه صاحب كتاب الدرر) انس بن مالک اس آیت کریمہ کی تفسیر میں کہ دو دریا باہم ملتے ہیں فرماتے ہیں کہ دو دریا سے مراد جناب علی اور فاطمہ ہیں اور دوسری آیت کریمہ جسکے معنے یہ ہیں کہ نکالے ہیں انسے موتی اور مونگا کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ ان سے مراد حسن اور حسین ہیں ؂

(۲) عن علی قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم ان اول من يدخل الجنة انا وانت وفاطمة والحسن والحسين قلت فمحبونا قال من ورائكم (اخرجه ابن سعد والحاكم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اول جنت میں میں داخل ہونگا پھر یا علی تم اور پھر فاطمہ اور حسن اور حسین میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے محب آپنے فرمایا تمہارے پیچھے ؂

(۳) عن ابی هريرة قال نظر رسول الله صلے الله علیہ وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسين فقال انا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم (اخرجه احمد والطبرانی والحاكم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نگاہ فرما کر کہا میں لڑنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے۔ اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے ؂

(۴) عن زيد بن ارقم قال نظر رسول الله صلے الله علیہ وسلم الی علی وفاطمة والحسن والحسين فقال انا حرب لمن حاربهم وسلم لمن سالمهم (اخرجه الترمذی والطبرانی فی الكبير) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کیطرف نظر فرما کر ارشاد کیا میں جنگ کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنیوالا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے ؂

(۵) عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیم خیمہ وھو متکی علی قوس عربیۃ وفی الخیمۃ علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال یامعشر المسلمین انا سلم لمن سالم اھل ھذہ الخیمۃ وحرب لمن حاربھم وولی لمن والاھم لایحبھم الاسعید الجد طیب المولد ولا یبغضھم الاشقی الجد ردی الولادۃ نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میںنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خیمہ برپا کرتے ہوے دیکھا اور آپ عربی کمان پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ اور خیمہ مین جناب علی اور فاطمہ اور حسین اور حسن علیہم السلام تشریف فرما تھے حضور نے ارشاد کیا اے گروہ مسلمانون کے مین اس خیمہ والون سے صلح کرنیو۔ نے کے ساتھ صلح کرنیوالا ہون اور جنگ کرنیوالون کے ساتھ جنگ کرنیوالا ہون اور اسے دوست رکھتا ہون جو انہین دوست رکھے انکو نہین دوست رکھیگا مگر نیک بخت پاک ولادت والا۔ اور انکو نہین دشمن رکھیگا مگر بد بخت ناپاک ولادت والا ✦

(۶) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ الا ابنی خالۃ عیسی بن مریم ویحیی بن ذکریا وفاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ الاما کان مریم (اخرجہ ابو یعلی وابن حبان والطبرانی والحاکم) ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین اہل جنت۔ کے جوانون کے سردار ہین مگر میری خالہ کے بیٹے عیسے بن مریم اور یحیے بن زکریا اور فاطمہ اہل جنت کی عورتون کی سردار ہے ✦

(۷) عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث اللہ الانبیاء یوم القیامۃ علی الدواب و یبعث صالحا علی ناقتہ کیما یوافق بالمؤمنین من اصحابہ المحشر ویبعث الحسن والحسین علی ناقتین من نوق الجنۃ وعلی بن ابی طالب علی ناقتی وانا علی البراق ویبعث بلال علی ناقتہ فینادی بالاذان وشاھدہ حقا حقا حتی اذا بلغ اشھد ان محمدا رسول اللہ شھد بھا جمیع الخلائق من الاولین والاخرین فقبلت ممن قبلت منہ (اخرجہ الطبرانی وابو الشیخ والحاکم والخطیب وابن عساکر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برانگیختہ کریگا اللہ قیامت کے دن انبیا علیہم السلام کو دواب پر اور صالح نبی کو انکی اونٹنی پر تاکہ وہ قیامت کے دن اپنی امت کے مومنین کے ساتھ موافقت کرین اور حسن اور حسین جنت کے ناقون پر سوار کیے جائینگے۔ اور علی بن ابیطالب میرے ناقہ پر سوار کیے جائینگے اور مین براق پر سوار ہونگا اور بلال اپنے ناقہ پر سوار کیا جائیگا۔ اور اذان مین پکاریگا اور تمام مخلوق حق حق کہکر اسکی گواہی دیگی

اور جب اشہد ان محمداً رسول اللہ کہیگا تمام اول و آخر کی خلایق اسکی شہادت دینگی پس جس بات کے سینے قبول کرنا ہوگا اس سے قبول کرونگا ✦

(۸) عن حذیفة قال قلت لامی ائتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب و اسالہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلوۃ العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفة قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلة استاذن ربہ ان یسلم علی و یبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اھل الجنة والحسن والحسین سید اشباب اھل الجنة (اخرجہ الترمذی واخرجہ احمد والنسائی وابن حبان والرویانی والحاکم باختلاف یسیر والطبرانی فی الکبیر) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مینے اپنی والدہ سے کہا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہین مین انکے ساتھ مغرب کی نماز پڑہنے جاتا ہون اور حضور نبوی سے اپنے لیے اور تمہارے لیے دعائے مغفرت چاہونگا۔ پس مین خدمت مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا۔ اور حضور کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی پہر حضرت نے عشا کی نماز پڑہی اور پہر لوٹ پڑے مینے حضرت کا اتباع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سنکر فرمایا کون ہے آیا حذیفہ ہے مینے عرض کیا ہان آپ نے فرمایا تیری کیا حاجت ہو خدا تیری اور تیری مان کی مغفرت کرے یہ ایک فرشتہ اس رات کے پہلے کبھی زمین پر نہین نازل ہوا تھا۔ اس نے اپنے پروردگار سے میرے سلام کے لیے اذن پایا ہے اور مجھکو بشارت دی ہے۔ کہ فاطمہ الجنت کی عورتون کی سردار ہین اور حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہین ✦

(۹) عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ملکا لم یکن زارنی فاستاذن اللہ فی زیارتی فبشرنی ان فاطمة سیدة نساء امتی وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنة (اخرجہ ابن عساکر) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرشتے نے میری زیارت نہین کی تھی خداوند تعالے نے اسے میری زیارت کا اذن دیا۔ اس نے مجھکو بشارت دی ہے کہ فاطمہ میری امت کی تمام عورتون کی سردار ہے اور حسن اور حسین اہل جنت کے جوانون کے سردار ہین۔

(۱۰) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان فاطمة وعلیا والحسن والحسین فی حضرات القدس فی قبة بیضاء سقفھا عرش اللہ تعالی (اخرجہ ابن عساکر) ابن عمر رضی

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہ تحقیق فاطمہ اور علی اور حسن و حسین رب العزت کی پاک درگاہ میں گنبد سفید میں ہونگے کہ جس کی سقف خدا کا عرش ہے ❖

(۱۱) عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی و فاطمۃ والحسن والحسین یوم القیمۃ فی قبۃ تحت العرش (اخرجہ الدیلمی) ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور فاطمہ اور حسنین قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک قبہ میں ہونگے ❖

(۱۲) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر رجالکم علی وخیر شبابکم الحسن والحسین وخیر نساءکم فاطمۃ (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخہما) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے سب آدمیوں میں بہتر علی ہیں۔ اور تمہارے نوجوانوں میں بہتر حسن و حسین ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ ہیں۔

(۱۳) عن ابن عمر وعلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابنای هذان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنۃ وابوهما خیر منهما (اخرجہ ابن ماجۃ عن ابن عمر والحاکم عنہ وعن ابن مسعود والطبرانی عن ابی الحویرث وابن عساکر عن ابن عمر وعلی) عبد اللہ بن عمر اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور انکا باپ ان سے بہتر ہے ❖

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین قال من احبنی واحب هذین واباهما وامهما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ (اخرجہ الترمذی والدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ماں باپ کو پیار رکھے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا ❖

(۱۵) عن علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وفاطمۃ وحسن وحسین مجتمعون ومن احبنا یوم القیامۃ فی مکان واحد ناکل ونشرب حتی یفرق بین العباد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور فاطمہ اور حسنین اور جو لوگ ہمکو دوست رکھتے ہیں ایک مکان میں مجتمع ہونگے کھائیں گے اور پئیں گے یہانتک کہ لوگ متفرق کیے جاوینگے۔ دوزخی دوزخ کے لیے۔ اور جنتی جنت کے لیے ❖

(۱۵) عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا و حمزة و علی و جعفر و الحسن و الحسین و المهدی (اخرجه ابن ماجة و الحاکم و الدیلمی) انس رضی الله عنہ کہتے ہین کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہین مین اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی ۔

(۱۶) عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول باذنی و الا صمتا انا شجرة و علی لقاحها و فاطمة حملها و الحسن و الحسین ثمارها و محبوا اهل بیت ورقها و کلنا فی الجنة حقا حقا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے الله علیہ وسلم سے مینے ان کانون کے ساتھ سنا ہے ورنہ دونون بہرے ہوجائین کہ مین درخت ہون اور علی اسکا پیوند ہے اور فاطمہ اسکا حمل ہے اور حسن اور حسین اسکے پھل ہین اور ہم اہل بیت کے محب اسکے اوراق ہین سچ سچ ہم سب جنت مین ہونگے ۔

(۱۷) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لفاطمة انی و ایاک و هذین یعنی حسنا و حسینا و هذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمة (اخرجه احمد) جناب امیر علیه السلام روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے الله علیہ وسلم جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ مین اور تم اور حسن اور حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے دن ایک مکان مین ہونگے ۔

(۱۸) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا میزان العلم و علی کفتاه و الحسن و الحسین خیوطه و فاطمة علاقته و الائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا و المبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہین کہ سرور عالم صلے الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین علم کا ترازو ہون اور علی اسکے دونون پلے ہین اور حسن اور حسین اسکی رسیان ہین اور فاطمہ اسکا علاقہ ہے اور میری امت کے امام اسکی عمود ہین کہ جس مین ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہین ۔

(۱۹) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسری بی رأیت علی باب الجنة مکتوبا بالذهب لا اله الا الله محمد حبیب الله علی ولی الله و فاطمة امة الله و الحسن و الحسین صفوة الله علی باغضیهم لعنة الله (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیه السلام کہتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلے الله علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شب معراج کو ہمین سیر کرائی گئی ہے جنت کے دروازہ پر سونے سے لکھا ہوا پایا لا اله الا الله محمد حبیب اللہ ہے علی خدا کا دوست ہے فاطمہ اسکی کنیز ہے حسن و حسین برگزیدگان خدا ہین اور انکے بغض رکھنے والون پر خدا کی لعنت ہے ۔

فائدہ

خاندان نبوت یعنی ان ذوات مقدسہ کی شان مین چار لفظ استعمال ہوئے ہین (۱) آل (۲) اہلبیت (۳) عترت (۴) ذوالقربے جنکی نسبت تفصیل کے ساتھ بحث درج ذیل ہے +

آل کی تحقیق

لغت مین آل کا لفظ خاص قرابت دارون اور گھر کے لوگون کے لیے وضع ہوا ہے اور کبھی معتقد کے رشتہ دار بھی مراد لیے جاتے ہین۔

بعض کے نزدیک آل اصل وضع مین اہل تھا (ہ) ہا ہمزہ سے بدل گیا جیسے کہ ہیہات اور ایہات مین ہا ہمزہ بدلتا ہے پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا۔ اسی لیے اسکی تصغیر (اہیل) مستعمل ہے +

کسائی امام نحو کے نزدیک اسکی تصغیر (اویل) بھی آئی ہے +

اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کے عام ہے کیونکہ محاورہ عرب مین اہل البصرہ بولا جاتا ہے نہ آل البصرہ

امام راغب مفردات مین لکھتے ہین آل اہل سے تو بنا ہے لیکن آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے اور اسماء نکرہ اور زمانہ اور مواضع کیطرف مضاف نہین ہوتا برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب مین آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل اسیطرح سے آل موضع و آل قریہ اور آل زمان بھی مستعمل نہین بجائے اسکے اہل رجل و اہل موضع اور اہل قریہ اور اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب مین شائع و ذائع ہے +

ابن عرفہ کہتے ہین کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہین جو کسی شخص کیطرف قرابت مین رجوع کرین اور یہ ماخوذ ہے لفظ اول سے کہ اسکے معنے رجوع کے ہین (کتاب الغریبین لابی عبید احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی +

ابن درید جمہرہ مین لکھتا ہے کہ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہین +

اس بات کے متعین کرنے مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہین علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک ازواج مطہرات اور جناب علی مرتضے اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آل امجاد ہین +

اور ایک گروہ نے وہ اشخاص مراد لیے ہین جنپر زکوۃ حرام ہے یعنے اولاد عبدالمطلب

تیسرے گروہ نے پیروان دین کو بھی آل مین داخل کیا ہے ۔

اور ایک گروہ نے آل سے صرف ذات جناب علی و جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو مراد لیا ہے

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں ویستعمل فیمن یختص بالانسان اختصاصاً ذاتیاً اوبقرابة قریبة او بموالاة قال آل ابراهیم وآل عمران وقال ادخلوا آل فرعون اشد العذاب وقیل آل النبی اقاربه وقیل المختص به من حیث العلم وذلک ان اهل الدین ضربان ضرب مختص بالعلم المتقن والعمل المحکم فیقال لهم آل النبی وامته وضرب یختصون بالعلم علی سبیل التقلید ویقال لهم امة محمد ولا یقال لهم آل محمد وکل آل النبی امته ولیس کل امته له آله یعنے اس لفظ کا استعمال ایسے شخص میں کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قرابت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کیوجہ سے نزدیک ہو اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف میں وارد کیا ہے اور فرمایا ہے ای آل فرعون تم سخت عذاب میں داخل ہو۔ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد لیے جاتے ہیں اور بعض لوگ ان سے بھی مراد لیتے ہیں جو علم کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور ان سے مراد دیندار لوگ ہیں جنکی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور عمل محکم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ پس وہ لوگ آل نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کہلائے جاتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ کہ بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں اور وہ محض امت کہلائے جاتے ہیں انپر آل کا اطلاق نہیں ہوتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کل آل آپ کی امت ہے۔ اور کل امت آل نہیں ؎

ابو عبیدہ نقل کرتے ہیں کہ مینے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ رہا تھا اہل مکة آل اللہ فقلنا ماتعنی بذلک قال الیسو مسلمین والمسلمون آل اللہ وانما یقال آل فلان للذین له المتبع وفی شبیه مکة لانها ام القری۔ ومثل فرعون فی الضلال واتباع قومه له فقلنا له یقال للقبیلة الرجل آل قال لا الا اهل بیته خاصة انتهی یعنے اہل مکہ خدا کی آل ہیں ہمنے اس سے پوچھا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے وہ کہنے لگا کیا یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اور مسلمان خدا کی آل ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی تو اس سے اسکے متبعین مراد ہوتے ہیں مکہ بھی اسی کے شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القرے ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فرعون کے متبعین کو گمراہی میں اسکی آل کہا گیا ہے۔ ہمنے کہا کہ کیا کسی آدمی کے قبیلہ کو اسکی آل کہا جاتا ہے وہ بولا نہیں بلکہ اسکے گھر کے لوگوں کو خاصکر اسکی آل کہا جاتا ہے۔

اسی کی موید وہ حدیث ہے جسکو کہ امام بغوی نے شرح السنة میں لکھا ہے عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال لقینی کعب بن عجرة قال الا اهدی لک هدیة سمعتها من رسول اللہ صلی اللہ علیه

فقمت بلی صدھا الی فقال سالنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف الصلوۃ علیکم اھل البیت قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (رواہ اخرجہ البخاری) عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ مجھ سے کعب بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا بیان فرمایئے کعب کہنے لگے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اہل بیت پر کس طرح سے درود بھیجنا چاہیے آپنے فرمایا کہ تم اس طرح سے پڑھا کرو کہ اے پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جس طرح سے کہ تونے رحمت نازل کی ہے حضرت ابراہیم پر اور انکی آل پر اور برکت دے محمد اور آل محمد کو جس طرح کہ تو نے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو تو ہی ہے ستودہ بزرگ ❖

کمال الدین بن طلحہ شافعی رح مطالب السول میں سے حدیث کو درج کرکے لکھتے ہیں فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فسر احدھما بالاخر وامفسر والمفسر بہ سوا فی المعنی فیکون الال اھل بیتہ واھل بیتہ الہ فیتحد ان فی المعنی ویکشف حقیقۃ ذلک ان الال اھل (الخ) یعنے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک کو دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے اور مفسر اور مفسر بہ معنے میں برابر ہیں پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل آپکے اہل بیت ہیں اور اہلبیت آل ہیں پس یہ دونوں معنے میں متحد ہیں اور اسکی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل بمعنی اہل ہے اس تقریر سے یہ امر تو ثابت ہوگیا کہ آل سے مراد اہل بیت ہے اب رہا یہ امر کہ آل اور اہلبیت سے کون کون ذوات مقدسہ مراد ہیں پس حدیث مندرجہ ذیل اسکی تعیین کے لیے کافی ثبوت ہے ❖

عن شھر بن حوشب عن ام سلمۃ قالت ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک وابنیک فجاءت بھم فالقی علیھم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کساء ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علی آل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وآل ابراھیم انک حمید مجید (اخرجہ البیھقی) شہر بن حوشب جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا اپنے خاوند اور دونوں بیٹوں کو ہمارے پاس لے آو جب وہ اپنے ہمراہ لائیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انپر اپنی چادر اڑھادی اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت انپر نازل کر جیسے کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہے بیشک تو ہے ستودہ اور برگزیدہ ❖

دوسرا فریق اپنے قول کی تائید میں حدیث کو پیش کرتا ہے جسکی سند صحیح ہونے پر مسلم اور نسائی اور ابو داود نے اتفاق کیا ہے ✦ عن عبد اللہ بن ربیعۃ بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان ھذہ الصدقات انما اوساخ الناس وانہا لا تحل لآل محمد یعنے عبد اللہ بن ربیعہ بن الحرث کہتے ہین کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقات لوگون کی میل ہین اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر حلال نہین ✦

تیسرا گروہ تو پیروان دین کو بھی آل مین شامل کرتا ہے اسکا تمسک اس آیت سے ہے (الا آل لوط انا لمنجوھم اجمعین) یعنے مگر لوط کی آل کہ ہم سبکو نجات دینے والے ہین کہ اسپر تمام مفسر متفق ہین کہ اس آیت مین آل لوط سے تمام متبعین جناب لوط مراد ہین ✦

ان تمام صورتون کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول مین اپنی یہ راے ظاہر کرتے ہین (فالمعانی کلھا مجتمعۃ فیھم علیھم السلام فانھم اھل بیتہ وتحرم علیھم الصدقۃ وھم دائنون بدینہ والمتبعون منھاجہ وسبیلہ فاطلاق اسم الآل علیھم حقیقۃ وعلی غیرھم مجازا بالاتفاق) یعنے آل کے تمام معانی ان چار ذوات مقدسہ علیہم السلام مین مجتمع ہین کیونکہ یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہین اور انہین پر صدقہ حرام ہے اور یہی حضور کے دین کے پورے پیرو ہین اور یہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ٹھیک چلنے والے ہین پس آل کے نام کا حقیقت مین انہین پر اطلاق ہو سکتا ہے اور انکے غیر پر مجازا اور بالا مجاز ہے اور اسپر علما کا اتفاق ہے ✦

حقیقت یہ ہے کہ فضائل اہلبیت مین جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین ان مین کسی جگہہ لفظ آل کا اور کسی جگہہ لفظ اہلبیت کا اور کسی جگہہ لفظ عترت کا مستعمل ہوا ہے پس ان تمام الفاظ کا مفہوم خاص اہل بیت ہی ہو سکتے ہین تمام مومنین پر آل کا حمل ہرگز نہین ہو سکتا اسکے ما سوا باتفاق اہلسنت وجماعت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص متبع سنت نبوی نہین گذرا پس اگر آل کا لفظ عام ہوتا اور اس سے متبعین مراد ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے برات واپس لیکر جناب علی کو نہ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ اسکو میرے اہل مین سے ایک آدمی لیجائیگا ✦

عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا انا او رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد فی المناقب) یعنے ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو سورہ توبہ دیکر بھیجا اور انکے پیچھے جناب علی کو روانہ کیا انہون نے حضرت ابو بکر سے اس سورت کو لے لیا اور آنحضرت صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو کوئی نہیں لیجائیگا مگر یہ بات ہے کہ گھر کا کوئی آدمی جو میرا ہوا ور میں اسکا ہوں۔

لطیفہ قال المنصور لجعفر بن باقر علیہما السلام نحن وانتم فی رسول اللہ سواء فما فضلکم فقال لو خطب الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج منکم لجاز له ولا یجوز لنا ان یتزوج منا (من المحاضرات للراغب اصفہانی) منصور دوانقی جناب امام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے کہتے لگا ہم اور تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میں برابر ہیں پس تمہیں ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کی خواستگاری کرتے تو جائز ہوتا۔ اور ہم سے نکاح کی خواستگاری نہیں کر سکتے تھے۔

(۲) قال المامون لعلوی ما فضلکم علینا فی العرب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی حرمنا ولا یدخل علی حرمکم (نقل الشیخ ابی القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصبہانی فی المحاضرات) مامون نے ایک علوی سید سے کہا کہ تمکو ہم پر عرب ہونے میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت میں کیا فضیلت ہے علوی نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم کو ہماری عورتوں کو پردہ کرنے کی ضرورت نہیں اور تمہاری عورتوں کو پردہ کی ضرورت ہے۔

پانچ باتوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کا آنحضرت سے مساوی ہونا

امام فخر الدین رازی کہتے ہیں قد جعل اللہ اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مساوین له فی خمسة اشیاء یعنے اللہ عز وجل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو پانچ باتوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مساوی ٹھیرایا ہے۔

اول ها فی السلام قال السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته وقال لاهل بیته سلام علی آل یاسین یعنے پہلا امر یہ کہ سلام میں سب اُنکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شریک اور مساوی ٹھیرایا ہے پروردگار عالم فرماتا ہے کہ سلام ہو تجھ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور اسکی برکتیں اور انکے اہل بیت کے حق میں فرمایا کہ آل یاسین پر سلام ہو۔

سید نور الدین علی بن جمال الدین عبد اللہ الشافعی رحمة اللہ علیہ جواہر العقدین میں لکھتے ہیں نقل جماعة من المفسرین عن ابن عباس انه قال فی قوله تعالی سلام علی آل یاسین علی آل محمد۔ ونقله الثعالبی عن الکلبی فقال علی آل یاسین علی آل محمد سماه اللہ یاسین مثل یعقوب اسرائیل واسحق [illegible]

یعنے مفسرین کی ایک جماعت نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ وہ آیت سلام علی ال یاسین کی
تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد اس سے آل محمد ہے۔ کلبی علیہ الرحمۃ سے نقاش روایت کرتے ہیں کہ آل یاسین سے
آل محمد مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی یاسین کہا ہے جسطرح سے کہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا نام اسرائیل کہا ہے اور احمد اور محمد آپکے نام رکھے ہیں ◆

والثانیۃ فی الطھارۃ قال اللہ تعالیٰ طٰہٰ ای یا طاھر ما انزلنا الیک القرآن لتشقی۔ وقال لاھل
بیتہ ویطھرکم تطھیرا یعنے دوسرا امر کہ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو
شریک اور مساوی کیا ہے وہ طہارت ہے۔ اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے طٰہٰ کہ جسکے معنے یہ ہیں کہ اے طاہر
ہمنے اسلیے تیری طرف قرآن کو نازل نہیں کیا کہ تو تھک جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل
بیت کے لیے فرمایا ہے کہ طاہر کریگا تمکو خوب طاہر کرنیکا ◆

والثالثۃ فی الصلوۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ کما فی التشھد یعنے تیسرا امر جس میں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے۔ وہ درود شریف ہے
جیسے باب تشہد میں ہے ◆

عن کعب بن عجرۃ قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ
وسلموا تسلیما۔ قلنا یا رسول اللہ قد علمنا کیف نصلی علیک وکیف نسلم علیک قال قولوا اللھم
صل علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید (اخرجہ
البخاری والمسلم) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعا
لیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے وہ لوگو کہ تم ایمان لائے ہو درود بھیجو اسپر اور سلام
بھیجو حق سلام بھیجنے کا) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں آپ تعلیم فرماویں کہ ہم آپ پر کس طرح سے
درود بھیجا کریں اور کسطرح سے سلام بھیجا کریں آپنے ارشاد کیا کہ تم یوں کہا کرو اے ہمارے پروردگار
رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تو نے برکت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک
تو ہی ہے ستودہ بزرگ ◆

عن ابی مسعود البدری قال اتانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ونحن فی مجلس سعد بن عبادۃ
فقال لہ بشیر ابن سعد امرنا اللہ ان نصلی علیک یا رسول اللہ فکیف نصلی علیک فسکت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی تمنینا انہ لم یسئلہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک

علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وآل ابراهیم انک حمید مجید (اخرجه مسلم) وعند الطبرانی فسکت حتی جاءہ الوحی فقال تقولون اللهم صل الخ ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو اللہ تعالےٰ نے آپ پر درود پڑھنے کا حکم کیا ہے پس ہم کس طرح سے آپ پر درود پڑھا کریں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے یہانتک کہ ہمکو خیال پیدا ہوا کہ کاش بشیر بن سعد حضور سے نہ سوال کرتے۔ پھر آپنے ارشاد کیا کہ تم یون پڑہا کرو۔ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسے کہ تونے رحمت نازل کی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ اے ہمارے پروردگار برکت دے محمد اور آل محمد کو جیسے کہ تونے برکت دی ہے ابراہیم اور آل ابراہیم کو بیشک تو ہی ستودہ اور برگزیدہ ہے۔ یہ روایت تو مسلم کی ہے اور طبرانی نے اس حدیث کو اس طرح پر روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بشیر بن سعد کے پوچھنے پر خاموش ہو گئے یہانتک کہ حضور کی طرف جناب الٰہی سے وحی نازل ہوئی اور آپ نے ارشاد کیا کہ تم یون درود پڑہا کرو اللهم صل الخ

عن شهر بن حوشب عن ام سلمة قالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لفاطمة ائتینی بزوجك وابنیك فجاءت بهم فالقی علیهم رسول الله صلی الله علیه وآله كساء كان تحتی خیبریا اصبناه من خیبر ثم قال اللهم هؤلاء آل محمد فاجعل صلواتك وبركاتك علی محمد كما جعلتها علی ابراهیم وآل ابراهیم انك حمید مجید (اخرجه البیهقی) شهر بن حوشب رضی اللہ عنہ جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ سے کہا میرے پاس اپنے شوہر اور دونون بیٹون کو بلا لاؤ وہ انکو اپنے ہمراہ لائین آپنے ایک کپڑا جو مجھے خیبر مین ہاتھ لگا تھا اور میرے پاس تھا انپر ڈالدیا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ آل محمد ہین پس تو اپنی رحمت اور برکتین انپر نازل فرما جسطرح سے کہ تونے ابراہیم اور آل ابراہیم پر نازل کی ہین اور تو بیشک ستودہ اور برگزیدہ

عن عمر رضی الله عنه قال انه لا یكون الصلوة الا بقراءة وتشهد وصلوة علی النبی وآله (نقله حافظ ابن حجر فی عمل الیوم واللیلة) جناب عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نماز نہین ہوتی مگر ساتھ قرارت کے اور تشہد کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود پڑہنے کے

عن ابن مسعود قال لا صلوة لمن لم یصل فیها علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم (رواه ابن عبد البر) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جس شخص نے تشہد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکی نماز نہین ہوئی

عن الشعبی قال من لم یصل علی النبی و الہٖ فی التشہد فلیعد صلوتہ (اخرجہ البیہقی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جسنے تشہد مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل پر درود نہ پڑہا اسکو چاہیے کہ نماز کا اعادہ کرے +

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتصلوا علی الصلوۃ البتراء قالوا وما الصلوۃ البتراء یا رسول اللہ قال تقولون اللھم صل علی محمد وتمسکون بل قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد (جواھر العقدین لجلال الدین السمہودی الشافعی وینابیع) جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا مجہپر تم درود ناقص نہ پڑہا کرو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ناقص درود کیا ہے اپنے فرمایا کہ تم لوگ کہا کرتے ہو کہ اے ہمارے پروردگار رحمت نازل کر محمد پر اور پہر تم خاموش ہوجاتے ہو بلکہ یون کہا کرو کہ اے پروردگار رحمت نازل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر قد قال الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ ؎

یا اھل بیت رسول اللہ حبکم فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لاصلوۃ لہ

(جواھر العقدین للسمہودی) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ اے اہل بیت رسول اللہ تمہاری محبت کو خدانے فرض کیا ہے اور قرآن شریف اسکے لیے نازل کیا ہے تمہارے مرتبہ کی بڑائی کے لیے یہی کافی ہے کہ جو شخص تمپر درود نہ پڑہے اسکی نماز نہین ہوتی -

والرابعۃ تحریم الصدقۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاتحل الصدقۃ لمحمد ولا لال محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چوتہا امر کہ جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ صدقہ کا حرام ہونا ہے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صدقہ محمد اور آل محمد پر حلال نہین +

عن الحسین بن علی قال انا ال محمد لاتحل لنا الصدقۃ (جواھر العقدین للسمہودی الشافعی) جناب حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل ہین ہمپر صدقہ حلال نہین +

عن ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما شعرت ان لاتحل لنا الصدقۃ (اخرجہ المسلم والطحاوی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب حسن علیہ السلام نے ایک پہل صدقہ کے پہلون مین سے

لیکر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کخ کخ کیا تاکہ وہ ڈالدیں پھر فرمایا تو نہیں جانتا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ✦

(والخامسۃ) المحبۃ قال اللہ تعالی فاتبعونی یحببکم اللہ وقال لاھل بیتہ قل لا اسالکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (نقلہ السمہودی) یعنے پانچواں امر کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے اہل بیت کو شریک اور مساوی کیا ہے وہ محبت ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہدے یا رسول اللہ اتباع کرو میرا تم کو اللہ دوست رکھیگا۔ اور حضرت کے اہل بیت کی نسبت فرمایا ہے کہ یا محمد کہدے کہ نہیں مانگتا میں اسپر اجر مگر دوستی قرابت کی ✦

احادیث فضائل آل علیہم السلام

(۱) عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراھیم وآل عمران وآل محمد علی العالمین (تفسیر ثعلبی) اعمش ابی وائل سے ناقل ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود کے قرآن شریف میں اس آیت کو اسطرح پر پڑھا ہے کہ خدا نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران اور آل محمد کو سب جہان سے برگزیدہ کیا ہے ✦

عن سلمان قال انزلوا آل محمد بمنزلۃ الراس من الجسد وعلی بمنزلۃ العین من الراس فان الجسد لا یھتدی الا بالراس وان الراس لا یھتدی الا بالعین (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) سلمان سے روایت ہے جان لو آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم بمنزلہ سر کے ہے بدن سے اور جناب علی بمنزلہ آنکھ کے سر کے پس تحقیق بدن نہیں رستہ پاتا مگر ساتھ سر کے اور سر نہیں رستہ دیکھتا مگر ساتھ آنکھ کے ✦

(۲) وفی تفسیر قولہ تعالی اھدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حبان سمعت ابا بریدۃ یقول صراط محمد وآلہ (تفسیر ثعلبی ومعالم التنزیل) اور اللہ تعالی کے قول میں کہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ دکھا ہمکو راہ سیدھی مسلم بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابو بریدہ سے سنا ہے کہ کہتے تھے کہ صراط مستقیم سے مراد محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کی راہ ہے ✦

(۳) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب آل محمد یوما خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول پاک صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ نے ارشاد فرمایا کہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایکدن کا محبت کرنا ایک برس کی عبادت کے برابر ہے۔ اور جو شخص اسپر مرا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۴) عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی محمد وعلی آل محمد مائۃ مرۃ قضی اللہ لہ مائۃ حاجۃ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محمد اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر سو دفعہ درود پڑھتا ہے خدا تعالی اسکی سو حاجتیں پوری کرتا ہے +

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا قام علی قدمیہ بین الرکن والمقام وصام وصلی ثم لقی اللہ تعالی مبغضا لآل محمد دخل النار (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن والدیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر کوئی آدمی مابین رکن ومقام اپنے دونو قدموں پر کھڑا ہو کر روزہ رکھے اور نماز پڑھتا رہے پھر خدا سے جا ملے درانحالیکہ وہ آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا +

(۶) عن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات شہیدا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد زف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد فتح اللہ من قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جاء یوم القیمۃ مکتوب بین عینیہ آیۃ من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا۔ الا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ (رواہ الثعلبی) عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ شہید مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ مغفور مرا۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ جنت کی طرف خراماں ہوگا جیسے دولہن اپنے دولہا کے گھر کی طرف خراماں ہوتی ہے۔ اور جو شخص آل محمد کی محبت پر مرا وہ قیامت کے دن آئیگا اسکی پیشانی پر اللہ کی رحمت کی آیت لکھی ہوئی ہوگی اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ کافر مریگا۔ اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے گا وہ جنت کی بو تک نہیں سونگھے گا۔

(۷) عن مجاہد عن ابن عباس قال لما خلق اللہ عز وجل آدم ونفخ فیہ من روحہ عطس فالہمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین فقال لہ ربہ یرحمک فلما سجد لہ الملائکۃ تداخلہ العجب فقال یارب خلقت خلقا ھو احب الیک منی فلم یجب ثم قال الثانی فلم یجب ثم قال الثالثۃ فلم یجب ثم قال الرابعۃ فقال اللہ عز وجل لہ نعم ولولا ھم ما خلقتک فقال یارب ارنیہم فاوحی اللہ

ثم وجل الی الملائکۃ انجبها رفعوا انجب فلما رفعت اذا ادم بخمسۃ اشباح قدام العرش فقال یا رب من ھؤلاء
قال یا ادم ھذا نبیی وھذا علی امیر المؤمنین وھذا فاطمۃ بنت نبیی وھذان الحسن والحسین ابنا علی وولد
نبیی ثم قال ھم الاول فعرج بذلک فلما اقترف الخطیۃ قال یا رب اسالک بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فاطمۃ
والحسن والحسین لما غفرت لی فغفر اللہ لہ فھذا قال اللہ تبارک وتعالی فتلقی ادم من ربہ کلمات فتاب علیہ
فلما اھبط الی الارض صاغ خاتما فنقش علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکنی ادم بابی محمد
(اخرجہ ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی فی خصائص العلویۃ) مجاہد ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ
تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکے قالب میں اپنی روح کو ڈالا تو حضرت آدم چھینک کر الہام ربانی سے
خدا کا شکر بجا لائے۔ خدا نے یرحمک اللہ کا جواب دیا پھر جب فرشتون نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو حضرت
آدم نے بوجہ عجب خدا سے عرض کیا۔ کہ کیا کوئی مخلوق تو نے مجھ سے زیادہ محبوب پیدا کی ہے جناب الٰہی
سے اسکا جواب نہ ملا پھر دوبارہ عرض کیا تب بھی جواب نہ ملا اسیطرح تیسری مرتبہ پوچھا۔ اور جواب نہ پایا چوتھی
دفعہ کے استفسار پر ارشاد ہوا ہان اگر ہم انکو نہ پیدا کرتے تو تجھے بھی نہ پیدا کرتے۔ آدم نے عرض
کیا ای پروردگار وہ اشخاص مجھے دکھا کہ کون ہین۔ خدا تعالیٰ نے عرش کے پردہ دار فرشتون کو پردہ
اٹھانیکا حکم دیا۔ جب انہون نے پردہ اٹھایا تو عرش کے سامنے پانچ صورین نظر پڑین آدم
نے کہا ای پروردگار یہ کون بزرگ ہین باریتعالی نے ارشاد کیا۔ یہ میرا نبی ہے اور یہ امیر المومنین علی ہے اور
یہ میرے نبی کی بیٹی فاطمہ ہے اور حسن حسین علی کے دو نو بیٹے ہین اور یہی سب سے پہلے پیدا ہوئے ہین
آدم کو انکے دیکھنے سے خوشی ہوئی پس جب آدم سے لغزش سرزد ہوئی تو آدم نے کہا ای میرے پروردگار مین ان
پنجتن پاک کو وسیلہ گردان کر عرض کرتا ہون کہ تو میری خطا سے درگذر فرما پس خدا نے حضرت آدم کو بخشدیا
یہی وہ قصہ ہے جسکا کہ اللہ نے قرآن مین ذکر کیا ہے (پس سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے چند کلمے اور توبہ کی انکی درگاہ
سے) پھر جب آدم زمین پر اتار گئے تو انہون نے ایک انگوٹھی بنا کر اسپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش
کندہ کیا اور حضرت آدم کی کنیت ابو محمد ہو گئی۔

اہل بیت کی تحقیق

از روے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہین جو اسکے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب مین شریک ہون اور انہین معنو
کے قائم مقام انکی دین اور صنعت اور شہر کے لوگ بھی اسکے اہل کہلاتے (دیکھو مفردات امام راغب)
اس امر کے تعین کرنے مین کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ تہے متقدمین نے اختلاف کیا ہے۔ امام

مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہیں بعض نے بنی قصی اور بعض نے تمام قریش کو شامل کیا ہے ۔
زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبدالمطلب ہیں ۔ سعید بن جبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد
بیت ہیں ۔ مقاتل اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک اور ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ
رضی اللہ عنہما کے نزدیک صرف اہل عبا مراد ہیں اور آیت تطہیر انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہے
اور قتادہ وغیرہما تابعین بھی اسی کے قائل ہیں ۔

متاخرین نے ان مختلف اقوال میں ایک گونہ تطبیق پیدا کی ہے کہ بیت دراصل تین ہیں (بیت النسب)
(بیت سکنے) (بیت ولادت) (۱) بنی ہاشم اور اولاد عبدالمطلب اہل بیت نسب ہیں ۔
(۲) ازواج مطہرات اہل بیت سکنی ہیں ۔
(۳) اولاد امجاد اہل بیت ولادت ہیں ۔

اہل عبا بسبب ازدیاد فضل انہیں چمکتے ہوئے ستارے ہیں ۔ اور باوجود ضمیر جمع مذکر کے ازواج کا اہل بیت
سے خارج کرنا سیاق آیت کے مخالف ہے ۔ کیونکہ آیات سابق و لاحق میں انہیں کیطرف خطاب ہے ۔ اور
ضمیر جمع مذکر تغلیب کیوجہ سے ہے کیونکہ رجال (یعنے جناب علی و حسنین) ان میں داخل ہیں ۔ لیکن
زید بن ارقم کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج کو اہل بیت میں داخل نہیں کیا عن زید بن حیان
قال انطلقت انا وحصين بن سبرة وعمران بن حصين الى زيد بن ارقم فلما جلسنا قال له حصين
لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت منه وغزوت معه و
صليت خلفه حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن اخي لقد
كبرت سني وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما حدثتكم فاقبلوه وما لا فلا تكلفونيه ثم قال قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما خطيبا
بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد ايها النا
س انما انا بشر يوشك ان ياتيني رسول ربي فاجيب واني تارك فيكم الثقلين كتاب الله
فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث ورغب فيه ثم قال واهل بيتي
اذكركم الله في اهل بيتي فقال حصين يا زيد اليس نساءه من اهل بيته فقال لا وايم الله
ان المرأة تكون مع الرجل العصر من الدهر ثم يطلقها فترجع الى ابيها وقومها - اهل بيته
اصله وعصبته الذين حرموا الصدقة بعده (اخرجه المسلم) زید بن حیان کہتے ہیں
کہ میں اور حصین بن سبرہ اور عمران بن حصین زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی پاس گئے جب ہم

انکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید آپنے بہت نیکی حاصل کی ہے کہ آپنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور انسے احادیث کو سنا ہے اور حضور کی صحبت مین غزوات کیے ہین اور آپکے پیچھے نماز پڑھی ہے جو کچھ کہ تمنے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ہم سے بھی بیان کرین زید کہنے لگو اے میرے بھتیجے میری عمر بہت ہوگئی ہے اور زمانہ میرا پرانا ہوگیا ہے بعض باتین کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھین اور مجھے یاد تھین مین انکو بھول گیا ہون پس جو کچھ کہ مین تمکو بتاؤن اسے قبول کرو اور جو کچھ کہ مین نہ کہون آمین مت کلام کرو پھر کہنے لگے کہ ہم مین ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چشمہ کے کنارے جسکو خم بولتے ہین درمیان مکہ اور مدینہ کے خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوے پس خداوند تعالی کی حمد وثنا اور وعظ اور نصیحت بیان فرمائی اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین بھی ایک بشر ہون اب گمان ہے کہ میرے پاس خدا کا قاصد آئیگا پس مین اسے مان لونگا اور مین تم لوگون مین دو بھاری چیزین چھوڑنیوالا ہون ایک تو خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور نور ہے ۔ پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اسکے متمسک ہو جاؤ۔ پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو برانگیختہ کیا اور اسکی رغبت دلائی ۔ پھر فرمایا دوسری چیز اہل بیت ہے مین تمکو اپنے اہل بیت مین خدا کو یاد دلاتا ہون پس حصین نے کہا یا زید آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید نے کہا نہین ۔ خدا کی قسم ہے عورت مرد کے ساتھ بہت تھوڑے زمانہ تک رہتی ہے پھر اسکو وہ طلاق دیدیتا ہے پس وہ عورت اپنے باپ اور قوم کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ آپکے اہل بیت آپ کی اصل اور خویش ہین جنپر آپکے بعد صدقہ حرام ہے

اس حدیث کی شرح مین امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین (و امن اهل بیته نساءه فقال لا) هذا دلیل لابطال قول من قال هم قریش کلها فقد کان فی نسائه قرشیات وهن عائشة وحفصة وام سلمة وسودة وام حبیبة رضی الله تعالی عنهن) یعنے حصین ابن سبرہ کے اس سوال پر کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نہین زید بن ارقم کا یہ کہنا کہ نہین ۔ یہ ایک دلیل ہے اس قوم کے باطل کرنے کے لیے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تمام قریش آپکے اہلبیت ہین کیونکہ آپ کی بیبیون مین قرشی عورتین بھی تھین اور وہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ اور جناب حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ ہین ۔ رضی اللہ تعالی عنہن

اور جناب ام المومنین ام سلمہ کی حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے ۔

آیہ التطہیر

(۱) عن ام سلمۃ قالت ان ھذہ الآیۃ نزلت فی بیتی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا وانا جالسۃ عند الباب فی البیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وفاطمۃ وحسن وحسین فجللھم بکساء وقال اللھم ھولاء اھل بیتی وحامتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا رسول اللہ قال انک علی الخیر (اخرجہ المسلم والترمذی والدولابی والبیھقی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہین کہ یہ آیت میرے گھر مین نازل ہوئی (جسکا ترجمہ یہ ہے) سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجائے تم سے پلیدی کو اے اہل بیت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا مین دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور گھر کے اندر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور جناب سیدہ اور حسنین علیہم السلام تشریف رکھتے تھے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر کپڑا اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت اور میرے مددگار ہین ان سے پلیدی کو لیجا اور پاک کردے اُن کو پاک کرنا جناب ام سلمہ فرماتی ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انہین مین سے ہون آپنے فرمایا تو خیر پر ہے

(۲) عن ام سلمۃ قالت بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی یوما اذ قالت الخادمۃ ان علیا وفاطمۃ بالسدۃ قالت فقال لی قومی فتنحی عن اھل بیتی قالت فقمت فتنحیت من البیت قریبا فدخل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وھما صبیان صغیران فاخذ الصبیین فوضعھما فی حجرہ فقبلھما واعتنق علیا باحدی یدیہ وفاطمۃ بید الاخری فقبل فاطمۃ وعلیا فاغدف علیھم خمیصۃ سوداء فقال اللھم الیک لا الی النار انا واھل بیتی قالت قلت وانا یا رسول اللہ فقال وانت علی مکانک (اخرجہ احمد والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین تشریف رکھتے تھے کہ خادمہ نے عرض کیا کہ جناب علی اور سیدہ دروازہ پر ہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اوٹھو اور میرے اہل بیت سے ایک طرف ہو جا ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین اوٹھکر گھر سے قریب ایک طرف کو ہوگئی پس جناب علی اور فاطمہ اور حسنین گھر مین داخل ہوگئے اور حسنین ابھی چھوٹے لڑکے تھے پس دونون لڑکون کے بازو پکڑکر انکو اپنی گود مین بٹھا لیا اور انکو بوسہ دیا۔ اور جناب علی کی گردن مین ایک ہاتھ ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے جناب فاطمہ کو پکڑا اور ان دونون کو بھی بوسہ دیا۔ اور انپر سیاہ کمل اڑھا دیا اور فرمایا اے میرے پروردگار مین تیرے سپرد کرتا ہون نہ دوزخ کی مین اپنے آپکو اور اپنے اہل بیت کو ام سلمہ کہتی ہین مینے عرض کیا یا رسول

اللہ اور مین بہی فرمایا تو اپنے مکان پر ہے۔

(۳) عن عمر ابن ابی سلمہ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمہ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمہ وحسنا وحسینا فجللھم بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمہ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک (اخرجہ البیھقی والحاکم) عمر ابن ابی سلمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیب یعنی جناب ام المومنین ام سلمہ کی بیٹے سے روایت ہے کہ انما یرید اللہ الخ کی آیت جناب ام سلمہ کے گہر مین نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی و سیدہ اور حسنین علیہم السلام کو بلوایا اور انکو کپڑا اوڑہا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہہ میرے اہل بیت ہین ان سے پلیدی کو دور کر اور پاک کر انکو پورا پاک کرنا۔ ام سلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مین بہی انہین کے ساتہہ ہون آپنے فرمایا تو اپنی جگہہ پر ہے ✤

(۴) عن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہ قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمہ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ مسلم والترمذی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم گہر سے باہر تشریف لائے اور آپ پر سیاہ بالون کی ایک گلیم منقش تہی پس حسن تشریف لائے آپنے انکو اسمین لے لیا پہر حسین تشریف لائے وہ بہی انکے ساتہہ داخل ہوگئے پہر جناب فاطمہ تشریف لائین انکو بہی حضرت نے داخل کر لیا پہر جناب علی تشریف لائے انکو بہی حضرت نے داخل کر کے فرمایا سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ ای اہل بیت تمسی پلیدی کو دور کرے اور پاک کرے تم کو پورا پاک کرنا۔

(۵) عن واثلہ بن الاسقع قال اتیت فاطمہ اسئلھا عن علی فقالت توجہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلست انتظر اذ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اقبل ومعہ علی والحسن والحسین فاخذ بید کل واحد منھم حتی دخل الحجرہ فاجلس الحسن علی فخذہ الیمنی والحسین فخذہ الیسری وجلس علی وفاطمہ بین یدیہ ثم لف علیھم الکساء ثم قرا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (اخرجہ احمد وابو حاتم والحاکم والبیھقی والدیلمی) واثلہ بن الاسقع کہتے ہین کہ مین جناب سیدہ علیہا السلام کی خدمت مین اس غرض سے گیا کہ جناب علی کے بارے مین اون سے کچہہ پوچہون وہ فرمانے لگین کہ جناب علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تشریف لے گئے ہین مین اون کے انتظار مین وہان بیٹہہ گیا کہ اتنے مین حضور تشریف لائے اور حضور کے ساتہہ جناب علی اور حسنین بہی تہے پس آپنے ان مین سے

پہر ایک کا ہاتہہ پکڑ کر حجرہ مین داخل ہوگئے پس جناب حسن کو اپنے داہنی ران پر بٹہایا اور جناب حسین کو بائین پر اور جناب علی اور سیدہ علیہا السلام کو اپنے سامنے بٹہایا۔ اور انکو، دو پر کپڑا اپٹا دیا اور پہر اس آیت کو پڑہا کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ کہتا ہے کہ اے اہل بیت پلیدی کو تم سے دور کرے اور پاک کرے تمکو پورا پاک کرنا۔

(۶) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمۃ ستۃ اشہر اذا خرج الی صلوۃ الفجر یقول الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ (اخرجہ احمد والترمذی) انس ابن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چہہ مہینے تک جناب سیدہ علیہا السلام کے دروازے پر سے گذرتے جبکہ نماز صبح کے لیے گہر سے باہر تشریف لاتے اور فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت اور پہر آیت تطہیر پڑہتے۔

(۷) عن ابی الحمراء قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسعۃ اشہر فکان اذا اصبح اتی علی باب فاطمۃ وہو یقول اہل البیت یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ احمد) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مین نو مہینے تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین رہا جب صبح ہوتی تو جناب فاطمہ کے دروازے پر تشریف لاتے اور فرماتے کہ اے اہل بیت تم پر اللہ رحم کرے اور پہر یہ آیت تطہیر پڑہتے۔

(۸) عن الحسن بن علی قال فی خطبۃ نحن اہل البیت الذی قال اللہ سبحانہ فینا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (اخرجہ ابن سعد) جناب امام حسن علیہ السلام نے ایک دفعہ خطبہ مین ارشاد کیا کہ ہم ہین اہل بیت جنکی شان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ سوا اسکے نہین کہ اللہ تعالی ارادہ رکہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کرے اور پاک رہے تمکو پورا پاک کرنا

(۹) عن ابی سعید فی قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قال انہا نزلت فی خمسۃ النبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین۔ (اخرجہ احمد فی مسندہ وابن جریر الطبری مرفوعا والطبرانی والثعلبی فی تفسیرہ وہذا الحدیث حسن علی رای اکثر العلماء وقد صححہ بعضہم) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت تطہیر پنجتن پاک کے شان مین نازل ہوئی اس حدیث کو امام احمد نے اپنی مسند مین اور ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مرفوع کرکے اور طبرانی نے معجم کبیر مین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے اور یہ حدیث

اکثر علماء کے نزدیک حسن ہے اور بعض نے اسکی صحت بھی بیان کی ہے۔

(۱۰) وذهب ابوسعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه وجماعة من التابعين منهم مجاهد وا قتادة وغيرهما الى انهم علی و فاطمة والحسن والحسين (تفسير معالم التنزيل) یعنے ابوسعید خدری رضے اللہ تعالیٰ عنہ اور تابعین میں سے ایک جماعت کہ جن میں سے مجاہد اور قتادہ وغیرہما ہیں انکا یہ مذہب ہے کہ آیت تطہیر میں علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام ہی مراد ہیں

(۱۱) عن علی قال نحن اهل البيت قد اذهب الله عزوجل عنا الفواحش ما ظهر منها وما بطن (اخرجه الديلمی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ اہلبیت ہیں جنسے کہ خدا عزوجل نے برائیاں ظاہر و باطن کی دور کی ہیں۔

آیت مباہلہ

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الاية فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا و فاطمة وحسنا وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتی (اخرجه مسلم والترمذی والنسائی) سعد ابن ابی وقاص رضے اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی (کہ پس کہہ دو یارسول اللہ نصاری کو کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۲) عن جابر بن عبد الله قال انفسنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلی وابناءنا الحسن والحسين ونساءنا فاطمة (رواه الحاكم فی المستدرك) جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ انفسنا سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی مراد ہیں اور ابناءنا سے جناب حسنین اور نساءنا سے حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۳) عن ابن عباس قال ان رهطا من نجران قدموا علی رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ما شانك تذكر صاحبنا قال من هو قالوا عيسى تزعم انه عبد الله قال اجل قالوا فهل رايت مثل عيسى او انبئت به ثم خرجوا من عنده فجاءه جبرائيل فقال له قل لهم اذا اتوك ان مثل عيسى عند الله كمثل ادم

وفی روایۃ ان واحداً منهم قال له المسیح ابن الله لانه لا اب له وقال آخر المسیح هو الله لانه احیا الموتی واخبر عن الغیوب وابرا الاکمه والابرص وخلق من الطین طیراً وتزعم انه عبد فقال صلی الله علیه وسلم هو عبد الله وکلمته القاها الی مریم فغضبوا فقالوا انما نحن لا نرضی الا ان تقول هو الله فقالوا ان کنت صادقاً فارنا عبد الله یحیی الموتی ویشفی الاکمه والابرص ویخلق من الطین طیراً فینفخ فیه فیطیر فسکت عنهم فنزل الوحی بقوله تعالی لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم وقوله تعالی ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم وقوله تعالی فمن حاجک فیه من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله علی الکاذبین ثم قال لهم ان الله امرنی ان لم تنقادوا للاسلام اباهلکم فقالوا ثم انهم وعدوا الی الغد ولما اصبح صلی الله علیه وسلم اقبل ومعه حسن وحسین وفاطمه وعلی وعند ذلک فقال لهم اسقفهم انی لاری وجوهاً لو سالوا الله ان یزیل لهم جبلاً لازاله فلا تباهلوا فتهلکوا ولا یبقی علی وجه الارض نصرانی فقال له صلی الله علیه وسلم لا اباهلک (رخرجه ابوحاتم نقلت من سیرۃ الحلبیہ) ابن عباسؓ کہتے ہین کہ نجران کا ایک گروہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین آکر کہنے لگا آپ ہمارے صاحب کو کیا کہتے ہین آپنے فرمایا وہ کون ہے وہ بولے کہ عیسی جنکی نسبت آپ گمان کرتے ہین کہ وہ خدا کا بندہ ہے آپنے ارشاد کیا کہ میرا گمان بجا ہے وہ کہنے لگے آپنے عیسے جیسا کوئی دیکھا ہے یا آپکو ویسے کی خبر لگی ہے۔ یہ کہکر وہ آپکے پاس سے چلے گئے۔ پس جبرئیل آپ کے پاس تشریف لائے اور کہا جب وہ آئین تو آپ اُن سے کہدین کہ خدا کے نزدیک عیسی بعینہ آدم کی مثال رکھتے تہے۔ اور ایک روایت مین اس طرح سے ہے۔ کہ گروہ نجران مین۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ مسیح خدا کے بیٹے ہین کیونکہ کوئی باپ نہین اُنکے ساتھ والے دوسرے شخص نے کہا بلکہ وہ خود خدا تہے کیونکہ وہ مردون کو زندہ کرتے تہے اور غیب کی خبرین دیتے تہے اندہے اور کوڑہی کو اچہا کرتے تہے اور مٹی سے جانور بناتے تہے اور آپ اُنکو بندہ خیال کرتے ہین۔ حضرتؐ نے فرمایا وہ خدا کے بندے اور اُس کا پاک کلمہ تہے جو مریم کی طرف القا ہوا تہا وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نہین راضی ہونگے جب تک آپ یہ نہ کہین کہ وہ خدا تہے۔ اگر آپ صادق ہین تو آپ ہمین کوئی ایسا خدا کا بندہ بتاوین کہ جو مردے کو زندہ کرے اور اندہے اور کوڑہی کو اچہا کرے اور مٹی سے جانور بناکے اور اُن مین پہونکے اور وہ اڑجائین۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پس وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالی آپسے فرماتا ہے کہ بتحقیق کافر ہوئے ہین وہ لوگ جو کہتے ہین کہ اللہ تبارک وتعالی مسیح

ابن مریم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ بعینہ مثل آدم کے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس جو شخص کہ تجھ سے جھگڑے اسکے بعد کہ تجھے علم آگیا ہے پس کہہ دے کہ آؤ ہم بلالیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔ پھر آپ نے گروہ نصاریٰ سے کہا کہ اگر تم اسلام کے منقاد نہیں ہو گے تو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم سے مباہلہ کروں پھر انہوں نے دوسرے دن کا وعدہ کیا جب صبح کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب حسنین اور علی اور فاطمہ علیہم السلام کو ساتھ لیکر تشریف لائے اسقف نے کہا میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر خدا سے یہ مانگیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے تو ضرور ٹل جائیگا۔ تم ان سے مباہلہ مت کرو ورنہ زمین پر کوئی نصرانی باقی نہیں رہیگا۔ پس اسقف نے کہا کہ ہم مباہلہ نہیں کرتے ۔

اہل بیت کا مخزن حکمت ہونا

عن حمید بن عبد اللہ بن یزید المدنی قال ذکر عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم قضاء قضاہ علی فاعجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحمد للہ الذی جعل فینا الحکمۃ اہل البیت (اخرجہ احمد)

حمید بن عبد اللہ یزید المدنی سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جناب علی کے ایک فیصلہ کا ذکر کیا گیا حضرت نے تعجب فرما کر کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت عطا کی ہے ۔

اہل بیت کا مفاتیح رحمت اور موضع رسالت اور معدن حلم ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت مفاتیح الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن الحلم (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت رحمت کی کنجیاں اور رسالت کا مقام اور علم کی کان ہیں۔

اہل بیت کا امت کے لیے امان ہونا

عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاہل السماء واہل بیتی امان لامتی (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی فی مسندہم وابو عمر الغفاری والطبرانی فی الکبیر)

فی مسند سلمہ بن الاکوع (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں ٭

(۲) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا هلك اهل بیتی جاء اهل الارض من الآیات ما کانوا یوعدون (اخرجہ ابن المظفر) انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت اہل زمین کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت ہلاک ہو جائیں گے اہل زمین کو وہ نشانات پیش آئیں گے جنکا انسے وعدہ کیا گیا ہے ٭

(۳) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل السماء فاذا ذهبت النجوم ذهب اهل السماء واهل بیتی امان لاهل الارض فاذا ذهب اهل بیتی ذهب اهل الارض (اخرجہ احمد فی المناقب ومسندہ والحاکم فی المستدرک وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی المعجم الکبیر والسیوطی فی احیاء المیت ـ وفی نوادر الاصول) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمان والے بھی جاتے رہیں گے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لیے امان ہیں جب میرے اہل بیت کو لوگ جاتے رہیں گے تو زمین والے بھی جاتے رہیں گے ٭

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امان لاهل الارض من الغرق واهل بیتی امان لامتی من الاختلاف واذا خالفتها قبیلة من العرب صاروا حزب ابلیس (اخرجہ الحاکم) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ستارے زمین والوں کے لیے غرق سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے اختلاف سے امان ہے جبکہ عرب کا کوئی قبیلہ اسکا مخالف ہو جائیگا تو اس قبیلہ کے لوگ شیطان کا گروہ بن جائینگے ٭

اہل بیت کا مثل باب حطہ بنی اسرائیل ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابی ذر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اهل بیتی فیکم کمثل باب حطة فی بنی اسرائیل من دخله غفر له (اخرجہ الدیلمی عن کلیهما والحاکم فی تاریخہ وابو یعلی وسمویہ والبزار وابو الحسن المغازلی عن ابی ذر والطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی ذر

وفی الصغیر والاوسط عن ابی سعید الخدری ابن عباس اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اہل بیت تم لوگوں میں ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل میں توبہ کا دروازہ جو شخص کہ اسمیں داخل ہوا وہ بخشا گیا +

اہل بیت کا مثل سفینہ نوح ہونا

عن حبیش بن المعتمر قال رأیت اباذر اخذ بعضادتی باب الکعبۃ وھو یقول من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا ابوذر الغفاری سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح فی قومہ من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ وابو یعلی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والاوسط وسماک بن الحرب والبزار وابو الحسن المغازلی) حبیش بن المعتمر کہتے ہیں میں نے ابوذر غفاری کو خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ پکڑے ہوئے دیکھا وہ کہہ رہے تھے جس نے مجھے پہچانا ہو پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو پہچان لے میں ابوذر غفاری ہوں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو انکی قوم کے لیے تھی جو شخص اسپر سوار ہو نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا +

(۲) عن ابی ذر انہ قال ھو آخذ بباب الکعبۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا ھلک (اخرجہ احمد فی مسندہ والجزری فی تاریخہ) ابو ذر غفاری سے مروی ہے کہ وہ کعبہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مثل ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو مخالف ہوا ہلاک ہوا +

(۳) عن بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف فیھا غرق (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیۃ والبزار فی المسند) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا جو مخالف ہوا ہلاک ہوا۔

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی (اخرجہ بن المغازلی فی المناقب) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میرے اہل بیت کی مثل ایسی ہے جیسی کہ

نوح علیہ السلام کی کشتی جو اسپر سوار ہوا نجات یاب ہوا۔

(۵) عن عبد اللہ بن الزبیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبھا سلم ومن ترکھا غرق (اخرجہ البزار فی مسندہ) عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا سلامت رہا جس نے اسے ترک کیا غرق ہوا۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما مثل اہل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق وانما مثل اہل بیتی فیکم کمثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ (اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوا اس کے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت سفینہ نوح کی مانند ہیں جو اسپر سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے مخالف ہوا غرق ہوا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ تم میں میرے اہل بیت دروازہ توبہ کی مانند ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا جو اسمیں داخل ہوا بخشا گیا۔

اہل بیت کے ساتھ دوسرں کا قیاس نہیں ہو سکتا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہل بیت میں ہمارے ساتھ کسیکا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) عن علی قال علی المنبر نحن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقاس بنا احد (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا کہ ہم میں اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے ساتھ کسی کا قیاس نہیں ہو سکتا۔

اہل بیت کے سوا کسی مرد یا عورت کا جنب یا حیض کی حالت میں مسجد نبوی میں داخل نہ ہونا

عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل

حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واھل بیتہ علی وفاطمۃ والحسن والحسین (اخرجہ البیہقی والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے متنبہ فرمایا کہ یہ میری مسجد حیض والی عورت اور جنب والے مرد پر حرام ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسین علیہم السلام پر۔

قیامت کے دن سب سے اول اہلبیت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من اشفع امتی یوم القیمۃ اھل بیتی ثم الاقرب من القریش ثم الانصار ثم من امن بی من الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع لہ اولا ھو افضل (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے اول جسکی کہ میں شفاعت کرونگا وہ میرے اہل بیت ہیں پھر قریش میں سے قریبی رشتہ دار پھر انصار پھر یمن والے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں پھر تمام عرب پھر تمام عجم کے باشندے اور جسکی میں پہلے شفاعت کرونگا وہی افضل ہوگا۔

اہل بیت کا سب سے اول جنت میں داخل ہونا

(۱) عن علی قال شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احد الناس فقال لی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا (اخرجہ الثعلبی واحمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک آدمی سے شکایت کی آپ نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں راضی ہوتا کہ ان چاروں میں سے تو چوتھا ہو جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری بیبیاں ہمارے سیدھے ہاتھ ہونگی۔

(۲) عن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعلی اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے فرمایا کہ وہ چار شخص جو سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں ہوں اور تو ہے اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری اولاد ہمارے پس پشت ہوگی اور انکے پیچھے ہماری بی بی

ولی اور ہمارے گروہ کے لوگ ہمارے داہنے بائین ہونگے *

(۳) عن ابن عمر قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار الا من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغضبہ فقد اغضبنی فلما جلس قال مالک یا علی قال اذانی بنو اعمامک قال یا علی اما ترضی ان تکون رابع اربعۃ اول من یدخل الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذراریتنا واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ احمد فی المناقب وابو سعید عبد الملک فی شرف النبوۃ) عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر تھا - اور تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے مگر وہ لوگ کہ لشکر مین تھے کہ ناگہان جناب علی ابن ابیطالب پیادہ پا تشریف لائے اور وہ پیچ کھو رہے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسکو خفا کیا مجھے خفا کیا - جب جناب علی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا اے علی تجھے کیا ہوا ہے انہون نے عرض کیا حضور کے بنی عم نے مجھے ستایا ہے حضرت نے فرمایا آیا تو راضی نہین کہ تو چوتھا شخص ان چارون کا ہو جو سب سے پہلے جنت مین داخل ہونگے - مین اور تو اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد اور دوست ہمارے داہنے بائین ہونگے *

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد الحوض اھل بیتی ومن احبھم من امتی (اخرجہ الدیلمی والملا فی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول وہ لوگ کہ حوض پر وارد ہونگے میرے اہل بیت ہین اور میری امت کے وہ لوگ جو انہین دوست رکھین گے *

جنت مین اہل بیت نبوی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درجہ مین ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفاطمۃ انی وایاک وھذین یعنی حسنا وحسینا وھذا الراقد یعنی علیا فی مکان واحد یوم القیمۃ (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ مین اور تو اور یہ دونون یعنے حسن و حسین اور یہ سونیوالا یعنے علی قیامت کے روز ایک مکان مین ہونگے *

اہل بیت کا قطعا دوزخی نہ ہونا

قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولسوف یعطیک ربک فترضی نقل القرطبی عن ابن عباس انہ قال رضی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یدخل احد من اہل بیتہ فی النار (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی فی المناقب وابن جریر فی تفسیرہ والسیوطی فی احیاء المیت) اللہ تعالیٰ کی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ البتہ عنقریب تیرا رب تجھے دیگا پس تو راضی ہو جائیگا) قرطبی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی کیسے گئے ہیں کہ نہیں داخل کیا جائیگا آپکے اہل بیت میں سے کوئی ایک شخص آگ میں

(۲) عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی ان لا یدخل النار احدا من اہل بیتی فاعطانی ذلک (اخرجہ ابو سعید عبد الملک الواعظ فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والملا فی سیرتہ) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مینے اپنے پروردگار سے سوال کیا تہا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کا ایک کو وہ آگ میں نہ ڈالے پس خدا نے میری دعا کو قبول کیا

اہل بیت کا غیر معذب ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ربی فی اہل بیتی ان لا یعذبہم (اخرجہ الحاکم) انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کی نسبت وعدہ کیا ہے کہ انہیں عذاب نہیں کریگا۔

اہل بیت کا شفیع امت ہونا

عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعاء خمسۃ القرآن والرحم والامانۃ ونبیکم واہل بیت نبیکم (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شفاعت کرنیوالے پانچ ہیں قرآن اور رحم اور امانت اور تمہارا نبی اور تمہارے نبی کے اہل بیت

اہل بیت کی محبت کا سات جگہ پر کام آنا

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب اہل بیتی نافع فی سبع مواطن اہوالہن عظیمۃ عند الوفات وعند القبر وعند النشور وعند الکتاب وعند الحساب وعند المیزان وعند

(الصراط ...) [illegible]

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کی محبت سات مقام میں نفع رساں ہے جنکے خوف بھاری ہیں وفات کے وقت قبر میں۔ اٹھنے کے وقت حساب کتاب کے مقام پر۔ میزان کے قریب اور پل صراط کے پاس۔

مسلمانوں پر اہل بیت کی اطاعت کا فرض ہونا

عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض طاعتی وطاعۃ اهل بیتی علی الناس خاصۃ وعلی الخلق عامۃ قیل یا رسول اللہ فما الناس وما الخلق قال الناس اهل مکۃ والخلق ما خلق اللہ من ذی روح (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے میری اور میرے اہل بیت کی اطاعت کو لوگوں پر خصوصاً اور خلقت پر عام طور سے فرض کیا ہے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ لوگ کون ہیں اور خلقت کیا ہے۔ آپنے ارشاد کیا لوگ اہل مکہ ہیں اور خلقت جو کہ خدا نے ذی روح پیدا کیے ہیں۔

اہل بیت کے محب کا جنتی ہونا

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید الحسن والحسین وقال من احبنی واحب هذین وامهما واباهما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جو کوئی مجھے اور ان دونوں سے اور ان دونوں کے ماں باپ سے محبت رکھیگا قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

اہل بیت کے دشمن کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونا

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اهلی واحبوا علیا من ابغض احدا من اهل بیتی فقد حرم علیہ شفاعتی (اخرجہ احمد فی المناقب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل کو اور علی کو پیار کرو جس نے کہ میرے اہل بیت میں سے کسی ایک سے بغض رکھا بتحقیق اسپر میری شفاعت حرام ہوگئی۔

اہل بیت کے دشمن پر جنت کا حرام ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الجنۃ علی من ظلم اھل بیتی او قاتلھم او اغار علیھم او سبھم (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق اللہ تعالے نے جنت کو حرام کر دیا ہے اس شخص پر جو کہ میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا انسے لڑے یا انکو لوٹے یا انکو برا کہے ✤

اہل بیت کے دشمن کا دوزخی ہونا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا یبغضنا اھل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار (اخرجہ الحاکم وابن حبان وروایۃ الاخری عند احمد الا ادخلہ اللہ النار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس ذات پاک کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے ہم اہل بیت سے کوئی نہین بغض رکھیگا مگر اسکو اللہ تعالے آگ مین اوندھا گرائیگا اور حاکم اور امام احمد کے نزدیک دوسری روایت مین یون ہے کہ مگر خدا اسکو آگ مین ڈالے گا ✤

اہل بیت کے دشمنون پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دعاء بد کرنا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ارزق من ابغضنی و ابغض اھل بیتی کثرۃ المال والعیال کفاھم بذلک غیا ان یکثر مالھم فیطول حسابھم وان یکثر عیالھم فتکثر شیاطینھم (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے پروردگار جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض کرین انکو مال اور عیال کثرت سے نصیب کر اور ان دونو کو انکی گمراہی کیلیے کافی گردان تاکہ انکا مال بہت ہو پس ان کا حساب طول پکڑے اور انکا عیال بہت سا ہو پس [illegible] شیاطین اور بڑہین ✤

حدیث انی تارک فیکم الثقلین کا بیان

عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی وانھما لن یتفرقا حتی یردا علی (اخرجہ الطبرانی فی مسند زید بن ثابت وفی روایۃ انی تارک فیکم خلیفتین) [illegible] سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین

دو بڑی چیزین چھوڑے جاتا ہون خدا کی کتاب اور میری عترت وہ دونون ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب تک کہ میرے پاس نہ آئین اور ایک روایت مین ہے کہ مین دو خلیفے چھوڑے دیتا ہون ۔

(۲) عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما خطیبا بما ید عی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایہا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فانا اجیب فی تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والحاکم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک دن ایک پانی کے کنارے جسے خم کہا جاتا تھا جو مابین مکہ اور مدینہ کے واقع ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے پس خدا کی صفت وثنا بیان کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو مین بھی آدمی ہون گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہونچا نیوالا آئیگا اور مین اسکی اجابت کرنے والا ہون مین تم مین دو بڑی چیزین چھوڑ نیوالا ہون اول خدا کی کتاب ہے جس مین ہدایت اور نور ہے پس تم خدا کی کتاب کو لیلو اور اس سے تمسک کرو ۔ پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی کتاب پر لوگون کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہین مین تمھین اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہون مین تمھین اپنے اہل بیت کے لیے خدا کو یاد دلاتا ہون ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی اوشک ان ادعی فاجیب وانی تارک فیکم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی ۔ کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما (اخرجہ احمد والطبرانی وابو یعلی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور مین اجابت کرونگا اور مین تم مین دو بڑی چیزین چھوڑ نیوالا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے ایک دراز رسی اتری ہے اور دوسری میرے خویش اہل بیت ہین بیشک مہربانی والے خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ یہ دونو ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون

(۴) عن جابر بن عبد اللہ قال رایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ وہو علی ناقۃ

العضباء يخطب فسمعته يقول ايها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذ تم به لن تضلوا ابداً کتاب الله وعترتی اهل بیتی (اخرجه الترمذی) جابر بن عبد الله رضی الله عنہ سے مروی ہو کہ مینے عرفہ کے دن جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ناقہ عضبا پر سوار دیکھا کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہین اور مینے سنا کہ آپ کہتے ہین کہ مینے اپنے بعد تم مین دو چیزین چھوڑی ہین اگر تمنے انکو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت ہین ✤

(۴) عن زید بن اسلم قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم انی تارك فیکم خلیفتین کتاب الله عز وجل حبل ممدود ما بین السماء والارض وعترتی اهل بیتی وانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجه احمد فی مسنده والطبرانی) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ جناب رسول الثقلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہین مین تم مین دو خلیفے چھوڑ نیوالا ہون اللہ عز وجل کی کتاب جو ایک دراز رسی درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور میرے خویش اہل بیت اور بیشک یہ دونون ہرگز ایک دوسرے سے نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ✤

(۵) عن علی ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال قد ترکت فیکم ما ان اخذ تم به لن تضلوا کتاب الله سببه بیده وسببه بایدیکم واهل بیتی (اخرجه اسحاق بن راهویه فی مسنده) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بتحقیق مینے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ ایک تو اللہ کی کتاب ہو جسکا ایک سرخدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھون مین ہے۔ اور میرے اہل بیت ہین۔

(۶) عن علی ان رسول الله صلے الله علیہ وسلم قال انی مخلف فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب الله عز وجل طرفه بید الله وطرفه بایدیکم وعترتی اهل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (رواه البزار والدولابی) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین تم مین وہ چیز چھوڑ نیوالا ہون کہ اگر تمنے اسکو پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ اللہ عز وجل کی کتاب ہو کہ انکا ایک طرف خدا کے ہاتھ مین اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھ مین ہے اور میرے خویش اہل بیت ہین۔ اور ہرگز یہ دونو نہین جدا ہونگے جب تک کہ حوض پر نہین اتر ینگے ✤

(۷) عن ابی ذر انه اخذ بحلقة باب الکعبة فقال سمعت رسول الله صلے الله علیہ وسلم یقول انی تارك فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیهما (اخرجه الترمذی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کعبے کے دروازہ کا حلقہ پکڑے ہوئے کہہ رہے تھے

کہ میننے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑنیوالا ہون کتاب اللہ اور میری عترت پس تحقیق وہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہون پس دیکہو تم ان دونو سے میرے پیچہے کیا برتاؤ کرتے ہو۔

(۸) عن ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیر خم مصدرہ عن حجۃ الوداع قام خطیبا بالناس بالهاجرۃ فقال ایها الناس انی ترکت فیکم الثقلین الثقل الاکبر و الثقل الاصغر فاما الثقل الاکبر فبید اللہ طرفہ والطرف الاخر بایدیکم وهو کتاب اللہ ان تمسکتم بہ لن تضلوا ابدا واما الثقل الاصغر فعترتی اهل بیتی ان اللہ هو اللطیف الخبیر اخبرنی انهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ ابن عقدۃ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع کہتے ہین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹ کر غدیر خم پر نازل ہوئے تو لوگون کو دو پہر کے وقت خطبہ سنانے کے لئے کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مینے تم مین دو بہاری چیزین چہوڑی ہین ایک ثقل اکبر اور ایک ثقل اصغر پس ثقل اکبر ایک طرف اسکا خدا کے ہاتہ مین ہے اور دوسرا طرف اسکا تمہارے ہاتہ مین اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو ہرگز ابد تک نہین گمراہ ہوگے اور ثقل اصغر پس میرے خویش اہل بیت ہین بہ تحقیق اللہ تعالے نے کہ وہ خبر دینے والا ہے مجہے خبر دی ہے کہ یہ دونو ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہون۔

(۹) عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی خلفت فیکم اثنین ان تمسکتم بهما لن تضلوا بعدی ابدا کتاب اللہ ونسبی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین تم مین دو چیزین چہوڑتا ہون اگر تم نے ان دونون کے ساتہ تمسک کیا تو ابد تک گمراہ نہ ہوگے میرے بعد اللہ کی کتاب اور میری نسب ہے اور ہرگز یہ دونون ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔

(۱۰) عن ام هانی بنت ابی طالب قالت نفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ حتی اذا کان بغدیر خم امر بدوحات فقمن ثم قام خطیبا بالهاجرۃ ثم قال اما بعد ایها الناس فانی اوشک ان ادعی فاجیب وقد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ابدا کتاب اللہ طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم وعترتی اهل بیتی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی الا انہ لن تفترقا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ البزار)

ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج سے واپس ہوکر غدیر خم پر پہونچے دو درختون کے نیچے جہاڑو دینے کا حکم دیا۔ پہر دوپہر کو خطبہ پڑہنے

کے لیئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں تمہین عیان کرتا ہون کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین منظور کرونگا اور مینے تم مین
دو چیزین چھوڑی ہے کہ جسکو ساتھ تمسک کرنے سے تم ابد تک گمراہ نہین ہونگے وہ اللہ کی کتاب ہے کہ جس کا ایک
طرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور دوسرا طرف تمہارے ہاتھون مین ہے اور میرے خویش اہلبیت ہین مین
تمہین اپنے اہل بیت کی بنسبت خدا کو یاد دلاتا ہون نشان یہہ ہے کہ وہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا
نہین ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ۔

(۱۱) عن ام سلمة قالت اخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم بید علی بغدیر خم فرفعها حتی رأینا بیاض
ابطه فقال من كنت مولاه فعلی مولاه ثم قال ايها الناس انی مخلف فيكم الثقلين كتاب الله و
عترتی ولن يفترقا حتى يردا علی الحوض (اخرجه ابن عقدة) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
منقول ہے کہ مقام غدیر خم مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑکر یہانتک بلند کیا کہ
ہمنے آپ کی بغل کی سفیدی کو دیکھا ہے کیا یہ اور فرمایا جسکا کہ مین مولا تھا اسکا علی مولا ہے۔ پھر فرمایا ای
لوگو مین تم مین دو بھاری چیزین پیچھے چھوڑنیوالا ہون اللہ کی کتاب اور اپنی عترت اور یہ دونو ہرگز ایک
دوسرے سے جدا نہین ہونیوالے جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہون ۔

(۱۲) عن عامر بن ابی لیلی بن ضمرة وحذيفة بن اسيد وزيد بن ارقم قالوا لما صدر رسول الله صلی
الله علیه وسلم من حجة الوداع ولم يحج غيرها حتى كان بالجحفة نهى اصحابه عن سمرات من البطحاء
متقاربات لا تنزلوا تحتهن حتى اذا نزل القوم واخذوا منازلهم سواهن ارسل اليهن فقم ما
تحتهن من الشوك وعمد اليهن فصلى تحتهن ثم قام فقال ايها الناس انی قد نبأنی اللطيف الخبير
انه لن يعمر نبی الا نصف عمر الذی يليه من قبله وانی لاظن ان ادعى فاجيب انی مسئول وانتم
مسئولون هل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجاهدت ونصحت فجزاك الله خيرا
قال الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان جنته حق وان ناره
حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلى نشهد قال ايها الناس الا تسمعون الا فان الله مولای
وانا اولى بكم من انفسكم الا ومن كنت مولاه فهذا مولاه واخذ بيد علی فرفعها حتى عرفه
القوم اجمعون قال اللهم وال من والاه وعاد من عاداه ثم قال ايها الناس انا فرطكم
وانكم واردون علی الحوض حوضا ما بين بصرى وصنعاء فيه عدد نجوم السماء قدحان الا و
انی سائلكم حين تردون علی عن الثقلين فانظروا كيف تخلفونی فيهما حتى تلقونی قالوا وما
الثقلان يا رسول الله قال الثقل الاكبر كتاب الله طرفه بيد الله وطرفه بايديكم فاستمسكوا به لا

تضلوا و لا تبدلوا والثقل الاصغر عترتی فانّی قد نبّانی اللطیف الخبیر انہما لن یفترقا حتی یلقیانی
وسالت اللہ ربی لہم ذلک فاعطانی فلا تسبقوہم فتہلکوا و لا تعلموہم فہم اعلم منکم (اخرجہ
ابن عقدۃ و ابو موسی المدینی و الطبرانی فی الکبیر) عامر بن ابی لیلے بن حمزہ اور حذیفہ بن اسید اور
زید بن ارقم رضی اللہ عنہم ناقل ہیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے تشریف لائے
اور اس حج کے بعد آپنے پھر کوئی حج نہیں کیا۔ اور جحفہ میں فروکش ہوئے اپنے دوستوں کو کنکریلی
زمین میں قریب واقع درختوں کے جو بند تلے تھے بیٹھنے اترنے سے منع کیا جب لوگ اپنی اپنی فرودگاہوں میں
فروکش ہوئے ان درختوں کو برابر کرایا اور انکے نیچے سے کانٹوں کو جھاڑو دلائے اور انکے نیچے
نماز ادا کی پھر فرمایا اے لوگو مجھے مہربان خبر دینے والے خدا نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے عمر
نہیں پائی مگر اپنے سے پہلے نبی گذرے ہوئے کی عمر سے آدھی۔ اور میں گمان کرتا ہوں کہ میں پکارا
جاؤنگا پس میں خدا کی دعوت کو مان لونگا۔ اور میں پوچھا جاؤنگا اور تم بھی پوچھے جاؤ گے کہ آیا میں نے
خدا کا پیغام پہونچا دیا پس تم کیا کہنے والے ہو سب نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے پہونچا دیا اور نہایت
کوشش کی اور نصیحت بیان فرمائی سو اللہ تعالی آپکو جزا دے۔ فرمایا آیا تم نہیں گواہی دیتے ہو کہ نہیں
ہے کوئی معبود سوا خدا کے اور بے شک محمد اسکا بندہ اور رسول ہے اور تحقیق جنت اور دوزخ حق ہے
اور موت کے بعد جی اٹھنا حق ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔ فرمایا اے لوگو تم
نہیں سنتے کہ پروردگار میرا مولا ہے اور میں تمہاری جانوں سے بہتر ہوں پس جسکا کہ مولا میں ہوا
پس اسکا یہ مولا ہے حضرت نے علی کا ہاتھ پکڑ کر یہانتک بلند کیا کہ ساری قوم نے انکو دیکھا پھر فرمایا
اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے پھر فرمایا اے لوگو میں تمہارے آگے
جانیوالا ہوں اور بتحقیق تم حوض پر وارد ہونیوالے ہو جسکا کہ عرض میری آنکھوں کے سامنے بصرے سے صنعا
تک ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے موافق پیالے ہیں بے شک جبکہ تم میرے
پاس آؤگے تو میں تمکو تمہاری چیزوں سے پوچھنے والا ہوں۔ پس دیکھو کہ تم کیا میرے پیچھے
لئے کرتے ہو یہانتک کہ تم مجھ سے ملو۔ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا
وہ جو بڑی بھاری چیز ہے خدا کی کتاب ہے اسکا ایک طرف خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا طرف تمہارے
ہاتھوں میں ہے پس تم اس سے تمسک اختیار کرو اور گمراہ نہیں ہوگے اور اسکو مت بدلو اور وہ جو
ہلکی چیز بھاری ہے میری عترت ہے پس بیشک مہربان خبر دینے والے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ
یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے جبتک کہ مجھ سے ملیں گے اور یہ بات سینو

خدا سے طلب کی جا سکیں شمر مجھے بیان فرماتی ہے پس تم میری عترت پر سبقت مت کرو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے اور انکو مت سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں ۔

(۳۰) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انشد اللہ من شہد یوم غدیر خم الا قام ولا یقم رجل یقول انبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ ووعاہ قلبہ فقام سبعۃ عشر رجلا منہم خزیمۃ بن ثابت وسہل بن سعد وعدی بن حاتم الطائی وعقبۃ بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی وابو الہیثم وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامۃ الانصاری ورجال من قریش فقال علی ہاتوا ما سمعتم فقالوا نشہد انا اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع حتی اذا کان الظہر خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بشجرات فشذبن فالقاعلیہن ثوبہ ثم نادی بالصلوۃ فخرجنا فصلینا ثم قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللہم اشہد ثلاث مرات فقال انی اوشک ان ادعی فاجیب انی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا ان دماءکم واموالکم حرام کحرمۃ یومکم ہذا وحرمۃ شہرکم ہذا اوصیکم بالنساء واوصیکم بالجار واوصیکم بالممالیک واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایہا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی فانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلک اللطیف الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی صدقتم وانا علی ذلک من الشاہدین

(اخرجہ ابن عقدۃ) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب امیر علیہ السلام نے کھڑے ہو کر خطبہ بیان فرمایا اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد کہا کہ میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جو غدیر خم کے دن موجود تھا اور وہ کھڑا ہو جائے اور وہ شخص کھڑا نہ ہو جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا یہ کہے کہ یہ بات مجھ تک پہونچی ہے مگر وہ شخص کہ جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد کیا ہو۔ پس سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں خزیمہ بن ثابت اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم طائی اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب انصاری اور ابو لیلی اور ابو الہیثم ابن التیہان اور ابو سعید خدری اور شریح الخزاعی اور ابو قدامہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہم اور قریش میں سے چند نفر بھی تھے۔ جناب امیر علیہ السلام نے کہا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سے لوٹے جب ظہر کا وقت ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے سے باہر تشریف لائے اور درختوں کے نیچے سے جھاڑنے کا حکم دیا اور ان پر اپنا کپڑا ڈالا سایہ کرنے کے لئے لوگوں کو پکارا ہم اپنے اپنے

خیمون سے باہر نکلے اور نماز ادا کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اور خدا کی پاک کی صفت اور ثنا بیان کی اور فرمایا اے لوگو تم کیا کہنے والے ہو۔ لوگون نے عرض کیا آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا آپنے تین دفعہ فرمایا اے میرے خدا گواہ رہیو۔ پہر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ مین پکارا جاؤنگا اور خدا کی دعوت کو منظور کرونگا مین بہی پوچہا جانیوالا ہون اور تم بہی پوچہے جاؤگے تمہارا خون اور تمہارا مال حرام ہوگیا ہے مثل تمہارے حج کے دن کی حرمت کی اور اس تمہارے مہینے کی حرمت کی مین تمہین عورتون کے لیئے اور ہمسایون کے لیئے اور غلامون کے لیئے عدل اور احسان کی وصیت کرتا ہون۔ پہر فرمایا اے لوگو مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑنیوالا ہون۔ اللہ کی کتاب اور میرے خویش اہلبیت پس یہ دونون جب تک حوض پر وارد نہ ہون ہرگز ایکدوسرے سے نہین جدا ہونگے مجہکو خدائے مہربان خبر دینے والے نے یہ خبر دی ہے پہر علی کا ہاتہ پکڑکر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے جناب علی علیہ السلام فرمانے لگے تم لوگون نے سچ کہا ہے اور مین بہی اسپر گواہ ہون ✤

(۱۴) عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ وقد امتلات الحجرۃ من اصحابہ ایہا الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد قدمت الیکم القول معذرۃ الیکم انی مخلف فیکم الثقلین کتاب ربی عز وجل وعترتی اہل بیتی ثم اخذ بید علی فقال ہذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتی یردا علی الحوض فاسالہما ما خلفتم فیہما (اخرجہ ابن عقدۃ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین کہ جس مین حضور انتقال فرما گئے فرمایا اور اسوقت صحابہ سے حجرہ بہرا ہوا تہا کہ اے لوگو گمان کیا جاتا ہے کہ مین بہت جلدی انتقال کرنیوالا ہون اور مین نے عذر کے ساتہ بات تمہین سنا دی ہے مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑنیوالا ہون۔ اپنے رب بزرگ و برتر کی کتاب اور اپنے خویش اہل بیت پہر علی کا ہاتہ پکڑکر فرمایا یہ قرآن کے ساتہ ہے اور قرآن اسکے ساتہ ہے یہ دونو جبتک کہ حوض پر مجہسے نہ ملین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے ✤

(۱۵) عن محمد بن عبد الرحمن بن خلاد وکان من رہط جابر بن عبد اللہ حیث اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی والفضل بن عباس فی مرض وفاتہ قال فخرج یعتمد علیہما حتی جلس علی المنبر وعلیہ عصابۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس فماذا تستنکرون من موت نبیکم الم ینع الیکم نفسہ وینع الیکم انفسکم ام ہل خلد احد من بعث قبلی فیما بعثوا الیہم

فانظروا کیف تخلفونی فیھما فانی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی کتاب اللہ بین ایدیکم ا تقرؤنہ صباحا ومساءً فیہ ما تاتون وما تدعون الا انہ فانسوا کلا انتھا سن ما کلا تبا غضوا وکونوا اخوانا کما امرکم اللہ الا انی اوصیکم وعترتی اھل بیتی اخرجہ السید ابو الحسین یحیی بن الحسن فی کتاب اخبار المدینۃ) روایت ہے محمد بن عبد الرحمن بن ملاد کہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے گروہ میں سے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور فضل بن عباس کا ہاتھ پکڑ کر مرض وفات میں حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں پر تکیہ کیے ہوئے تھے۔ یہانتک کہ منبر پر رونق افروز ہوئے اور حضور کے سر اقدس پر اسوقت دستار مبارک بندھی تھی۔ پس خدا کی صفت وثنا کی بعد فرمایا اے لوگو تم اپنے خلاف کہنے سے کیا ڈرا مانتے ہو آیا تمہاری جانوں جیسی اسکی جان نہیں ہے اور تمہاری جانیں اسکی جان جیسی نہیں۔ آیا جو مجھ سے پہلے آیا ہے۔ اور جو لوگ کہ رسالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں ان میں کوئی ہمیشہ رہا ہے۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں۔ پس میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں۔ میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم نے اسکے ساتھ تمسک کیا تو تم میرے بعد گمراہ نہیں ہوگے وہ خدا کی کتاب ہے کہ تم اسے صبح و شام پڑھتے ہو اس میں وہ امور ہیں جو تمہیں پیش آئیں گے۔ اور جنکا کہ تمکو وعدہ دیا گیا ہے۔ پس آپس میں نہ جھگڑو اور نہ حسد کرو اور نہ دشمنی کرو جیسے کہ خدا نے تمکو حکم کیا ہے آپس کے بھائی بنجاؤ پھر میں تمکو اپنے خویش اہلبیت کی بابت وصیت کرتا ہوں۔

(۱۴) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اخلفونی فی اھل بیتی (الخ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد حسن سلوک سے پیش آؤ۔

احادیث متفرق اہل بیت کے فضائل میں

عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت ھذہ الایۃ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب قال ذاک من احب اللہ ورسولہ واحب اھل بیتی صادقا غیر کاذب (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) جناب امیر علیہ السلام روایت فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ خدا کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو خدا تعالے اور اسکے رسول اور میرے اہل بیت سے سچی محبت رکھتا ہو لا ہو بغیر جھوٹ کے۔

(۱۵) عن علی قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصبا راسہ حتی استوی علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ

قال ما بال رجال یؤذوننی فی اہل بیتی والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب
ذریتی (اخرجہ ابن حبان) جناب جابر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہایت غضب میں دولتخانہ سے باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر خدا پاک کی صفت و ثنا بیان فرما
کر کہا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ میری اہل بیت کی نسبت مجھکو ایذا دیتے ہیں اس ذات پاک کی قسم ہے
کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی بندہ تب تک ایمان نہیں لائیگا جب تک مجھ سے محبت
نہیں کریگا۔ اور مجھ سے محبت نہیں کریگا جب تک کہ میری ذریت سے محبت نہیں کریگا ۔

(۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلی من بعدی (اخرجہ الحاکم
وابو یعلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ تمہارا نیک وہ ہے جو میرے اہل کے ساتھ میرے بعد نیک ہو ۔

(۴) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ بما یغذوکم من نعمۃ واحبونی
لحب اللہ واحبوا اہل بیتی بحبی (اخرجہ الترمذی والحاکم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سے محبت کرو اس چیز کی وجہ سے کہ تمکو اپنی نعمتوں
سے کھلاتا ہے اور مجھے خدا کے لیے محبت کرو۔ اور میرے اہل بیت سے میرے لیے محبت کرو۔

(۵) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبنا اہل البیت الا مومن تقی ولا یبغضنا
الا منافق شقی (اخرجہ الملا فی سیرتہ) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت کو نہیں دوست رکھیگا مگر مومن متقی اور نہیں دشمن رکھیگا
مگر منافق بدبخت ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض اہل البیت فہو منافق
(اخرجہ احمد فی المناقب) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اہل بیت سے بغض رکھیگا وہ منافق ہے ۔

(۷) عن ابی بکر الصدیق ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفظنی فی اہل بیتی فقد اتخذ عند اللہ عہدا
(اخرجہ ابو سعد والملا فی سیرتہ) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بتحقیق جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے اہل بیت کی حفاظت کریگا میں نے اسکے لیے خدای
تعالے سے عہد لیا ہے ۔

(۸) عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا باہل بیتی فانی اخاصمکم

خصمہ فلانا ومن اکن خصمہ خصمہ اللہ ومن اخصمہ اللہ دخل النار (اخرجہ ابو سعد فی الملاء) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیکی کرو میرے اہل بیت کے ساتھ میں بیشک انکے لیے کل تم سے جھگڑونگا اور جس سے کہ میں جھگڑنے والا ہونگا اس سے اللہ تعالیٰ جھگڑیگا۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ جھگڑے گا وہ آگ میں گھسیگا +

(۹) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اذی فی اہلی فقد اذی اللہ (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے میرے اہل کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی +

(۱۰) عن عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل قلب امرء ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی (اخرجہ احمد والترمذی) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا مگر میرے قرابتیوں کی محبت سے +

(۱۱) عن جابر قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ یقول ایہا الناس من ابغضنا اہل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ میں فرمایا اے لوگو جس نے ناراض کیا میرے اہل بیت کو اللہ تعالیٰ اسکو دن قیامت کو یہودیوں میں اوٹھائیگا -

(۱۲) عن الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکل شیء اساس واساس الاسلام حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحب اہل بیتہ (اخرجہ البخاری فی تاریخہ والسیوطی فی احیاء المیت) امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا حضور پر نور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہر ایک چیز کے لیے ایک بنیاد ہوتی ہے اور بنیاد اسلام کی محبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپکے اہل بیت کی +

[illegible]

(۱۳) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ ولسوف یعطیک ربک فترضی قال رضی محمد ان لا یدخل احد من اہل بیتہ النار ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے کہ اور قریب ہے کہ دیگا تجھے رب تیرا بس راضی ہو جائیگا تو۔ کہا راوی نے پس راضی ہوگئے محمد صلعم کہ اگر اہل بیت دوزخ میں نہ داخل ہونگے۔

(۱۴) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اہل بیتی (اخرجہ الطبرانی والسیوطی فی احیاء المیت) جناب علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت میری امت کے لیے ہے اور اسی شخص کے لیے جو میرے اہلبیت کو دوست رکھے

عترت کی تحقیق

بت کا قول ہے عترۃ الرجل سوا اسکے مددگار مراد ہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ

عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) یعنے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار اور مددگار ہیں۔

بن سکیت کے نزدیک عترت اور رہط کے ایک معنے ہیں اور رہط قوم اور قبیلہ کو کہا جاتا ہے اور اس کا

طلاق عربی زبان میں صرف مردوں پر ہوتا ہے محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول میں لکھتے

ہیں کہ بعض کے نزدیک عترۃ مرادف عشیرۃ اور بعض کے نزدیک مرادف ذریت ہے باپ دادا کی اولاد کو

عشیرۃ اور نسل کو ذریت کہتے ہیں۔

لبی کہتے ہیں کہ عترت سے قریبی اہل بیت اور کبھی دور کے رشتہ دار بھی مراد ہو سکتے ہیں (الغریبین لابی

عبیدہ) ثعلب بن اعرابی سے روایت کرتا ہے کہ عترت سے صرف ذریت مراد ہے یعنے وہ اولاد جو اس کی

صلب سے پیدا ہو اور وہ نسل جو اسکے پیچھے ہے۔ عرب اس کے سوا اور کسی کو عترت نہیں کہتے ہیں ازہری

ی قول کی تائید کرتا ہے) مصباح المنیر۔

پس اسی سبب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت یعنے اولاد جناب امیر علیہ السلام کی جو جناب سیدہ کی بطن

مبارک سے پیدا ہوئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت کہلاتی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح

مذہب میں لکھتے ہیں۔ (عترتہ الذی ینسبون الیہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد فاطمۃ) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی عترت وہ لوگ ہیں جن کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیجاتی ہے اور وہ جناب سیدہ کی اولاد ہیں

بعض اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں نے اعتراض کیا ہے کہ اولاد بنت ذریت میں داخل نہیں۔ باوجودیکہ

بیٹی کی اولاد کا ذریت میں داخل ہونا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے جس کی بحث ہم پیشتر لکھ چکے ہیں۔

یہ لفظ بھی اہل عبا کے سوا دوسروں کی شان میں وارد نہیں ہوا۔

احادیث فضائل عترت

عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم

وھبھم لی قال ففعل (رواہ الملائی سیرتہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ یہ تیرے رسول کی عترت ہیں ان کے

ہمدونکو اسکے نیکان کے بدلے بخش اور ان سب کو میرے لیے بخشدے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کیا ہے ۔

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ انا لھم شفیع یوم القیامۃ المکرم لذریتی والقاضی لحوائجھم والساعی فی امورھم عند اضطرارھم الیہ والمحب لھم بقلبہ ولسانہ (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسند اھل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار آدمیوں کو قیامت کے روز میری شفاعت پہونچیگی ایک وہ شخص جو کہ میری ذریت کی تکریم کرنیوالا ہے دوسرا وہ شخص جو انکی حاجتوں کو پورا کرتا ہے تیسرے وہ جو کہ انکے امور میں جس کہ وہ مضطر ہیں کوشش کرتا ہے چوتھے وہ جو کہ دل و زبان سے انکا دوست ہے ۔

(۳) عن ابن عباس رضی فی قولہ تعالیٰ الحقنا بھم ذریاتھم قال اللہ ان یرفع ذریۃ المؤمن معہ فی درجتہ فی الجنۃ وان کانوا دونہ فی العمل ثم قرأ والذین امنوا واتبعناھم بایمان الحقنا بھم ذریاتھم الخ وقال فان کان ھذا فی ذریۃ مطلق المؤمن فما ذاک بذریۃ صلی اللہ علیہ وسلم (نقلہ السمہودی فی جواہر العقدین) ابن عباس سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں جسکا ترجمہ یہہ ہے (کہ ملا دیا ہے ہمنے ان سے انکی ذریت کو) روایت ہے کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ بلند کریگا مومن کی ذریت کا درجہ اس کے ساتھہ جنت میں اگرچہ اس مومن سے عمل میں وہ کمتر ہونگے پہر ابن عباس نے اس آیت کو پڑہا جس کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور ہمنے انکی ذریت کو انکا پیرو کیا ہے ایمان کے ساتھہ ملا دیا ہے ہمنے انکے ساتھہ انکی ذریت کو) اور یہ کہا کہ جب کہ مطلق مومن کی ذریت کا حال یہ ہے تو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کا کیا مرتبہ ہوگا ۔

(۴) عن علی قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاھلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر فانک انزع البطین (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یعنی علی سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق خدا نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل و عیال تیرے شیعوں کو تیرے شیعوں کے محبوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو تو انزع اور بطین ہے ❖

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ کنت انا وانت وولدک علی خیل بلق متوجۃ متیجات بالدر والیاقوت فیامر اللہ بکم الی الجنۃ والناس ینظرون (اخرجہ الامام علی ابن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور تو اور تیری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہونگے اور انکے سروں پر پرو اور یاقوت کا جڑاؤ تاج رکھے ہوئے ہونگے پس تمکو اللہ تعالیٰ جنت کی طرف جانیکا حکم دیگا اور لوگ دیکھتے ہونگے ✤

(۶) عن عاصم بن النجود عن ذر بن حبیش عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار۔ اخرجہ البزار فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ قاری عاصم بن النجود ذر بن حبیش سے اور وہ ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فاطمہ نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے۔ پس خدا نے اسکی ذریت پر آگ کو حرام کر دیا ہے ✤

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ تدرین لما سمیت فاطمۃ قال علی لم سمیت فاطمۃ یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا و ذریتہا من النار۔ اخرجہ الحافظ ابو القاسم الدمشقی ونقلہ المحب الطبری فی الریاض عن سند علی بن موسیٰ الرضا علیہ التحیۃ والثنا۔ جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ تمہارا فاطمہ کیوں نام ہوا ہے علی نے کہ اسوقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے کیوں فاطمہ نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو اور اسکی ذریت کو آگ سے چھڑایا ہے۔

(۸) عن عبد الرحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ انصرف الی الطائف فحاصرہا سبع عشرۃ او تسع عشرۃ یوما ثم قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بعترتی خیرا فان موعدکم الحوض۔ والذی نفسی بیدہ لتقیمن الصلوۃ ولتؤتن الزکوۃ او لابعثن علیکم رجلا کنفسی یضرب اعناقکم ثم اخذ بید علی فقال ہو ہذا۔ اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابو یعلی والحاکم۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو طائف کیطرف لوٹے اور اسکا سترہ دن یا انیس دن محاصرہ کیا پھر خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہوں پس بیشک حوض کوثر تمہارے وعدے کی جگہہ ہے مجھے اسی کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور تم نماز پڑھو اور زکوۃ دو ورنہ تمہاری طرف ایسے ایک آدمی کو بھیجونگا کہ وہ میرے جیسا ہے وہ تمہاری گردن مارے گا پھر جناب علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا وہ یہ ہے۔

(۹) عن ابن عمر قال اخر ما تکلم بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخلفونی فی عترتی اہل

بیہقی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والسیوطی فی احیاء المیت) ابن عمر سے روایت ہے کہ سب سے آخری کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ہے کہ میرے بعد میری عترت اہلبیت سے نیکی کرو +

(۱۰) عن مفضل بن یسار قال سمعت ابابکر رضی اللہ عنہ یقول علی بن ابی طالب عترۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ای الذی حث علی التمسک بہم (اخرجہ الدارقطنی) مفضل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب علی بن ابی طالب ہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عترت ہیں جنکے کہ تمسک کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو برانگیختہ فرمایا تھا -

(۱۱) عن ابی لیلی قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یومن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ ویکون عترتی احب الیہ من عترتہ ویکون اھلی احب الیہ من اھلہ ویکون ذاتی احب الیہ من ذاتہ (اخرجہ الدیلمی) ابو یعلے رضے اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایمان لائیگا کوئی بندہ کہ جب تک مجھ اپنی جان سے زیادہ محبت نکرے اور میری عترت کو اپنی عترت سے سوا پیار نکرے اور میرے اہل کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نرکھے اور میری ذات کو اپنی ذات سے زیادہ نچاہے +

(۱۲) عن ابی سعید قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اشتد غضب اللہ عز وجل علی من اذانی فی عترتی (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید خدری رضے اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کا غضب بھڑکتا ہے اس شخص پر جو کہ مجھے میری ذریت کی بابت میں ایذا دیتا ہے -

(۱۳) ومن خطب الحسن فی ایام مِنی فی بعض مقاماتہ انہ قال نحن حزب اللہ المفلحون وعترۃ رسول اللہ الاقربون واھل بیتہ الطاہرون الطیبون واحد الثقلین الذین خلفھما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم والثانی کتاب اللہ (مروج الذھب للمسعودی) جناب حسن علیہ السلام کے خطبات سے کہ آپنے بعض ایام میں بعض مقامات پر فرمائے ہیں نقل ہے کہ آپنے فرمایا کہ ہم ہی ہیں خدا کا گروہ جو رستگار ہونیوالا ہے اور ہم ہی ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب کے رشتہ دار اور انکے پاک اور طیب اہلبیت اور ان دونوں میں سے ایک کہ جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے اور خدا کی کتاب ہے دوسرے -

ذوی القربیٰ کی تحقیق

ذی القربیٰ سے یہی یہی ذوات مقدسہ مراد ہیں چنانچہ امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ قالوا من قرابتک ھولاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی و فاطمۃ و ابناھما (اخرجہ احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و الدیلمی و الثعلبی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جسکا کہ ترجمہ یہہ ہے کہ کہدے یا رسول اللہ نہیں مانگتا میں تم سے اسکی اجرت مگر قریبیوں کی مودت۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنکی مودت کو خدا نے ہم پر واجب کیا ہے آپنے فرمایا وہ فاطمہ اور علی اور انکے دونوں بیٹے ہیں ❊

(۲) عن زاذان عن علی قال فینا اھل البیت فی حم آیت لا یحفظ مودتنا الا کل مؤمن ثم قرأ قل لا اسألکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (اخرجہ ابو الشیخ) مروی ہے زاذان سے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ سورہ حم میں ہم اہل بیت کی شان کی نسبت ایک آیت ہے جسکا کہ مضمون یہ ہے کہ ہم اہل بیت کی مودت کو محفوظ نہیں رکھیگا مگر ہر ایک مومن پہر آپنے اس آیت کو پڑھا کہدے یا رسول اللہ نہیں مانگتا میں تم سے اسکی اجرت مگر قریبیوں کی مودت ❊

تنبیہ

چونکہ اس فصل میں جناب امیر علیہ السلام کی اولاد صالح کا بیان ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام کے مختصر حالات سے اس کتاب کو زینت دیجائے ❊

منحصر ہونا امامت کا دوازدہ امام علیہم السلام میں

(۱) عن جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا ینصرون علی ناواھم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش (اخرجہ الشیخان ولہ طرق و الفاظ ومنھا لا یزال ھذا الامر صالحا ومنھا لا یزال ھذا الامر ماضیا) (رواہ احمد) ومنھا لا یزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر رجلا (اخرجہ المسلم) ومنھا عندہ ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عندہ لا یزال الاسلام عزیزا منیعا الی اثنا عشر خلیفۃ ومنھا عند البزار لا یزال امر امتی قائما حتی یمضی اثنا عشر خلیفۃ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ یہ امر عزت والا رہیگا جب تک کہ مدد کرینگے بارہ خلیفہ جو سب قریش سے ہونگے

شیخین یعنے بخاری یا مسلم نے تو اسی طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ لیکن انکے طریقے اور الفاظ بہت سی ہیں۔ ان میں ایک روایت یہی ہے کہ آپنے یعنی فرمایا ہمیشہ یہ امر اچھا رہیگا۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ہمیشہ یہ امر جاری رہیگا (ان دونوں کو امام احمد نے روایت کیا) اور ایک روایت مسلم کی ہے کہ ہمیشہ لوگوں کا کام جاری رہیگا جبکہ تولیت انکی بارہ خلیفے کرینگے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ یہ امر نہیں گذرے گا جب تک کہ جاری کرینگے اسکو بارہ خلیفے۔ اور ایک روایت مسلم کی اور ہے کہ ہمیشہ اسلام عزیز اور بلند رہیگا جبتک کہ بارہ خلیفے گزر جائیں گے۔ اور بزار نے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ ہمیشہ میری امت کا کام قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفے گذر جائیں گے

(۲) عن مسروق قال کنا مع عبد الله بن مسعود جلوسا فی المسجد فاتاه رجل فقال یا ابن مسعود هل حدثکم نبیکم کم یکون بعدک خلیفة قال نعم کعدة نقباء بنی اسرائیل (اخرجه احمد فی المسند والبزار والطبرانی فی الکبیر فی مسند عبد الله بن مسعود) مسروق کہتے ہیں کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی انکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابن مسعود آیا آپ لوگوں کو آپکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد کتنے خلیفے ہونگے کہنے لگے ہاں مثل بنی اسرائیل کے نقبا کی تعداد کے

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا میزان العلم وعلی کفتاه والحسن والحسین خیوطه وفاطمة علاقته والائمة من امتی عموده یوزن فیه اعمال المحبین لنا والمبغضین لنا (اخرجه الدیلمی) ابن عباس کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں حسن و حسین اس ترازو کے ڈورے ہیں علی اسکی زبان ہے فاطمہ اسکا علاقہ ہیں اور میری امت کے امام اس کے عمود ہیں اور اس میں ہمارے محبین اور مبغضین کے اعمال وزن کیے جاتے ہیں۔

(۴) عن سلمان قال دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم فاذا الحسین علی فخذیه وهو یقبل عینیه ویقبل فاه ویقول انت سید ابن سید وانت امام ابن امام وانت حجة ابن حجة ابو حجج تسعة تاسعهم قائمهم (اخرجه فی المودة السید علی الهمدانی الشافعی واخطب خوارزم فی المناقب) سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پر نور میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ جناب حسین علیہ السلام آپکی ران پر بیٹھے ہیں اور حضور انکی آنکھوں اور منہ کو چوم رہے ہیں اور فرماتے تو سید ہے سید کا بیٹا ہے اور تو امام کا بیٹا امام ہے اور حجت کا بیٹا حجت ہے اور تو نو حجتوں کا باپ ہے نواں انکا قائم آل محمد صلعم ہے۔

والحسین معصومون (المودات) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اور علی اور حسن اور حسین اور نو شخص اولاد حسین میں سے معصوم ہیں۔

مناقب امام زین العابدین علیہ السلام

وھو علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام المعروف بزین العابدین ویقال لہ علی الاصغر لیس للحسین عقب الامن زین العابدین وھو ابو الائمۃ وسادات التابعین وامہ سلافہ بنت یزدجرد اخر ملوک فارس وکان یقال لزین العابدین ابن الخیرتین لقولہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم للہ تعالی من عبادہ خیرتان فخیرتہ من العرب قریش ومن العجم فارس (ابن خلکان) آپ کا نام نامی علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ آپ مشہور ہیں زین العابدین کے لقب سے۔ اور آپ کو علی اصغر بھی کہا جاتا ہے سوا امام زین العابدین کے حضرت حسین علیہ السلام کی نرینہ اولاد باقی نہیں رہی آپ ابو الائمہ اور سید التابعین ہیں حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام سلافہ بنت یزدجرد ہے یزدجرد پر شاہان فارس کا سلسلہ ختم ہوتا ہے آپکو ابن الخیرتین کہا جاتا ہے کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں سے دو گروہ بہتر ہیں یعنی عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو منتخب کر لیا ہے۔

(۲) ولد یوم الخمیس فی المدینۃ خامس شعبان سنہ ثمان وثلاثین فی ایام جدہ علی بن ابیطالب قبل وفاتہ بسنتین۔ وکنیتہ ابو محمد وابن الحسین ویلقب بزین العابدین وسجاد۔ وذو الثفنات والزکی والامین وامہ ام ولد اسمہا غزالہ وقیل ام سلمہ وقیل شاہ زنان (تذکرہ خواص الامۃ لسبط بن الجوزی) آپ کی ولادت مدینہ طیبہ میں پانچویں شعبان ۳۸ھ ہجری کو آپکے جد امجد جناب علی علیہ السلام کے عہد خلافت میں انکی وفات سے دو برس پہلے ہوئی۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور ابن الحسین ہے اور لقب زین العابدین اور سجاد۔ اور ذو الثفنات اور زکی اور امین ہے جناب کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام مبارک غزالہ تھا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ تھا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ شاہ زنان تھا۔

ذہبی نے طبقات الحفاظ میں آپ کی کنیت ابو الحسین اور ابو محمد اور ابو عبد اللہ بھی لکھی ہے۔

اور آپکا سجاد لقب ہونیکی وجہ تسمیہ کو جناب محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ ان ابی علی ابن الحسین۔ ما ذکر اللہ عز وجل نعمۃ علیہ الا سجد ولا قرء آیۃ من کتاب اللہ عز وجل فیہا سجود

الا سجد ولا فرغ من صلوٰۃ مفروضۃ الا سجد ولا وفق لاصلاح بین اثنین الا سجد وکان اثر السجود فی جمیع مواضع سجودہ فسمی السجاد بذالک یعنے سیدے والدعلی بن الحسین علیہ السلام جب کبھی خدا کی نعمت کا ذکر کیا کرتے تو سجدہ کرتے اور جب کبھی کلام اللہ کی آیت پڑھتے کہ جس میں سجدہ آجاتا تو آپ سجدہ فرماتے اور جب فرضون سے فارغ ہوتے تو سجدہ کرتے اور جب دو شخصون کی صلح کراتے تو سجدہ کرتے۔ آپ کی تمام مواضع سجود میں سجدے کا نشان پاتے جاتے تھے اسلیے آپ کو سجاد کہا جاتا تھا۔ سیدہ سو آپ کو ذوی الثفنات بھی کہا جاتا تھا +

اور آپ کا لقب زین العابدین ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ ایک رات نماز مین مصروف تھے کہ شیطان نے اژدہا کی صورت بنکر چاہا کہ آپ کو عبادت الٰہی سے باز رکھے حضرت نے مطلق اسکی طرف التفات نہ کی یہانتک کہ اوس نے حضرت کے پاے مبارک کی انگلی کو کاٹا لیکن آپنے نماز ترک نہ کی جب نماز سے فارغ ہوے تو غیب سے آواز آئی انت زین العابدین (شواھد النبوۃ جامی) اور امام مالک کہتے ہین سمی زین العابدین لکثرۃ عبادتہ یعنے جناب کا نام زین العابدین آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے ہوا ہے +

انکی ولادت کی نسبت اختلاف ہے بعض کے نزدیک ۳۳ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۶ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۷ھ مین اور بعض کے نزدیک ۳۸ھ مین ہوئی ۔

قال ابن سعد فی الطبقات وکان علی بن الحسین من الطبقۃ الثانیۃ من التابعین وکان ثقۃ ماموناً کثیر الحدیث عالیا رفیعا ورعا عابدا خائفا یعنے جناب علی بن حسین تابعین کے دوسرے طبقہ مین سے تھے اور نہایت ثقہ امانت دار بہت سی حدیثون والے بلند مرتبہ والے خدا سے ڈرنیوالے عابد اور خائف تھے +

وکان ابن عباس اذا راہ قال مرحبا بالحبیب بن الحبیب (تذکرۃ خواص الامۃ) اور ابن عباس جب انہیں دیکھتے تو کہتے شاباش اے محبوب محبوب کے بیٹے +

عن صالح بن حسان قال قال رجل لسعید بن المسیب ما رأیت احدا اورع من فلان قال فھل رأیت علی بن الحسین قال لا قال ما رأیت احدا اورع منہ (حلیۃ الابرار للحافظ ابی نعیم) صالح بن حسان کہتا ہے کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب سید التابعین سے کہا کہ مینے فلانے شخص سے کسی کو زیادہ متورع نہین دیکھا۔ سعید نے جواب دیا کہ تو نے علی بن حسین کو بھی دیکھا ہے۔ اس نے کہا نہین۔ سعید نے کہا مینے ان سے زیادہ کوئی متورع نہین دیکھا +

قال الذھبی فی العلیہ ما رأینا قرشیا افضل منہ ذہبی اور عیینہ کہتے ہین کہ ہمنے کوئی قریشی ان سے

افضل نہیں دیکھا +

من الزہری قال ما رأیت احدا افضل و افقہ من علی بن الحسین وکذا قال ابو حازم (حلیۃ الابرار و طبقات الحفاظ) ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے علی بن حسین سے زیادہ افضل اور فقیہ کسی کو نہیں دیکھا اور ابو حازم نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

قال ابن ابی شیبۃ اصح الاسانید کلہا الزہری عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی (طبقات الحفاظ للذہبی) ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ تمام صحیح ترین وہ اسانید ہیں جو زہری جناب علی بن حسین سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں +

قال مالک کان من اہل الفضل (طبقات الحفاظ) امام مالک کہتے ہیں کہ جناب امام زین العابدین اہل فضل میں سے ہے +

وفی روایۃ کان اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر حتی مات علی بن الحسین (حلیۃ الابرار) اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مدینہ کہا کرتے تھے ہم سے جب تک کہ جناب علی بن حسین زندہ رہے ہم سے پوشیدہ خیرات گم نہیں ہوئی +

قال ابن عائشۃ سمعت اہل المدینۃ یقولون ما فقدنا الصدقۃ السر الا بعد موت علی بن الحسین قال ابن اسحاق کان ناس من اہل المدینۃ یعیشون لا یدرون من این معاشہم و ماکلہم فلما مات علی بن الحسین فقدوا ما کانوا یؤتون بہ لیلا الی منازلہم قال سفیان وکان یحمل جراب الخبز علی ظہرہ فی اللیل یتصدق بہ فلما غسلوہ جعلوا ینظرون الی سواد فی ظہرہ فقیل ما ہذا فقالوا کان یحمل جراب الدقیق لیلا علی ظہرہ یعطیہ فقراء اہل المدینۃ (صواعق محرقہ) ابن عائشہ کہتا ہے کہ میں نے اہل مدینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہماری مخفی خیرات علی بن حسین کے مرنے سے جاتی رہی۔ ابن اسحاق کہتا ہے اہل مدینہ کے بعض آدمی اپنا اپنا کھانا پاتے تھے لیکن انکو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے پاتے ہیں۔ اور کون انکو پہنچاتا ہے۔ جب علی ابن حسین فوت ہو گئے تو رات کو انکا کھانا انکے مکانوں پر نہ آیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ رات کو آپ روٹیوں کا تھیلا اپنی پیٹھ پر رکھکر خیرات بانٹتے تھے۔ جب آپکو غسل دینے لگے تو ایک سیاہ داغ آپ کی پشت مبارک میں نظر آیا پوچھا گیا یہ کیا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ آپ رات کو آٹے کا تھیلا اٹھا کر فقراء اہل مدینہ کو دیتے تھے +

قال ابو عثمان عمرو بن بحر لما خلونا علی بن الحسین علی اختلاف المذاہب مجمعون علیہ

لا يمتري احد في تدبيره ولا يشك احد في تقدمه وكان اهل الحجاز يقولون لم نر ثلثة في الدهر يرجعوا
الى اب قريب كلهم يسمى عليا وكلهم يصلح للخلافة لتكامل خصال الخير فيهم يعنون علي بن الحسين
ابن علي بن ابي طالب وعلي بن عبد الله بن جعفر وعلي بن عبد الله بن عباس رضوا عليهم ۔ ابو
عثمان عمرو بن بحر الجاحظ لکھتے ہیں باوجود اختلاف مذاہب جناب علی بن الحسین کی نسبت تمام لوگ متفق
ہیں اور کوئی شخص آپ کی بزرگی کے بارے میں شک نہیں رکھتا ۔ اہل حجاز کہا کرتے تھے کہ ہمنے دنیا میں
کوئی تین آدمیوں جیسا نہیں دیکھا کہ بالکل باپ دادا کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے اور ان تینوں
کا نام علی تھا اور ہر ایک ان تینوں میں سے بباعث کامل ہونے خصائل خیر کے خلافت کی صلاحیت
رکھتا تھا ۔ وہ یہ ہیں یعنی علی بن حسین بن علی ۔ اور علی بن عبد اللہ بن جعفر ۔ اور علی بن عبد اللہ بن عباس

كان زين العابدين عظيم التجاوز والعفو والصفح حتى انه سبه رجل فتغافل عنه فقال له اياك
اعني فقال وعنك اعرض واشار الى قوله خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين
(صواعق محرقہ) جناب امام زین العابدین بڑے تجاوز کرنیوالے اور عفو کرنے والے اور گناہوں سے
درگذر کرنیوالے تھے یہانتک کہ ایک شخص نے آپ کو برا کہا آپنے اس سے تغافل فرمایا ۔ اس نے کہا آپ مجھسے
بے پروا ہیں ۔ آپنے فرمایا میں تجھسے اعراض کرتا ہوں ۔ اور آپنے اس آیت کیطرف اشارہ فرمایا جسکا
ترجمہ یہ ہے عفو کو اختیار کر اور اچھے کام کا حکم دے اور جاہلوں سے منہ پھیر لے ✦

عن حفص القرشي قال كان علي بن الحسين اذا توضأ اصفر لونه فقيل له ذلك فقال اتدرون
بين يدي من اقف وحكي انه يصلي في اليوم والليلة الف ركعة (صواعق محرقه) حفص قرشی
کہتے ہیں کہ جناب امام علی بن حسین علیہ السلام جبکہ وضو کرتے تو آپکا رنگ مبارک زرد ہو جاتا تھا ۔ آپ کی خدمت
میں اسکی نسبت عرض کیا آپنے فرمایا تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں ۔ اور بیان ہوا
ہے کہ جناب دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھا کرتے تھے ✦

عن ابي الفرج الاصبهاني قال وقع في دار علي بن الحسين حريق وهو ساجد فجعلوا يقولون النار النار
يا ابن رسول الله فما رفع رأسه حتى طفيت فقيل ما الذي الهاك عنها فقال النار الاخرى (تذكرة
خواص الامة) علامہ ابو الفرج الاصبہانی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آپکے گھر میں آگ لگی آپ اس وقت
سجدے میں تھے لوگ آگ آگ پکارنے لگے حضرت نے سجدے سے سر نہ اٹھایا یہانتک کہ آگ بجھ گئی
لوگوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپکو کس چیز نے اس آگ سے غافل کر دیا تھا آپنے فرمایا آخرت کی
آگ نے ✦

قال القرشی جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ان فلاناً یقع فیک فقال قم بنا الیه فقام معه وھو یظن انه سینتصر لنفسه فلما وصل قال له یا فلان ان کان ما قلت حقاً فغفر الله لی وان کان افتراء فغفر الله لک (تذکرۃ خواص الامۃ) علامہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے جناب امام علی بن الحسین علیہ السلام سے جاکر بیان کیا کہ فلاں آدمی آپ کی بدگوئی کرتا ہے آپ نے فرمایا اسکے پاس میرے ساتھ چل وہ آپکے ساتھ ہولیا اسکا خیال یہ تھا کہ آپ مجھے اپنی مدد کے لیے ساتھ لے چلے ہیں جب آپ اس آدمی کے پاس پہنچے تو فرمایا اسے فلاں تو نے جو کچھ کہا ہے اگر سچ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے بخشے اور اگر جھوٹ ہے تو تجھے بخشے۔

اخرج ابو نعیم انه لما حج ھشام بن عبد الملک فی حیوۃ ابیه فاجتھد ان یستلم الحجر فلم یمکنه من الازدحام فنصب منبر الی جانب زمزم وجلس ینظر الی الناس وحوله جماعة من اعیان اھل الشام فبینما ھو کذلک اذ اقبل زین العابدین فلما انتھی الی الحجر تنحی الناس حتی استلمه فقال رجل من اھل الشام لھشام من ھذا قال لا اعرفه مخافة ان یرغب اھل الشام فی زین العابدین فقال الفرزدق انا اعرفه ثم انشاء۔ حافظ ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں لکھتے ہیں کہ جب ہشام بن عبد الملک اپنے باپ کی زندگی میں حج کرنے کے لیے گیا۔ اس نے حجر الاسود کو بوسہ دینے کے لیے نہایت زور مارا لیکن لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے اسکو یہ شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مجبوراً ایک کرسی زمزم کے قریب بچھا کر بیٹھ گیا اور لوگوں کی آمد ورفت دیکھنے لگا اسکے گرد اعیان اہل شام کی جماعت کھڑی تھی وہ ابھی اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہاں جناب امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے جب حجر الاسود کے پاس پہنچے تو لوگ منتشر ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے حجر الاسود کو چوما۔ اہل شام میں سے ایک آدمی نے ہشام بن عبد الملک سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں جن کی کہ لوگ اسقدر تعظیم کرتے ہیں ہشام اس خوف سے کہ مبادا یہ لوگ امام زین العابدین کی جانب گرویدہ ہو جائیں کہنے لگا میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں۔ ابو فراس فرزدق جو اس زمانہ میں مشہور شاعر تھا کہنے لگا میں انکو خوب پہچانتا ہوں۔ اور اس نے فی البدیہہ یہ قصیدہ پڑھکر سنایا۔

قصیدہ فرزدق

من جده دان فضل الانبياء له ۔۔۔ وفضل امته دانت له الامم

جسکی جد کے سامنے انبیا کی فضل فرمانبرداری کرتا ہے ۔۔۔ اور جسکی امت کی فضل کے سامنے تمام امتیں اطاعت کرتی ہیں

مشتقة من رسول الله نبعته ۔۔۔ طابت عناصره والخيم والشيم

اسکو وجود کی شاخ جناب رسول اللہ کے شجر وجود سے ہوئی ہے ۔۔۔ اسکے عناصر بہت پاک ہیں اور خصلت سب پاکیزہ ہیں

هذا ابن فاطمة ان كنت جاهله ۔۔۔ بجده انبياء الله قد ختموا

اگر تو اس کو نہیں جانتا ہے تو یہ حضرت فاطمہ کا بیٹا ہے ۔۔۔ اسکا جد امجد خاتم الانبیا ہے

الله شرفه قدما وعظمه ۔۔۔ جرى بذاك له في لوحه القلم

خدا نے ازل سے اسکو شرف اور بزرگی عطا کی ہے ۔۔۔ اسکی شرافت اور بزرگی کے لیے قلم کو لوح پر چلایا ہے۔

الليث اهون منه حين تغضبه ۔۔۔ والموت ايسر منه حين يهتضم

جب اسکو غضبناک لائے تو اس سے شیر کا سامنا آسان ۔۔۔ اسکی حق تلفی کے وقت موت آجانی بہتر ہے

فليس قولك من هذا بضائره ۔۔۔ العرب تعرف من انكرت والعجم

تیرا یہ کہنا کہ کون ہے یہ اسکو ضرر رساں نہیں ۔۔۔ تمام عرب و عجم پہچانتا ہے کہ تو نے کس شخص کا انکار کیا ہے

كلتا يديه غياث عم نفعهما ۔۔۔ تستوكفان ولا يعروهما عدم

اسکے دونوں ہاتھ فریاد رس خلائق ہیں کہ انکا نفع عام ہے ۔۔۔ اسکی سخاوت کی بارش ہے اور اس پر تنگدستی طاری نہیں ہو سکتی

سهل الخليقة لا تخشى بوادره ۔۔۔ يزينه اثنان حسن الخلق والشيم

وہ نہایت نرم طبیعت ہے اسکو غصہ نہیں آتا ۔۔۔ اسکی ذات کو دو چیزوں نے حسن خلق اور خوش خوئی نے زینت دی ہے

حمال اثقال اقوام اذا فدحوا ۔۔۔ حلو الشمائل تحلو عنده نعم

قوموں کے بار کا اٹھانے والا ہے جب وہ مصیبت میں گرفتار ہوں ۔۔۔ وہ نہایت شیریں شمائل ہے اسکے نزدیک نعم کہنا شیریں ہے

دان ماضی از دین بمعنے فرمانبرداری شدن سے نبعت بالفتح بمعنے شاخ ۔ خیم بالکسر بمعنے خو شیم جمع شیمه بمعنے خصلت ۔ شیر ۔ اهون بمعنے آسان ۔ یهتضم مضارع مجہول از اہتضام بمعنے ظلم ۔ ضائره بمعنے ضرر رساں ۔ غیاث فریاد رس ۔ تستوکفان مضارع از استیکاف بمعنے چکیدن ۔ یعرو مضارع بمعنے فرود آمدن ۔ سهل بمعنے آسان ۔ بوادر جمع بادره بمعنے خشم ۔ فدحوا ماضی بمعنے گرانبار کردن ۔ حلو بمعنے شیریں

ما قال لا قط الا فی تشهده ... لولا التشهد کانت لاؤه نعم

کبھی اس نے بجز وقت تشہد کے لا نہیں کہا ... اگر تشہد نہ ہوتا تو اسکا لا بھی نعم ہوتا

لا یخلف الوعد میمون نقیبته ... رحب الفناء اریب حین یعتزم

وعدہ کا خلاف نہیں کرتا یہ مبارک نفس والا ہے ... مہمانوں کو لیے اسکے گھر کا صحن فراخ ہے دانا ہے جبکہ وہ قصد کرتا ہے

عم البریة بالاحسان فانقشعت ... عنها الغنایة والاملاق والعدم

انکے احسان کے ساتھ خلقت کو گھیر لیا ہے پس دور ہوگیا ہے ... خلقت سے رنج اور گدائی اور افلاس

من معشر حبهم دین وبغضهم ... کفر وقربهم منجی ومعتصم

یہ اس گروہ سے ہیں کہ انکی محبت دین ہے اور انکا بغض ... کفر ہے اور انکا قرب نجات دینے والا ہے اور پناہ کی دستاویز ہے

ان عد اهل التقی کانت ائمتهم ... او قیل من خیر اهل الارض قیل هم

اگر پرہیزگاروں کا شمار کیا جائے تو یہ انکے امام ہیں ... اور اگر پوچھا جاوے کہ زمین پر رہنے والوں میں کون افضل ہیں تو جواب دیا جاتا ہے کہ یہی ہیں

لا یستطیع جواد بعد غایتهم ... ولا یدانیهم قوم وان کرموا

جہاں تک یہ پہنچے ہیں وہاں کوئی جوانمرد سخاوت کرنیوالا نہیں پہنچا ... ان تک کوئی قوم نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ سخاوت کرنیوالی ہو

هم الغیوث اذا ما ازمة ازمت ... والاسد اسد الشری والباس محتدم

یہ برسنے والے ابر ہیں جبکہ قحط کی تکلیف لوگوں کو بگاڑ دیتی ہے ... وہ شیر ہیں شیر کچھار کی جبکہ جنگ کا معرکہ گرم ہوتا ہے

لا ینقص العسر بسطا من اکفهم ... سیان ذلک ان اثروا وان عدموا

انکے ہاتھ کی فراخی کو یعنی سخاوت کو عسر نقصان نہیں پہنچاتی ... یہ دونوں یعنی تنگی اور فراخی انکو ساتھ برابر ہیں اگر وہ مالدار ہوں یا نہ ہوں

مقدم بعد ذکر الله ذکرهم ... فی کل بدء ومختوم به الکلم

انکا ذکر خدا کے ذکر کے بعد مقدم ہے ... ہر کلام کے آغاز اور اختتام پر

۱ تشہد اشہد ان لا الہ گفتن ۲ نقیبہ بمعنے جان منہ فلان میمون النقیبۃ ای کان مبارک النفس ۳ رحب بمعنے فراخ ۴ فنا گرداگرد مکان منہ فناء الدار ۵ اریب خردمند ۶ یعتزم یعنی مہار سے اعتزام بمعنے قصد کردن ۷ انقشعت ماضی انقشاع بمعنے کشادہ شدن ۸ املاق درویش شدن ۹ غنایہ و رنج دیدن کسے ۱۰ عدم نیستی و درویشی صراح ۱۲ ۱۱ ازمۃ بمعنے سختی و قحط ۱۲ الشری راہی ست در کوہ سلمی کہ جائے باش شیران ست ۱۳ محتدم از احتدام افروختہ شدن آتش ۱۲

يابى لهم ان يحل الذم ساحتهم | خيم كريم وايد بالندى هضم

انکے گھر کے صحن مین اترنے سے مذمت انکار کرتی ہے | سخاوت انکی عادت ہے اور انکے ہاتھ بخشش مین خرچ چلتے ہین

اى الخلائق ليست فى رقابهم | لاولية هذا او له نعم

وہ کون سے لوگ ہین کہ انکے غلامون کے شمار مین نہین | اسکے پیشوا ہونیکی وجہ سے یا اسکے صاحب نعمت ہونیکی وجہ

من يعرف الله يعرف اولية ذا | والدين من بيت هذا ناله الامم

جو شخص خدا کو جانتا ہے انکو پیشوا جانتا ہے | اور دین انکے گھر سے امتون نے پایا ہے

فلما سمعها هشام غضب وحبس فرزدق وامر له زين العابدين باثنى عشر الف درهم وقال اعذرنا ولو كان عندنا اكثر لوصلناك به فقال امتدحته لله لا للعطاء فقال زين العابدين انا اهل البيت اذا وهبنا شيئا لا نستعيده فقبلها فرزدق (صواعق محرقہ) جب ہشام نے اس قصیدہ کو سنا تو غصہ مین آکر فرزدق کو قید کر دیا۔ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے بارہ ہزار درہم فرزدق کو دینے کا حکم فرمایا کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو اور زیادہ صلہ بھیجتے فرزدق نے کہا مین نے خدا کے لیے انکی مدح کی ہے نہ عطا کے لیئے جناب امام نے فرمایا ہم اہل بیت جب کسیکو کچھ دیتے ہین تو واپس نہین لیتے۔ فرزدق نے وہ درہم قبول کر لیے۔

عن الزهرى قال حمل عبد الملك بن مروان على بن الحسين مقيدا من المدينة فاثقله حديدا ووكل به حفظة قال فاستاذنتهم فى وداعه فاذنوا فدخلت عليه والقيود فى رجليه والغل فى يديه وهو فى قبة فبكيت وقلت وددت انى مكانك وانت سالم فقال يا زهرى اتظن ذلك يكربنى لو شئت لما كان وانه لتذكرة فى عذاب الله ثم اخرج رجليه من القيد ويديه من الغل ثم قال لا جزت على هذا يومين من المدينة قال فما مضت الا اربع ليال الا وقد قدموا وقدم الموكلون الذين كانوا معه الى المدينة يطلبونه فما وجدوه فما وجدوه فسالت بعضهم فقالوا انا نراه انه لنازل ونحن له مترصد حتى طلع الفجر فلم نجده ووجدنا حديده وقال الزهرى فقدمت بعد ذلك على عبد الملك فسالنى عنه فاخبرته فقال قد جاءنى فى يوم فقده الاعوان فدخل على فقال ما انا وانت فقلت اقم عندى فقال لا احب ثم خرج فوالله لقد امتلا قلبى منه خيفة (صواعق محرقہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ عبد الملک

ــــہ خیم چون جیم عادت خو سلہ الندی جوانمردی سلہ ہضم خرچ کنندہ۔

ابن مروان کے حکم سے عاملوں نے امام زین العابدین کو قید کردیا اور پاؤن مین بیڑیاں اور ہاتھون مین
ہتکڑیان پہنائین مین عاملون سے اجازت لیکر امام کو لینے کے لیے گیا۔ جب مینے انکا یہ حال دیکھا
تو مجھ سے نہ رہا گیا اور رونے لگا اور عرض کیا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مین بجائے آپکے اس قید مین ہوتا اور
یہ حال آپکا مین اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا امام نے فرمایا کہ اے زہری کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ مین اس قید
سے تکلیف مین ہون اگر مین چاہون تو ابھی اس سے چھوٹ سکتا ہون بندگان خدا کو کوئی قید کرسکتا
ہے یہ صرف اسلیئے ہے کہ ہم اس عذاب کو دیکھکر ہر وقت عذاب آخرت کو یاد کرتے رہین۔ یہ کہکر
پاؤن بیڑیون سے نکال لیے کہ مین حیرت مین رہگیا۔ فرمایا کہ ہم صرف دو منزل تک ان لوگون
کے ساتھ ہین۔ چوتھے دن عبد الملک کے نوکر جو امام پر موکل تھے مدینہ مین واپس آئے اور امام کو ڈھونڈنے
لگے انکو کہین پتہ امام کا نہ ملا۔ مینے ان مین سے ایک کو پوچھا کہ کیا ماجرا گذرا ہے اس نے بیان کیا
کہ جب ہم ایک منزل مین فروکش ہوئے تو ہم رات بھر سب کے سب بیدار تھے صبح کو جب خیمہ مین گئے تو
بجز بیڑیون کے کچھہ نہ دیکھا زہری کہتے ہین کہ جب مین عبد الملک کے پاس گیا تو مینے اس قصہ کو اس
سے نقل کیا۔ اسنے کہا کہ جسوقت میرے گماشتون کے ہاتھون سے نکل گئے اسیدن میرے پاس تشریف لا کر
فرمایا مجھے کہ میرے اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے کہ جسکے بدلے مین تو ہمکو یہ تکلیف دیتا ہے۔
مینے عرض کیا کہ اب آپ میرے پاس اقامت فرماوین انکار کیا اور چلے گئے مجھکو انکے چہرہ سے
اس قدر خوف آیا کہ میرا تمام جسم خوف سے بھر گیا۔

منہال بن عمر کہتا ہے کہ ایک دفعہ مین حج کے لیئے گیا اور سجاد علیہ السلام کی قدمبوسی سے مشرف ہوا
امام نے پوچھا خزیمہ بن کاہل الاصغری کا کیا حال ہے مینے عرض کیا مین اسکو کوفہ مین زندہ چھوڑ آیا ہون
فرمایا۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ اللہم اذقہ حر الحدید۔ جب مین لوٹ کر کوفہ مین آیا ان دنون مین مختار ابن
ابی عبیدہ بن جراح نے خروج کیا ہوا تھا میری اس سے دوستی تھی۔ ایک روز مین سوار ہو کر اسکے
ملنے کو جا رہا تھا۔ جب اسکے مکان کے قریب پونچا تو وہ سوار ہو چکا تھا مین بھی اسکے ساتھ ہو لیا
ایک مقام پر پونچکر وہ ٹھیر گیا۔ اتنے مین خزیمہ کو لوگون نے گرفتار کر کے حاضر کیا۔ مختار نے حکم دیا
کہ فی الفور اسکے ہاتھ قطع کر ڈالو۔ جلاد نے اسکے ہاتھ کاٹ ڈالے پھر لکڑیون کے انبار مین ڈالکر
جلا دیا۔ جب مینے یہ حال دیکھا تو بے اختیار سبحان اللہ پڑھنے لگا۔ مختار نے مجھ سے اسکا سبب
استفسار کیا مینے اس سے حضرت سجاد علیہ السلام کی دعا کا قصہ بیان کیا۔ اس نے مجھکو دوبارہ قسم
دلاکر پوچھا مینے کہا کہ کیا مین اس امر مین امام پر جھوٹ بول سکتا ہون۔ مختار گھوڑے سے اتر کر

خدا کا شکر بجا لایا۔ جب نماز سے فارغ ہوکر واپسی کا ارادہ کیا۔ تو .... مین میرا گھر پڑتا تھا جب میرا گھر نزدیک آگیا تو بیٹے اسکو دعوت کے لیے کہا کہنے لگا کہ اے منہال آج تو نے مجھ سوا امر کی دعا کی خبر بیان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ آج وہ میرے ہاتھون سے پوری ہوئی ہے مجھکو چاہیئے کہ مین آج اسکے شکر یہ مین تمام دن روزہ رکھون۔ یہ کہکر مجھ سے رخصت ہو گیا (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ایک روز محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت سجاد کے پاس تشریف لائے اور کہا مین تمہارا چچا ہون۔ اور عمر مین بھی آپ سے بڑا ہون سو آپ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور امیر علیہ السلام کی تبرکات مجکو دیدین۔ کیونکہ بعد حضرت امام حسین علیہ السلام کے امامت میرا حق ہے۔ جناب سجاد نے ارشاد فرمایا کہ اس امر کا فیصلہ کر لینا ضروری ہے کہ بعد شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا کے امام برحق کون ہے۔ تشریف لائیے ہم حجر الاسود سے پوچھ لیتے ہین۔ دونون صاحب حجر الاسود کے پاس تشریف لے گئے سجاد علیہ السلام نے اسماء ماثورہ الہی کو پڑھکر حجر الاسود کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے حجر الاسود اس امر کا فیصلہ تیرے ہاتھ مین ہے کہ جناب حسین علیہ السلام کے بعد کون امام برحق اور وصی اور جانشین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے حجر الاسود بحکم رب العزت بزبان فصیح گویا ہوا کہ اے محمد بن حنفیہ امامت حضرت سجاد علیہ السلام کا حق ہے کل امور دین مین آپ پر انکا اتباع واجب ہے (شواہد النبوۃ)

نقل ہے کہ جناب امام ایک روز اپنے خدمتگارون کے ساتھ جانب صحرا تشریف لیگئے۔ جب چاشت کے وقت کہانا حاضر کیا گیا۔ اسنتے مین ایک ہرن آکر سامنے کہڑا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا۔ مین علی ابن الحسین بن علی ہون میری مان فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ ہین اے ہرن میرے ساتھ آکر کہانا کھالے ہرن نے الفور حاضر ہوکر مودبانہ گوشہ بساط پر بیٹھ گیا۔ اور کھانا کہا کر چلا گیا حاضرین مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ آپ پہر اسکو بلائین حضرت نے فرمایا میرا زنہاری ہی ہے ہرگز اسکو نہ چھیڑنا۔ حاضرین نے کہا کہ کیا مجال ہے کہ حضور کی زنہاری کو ہم چھیڑین حضرت نے آواز دی وہ ہرن پہر آکر حاضر ہو گیا۔ ایک شخص نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھا وہ فی الفور بھاگ گیا حضرت نے فرمایا تمنے میری زنہاری کو کیون چھیڑا اب وہ ہرگز تمہارے پاس نہین آئیگا (شواہد النبوۃ)

عمرہ سبع وخمسون منہا سنتان مع جدہ علی بن ابی طالب ثم عشر مع عمہ الحسن ثم احدی عشر مع ابیہ الحسین علیہم السلام یقال سمہ الولید بن عبد الملک ودفن بالبقیع عند عمہ الحسن وتوفی ۹۴ھ او ۹۵ھ (تذکرۃ خواص الامہ) آپکی عمر ستاون برس کی تہی دو برس

آپ اپنی جد امجد جناب علی علیہ السلام کی کنار عاطفت میں پرورش پاتے رہے۔ اور دس برس اپنے چچا حسن علیہ السلام کے حضور میں کھیلتے رہے اور گیارہ سال اپنے والد بزرگوار جناب حسین علیہ السلام کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ آپکو ولید بن عبد الملک نے زہر دلوا دیا تھا۔ آپ اپنے چچا جناب حسن علیہ السلام کے پہلو میں درمیان قبرستان بقیع مدفون ہیں سنہ ۹۴ یا سنہ ۹۵ میں آپ کی وفات واقع ہوئی ہے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات مسموما وان الذی سمہ الولید بن عبد الملک ابن صباغ مالکی کہتے ہیں کہ آپکا انتقال زہر سے ہوا ہے اور بہ تحقیق ولید بن عبد الملک نے آپکو زہر دیا تھا۔

وکان یختضب بالحناء والکتم وقیل بالسواد (تذکرہ خواص الامہ) اور آپ اپنی ریش مبارک کو حنا اور کتم سے خضاب کیا کرتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ وسمہ کیا کرتے تھے ٭

توفی فی ثانی العشر محرم سنہ ۹۴ھ وکان عمرہ اذ ذاک سبعا وخمسین سنۃ (تذکرہ خواص الامہ) آپکا انتقال بارھویں محرم سنہ ۹۴ھ کو ہوا ہے اسوقت آپ کی عمر ستاون برس کی تھی ٭

واولادہ خمسۃ عشر احد عشر ذکرا واربع اناث۔ واشھرھم محمد المکنی بابی جعفر الملقب بالباقر۔ آپ کی پندرہ اولادیں تھیں گیارہ مرد چار عورتیں سب سے زیادہ تر مشہور امام محمد ہیں جنکی ابوجعفر کنیت اور باقر لقب ہے ٭

مناقب امام محمد باقر علیہ السلام

وھو ابو جعفر الباقر محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب امہ ام عبد اللہ بنت الحسن بن الحسن بن علی وھو ھاشمی من ھاشمیین وانما سمی الباقر من کثرۃ سجودہ بقر السجود جبہتہ ای فتحھا ووسعھا وقیل لغزارۃ علمہ۔ قال الجوھری فی الصحاح التبقر التوسع فی العلم۔ قال وکان یقال لمحمد الباقر لتبقرہ فی العلم ویسمی الشاکر والھادی (تذکرہ خواص الامہ) وفی صواعق محرقہ سمی بذلک من بقر الارض ای شقھا واثار مخبیاتھا ومکانھا فکذلک ھو اظھر من مخبیات کنوز المعارف وحقائق الاحکام واللطائف ما لا یخفی الا علی منطمس البصیرۃ او فاسد الطویۃ والسریرۃ ومن ثم قیل ھو باقر العلوم وجامعہ وشاھرہ ورافعہ صفا قلبہ وزکا علمہ وطھرت نفسہ وشرف خلقہ وعمرت اوقاتہ بطاعۃ اللہ ولہ من الرسوخ فی مقامات العارفین ما تکل عنہ السنۃ الواصلین ولہ کلمات کثیرۃ فی السلوک والمعارف لا یحتملھا ھذہ العجالۃ وکفاہ شرفا ان ابن المدینی روی عن جابر انہ قال لہ وھو صغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یسلم علیک فقیل له وکیف ذالک قال وکنت جالسا وعند الحسین فی حجرہ وہ یلاعبه فقال یا جابر یولد له مولود اسمه علی اذا کان یوم القیامة ینادی منادی لیقم سید العابدین فیقوم ولدہ ثم یولد له ولد اسمه محمد فان ادرکته یا جابر فاقرأہ منی السلام یعنے باقر لغت مین بقر الارض سے ماخوذ ہے یعنے زمین کو پھاڑ کر اسکی مخفیات کو ظاہر کرنے والا۔ جناب امام کو اسلیئے باقر کہتے تھے کہ وہ بہی معارف اور حقائق احکام اور حکمت اور لطائف کے سربستہ خزانے ظاہر فرماتے تھے جو بصیرت کے اندہے اور فاسد طبیعت والے پر نہین ظاہر ہوتے۔ اور اسوجہ سے بھی ان کو باقر کہا جاتا تھا کہ وہ علم کے باقر اور جامع اور مشہور کرنیوالے اور اسکو بلند کرنے والے تھے جناب امام کا قلب صاف اور علم روشن اور نفس پاک۔ اور خلقت شریف تھے۔ انکی اوقات خدا کی طاعت سے معمور تھے۔ اور عارفون کی سیر و مقامات مین اسقدر رسوخ رکہتے تھے۔ کہ وصف کرنے والون کی زبان اس سے قاصر ہے۔ سلوک اور معارف مین انکے اقوال نہایت کثیر ہین۔ اس رسالہ مین ان کی گنجایش نہین ہو سکتی۔ ابن مدائنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ امام باقر علیہ السلام سے کہنے لگے۔ حالانکہ وہ ابہی نہایت صغیر السن تھے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے۔ حاضرین نے پوچھا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ جابر نے کہا کہ مین ایکروز سرور عالم کی خدمت بابرکت مین بیٹھا ہوا تھا اور حسین علیہ السلام انکی گود مین کہیل رہے تھے سرکار نے فرمایا کہ اے جابر حسین کا ایک لڑکا ہوگا جسکا نام علی رکہا جائیگا۔ قیامت کے دن منادی ندا کرے گا کہ سید العابدین اٹہین اسوقت امام حسین علیہ السلام کا وہ بیٹا اٹہے گا۔ پہر اسکا ایک بیٹا محمد ہوگا۔ اے جابر اگر تو اسوقت زندہ رہے تو اسکو میرا سلام کہیو*

قال المناوی فی طبقاته سمی باقر لانه بقر العلم ای شقه فعرف اصله ولد محمد باقر بالمدینة فی ثالث صفر ۵۷ھ قبل قتل جدہ الحسین بثلاث سنین۔ کنیته ابو جعفر۔ القابه الباقر۔ والشاکر۔ والهادی عبد الرؤف مناوی اپنی طبقات مین لکہتے ہین کہ آپ کا نام باقر اسلیئے رکہا گیا ہے کہ انہون نے علم کو پہاڑا ہے۔ باقر مشتق ہے بقر سے جس کے معنے پہاڑنے کے ہین۔ امام محمد باقر ۵۷ھ کے صفر کی تیسری تاریخ کو اپنے جد امجد امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے تین برس پہلے مدینہ شریف مین تولد ہوئے آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب باقر اور شاکر۔ اور ہادی ہین*

قال ابن سعد محمد الباقر من الطبقة الثالثة من التابعين من اهل المدينة كان عالماً عابداً ثقة ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ امام محمد باقر تابعین اہل مدینہ کے تیسرے طبقہ مین سی تھے بڑے عالم اور عابد اور ثقہ تھے ✦

روى عن ابيه وجديه الحسن والحسين وجابر وابن عمر وطائفة وعنه ابنه جعفر الصادق و عطاء وابن جريج وابو حنيفة والاوزاعى والزهرى وخلق وثقه الزهرى وغيره ذكره النسائى فى فقهاء التابعين من اهل المدينة (طبقات الحفاظ الذهبى) آپنے اپنے والد اور اپنے اجداد امام حسن وحسین علیہم السلام اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر ایک طائفہ صحابہ سے حدیث کو روایت کیا ہے۔ اور آپسے آپ کے بیٹے امام جعفر صادق اور عطا اور ابن جریج اور امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی اور زہری وغیرہ نے حدیث کو لیا ہے اور ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ جسنے کہ سب سے اول حدیث کو تدوین کیا ہے آپکو حدیث مین ثقہ لکھا ہے اور امام نسائی نے اہل مدینہ کے فقہائے تابعین مین آپ کا ذکر کیا ہے ✦

قال ابو يوسف قلت لابى حنيفة لقيت محمد بن على قال نعم وسالته يوماً فقلت اراد الله المعاصى فقال ايعصى الله قهراً قال ابو حنيفة فما رأيت جواباً افحم منه (تذكرة خواص الامم) قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مینے امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا آپنے جناب امام محمد باقر بن علی علیہ السلام سے ملاقات کی ہے وہ کہنے لگے ہان مین اُنسے ملا تھا اور یہ پوچھا تھا آیا خدا نے معاصی کا ارادہ کرسکتا ہے۔ آپنے فرمایا آیا اللہ تعالے قہر سے گناہ کرسکتا ہے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین مینے اس سے کوئی شاندار جواب نہین دیکھا ✦

قال عطاء ما رأيت العلماء عند احد اصغر علماً منهم عند ابى جعفر لقد رأيت الحكم عنده كانه مغلوباً (تذكرہ خواص الامم) عطا کہتے ہین علما کو از روے علم کسی کی پاس اسقدر اپنے آپکو چہوٹا سمجہتے ہوئے نہین دیکھا جسطرح سے کہ وہ اپنے آپکو جناب امام ابوجعفر محمد باقر کی روبرو سمجہتے تھے مینے حکم کو انکے سامنے مغلوب پایا ہے ✦

وتوفى مسموماً كابيه وهو علوى من جهتا بيه وامه ودفن ايضاً فى قبة الحسن توفى سنہ ۱۱۷ عن ثمان وخمسين (صواعق محرقه) آپ بہی اپنے والد ماجد کی طرح سے سموم شہید ہوئے ہین آپ ماں باپ دونوں کیطرف سے علوی تہے آپ بہی مزار بقیع مین جناب امام حسن علیہ السلام کے گنبد کے اندر مدفون ہوے ہین آپ کی وفات سنہ ۱۱۷ مین ہوئی۔ آپنے اٹھاون برس عمر پائی ✦

قال الذہبی فی طبقاتہ مات سنہ ۱۱۴ھ وھو ابن ستہ وخمسین ذہبی اپنی طبقات میں آپکی سنہ وفات ایک سو چودہ برس اور عمر چھپن برس لکھتا ہے ٭

قال صاحب الارشاد لم یظہر عن احد من علم الدین والسنن وعلم القرآن والسیر وفنون الادب ما ظہر عن ابی جعفر محمد الباقر وعلی آبائہ السلام صاحب ارشاد لکھتا ہے کہ جسقدر علم دین اور سنن اور علم قرآن اور سیر اور فنون ادب وغیرہ جناب ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے ظاہر ہوئی ہیں وکسی ایک سے ظاہر نہیں ہوئے ٭

عن زید بن ابی حازم قال کنت مع ابی جعفر محمد بن علی الباقر فمر بنا زید بن علی اخوہ فقال ابوجعفر اما رأیت ھذا لیخرجن بالکوفۃ ولیقتلن ولیطافن برأسہ فکان کما قال (صواعق محرقہ) زید بن ابی حازم سے منقول ہے کہ میں امام ابوجعفر محمد علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید بن علی آپکے چھوٹے بھائی ہمارے پاس ہو کر گذرے جناب امام نے فرمایا اسکو دیکھتے ہو کہ یہ کوفہ کی طرف جائیگا اور مارا جائیگا اور اسکا سر تمام شہروں میں پھرایا جائیگا پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ٭

امام جعفر صادق علیہ السلام

ھو جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب علیہ وعلی آبائہ السلام وروی عنہ ان ابی سمانی جعفرا بعلم علی اسم نھر فی الجنۃ کنیتہ ابوعبداللہ وقیل ابواسمٰعیل ویلقب بالصادق والصابر والفاضل والطاہر (تذکرہ خواص الامہ) آپ کا اسم مبارک جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہے۔ خود آپ روایت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرا نام جنت کی ایک نہر کے نام پر جعفر رکھا ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابواسمٰعیل ہے۔ صادق اور صابر اور فاضل اور طاہر آپکے القاب ہیں ٭

ولد بالمدینۃ سنہ ۸۰ھ وقیل سنہ ۸۳ھ (طبقات المناوی) آپ ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں متولد ہوئے ہیں۔

امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ولذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین (طبقات الحفاظ للذہبی وطبقات المناوی) آپ کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہے۔ اور قاسم کی ماں کا نام اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر ہے اسی لیے آپ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

مجھ معدود فرحباہے +

روی عن ابیه والزہری ونافع وابن المنکدر وعنه الثوری وابن عیینة وشعبة ویحیی القطان ومالك وابنه موسی الکاظم (طبقات الحفاظ) آپنے اپنے والد ماجد اور زہری اور نافع اور ابن المنکدر سے حدیث کو اخذ کیا ہے اور آپ سے سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شعبہ اور یحیے القطان اور امام مالک اور آپکے فرزند ارجمند جناب امام موسی الکاظم نے حدیث کو روایت کیا ہے +

وفی الصواعق روی عنه جماعة من اعیان الائمة کیحیی بن سعید وابن جریج ومالك بن انس والثوری وابن عیینة وابو حنیفة وابو ایوب السجستانی وقال ابو حاتم جعفر الصادق ثقة لایسئل عن مثله علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ اعیان ائمہ میں سے ایک جماعت مثل یحیے بن سعید وابن جریج اور امام مالک ابن انس اور امام سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور امام ابو حنیفہ ابو ایوب السجستانی نے آپ سے حدیثکو اخذ کیا ہے اور ابو حاتم کا قول ہے کہ جناب جعفر صادق ایسے ثقہ ہیں کہ ویسے شخصوں کی نسبت ہرگز نہیں پوچھا جاتا +

قال علماء السیر قد اشتغل بالعبادة عن طلب الریاسة وذکر حافظ ابو نعیم فی حلیة الابرار عن عمر بن المقدام قال کنت اذا نظرت الی جعفر بن محمد علمت انه من سلالة النبیین (صواعق محرقه) تمام علماء سیر کا اتفاق ہے کہ آپ ہمیشہ ریاست کی طلب کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول رہے ہیں حافظ ابو نعیم حلیة الابرار میں عمر ابن المقدام سے ناقل ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ جب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھتا تو مجھے خیال ہوتا کہ یہ انبیاء کرام کے سلالہ ہیں -

وسعی بعند المنصور لما حج فلما حضر الساعی به لیشهد قال له احلف قال نعم فحلف بالله العظیم فقال احلفه یا امیر المؤمنین بما اراه فقال حلفه فقال له قل - برئت من حول الله وقوته - والتجأت الی حولی وقوتی لقد فعل جعفر کذا وکذا فامتنع الرجل ثم حلف حتی مات مکانه فقال امیر المؤمنین لجعفر لا باس علیك انت المبرء الساحة المامون الغایة ثم انصرف فلحقه الربیع بجائزة حسنة وکسوة سنیة (صواعق محرقه) کہتے ہیں کہ جب منصور حج کرنے کو گیا تو کسی شخص نے اسکے پاس جناب امام کی نسبت ایک بہتان بیان کیا جب وہ بہتان دہرنے والا شہادت ادا کرنے کے لیے آپکے سامنے حاضر کیا گیا آپ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں کہا سکتا ہوں اور خدا کے قسم کہائی - آپنے منصور سے فرمایا یا امیر المؤمنین جس طرح سے ہم چاہتے ہیں اس طرح سے ہم اسکو قسم کہلائیں منصور نے کہا آپ اسیطرح سے اسکو قسم کہلائیں - آپنے اس شخص سے کہا تو اس طرح

سے قسم کہا کہ مین خدا کی توانائی سے بیزار ہو کر اپنی قوت اور توانائی کیطرف پناہ پکڑتا ہون بے شک جعفر
نے ایسا ویسا کیا ہے پہلے اس کے آدمی نے ایسی قسم کہانے سے انکار کیا پھر قسم کہائی اور اسی جگہ پر مر گیا
منصور نے آپ سے عرض کیا آپ بے جرم ہین اپکا ساحت شک سے پاک ہے اور آپ آخر کار امن پایب ہین
جب آپ وہان سے لوٹے تو آپ سے منصور کا غلام ربیع نامی عمدہ جائزہ اور بہاری کسوت لیے ہوئے ملا۔
قتل بعض الطغاة مولاه فلم یزل لیلة یصلی ثم دعا علیه عند السحر فسمعت الاصوات بموته
ولما بلغه قول الحکم بن عباس الکلبی صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلة + ولم نر مهدیا
علی الجذع یصلب + قال اللهم سلط علیه کلبا من کلابك فاسترسه الاسد (صواعق
محرقه) روایت ہے کہ ایک بعض بدمعاشون مین سے آپکے ایک غلام کو مار ڈالا۔ آپ تمام رات نماز پڑہتے
رہے صبح کے قریب آپنے دعا فرمائی اور اسکے مرنیکا آوازہ سنا۔ اور جب آپ کو حکم بن عباس کے
شعر کی خبر لگی کہ جسکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہمنے تمہارے زید کو درخت کے تنہ سے پہانسی دیا ہے اور ہمنے
کسی مہدی کو نہین دیکہا کہ کسی درخت کے تنہ سے صلیب دیا گیا ہو آپنے شعر سنکر اپنے کتون مین سے ایک کتا اسپر مسلط کر پس اسکو شیر نے پہاڑ ڈالا
ومن مکاشفاته اراد بنو هاشم مبایعة محمد الملقب بالنفس الزکیة واخیه فی اواخر دولت
بنی امیه وضعفهم وارسل لجعفر لیبایعهما فامتنع فقال والله لیست لی ولا لهما۔ انها
لصاحب القباء الاصفر لیلعبن بها صبیانهم وغلمانهم وکان المنصور العباسی یومئذ
حاضرا وعلیه قباء اصفر فمازالت کلمة جعفر تعمل فیه حتی ملکوا۔ وسبق جعفرا الی ذلك والده
الباقر فانه اخبر المنصور بملك الارض شرقها وغربها وبطول مدتها۔ قال له المنصور وملك بنی
امیه اطول ام ملکنا فقال ملککم ولیلعبن بهذا الملك صبیانکم کما یلعب بالکرة فلما
الخلافة للمنصور لتعجب من قول الباقر (صواعق محرقه) آپکے مکاشفات مین سے ہے کہ دولت
بنی امیہ کی آخری وقت مین جبکہ ان کو ضعف پیدا ہو گیا بنی ہاشم نے محمد الملقب بالنفس الزکیہ اور
اسکے بہائی سے بیعت کرنا چاہا۔ اور جناب امام جعفر کو بہی بیعت کی تکلیف دی آپنے بیعت سے
انکار فرماکر کہا واللہ یہ نہ میرے لیے ہے نہ ان دونون کے لیے بلکہ زرد کپڑے والے کیواسطے ہے
اسکے بچے اور لڑکے اسکے ساتھہ کہیلینگے منصور عباسی اسوقت موجود تہا۔ اور زرد رنگ کے کپڑے
پہنے ہوئے تہا۔ پس آپکے پیش گوئی نے بنی عباس مین ظہور کیا اور منصور سلطنت کا مالک ہو گیا اور
آپسے پہلے آپکے والد ماجد امام محمد باقر نے منصور کو بادشاہ ہونے سے آگاہ کیا تہا۔ اور اسکی
سلطنت کو حدود شرقی اور غربی اور طول مدت سے خبر دی تہی منصور نے حضرت باقر سے پوچہا

تہا کہ بنی امیہ کی مدت سلطنت زیادہ ہو گی یا ہماری مدت سلطنت آپ نے اسکے بیان کیا تہا کہ تمہاری مدت سلطنت بہت زیادہ ہوگی اور تمہارے بال بچے اس ملک کے ساتھ کہیں گے جس طرح سے کہ گیند کے ساتھ کہیلا جاتا ہے جب منصور کو خلافت ملگئی تو جناب باقر علیہ السلام قول کو یاد کرکے تعجب کیا کرتا تہا +

اخرج ابو القاسم الطبری من طریق ابن وہب فقال سمعت اللیث بن سعد یقول حججت ثلاث عشر ومائة فلما صلیت فی المسجد رقیت ابا قبیس فاذا رجل جالس یدعو فقال یارب یارب حتی انقطع نفسہ ثم قال یاحی یاحی حتی انقطع نفسہ ثم قال اللہم انی اشتہی العنب فاطعمنیہ واللہم ان بردی قد خلقا فاکسنی۔ قال اللیث واللہ ما استتم کلامہ حتی نظرت الی سلة مملوة ولیس علی الارض یومئذ عنب واذا بردین موضوعین لم ار مثلہما فی الدنیا فاراد ان یاکل فقلت انا شریکک فقال ولم فقلت لانک دعوت وکنت امن۔ فقال تقدم وکل فتقدمت واکلت عنبا لم اکل مثلہ قط ما کان لہ عجم فاکلنا حتی شبعنا ولم تتغیر السلة فقال لاتدخر ولا تخباء منہ شیئا ثم اخذ احد البردین ودفع الی الاخر فقلت انا غنی عنہ فاتزر باحدہما وارتدی بالاخری ثم اخذ بردیہ الخلقین ونزل وہما بیدہ فلقیہ رجل بالمسعی فقال اکسنی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما کساک اللہ فانی عریان فدفعہما الیہ فقلت لہ من ہذا قال جعفر الصادق فطلبتہ بعد ذلک لاسمع منہ شیئا فلم اقدر علیہ (صواعق محرقہ)

ابو القاسم طبری اپنی تاریخ مین ابن وہب کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ مینے لیث ابن سعد کو کہتے ہوے سنا ہے کہ مین ۱۱۳ھ مین حج کرنے کو گیا۔ مین عصر کی نماز پڑہکر جبل ابو قبیس پر گیا۔ کیا دیکہتا ہون کہ ایک آدمی بیٹہا ہوا دعا مانگ رہا ہے اور یارب یارب کہتا ہے یہانتک کہ اسکی آواز منقطع ہوگئی پہر اس نے یاحی یاحی کہا یہانتک کہ پہر اسکی آواز بند ہوگئی۔ پہر دعا کی کہ الٰہی مین انگور کی آرزو رکہتا ہون تو مجہے انگور کہلا۔ اور میری دونو چادرین پرانی ہوگئی ہین مجہے نیا لباس پہنا۔ لیث کہتا ہے واللہ ابہی انکی دعا ختم نہ ہونے پائی تہی کہ مینے انگور کی بہری ہوئی ایک پٹاری دیکہی ان دنوا دنیا مین کہین انگور کا پتہ بہی نہین تہا۔ اور دونون چادرین اسکے ساتہ دہری ہوئی تہین کہ مینے دنیا مین ویسی چادرین نہین دیکہی تہین پس وہ انگور کہانے لگے مینے کہا مین بہی آپکا شریک ہون کہنے لگے کیون مینے کہا جب آپ دعا کرتے تہے تو مین آمین کہتا تہا کہنے لگے آگے بڑہو آمین آگے بڑہکر کہانے لگا مینے ایسے لذیذ انگور کبہی نہین کہائے اور ان مین دانہ نہین تہا

ہم کہا کر سیر ہوگئے اس شامی کو دیکھا کہ وہ بھری ہوئی تھی آپنے فرمایا اس سے ذخیرہ مت کیجیو نہ چھپائیو پہر ایک چادر مجھکو دی مینے کہا مجھے اسکی ضرورت نہین آپنے ایک کو اوڑہ لیا اور دوسری کا تہبند بنایا اور دونون پرانی چادرین ہاتہ مین لیے ہوے نیچے اترے ایک آدمی ملا کہنے لگا یا ابن رسول اللہ آپ مجھے لباس پہنائیں بتصدق اسکے کہ خدانے آپکو لباس پہنایا ہے کیونکہ مین ننگا ہون آپنے دونون چادرین اسکو دیدین مینے اس سائل سے پوچھا یہ کون ہین اس نے کہا یہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہین۔ اسکے بعد پہر مینے آپکو بہت ڈہونڈا تاکہ مین آپ سے کوئی حدیث سنون لیکن مینے آپ کو نہ پایا۔

توفی سنہ ۱۴۸ اربع وثمانین ومائۃ مسموما (صواعق محرقہ) آپ ۱۴۸ سنہ ہجری مین زہر سے فوت ہوئے۔

قال ابن الصباغ المالکی المکی مات جعفر الصادق سنہ ۱۴۸ فی شوال ولہ من ثمان وستون سنۃ فقال انہ مات مسموماً فی ایام المنصور ودفن بالبقیع واولادہ سبعۃ او ستۃ واشہرہم الکاظم ومن تصنیفاتہ کتاب الجفر (تذکرہ خواص الامہ) ابن الصباغ المالکی المکی کہتے ہین کہ جناب امام جعفر صادق سنہ ۱۴۸ شوال کے مہینے مین زہر سے فوت ہوئے آپکی عمر اڑسٹھ برس کی تھی منصور کی خلافت کے دنون مین آپکا انتقال ہوا۔ اور مزار بقیع مین دفن ہوئے آپ کی اولاد چہ یا سات تھے جن مین سے زیادہ مشہور جناب امام کاظم ہین۔ آپ کی تصنیفات مین کتاب جفر والجامع ہے۔

امام موسی الکاظم علیہ السلام

ہو موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی علیہ وعلی آبائہ السلام ولد موسی الکاظم بالابواء سنہ ۱۲۸ امہ ام ولد یقال لہا حمیدۃ البربریہ کنیتہ ابو الحسن والقابہ کثیرۃ الکاظم والصابر والصالح والامین (تذکرہ خواص الامہ) آپکا نام موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہے آپ کا تولد ابوا ایک موضع کا نام ہے جو بین مکہ اور مدینہ کے ہے جناب پیغمبر جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی مادر مہربان آمنہ خاتون کا مرقد مطہر ہے۔ اور صاحب قاموس کے نزدیک ابوا مین عبداللہ والد ماجد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اور حضرت آمنہ خاتون کا مزار دار رابعہ مین ہے جو مکہ کے ایک گہر کا نام ہے (بعض کے نزدیک امام محمد باقر بہی ابوا مین ہی تولد ہوئے ہین) سنہ ۱۲۸ کو پیدا ہوا آپکی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا اسم مبارک حمیدہ بربریہ تہا

آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور الکاظم اور الصابر اور الصالح اور الامین آپکے القاب ہیں۔
وکان یکنی بعبد الصالح لکثرۃ عبادتہ واجتہادہ وقیامہ اللیل وکان اذا بلغہ عن احد یؤذیہ یبعث الیہ بمال (طبقات الحفاظ للذہبی) بباعث کثرت عبادت اور اجتہادات اور بیداری کے آپ کو عبد الصالح بھی کہتے تھے جب آپ آگاہ ہو جاتے کہ کوئی آپ کی ایذا رسانی کے درپے ہے تو آپ کچھ مال اسکے پاس بھیجدیتے ۔
فی فصول المہمہ کان موسی الکاظم اعبد اہل زمانہ واعلمہم واسخاہم کفا واکرمہم نفسا وکان یتفقد فقراء اہل المدینۃ فیحمل الیہم الدراہم والدنانیر الی بیوتہم لیلا وکذلک النفقات ولا یعلمون من ای جہۃ وصلہم ذلک ولم یعلموا بذلک الا بعد موتہ فصول مہمہ میں لکھا ہے کہ جناب امام موسی الکاظم علیہ السلام اپنے زمانہ کے لوگوں میں سب سے زیادہ عابد اور سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ سخی ہاتھ والے اور بزرگ نفس والے تھے آپ فقراء اہل مدینہ کے حال پر مہربانی فرماتے اور انکے گھروں میں درہم و دینار اور کھانا وغیرہ بھیجتے اور ان لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ کہاں سے آتا ہے اور یہ راز آنپر امام کی وفات تک کھلا ۔
وفی الصواعق وکان معروف عند اہل العراق بباب قضاء الحوائج عند اللہ اعبد اہل زمانہ واسخاہم علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ جناب کاظم علیہ السلام اہل عراق میں خدا کیطرف سے حاجتوں کے پورا ہونے کا دروازہ مشہور تھے اور اپنے زمانہ میں سب لوگوں سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ عابد تھے ۔
(وایضا فیہ) سالہ الرشید کیف قلتم نحن ذریۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانتم ابناء علی فتلا موسی ومن ذریتہ داؤد وسلیمان الی ان قال عیسے ولیس لہ اب ایضا فمن حاجک من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم الایۃ ولم یدع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند مباہلۃ النصاری غیر علی وفاطمۃ والحسن والحسین فکان الحسن والحسین ہما الابناء کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے آپ سے پوچھا کہ آپ اپنے آپ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کہلاتے ہیں۔ اور آپ تو علی کی اولاد ہیں۔ جناب امام موسی کاظم نے قرآن کی یہ آیت پڑھی کہ ابراہیم کی ذریت سے داؤد اور سلیمان تھے۔ یہانتک کہ حضرت عیسی کے نام تک پہونچے اور فرمایا کہ عیسے کا کوئی باپ نہیں تھا۔ اور دوسری یہ آیت پڑھی کہ پس جو کوئی تجھسے جھگڑے اس کے بعد کہ تجھکو علم آگیا ہے پس کہدے کہ آؤ ہم پکاریں اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو۔ آخر آیت تک

پڑہکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سا بلہ انصاری ہکے مقابلہ مین سوا علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے دوسرے کسیکو نہین لے گئے۔ پس حسنین آپکے ابنا ٹہرے۔

ومن بدیع کراماته ماحکاه ابن الجوزی والرامهرمزی وغیرهما عن شقیق البلخی انه خرج حاجا سنه تسع واربعین ومائة فراٰه بالقادسیة متفردا عن الناس فقال فی نفسه هذا فتی من الصوفیة ان یکون کلا علی الناس فمضی الیه فقال یا شقیق اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم فاراد ان یحالله فغاب عنه عن عینیه فما راٰه الا بواقصه یصلی واعضاءه تضطرب ودموعه تتجاوز فجاء الیه لیعتذر فخفف فی صلوته فقال له وانی لغفار لمن تاب واٰمن فلما نزلوا زبالة راٰه علی بئر سقطت رکوته فیها فدعی فطغی الماء حتی اخذها وتوضأ وصلی اربع رکعات ثم مال الی کثیب رمل فطرح منه فیها وشرب فقال له اطعمنی من فضل ما رزقك الله تعالی فقال یا شقیق ان ترید لم تزل انعم الله علیك ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك فناولنیها فشربت منها فاذا سویق وسکر وما شربت والله الذ منه ولا اطیب ریحا فشبعت ورویت واقمت ایاما لا اشتهی شرابا ولا طعاما ثم لم اره الا بمکة وهو بغلمان وغاشیة وامور علی خلاف ما کان علیه بالطریق (صواعق محرقہ) آپ کی کرامات بدیعیہ مین سے ایک وہ حکایت ہے جسکو ابن الجوزی اور رامہرمزی رحمہما اللہ نے شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۴۹ ایک سو انچاس مین شقیق حج کرنے کو گئے اور قادسیہ مین جناب امام کاظم کو دیکھا کہ لوگون سے جریدہ طور پر تشریف لیجا رہے ہین شقیق اپنے دل مین کہنے لگے کہ یہ نوجوان صوفی یہ چاہتا ہے کہ لوگون کا بار خاطر بنے آپ شقیق کے پاس سے ہوکر گذرے اور یہ آیت پڑہی کہ اے شقیق (تم پرہیز کرو بہت سے گمانون سے بعض گمان گناہ ہین) شقیق چاہا کہ کہین ایک جگہہ آپ کی معیت مین فروکش ہون۔ لیکن آپ شقیق کی نگاہون سے پوشیدہ ہوگئے پہر آپ کو واقصہ مین نماز پڑہتے ہوئے دیکھا کہ آپکے تمام اعضا کانپ رہے ہین اور آنسو جاری ہین شقیق آپکی خدمت مین عذر کرنے کے لیے حاضر ہوئے آپنے اپنی نماز مین تخفیف فرما کر یہ آیت پڑہی کہ (مین بخشنے والا ہون اسکو جسنے توبہ کی اور ایمان لایا) جب زبالہ مین پہر پہنچے تو شقیق نے پہر انکو دیکھا کہ ایک کوئین مین آپ کا لوٹا گر گیا ہے اور آپ نے خدا سے لوٹے کو مانگا اور کوئین مین پانی بلند ہوگیا یہانتک کہ آپنے لوٹا پکڑ لیا۔ اور وضو فرمایا اور نماز کی چار رکعات پڑہین پہر ریت کے ایک ٹیلے کی طرف متوجہ ہوئے اس سے تہوڑی سی ریت لیکر لوٹے

مین ڈالی اور پینے لگے شقیق نے عرض کیا کچھ کہ آپ کو خدا نے کہلایا ہے آپ اسکا جو بچا مجھکو عنایت فرمادین آپنے فرمایا نہین اے شقیق اگر تو چاہتا ہے کہ ہمیشہ ظاہر و باطن خدا بچھے اپنی نعمتین عطا فرمایا کرے پس تو اپنے رب کیجانب اپنا گمان نیک رکھا کر پہر آپنے وہ لوٹا مجھے دیدیا مینے اس سے پیا تو وہ ستو اور شکر سے بہرا ہوا پایا۔ مینے کبھی ایسے لذیذ ستو نہین پیے تھے اور نہ اس سے زیادہ خوشبودار دیکھے تھے۔ پس مین سیر ہوگیا کئی دن تک مجھکو پہر بہوک اور پیاس نہ لگی۔ مینے پہر راستے مین آپکو نہ دیکھا جب مکہ مین پہونچا تو دیکھتا ہون کہ آپ نوکرون اور خدمتگارون کے درمیان سوار تشریف لیجاتے ہین اور جن امور کو مینے راہ مین دیکھا تھا ان کے برخلاف بڑی شان و شوکت سے آپکی سواری جارہی ہے ؟

وکان الموسی الهادی حبسه اولاً ثم اطلقه لانه رای علیا یقول له هل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم فانتبه وعرف انه المراد فاطلقه لیلا ولما قال له الرشید حین راه جالسا عند الکعبة انت الذی یبایعك الناس سرا فقال انا امام القلوب وانت امام الجسوم ولما اجتمعا امام الوجه الشریف علی صاحبه افضل الصلوة والسلام قال الرشید السلام علیك یا ابن عم فقال الکاظم السلام علیك یا ابت و کانت سببا لامساکه وحمله معه الی بغداد وحبسه فلم یخرج من حبسه الا میتا مقیدا ودفن جانب الغربی من بغداد (صواعق محرقہ) خلیفہ موسی الہادی نے پہلے آپکو قید کیا تھا پہر چھوڑ دیا کیونکہ اس نے ایک دفعہ جناب علی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا تھا کہ آپ اس سے فرمارہے ہین تم اسی لئے سے خلافت چاہتے تھے کہ تم لوگ زمین مین فساد اور قطع رحم کرو۔ موسی الہادی نے خواب سے بیدار ہوکر معلوم کیا کہ اس سے مراد جناب امام ہین پس آپ کو راتہی مین رہا کردیا۔ اور پہر جب رشید نے آپکو کعبے کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو کہا آپ ہی لوگون سے پوشیدہ بیعت لیتے ہین۔ آپنے فرمایا مین دلون کا امام ہون اور تو جسمون کا امام ہے جس روز کہ دلون کا امام اور جسمون کا امام دونون ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روبرو کھڑے ہونگے رشید حضرت سے عرض کرے گا اے ابن عم السلام علیک اور کاظم عرض کریگا السلام علیک اے میرے باپ یہی آپ کی گرفتاری کا سبب ہوا ہارون رشید آپکو گرفتار کرکے بغداد مین لے آیا اور قید رکہا تا وقت انتقال آپ اس سے رہا نہ ہوئے۔ اور بغداد کی غربی جانب مدفون ہوئے ؟

ولما حج الرشید سعی به الیه وقیل ان الاموال یحمل الیه من کل جانب حتی اشتری ضیعة بثلاثین

الف دینار فقبض علیہ انفذہ لامرہ بالبصرۃ عیسی بن جعفر بن المنصور فحبسہ سنۃ ثم کتب الیہ
رشید فی دمہ فاستعفی واخبرانہ لم یدع علی الرشید وان لم یکن یرسل من یسلمہ والاخلی
سبیلہ فبلغ الرشید کتابہ فکتب للسندی ابن شاہک بتسلیمہ وامرہ فیہ فجعل لہ سما فی طعامہ
وقیل فی رطب فتوعک ومات بعد ثلاثۃ ایام وعمرہ خمسۃ وستون سنۃ (صواعق محرقہ)
سبب خلیفہ ہارون رشید حج کرنے کو گیا تو جناب امام موسی کاظم علیہ السلام کی نسبت کسی نے رشید کے پاس شکایت کی
کہ آپکے پاس ہر طرف سے مال آتا ہے اور آپ نے تیس ہزار دینار کی زمین خریدی ہے رشید نے آپکو
گرفتار کر لیا اور عیسی بن جعفر بن منصور کو حاکم بصرہ کیطرف بھیجکر آپ کو قید کردیا۔ ایک سال تک آپ قید میں رہے
پھر انکے قتل کیلیے عیسے کو لکھا عیسے نے آپکے قتل کرنے سے معافی چاہی اور یہ لکھ بھیجا کہ خلیفہ کسی
آدمی کو بھیجدیں تاکہ میں امام کو اسکے سپرد کردوں۔ اگر نہیں بھیجے گا تو میں انکو چھوڑ دونگا جب رشید
کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اسنے لکھ بھیجا کہ امام کو سندی بن شاہک کے سپرد کردے اور سندی کو جناب
امام کے قتل کرنیکا حکم بھیجدیا اوسنے آپکے کھانے میں زہر ملادیا۔ کہتے ہیں کہ کھجوروں میں آپ
کو زہر دیا گیا جس سے آپ لوٹ پوٹ ہوتے تھے تین دن کے بعد انتقال فرما گئے آپ کی عمر اسوقت پینسٹھ
برس کی تھی +

وتوفی فی خمس من شھر رجب سنۃ ۱۸۳ھ واولادہ فی فصول المھمہ سبعۃ وثلاثون واشھرھم
علی الرضا آپکا انتقال پانچویں رجب ۱۸۳ھ کو ہوا۔ اور فصول مہمہ کے مصنف نے ۳۷ آپکی اولاد
کے آدمی لکھے ہیں +

ومن مصنفاتہ مسند الامام موسی بن جعفر الکاظم رواہ ابو نعیم الاصفہانی صاحب حلیۃ
الابرار (کشف الظنون فی اسامی الکتب والفنون) آپکی مشہور تصانیف میں سے مسند ہے جسکو حافظ
ابونعیم اصفہانی صاحب حلیۃ الابرار نے آپ سے روایت کیا ہے +

امام علی بن موسے الرضا علیہ السلام

ولد علی بن موسی الرضا بالمدینۃ سنۃ ۱۴۸ھ وقیل سنۃ ۱۵۳ھ امہ ام ولد یقال لھا ام البنین و
اسمھا اروی کنیتہ ابو الحسن القابہ الرضا والصابر والزکی والولی (تذکرہ خواص الامۃ)
جناب امام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سنۃ ۱۴۸ھ یا ۱۵۳ھ کو مدینہ طیبہ میں تولد ہوئے آپکی
والدہ ماجدہ ام الولد تھیں جنکو بعض نے ام النبین لکھا ہے۔ انکا اسم شریف اروی تھا

جناب امام کی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا۔ اور صابر۔ اور زکی اور ولی ہین ✤

قال ابراهیم بن العباس ما رأیت اعلم منه و کان المامون یمتحنه بالسوال عن کل امر فیجیبه الجواب الشافی و کان قلیل النوم کثیر الصوم لا یفوته صوم ثلاثة ایام من کل شهر و کان کثیر الخیر و اکثر ما یکون فی اللیالی المظلمة و کان جلوسه فی الصیف علی حصیر و فی الشتاء علی مسح (تذکرہ خواص الامہ)
ابراہیم بن عباس کہتا ہے کہ مینے ان سے زیادہ کوئی عالم نہین دیکہا مامون اکثر سوالات مین اُن کا امتحان لیا کرتا تہا۔ اور آپ اسکو جواب شافی دیا کرتے تہے۔ آپ بہت کم سوتے تہے۔ اور روزے کثرت سے رکہا کرتے تہے۔ ہر مہینے کے تین دن کے روزے آپنے کبہی نہین فوت کیے آپ اکثر اندہیری راتون مین خیرات دیا کرتے تہے۔ اور گرمی کے دنون مین چٹائی پر اور جاڑے کے دنون مین کمبل پر بیٹہا کرتے تہے ✤

وفی الصواعق هو انبههم ذکرا و اجلهم قدرا و من ثم احله المامون محل مهجته و انکحه ابنته و اشرکه فی مملکته و فوض الیه امر الخلافة فانه کتب بیده کتابا سنه احدی و مائتین بان علی الرضا ولی عهده و اشهد علیه جمعا کثیرا لکنه توفی قبله فاسف علیه کثیرا و اخبر قبل موته بانه یاکل عنبا او رمانا مسموما و ان المامون یرید دفنه خلف الرشید و لم یستطع و کان ذلک کله کما اخبر به (صواعق محرقه) صواعق محرقہ مین ہے کہ سب سادات سے ازروے ذکر کے روشن تر مین اور قدر مین سب سے برتر مین اسیوجہ سے مامون نے اپنے سینہ مین انکو جگہہ دی تہی اور اپنی بیٹی کے ساتہہ انکا نکاح کیا تہا۔ اور اپنی مملکت مین شریک بنایا تہا اور امر خلافت انکی طرف سپرد کرکے سنہ ۲۰۱ ہجری مین ایک جماعت کی گواہی سے آپکی ولی عہدی کا عہدنامہ اپنے ہاتہہ سے لکہدیا تہا۔ لیکن آپ اس سے پہلے انتقال فرما گئے جسپر کہ مامون کو نہایت افسوس ہوا آپنے اپنی موت سے پہلے آگاہ کیا تہا کہ آپکو زہر دار انگور یا انار کہلایا جائیگا مامون کا ارادہ تہا کہ مرنے کے بعد رشید کے پہلو مین خود دفن ہو لیکن یہ بات اسکو حاصل نہوئی اور مامون کی جگہہ پر جناب امام دفن ہوئے۔ یہ سب خبرین جناب امام نے اپنے انتقال سے پہلے بیان فرمائی ہین ✤

عن موسی بن عمران قال رأیت علیا الرضا فی مسجد المدینة و هارون الرشید یخطب قال ترونی و ایاه ندفن فی بیت واحد (تذکرہ خواص الامہ) موسی بن عمران ناقل ہین کہ مینے جناب امام علی الرضا علیہ التحیہ والثنا کو مدینہ کی مسجد مین دیکہا اسوقت ہارون رشید منبر پر خطبہ پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا مین دیکہتا ہون کہ مین اور یہ یعنے ہارون رشید ایک گہر مین دفن ہونگے ✤

ومن ينتمي اليه معروف الكرخي استاذ السري السقطي لانه اسلم على يديه (رواه الحاكم) معروف کرخی استاذ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ جناب امام علیہ السلام کے غلاموں میں سے تھے کیونکہ وہ آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے ٭

عن محمد بن عیسی بن حبیب قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فی مسجد الذی ینزل الحجاج فیه ببلدنا فسلمت فوجدت عنده طبقا من خوص المدینة فیه تمر صیحانی فناولنی منه ثمانی تمرة فلما کان بعد عشرین یوما قدم ابو الحسن علی الرضا من المدینة ونزل ذلک المسجد وهرع الناس للسلام علیه فمضیت نحوه فاذا هو جالس فی موضع الذی رأیت النبی صلی اللہ علیه وسلم جالسا فیه وبین یدیه طبق من خوص المدینه فیه تمر صیحانی فسلمت علیه فاستدنانی وناولنی قبضة من ذلک التمر فاذا عدتها بعدد ما ناولنی النبی صلی اللہ علیه وسلم فی النوم فقلت له زدنی فقال لو زادک رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لزدناک (رواه الحاکم) محمد بن عیسے بن حبیب کہتا ہے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ ہمارے شہر کی مسجد مین آپ فروکش ہوے ہین مین حضور کے سلام کے لیے حاضر ہوا ہون اور سرکار کے سامنے مدینہ کی کہجورون کے پتون کا طبق رکہا ہوا ہے جس مین صیحانی کہجورین ہین آپنے مجہکو ان مین سے آٹھہ کہجورین عطا فرمائی ہین جب اس خواب پر بیس دن گذر گئے تو جناب امام ابو الحسن علی الرضا مدینہ سے تشریف لائے اور اسی مسجد مین اترے اور لوگ سلام کے لیے دوڑے مین بہی آپکے پاس گیا دیکہا تو آپ اسی مقام پر تشریف رکہتے ہین جس جگہہ پر کہ مینے جناب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا تہا۔ اور مدینہ کی کہجور کے پتون کا طبق صیحانی کہجورون سے بہرا ہوا آپکے سامنے رکہا ہوا ہے مینے سلام عرض کیا آپنے مجہے قریب بلا کر مٹھی بہر کران کہجورون مین سے عطا فرمائین مینے انکو شمار کیا تو اسی تعداد کے مطابق پائین جو مجہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین عطا فرمائی تہین۔ مینے جناب امام علیہ السلام سے عرض کیا آپ مجہے زیادہ عطا کرین آپنے فرمایا اگر تجہے جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ عطا کرینگے تو ہم بہی زیادہ دینگے۔

وفی الصواعق لما دخل نیسابور کما فی تاریخها وشق سوقها وعلیه مظلة لا یری من ورائها تعرض له الحفظان ابو زرعة الرازی ومحمد بن اسلم الطوسی ومعهما من طلبة العلم والحدیث ما لا یحصی فتضرعا الیه ان یریهم وجهه ویروی لهم حدیثا عن آبائه فاستوقف البغلة وامر غلمانه ان یکشف المظلة واقر عیون تلک الخلائق برویة طلعته المبارک فکانت له ذوابتان معلقتین علی عاتقه والناس بین صارخ وباک ومتمرغ فی التراب ومقبل لحافر بغلته۔ فصاحت العلما

یامعاشر الناس انصتوا فانصتوا واستملی منه الحافظ المذکوران فقال حدثنی ابی موسیٰ الکاظم عن ابیه جعفر عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابیطالب قال حدثنی حبیبی وقرة عینی ابوالقاسم رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم قال حدثنی جبرئیل قال سمعت رب العزة سبحانه یقول لا اله الا الله حصنی فمن قالها دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی - ثم ارخی الستر وسار فعد اهل المحابر والدوی الذی یکتبون فانافوا عشرین الفا وفی روایة ان الحدیث مروی - الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان - لعلهما واقعتان -

وقال احمد لو قرأت هذه الاسناد علی مجنون لبرئ من جنته صواعق محرقہ میں علامہ ابن حجر تاریخ نیساپور سے ناقل ہیں کہ جب جناب امام علی موسی الرضا نیساپور میں تشریف لیگئے تو زائرین کے ازدحام سے چلنا دشوار تھا - آپ ایک خچر پر سوار تھے اور آپ پر چپاتا لگا ہوا تھا - جسکی وجہ سے لوگ آپ کو نہیں دیکھ سکتے تھے ابوزرعہ رازی اور محمد بن اسلم طوسی اس زمانہ کے مشہور حافظان حدیث نے آگے بڑھکر باگ تھام لی - طلبہ علم اور محدثین کی جماعت کثیر ان دونوں کے ہمراہ تھی جو شمار میں نہیں آسکتی تھی - دونو بزرگوں نے نہایت عجز سے عرض کی کہ حضور لوگوں کو اپنے جمال باکمال سے مشرف فرمائیں - اور اپنے آباؤ کرام کی کوئی حدیث سنائیں - آپ نے خچر کو کھڑا کر دیا اور چتری کو اتار دیا - آپ کی طلعت مبارک کو دیکھکر خلقت کی آنکھ کو ٹھنڈک حاصل ہوئی - دو گیسو آپ کے کندہوں پر لٹکے ہوئے تھے لوگ روتے اور چلاتے اور مٹی میں لوٹتے - اور خچر کے پاؤں کو چومتے تھے - علما نے پکار کر کہا اے لوگو خاموش ہو جاؤ تمام لوگ خاموش ہوگئے دو حافظان حدیث کی التماس پر آپ نے فرمایا مجھ سے میرے باپ امام موسی کاظم نے بیان کیا ہے - اور ان سے انکے والد ماجد امام جعفر صادق نے کہا ہے - اور ان سے ان کے پدر بزرگوار امام محمد باقر نے روایت کیا ہے اور ان سے انکے اب مکرم امام زین العابدین نے نقل کیا ہے - اور وہ اپنے باپ امام حسین سے ناقل ہیں کہ وہ اپنے والد مہربان جناب علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے آگاہ کیا - کہ اللہ تعالے فرماتا ہے - کلمہ لا الہ الا اللہ میرا حصن ہے اور جو میرے حصن میں داخل ہوا میرے عذاب سے بیخوف ہوا - یہ کہکر جناب امام نے پردہ چھوڑ دیا - اور تشریف لیگئے - جو لوگ کہ دوات اور قلم لیکر اس حدیث کو لکھ رہے تھے انکا شمار کیا گیا تو انکی تعداد بیس ہزار کے قریب پہونچ گئی - اور ایک روایت میں ہے کہ جناب امام نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا کہ ایمان قلب کی معرفت حاصل ہونے اور زبان کے ساتھ اقرار کرنے اور ارکان کے ساتھ عمل کرنے کا نام ہے - شاید یہ دونوں واقعے علیحدہ علیحدہ ہوئے ہوں - امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر

اس حدیث کو انہیں اسناد کے ساتھ پڑھکر دیوانہ پر پہونکا جائے تو البتہ اسکی دیوانگی جاتی رہے گی۔ اور وہ تندرست ہو جائیگا ✦

وکانت وفاته ۲۰۳ھ فی اخر صفر وعمره خمس وخمسون ودفن بسنا اباد رستاق من اعمال طوس و اولاده خمسة واشهرهم جواد (صواعق) آپ کی وفات ۲۰۳ھ مین صفر کے آخرے تاریخون مین ہوئی ہے اسوقت اپکی عمر پچپن برس کی تہی۔ آپ قریہ سنا آباد مین جو شہر طوس کا ایک گانون ہے دفن ہوے ہین آپکی پانچ اولاد تہین جن مین زیادہ مشہور امام جواد علیہ السلام ہین ✦

ومن مصنفاته مسند اهل البیت (کشف الظنون) آپ کی تصنیفات مین سے مشہور کتاب مسند اہل بیت ہے جسمین اہل بیت کے روایات کو جناب امام نے جمع فرمایا ہے ✦

امام جواد علیہ السلام

امه ام الولد یقال لها سکینة المرسیة وکنیته ابو جعفر ککنیة جده محمد الباقر ولقبه۔ تقی والجواد والقانع والمرتضی ولد بالمدینة تاسع عشر رمضان ۱۹۵ھ (تذکرہ خواص الامہ) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تہین جنکا نام نامی سکینۃ المرسیہ تہا جناب امام کی کنیت آپکے جد امجد امام محمد باقر علیہ السلام کی کنیت پر ابو جعفر تہی آپکے اشہر القاب تقی اور جواد ہین اور آپ القانع اور المرتضی کے القاب سے بہی مشہور ہین انیسوین رمضان ۱۹۵ھ کو مدینہ منورہ مین آپکا تولد ہوا ✦

(وفی الصواعق) کان واقف والصبیان یلعبون فی ازقة بغداد ومر المامون ففروا ووقف محمد وعمره تسع سنین فالقی محبته فی قلبه فقال له یا غلام ما منعک من الانصراف فقال له یا امیر المومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعه لک ولیس لی جرم فاخشی والظن بک حسن ان تضر من لا ذنب له فاعجبه کلامه وحسن صورته فقال ما اسمک واسم ابیک فقال محمد بن علی الرضا فترحم علیه وعلی ابیه وساق جواده وکان معه بزاة للصید فلما بعد عن العمران وارسل بازا علی دراجة فغاب عنه ثم عاد وفی منقاره سمکة وتعجب من ذلک غایة العجب و رجع فرای الصبیان علی حالهم ومحمد عندهم ففروا الا محمد فدنا منه وقال یا محمد ما فی یدی فقال یا امیر المومنین ان الله خلق فی بحر قدرته سمکا صغارا تصیدها بزاة الملوک والخلفاء فیختبر بها سلالة اهل المصطفی علیه وعلیهم السلام فقال له انت ابن الرضا حقا واخذه معه واحسن الیه وبالغ فی اکرامه ولم یزل مشفقا به مما ظهر له بعد ذلک

من فضله وعلمه وکمال عقله وظهور برهانه مع صغر سنه وعزم علی تزویج بنته ام الفضل وصمم
علی ذلک فمنعه العباسیون من ذلک خوفا من ان یعهد الیه کما عهد الی ابیه فلن کرلهم انما اختاره
لتمیزه علی کافة اهل الفضل علما ومعرفة وحلما مع صغر سنه فتنازعوا فی اتصاف محمد بذلک ثم
تواعدوا علی ان یرسلوا الیه من یختبره فارسلوا الیه یحیی بن اکثم وخواص الدولة فامر المامون
بفرش حسن لمحمد فجلس علیه فساله یحیی مسائل فاجابه باحسن جواب فقال له الخلیفة
احسنت یا ابا جعفر فان اردت ان تسال یحیی ولو مسئلة واحدة فقال له ما تقول ـ رجل نظر الی
مرأة اول النهار حراما ثم حلت له عند ارتفاع الشمس ثم حرمت علیه عند الظهر ثم حلت له
العصر ثم حرمت علیه المغرب ثم حلت له العشاء ثم حرمت علیه نصف اللیل ثم حلت له الفجر فقال
یحیی لا ادری فقال محمد امة نظرها اجنبی وهو حرام ثم اشتراها عند ارتفاع النهار واعتقها
الظهر وتزوجها العصر وظاهر منها المغرب وکفر العشاء وطلقها رجعیا نصف اللیل وراجعها الفجر
فعند ذلک قال المامون للعباسیین قد عرفتم ما تنکرون ثم زوجه فی ذلک المجلس بنته ام الفضل
ثم توجه بها الی المدینة فارسلت تشتکی منه لابیها انه تسری علیها فارسل الیها ابوها انا لم
نزوجک له لنحرم علیه حلالا فلا تعودی بمثله صواعق محرقہ میں ہے کہ ایک دن آپ بغداد کی گلی میں کھڑے
ہوئے تھے لڑکے کھیل رہے تھے مامون کی سواری آئی لڑکے بھاگ گئے آپ کھڑے رہے اسوقت آپ کی
عمر نو برس کی تھی مامون نے جب جناب امام کو دیکھا ـ تو اسکے دل میں امام کی محبت پیدا ہوگئی اور آپ سے
پوچھنے لگا اے لڑکے تو کیوں نہیں بھاگ گیا ـ آپ نے جواب دیا یا امیر المومنین رستہ تنگ نہیں تھا کہ میرے
ہٹ جانے سے تمہاری سواری کا رستہ کشادہ ہو جاتا ـ اور میں مجرم نہیں تھا کہ آپکے خوف سے بھاگ جاتا
اور تمہاری نسبت میرا گمان بھی نیک تھا ـ کہ بغیر جرم کے کسی کو نہیں بھگائیں گے ـ مامون کو یہ کلام
نہایت پسند آیا ـ اور آپکی صورت بھلی معلوم ہوئی ـ پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے آپنے فرمایا
محمد بن علی الرضا ـ مامون کو آپ پر اور آپکے والد ماجد پر نہایت ترس آیا اور اپنی گھوڑا ہٹا دیا ـ مامون اُس
وقت شکار کھیلنے کے لیے نکلا تھا ـ اور اسکے ساتھ چند باز تھے جب آبادی سے دور نکل گیا تو ایک باز
کو تیتر پر چھوڑا وہ غائب ہوگیا جب لوٹ آیا تو اسکی چونچ میں ننھی سی ایک مچھلی تھی ـ مامون دیکھکر نہایت
متعجب ہوا اور وہاں سے لوٹا لڑکے کھیل رہے تھے جناب امام کے سوا سب بھاگ گئے مامون نے
قریب ہو کر پوچھا یا محمد میرے ہاتھ میں کیا ہے آپنے فرمایا یا امیر المومنین خدا تعالے نے اپنے دریائے قدرت
میں ایک ننھی سی مچھلی پیدا کی ہے جسکو کہ بادشاہوں کے باز شکار کرتے ہیں اور اہل بیت مصطفے صلے

صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند اس سے خبر دیتے ہین ماموں نے کہا بیشک آپ امام علی الرضا کے فرزند ہین آپکو اپنے ساتھ لیگیا اور نہایت تکریم سے پیش آیا جس قدر کہ اسپر آپکے علم و فضل اور کمال عقل اور ظہور برہان کی حقیقت کہلتی گئی اسیقدر وہ آپکی تعظیم و تکریم مین مبالغہ کرتا گیا۔ آخر غرض اس نے جناب امام سے اپنی بیٹی ام الفضل کے نکاح کرنے کا قصد کیا۔ بنی عباس اس خوف سے مانع ہوئے کہ ان کے باپ کیطرح سے کہین انکو بہی ولیعہد نہ بناے۔ ماموں نے عباسیون سے کہا کہ باوجود اس صغر سنی کے تمام اہل فضل پر علم اور فضل اور علم مین انکے ممتاز ہونیکی وجہ انکو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے بنی عباس آپکے ان اوصاف مین تنازع کرنے لگے اور ان لوگون نے مقرر کیا کہ ہم ایک ایسے آدمی کو لائینگے جو ان امور مین انکا امتحان کرے۔ اس بات کے لیے انہون نے اس زمانہ کے زبردست عالم اور بے نظیر مناظر یحییٰ بن اکثم کو پیش کیا سب اراکین دولت اسوقت جمع تہے خلیفہ نے جناب امام کے لیے ایک کلاہ مسند بچہانیکا حکم دیا جب جناب نے اسپر جلوس فرمایا یحییٰ نے ان سے چند مسائل پوچہے آپنے دلائل واضح سے جواب دیئے خلیفہ نے کہا یا ابا جعفر آپنے بہت ہی اچہی طرح سے انکے مسائل کا جواب دیا ہے۔ اگرچہ ایک ہی مسئلہ ہو مگر آپ یحییٰ سے ضرور پوچہین آپنے یحییٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم اس مسئلہ مین کیا کہتے ہو کہ صبحکو ایک مرد نے ایک عورت کیطرف دیکہا۔ اور وہ اسوقت اسپر حرام تہی۔ پہر آفتاب کے طلوع کے وقت وہ اسپر حلال ہو گئی۔ پہر ظہر کیوقت اسپر حرام ہو گئی اور عصر کے وقت پہر حلال ہو گئی پہر مغرب کے وقت حرام ہو گئی پہر عشا کو حلال ہو گئی اور آدہی رات کو حرام ہو گئی۔ پہر فجر کو حلال ہو گئی۔ یحییٰ نے کہا مین اس مسئلہ کو نہین جانتا۔ جناب امام نے فرمایا صبحکو ایک اجنبی نے ایک کنیز کی طرف دیکہا وہ اسوقت اس مرد پر حرام تہی اور آفتاب کے طلوع کے وقت اسکو خرید لیا وہ اسپر حلال ہو گئی ظہر کے وقت اس نے اسکو آزاد کر دیا اور عصر کے وقت اس سے نکاح کیا۔ اور مغرب کے وقت ظہار[*] کیا اور عشا کو کفارہ دیا۔ اور آدہی رات کو اسے طلاق رجعی دی اور فجر کو اس سے رجوع کیا یہ سنکر ماموں نے بنی عباس سے کہا جس بات پر تم جہگڑتے تہے اب تمنے دیکہ لیا۔ پہر اسی مجلس مین جناب امام کے ساتھ اپنی بیٹی ام الفضل کا نکاح کر دیا۔ جناب امام ماموں کی بیٹی کو لیکر مدینہ شریف چلے گئے وہان سے اسنے اپنے باپ کے پاس شکایت کر بہیجی کہ جناب امام کنیزون کے ساتھ خلا و ملا رکہتے ہین ماموں نے جواب مین کہلا بہیجا کہ ہمنے تیرا نکاح انسے اسلیے نہین کیا کہ تو انپر خدا کے حلال کو حرام کرے ہرگز ایسی باتین پہر نکریو

و توفی فی المحرم سنہ عشرین ومائتین ودفن فی مقابر قریش فی ظہر جدہ الکاظم وعمرہ خمس و عشرون

[*] ظہار بالکسر گفتن مرد زن خود را کہ تو بر من ہمچو پشت مادر منی یعنی ہمچو پشت مادر بر من حرام ہستی و این گفتن در زمان جاہلیت طلاق بود و در اسلام موجب کفارہ شد و بعد کفارہ حلال میگردد منتخب

عشرون سنة ويقال انه سم ايضا (صواعق) آپ کا انتقال محرم ۲۲۰ھ کو ہوا۔ اور بغداد میں قبرستان قریش میں اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی پشت کے پیچھے دفن ہوئے پچیس برس آپنے عمر پائی کہتے ہیں کہ آپکو بھی زہر دیا گیا ہے۔

ویقال ان ام الفضل بنت المامون سقته بامر ابیها (تذکرہ خواص الامہ) سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں کہ ام الفضل مامون کی بیٹی نے اپنے باپ کے حکم سے آپکو زہر دیا۔

الامام علی العسکری علیہ السلام

قال ابن الخشاب فی تاریخ موالید اهل البیت ولد ابو الحسن علی الهادی بالمدینة فی رجب ۲۱۴ھ وامه ام ولد یقال لها سمانة المغربیة وکنیته ابو الحسن والقابه الهادی والمتوکل والناصح والنقی والمرتضی والفقیه والامین والطیب تاریخ موالید اہلبیت میں ابن الخشاب لکھتے ہیں کہ جناب امام ابو الحسن علی الہادی علیہ السلام کی ولادت باسعادت رجب ۲۱۴ھ میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا کہ اسم مبارک سمانہ مغربیہ تھا۔ آپکی کنیت ابو الحسن ہے اور الہادی اور المتوکل۔ اور الناصح اور النقی اور المرتضیٰ اور الفقیہ اور الامین اور الطیب القاب ہیں۔

وسمی العسکری لانه اشخص من المدینة النبویة الی سر من رای واسکنه بها وکانت تسمی بعسکر فعرف بالعسکری فکان وارث ابیه علما وسخاء ومن ثم جاءه الاعرابی من اعراب الکوفة وقال انی من المتمسکین بولائکم جدک وقد رکبنی دین اثقلنی حمله ولم اقصد لقضائه سواک فقال کم دینک قال عشرة آلاف درهم فقال طب نفسک بقضائه انشاء الله تعالی ثم کتب له ورقة فیها ذلک المبلغ دینا علیه وقال له ائتنی بها فی المجلس العام وطالبنی بها واغلظ فی الطلب ففعل فاستمهله ثلاثة ایام فبلغ ذلک المتوکل فامر له بثلاثین الفا فلما وصلته اعطاها الاعرابی فقال یا ابن رسول الله ان العشرة الآلاف لا اقضی اربی فابی ان یسترد منه من الثلاثین شیئا فولی الاعرابی وهو یقول الله اعلم حیث یجعل رسالته ونقل بعض الحفاظ ان امراة زعمت انها شریفة بحضرة المتوکل فسال عمن یخبره بذلک فدل علی علی العسکری فجاء فاجلسه معه علی سریره فسال یخبره بذلک فقال ان الله حرم اولاد الحسین علی السباع فتلقی السباع فعرض علیها ذلک فاعترفت بکذبها ثم قیل للمتوکل الا تجرب ذلک فیه فامر بثلاثة من السباع فجیء بها فی صحن قصره ثم دعاه فلما دخل بابه اغلقت علیه والاسباع قد اصمت الاسماع من زئیرها فلما مشی فی الصحن یرید الدرجة مشت الیه وقد سکنت فتمسحت

ودارت حوله وهو يمسحها بكمه ثم ربضت فصعد المتوكل ويحدث معه ساعة ثم نزل ففعلت معه الاولى حتى خرج فاتبع المتوكل بجائزة عظيمة فقيل للمتوكل افعل كما فعل ابن عمك قال اتريدون قتلي رضوا عنه محرقه) آپ کا نام عسکری اسوجہ سے ہوا کہ آپ مدینہ منور سے سر من راہ مین جسے سامرہ کہتے ہین نکالے گئے تہے اور سامرہ کا دوسرا نام عسکر بہی ہے اسلیے آپ عسکری مشہور ہوئے۔ آپ علم اور سخاوت مین اپنے والد ماجد کے وارث تہے ایک دفعہ کوفہ کے اعراب مین سے ایک اعرابی آپ کی خدمت مین آکر کہنے لگا مین آپ کی جد امجد کی دوستی کے ساتھ متمسک ہون اور قرض کے بوجھ سے دب گیا ہون مین آپکے سوا اسکے ادا ہونیکی سبیل نہین جانتا آپنے فرمایا تجہے کتنا قرض دینا ہے کہنے لگا دس ہزار درہم آپنے فرمایا تو غم نہ کہا انشاء اللہ ادا ہو جائیگا۔ آپنے اسکو دس ہزار درہم کا تمسک لکہدیا اور کہا کہ اس تمسک کو لیکر تو مجلس عام مین ہمارے پاس آئیو اور سخت تقاضا کیجیو۔ اس نے ویسا ہی کیا آپنے اس سے میٹہی باتین کر کے تین دن کا وعدہ کیا خلیفہ متوکل کو یہ معلوم ہوا اس نے تیس ہزار درہم آپ کی خدمت مین بہیجے آپنے وہ سب اس اعرابی کو دیدیے اعرابی نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میری نہایت درجہ کی آرزو دس ہزار درہم تہے بیس ہزار آپ لے لین آپنے تیس ہزار مین سے ایک درہم کے بہی واپس لینے سے انکار کیا۔ اعرابی حضرت کی خدمت سے یہ کہتا ہوا لوٹا۔ کہ اللہ تعالی اپنی رسالت کو مقام کو خوب پہچانتا ہے بعض حافظان اخبار بیان کرتے ہین کہ متوکل کے سامنے ایک عورت نے سیدانی ہونیکا دعوی کیا۔ متوکل نے کہا کوئی طریقہ ایسا ہے کہ جس سے اس عورت کے اس دعوی مین آزمایش کیجائے لوگون نے جناب امام علی العسکری کیطرف دلالت کی متوکل نے جناب امام کو بلا کر اپنے تخت پر بٹہایا اور اس عورت کے دعوے سیادت مین امتحان کرنے سے پوچہا آپ نے فرمایا کہ پروردگار نے درندون پر حسین کی اولاد کا گوشت حرام کیا ہے تم درندون کو اسکے پیچہے ڈالدو یہ سنکر اس عورت نے اپنے جہوٹ کا اقرار کیا۔ لوگون نے متوکل سے کہا تم انکا تجربہ کیون نہین کرتے متوکل نے تین درندے قصر کے صحن مین چہٹروا دیے پہر جناب امام کو بلوایا آپکو اس مین داخل کر کے دروازہ بند کر دیا اور خود چہت پر چڑہ کر تماشا دیکہنے لگا جب درندون نے دروازہ کے کہلنے کی آواز سنی تو خاموش ہو گئے جب آپ صحن مین پہونچکر سیڑہی پر چڑہنے لگے تو درندے آپکی طرف بڑہے۔ اور لپٹ گئے۔ اور آپکو چہوڑ کر گرد پہرنے لگے آپ اپنی آستین انپر ملتے تہے پہر درندے گہٹنے ٹیک کر بیٹہ گئے۔ متوکل جناب امام کے ساتھ چہت پر سے باتین کرتا رہا اور اترآیا پہر جناب صحن سے باہر تشریف لے آئے متوکل نے آپکے پاس گران بہا صلہ بہیجا لوگون نے متوکل سے کہا تو بہی ایسا

کو کہا۔ جس طرح سے تیرے ابن عم نے کیا ہے متوکل کہنے لگا شاید تم میرے قتل کے خواہان ہو ❖

وتوفی ابو الحسن علی النقی وله من العمر اربعون سنة یوم الاثنین لخمس لیال بقیت من جمادی الآخرة ۲۵۴ھ ودفن فی داره بسر من رای یقال انه مات مسموما واولاده اربعة اشهرهم حسن الخالص۔

(صواعق محرقہ) جناب امام ابو الحسن علی الہادی پیر کے دن پچیسویں جمادی الآخر ۲۵۴ھ کو فوت ہوئے آپکی عمر چالیس برس کی تھی اور سامرہ میں اپنے گھر میں دفن ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی بھی زہر سے رحلت ہوئی ہے آپ کی چار اولادیں تھیں جن میں سے جناب امام حسن الخالص زیادہ تر مشہور ہوئے

الامام حسن الخالص علیہ السلام

امه ام ولد یقال لها سوسن وکنیته ابو محمد والقابه الخالص والسراج والعسکری ولد بالمدینة لثمان خلون ربیع الآخر ۲۳۲ھ (تذکرہ خواص الامم) آپ کی والدہ ماجدہ ام ولد تھیں جنکا نام سوسن تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد اور آپکے القاب الخالص اور سراج اور عسکری تھے۔ آپ آٹھویں ربیع الآخر ۲۳۲ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے ❖

وقع لبهلول معه انه رآه وهو صبی یبکی والصبیان یلعبون فظن انه یتحسر علی ما فی ایدیهم فقال اشتری ما تلعب به فقال یا قلیل العقل ما للعب خلقنا فقال له فلما ذا خلقنا قال للعلم والعبادة فقال له من این لك ذلك قال من قول الله تعالیٰ افحسبتم انما خلقنٰکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون ثم سأله ان یعظه فوعظه بابیات ثم خر الحسن مغشیا علیه فلما افاق قال له ما نزل بك وانت صغیر لا ذنب لك فقال الیك عنی یا بهلول انی رأیت والدتی توقد النار بالحطب الکبار فلا تتقد الا بالصغار وانی اخشی ان اکون من صغار حطب جهنم۔ ولما حبس قحط الناس بسر من رای قحطا شدیدا فامر الخلیفة المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلاثة ایام فلم یسقوا فخرج النصاریٰ ومعهم راهب کلما مد یده الی السماء هطلت ثم فی یوم الثانی کذلك فشك بعض الجهلة وارتد بعضهم فشق ذلك علی الخلیفة فامر باحضار الحسن الخالص فقال ادرك امة جدك رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل ان یهلکوا فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشك ان شاء الله تعالیٰ وکلم الخلیفة فی اطلاق اصحابه من السجن فاطلقهم له فلما خرج الناس للاستسقاء رفع الراهب یده مع النصاریٰ غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یده فاذا فیها عظم آدمی فاخذه من یده وقال استسق فرفع یده فزال الغیم وطلعت الشمس

يتعجب الناس من ذلك فقال الخليفة للحسن ما هذا يا ابا محمد فقال هذا عظم نبي ظفر به هذا الراهب من بعض القبور ما كشف عن عظم النبي تحت السماء الا هطلت بالمطر فامتحنوا ذلك العظم فكان كما قال وزالت الشبهة عن الناس ورجع الحسن الى داره واقام عزيزا مكرما وصلات الخليفة تصل اليه كل وقت (صواعق محرقه) آپ ابھی لڑکے ہی تھے کہ آپ کو بہلول دانا نے دیکھا کہ لڑکے کھیل رہے ہیں اور آپ انکے قریب کھڑے رو رہے ہیں بہلول کو خیال آیا کہ شاید آپ اس چیز کے لیے روتے ہیں جس سے کہ لڑکے کھیل رہے ہیں بہلول نے کہا میاں صاحبزادے میں ایسی کھیلنے کی چیز تمہیں بھی مول لے دوں آپ نے فرمایا اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہیں پیدا ہوئے۔ بہلول نے کہا پھر ہم کس چیز کے لیے پیدا ہوئے ہیں آپ نے فرمایا علم اور عبادت کے لیے بہلول نے کہا آپ نے یہ بات کہاں سے حاصل کی ہے آپ نے کہا خدای پاک کے کلام مبارک سے کہ آیا تم یہ جانتے ہو کہ تم بیکار پیدا ہوئے ہو اور تم ہماری طرف نہیں رجوع کروگے۔ پھر بہلول نے آپ سے چند نصیحت کی باتیں پوچھیں آپ نے چند پند آمیز شعر پڑھے۔ پھر جناب حسن علیہ السلام بیہوش ہو کر بہلول پر گر گئے۔ جب افاقہ میں آئے تو اس نے پوچھا کہ آپکو کیا ہوا ہے۔ آپ ابھی بچے ہیں آپ نے تو ابھی کوئی خطا نہیں کیا آپ نے فرمایا اے بہلول میرے پاس سے ہٹ جا میں نے اپنی والدہ کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا کہ موٹی لکڑیوں کو آگ نہیں لگی جب تک کہ اس نے پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں نہیں جلائیں اس طرح سے ہی مجھے بھی ڈر ہے کہ کہیں میں بھی جہنم کی چھوٹی لکڑی نہ بنجاؤں۔ اور جب آپ سامرہ میں قید ہو گئے لوگوں میں قحط شدید پڑ گیا۔ خلیفہ معتمد بن متوکل نے لوگوں کو تین دن کی نماز استسقاء کے واسطے شہر سے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ لیکن مینہ نہ برسا۔ عیسائیوں کا گروہ بھی شہر سے باہر نکلا ان میں ایک راہب تھا جب اس نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے بارش ہونے لگی دوسرے روز بھی اسیطرح ہوا۔ بعض جاہلوں کو شک پیدا ہو گیا۔ اپنے دین سے لوٹنے لگے خلیفہ پر یہ بات نہایت شاق گذری حسن خالص علیہ السلام کو بلا کر کہا اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی دستگیری فرمادیں قبل اسکے کہ ہلاک ہو جائے جناب امام نے فرمایا لوگوں کو چاہیے کل شہر سے باہر نکلیں انشاء اللہ میں شک زائل کر دونگا۔ خلیفہ نے امام کے تمام اصحاب کو قید خانہ سے نکال دینے کا حکم دیا وہ سب رہا کیے گئے جب نماز استسقاء کے لیے شہر سے باہر نکلے راہب نے آسمان کیطرف ہاتھ پھیلائے۔ بادل پیدا ہو گیا جناب حسن نے راہب کے ہاتھ پکڑنے کا حکم دیا اس میں ایک آدمی کی ہڈی پائی گئی آپ نے وہ ہڈی اسکے ہاتھ سے لے لی اور کہا کہ بارش طلب کر اس نے ہاتھ اٹھایا ابر کھل گیا آفتاب نکل آیا

لوگ اس بات سے نہایت متعجب ہوئے خلیفہ نے جناب امام سے کہا یا ابا محمد یہ کیا چیز ہے۔ فرمایا یہ کسی نبی کے جسم مبارک کی ہڈی ہے۔ جو کسی قبر سے اس راہب کے ہاتھ لگ گئی ہے اور نبی کے جسم اطہر کی ہڈی کا یہ خاصہ ہے کہ جب آسمان کو برہنہ کر کے دکھائی جائے فوراً ابر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا امتحان کیا گیا۔ ویسا ہی پایا گیا جیسے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا تھا لوگوں کا شبہ مٹ گیا جناب امام اپنے گھر کو تشریف لیگئے۔ اور نہایت عزت اور تکریم سے اقامت گزین رہے۔ اکثر بادشاہی انعامات انکی خدمت میں پہونچتے رہتے تھے ؛

وفی فصول المہمہ ولما ذاع خبر وفاته ارتجت سر من رای وقامت صیحة واحدة عطلت الاسواق وغلقت دکاکین ورکب بنو هاشم القواد والکتاب القضاة والمعدلون وسائر الناس الی جنازته فکانت سر من رای یومئذ شبیهة بالقیامة فلما فرغوا من تجهیزه بعث الخلیفة الی عیسی بن المتوکل لیصلی علیه وصلی علیه دفن بالبیت الذی دفن فیه ابوه وکانت وفاته فی یوم الجمعة لثمان خلون من شهر ربیع الاول سنہ ۲۶۰ وعمرہ ثمان وعشرون سنة ویقال سم ایضا وله یخلف غیر ولده ابی القاسم محمد الحجہ فصول المہمہ میں لکھا ہے کہ جب امام کے انتقال کی خبر مشتہر ہوئی تمام سامرہ ہل گیا اور عزغا بپا ہو گیا بازار دفعتہً بند ہو گئے دکانیں بند ہو گئیں تمام بنی ہاشم اور قصاص کا حکم دینے والے اور منشی اور قاضی اور عدالتی اور عامہ خلائق انکے جنازے کو دوڑے سرمن رائے اس دن قیامت کا نمونہ تھا جب لوگ آپ کی تجہیز سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے اپنے بھائی عیسے بن المتوکل کو نماز کے لیے بھیجا اس نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اسی گھر میں دفن کیا جس میں کہ آپکے والد ماجد دفن ہوئے تھے۔ آپنے ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ کو جمعہ کے دن سنہ ۲۶۰ میں وفات پائی۔ آپ کی عمر اسوقت اٹھائیس سال کی تھی کہتے ہیں کہ آپ کو بھی زہر دیا گیا تھا۔ آپکے پیچھے آپ کے فرزند ارجمند ابو القاسم محمد الحجہ کے سواء آپکی اور کوئی اولاد نہیں رہی

الامام المہدی علیہ السلام

اسمہ محمد کنیته ابو القاسم لقبه الحجہ والمہدی والخلف الصالح والقائم والمنتظر وصاحب الزمان۔ وعمرہ عند وفات ابیه خمس سنین لکن اتاہ الله فیها الحکمة ویسمی القائم قیل لانه تستر وغاب فلم یعرف این ذهب (صواعق محرقہ) علامہ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آپکا نام مبارک محمد اور کنیت ابو القاسم ہے یعنے نام اور کنیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کے نام مبارک اور کنیت کے مطابق ہیں اور آپ کا لقب الحجۃ اور المہدی اور الخلف الصالح اور القائم اور المنتظر اور صاحب الزمان ہے۔ آپکے والد کی وفات کیوقت آپ کی عمر پانچ برس کی تھی۔ لیکن خدا نے اس چھوٹی سی عمر میں آپکو حکمت عطا کی تھی اور اسیلیے آپ کا نام قائم کہا گیا کہ آپ پوشیدہ ہوگئے اور نہ معلوم ہوا کہ کہاں تشریف لے گئے۔

قال الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فی کتابہ البیان فی اخبار صاحب الزمان من الادلۃ علی کون المہدی حیا باقیا بعد غیبتہ الی الآن وانہ لا امتناع فی بقائہ کبقاء عیسی بن مریم والخضر والالیاس من اولیاء اللہ وبقاء الاعور الدجال والابلیس اللعین من اعداء اللہ تعالی وھولاء قد ثبت بقاؤھم بالکتاب والسنۃ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب المسمی بالبیان فی اخبار صاحب الزمان میں جہاں پر کہ انہوں نے بعد غائب ہونے امام مہدی علیہ السلام کے ابتک انکے زندہ اور باقی ہونے پر دلائل لکھے ہیں ایک دلیل یہ بھی بیان کی ہے کہ مثل عیسے بن مریم اور خضر اور الیاس کے جو خدا کے دوست ہیں اور اعور دجال اور ابلیس لعین کی بقا کے جو دشمنان خدا میں سے ہیں جناب مہدی علیہ السلام کے بقا میں بھی کوئی مانع نہیں اور ان لوگوں کا باقی ہونا کتاب و سنت سے ثابت ہے۔

احادیث مرویہ متعلق وجود صاحب الامر علیہ السلام

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی وعلی رأسہ غمامۃ ینادی منادھذا المہدی خلیفۃ اللہ فاتبعوہ (اخرجہ ابو نعیم) والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المہدی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی پیدا ہوگا اور اسکے سر پر بادل سایہ کیے ہوئی ہوگی غیب سے ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکا اتباع کرو۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی وھو اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملا الارض قسطا کما ملئت ظلما وجورا (اخرجہ الطبرانی و ابو داؤد و ابو نعیم والدیلمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا بیان کیا ہے کہ مہدی ہم میں سے ہے چمکتی ہوئی پیشانی اور اونچی ناک والا وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم اور جور سے بھر گئی ہوگی۔

(۳) عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیبعثن الله من عترتی رجلا افرق الثنایا اجلی الجبهة یملأ الارض قسطا وعدلا (اخرجه ابو نعیم) عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتحقیق اللہ تعالی میری اولاد مین سے ایک ایسے آدمی کو پیدا کرے گا جسکے اگلے دانت کشادہ ہونگے اور اسکی پیشانی چمکتی ہوگی وہ عدل اور انصاف سے زمین کو بھر دیگا ۔

(۴) عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی رجل من ولدی وجهه کالقمر الدری واللون لون عربی والجسم جسم اسرائیلی علی خده الایمن خال کانه کوکب دری یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی بخلافته اهل السماء والارض والطیر فی الجو (اخرجه ابو نعیم والرویانی فی مسنده والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ایک آدمی ہوگا میری اولاد مین سے اسکا چہرہ مثل چودہوین رات کے چاند کے چمکتا ہوگا اسکا رنگ عربی لوگون کی مانند اور جسم اسرائیلی قوم کے مشابہ ہوگا۔ اسکے داہنے رخسار پر ایک خال چمکتا ہوا آسمان کے ستارہ کی طرح سے ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی اسکی خلافت سے آسمان اور زمین کے باشندے اور ہوا کے پرندے خوش ہو جائینگے ۔

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی منا الذی یصلی عیسی ابن مریم خلفه (اخرجه الحافظ ابو نعیم فی الحلیة والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المهدی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی ہم مین سے ایسا شخص ہوگا کہ عیسے ابن مریم اسکے پیچھے نماز پڑھینگے ۔

(۶) عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لن تهلك امة انا اولها وعیسی بن مریم آخرها والمهدی وسطها (اخرجه احمد فی مسنده وابو نعیم فی عوالیه وابن ماجة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق مخبر صادق صلوات اللہ وسلامہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ امت ہرگز ہلاک نہین ہوگی کہ مین اسکے اول ہون اور آخر اسکے عیسے علیہ السلام ہین اور مہدی علیہ السلام اسکے بیچ مین ہے ۔

(۷) عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله تعالی ذلك الیوم حتی یبعث الله فیه رجلا من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی واسم ابیه اسمی

واسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما (اخرجہ احمد وابوداؤد وابوعیسیٰ و الترمذی قال حسن صحیح) ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہے گا تو خدا تعالے اس دن کو اس قدر بڑہائیگا کہ اس دن میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا اسکا نام اور اسکے باپ کا نام میرے نام اور میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بہردیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی ✤

(۸) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم یبق من الدنیا الا یوم لبعث اللہ فیہ رجلا من عترتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا (اخرجہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ احمد وابوداؤد والترمذی والدیلمی لا تذھب الدنیا حتی یملک رجل من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ اگر دنیا مین سے ایک دن کے سوا ابھی باقی نہین رہیگا۔ تو خدا تعالے اسی ایک دن مین میری عترت مین سے ایک آدمی کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل سے بہردیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم سے بہری ہوگی۔ اور ایک روایت مین امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور دیلمی سے یون بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نہین گذرے گی دنیا جب تک میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی اسکا مالک نہین ہوجائے گا جس کا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ✤

(۹) عن ثابت بن قرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملأن الارض جورا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما لیبعث اللہ رجلا منی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی فیملأھا عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرھا ولا الارض شیئا من نباتھا یمکث فیکم سبعا او ثمانیا فان اکثر فتسعا (اخرجہ الطبرانی والبزار) ثابت بن قرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ البتہ زمین ظلم اور جور سے بہر جائیگی اور جب ظلم اور جور سے بہر جائے گی تو پروردگار مجھ مین سے ایک آدمی کو برانگیختہ کرے گا اسکا نام میرے نام اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا وہ اسکو عدل و انصاف سے بہر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور جور سے بہری ہوگی پس آسمان اپنے ایک قطرہ کو نازل ہونے سے اور زمین ایک گہانس کے پتے کو اگنے سے نہین روک سکے گی۔ وہ تم مین سات یا آٹھ برس ٹہریگا۔ اگر اس سے زیادہ ٹہیرا تو نو برس ✤

(۱۰) عن زر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذہب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اہل بیتی یواطی اسمہ اسمی (اخرجہ ابو داود) زر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تب تک نہین جاوے گی جب تک کہ عرب کا مالک ایک آدمی میرے اہل بیت مین سے نہو جائیگا جسکا کہ نام میرے نام کے مطابق ہوگا ❊

(۱۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لتملان الارض ظلما وعدوانا ثم لیخرجن من اہل بیتی رجل یملاہا قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وعدوانا فیقسم المال بالسویۃ ویجعل اللہ الغنی فی قلوب ہذہ الامۃ فیملک سبعا او تسعا ولا خیر فی عیش الحیوۃ بعد المہدی (اخرجہ ابن الحارث واحمد وابو نعیم والسیوطی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ بتحقیق مخبر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ زمین ظلم اور سرکشی سے بھر جائیگی پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی نکلیگا جو اسے عدل و انصاف سے بھر دیگا جس طرح سے کہ وہ ظلم اور سرکشی سے بھری ہوگی۔ وہ مال کو لوگون مین برابر تقسیم کریگا۔ اللہ تعالی تونگری کو اس امت کے لوگون کے دل مین بھر دیگا۔ وہ سات برس یا نو برس بادشاہ رہیگا۔ اور بعد مہدی کے زندگانی مین بہتری نہین رہے گی ۔

(۱۲) عن حامل الصدفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال لیکون بعدی خلفاء وبعد الخلفاء امراء وبعد الامراء ملوک وبعد الملوک جبابرۃ ثم یخرج من اہل بیتی رجل یملأ الارض عدلا کما ملئت جورا (اخرجہ الطبرانی) حامل الصدفی روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد خلفاء ہونگے۔ اور خلفاء کے بعد امراء اور امراء کے بعد بادشاہ اور بادشاہو کے بعد ظالم پھر میرے اہل بیت مین سے ایک آدمی پیدا ہوگا جو عدل سے زمین کو بھر دیگا جسطرح سے کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ❊

(۱۳) وانہ لعلم للساعۃ قال مقاتل ومن تبعہ من المفسرین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی المہدی (صواعق محرقہ) اور بتحقیق وہ جاننے والا ہے قیامت کو۔ اس آیت کے شان نزول مین مقاتل اور اسکے پیچھے مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت امام مہدی کے حق مین نازل ہوئی

(۱۴) عن کعب قال انما سمی المہدی لانہ یہدی لامر قد خفی ویستخرج التابوت من ارض یقال لہا انطاکیہ (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی فی عرف الوردی) کعب سے روایت ہے کہ انکا نام مہدی اسلیے رکھا جائیگا کہ وہ پوشیدہ امرون کی طرف لوگون کو ہدایت کرینگے تابوت سکینہ کو انطاکیہ کی زمین سے نکالینگے ❊

(۱۵) عن سلیمان بن عیسی قال بلغنی انه علی ید المهدی یظهر تابوت السکینه من بحیرة طبریة حتی یحمل فیوضع بین یدیه ببیت المقدس فاذا نظر الیه الیهود اسلمت الا قلیلا منهم (اخرجه ابونعیم بن حماد الکوفی والسیوطی فی عرف الوردی) سلیمان بن عیسی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تابوت سکینہ کو بحیرہ طبریہ سے نکالکر اپنے سامنے بیت المقدس میں رکھیں گے جسے دیکھکر بہت تھوڑے یہودی اسلام لائینگے ۔

(۱۶) عن جعفر بن یسار الشامی قال یبلغ رد المهدی المظالم حتی کان تحت ضرس الانسان شیئ انتزعه حتی یرده (اخرجه نعیم بن حماد والسیوطی) جعفر بن یسار الشامی کہتا ہے کہ مجھے خبر لگی ہے کہ مہدی تمام مظالم کو لوٹا دینگے یہانتک کہ ظالم شخص کے دانتوں کی جڑوں سے نکالکر وہ چیز واپس دلائینگے ۔

(۱۷) عن علی قال ویحا للطالقان فان لله کنوزا لیست من ذهب ولا فضة ولکن بها رجال عرفوا الله حق معرفته وهم انصار المهدی آخر زمان (اخرجه نعیم الکوفی فی کتاب الفتن والسیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے کہ طالقین پر افسوس ہے ۔ خدا کے خزانے ہیں نہ سونے کے اور نہ چاندی کے بلکہ وہ انسان ہیں جنکو خدا کی پوری معرفت حاصل ہے ۔ اور وہ مہدی آخر الزمان کے انصار ہیں ۔

(۱۸) عن کعب قال قتادة ۔ المهدی خیر الناس اهل نصرته وبیعته من اهل کوفان والیمن وابدال الشام علی مقدمته جبرئیل وساقته میکائیل ۔ محبوب فی الخلائق یطفی الله به الفتنه العمیا وتامن الارض ان المرأة تحج فی خمسة نسوة ما معهن رجل لا تتقی شیئا الا الله تعالی یعطی الارض زکوتها والسماء برکاتها (اخرجه نعیم بن حماد ۔ والسیوطی فی عرف الوردی) ۔ کعب کہتا ہے کہ قتادہ کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر مہدی کے انصار اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے لوگ اہل کوفان اور یمن اور ابدال شام ہونگے جبرئیل انکے مقدمۃ الجیش میں اور میکائیل سب سے پچھلے فوج ساقہ میں تشریف رکھتے ہونگے ۔ خداے پاک مہدی کی برکت سے اندہا دہند کے فتنوں کو بجھادیگا ۔ یہانتک کہ زمین میں امن پہیل جائیگا ۔ کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ حج کرنیکو نکلے گی کوئی مرد انکے ساتھ نہ ہوگا وہ سوا خدا کے کسی شے سے خوف نہ کہائیگی ۔ زمین اپنی زکوۃ ادا کرے گی ۔ آسمان اپنی برکت نازل کرے گا ۔

(۱۹) عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یاوی الی المهدی امته کما یاوی النحل

الی یصوبہا و یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً حتی یکون الناس علی امرہم الاول لایوقظ نائما ولا یہریق دما راخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہدی کیطرف لوگ اس طرح آکر مجتمع ہوجائینگے جسطرح سے شہد کی مکھیاں اپنے بادشاہ کے قریب جمع ہوجاتی ہیں وہ زمین کو عدل سے یوں بہر دیگا جسطرح کہ وہ پہلے ظلم سے بہری ہوگی یہانتک کہ سب لوگ اپنے پہلے امر پر متفق ہوجائینگے۔ مہدی نہ کسی سوتے کو جگائینگے اور نہ کسیکا خون بہائینگے +

المہدی کا جناب سیّدہ کی اولاد میں سے ہونا

عن ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول المہدی من عترتی من ولد فاطمہ راخرجہ ابوداؤد والنسائی والبیہقی والدیلمی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہدی میری ال کی اولاد سے ہوگا +

(۲) عن ام سلمۃ قالت ذکرت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی فقال نعم ہو حق وہو من ولد فاطمۃ (رواہ ابن المناوی فی الملاحم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ذکر کیا کہ کیا مہدی کا ہونا سچ ہے آپ نے فرمایا ہاں سچ ہے وہ فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ہوگا

(۳) عن الزہری قال المہدی من ولد فاطمۃ وما الخلافۃ الا فیہم راخرجہ نعیم بن حماد الکوفی والسیوطی) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مہدی جناب سیدہ کی اولاد سے ہونگے اور خلافت انکے سوا نہیں ہے۔

(۴) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ ولج البیت وقال واللہ ما ادری ادع خزائن البیت وما فیہ من السلاح والمال او اقسمہ فی سبیل اللہ فقال لہ علی بن ابی طالب امض یا امیر المومنین فلست بصاحبہ انما صاحبہ منا شاب قریشی یقسمہ فی سبیل اللہ فی آخر الزمان (اخرجہ نعیم بن حماد والسیوطی) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز بیت اللہ کے خزانہ میں تشریف لیگئے کہنے لگے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بیت اللہ کے خزائن کا مال اور اسکے ہتیار لوگوں کو تقسیم کردوں یا اسیطرح پڑے رہنے دوں جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے

اسیلئے تبین جس طرح پر ہے اسی طرح پا سکو رہنے دو۔ آپ انکی تقسیم کرنیکے اہل نہین ہین آپ انکی تقسیم کرنے
کا اہل یا ایک نوجوان ہم اہل قریش مین سے آخر زمان مین پیدا ہوگا۔ وہ اسکو خدا کی راہ مین تقسیم کریگا
عن ابن عباس قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تمضی الایام واللیالی حتی یلی منا اھل البیت
فتی فلم تلبسہ الفتن ولم یلبسہا فقال یا ابن عباس یعجز عنہا مشیختکم ولا ینالہا شبانکم وھو
امر الله یؤتیہ من یشاء (اخرجہ ابن شیبہ فی مصنفہ والسیوطی فی عرف الوردی فی اخبار المھدی)
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دن اور رات کا
سلسلہ تبتک نہین گذرنے پائیگا جبتک کہ ہم اہل بیت مین سے ایک نوجوان نہین آئیگا نہ تو فتنے
اس سے مشابہ ہونگے اور نہ وہ فتنون سے مشابہ ہوگا۔ اے ابن عباس تمہارے بڈھے اس سے عاجز
آجا ئین گے۔ اور تمہاری نوجوان اس سے نہین بیشک پائین گے۔ یہ ایک اللہ تعالے کا حکم ہے جسے چاہے
عطا کرے ٭

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ملک مومنان وکافران فالمومنان ذو
القرنین وسلیمان۔ والکافران نمرود وبخت نصر وسیملکہا خامس من اھل بیتی (اخرجہ ابن
الجوزی فی تاریخہ والسیوطی فی عرف الوردی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومنین سے اور کافرون سے دو دو آدمی تمام روے زمین کے مالک
ہوئے ہین۔ مومنون سے ذو القرنین اور سلیمان علیہما السلام اور کافرون سے نمرود اور بخت نصر
پانچوان ہم اہل بیت مین سے تمام روے زمین کا مالک ہوگا ٭

(۷) عن علی بن الھلالی المکی قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی شکایتہ التی قبض
فیہا فاذا فاطمۃ عند رأسہ فبکت حتی ارتفع صوتہا فرفع رسول الله صلی الله علیہ وسلم طرفہ
الیہا فقال حبیبتی فاطمۃ ما الذی یبکیک فقالت اخشی الضیعۃ من بعدک فقال حبیبتی اما علمت
ان الله عز وجل اطلع الی اھل الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فبعثہ بالرسالۃ ثم اطلع
اطلاعۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی ان انکحک ایاہ یا فاطمۃ نحن اھل البیت قد اعطانا
الله سبع خصال لم یعط احد قبلنا ولا یعطی احد بعدنا انا خاتم النبیین واکرمہم علی الله
واحب المخلوقین الی الله وانا ابوک ووصیی خیر الاوصیاء واحبہم الی الله عز وجل وھو بعلک
وشھیدنا خیر الشھداء واحبہم الی الله وھو حمزۃ بن عبد المطلب وھو عم ابیک وعم بعلک و
منا من لہ جناحان اخضران یطیر فی الجنۃ مع الملئکۃ حیث یشاء وھو ابن عم ابیک واخو بعلک

ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك الحسن والحسين وهما سيدا شباب اهل الجنة وابوهما والذي بعثني خير منهما ويا فاطمة والذي
بعثني بالحق ان منهما مهدي هذه الامة اذا صارت الدنيا هرجاً ومرجاً وتظاهرت الفتن وتقطعت
السبل واغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيرا ولا صغير يوقر كبيرا فيبعث الله عند ذلك
منهما من يفتح حصون الضلالة وقلوبا غلفا يقوم بالدين في آخر الزمان كما قمت به في اول الزمان
ويملأ الدنيا عدلا كما ملئت جورا يا فاطمة لا تحزني ولا تبكي فان الله عز وجل ارحم بك وارءف
عليك مني وذلك بمكانك مني وموضعك في قلبي وزوجك هو اشرف اهل بيتي حسبا واكرمهم
منصبا وارحمهم بالرعية واعدلهم بالسوية وابصرهم بالقضية وقد سألت ربي عز وجل ان تكوني
اول من يلحقني قال علي لما قبض النبي صلى الله عليه وآله لم تبق فاطمة الا خمسة وسبعين يوما حتى
الحقها الله تعالى بہ اخرجه الطبراني في الكبير وابو نعيم والسيوطي في عرف الوردي علی ابن الهلالی
المکی سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں حضور کے پاس گیا جناب فاطمہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھیں حضرت کی حالت کو دیکھکر روتے روتے جناب فاطمہ
کی گھگی بندھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اٹھا کر انکی طرف دیکھا اور فرمایا میری پیاری فاطمہ
تم کیوں روتی ہو جناب فاطمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکے بعد ضائع ہونے سے ڈرتی ہوں حضرت
نے فرمایا میری پیاری کیا تمہیں معلوم نہیں کہ پروردگار نے اہل زمین کو اچھی طرح سے دیکھکر ان میں
سے تمہارے والد کو انتخاب کیا اور انکو مبعوث برسالت کر کے بھیجا۔ پھر دوبارہ اہل زمین کو دیکھکر تمہارے
شوہر کو منتخب کیا اور مجھے الہام کیا اور میں نے تمہارا نکاح ان سے کیا یا فاطمہ ہم اہل بیت کو خدا نے سات
ایسی باتیں عطا کی ہیں کہ نہ ہم سے پہلے کسی کو دی گئی ہیں اور نہ ہمارے بعد کسی کو دی جائینگی میں خاتم النبیین
اور خدا کے نزدیک سب مخلوق سے محبوب اور مکرم ہوں اور میں تمہارا والد ہوں۔ اور ہمارا وصی
سب وصیوں سے بہتر اور خدا کے نزدیک ان سب سے محبوب تر ہے اور وہ تمہارا شوہر ہے اور ہمارا شہید
سب شہیدوں سے افضل اور ان سب سے خدا کے نزدیک محبوب تر ہے وہ حمزہ بن عبد المطلب تمہارے
والد ماجد اور تمہارے شوہر کا چچا ہے۔ اور ہم اہل بیت میں سے ایک وہ ہے جسکے دو سبز پر ہیں اور
فرشتوں کے ساتھ جہاں چاہتا ہے جنت میں اڑتا پھرتا ہے اور تمہارے والد کا ابن عم اور تمہارے
شوہر کا بھائی ہے اور اس امت کے اسباط بھی ہم میں سے ہیں اور وہ دونوں تمہارے بیٹے حسن اور
حسین ہیں جو جوانان اہل جنت کے سردار ہیں۔ اور قسم ہے اس خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ
بھیجا ہے انکے والد ان دونوں سے بہتر ہیں اور قسم ہے خدا کی جس نے کہ مجھے سچائی کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں میں سے ہی اس

امت کا مہدی بہی انہدونون مین سے پیدا ہوگا جبکہ دنیا مین جہگڑے بکہیڑے پیدا اور فتنے نمودار ہوجائینگے آمدورفت کے رستہ بند ہوجائینگے ایکدوسرے کو لوگ لوٹنے لگین گے نہ بڑا چہوٹے پر رحم کہائیگا اور نہ چہوٹا بڑے کی توقیر کریگا۔ پس ایسے وقت مین اللہ تعالی اسکو برانگیختہ کریگا اور وہ گمراہی کے تمام مضبوط قلعون کو فتح کریگا۔ اور پردہ جہالت مین لپٹے ہوئے دلون کو کہولیگا جیسے کہ مینے ابتداء امر مین دین کو قائم کیا ہے اور وہ آخر زمانہ مین اسکو قائم کریگا جس طرح کہ دنیا ظلم سے بہری ہوئی ہوگی وہ عدل سے بہردیگا۔ یا فاطمہ تم غم مت کرو مت روؤ۔ خدا تمپر بہت مہربان ہے تمہارا درجہ میرے نزدیک بلند ہے تم نے میرے دل مین جگہہ پائی ہے تمہارا شوہر حسب مین میری سب اہل بیت سے افضل ہے اور اسکا منصب ان سب کے منصب سے مکرم ہے اور وہ رعیت کی ساتہہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اور سب سے زیادہ جہگڑون کی تہ کو پہونچنے والا ہے۔ مینے خدا سے التجا کی ہے کہ وہ سب سے پہلے تمہین مجہسے ملائیگا علی ابن الہلالی ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جناب فاطمہ علیہا السلام پچہتر دن سے زیادہ زندہ نہین رہین۔ خدا نے بہت جلدی انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملادیا۔

(۸) عن علی قال اذا نادی المنادی من السماء ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک یظہر المہدی علی افواہ الناس ویشربون حبہ ولا یکون لہم ذکر غیرہ اخرجہ ابو نعیم و السیوطی فی عرف الوردی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب آسمان سے پکارنے والا پکاریگا۔ کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس آواز کے قریب مہدی ظاہر ہوگا لوگون کو اسکی محبت پیدا ہوجائیگی۔ اسکے ذکر کے سوا کسی دوسرے کا ذکر انکی زبان پر نہ ہوگا

(۹) عن ابی جعفر قال ینادی منادی من السماء ان الحق فی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم وینادی منادی من الارض ان الحق فی آل عیسی وقال العباس انما الصوت الاسفل کلمۃ الشیطان والصوت الاعلی کلمۃ اللہ العلیا (اخرجہ ابو نعیم والسیوطی) ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو کہ جب پکارنیوالا آسمان سے پکاریگا کہ حق آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے تو ایک پکارنیوالا زمین سے پکاریگا کہ حق آل عیسے کا ہے۔ عباس کہتا ہے کہ صوت اسفل شیطان کی آواز صوت اعلے خدا سے برتر کی آواز ہوگی۔

(۱۰) عن مکحول عن علی قال قلت یارسول اللہ امنا المہدی ام من غیرنا یارسول اللہ قال بل منا یختم اللہ بہ کما بنا فتح (اخرجہ ابو نعیم بن الحماد و ابو نعیم والسیوطی فی عرف الوردی

محمول جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ مینے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ کیا مہدی ہم مین سے ہوگا یا کہ ہمارے غیر مین سے حضرت نے فرمایا بلکہ ہم مین سے ہوگا۔ اللہ اسی پر ختم کریگا جیسے کہ ہم سے آغاز کیا ہے ✦

(۱۱) عن ابی ھریرۃ قال حدثنی خلیلی ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج علیھم رجل من اھل بیتی فیضربھم حتی یرجعون الی الحق قلت وکم یملک قال خمسا واثنتین (اخرجہ ابو یعلی والسیوطی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے دوست جناب ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہانتک قیامت قائم نہین ہوگی جب تک کہ لوگون پر ایک آدمی میرے اہل بیت کا نہین برآمد ہوگا پس وہ انکو ماریگا۔ یہانتک کہ وہ پھر حق کیطرف رجوع کرین گے مینے کہا وہ کتنے روز بادشاہی کریگا آپنے فرمایا پانچ دن دو برس ✦

(۱۲) عن سعید بن المسیب قال کنا عند ام سلمۃ فتذاکرنا المھدی فقالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابن ماجۃ) سعید بن المسیب کہتے ہین کہ ہم جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین بیٹھے ہوے مہدی کا ذکر کر رہے تھے جناب ام سلمہ نے فرمایا مینے مخبر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مہدی فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ (اخرجہ ابو داؤد) ابن عباس روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی میری آل اور فاطمہ کی اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۴) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ المھدی من ولدک (اخرجہ ابو نعیم) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا کہ مہدی تیری اولاد مین سے ہوگا ✦

(۱۵) عن قتادۃ قلت لسعید بن المسیب احق المھدی قال نعم ھو حق قلت ممن ھو قال من قریش قال من ای قریش قال من بنی ھاشم قلت من ای بنی ھاشم قال من ولد عبد المطلب قلت من ای ولد عبد المطلب قال من اولاد فاطمۃ قلت من ای اولاد فاطمۃ قال حسبک الآن (رواہ المناوی فی الملاحم) قتادہ کہتے ہین کہ مینے خیر التابعین سعید بن المسیب سے کہا کہ آیا مہدی کا ہونا حق ہے وہ کہنے لگے ہان انکا ہونا حق ہے مینے کہا وہ کس قوم میں سے ہونگے وہ کہنے لگے قریش مین سے مینے کہا قریش کے کس گروہ مین سے وہ کہنے لگے بنی ہاشم مین سے مینے کہا

کون سے شخص ہاشم میں سے وہ کہنے لگے عبد المطلب کی اولاد میں سے بیٹے کہا عبد المطلب کی کس اولاد میں سے وہ بولے فاطمہ کی اولاد میں سے بیٹے کہا فاطمہ کی کس اولاد میں سے وہ بولے اب تجھے اتنی بات ہی کافی ہے +

(۱۶) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن بنو عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی (اخرجه ابن ماجه والدیلمی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں - میں - اور حمزہ - اور علی - اور جعفر - اور حسن - اور حسین - اور مہدی +

(۱۷) عن حذیفة قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ما هو کائن ثم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ تعالیٰ ذالک الیوم حتی یبعث فیه رجلا من ولدی اسمه اسمی فقام سلمان وقال یا رسول اللہ من ای ولدک هو قال من ولدی هذا وضرب بیده علی الحسین (اخرجه ابو نعیم فی حلیه) حذیفہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ خطبہ پڑھا - اور جو ہونے والی باتیں تھیں انکا ذکر کیا - پھر فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن کے سوا باقی نہیں رہیگا تو اللہ تعالے اسے اسقدر دراز کریگا کہ اس میں میری اولاد میں سے ایک آدمی پیدا کریگا جسکا نام میرے نام پر ہوگا - سلمان نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپکے کس فرزند میں سے ہوگا - آپ نے فرمایا میرے اس فرزند میں سے ہوگا - اور ہاتھ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کو مارا +

(۱۸) عن ابی هارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیء مما سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض مرضة نقه ودخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا فاطمة قالت اخشی الضیعة بعدک یا رسول اللہ فقال یا فاطمة ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منهم اباک ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلک فاوحی اللہ الی فانکحته منک واتخذته وصیا اما علمت انک بکرامة اللہ ایاک زوجتک اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت فاطمة واستبشرت فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یزید

من یلی الخیر کله الذی قسمه الله بمحمد صلی الله علیه وسلم وآل محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة نحن اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها الآخرین غیرنا۔ نبینا خیر الانبیاء وهو ابوک ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلک وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیک ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناک ومنا مهدی الامة الذی یصلی عیسی خلفه ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (اخرجه الدار قطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین کہ مینے ابو سعید خدری کے پاس جا کر کہا آپ جنگ بدر مین موجود تہے۔ وہ بولے ہان مین موجود تہا مینے کہا کیا تم مجہسے کوئی حدیث بیان کر سکتے ہو جو تمنے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کے حق مین سنی ہے۔ وہ کہنے لگے ای میری بیٹہ مین تجہسے بیان کرتا ہون کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مرض الموت سے بیمار ہوکر ضعیف ہو گئے۔ تو جناب فاطمہ رض آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کی داہنی طرف بیٹہا ہوا تہا جب جناب فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت ضعف کو دیکہا تو رونے سے انہین اچہو آگیا۔ اور رخسارون پر آنسو ظاہر ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے فاطمہ تم کیون روتی ہو۔ جناب فاطمہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپکے بعد مین اپنی تباہی سے ڈرتی ہون۔ حضرت نے فرمایا اے فاطمہ پروردگار نے زمین کے باشندون پر اطلاع پاکر تیرے باپ کو چن لیا۔ پہر دوبارہ اطلاع پاکر ان مین سے تیری خاوند کو برگزیدہ کیا۔ پہر خدا نے میری جانب وحی کی اور مینے اس سے تیرا نکاح کر دیا۔ اور اسکو اپنا وصی بنایا۔ تو نہین جانتی خدا کی مہربانیون کو کہ خاص تیرے حق مین کی ہین۔ مینے تیرا نکاح ایسے سے کیا ہے کہ علم مین سب سے زیادہ اور حلم مین سب سے اچہا اور صلح مین سب سے مقدم ہے۔ پس جناب فاطمہ ہنس پڑین اور خوش ہو گئین۔ پہر آنحضرت نے چاہا کہ ان تمام مہربانیون کے بیان کرنے سے جو اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی آل کے نصیب کی ہین۔ انکا اور دل بڑہائین۔ پس آپنے فرمایا ای فاطمہ علی کے آٹہ دانت یعنی مناقب ہین۔ خدا اور اسکے رسول پر ایمان لانا۔ اور حکمت کا حاصل کرنا۔ اور اسکی زوجہ مکرمہ کا پاک ہونا۔ اور حسن وحسین کا اسکی اولاد مین سے ہونا۔ اسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت مین ہمین چہ چیزین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہم سے پہلے لوگون کو بہی نہین دی گئین اور ہم سے پچہلے بہی ان چیزون کو نہین حاصل کر سکین گے۔ ہمارا نبی سب نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے

اور ہمارا وصی سب وصیوں سے بہتر ہے۔ اور وہ تیرا خاوند ہے۔ اور ہمارا شہید سب شہیدوں سے بہتر ہے
اور وہ تیرے باپ کا چچا ہے۔ اور اس امت کے سبط بھی ہم ہی میں سے ہیں اور وہ تیرے دونوں بیٹے
ہیں۔ اور اس امت کا مہدی بھی ہمیں میں سے ہے۔ کہ جس کے پیچھے عیسی علیہ السلام نماز پڑھیں گے
پھر جناب حسین علیہ السلام کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اس سے اس امت کا مہدی پیدا ہوگا ٭

اگر جناب امیر علیہ السلام کی باقی اولاد امجاد کے حال کسی قدر تفصیل یا اجمال ہی سے لکھا جائے تو یہ مجالہ ہرگز اسکا
متحمل نہیں ہو سکتا۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بابن عقبہ کی کتاب۔ عمدۃ الطالب فی انساب
آل ابیطالب کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ جناب امیر کی نسل میں کیسے کیسے چمکتے ستارے
پیدا ہوئے ہیں جن سے کہ روئے زمین پر ہدایت کی روشنی پھیلی ہے ٭

قَدْ تَمَّ الْبَابُ الثَّالِثُ مِنْ اَرْجَحِ الْمَطَالِبِ فِیْ عَدِّ مَنَاقِبِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِب
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَیَلِیْهِ الْبَابُ الرَّابِعُ

چوتھا باب جناب امیر علیہ السلام کے خصوصیات میں

المسمّے

بالعروۃ الوثقیٰ فی خصائص المرتضیٰ

جناب امیر علیہ السلام کی ولادت باسعادت

عن فاطمۃ بنت اسد ام علی قالت لما مضت اربعۃ اشہر من حمل علی ابن ابی طالبؓ کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا انظر الی یقول یا امی ما لک قد تتغیر لونک قلت اما علمت انی حامل فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ان کانت انثی فزوجنیہا فقال ابو طالب ان کان ذکرا فہو لک عبد وان کانت انثی فہی لک امۃ فلما وضعتہ جعلتہ فی غشاوۃ فقال ابو طالب لا تفتحوہ حتی یاتی محمد فیاخذ حقہ فجاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفتح الغشاوۃ فاخرج منہا غلاما حسنا فغسلہ بیدہ وسماہ علیا وبزق فی فیہ واصلح امرہ ثم انہ القمہ لسانہ فمازال علی یمصہ حتی نام فلما کان من الغد طلبنا لہ ظئرا فابی ان یقبل ثدیا فدعونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالقمہ لسانہ فنام فکان کذلک ما شاء اللہ (اخرجہ الامام الفقیہ الحسین الکاکی فی کتابہ باحتہ الصلابۃ فی فضائل الصحابۃ) جناب فاطمہ بنت اسد حضرت علی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کہتی ہیں کہ جب حضرت علی کو میرے پیٹ میں رہتے ہوئے چار مہینے گذر چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب اکثر ہمارے گھر میں تشریف لا کر مجھے دیکھکر فرمانے لگے اماں جان تم سفید بعد کیوں رنگت ہوتی جاتی ہو میں نے عرض کیا آپ کو نہیں معلوم کہ میں حاملہ ہوں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لڑکی پیدا ہو تو اس سے میرا نکاح کر دینا۔ ابو طالب کہنے لگے اگر لڑکا پیدا ہوا تو وہ آپ کا غلام ہوگا اور اگر لڑکی ہوئی تو وہ آپ کی لونڈی ہوگی جب مجھے لڑکا پیدا ہوا تو میں نے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ رکھا ابو طالب کہنے لگے جب تک محمد صلے اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائیں

اسکو پہت کھولنا عدد آخر خود اپنے حق کو لے لیں گے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس کپڑے کو کھولا اور ایک خوبصورت لڑکا اس میں سے نکالا اور اپنے ہاتھ سے اسے غسل دیا اور علی اسکا نام رکھا اور اسکے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا وہ لڑکا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کو چوسنے لگا اور چوستا چوستا سو گیا دوسرے روز ہم نے دودھ پلانیوالی عورت بلائی اس لڑکے نے اس عورت کا پستان سونہہ میں نہ لیا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت نے آکر اپنی زبان مبارک کو اسکے منہ میں ڈالا وہ حضرت کی زبان مبارک کو چوستا چوستا پھر سو گیا اسیطرح سے خدا نے جبتک کہ چاہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہی کو چوستا رہا ✦

قال محمد بن طلحة الشافعي ولد في ليلة الاحد الثالث والعشرين من شهر رجب سنة تسعمائة وعشرين من التاريخ الفارسي المضاف الى اسكندر اليوناني وكان ملك فارس يومئذ ابرويز بن هرمز وولد بالكعبة البيت الحرام وكان مولده بعد ان تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم بخديجة بثلث سنين وكان عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ولادته ثمانيا وعشرين (المطالب السؤل) محمد بن طلحہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کا تولد اتوار کی رات رجب کی تئیسویں ۹۲۰ھ اسکندری کو ہوا ان دنوں ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین برس شادی ہو چکی تھی بعد آپ بیچ خانہ کعبہ بیت اللہ شریف میں تولد ہوئے اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک اٹھائیس برس کا تھا ✦

عن علي بن الحسين قال كنا زوار الحسين وهناك نسوة كثيرة اذ اقبلت منهن امرأة فقلت من انت رحمك الله قالت انا زبدة بنت العجلان من بني ساعدة فقلت لها هل عندك من شئ تحدثيني به قالت اي والله حدثتني عمارة بنت عبادة بنت نضلة بن مالك بن العجلان الساعدي انها كانت ذات يوم في نساء من العرب اذ اقبل ابو طالب كئيبا حزينا فقلت ما شانك قال ان فاطمة بنت اسد في شدة من المخاض واخذ بيدها وجاء بها الى الكعبة وقال اجلسي على اسم الله فطلقت طلقة واحدة فولدت غلاما مسرورا نظيفا منظفا لم ار كحسن وجهه فسماه عليا وحمله النبي صلى الله عليه وسلم حتى اداه الى منزلها قال علي بن الحسين فوالله ما سمعت بشئ قط الا وهذا احسن منه (اخرجه الفقيه ابن المغازلي الشافعي في المناقب) جناب امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ ہم کربلا معلی کی زیارت کر رہے تھے وہاں بہت سی عورتیں بھی موجود تھیں ان میں سے ایک عورت بڑھکر ہمارے پاس آئی ہمنے اس سے پوچھا تو کون ہے اس نے بیان کیا میں قبیلہ بنی ساعدہ میں سے ہوں میرا نام زبیدہ بنت العجلان ہے ہمنے کہا اگر تجھے کوئی واقعہ

یاد ہو تو ہم سے بیان کرو وہ کہنے لگی مجہ سے عمارہ بنت عبادہ بنت نضلہ بن مالک بن عجلان الساعدی کہتی تہی
کہ مین ایک روز عرب کی عورتون مین موجود تہی ناگہ مین ابوطالب تشریف لائے انکو چہرہ سے آثار حزن
نمایان تہے مینے پوچہا آپکا کیا حال ہے وہ فرمانے لگے فاطمہ بنت اسد کو درد لگ رہی ہین۔ پہر فاطمہ
بنت اسد کا ہاتہہ پکڑکر کعبہ مین لیگئے اور کہا خدا کا نام لیکر یہین بیٹہہ جا ابہی وہ اچہی طرح بیٹہنے نہ
پائی تہی کہ ایک پاک اور پاکیزہ خوش رو لڑکا اسکو پیدا ہوا اس حسن وجمال کا لڑکا ہمنے کبہی نہین دیکہا
تہا۔ اسکا نام ابوطالب نے علی رکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وہان تشریف لائے اور فاطمہ بنت اسد کو مع
انکو اٹہا کر گہر کو لے گئے جناب امام زین العابدین فرماتے ہین واللہ ہم نے اس سے بہتر کبہی کوئی بات نہین
سنی ہے ✤

جناب امیر علیہ السلام کا آغوش سرور عالم صلعم مین تربیت پانا

عن ابی الحجاج مجاهد بن جبیر قال کان من نعمة الله علی علی وما اراد الله به من الخیر ان قریشا اصابتهم
ازمة شدیدة وکان ابوطالب ذا عیال کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمه العباس وکان
من ایسر بنی هاشم یا عم ان اخاک اباطالب کثیر العیال وقد اصاب الناس ما تری فانطلق بنا
الیه فلنخفف من عیاله اخذ من بنیه رجلا فنکفلهما عنه قال العباس نعم فانطلقا حتی اتیا اباطالب
فقالا انا نرید ان نخفف عنک من عیالک حتی ینکشف عن الناس ما هم فیه فقال لهما ابوطالب
اذا ترکتما لی عقیلا فاصنعا ما شئتما فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فضمه الیه واخذ
العباس جعفرا فضمه الیه فلم یزل علی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی بعثه الله عز وجل نبیا
فاتبعه وآمن به وصدقه (مطالب السئول فی الریاض النضرہ) ابوالحجاج مجاہد بن جبیر سے روایت ہے
کہ جناب علی کے حق مین خدا کی نعمت تہی اور خدا نے انکے حق مین نیکی کا ارادہ کیا تہا کہ اہل مکہ کو درد ناک
قحط پیش آیا اور ابوطالب کثیر العیال تہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس سے کہ وہ
ان دونون تمام بنی ہاشم مین بڑے مالدار تہے۔ جاکر کہا۔ اے عمو ابوطالب بڑے عیالدار ہین اور آپ دیکہہ
رہے ہین کہ اسوقت لوگون کو کیا مصیبت پیش آرہی ہے تم ہمارے ساتہہ ابوطالب کے پاس چلو تاکہ ہم
انکا عیال بانٹ لین انکا ایک لڑکا مین لے لون اور ایک تم لے لو اور ہم ان دونو کا تکفل حال کرین
عباس کہنے لگے بہت بہتر بات ہے۔ دونو ملکر ابوطالب کے پاس گئے اور کہنے لگے ہم آپکو عیال کے
بوجہ سے کسیقدر سبکدوش کرنا چاہتے ہین تاوقتیکہ قحط لوگون کے سر سے ٹلجاوے۔ ابوطالب نے

کہا اگر عقیل کو میرے لیے چھوڑ دو اور جو چاہو سو کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو لیلیا اور عباس نے جعفر کو لے لیا علی ہمیشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بستے رہے یہانتک کہ پروردگار نے حضرت کو نبی مقرر کیا۔ جناب علی نے حضور کا اتباع کیا اور ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی ✤

جناب امیر علیہ السلام کی سبقت اسلام

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول الناس من ھذہ الامۃ ورودا علی الحوض اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ اس امت کا حوض پر پہلے وارد ہونیوالا اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے ✤

(۲) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر ھذہ الامۃ بعدی اولھا اسلاما علی بن ابی طالب (المسترشد) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا فرماتے تھے کہ میرے بعد اس امت کا بہتر اس امت کا سب سے پہلے ایمان لانے والا علی بن ابی طالب ہے

(۳) عن سلمان الفارسی و ابی ذر الغفاری قالا اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال ان ھذا اول من امن بی وھذا فاروق ھذہ الامۃ وھذا یعسوب المومنین وھذا اول من یصافحنی یوم القیمۃ وھذا صدیق الاکبر (اخرجہ الطبری والدیلمی) سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہہ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور یہہ اس امت کی حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے یہ مومنوں کا یعسوب (یعنے امیر) ہے اور یہ سب سے پیشتر قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کرنے والا ہے اور یہہ صدیق اکبر ہے ✤

(۴) عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت اول من امن بی و صدق (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی سے فرما رہے تھے کہ تو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور تو نے میری تصدیق کی ہے ✤

(۵) عن زید بن ارقم قال اول من اسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد والترمذی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانیوالے علی بن ابی طالب ہیں ✤

(۶) عن ابن عمر وانس بن مالك وجابر رضی الله عنهم قالوا بعث صلی الله علیہ وسلم یوم الاثنین واسلم علی یوم الثلثاء (اخرجہ البغوی والترمذی - - ...... والطبرانی) ابن عمر اور انس بن مالک اور جابر رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن علی اسلام لائے ؛

(۷) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم صلت الملائکة علی وعلی علی سبع سنین وذلك لانه لم ترفع شهادة ان لا اله الا الله الی السماء الا منی ومن علی بن ابی طالب اخرجہ الخوارزمی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھ پر اور علی پر سات برس تک فرشتے درود بھیجتے رہے ہیں اس وجہ سے کہ بجز میرے اور علی کے آسمان کی طرف کسی کی لا الہ الا اللہ پر شہادت دینے کی آواز بلند نہیں ہوئی تھی ؛

(۸) عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لعلی انت اول المسلمین اسلاما واول المؤمنین معی ایمانا واعلمهم بایات الله واوفاهم بعهد الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعظمهم عند الله منزلة (اخرجہ احمد) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ تم اسلام لانے میں سب مسلمانوں سے پہلے قدم اور مجھ پر ایمان لانے کی وجہ سے سب سے مقدم ہو اور تم ان سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو اور رعیت پر ان سب سے زیادہ مہربان ہو اور ان سب سے پورا پورا تقسیم کرنے والے اور ان سب سے خدا کے نزدیک بڑی منزلت والے ہو ؛

(۹) عن ابی سعید و معاذ بن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لك یا علی سبع خصال لا یحاجك فیهن احد یوم القیامة انت اول المؤمنین بالله ایمانا واوفاهم بعهد الله وارؤفهم بالرعیة واقسمهم بالسویة واعلمهم بالقضیة واعظمهم منزلة عند الله یوم القیمة (اخرجہ الدیلمی عن ابی سعید الخدری والحاکم عن معاذ بن جبل ؛ دیلمی فردوس الاخبار میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور حاکم مستدرک میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تجھ میں سات خصلتیں ایسی ہیں کہ قیامت کے روز ان میں کوئی تجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا - تو خدا پر ایمان لانے میں سب مومنوں سے پہلا ہے اور خدا کے عہد کو پورا کرنے میں ان سب سے برتر - اور رعیت پر مہربانی کرنے میں ان سب سے مہربان اور برابر بانٹنے میں ان سب سے پورا تقسیم کرنے والا اور ان سب سے جھگڑوں کے فیصل کرنے میں زیادہ علم والا - اور قیامت کے روز خدا کے پاس سب سے اونچے مرتبے والا ہے ؛

(۱۰) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وهو يقول کفوا عن ذکر علی بن ابی طالب فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدۃ منهن کل واحدۃ منهن احب الی مما طلعت علیہ الشمس کنت انا وابوبکر وابو عبیدۃ بن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ ضرب رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی کتف علی فقال یا علی انت اول المسلمین اسلاما وانت اول المؤمنین ایمانا وانت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ کذب یا علی من زعم انہ یحبنی ویبغضک (اخرجہ الطبری وابن السمان) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہین مینے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ لوگون سی کہہ رہے تہے کہ جناب علی کی غیبت کرنے سی باز رہو مینے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی مین تین خصلتین ہین (اگر ان تینون مین سی ایک بہی مجہے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک ان سب چیزون سی بہتر تہی کہ جسپر آفتاب کا پرتو پڑتا ہے) مین اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح چند صحابہ کے ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین موجود تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے کندہے پر ہاتہ مار کر فرمایا اے علی تو اسلام لانے مین سب مسلمانون کا پیش قدم اور ایمان لانے مین سب مومنون کا پیشرو ہے اور تیرا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے ہارون کا موسے سے۔ وہ بالکل جہوٹا ہے جو یہ زعم کرتا ہو۔ کہ مجہے دوست رکہتا ہو اور تجہسے عداوت رکہے ❖

(۱۱) عن سعد بن ابی وقاص وابی سعید وام سلمۃ واسماء بنت عمیس وجابر بن عبد اللہ قالوا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول المسلمین اسلاما (اخرجہ الدیلمی) سعد بن ابی وقاص اور ابو سعید اور ام المؤمنین ام سلما اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تم سب مسلمانون سی پہلے اسلام لائے ہو۔

(۱۲) عن معاذۃ العدویۃ قالت سمعت علیا یقول علی المنبر منبر البصرۃ انا الصدیق الاکبر آمنت قبل ان یؤمن ابوبکر واسلمت قبل ان یسلم ابوبکر (اخرجہ ابن قتیبۃ فی المعارف) معاذۃ العدویہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ مینے جناب علی علیہ السلام کو بصرہ کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین صدیق اکبر ہون مین ابوبکر رضے اللہ عنہ سے پہلے اسلام لایا ہون اور ان سے اول ایمان لایا ہون

(۱۳) عن ابن عباس قال نظر علی فی وجوہ الناس فقال انی لاخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووزیرہ ولقد علمتم انی اولکم ایمانا باللہ عز وجل وبرسولہ ثم دخلتم من بعدی فی الاسلام رسلا رسلا وانی لابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشریکہ فی نسبہ وابو ولدہ وزوج سیدۃ

لنساء اهل الجنۃ (الیواقیت لابی عمر الزاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ جناب علیؑ نے لوگون کی طرف دیکھکر فرمایا مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہون تم بخوبی جانتے ہو مین تم سب سے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانے مین مقدم ہون تم میرے بعد مین گروہ گروہ داخل اسلام ہوئے ہو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ابن عم اور نسب مین شریک ہون ان مین انکے بچون کا باپ ہون مین تمام اہل جنت کی عورتون کی سردار کا خاوند ہون ۔

(۱۴) عن لیلی الغفاریۃ قالت کنت امرأۃ اخرج مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واداوی الجرحی فلما کان یوم الجمل اقبلت مع علی فلما فرغ دخلت علی زینب عشیۃ فقلت حدثینی ھل سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الرجل شیئا قالت نعم دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو وعائشۃ علی فراش وعلیھما قطیفۃ قالت فاقعی علی کجلسۃ الاعرابی فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان ھذا اول الناس ایمانا واول الناس لقاءبی واخر الناس بی عھدا عند الموت (الیواقیت لابی عمر الزاھد) لیلے غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین ایسی عورت تھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت مین غزوات مین جایا کرتی تھی اور زخمیون کے علاج کیا کرتی تھی جب جمل کا دن ہوا تو مین بھی جناب علیؑ کے ساتھ جنگ کو نکلی آپ جب اس جھگڑے سے فارغ ہوے تو مین رات کو زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئی مینے ان سے کہا جو کچھ کہ تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے حق مین سنا ہو مجھ سے بیان کرو ۔ کہنے لگین ہین ایک روز جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین گئی دیکھا کہ حضرت اور بی بی عائشہ ایک بستر پر لیٹے ہوئے ہین اور دونون پر ایک کمبل پڑا ہوا ہے مجھے ابھی جلسہ اعرابی کی برابر بیٹھے دیر نہ گذری ہوگی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہ تحقیق یہ شخص (یعنے علی) ایمان لانے کی وجہ سے سب لوگون سے اول ہی ۔ اور سب سے پہلے قیامت کے دن مجھ سے ملنے والا ہے ۔ اور میری موت کے وقت سب سے آخر مجھ سے بات کرنے والا ہے ۔

(۱۵) عن ابن عباس قال کان علی اول من اسلم بعد خدیجۃ وقال ابو عمر ھذا حدیث صحیح الاسناد لا مطعن فی روایتہ لاحد (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علی جناب صدیقہ الکبرے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لائے ہین ۔ ابو عمر کہتا ہے کہ اس حدیث کی سب سندین صحیح ہین کسی شخص کو اسکی روایتون مین طعن کی گنجایش نہین ۔

(۱۶) قال الثعلبی فی تفسیر قولہ تعالی والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار قد اتفقت

العلماء ان اول من امن بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الذکور علی ابن ابی طالب هو قول ابن عباس وسلمان وابی ذر وجابر بن عبد اللہ الانصاری وزید بن ارقم و خباب بن الارت ومحمد بن المنکدر وربیعۃ الرای ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں آیہ کریمہ والسابقون الاولون الخ کے تحت میں لکھتے ہیں کہ بتحقیق تمام علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مردوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ یہ ابن عباس اور سلمان اور ابوذر اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور زید بن ارقم اور خباب بن الارت و محمد بن المنکدر اور ربیعۃ الرائی رضوان اللہ علیہم کا قول ہے۔

(۱۷) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السباق ثلاثۃ فالسابق الی موسی یوشع بن نون والسابق الی عیسی صاحب یاسین والسابق الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایمان میں سبقت کرنیوالے تین ہیں پس حضرت موسی کیطرف سبقت کرنیوالے یوشع بن نون ہیں اور حضرت عیسی کیطرف صاحب یاسین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف علی بن ابی طالب ہیں +

(۱۸) عن ابن عباس فی قولہ تعالی السابقون الاولون من المهاجرین والانصار قال سبق یوشع ابن نون الی موسی وسبق صاحب یاسین الی عیسی وسبق علی بن ابی طالب الی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الطبرانی والضحاک وابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ السابقون الاولون کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یوشع بن نون نے حضرت موسی کی طرف اور صاحب یاسین نے حضرت عیسے کی طرف اور علی بن ابی طالب نے جناب محمد بن عبد اللہ کیطرف سبقت کی ہے +

(۱۹) عن ابن عباس وابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصدیقون ثلاثۃ حبیب النجار مومن آل یاسین الذی قال یا قوم اتبعوا المرسلین وحزقیل مومن آل فرعون الذی قال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وعلی بن ابی طالب وهو افضلهم (اخرجہ ابن النجار عن ابن عباس واحمد عن ابی لیلی) ابن النجار رحمۃ اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ابو لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار یاسین یعنے حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریوں پر ایمان لانے والا جسنے کہ کہا تھا اے قوم کے لوگو رسولوں کا اتباع کرو۔ اور حزقیل فرعون کے گروہ سے ایمان

لانیوالاجس نے یہ کہا تہا کہ اے لوگو تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا پالنے والا خدا ہی ہے اور علی بن ابی طالب ورہ ان سب سے افضل ہین۔

(۲) عن ابن عباس فی قوله تعالی من یطع الرسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم قال علیؑ یارسول الله اهل نقدر علی ان نزورك فی الجنة کما نراك فی الدنیا قال یاعلی ان لکل نبی رفیقا اول من اسلم من امته فنزلت هذه الآیة اولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا فدعا رسول الله صلی الله علیه وسلم علیا فقال ان الله عزوجل قد انزل بیان ما سألت فجعلك رفیقی لانك اول من اسلم وانت صدیق الاکبر (تفسیر ابن الحجام) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ آیت ہے کہ جن لوگون نے خدا کے رسول کی اطاعت کی ہے پس وہ لوگ انکے ساتہ ہین جن کو خدا نے اپنی نعمت نازل کی ہے کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ جناب علی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ آیا ہم آپ کو جنت مین بہی دیکہ سکتے ہین جس طرح سے کہ ہم حضور کو دنیا مین دیکہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا علی ہر نبی کا ایک رفیق ہے کہ وہ سب امت سے پہلے اس نبی پر اسلام لاتا ہے۔ یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ انکے ساتہ ہین جنپر کہ خدا نے نعمت نازل کی ہے یعنے نبیوان وصدیقون وشہیدون اور نیک لوگون کے ساتہ ہونگے اور یہ لوگ انکے اچہے رفیق ہین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بلا کر فرمایا۔ یا علی خدا تعالی نے تیرے سوال کا بیان نازل فرمایا ہے۔ اور تجہکو میرا رفیق بنایا ہے۔ کیونکہ تو سب سے پہلے اسلام لایا ہے اور تو صدیق اکبر ہے۔

(۳) عن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص قال قلت لعبد الله بن عیاش بن ربیعة یاعم الا تخبرنی عن ابی بکر وعلی فان ابا بکر رضی الله عنه کان له السن والسابقة مع النبی صلی الله علیه وسلم ثم ان الناس نعکانی صعوا الی علی قال ای ابن اخی ان علیا کان له ما شئت من ضرس قاطع فی العلم والبسطة فی النسب وقرابة من رسول الله صلی الله علیه وسلم ومصاهرته والسابقة فی الاسلام العلم بالقران والفقه فی السنة والنجدة فی الحرب والجود بالماعون (اخرجه الذہبی) سعید بن عمرو ابن سعید بن العاص کہتا ہے کہ مینے عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ سے پوچہا کہ اے چچا کیا تم مجہے ابوبکر اور علی کے حالات سے خبردار نہین کرسکتے۔ کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہن سال تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اسلام مین سبقت بہی رکہتے تہے۔ یہ ایسی کیا بات تہی کہ لوگ جناب علی رضی اللہ عنہ کی طرف جہکتے تہے انہون نے جواب دیا اے میرے بہتیجے۔ جو تو چاہتا ہے اُسی کے مطابق علم وفضل مین علی رضی اللہ عنہ دانت رکہنے والا تہا۔ بنسب فراخ۔ رسول اللہ علیہ وسلم کی قرابت۔ اور حضرت کا داماد ہونا اور اسلام مین

سبقت اور قرآن کا علم - اور سنت مین پوری آگاہی - اور جنگ مین بہادری اور سخاوت مین بخشش کہتے تہے

(۲۲) عن ابی ہارون العبدی قال اتیت ابا سعید الخدری فقلت له هل شهدت بدرا فقال نعم فقلت الا تحدثنی بشیٔ مما سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی علی فقال یا بنی اخبرك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مرض مرضة ونقه فدخلت علیه فاطمة تعوده وانا جالس عن یمین رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رأت ما برسول الله صلی الله علیه وسلم من الضعف خنقتها العبرة حتی بدت دموعها علی خدها فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یبکیك یا فاطمة قالت اخشی الضیعة یا رسول الله فقال یا فاطمة ان الله اطلع علی اهل الارض اطلاعة فاختار منها اباك ثم اطلع ثانیة فاختار منهم بعلك فاوحی الیّ فانکحته بك واتخذته وصیا اما علمت انك بکرامة الله ایاك زوجك اعلمهم علما واکثرهم حلما واقدمهم سلما فضحکت واستبشرت فاراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یزیدها مزید الخیر کله الذی قسمه الله بمحمد وال محمد صلی الله علیه وسلم فقال لها یا فاطمة لعلی ثمانیة اضراس یعنی مناقب ایمان بالله ورسوله وحکمته وزوجته وسبطاه الحسن والحسین وامره بالمعروف ونهیه عن المنکر یا فاطمة انا اهل البیت اعطینا ست خصال لم یعطها احد من الاولین ولا یدرکها احد من الاخرین غیرنا نبینا خیر الانبیاء وهو ابوك ووصینا خیر الاوصیاء وهو بعلك وشهیدنا خیر الشهداء وهو حمزة عم ابیك ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك ومنا مهدی الامة الذی یصلی خلفه عیسی ثم ضرب علی منکب الحسین فقال من هذا مهدی الامة (اخرجه الدارقطنی) ابو ہارون العبدی کہتے ہین مینے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جا کر کہا کیا تم بدر کے جنگ مین حاضر تہے کہنے لگے ہان مینے ان سے کہا کیا تم مجہے نہین بتا سکتے ہو کچہ تمنے علی کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جواب دیا۔ اے میرے بیٹے مین تجہے سناتا ہون کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو کر نہایت ضعیف ہو گئے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے تشریف لائین مین حضرت کے داہنی جانب بیٹہا ہوا تہا۔ وہ حضرت پر ضعف کا غلبہ دیکہہ کر رونے لگین رونے سے ان کی ہچکی بندہ گئی یہان تک کہ انکے رخسار پر آنسو جاری ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا فاطمہ آپ کیون روتی ہین عرض کیا کہ مین آپ کے بعد اپنے ضائع ہونے سے ڈرتی ہون حضرت نے فرمایا۔ یہ تحقیق پروردگار نے زمین کے باشندون کو اچہی طرح دیکہکر تیرے باپ کو ان مین سے منتخب کیا پہر دوبارہ دیکہہ کر تیرے شوہر انتخاب کیا پہر میری طرف وحی بہیجی اور مینے تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا۔ آیا تم نہین جانتے کہ خدا تعالے

نے خاص تمہارے لیے کیا مہربانی کی ہے۔ تیرا خاوند سب سے زیادہ علم والا ہے اور سب سے زیادہ حلم والا ہے اور اسلام لانے مین سب سے پیش قدم ہے۔ پس جناب فاطمہ مسکرائین اور خوش ہوگئین حضرت نے چاہا کہ انکو اور زیادہ اس خیر سے حصہ دین کہ پروردگار نے محمد اور آل محمد صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو حصہ عطا فرمایا ہے۔ پس آپنے فرمایا یا فاطمہ علی کے آٹھہ تیز دانت ہین یعنے مناقب ہین اللہ اور اُسکے رسُول صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔ اور اُسکی دانائی اور اسکا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یا فاطمہ ہم اہل بیت کو چھہ باتین ایسی عطا ہوئی ہین کہ ہمارے سوا ہم سے پہلے لوگون کو نہین دی گئین اور ہم سے پیچھے آنے والے بھی نہین حاصل کر سکتے ہمارا نبی تمام نبیون سے بہتر ہے اور وہ تیرا باپ ہے اور ہمارا وصی سب اوصیا سے افضل ہے اور وہ تیرا شوہر ہے۔ ہمارا شہید سب شہیدون سے برتر ہے وہ حمزہ ہے جو تیرے باپ کا چچا ہے اور اس امت کے سبطین وہ دونون تیرے بیٹے ہین اور ہمین سے اس امت کا مہدی بھی ہے جس کے پیچھے حضرت عیسے نماز پڑہین گے۔ پہر حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جناب امام حسین کے دوش مبارک پر ہاتھہ مارکر فرمایا مہدی اس سے ہوگا ✚

(۳۰) عن ابی ایوب الانصاری قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم مرض مرضۃ فاتتہ فاطمۃ تعودہ فلما رأت ما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجہد والضعف استعبرت فبکت حتی سال الدمع علی خدیہا فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ ان لکرامۃ اللہ ایاک زوجتک من اقدمہم سلما واکثرہم علما واعظمہم حلما ان اللہ تعالی اطلع علی اہل الارض اطلاعۃ فاختارنی منہم فبعثنی نبیا مرسلا ثم اطلع اطلاعۃ فاختار بعلک فاوحی اللہ الی ان ازوجہ ایاک واتخذہ وصیا (اخرجہ الدار قطنی) ابو ایوب انصاری رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت مریض ہوگئے حضرت فاطمہ عیادت کے لیے تشریف لائین حضرت پر ضعف اور تکلیف کی شدت کو دیکھہ کر رونے لگین یہانتک کہ اُنکے رخسار مبارک پر قطرات اشک جاری ہوگئے یہ دیکہکر حضرت نے ارشاد کیا یا فاطمہ تم نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالی نے خاص تمہارے حق مین کیا مہربانی کی کہ مینے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ اسلام لانے مین وہ سب سے مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ اور سب سے زیادہ حلیم ہے۔ خدا تعالی نے زمین کے رہنے والون کو خوب سا دیکہہ کر مجھے انتخاب کیا اور نبی مرسل بنایا پہر دوبارہ دیکہکر تیرے شوہر کو منتخب کیا اور مجھے وحی بھیجی مینے اسکے ساتھہ تیرا نکاح کر کے اسے اپنا وصی بنایا ✚

(۲۴) عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قم بنا یا بریدة نعود فاطمة فلما ان دخلنا علیها ابصرت
اباها دمعت عیناها قال ما یبکیک یا بنتی قالت قلت الطعم و کثرت الهم و شدة السقم قال لها اما
والله ما عند الله خیر مما ترغبین الیه یا فاطمة اما ترضین ان زوجتک بخیر امتی اقدمهم سلما و
اکثرهم علما و اعظمهم حلما والله ان ابنیک سیدا شباب اهل الجنة (اخرجه الخوارزمی فی
المناقب) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا اے بریدہ
اٹھ ہمارے ساتھ چل کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیمار پرسی کریں جب ہم جناب فاطمہؑ کے پاس پہنچے وہ ہمیں دیکھکر
رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میری بیٹی تم کیوں روتی ہو۔ عرض کیا قلت طعام اور کثرت
غم و شدت بیماری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے کیا جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے
بہتر نہیں ہے جسکی تم تمنا کرتی ہو؟ یہ تحقیق تیرا شوہر میری تمام امت سے بہتر اور ان سے اسلام لانے کی وجہ
سے مقدم اور ان سے علم میں زیادہ اور ان سے حلم میں بڑا ہے۔ اور تیرے دونوں فرزند اہل جنت
کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۲۵) عن معقل بن یسار قال وضأت النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم فقال هل لک فی فاطمة نعودها
فقلت نعم فقام متوکئا علی فلما دخلنا علیها فقال کیف تجدینک قالت والله اشتد حزنی واشتد
فاقتی فقال اما ترضین انی زوجتک اقدم امتی سلما و اکثرهم علما و اعظمهم حلما (اخرجه
احمد فی المناقب) معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا آپ نے مجھے ارشاد کیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم فاطمہ کی عیادت کے لیے چلیں میں نے
عرض کیا ہاں۔ حضرت مجھ پر تکیہ لگا کر اٹھے اور جناب فاطمہ کے پاس گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یا فاطمہ تمہاری یہ کیا حالت ہے عرض کیا واللہ مجھ پر غم کا غلبہ ہے اور فاقوں نے ستایا
ہے حضرت نے ارشاد کیا تم راضی نہیں ہوتی ہو کہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے کہ میری تمام امت
میں اسلام لانے میں مقدم ہے اور سب سے زیادہ علم والا اور سب سے زیادہ حلم والا ہے ✤

(۲۶) قال ابو حازم۔ و محمد بن المنکدر و ربیعة بن عبد الرحمن والکلبی علی اول من اسلم (اخرجه
ابن جریر الطبری فی تاریخه) ابو حازم اور محمد بن المنکدر اور ربیعہ بن عبد الرحمن اور کلبی رضی اللہ عنہم
کہتے ہیں کہ جناب علی سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ✤

(۲۷) عن اسحاق قال کان اول ذکر امن برسول الله صلی الله علیه وسلم وصلی معه وصدق بما جاء من
عند الله علی بن ابی طالب (اخرجه ابن جریر الطبری فی تاریخه) اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مردوں

ہین یہ وہ شخص کہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور جس نے کہ حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور جس چیز کو وہ خدا کی طرف سے لائے تھے اُسکی تصدیق کی ہے وہ علی بن ابی طالب ہین ؛

(تنبیہ) اب سب حدیثین اس خبر کے معارض ہین جو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سبقت اسلام کے باب مین مروی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ وہ حدیث از قبیل آحاد ہے چنانچہ امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ اربعین مین لکھتے ہین (واما الحدیث الذی تمسکوا بہ فی اثبات ان اسلام ابی بکر سابق علی اسلام علی فھو من باب الاحاد) یعنے وہ حدیث کہ جس سے لوگ اس امر کا استدلال کرتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام جناب علی علیہ السلام کے اسلام سے سابق ہے وہ حدیث احاد مین سے ہے۔ اور حضرت علی کی سب سے سابق الاسلام ہونے پر قریب اجماع ہو چکا ہے۔ علامہ ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین (قال ابن عباس وانس بن مالک وجماعۃ انہ اول من اسلم ونقل بعضھم الاجماع علیہ) یعنی ابن عباس اور انس بن مالک اور ایک گروہ صحابہ مین سے یہ کہتا ہے کہ جناب علی سب سے اول اسلام لائے ہین۔ اور بعض راویون سے نقل ہے کہ اسی بات پر اجماع ہو چکا ہے ؛

علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکھتے ہین (روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وعمار وخباب وجابر وحذیفۃ وابی سعید وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم) یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور عمار بن یاسر اور جابر بن عبد اللہ اور حذیفہ اور ابو سعید خدری اور زید ابن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جناب علی سب سے پہلے اسلام لائے ہین ؛

اسکے بعد علامہ موصوف تحریر کرتے ہین (قال ابن شہاب وقتادۃ وابن اسحاق اول من اسلم من الرجال علی بن ابی طالب) یعنے شہاب اور قتادہ اور ابن اسحاق کہتے ہین کہ مردون مین سے پہلے جناب علی اسلام لائے ہین ؛

جناب امام ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی اعتقاد ہے چنانچہ علامہ ابو بکر اسی کے ذیل مین لکھتے ہین (و ذکر سالم بن ابی الجعد قلت لابی حنیفۃ اکان ابوبکر اولھم اسلاما قال لا) یعنے سالم بن ابی الجعد کہتا ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا آیا سب صحابہ کرام مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے اسلام لائے ہین انھون نے جواب دیا نہین۔

اسکے بعد لکھتے ہین (سئل محمد کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولھما اسلاما وانما شبہ علی الناس لان علیا اخفی اسلامہ من ابی طالب) یعنے محمد بن کعب القرظی سے کسینے سوال کیا کہ اول علی اسلام لائے ہین یا ابوبکر انھون نے جواب دیا سبحان اللہ ان دونون سے علی پہلے

اسلام لائے ہین لیکن لوگون کو شبہ ہوگیا کیونکہ جناب علی نے ابوطالب کے خوف سے اپنا اسلام ظاہر نہین کیا تہا ✤

اصل امر یہ ہے کہ جناب علی علیہ السلام نے بخوف ابوطالب اپنے اسلام کا اخفا نہین کیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امر عالی کی وجہ سے تہا چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ مین لکہتے ہین (ثم ان علی بن ابی طالب جاء بعد ذلک بیوم یعنی بعد اسلام خدیجۃ وصلوتہا معہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہما یصلیان فقال یا محمد ما ہذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین اللہ الذی اصطفی لنفسہ وبعث بہ رسلہ فادعوک الی اللہ وحدہ والی عبادتہ وکفر باللات والعزی فقال علی ہذا امر لم اسمع بہ قبل الیوم فلست بقاض امرا حتی احدث اباطالب فکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفشی سرہ قبل ان یستعلن امرہ فقال لہ یا علی ان لم تسلم فاکتم فمکث علی تلک اللیلۃ ثم ان اللہ اوقع فی قلب علی الاسلام فاصبح غادیا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی جاءہ فقال ماذا عرضت علی یا محمد فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وتکفر باللات والعزی وتبرا من الانداد ففعل علی واسلم) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث بالرسالہ ہونیکے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جناب ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نماز پڑہنے کے پیچہے ایک روز علی تشریف لائے اور ام المومنین کو حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے دیکہا۔ عرض کیا یا محمد آپ یہ کیا کر رہے ہین حضرت نے فرمایا یہ اللہ جل جلالہ کا دین ہے جو اس نے اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے اور نبیون کو اسکے لیے مبعوث کیا ہے۔ مین تجہے خدا کی اور اسکی عبادت کیطرف دعوت کرتا ہون اور لات وعزی سے روگردانی کے لیے کہتا ہون جناب علی نے عرض کیا۔ یہ ایسی بات ہے کہ مینے آج کے سوا کبہی نہین سنی۔ مین اپنے کسی فعل مین مختار نہین جب تک کہ ابوطالب سے یہ پوچہہ لون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی کہ اس بہید کو قبل اسکے کہ اسکے اعلان کا حکم ہو افشا ہوجائے حضرت نے فرمایا اگر تم ایمان نہین لاتے تو اس بات کو مخفی رکہو پس جناب علی پر ایک رات گذری اور خدا نے انکے دل مین اسلام کی محبت القا فرمائی دوسرے روز صبح کو حضرت کی خدمت مین آکر عرض کیا کل آپنے مجہے کیا ارشاد کیا تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس امر کی گواہی دے کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور وہ اکیلا خدا ہے کوئی اسکا شریک نہین لات وعزی سے بیزار ہوجا جناب علی نے ویسا ہی کیا اور اسلام سے مشرف ہوگئے ✤

علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین (وقال مجاہد والصحیح فی امر ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ اول

من اظهر اسلامه) یعنے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے باب میں زیادہ تر یہ صحیح ہے۔ کہ انہوں نے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کیا ہے۔

لیکن اکثر احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے اول اظہار اسلام بھی جناب علی ہی نے کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی اور علامہ جریر طبری وغیرہ رحمہم اللہ عفیف کندی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (رقال جئت فی الجاهلیة الی مکة فنزلت علی العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس و حلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبة فاقبل شاب فرمی ببصره الی السماء ثم استقبل الکعبة فقام مستقبلها فلم یلبث حتی جاء غلام فقام بیمینه حتی جاءت امرأة فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فخر الشاب ساجدا فسجدا معه فقلت یا عباس امر عظیم فقال هل تدری من الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد الله بن عبد المطلب هذا ابن اخی فقال هل تدری من هذا الغلام فقلت لا فقال علی بن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذه المرأة التی خلفهما فقلت لا قال هذه خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امرهم بهذا الدین هو علیه والله ما علی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هؤلاء الثلاثة) یعنے ایام جاہلیت میں میں ایک دفعہ مکہ میں گیا اور جا کر حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس ٹھہرا جب آفتاب بلند ہوا اور وسط آسمان سے ڈھلا میں کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا اتنے میں ایک جوان سنے آگئے پھر آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور قبلہ کی طرف پھرا اور اسکی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو پر کھڑا ہو گیا پھر ایک عورت آئی اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا اور اس لڑکی اور عورت نے بھی اسکے ساتھ رکوع کیا پھر جوان نے رکوع سے سر اٹھایا ان دونوں نے بھی رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر اس نے سجدہ کیا ان دونوں نے بھی سجدہ کیا میں نے عباس سے کہا یہ ایک انوکھی بات ہے عباس کہنے لگے تو جانتا ہے کہ یہ جوان کون ہے میں نے کہا نہیں وہ کہنے لگے یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھائی کا بیٹا ہے۔ اب تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے میں نے کہا نہیں کہنے لگے یہ علی بن ابی طالب میرا بھتیجا ہے اور یہ جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے میں نے کہا نہیں عباس کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی بی بی ہے اس نوجوان نے مجھے بتایا ہے کہ میرا پروردگار آسمان اور زمین کا پروردگار ہے یہی انکا دین ہے تمام زمین پر ان تین شخصوں کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں ✦

علامہ جریر طبری علیہ الرحمۃ نے اپنی تاریخ الرسل والملوک میں اسکے بعد ان الفاظ کو روایت کیا ہے (قال
العفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبہ یالیتنی کنت رابعا) یعنے اسلام لانے کے بعد جبکہ عفیف
کے دل میں اسلام کا خوب رسوخ ہوگیا تو یہ کہا کرتے تھے کاش میں ان تینوں کے ساتھ چوتھا ہوتا پس
جناب عباس کے قول سے کہ (ما علی الارض کلھا احد علی ھذا الدین غیر ھؤلاء الثلثۃ) ثابت ہوتا
ہے کہ ہنوز جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے کہ جناب علی کا اسلام [illegible] عفیف کے
رضی اللہ عنہ پر ظاہر ہوچکا تھا - اور لفظ ھؤلاء الثلثۃ کی قید سے اور عفیف کو یہ کہنے سے کہ کاش اگر میں
اسوقت اسلام لاتا تو میں اسوقت اسلام کا چوتھا رکن ہوتا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جناب ابوبکر [illegible]
[illegible] باسلام نہیں ہوئے تھے ورنہ حضرت عباس ھؤلاء الثلثۃ کی قید نہ [illegible] اور عفیف کنت
[illegible] العانہ کہتے بلکہ کنت خامسا کہتے - لیکن قیاس میں نہیں کرتا کہ یہ راز حضرت عباس کو معلوم ہوگیا ہو
[illegible] ابوطالب سے مخفی رہا ہو ❊

بعض نے جناب علی علیہ السلام کی سبقت اسلام کو تسلیم کرکے یہ کہا ہے کہ انکا اسلام بہ نسبت اسلام [illegible]
[illegible] فضل نہیں سمجھا جاسکتا - کیونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جناب علی [illegible]
[illegible] ہوئے تھے چنانچہ خود انکا قول ہے (سبقتکم الی الاسلام طرا غلاما ما بلغت اوان حلمی)
[illegible] میں نے تم پر ایسی حالت میں اسلام لانے میں سبقت کی ہے کہ میری سن بھی کم تھی میں بھی [illegible]
[illegible] حالت میں تھا - ابھی حد احتلام تک نہیں پہونچا تھا پس ایک کم سن لڑکے کا اسلام مشائخ قریش کے
اسلام فائق نہیں ہوسکتا ❊
اسکا جواب دو طرح پر ہوسکتا ہے

جناب امیر کی عمر اسلام لانے کے وقت

(۱) بعض کے نزدیک مشرف باسلام ہونیکے وقت جناب علی پندرہ یا سولہ برس کے تھے لیکن سب سے
زیادہ معتبر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ اسوقت تیرہ سال کے تھے - اور ابو عمر تابعی نے
بھی اسی کو صحیح مانا ہے (دیکھو استیعاب) اس سے زیادہ تر ثبوت محمد بن حنفیہ کی روایت سے ملتا ہے
کہ وہ جناب امیر کی عمر (۱۵ سال) کی بیان کرتے ہیں (اسد الغابہ) معروف نے بھی جناب ابوجعفر محمد
بن علی الرضا علیہ التحیۃ والثنا سے حضرت امیر کی عمر اتنی ہی روایت کی ہے اور مطالب السئول کمال الدین
محمد بن طلحہ الشافعی نے بھی اسی کو صحیح مانا ہے ❊

پس جبکہ نزول وحی کے بعد بلا خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲۳) سال تک اس دار فانی مین رونق افروز رہی ہین اور حضرت کے انتقال کے بعد جناب امیر (۲۹½) ساڑہے اونتیس برس زندہ رہے ہین پس (۶۵ - (۲۳ + ۲۹½) = ۱۲½ رہے یعنے پینسٹھ سال تئیس۲۳ اور ساڑہے اونتیس نکالنے کے بعد ٹہیک ساڑہے بارہ برس باقی رہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جناب علی علیہ السلام ایسے وقت مین اسلام لائے ہین جبکہ انکی عمر بلوغ کے قریب پہونچ چکی تہی اور ان کی عقل خداداد مین پختگی آگئی تہی۔ نہ یہ کہ بالکل طفولیت کے عالم مین تہے

(ب) اگر یہی تسلیم کیا جائے کہ جناب علی اسلام لانیکے وقت بالغ نہین تہے تو اسپر کوی شرعی دلیل موجود نہین ہے کہ قبل از بلوغ ایک لڑکے عاقل ہوشیار ہونہار۔ پختہ مغز ذکی الطبع کا اسلام قبول نہ کیا جائے ٭

اسیوجہ سے جناب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقل لڑکے کا اسلام اگرچہ وہ بالغ نہوا ہو مقبول ہو قال الشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ حدثنا اسمعیل بن ادریس قال حدثنی ابی عن الحسن ابن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیًا الی الاسلام وھو ابن تسع سنین او یقول دون التسع ولم یعبد الاوثان قط لصغرہ انتہی قال فلو لم یکن الاسلام مقبولا عنہ لما دعاہ الیہ وکذا دعا شرذمۃ عن اطفال الصحابۃ الی الاسلام وقبلہ منھم کما یظھر عن کتب الاثر وقد بایع عبد اللہ بن الزبیر وعبد اللہ بن جعفر وجعفر بن الزبیر وھم ابناء سبع سنین۔ شیخ قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند جسکا نام مسند ابو حنیفہ ہے) مین لکہتے ہین کہ اسمعیل بن ادریس نے ہمسے روایت کی ہے اور اس نے اپنے والد سے سنا ہے کہ کہتا تہا مجہسے حسن بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب بیان کرتے تہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو اسلام کی دعوت کی اور وہ نو برس یا اس سے بہی کم تہے اور انہون نے بچپن سے مطلق بتون کی پرستش نہین کی تہی۔ اسکے بعد شیخ قاسم بن قطلوبغا کہتے ہین۔ اگر لڑکے صغیر السن کا اسلام مقبول نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو کبہی اسلام کی جانب مدعو نکرتے اسیطرح سے حضرت نے صحابہ کے اکثر اطفال کو اسلام کی طرف مدعو کرکے انکا اسلام قبول کیا تہا چنانچہ کتب احادیث سے بخوبی ظاہر ہے عبد اللہ ابن زبیر اور عبد اللہ ابن جعفر اور جعفر بن زبیر نے حضرت کی بیعت کی اور انکا سن سات سات برس کا تہا

حافظ ابو نعیم اور ابن عساکر اور طبرانی علیہم الرحمۃ جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بایع الحسن والحسین وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن جعفر و

ہم صغار لم یعقلوا ولم یبلغوا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امام حسن و حسین اور عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر کی بیعت قبول فرمائی درانحالیکہ وہ کم سن تھے پوری تمیز نہیں رکھتے تھے اور ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے تھے +

اسکے سوا یہ امر بھی جناب امیر کی فضیلت کا کافی ثبوت ہے کہ وہ ایسے سن میں اسلام لائے ہیں کہ جس مین لڑکون کی طبیعت اکثر لہو ولعب کی طرف مائل ہوتی ہے توحید کے غوامض کا سمجھنا اور سنت نبوت کے مطابق عمل کرنا۔ اور معاد کی حقیقت تک پہونچنا انکے عقول سے باہر ہوتا ہے۔ پس ایسے سن وسال میں جناب امیر کا اسلام لانا صاف اس امر پر دال ہے کہ آپ عہد طفولیت ہی میں عقل خداداد کے وسیلہ سے ایسے امور اہم کی تہ کو پہونچ گئے تھے جنکے سمجھنے سے بڑے بڑے مشائخ قریش کی عقلیں دنگ تھیں۔

جناب امیر کا ہرگز بتوں کی پرستش نکرنا

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة ما کفروا باللہ قط مومن آل یاسین وعلی بن ابی طالب وآسیہ امراة فرعون (اخرجہ ابن عدی وابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ تین شخص ہیں جنہوں نے ہرگز خدا سے کفر نہیں کیا ہے مومن آل یاسین (یعنے حضرت یوشع پر ایمان لانیوالا) اور علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ +

عن الحسن بن مدائنی قال لم یعبد الاوثان قط لصغرہ ومن ثم یقال کرم اللہ وجہہ دون غیرہ من الصحابة (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب وشیخ قاسم بن قطلوبغا الحنفی فی مسندہ المشہور بمسند ابی حنیفة) حسن بن مدائنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے بچپن سے ہرگز بتون کی پرستش نہیں کی اسیوجہ سے انکو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے یعنے خدانے انکے مونہہ کو بزرگی کیا تہا کہ وہ بتون کے آگے نہیں جھکے۔ اور یہ لقب انکے سوا اور اصحاب کے حق میں نہیں بولا جاتا (نزل الابرار علامہ بدخشی)

جناب امیر کا سب صحابہ سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھنا

(۱) عن ابن عباس انہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ہو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی لواءہ معہ فی کل زحف وہو الذی صبر معہ یوم المہراس وہو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ الترمذی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی میں چار ایسی باتیں ہیں کہ انکو

سوا کسی دوسرے میں نہیں ہے ہر ایک عربی اور عجمی سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جنگ میں حضرت کا علم انکے پاس تھا اور انہوں نے سختی کے دن اپنی جان سے حضرت کے ساتھ صبر کیا۔ اور انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اتارا ✚

(۲) عن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی معہ علی یوم الثلاثاء (اخرجہ البغوی فی معجمہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن مبعوث ہوئے اور منگل کے دن جناب علی نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ✚

(۳) عن ابی رافع قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلت خدیجۃ یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلاثاء قبل ان یصلی معنا احد من الناس (اخرجہ احمد فی مناقب) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جناب ام المومنین خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے پیر کے روز نماز پڑھی ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے منگل کے روز نماز پڑھی قبل اسکے کہ لوگوں میں سے کوئی شخص ہمارے ساتھ نماز میں شرکت کرتا ✚

عن ابی رافع قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعثت غداۃ الاثنین وصلت خدیجۃ یوم الاثنین فی اخر النھار وصلی علی یوم الثلثاء فمکث علی یصلی مستخفیا سبع سنین واشھر قبل ان یصلی معنا احد (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ پیر کی صبح کو مجھ نبوت عطا ہوئی اور خدیجہ نے اسی روز پچھلے وقت میں نماز پڑھی اور علی نے منگل کے روز نماز پڑھی علی سات سال اور کئی مہینے پوشیدہ نماز پڑھی قبل اسکے کہ کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ✚

(۵) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت علی النبوۃ یوم الاثنین وصلی علی معی یوم الثلثاء (اخرجہ الطبرانی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر پیر کے روز نبوت نازل ہوئی اور منگل کے روز علی نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ✚

(۶) عن حبۃ العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول من اسلم وصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ احمد والنسائی) حبۂ عرنی سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جو اسلام لایا ہے اور جس نے حضرت کے ساتھ پہلے نماز پڑھی ہے ✚

(۷) عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی (اخرجہ النسائی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر نے سب سے پہلے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔

(۸) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا صدیق الاکبر لا یقولہا

ذلك بعد الاكاذب صليت قبل الناس سبع سنين اخرجه احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص وحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننه وابن عاصم فی السنة والحاکم فی المستدرک وابونعیم فی الحلیة والعقیلی) عباد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرماتے تھے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہون میرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹ کہنے والا مینے سب سے سات برس پہلے نماز پڑھی ہے ✤

(۹) عن ابن عباس وجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلت الملائکة علیّ وعلی علیٍّ سبع سنین قبل الناس وذلك بانه كان يصلى ولا يصلى معنا غيرنا (اخرجه الديلمی) ابن عباس اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سات برس تک ملائک مجھپر اور علی پر درود پڑھتے تھے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ علی میرے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور ہم دونوں کے بغیر کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھنے والا نہیں تھا ✤

(۱۰) عن علی قال عبدت اللہ قبل ان یعبد احد من هذه الامة سبع سنين (اخرجه الخلعی نقلت من رياض النضرة فی فضائل العشرة لمحب الطبری) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مینے خدا کی بندگی سات برس قبل اسکے کی ہے کہ اس امت مین سے کوئی خدا کی بندگی کرتا ✤

(۱۱) عن مجاهد عن ابن عباس قال نزلت هذه الاٰية واقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة واركعوا مع الراكعين فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی خاصة وهما اول من صلى وركع (اخرجه الطبرانی فی الخصائص وفقيه بن المغازلی فی المناقب وحافظ ابونعيم فی الحلية) مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ یہ آیت کریمہ کہ (قائم کرو تم نماز کو اور دو تم زکوۃ کو اور جھکو تم جھکنے والون کے ساتھ) خاصکر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب علی علیہ السلام کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ انہین دونون صاحبو نے پہلے نماز پڑھی ہے ✤

(۱۲) عن عفيف الكندی قال جئت فی الجاهلية الى مكة فنزلت على العباس بن عبد المطلب فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الى الكعبة اقبل شاب فرمى ببصره الى السماء ثم استقبل الكعبة فقام مستقبلها فلم يلبث حتى جاء غلام فقام عن يمينه فلم يلبث حتى جاءت امرأة فقامت خلفهما فركع الشاب فركع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فخر الشاب ساجدا فسجدا معه فقلت يا عباس امر عظيم فقال هل تدری من هذا الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذا الغلام فقلت لا فقال علی

ابن ابی طالب بن عبد المطلب هذا ابن اخی - هل تدری من هذه المرأة التی خلفهما فقلت لا قال هذه خدیجة بنت خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموت والارض امره بهذا الدین هو علیه والله ما علی الارض احد علی الدین غیر هؤلاء الثلاثة (اخرجه احمد والنسائی وزاد جریر الطبری قال عفیف بعد ما اسلم ورسخ الاسلام فی قلبه یالیتنی کنت رابعا وزاد احمد قال عفیف لوکان الله یرزقنی الاسلام یومئذ فاکون ثانیا مع علی بن ابی طالب) عفیف کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ایام جاہلیت میں مکہ میں گیا اور عباس بن عبد المطلب کے پاس فروکش ہوا جب آفتاب نے بلند ہو کر گہیراڈالا میں کعبہ کیطرف دیکہہ رہا تہا کہ ایک جوان نے آکر آسمان کیطرف نگاہ اٹھا کر دیکہا اور پھر جہکر کعبہ کیطرف مونہہ کرکے کہڑا ہوگیا۔ کچہ دیر نہیں گذری تہی کہ ایک لڑکا آیا اور اس جوان کے داہنے بازو کیطرف کہڑا ہوگیا پہر کچہ دیر نہیں گذری ہوگی کہ ایک عورت آکر انکے پیچہے کہڑی ہوگئی پس جب اس نوجوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا۔ اور جب اس جوان نے سر اٹہایا تو ان دونوں نے بہی سر اٹہایا۔ پہر اس جوان نے سجدہ کیا تو ان دونوں نے بہی سجدہ کیا۔ مینے عباس سے کہا یہ ایک انوکہی بات ہے وہ کہنے لگے تو جانتا ہے یہ جوان کون ہے مینے کہا میں نہیں جانتا اس نے کہا یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرا بہتیجا ہے۔ اور یہہ بہی تجہے معلوم ہے کہ یہ لڑکا کون ہے مینے کہا نہیں۔ اس نے کہا یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب میرے بہائی کا بیٹا ہے اور یہہ بہی تجہہ معلوم ہے کہ یہ عورت کون ہے مینے کہا مجہے نہیں معلوم کہنے لگے یہ خدیجہ بنت خویلد ہے میرے بہتیجے کی بی بی۔ اس جوان نے مجہہ سے بیان کیا ہے کہ میرا خدا آسمانوں اور زمین کا خدا ہے صرف اسی بات پر انکے دین کا مدار ہے تمام روے زمین پر ان تین شخصوں کے سوا کوئی دوسرا اس دین پر نہیں۔ علامہ جریر الطبری نے ان الفاظ کو اور زیادہ روایت کیا ہے کہ جب عفیف رضی اللہ عنہ اسلام سے مشرف ہوگئے اور اسلام انکے دل میں خوب راسخ ہوگیا تو وہ کہا کرتے تہے کاش میں ان تین شخصوں کے ساتہہ چوتہا ہوتا۔ اور امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث میں عفیف رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ الفاظ اور زیادہ روایت کیے ہیں کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اگر اس روز خدا تعالیٰ مجہے اسلام نصیب کرتا تو میں جناب علی علیہ السلام سے دوسرے درجہ پر ہوتا۔

(۱۲) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان اول شئ علمته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قدمت مکة فی عمومة لی فارشدنا علی العباس بن عبد المطلب فانتهینا الیه وهو جالس الی الکعبة من ثم جلسنا الیه فبینا نحن عنده اذ اقبل رجل من باب الصفا تعلوه حمرة وله وفرة جعدة

علی انصاف اذنیہ اقنی الانف براق الثنا ادعج العینین کث اللحیۃ دقیق المسربہ شثن الکفین حسن الوجہ
معہ غلام وامرأۃ قد سرت محاسنھا حتی قصد نحو الحجر فاستلمہ ثم استلم الغلام والمرأۃ ثم طاف بالبیت سبعا
والغلام والمرأۃ یطوفان معہ فقلنا یا ابا الفضل ھذا الدین لم یکن نعرفہ فیکم او شیء حدث فقال
ھذا ابن اخی محمد بن عبداللہ والغلام علی بن ابی طالب والمرأۃ امرأتہ خدیجہ بنت خویلد و
اللہ ما علی وجہ الارض احد یعبد اللہ بھذا الدین الا ھؤلاء الثلاثۃ (اخرجہ احمد فی المناقب و
الطبرانی فی الکبیر فی مسند عبداللہ بن مسعود) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جو پہلی بات میں نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے یہ ہے کہ ایک دفعہ میں ایک کام کے لیے اپنے چچوں کے ساتھ مکہ میں گیا
پس ہم عباس بن عبدالمطلب کے پاس گئے وہ کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے ہم بھی وہاں انکے پاس
بیٹھ گئے اتنے میں باب صفا سے ایک سرخ وسپید رنگ کا آدمی آیا اور اسکے رخسار تک گھونگریلے بال
کانوں کی نصف گولائی تک تھے اسکی ناک نہایت اونچی تھی۔ اسکے دانت بہت سفید تھے اسکی آنکھیں بڑی بڑی
اور نہایت سیاہ تھیں۔ اسکی داڑھی بہت گھنی تھی۔ اسکی پسلی نہایت پتلی تھی ہاتھوں پر گھٹی پڑی ہوئی
تھی وہ نہایت خوبصورت تھا اسکے ساتھ ایک لڑکا اور بی بی تھی جس نے کہ اپنا مونہہ چھپایا ہوا تھا۔ اس
جوان نے بڑھکر حجرالاسود کا بوسہ لیا اور اس لڑکے اور بی بی نے بھی اسکو چوما پھر وہ جوان سات مرتبہ
بیت اللہ کے گرد پھرا اور اسکے ساتھ وہ لڑکا اور بی بی بھی گرد پھرے ہمنے عباس سے کہا یا ابا الفضل ہمنے
تو یہ طریقہ تم میں کبھی نہیں دیکھا شاید کوئی نئی بات پیدا ہوئی ہے وہ کہنے لگے یہ میرے بھائی کا بیٹا
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے اور یہ لڑکا علی بن ابیطالب ہے یہ بی بی خدیجہ بنت خویلد اس جوان
کی بیوی ہے واللہ ان تین شخصوں کے سوا کوئی دوسرا ساری زمین پر اس دین والا نہیں ہے ❊

(۱۵) اخرج ابن اسحاق فی سیرتہ وابن السمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا حضرت الصلوۃ
خرج الی شعاب مکۃ وخرج معہ علی بن ابی طالب مستخفیا من عمہ ابی طالب ومن جمیع اعمامہ وسائر قومہ فیصلیا
الصلوۃ فیھا فاذا امسیا رجعا فمکثا کذلک ما شاء اللہ ان یمکثا۔ ثم ان ابا طالب عثر علیھما یوما فوجدھما
یصلیان فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اخی ما ھذا الدین اراک تدین قال یا عم ھذا دین اللہ
ودین ملائکتہ ودین رسلہ ودین انبیاء ابراھیم وبعثنی اللہ بہ رسولا الی العباد وانت یا عم احق
من بذلت لہ النصیحۃ ودعوتہ الی الھدی واحق من اجابنی الیہ واعاننی علیہ فقال ابوطالب یا ابن
اخی انی واللہ لا استطیع ان افارق دین ابائی وما کانوا علیہ ولکن واللہ لا یخلص الیک شیء تکرھہ
ما بقیت وذکروا انہ قال لعلی یا بنی ما ھذا الدین الذی انت علیہ قال یا ابت امنت برسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وصدقت بما جاء بہ وصدقت وصلیت معہ واتبعتہ فقال اما انہ لم یدعک الا الی الخیر فالزمہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی سیرت مین اور ابن السمان قدس اللہ سرہ العزیز لکھتے ہین کہ جب نماز کا وقت ہوتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی کو ساتھ لیکر اپنے چچا ابوطالب اور دیگر اعمام اور قوم سے مخفی مکہ کے پہاڑون کی غارون مین تشریف لیجاتے اور نماز پڑھتے اور رات کو وہان سے واپس آتے جب تک کہ پروردگار کا ارادہ تھا اسیطرح پوشیدہ رہی ایک روز حضرتؐ کے ساتھ جناب علی نماز پڑھ رہے تھے کہ ابوطالب آپہنچے اور انکو نماز پڑھتے دیکھکر کہنے لگے اے میرے بھتیجے یہ کیسا دین ہے کہ جس پر تم عمل کررہے ہو۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان یہ اللہ اور اسکے فرشتون اور اسکے رسولون اور ہمارے باپ ابراہیم کا دین ہے اور مجھکو خدا نے اس دین کے لیے لوگون کی طرف پیغمبر کرکے بھیجا ہے چچا جان آپ زیادہ تر حقدار ہین اس شخص سے جسکو کہ مین نصیحت کرون اور ہدایت کی طرف بلاؤن اور آپ میری بات کی ماننے اور میری مدد کرنے کے زیادہ تر مستحق ہین۔ ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے مجھ سے نہین ہوسکتا کہ مین اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دون۔ لیکن خدا کی قسم ہے تمکو کسی قسم کی برائی نہین پہونچ سکے گی جب تک کہ مین زندہ ہون اکثر رواۃ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ابوطالب نے جناب علیؓ سے پوچھا اے میرے بیٹے یہ کونسا طریقہ ہے کہ جسپر تم عمل کررہے ہو۔ جناب علی نے جواب دیا کہ مین خدا کے رسول پر ایمان لایا ہون اور جو کچھ کہ وہ لائے ہین مینے اسکی تصدیق کی ہے اور مین سچ کہتا ہون کہ مینے انکے ساتھ نماز پڑہی ہے اور مینے انکا اتباع کیا ہے۔ پس ابوطالب نے انسے کہا تم انکی بات ضرور مانو کیونکہ وہ تمکو سوائے نیک بات کے اور کچھ نہین بتائین گے ٭

(۱۰۷) عن حبۃ العرنی قال رأیت علیا ضحک علی المنبر لم اراہ ضحک ضحکا اکثر منہ حتی بدت نواجذہ ثم قال قول ابی طالب ظہر علینا ابوطالب وانا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصلیان ببطن نخلۃ قال ماذا تصنعان یا ابن اخی فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاسلام فقال ما بالذی تصنعان من باس ولکن واللہ لا تعلوا استی ابدا وضحک تعجبا من قول ابیہ ثم قال اللہم لا اعرف لک عبدا من ہذہ الامۃ عبدک قبلی غیر نبیک ثلاث مرات۔ لقد صلیت قبل ان یصلی الناس سبع سنین حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مینے جناب امیرؓ کو منبر پر ہنستے ہوے دیکھا کہ کبھی اس سے زیادہ ہنستے ہوے نہین دیکھا یہانتک کہ ہنسنے مین انکی داڑہین ظاہر ہوگئین پھر ابوطالب کا قول بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ مین جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نخلستان کے اندر نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ ابوطالب آپہونچے اور کہنے لگے اے میرے بھتیجے تم یہ کیا کررہے ہو حضرتؐ نے انہین اسلام کی طرف دعوت فرمائی۔ ابوطالب

کہنے لگے اس بات مین جو کچھ کہ تم کر رہے ہو کچھ خوف نہین ہے لیکن واللہ لوگون کے سامنے میرے چوتڑ
کبھی اونچے نہین ہونگے ۔ جناب امیر کو اپنے والد کی بات سے ازرو تعجب کے ہنسی آئی تھی ۔ پھر فرمایا ۔ اے
پروردگار تو گواہ ہے کہ اس امت کا کوئی تیرا بندہ سوا تیرے نبی کے مین نہین جانتا کہ جس نے میرے سوا مجھ سے
پہلے تیری عبادت کی ہو ۔ مینے سب لوگون سے سات برس پہلے نماز پڑہی ہے ٭

جناب امیرؑ کا حضرتؐ کے دوش اقدس پر سوار ہوکر بتون کو توڑنا

(۱) عن علی قال انطلقت انا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذہبت لانہض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنہض بی قال فیتخیل الی
انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ
عن یمینہ وشمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا و رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس (اخرجہ احمد فی
المناقب والمسند ۔ والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ مین گیا مجھ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا بیٹھ جا مین بیٹھ
گیا آپ میرے کندہے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرتؐ نے میری ناتوانی کو دیکھکر فرمایا بیٹھ جا
آپ اتر پڑے اور اس خدا کے نبی نے مجھے کہا میرے کندہے پر چڑہ مین دوش اقدس پر سوار ہوا اور
آپ مجھ کو لیکر اٹھے اسوقت مجھے گمان ہو سکتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ
جاؤن ۔ یہانتک کہ بیت اللہ پر چڑہ گیا اسپر کانسی یا تانبے کی مورت تھی مینے اسے داہنے بائین
آگے پیچھے سے ہلانے لگا جسوقت کہ مین نے اسپر قابو پا لیا مجھے حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینکدے
مینے اسے پھینکدیا وہ مورت کانچ کیطرح سے ٹوٹ گئی پھر مین اتر آیا اور جناب سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ دوڑکر گھر مین چھپ گیا تا کہ کوئی آدمی ہمین نہ دیکھے ٭

جناب امیرؑ کا کعبہ کے بتون کو توڑنا

واخرج الحاکم وقال بعد قولہ فصعدت علی الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الق صنمہم

الاکبر وکان من نحاس موتد باوتاد ومن حدید الی الارض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالجہ فلم ازل اعالجہ حتی استمکنت منہ فقال لی اقذفہ فقذفتہ۔ ثم ذکر باقی الحدیث ابوالخیر الحاکمی اس حدیث میں جناب امیرؑ کے اس قول کے بعد (کہ جب میں کعبہ پر چڑھ گیا) اس طرح سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ ان میں سے بڑے بت کو پھینک دے وہ تانبے کی میخوں سے جکڑا ہوا اور لوہے سے زمین میں گڑا ہوا تھا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے جنبش دے میں اس کو ہلاتا رہا یہانتک کہ میں اس پر قابو پا گیا پھر حضرتؐ نے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینک دیا پھر جناب امیرؑ نے باقی حدیث کو روایت کیا۔

(۲) عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ یوم الفتح وحولہ ثلثمائۃ وستون صنما لقبائل العرب لکل قوم صنم فجعل یطعنہا ویقول جاء الحق وزھق الباطل فینکب الصنم بوجہہ حتی القاھا جمیعا وبقی صنم خزاعۃ فوق الکعبۃ وکان من قوارير صفر فقال یا علی ارم بہ فحملہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد فرمی بہ فکسر (تفسیر النیسابوری فی قولہ تعالیٰ جاء الحق وزھق الباطل) عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے روز جب حضرت کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گردا گرد تین سو ساٹھ بت قبائل عرب کے دھرے ہوئے تھے ہر ایک قبیلہ کا جدا گانہ بت تھا حضرت چھڑی کے ساتھ انکو ٹھکراتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا بس منہ کے بل وہ بت گرتے تھے یہانتک کہ سب بت گرا دیئے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی رہ گیا جو صیقل کئے ہوئے اور ڈھیلے ہوئے پیتل سے بنا ہوا تھا حضرتؐ نے جناب امیرؑ کو کندھے پر اٹھا کر فرمایا یا علی اسکو پھینک دو جناب امیرؑ نے پکڑ کر پھینک دیا اور ٹوٹ گیا۔

جناب امیرؑ کا شب ہجرت میں حضرتؐ کے بستر مبارک پر سونا

(۱) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذا اتاہ رھط یقعون فی علی بن ابی طالب فوثب علیہم ابن عباس وقال لما ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون یؤذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصاح ابوبکر یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انطلق نحو بیر میمون فادرکہ فانطلق ابوبکر حتی لحق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات والکفار یرمون علیا بالحجارۃ وھو قد لف رأسہ فی الثوب الی الصباح (اخرجہ احمد والنسائی)

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ انکے پاس آکر جناب امیر علیہ السلام کی غیبت کرنے لگے ابن عباس انکی طرف لوٹ پڑے اور کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت اختیار کی حضرت علیؑ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کپڑا اوڑھ لیا اور حضرتؐ کے بستر پر

سوتے ہیں مشرک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت کو پکارا جناب علیؑ نے
ان سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر میمون کیطرف تشریف لے گئے ہیں آپ وہاں انسے جا ملیں
ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں حضرت سے جا ملے اور جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو رہے کفار انپر پتھر پھینکتے
تھے اور وہ اپنے سر کو صبح تک چادر میں چھپائے رہے ✚

(۲) عن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمه العباس ان عليا قد سبقك بالهجرة
(اخرجه الطبرانی فی الکبیر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے چچا عباس سے فرمایا کہ بتحقیق علیؓ نے ہجرت میں تمپر سبقت کی ہے ✚

(۳) عن ابن عباس قال لما اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يهاجر الى المدينة خلف على بن
ابى طالب لقضاء ديونه ورد الودائع التى كانت عنده وامره ليلة ان ينام على فراشه قال و
تسجى بردى هذا الحضرمى الاخضر فنم فيه فانه لن يخلص اليك شئ تكرهه منهم احد ويلا يصيبونك
بمكروه والقوم قد احاطوا بالدار قال فاوحى الله الى جبرائيل وميكائيل انى قد اخيت بينكما و
جعلت عمر احدكما اطول من عمر الاخر فايكما يوثر صاحبه بالحيات، فاختار كلاهما الحياة فاوحى
الله اليهما فلا كنتما مثل على بن ابى طالب اخيت بينه وبين محمد صلى الله عليه وسلم فبات على فراشه
يفديه بنفسه ويؤثره بالحياة اهبطا الى الارض فاحفظاه من عدوه فنزلا جبرائيل عند راسه
والميكائيل عند قدميه والملائكة تنادى بخ بخ من مثلك يا بن ابى طالب الله يباهى بك الملائكة
ثم توجه رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المدينة فانزل الله تعالى عليه فى شان على
ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد قال ابن عباس من يشرى
نفسه ابتغاء مرضات على بن ابى طالب ـ وعن ابن عباس انشد على شعرا فى تلك الليلة ؎

وقيت بنفسى خير من وطئ الحصا ✚ ومن طاف بالبيت العتيق وبالحجر ✚ رسول اله الخلق
اذ مكروا به ✚ فنجاه ذو الطول الكريم من المكر ✚ وبات رسول الله فى الغار امنا ✚ موقى
حفظ الاله وفى ستر ✚ وبت اراعيهم متى ينشروننى ✚ وقد وطنت نفسى على القتل والاسر ✚

(اخرجه ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلی
اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کیطرف ہجرت فرمانے کا ارادہ کیا جناب علی علیہ السلام کو اپنے قرض ادا
کرنے کے لیے اور لوگون کی امانتین سپرد کرنیکے واسطے اپنے پیچھے مدینہ مین چھوڑا اور اپنے بستر
پر سونیکے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ یہ ہماری سبز رنگ حضرمی چادر کو اوڑھکر سو رہو ہرگز تمھین کوئی امر مکروہ

ان لوگون کے ہاتھ نہین پہونچیگا۔ کفار تمام گھر کو گھیرے ہوے تہے۔ اللہ تعالی نے جبرئیل اور میکائیل کو فرمایا مین نے تم دونون کو ایک دوسرے کا بہائی بنایا ہے۔ اور تم دونون مین سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی تم مین سے کون ایسا ہے کہ اپنی عمر کا حصہ اپنے دوسرے بہائی کو دیدے۔ دونون نے اپنی عمر کی کمی کو گوارا نہ کیا۔ خدا کا حکم ہوا تم دونو علی کی مثل ہرگز نہین ہو۔ مینے اسکو اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی بنایا ہے۔ دیکھو وہ اپنے بہائی کے بستر پر سو رہا ہے اور اپنی جان کو میرے رسول پر قربان کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی کو ایثار فدا کرتا ہے تم دونون زمین پر جاکر اسکو اسکے دشمنون سے بچاؤ۔ جبرئیل جناب علی کے سر مبارک کیطرف اور میکائیل پاؤن کی طرف اترے اور تمام رات انکی حفاظت کرتے رہے انکے سوا اور فرشتے کہتے تہے واہ واہ ای علی بن ابی طالب تیرا کوئی مثل نہین خدا اور اسکے فرشتے تجہپر فخر کرتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ تہے کہ جناب علی علیہ السلام کی شان مین حضرت پر یہ آیت نازل ہوئی (کون ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے اور اللہ اپنے بندون پر مہربان ہے) ابن عباس کہتے ہین کہ وہ شخص جس نے اپنی جان کو خدا کی خوشی کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ جناب علی نے اس رات مین یہ چند اشعار تصنیف فرمائے (ترجمہ) رکھا مینے اپنی جان سے بہتر اس شخص کو جسنے سنگریزون کو روندا۔ اور جسنے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود کا طواف کیا۔ خلق خدا کے رسول جب اسنے قوم نے مکر کیا۔ پس خدا برتر بزرگ نے انکو مکر سے بچایا۔ اور امن سے رسول خدا غار مین شب باش ہوئے۔ خدا کی نگہبانی اور حفظ اور پردے مین۔ اور مینے رات کو ایسی حالت مین گذارا کہ مین دیکہ رہا تھا کہ وہ (یعنے کفار) مجہے پریشان کر رہے ہین۔ اور بے شک میرا نفس قتل ہونے پر اور قید ہونے پر قائم رہا +

(۴) عن ابی رافع قال رخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یخرج الیہ اہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ امانتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصی الیہ وکان یؤتمن علیہ من مال فادی علی امانتہ کلہا وامرہ ان یضطجع علی فراشہ لیلۃ خروجہ وقال ان قریشا لم یفقدونی ما رأوک فاضطجع علی علی فراشہ وکانت قریش ینظرون الی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیرون علیہ علیا فیظنونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا اصبحوا راوا علیہ علیا فقالوا لو خرج محمد صلی اللہ علیہ وسلم لخرج علی معہ فحبسہم اللہ بذلک عن طلب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین رأوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یلحقہ بالمدینۃ فخرج فی طلبہ بعد ما خرج الیہ اہلہ یمشی اللیل ویکمن النہار حتی قدم المدینۃ فلما بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قدومہ قال ادعو لی علیا قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فلما راہ اعتنقہ وبکی رحمۃ علیہ لما رأی بقدمیہ من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یدیہ ومسح بھما رجلیہ ودعا لہ بالعافیۃ فلم یشتکھما حتی استشہد علیہ السلام (اخرجہ ابن اثیر الجزری فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ) ابو رافع کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اسلیے مدینہ مین اپنے پیچھے چھوڑا تھا آپ اپنے اہل کو ساتھ لیکر اور حضرت کے پاس کی امانتین اور وصیتین لوگون کو سپرد کر کے مدینہ کو چلے آئین کیونکہ مشرکین حضرت کو امین جانتے تھے اور اپنی امانت اور وصیت آپکے سپرد کیا کرتے تھے۔ علی علیہ السلام نے وہ تمام حضرت کی امانتین ادا کین حضرتؐ نے ہجرت کی رات کو انہین اپنے بستر مبارک پر سونے کے لیے ارشاد کیا۔ اور فرمایا کہ جب قریش تمہین دیکھین گے تو ہمکو گم شدہ نہین خیال کرینگے۔ جناب علی ارشاد نبوی کے موافق بستر اقدس پر سو رہے قریش اس بستر پر جناب علی کو لیٹا ہوا دیکھکر اور ان کو پیغمبر خدا سمجھ کر تمام شب ان پہ پتھر پھینکتے رہے صبح کیوقت جناب علی کو دیکھکر کہنے لگے اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکل گئے ہوتے تو علی بھی انکے ہمراہ گئے ہوتے اسوجہ سے پروردگار نے قریش کو حضرتؐ کے طلب کرنے سے باز رکھا حضرتؐ نے جناب علی کو ارشاد کیا ہوا تھا کہ مدینہ مین ہمسے آملین انھون نے اول اپنے تمام اہل کو روانہ مدینہ کیا پھر آپ روانہ ہوئے رات کو چلتے تھے اور دن کو چھپ رہتے تھے یہانتک کہ مدینہ شریف مین پہنچے جب حضرت کو ان کے پہونچنے کی خبر ملی تو فرمایا کہ علی کو ہمارے پاس لاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ حاضر ہونے سے معذور ہین حضرت خود بدولت تشریف لے گئے اور ان سے بغلگیر ہوئے اور انکی حالت دیکھکر رحمت سے آبدیدہ ہوئے اور انکے قدمون کو دیکھا کہ ورم کر آئے ہین۔ اور ان سے خون ٹپک رہا ہے حضرتؐ نے اپنے دونون ہاتھون کو لعاب دہن سے تر کر کے انکے پاؤن پر ملا اور عافیت کی دعا مانگی جناب علی اچھے ہوئے پھر کبھی وقت شہادت تک پاؤن کے دکھنے کی انکو شکایت نہوئی ۔

(۵) عن محمد بن کعب القرظی قال قام علی عن فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدنوا القوم منہ فعرفوہ فقالوا لہ این صاحبک قال لا ادری او رقیبا کنت علیہ امرتموہ بالخروج فخرج فانتہروہ وضربوہ واخرجوہ الی المسجد فحبسوہ ساعۃ ثم ترکوہ (اخرجہ ابن جریر الطبری فی تاریخہ محمد بن کعب القرظی کہتے ہین کہ جب علی علیہ السلام جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس سے اٹھے اور قریش نے نزدیک ہو کر انکو پہچانا ان سے پوچھا کہ تمہارے دوست کہان ہین جناب علی نے جواب دیا مین نہین جانتا کہان ہین کیا مین انپر نگہبان تھا تمنے انکو چلے جانے کے لیے کہا وہ چلے گئے قریش نے جناب علی کو مارا اور برا بھلا کہا اور کعبہ مین انکو نکال لائے ایک گھنٹہ تک قید رکھکر چھوڑ دیا۔

جناب امیرؑ کی خصوصیت جناب سیدہؑ کے نکاح کے

عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال خطب ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما فاطمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی فزوجہا (اخرجہ ابوحاتم والنسائی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے حضرت سیدہ علیہا السلام کی خواستگاری کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چھوٹی ہین پہر جناب علیؑ نے انکی خواستگاری کی اور حضرتؐ نے انسے جناب سیدہ کا نکاح کردیا ✤

جناب امیرؑ کا گہر حضرتؐ کے گہرون کے درمیان مین ہونا

(۱) عن غیاد قال سالت عبداللہ بن عمر فقلت الا تحدثنی عن علی و عثمان قال اما علی فہذا بیتہ من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احدثک عنہ بغیرہ واما عثمان فانہ اذنب ذنبا عظیما یوم احد فعفی اللہ عنہ واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) غیاد کہتا ہے مینے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم علیؑ اور عثمان کے مرتبہ سے مجھکو خبردار نہین کرتے وہ کہنے لگے پس علیؑ انکا گہر یہ دیکھہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر کے پاس ہے انکے سوا کسی دوسرے کا گہر وہان بجھے نہین ملیگا۔ اور عثمان پس انہون نے احد کے دن بہاری گناہ کیا۔ لیکن خدا نے نہین بخشدیا۔ اور تمہارا ایک چہوٹا گناہ کیا اور تمنے انکو مارڈالا ✤

(۲) عن سعید بن ابی عبیدۃ قال جاء رجل الی ابن عمر فسالہ عن علی فقال لا تسل عن علی ولکن انظر الی بیتہ اوسط بیوت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البخاری والنسائی) وزاد البخاری ثم قال لعل ذالک یسوءک قال اجل قال فارغم اللہ بانفک انطلق فاجہد علی جہدک وزاد النسائی قال فانی ابغضہ قال ابن عمر ابغضک اللہ عز وجل سعید بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے جناب علیؑ کی نسبت سوال کیا ابن عمر نے کہا انکی نسبت مت پوچھ انکا گہر یہ دیکھہ کہ حضرتؐ کے گہرون کے بیچ مین ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث مین یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہین کہ پہر ابن عمر اس شخص سے کہنے لگے شاید تجھے یہ بات بری معلوم ہوئی ہوگی۔ اس نے کہا ہان ابن عمر بولے خدا تیری ناک پر مٹی ڈالے جا اپنے رنج مین مرجا امام نسائی علیہ الرحمۃ نے اس حدیث مین یہ الفاظ روایت کیے ہین اس شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا مین انسے یعنے جناب علیؑ سے بغض رکہتا

ہوں ان میں سے کسی کا خاصہ [illegible] قائل کیے ۔

(۳) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال انما علی ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشار بیدہ فقال هذا بیتہ حیث ترون (اخرجہ [illegible]) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہنے لگے کہ علی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا یہ انکا گھر ہے جیسے تم دیکھتے ہو۔ یعنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہے ۔

جناب امیر کے دروازہ کے سوا تمام صحابہ کے دروازے مسجد نبوی میں سے بند ہو جانے

(۱) عن زید بن ارقم والبراء بن عازب قال لنفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب شارعة فی المسجد فقال یوما سدوا هذه الابواب الا باب علی قال فتکلم فی ذلک اناس قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ قال اما بعد فانی قد امرت بسد هذه الابواب غیر باب علی فقال فیہ قائلکم وانی واللہ ما سددت شیئا ولا فتحتہ ولکنی امرت بشیء فاتبعتہ (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے چند نفر کی آمد و رفت کے لیئے مسجد میں دروازے تھے ایک روز حضرت نے حکم دیا کہ علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کر دو بعض لوگ اس میں کچھ گفتگو کرنے لگے حضرت نے کھڑے ہو کر خطبہ اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کیئے جائیں اور اسی خطبہ میں حضرت نے ارشاد کیا واللہ میں نے کسی کے دروازے کو بند نہیں کیا اور نہ کھولا ہے لیکن مجھ کو حکم ہوا سو میں نے وہی کیا ہے ۔

(۲) عن سہیل بن صالح عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لقد اوتی علی بن ابی طالب [illegible] لان تکون لی [illegible] احب الی من ان اعطی حمر النعم جوارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فی المسجد والرایة یوم خیبر وتزوجہ ابنتہ فاطمة (اخرجہ احمد) سہیل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ جناب علی کو ایسی تین باتیں حاصل ہیں کہ اگر وہ مجھے حاصل ہوتیں تو مجھ کو سرخ اونٹوں [illegible] سے زیادہ محبوب ہوتیں۔ مسجد میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ۔

(۳) ابی هریرة عن عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدة منهن احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجہ ابنتہ فاطمة وسکناہ فی المسجد لا یحل لی فیہ

ما تجل اعطى الراية يوم خيبر (اخرجه ابن السمان) [illegible] بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی ملتی تو میرے
نزدیک وہ سرخ پشم والے اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہوتی پوچھا گیا وہ کون سی باتیں ہیں کہنے لگے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ کا زوج ہونا۔ اور مسجد میں رہائش کرنا کہ انکو وہ امر جائز ہے جو ہمیں
جائز نہیں۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا +

(۴) عن ابن عمر قال كنا نقول خير الناس ابو بكر ثم عمر ولقد اعطى علي بن ابي طالب ثلاث خصال
لان يكون لي واحدة منهن احب الي من حمر النعم زوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ابنته وولدت
له وسد الابواب الا بابه في المسجد واعطاه الراية يوم خيبر (اخرجه احمد) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابو بکر اور عمر ہیں اور جناب علی کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر
ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹوں سے زیادہ محبوب تھی حضرت
کی بیٹی کا زوج ہونا اور ان سے اولاد کا ہونا اور مسجد کے انکے دروازے کے سوا سب کے دروازوں کا
بند ہونا۔ اور خیبر کے روز علمدار ہونا +

(۵) عن سعد بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدوا الابواب الشارعة وترك
باب علي (اخرجه احمد) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب صحابہ کی آمد و رفت کے دروازے بند کر دیئے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کا دروازہ چھوڑ دیا تھا

(۶) عن سعيد بن ابي وقاص قال كانت لعلي مناقب لم تكن لاحد كان بيته في المسجد واعطى
الراية يوم خيبر وسد الابواب الا باب علي (اخرجه احمد وابو الحسن [illegible]) سعید بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام کے ایسے فضائل ہیں کہ وہ کسی کو حاصل نہیں ہوئے تھے
انکا گھر مسجد میں تھا خیبر کے روز انکو علم دیا گیا تھا اور انکے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کئے گئے تھے

(۷) عن سعد ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بابواب المسجد فسدت وترك باب علي فاتاه العباس فقال
يا رسول الله سددت ابوابنا وتركت باب علي فقال ما انا سددتها ولكن الله سدها (اخرجه
احمد والنسائي والطبراني) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ [illegible] جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے مسجد کے [illegible] بند کرنے کا حکم دیا اور جناب علی کا دروازہ چھوڑ دیا عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی
خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیئے اور علی کا دروازہ چھوڑ
دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بند نہیں کئے بلکہ اللہ نے انکو بند کیا ہے +

(۸) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلھا فسدت الا باب علی (اخرجہ احمد والنسائی والطبرانی والترمذی وفقیہ ابن المغازلی) وفی روایۃ اُخری امر بسد الابواب المسجد غیر باب علی فکان یدخل المسجد وھو جنب لیس لہ طریق غیرہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا اور وہ بند کیے گئے مگر علی کا دروازہ۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا سوا علی کے دروازے کے اور وہ مسجد میں سو آتے جاتے تھے بحالیکہ وہ جنب میں ہوا کرتے تھے اور مسجد کے سوا انکے گھر کا دوسرا راستہ نہیں تھا۔

(۹) عن الحرب بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ان ھو امر بہ (اخرجہ النسائی) حرب بن مالک کہتے ہیں کہ میں مکہ میں جاکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرکے پوچھا آیا آپنے جناب علیؓ کی کوئی منقبت سنی ہے سو کہنے لگے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہا کرتے تھے ایک رات ہم لوگوں کو پکار کر کہا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی کی آل کے سوا سب مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرتؐ کے چچا آکر کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا اور اپنے صحابہ کو مسجد سے نکالدیا ہے۔ اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے حضرتؐ نے فرمایا میں نے تمہارے نکلجانے اور اس لڑکے کے رکھنے کے لیے حکم نہیں دیا بلکہ خدا نے دیا ہے۔

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سد ابواب المسجد الا باب علی فقال رجل اترک لی قدر ما اخرج منہ وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فقال فیقدر رأسی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم اومر بذلک فانصرف کانہ باکیا حزینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سد الابواب کلھا غیر باب علی فرھا مر فیہ وھو جنب (اخرجہ الطبرانی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوا علی کے دروازہ کے مسجد کے سب دروازے بند کردو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مجھے صرف اتنی جگہ عطا فرمائیں کہ جس سے میں آجا سکوں حضرتؐ نے فرمایا مجھے حکم نہیں دیا گیا۔ پھر وہ شخص التجا کرنے لگا کہ مجھے

صرف اتنی جگہ دی جائے کہ جس مین سو میرا سر نکل سکے حضرت نے فرمایا ہمین اسکا حکم ہی نہین ہے وہ شخص روتا ہوا اور نہایت غمگین واپس ہوگیا پھر آپنے فرمایا علی کے دروازے کے سوا سب دروازے بند کردو لیس کبھی وہ اس دروازے سے گذرتے اور جنب بین ہوا کرتے ❊

(۱۱) عن علاء بن عرار قال سألت عبد الله بن عمر عن علی و عثمان فقال اما علی فلا تسئل عنه احدا وانظر الی منزلته من رسول الله صلی الله علیہ وسلم قد سد ابوابنا فی المسجد واقر بابه واما عثمان فانه اذنب ذنبا عظیما یوم التقی الجمعان فعفی الله واذنب فیکم ذنبا صغیرا فقتلتموہ (اخرجه النسائی) علاء بن عرار کہتے ہین کہ مینے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب علی علیہ السلام اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل کی نسبت پوچھا وہ کہنے لگے علی کی نسبت کسی سے مت پوچھو اور انکی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھ لے کہ ہمارے سب کے دروازے مسجد مین سے بند کر دیے اور انکا دروازہ برقرار رکھا۔ اور حضرت عثمان نے جس روز کہ دونو گروہ اکٹھے ہوے ایک بھاری گناہ کیا پھر خدا نے انھین بخش دیا اور تمہارا ایک چھوٹا سا گناہ کیا اور تم نے انکو مار ڈالا ❊

(۱۲) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا ان مسجدی حرام علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد واهل بیته علی وفاطمة والحسن والحسین (اخرجه البیهقی والطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنب مرد پر حرام ہے مگر محمد اور اسکی اہل بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ❊

(۱۳) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی فی اول یوم بویع فیه عثمان فقال فیها انا شدکم الله هل تعلمون کان یدخل المسجد غیری جنبا قالوا اللهم لا (اخرجه ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل کے درمیان بیان کرتے ہین کہ جس روز عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئی اس روز جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس مین قسم دیکر لوگون سے پوچھا کہ آیا تم میرے بغیر کسی آدمی کو جانتے ہو جو جنب کی حالت مین مسجد کے درمیان جا سکتا تھا سب نے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین جا سکتا تھا

(۱۴) عن ناصح بن عبد اللہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب کلها غیر باب علی فقال العباس یا رسول اللہ اترک لی قدر ما ادخل انا وحدی فقال ما امرت بشیء من ذلک فسدها (اخرجه الطبرانی) ناصح بن عبد اللہ کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے دروازے کے سوا سب کے دروازون کو بند کرنے کا امر کیا عباس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے لیے صرف اتنی جگہ چھوڑ دین کہ جہان سے مین اکیلا

داخل ہو سکون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا مجہ کو حکم نہین ہے پس سب دروازے بند کردیے +

(۱۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سأل ربہ ان یطہر مسجدہ بہارون وانا سألت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک قال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر بمثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم و فتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ البزار فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا موسی علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی تہی کہ وہ انکی مسجد کو ہارون کے ساتھ پاک کرے مینے بھی خدا سے طلب کیا ہے کہ میری مسجد کو تجہ سے پاک کرے پہر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دے بہیجا کہ اپنا دروازہ بند کرین انہون نے سمعاً وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی پہر اسیطرح سے عمر رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر اسی طرح سے عباس رضی اللہ عنہ کو کہلا بہیجا پہر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے تمہارے دروازے بند نہین کیے اور نہ علی کا دروازہ کہولا ہے مگر خدا نے تمہارے دروازے بند کیے ہین +

(۱۶) عن عمر بن سہیل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق فمرہم ان یسدوا ابوابہم فانطلقت فقلت لہم ففعلوا الا حمزۃ فقلت یا رسول اللہ قد فعلوا الا حمزۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لحمزۃ فلیحول بابہ فقلت لحمزۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرک ان تحول بابک فحولہ فرجعت الیہ وہو قائم یصلی فقال ارجع الی بیتک (اخرجہ البزار) عمر بن سہیل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجہے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جاکر لوگون کو کہدے تاکہ اپنے اپنے دروازے بند کردین مینے جاکر کہدیا انہون نے بند کردیے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ نے بند نہ کیا مینے آکر عرض کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا سبنے بند کردیے آپنے فرمایا جاکر حمزہ کو کہو کہ البتہ اپنے دروازے کو پہیرے مینے اُن سے جاکر کہا انہون نے بہی اپنا دروازہ پہیر لیا مین حضرت کی خدمت مین لوٹ آیا آپ نماز پڑہ رہے تہے بعد فراغت کے آپنے فرمایا جا اپنے گہر واپس ہوجا۔

(۱۷) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی انظر الی حمزۃ بن عبد المطلب وہو تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان ویقول اخرجت عمک وابا بکر وعمر والعباس واسکنت ابن عمک فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد شق علیہم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ علیہ وسلم خطبۃ کان ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ولکن واللہ ہو امرہ

ثم قرء والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی علمه شدید القوی اخرجه ابو بکر ابن مردویه) حبہ عرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دروازون کے بند کرنے کا حکم دیا جو مسجد مین تھے لوگون پر انکا بند کیا جانا نہایت شاق گذرا حبہ کہتے ہین اب تک میری آنکھون مین ہے کہ مینے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ سرخ لنگی اوڑہے ہوئے ہین اور انکی آنکھین آنسو سے ڈبڈبا رہی ہین اور حضرت سے عرض کر رہے ہین کہ آپنے اپنے چچا اور ابو بکر اور عمر اور عباس کو مسجد سے نکالدیا ہے اور اپنے چچازاد بہائی کو رہنے دیا ہے حضرت کو معلوم ہوگیا کہ ان لوگون پر دروازون کا بند کیا جانا شاق گذرا ہے حضرت نے نماز جماعت کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تحمید و توحید مین ویسا خطبہ کبہی نہین سنا گیا تہا حمد و ثناے باری کے بعد فرمایا اے لوگو مینے ان دروازون کو نہ بند کیا ہے اور نہ کہولا ہے اور نہ تم کو نکالا ہے۔ اور نہ اسکو یعنے علی کو رکہا ہے۔ پہر آپنے سورہ والنجم پڑہا۔ کہ قسم ہے ستارہ کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہین بہکا اور نہین بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بہیجی جاتی ہے سخت قوتون والا اسکو سکہاتا ہے

(۱۸) عن حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه قال لما قدم اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم المدینة لم یکن لهم بیوت وکان یبیتون فی المسجد فقال لهم النبی صلی الله علیه وسلم لا تبیتوا فی المسجد فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابها الی المسجد ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث الیهم معاذ ابن جبل فنادی ابا بکر فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد وتخرج منه فقال سمعا وطاعة ثم ارسل الی عمر فسد بابه وقال سمعا وطاعة لله ولرسوله وعلی متردد لا یدری اهو فیمن یقیم او فیمن یخرج وکان النبی صلی الله علیه وسلم قد بنی له فی المسجد بیتا بین ابیاته فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اسکن طاهرا ومطهرا فبلغ حمزة قول النبی صلی الله علیه وسلم لعلی فقال یا محمد اخرجنا وتمسک غلمان بنی عبد المطلب فقال له کان الامر لی ما جعلت دونکم من احد والله ما اعطاه ایاه الا الله وانک لعلی خیر من الله ورسوله اخرجه فقیه ابو الحسن ابن المغازلی وابو بکر بن مردویه) حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مدینہ مین آئے چونکہ رات کو سونے کے لیے ان کے گہر نہین تہے اسلیے مسجد مین ہی سو رہا کرتے تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین فرمایا تم مسجد مین مت سویا کرو کیونکہ تم جنب ہو جاتے ہو پہر صحابہ نے مسجد کے اردگرد اپنے گہر بنا لیے اور انکے دروازے مسجد مین رکہے حضرت نے معاذ بن جبل کو ان کیطرف بہیجا انہون نے ابو بکرؓ سے جاکر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو فرمایا ہے کہ اپنا دروازہ مسجد

مین سے بند کر لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمعاً وطاعۃً کہکر حکم کی تعمیل کی۔ پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس معاذ کو بہیجا انہون نے بہی سمعاً وطاعۃً کہکر دروازہ بند کر لیا جناب علی علیہ السلام متردد تھے اور انکو معلوم نہین تہا کہ آیا مین بہی رہتا ہون یا کہ نکالا جاتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا گہر مسجد کے درمیان اپنے گہرون کے بیچ مین بنوایا ہوا تہا۔ فرمایا یا علی تم مسجد مین پاک اور پاک کرنیوالے ہوکر رہو یہ بات حمزہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمکو تو نکالتے ہین اور بنی عبدالمطلب کے لونڈون کو رہنے کا حکم دیتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہ مینے کیا ہے حکم کے مطابق کیا ہے جو تمہاری کسی کے لیئے نہیں تہا۔ خدا کی قسم ہے کہ یہ مرتبہ خدا کے سوا اور کسی نے اسکو نہین دیا اور اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب نیکو ترین ہو ؎

(۱۹) عن علی بن ثابت قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ اوحی الی نبیہ موسی ان ابن لی مسجداً طاہراً لا یسکنہ الا موسی وہارون وابنا ہارون وان اللہ اوحی الی ان ابن لی مسجداً طاہراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی (اخرجہ ابن المغازلی) عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلکر فرمانے لگے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی موسی علیہ السلام کی طرف وحی بہیجکر ارشاد کیا تہا کہ میرے لیئے پاک مسجد بنا جس مین موسی اور ہارون اور ہارون کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے اسی طرح سے خدا تعالے نے مجہے وحی بہیجکر فرمایا ہے کہ میرے لیئے پاک مسجد بنا جس مین میرے اور علی اور علی کے بیٹون کے سوا کوئی نہ رہے۔

تنبیہ علامہ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین سد ابواب کی نسبت ایک دلچسپ بحث لکہی ہے۔ جو مختصراً درج ہے ؎

جاء فی سد الابواب التی حول المسجد احادیث منہا حدیث سعد بن ابی وقاص اخرجہ احمد والنسائی واسنادہ قوی وروایۃ الطبرانی فی الاوسط ورجالہا ثقات وحدیث زید بن ارقم اخرجہ احمد والنسائی ورجالہ ثقات وحدیث ابن عباس اخرجہما احمد والنسائی ورجالہما ثقات وحدیث جابر بن سمرۃ اخرجہ الطبرانی وحدیث ابن عمر اخرجہ احمد واسنادہ حسن واخرج النسائی من طریق العلاء بن عرار ورجالہ رجال الصحیح الا العلاء وقد وثقہ یحیی بن معین وغیرہ وہذہ الاحادیث یقوی بعضہا بعضاً وکل طریق صالح للاحتجاج فضلاً عن مجموعہا وقد اورد ابن الجوزی ہذا الحدیث فی الموضوعات واخرجہ عن سعد بن ابی وقاص وزید بن ارقم وابن عمر مقتصراً علی بعض طرقہ عنہم واعلہ

ببعض من تكلم فيه من رواته وليس ذلك بقادح لما ذكرت من كثرة الطرق واعله ايضا بانه مخالف للاحاديث
الصحيحة الثابتة في باب ابي بكر وزعم انه من وضع الرافضة قابلوا به الحديث الصحيح في باب ابي بكر
رضي الله عنه واخطأ في ذلك خطأ شنيعا فانه سلك ردًّا للاحاديث الصحيحة بتوهمه المعارضة مع
ان الجمع بين القصتين ممكن وقد اشار الى ذلك البزار في مسنده فقال ورد من روايات اهل
الكوفة الجمع بينهما بما دل عليه حديث ابي سعيد الخدري الذي اخرجه عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل لاحد ان يطرق هذا المسجد جنبا غيري وغيرك والمعنى ان باب علي كان الى جهة المسجد
ولم يكن لبيته باب غيره فلذلك لم يؤمر بسده ويؤيد ذلك ما اخرجه اسمعيل القاضي في احكام
القرآن من طريق المطلب بن عبد الله بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يأذن لاحد ان يمر في
المسجد وهو جنب الا لعلي لان بيته كان في المسجد ومحصل الجمع ان الامر بسد الابواب وقع
مرتين ففي الاولى استثني علي وفي الاخرى استثني ابو بكر ولكن لا يتم ذلك الا بان يحمل ما
في قصة علي على الباب الحقيقي وما في قصة ابي بكر على الباب المجازي والمراد به الخوخة كما صرح
به في بعض طرقه كانهم لما امروا بسد الابواب سدوها واحدثوا خوخا يستقربون الدخول
الى المسجد منها فامروا بعد ذلك بسدها فهذه طريقة لا بأس بها في الجمع بين الحديثين و
اشار بها ابو جعفر الطحاوي في مشكل الآثار وابو بكر الكلاباذي في المعاني الاخبار وصرح بان
بيت ابي بكر كان له باب من خارج المسجد وخوخة الى داخل المسجد وبيت علي لم يكن له باب الا من داخل
المسجد۔ انتهى كلامه ملخصا۔ یعنے وہ دروازے کہ مسجد کے اردگرد تھے ان کی نسبت بہت سی حدیثیں وارد
ہوئی ہیں ان میں سے سعد بن ابی وقاص کی ایک حدیث ہے جسکو امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے
روایت کیا ہے اسکی سندیں سب قوی ہیں۔ طبرانی نے بھی اسی حدیث کو روایت کیا ہے جسکے سب
رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک حدیث زید بن ارقم کی ہے جسکو امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے روایت کیا
ہے اسکے رجال بھی ثقہ ہیں اور دو حدیثیں ابن عباسؓ کی ہیں جنکو امام احمد اور نسائی نے روایت
کیا ہے انکے بھی سب رجال ثقہ ہیں۔ اور ایک جابر بن سمرہ کی حدیث ہے جسکو طبرانی نے روایت کیا
ہے اور ایک ابن عمر کی حدیث ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے ان دونوں کے راوی حسن ہیں
یعنے اچھے ہیں۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو امام نسائی نے علاء بن عرار کے طریقہ سے روایت
کیا ہے۔ عرار کے سوا اسکے رجال بھی ثقہ ہیں۔ اور عرار کو یحیی ابن معین نے ثقہ مانا ہے یہ تمام
حدیثیں ایک دوسری سے قوی ہیں۔ انکے مجموعے سے قطع نظر کر کے انکا ہر ایک طریق احتجاج کی

صلاحیت رکھتا ہے۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین لکھا ہے اور سعد بن ابی وقاص اور زید بن ارقم اور ابن عمر سے ہاں لیکر اسکے بعض طریقون پر اسکا اقتصار کیا ہے۔ اور ان لوگون کی باتون سے اس مین سقم پیدا کیا ہے جن لوگون نے اس حدیث کے بعض راویون مین کلام کیا ہے لیکن اس امر سے ہماری بات مین رخنہ پیدا نہین ہو سکتا جب کہ ہمنے اس حدیث کو بہت سے طریقون سے ثابت کر دیا ہے۔ ابن جوزی نے ایک اور حجت بیان کی ہے کہ یہ حدیث اس صحیح حدیث کی مخالف ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کی نسبت وارد ہے۔ ابن جوزی کو یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ اس حدیث کو بمقابلہ اس صحیح حدیث کے جو حضرت ابوبکر رضہ کی شان مین وارد ہے رافضیون نے وضع کیا ہے۔ لیکن ابن جوزی نے بڑی بھاری غلطی کی ہے۔ اور اس نے تعارض کے وہم سے صحیح حدیثون کے رد کرنے کا مسلک اختیار کیا ہے۔ باوجودیکہ جمع بین القضیتین ممکن ہے چنانچہ بزار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند مین اسکی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اہل کوفہ کی روایتون مین ان کا جمع وا... ہے۔ اور ان دونون کے جمع کرنے کے لیے وہ حدیث ہے جو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سوا اور یا علی تیرے سوا کسی کو جنب کی حالت مین مسجد سے عبور کرنا جائز نہین اس سے مراد یہ ہے کہ علی علیہ السلام کا دروازہ مسجد مین تھا اور اس دروازہ کے سوا انکے گھر کا اور کوئی دروازہ نہین تھا اسی لیے حضرت نے اس دروازے کے بند کرنے کا حکم نہین دیا تھا۔ اور اسی کی موید ہے وہ حدیث جس کو کہ قاضی اسمعیل نے کتاب احکام القرآن مین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے طریقے سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے کسی کو علی کے سوا جنب کی حالت مین مسجد سے گذرنے کی اجازت نہین دی تھی اور دونون حدیثون کے جمع کا ماحصل یہ ہے کہ دروازون کے بند کرنے کا دو دفعہ حکم ہوا تھا پہلی دفعہ مین جناب علی علیہ السلام اور دوسری دفعہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستثنی کیے گئے۔ لیکن یہ بات اسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ جناب علی کے قصہ مین حقیقی دروازہ اور جناب ابوبکر رضہ کے قصہ مین مجازی دروازہ یعنے خوخہ مراد لیا جائے۔ چنانچہ اس حدیث کے بعض طریقون مین اسکی تصریح موجود ہے۔ جب پہلی دفعہ دروازون کے بند کرنے کا حکم ہوا تو صحابہ نے دروازے بند کر دیے اور خوخہ یعنے دریچے مسجد کیطرف بنا لیے تاکہ نماز کا وقت دیکھکر مسجد مین آجائین لیکن جناب علی کا دروازہ آمد و رفت کے لیے بدستور کھلا رہا بعد مین ان دریچون کے بند کرنے کا حکم ہو گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خوخہ یعنی دریچہ کے سوا سب صحابہ کے دریچے بند کیے گئے۔ پس یہی ایک طریقہ لاباس فیہ ان دونون حدیثون کے جمع مین ہے اور اسی طریقہ کے ساتھ ان دونون حدیثون کو ابوجعفر الطحاوی نے مشکل الاثار مین اور ابوبکر کلاباذی نے معانی الاثار مین جمع کیا ہے کہ صاف اسکی تصریح کی ہے کہ مسجد مین ابوبکر رضی اللہ عنہ

کا نوخہ تھا اور دروازہ مسجد کی جانب سے مسجد و تھا۔ اور جناب علی کو [illegible]

جناب امیر کے سوا کوئی شخص جنب کی حالت [illegible]

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

هذا المسجد غیری وغیرک (اخرجہ البزار) ابوسعید خدری رضی [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ یا علی [illegible]

آنا جائز نہیں ۔

(۲) عن ابن عباس سد رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابواب المسجد [illegible]

هو جنب وهو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ (اخرجہ احمد والنسائی) [illegible]

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سب صحابہ کے دروازے [illegible]

دروازے کے اور وہ مسجد میں بحالت جنب داخل ہوا کرتے تھے اور [illegible]

اور کوئی انکا راستہ نہیں تھا ۔

(۳) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ لم یاذن [illegible] فی المسجد

هو جنب الا لعلی لان بیتہ کان فی المسجد (اخرجہ اسمعیل القاضی فی [illegible] القرآن) مطلب بن

عبد اللہ بن حنطب راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو [illegible] جنب مسجد میں سے ہو کر

گذرنے کا اذن نہیں دیا تھا مگر علی کو کیونکہ انکا گھر مسجد ہی میں تھا ۔

(۴) عن ام المؤمنین ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] مسجدی هذا حرام

علی کل حائض من النساء وجنب من الرجال الا علی محمد و اهل بیتہ [illegible] فاطمۃ والحسن والحسین

(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی [illegible] سرور کائنات صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ یہ میری مسجد ہر حائض عورت اور جنبی مرد پر حرام [illegible] مگر محمد اور اسکے اہل

بیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر ۔

(۵) عن ابی هریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلاث خصال لان تکون لی واحدۃ منهن

احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل ما هی قال تزوجہ ابنتہ فاطمۃ و اسکنانہ المسجد مع رسول اللہ

صلی اللہ علیہ یحل لہ ما لا یحل لغیرہ والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد و ابو یعلی و الحاکم فی المستدرک)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں

حاصل ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک وہ سرخ پشم والی اونٹ سے بھی زیادہ تر محبوب ہوتی
کسی نے انسے سوال کیا وہ کیا ہیں کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی جناب فاطمہ سے انکا نکاح کرنا
اور مسجد میں اپنے ساتھ انکو رکھنا اور یہ بات کہ مسجد میں انکے لیئے جائز تھی ان کے سوا دوسرے کسی کو جائز نہیں
تھی۔ اور خیبر کے روز علم کا دیا جانا ۔

(۶) عن جابر بن عبد اللہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد
فی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد وقد اجفلنا واجفل علی معنا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی
الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ تذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال
عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مکانک عن حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب)
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں سوتے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے آپکے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی فرمایا۔ کیا تم اونگھ رہے ہو۔ ہم دوڑنے لگے جناب علی بھی ہمارے ساتھ
دوڑے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ادہر آؤ تم کو جائز ہے مسجد میں جو کچھ کہ مجھے جائز ہے آیا تو
راضی نہیں ہوا کہ تیری منزلت مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز نبوت کے اس ذات کی قسم ہے
جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک تو قیامت کے روز میرے حوض سے لوگوں کو ہانک دیگا جس
طرح سے کہ بہکا ہوا اونٹ پانی سے ہانک دیا جاتا ہے عوسج کا عصا تیرے ہاتھ میں ہوگا گویا کہ میں تیرے
مقام کو اپنے حوض سے اسوقت دیکھ رہا ہوں ۔

(۷) عن عثمان بن عبد اللہ القرشی من حدیث طویل قال خطب علی یوم بویع فیہ عثمان فقال
فیہا انا شدکم اللہ ہل تعلمون معشر المہاجرین والانصار ان احدا کان یدخل المسجد غیری جنبا
قالوا اللہم لا (اخرجہ ابن عساکر) عثمان بن عبد اللہ قرشی ایک حدیث طویل میں ذکر کرتے ہیں کہ جس
روز عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی جناب علی علیہ السلام نے خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا اے
مہاجرین اور انصار کے گروہ میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تم میرے سوا کسی ایسے شخص کو جانتے
ہو کہ حالت جنب میں وہ داخل مسجد ہوا کرتا تھا۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے آپکے سوا کوئی نہیں ہے ۔

(۸) عن جابر بن سمرۃ قال امرنا بسد ابواب المسجد کلہا غیر باب علی فربما مر فیہ وہو جنب (اخرجہ
الطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمکو مسجد کے تمام دروازوں کے بند کرنے
کا حکم ہوا تھا سوا علی کے دروازے کے وہ وہاں سے گذرا کرتے تھے اور جنب میں ہوا کرتے تھے

(۹) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال ان اللہ عز وجل امر موسی وھارون ان یبتوا لقومھما بیوتا وامرھما ان لا یبیت فی مسجدھما جنب ولا یقربوا فیہ النساء الا ھارون وذریتہ ولا یحل لاحد ان یقرب النساء فی مسجدی ھذا ولا یبیت فیہ الا علی وذریتہ (اخرجہ ابن عساکر والسیوطی فی الدر المنثور) ابو رافع سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ مین ارشاد کیا کہ اللہ تعالی نے موسی اور ہارون کو حکم دیا اپنی قوم کے لیے گھر بناؤ مسجد مین کوئی جنب نہ رہنے پاوے اور ہمین عورتون سے صحبت نکرین سوا ہارون اور انکی ذریت کے اور کسیکو حلال نہین کہ میری پاس مسجد مین رہے اور عورت سے صحبت کرے سوا جناب علی علیہ الصلوۃ والسلام اور انکی ذریت کے ✤

حضرتؐ کا بعض صحابہ کو فرمانا کہ مینے تمکو نہین نکالا اور علی کو نہین داخل کیا مگر خدا نے

(۱) عن ابراھیم بن سعد بن ابی وقاص قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ قوم جلوس فدخل علی فلما دخل خرجوا تلاوموا فقالوا واللہ انما اخرجنا وادخلہ فرجعوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ادخلتہ واخرجتکم بل اللہ ادخلہ واخرجکم (اخرجہ النسائی) ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ہم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے ہوئے تھے اور چند لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ جناب علی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ان کے آتے ہی وہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے اٹھہ گئے وہ باہم ملامت کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نکالدیا ہے اور علی کو اپنے پاس رکہا ہے جب وہ لوگ حضرتؐ کے پاس لوٹ کر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مینے تمہین نہین نکالا اور علی کو داخل نہین کیا بلکہ خدا نے ان کو داخل کیا ہے اور تمکو نکالا ہے ✤

(۲) عن الحرث بن مالک قال اتیت مکۃ فلقیت سعد بن ابی وقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فنودی فینا لیلۃ لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وال علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا الغلام ولکن اللہ ھو امر بہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) حرث بن مالک کہتے ہین کہ مین مکہ مین سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچہا کہ جناب علی کے بارے مین تمنے بھی کوئی منقبت سنی ہے کہنے لگے ہم مسجد مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ رہا کرتے تھے ایک رات ہم مین منادی کی گئی کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آل علی کے سوا سب مسجد سے نکل جاوین صبح جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چچا تشریف لائی اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے اعمام اور اصحاب کو مسجد سے نکال دیا ہے اور اس لڑکے کو رکھ لیا ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میںنے تمہارے نکالنے اور اسکے رکھنے کے لیے نہیں حکم دیا بلکہ خدا نے حکم دیا ہے ۔

(۳) عن حبۃ العرنی قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسد الابواب التی فی المسجد شق علیہم قال حبۃ کانی لانظر الی حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تحت قطیفۃ حمراء وعیناہ تذرفان و یقول اخرجت عمک وابابکر وعمر والعباس واسکنت بن عمک فعلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد شق علیہم فنودی الصلوۃ جامعۃ فصعد المنبر فلم یسمع من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبۃ ابلغ منہا تمجیدا وتوحیدا فلما فرغ قال ایہا الناس ما انا سددتہا ولا انا فتحتہا ولا انا اخرجتکم واسکنتہ ثم قرء والنجم اذا ھوی ما ضل صاحبکم وما غوی ان ھو الا وحی یوحی (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حبہ عرنی کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دروازوں کے بند کرنیکا حکم دیا جو مسجد میں تھے لوگوں پر یہ بات نہایت شاق گذری حبہ لکھتے ہیں اب تک میری آنکھوں میں ہے کہ جناب حمزہ سرخ لنگی اوڑھے ہوئے ہیں اور رو رہے ہیں اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں کہ آپنے اپنے چچا کو اور ابوبکر اور عمر کو اور عباس کو نکال دیا ہے اور اپنے ابن عم کو رکھا ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہ امر ان لوگوں پر شاق گذرا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جامع کی منادی کرائی اور منبر پر چڑھکر ایسا فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد کیا کہ تمجید و توحید میں اس سے بلیغ تر خطبہ کبھی نہیں سنا گیا تھا حمد و ثنا کے مابعد فرمایا اے لوگو میںنے دروازے بند نہیں کیے اور نہ تم کو نکالا ہے اور نہ اسکو رکھا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کی یہ آیتیں پڑہیں جنکا ترجمہ یہ ہے قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور نہ بہکا اور نہیں بولتا ہے اپنی خواہش سے مگر جبکہ اسکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے سخت قوتوں والا اسکو سکھاتا ہے ۔

(۴) عن سعد بن ابی وقاص وکان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد قال فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی فخرجنا باجمعنا فلما اصبحنا اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت اعمامک واصحابک واسکنت ھذا الغلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل امر موسی ان یبنی مسجدا طاھرا لا یسکنہ الا ھو وھارون وابنا ھارون وان اللہ قد امرنی ان ابنی مسجدا لا یسکنہ الا انا وعلی والحسن والحسین سدوا ھذہ الابواب الا باب علی قیل

ان ینزل العذاب فخرج الناس مبادرین وخرج حمزۃ یجر قطیفۃ لہ حمراء وعیناہ تذرفان ویبکی ویقول
یا رسول اللہ اخرجت عمک واسکنت ابن عمک فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انا اخرجتک ولا انا اسکنتہ و
لکن اللہ عز وجل اسکنہ (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ) سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے (کہ وہ بھی حضرت
کی معیت میں مسجد میں آکرتے تھے) ایک رات ہمکو پکار کر حکم دیا گیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی
کے سوا سب لوگ مسجد سے نکلجائیں صبح کو حضرت کے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ
حضور نے اپنے اصحاب اور اعمام کو نکالکر اس لڑکے (یعنے علی) کو رکھ لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا
نے موسی کو حکم دیا تہا کہ ایک پاک مسجد تعمیر کرے اسمیں بجز موسی اور ہارون اور ابنای ہارون کے کوئی رہنے نہ پاوے اس طرح
سے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد بناؤں جسمیں میرے اور علی اور حسنین کے سوا کوئی نہ رہے تم لوگ عذاب کے
نازل ہونے سے پیشتر اپنے دروازے بند کر دو۔ لوگ دوڑ کر دروازے بند کرنے میں مشغول ہوگئے حمزہ وہاں سے اپنا سرخ کمبل
کھینچتے ہوئے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائے ہوئے باہر نکلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو نکالکر اپنے بھائی کو رکھ
لیا ہے حضرت نے فرمایا نہ میں نے تمکو نکالدیا ہے اور نہ اسکو رکھ لیا ہے بلکہ خدا نے اسکو رکھا ہے ٭

(۵) عن علی قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال ان موسی سأل ربہ ان یطہر مسجدہ
بہارون وانا سألت ربی ان یطہر مسجدی بک ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابک فاسترجع ثم قال
سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم ارسل الی عمر مثل ذلک ثم ارسل الی العباس بمثل ذلک ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما انا سددت ابوابکم وفتحت باب علی ولکن اللہ فتح باب علی وسد ابوابکم (اخرجہ
البزار فی مسند الوصابی فی الاکتفاء بفضل الاربعۃ الخلفاء) جناب سے مروی ہے کہ حضرت نے میرا ہاتھ پکڑکر
ارشاد کیا کہ موسی نے اپنے خدا سے درخواست کی تھی کہ وہ موسی کی مسجد کو ہارون کے وسیلہ سے پاک کرے اور میں نے بھی اپنے
رب سے التجا کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تجھ سے پاک کرے پھر حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند
کر لے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمرؓ اور عباسؓ رضی اللہ عنہما کو بھی یہی کہلا بھیجا اسکے
بعد حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ میں نے تمہارے دروازے بند نہیں کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے۔ مگر خدا
نے علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں ٭

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان موسی سأل ربہ ان یطہر مسجدہ
بہارون وذریتہ وانی سألت اللہ ان یطہر مسجدی لک ولذریتک من بعدک ثم ارسل الی ابی بکر ان
سد بابک فاسترجع وقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ ثم الی عمر کذلک ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت
ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن اللہ سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ)

ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ موسیٰ نے خدا سے التجا کی تھی کہ اسکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے ذریعہ سے پاک
کرے اور میں نے بھی خدا سے درخواست کی ہے کہ وہ میری مسجد کو تیرے لیے اور تیری ذریت کے لیے پاک کردے پھر حضرت نے ابوبکر کو
کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کرے انہوں نے سمعا وطاعۃ کہکر دروازہ بند کر لیا پھر حضرت عمر کو بھی ایسا ہی کہلا بھیجا پھر
حضرت نے منبر پر چڑھکر فرمایا میں نے تمہارے دروازے نہیں بند کیے اور نہ علی کا دروازہ کھلا چھوڑا ہے بلکہ خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر علیہ السلام کو اپنی اخوت سے خصوصیت دینا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ
قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدارقطنی) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جناب امیر روتے ہوئے
آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب میں بھائی بندی کا رشتہ جوڑا ہے اور مجھے کسی کا
بھائی نہیں بنایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔
(۲) عن ابن عمر قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ حتی بقی علی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان اکون اخاک قال بلی یا رسول اللہ رضیت قال فانت اخی فی الدنیا
والاخرۃ (اخرجہ الخلعی) وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول
کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باہم اپنے اصحاب میں بھائی چارہ بنایا علی باقی رہ گئے حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ میں تیرا بھائی بنوں جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں راضی ہوں فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔
(۳) عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین الصحابۃ فبقی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر واخی بین ابی بکر وعمر وقال لعلی انت اخی (اخرجہ احمد فی مسندہ)
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ تحقیق سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے درمیان
بھائی چارہ قائم کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بذات اقدس اور ابوبکر و عمر اور علی باقی رہ گئے حضرت
نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا اور جناب علی سے فرمایا تو میرا بھائی ہے۔
(۴) زید بن عبد اللہ بن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این
فلان واین فلان فجعل ینظر فی وجوہ الصحابۃ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ

فآخی بینہم فقال له علی بن ابی طالب لقد ذہبت روحی یا رسول اللہ حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ وانت اخی ووارثی فقال یا رسول اللہ ما ارث منک قال ما ورث الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب اللہ وسنن انبیائہ وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی والحسن والحسین وانت رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والمتقی فی کنز العمال) زید بن عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں گیا آپ ہر شخص کی نسبت استفسار فرماتے تھے فلان شخص کہاں ہے اور فلان شخص کہاں ہے آپ اپنے اصحاب کو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہیں تھا اسے بلواتے تھے یہانتک کہ تمام اصحاب حضرت کے حضور میں جمع ہو گئے پھر آپنے ان میں بھائی چارہ قائم کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جناب علی علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ میری جان تو نکل گئی تھی جبکہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپنے میرے سوا اپنے اصحاب کے ساتھ جو کچھ کہ کرنا تھا کیا۔ حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں نے تجھے اپنی ذات کے لیے سب سے پیچھے چھوڑا ہوا تھا تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسیٰ سے اور میرا بھائی اور وارث ہے پس علی نے کہا یا رسول اللہ میں کیا چیز حضور سے میراث میں لونگا فرمایا جو کچھ اگلے نبیوں نے لیا ہے جناب علی نے عرض کیا اگلے نبیوں نے کیا چیز میراث میں لی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبیوں کی سنتیں تو بہشت میں میرے ساتھ میری قصر میں ہوگا۔ میری بیٹی فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ تو میرا رفیق ہے پھر آپنے اس آیت کو پڑھا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے۔

(۵) عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مواخ بینکم کما اخی اللہ بین الملائکۃ ثم قال لعلی انت اخی ورفیقی ثم تلا ھذہ الآیۃ اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضرت فرما رہے تھے میں تم میں برادری قائم کرنیوالا ہوں پھر جناب علی علیہ السلام سے فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر آپنے اس آیت کو ارشاد کیا کہ بھائی آمنے سامنے تختوں پر ہونگے

(۶) عن رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت اخی وانا اخوک (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب علی علیہ السلام سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں

(۷) عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین

المهاجرين والانصار كان يواخي بين الرجل ونظيره ثم اخذ بيد علي فقال هذا اخي قال
حذيفة فرسول الله صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وامام المتقين ورسول رب العالمين
الذي ليس له شبيه ولا نظير وعلي اخوه (اخرجه احمد في المناقب وابوبكر بن مردويه) حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دنیا و آخرت صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان
رشتہ اخوت ملاتے تھے تو ہر ایک صحابی کو اسکی نظیر کے ساتھ اسکا بھائی چارہ قرار دیتے تھے۔ پھر علیؓ
کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا یہ میرا بھائی ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید
المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں انکی شبیہ و نظیر کوئی نہیں علی علیہ السلام انکے
بھائی ہیں ۞

(۸) عن ابن عباسؓ قال لما اخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين اصحابه من المهاجرين
والانصار وهو انه صلى الله عليه وسلم اخى بين ابوبكر وعمر واخى بين عثمان بن عفان و
عبد الرحمن بن عوف واخى بين طلحة والزبير واخى بين ابي ذر الغفاري والمقداد رضي
الله تعالى عنهم ولم يواخ بين علي وبين احد منهم فخرج علي مغضبا حتى اتى جدولا
من الارض وتوسد ذراعه ونام فيه فسفي عليه الريح التراب فطلبه النبي صلى الله عليه وسلم
فوجده على تلك الحالة فوكزه برجله وقال له قم فما صلحت ان تكون ابا تراب اغضبت حين
حين اخيت بين المهاجرين والانصار ولم اواخ بينك وبين احد منهم اما ترضى ان
تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي الا من احبك فقد حف بالامن و
الايمان ومن ابغضك اماته الله ميتة الجاهلية وحوسب في الاسلام (اخرجه الطبراني و
والسيوطي في جمع الجوامع والمتقي في كنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا ناتا اسطرح پر قائم کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عمر رضی
اللہ عنہ کا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور طلحہ کو زبیر کا اور ابوذر غفاری کو
مقداد کا بھائی قرار دیا اور علی کو کسی کا بھائی نہ بنایا جناب علی نہایت غضب ہو کر نکل گئے اور زمین پر گر گئے
اور اپنی کلائی کا تکیہ کر کے سو گئے ہوا سے مٹی اڑ کر انکے بدن پر پڑ گئی حضرت نے انکو تلاش کیا اور
ایسی حالت میں پایا حضرت نے انکو اپنے پاؤں سے ٹھکرا کر فرمایا اٹھ تجھ کو بجز ابو تراب بننے کے کچھ صلاحیت
نہیں ہے کیا تو خفا ہو گیا جبکہ میں نے صحابہ کے درمیان اخوت کو قائم کیا اور تجھے کسیکا بھائی نہ بنایا کیا تو
راضی نہیں کہ تو مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون موسے سے مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے جو شخص کہ تجھے دوست رکھیگا

وہ امن اور ایمان مین گہرا رہیگا۔ اور جو تجہے دشمن رکہے گا خدا اسکو کفار کی موت سےماریگا۔

(۹) عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم المباہلۃ اٰخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین و الانصار و علی واقف یراہ ویعرف مکانہ ولم یواخ بینہ وبین احد فانصرف علی باکی العین فافتقدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما فعل ابو الحسن قالوا انصرف باکی العین قال یا بلال اذہب فاتنی بہ فمضی بلال الی علی وعلی قد دخل منزلہ باکی العین فقالت فاطمۃ ما یبکیک لا ابکی اللہ عینیک قال یا فاطمۃ اٰخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین المہاجرین والانصار وانا واقف یرانی ویعرف مکانی ولم یواخ بینی وبین احد قالت لا یحزنک اللہ لعلہ انما اخرک لنفسہ فقال بلال یا علی اجب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی علی النبی صلی اللہ علیہ فقال لہ ما یبکیک یا ابا الحسن فقال اٰخیت بین المہاجرین وبین الانصار وانا واقف ترانی وتعرف مکانی ولم تواخ بینی وبین احد قال انما اخرتک لنفسی الا یسرک ان تکون اخا نبیک قال بلی یا رسول اللہ فاخذہ بیدہ فارقاہ المنبر فقال اللہم ان ہذا منی وانا منہ الا انہ منی بمنزلۃ ہارون من موسٰی الا ان من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فانصرف علی قریر العین فاتبعہ عمر بن الخطاب فقال یا ابا الحسن اصبحت مولای ومولا کل مومن راخرجہ ابو الحسن فقیہ ابن المغازلی

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مباہلہ کے روز جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارہ قائم کیا علی کہڑے ہوئے تہے حضرت انکو دیکہہ رہے تہے آپنے انکے ساتہ کسی کو شریک اخوت نکیا جناب روتے ہوئے گہر کو چلے گئے جب حضرت نے انکو ندیکہا تو فرمایا ابو الحسن کیا کر رہے ہین لوگون نے عرض کیا وہ روتے ہوئے لوٹ گئے ہین حضرت نے بلال سے فرمایا اے بلال جاکر انہین بلالاؤ بلال انکے بلانے کے لیے گئے جناب علی اسوقت تک گہر مین داخل ہو چکے تہے جناب سیدہ نے انہین روتا ہوا دیکہکر کہا خدا تمہین نرلائے تم کیون روتے ہو جناب علی کہنے لگے آج حضرت نے مہاجرین اور انصار مین رشتہ اخوت جوڑا ہے اور مجہے حضرت دیکہہ رہے تہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہ بنایا جناب فاطمہ نے جواب دیا آپ اندگین نہون شاید حضرت نے تمہین اپنی ذات مقدس کے بہائی بنانے کے لیے پیچہے رکہا ہو۔ اتنے مین بلال نے پکار کر کہا یا علی حضرت کے پاس تشریف لے چلیے جناب علی حضرت کے حضور مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا یا ابا الحسن تم کیون روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بہیاچارہ کا ناتا جوڑا ہے لیکن مجہے کسیکا بہائی نہین بنایا فرمایا۔ یا علی مینے تمکو اپنی ذات کے لیے پیچہے ہٹنے دیا تہا۔ آیا تم اپنے نبی کے بہائی بننے سے خوش نہین جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ مین خوش ہون۔ حضرت صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتہ پکڑکر انہین منبر پر چڑہایا۔ اور فرمایا بار الٰہا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ مجہسے بمنزلہ ہارون کے

ہے سوسے سے جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے انس کہتے ہین کہ جناب علی نہایت ٹھنڈی آنکھون سے گھر کو واپس ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکے پیچھے گئے اور کہنے لگے لے ابو الحسن آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ میرے اور ہر مومن کے مولا بنگئے ہین +

(۱۰) عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لا ننقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ واللہ لئن مات او قتل ان انقلبتم علی اعقابکم لا قتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت او اقتل واللہ انی لاخوہ و ولیہ و وارثہ وابن عمہ ومن احق بینی وبینہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات مین کہا کرتے تھے کہ یہ آیت جو نازل ہوئی ہے کہ (اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہوجائین تو تم اپنی ایڑیون کے بل پہر جاؤگے) خدا کی قسم ہے بعد اسکے کہ خدا نے ہم کو ہدایت فرمائی ہے اپنے ایڑیون کے بل ہرگز نہین پہرینگے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما جائین یا شہید ہوجائین اور تم اپنی ایڑیون پر پہر جانا چاہو تو مین تم سے جہاد کرونگا جس بات پر کہ حضرت نے جہاد کیا ہے واللہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہائی اور وارث اور ابن عم ہون اور وہ شخص ہون جسکے ساتھ حضرت نے اپنی برادری کا رشتہ ملایا ہے +

(۱۱) عن عمر بن عبد اللہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ سلم اخا بین الناس وترک علیا حتی بقی اخرھم لا یری لہ اخا فقال یا رسول اللہ اخیت بین الناس وترکتنی قال ولم ترانی ترکتک انما ترکتک لنفسی انت اخی وانا اخوک فان اذا کرک قل انا عبد اللہ واخو رسولہ لا یدعیہا بعدک الا کذاب (اخرجہ احمد) عمر ابن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے درمیان رشتہ برادری قائم کیا علی سب سے پیچھے رہ گئے انکا بہائی بنتا ہوا کوئی نظر نہین آتا تہا حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپنے رشتہ اخوت ملا دیا ہے اور مجھے یون ہی چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے کہ مینے تجھے کیون چھوڑ رکہا ہے۔ مینے صرف اپنے ذات کے لیے چھوڑ رکہا ہے۔ تو میرا بہائی ہے اور مین تیرا بہائی ہون۔ ہم تجھے بتاتے ہین یون کہا کر مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون۔ تیرے سوا اگر کوئی یہ بات کہیگا تو وہ جہوٹا ہے۔

(۱۲) عن یعلی بن مرۃ قال اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المسلمین وجعل یخلو علیا حتی بقی فی اخرھم ولیس معہ اخ فقال لہ اخیت بین المسلمین وترکتنی فقال انما ترکتک لنفسی انت اخی فی الدنیا والاخرۃ وانا اخوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وانت معی فی قصری فی

الجنة معی ابنتی فاطمة وانت اخی ورفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخواناً علی سرر متقابلین ثم
قال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ذاکرک احد فقل انا عبد اللہ واخو رسوله ولا یدعیها بعدی الا کذاب
مفتر (اخرجہ جمال الدین المحدث فی روضة الاحباب) (فی الاربعین) یسیر بن رہ کہتے ہیں کہ جب حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں اخوت کا رشتہ قائم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی کو پیچھے چھوڑتے چلے گئے
یہانتک کہ وہ سب سے آخر رہ گئے اور انکا بھائی بننے کے لیے کوئی باقی نہ رہا جناب علی نے عرض کیا حضور نے مسلمانوں
کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیدیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا بیشک تجھے اپنی ذات کے لیے چھوڑا ہے
تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے اور میں تیرا بھائی ہوں تو مجھ سے ہارون کی جگہ پر ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے
تو میرے ساتھ میرے گھر میں جنت میں ہوگا۔ تو میرا بھائی اور رفیق ہے پھر حضرت نے اس آیت کو ارشاد فرمایا کہ بھائی بھائی
اپنے آمنے سامنے کے تختوں پر ہونگے میں تجھے کہتا ہوں کہ اگر تجھ سے کوئی پوچھے تو یہ کہیو میں اللہ کا بندہ اور اسکے رسول کا
بھائی ہوں تیرے سوا اس بات کو کوئی نہیں کہے گا مگر کہ وہ جھوٹ کہنے والا ٹھیرے گا۔

(۳) عن عباد بن عبد اللہ قال قال علی انا عبد اللہ و اخو رسوله وانا الصدیق الاکبر لا یقولها
بعدی الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص و
الحافظ ابو زید عثمان بن ابی شیبہ فی سننہ والحاکم فی المستدرک والحافظ ابو نعیم فی الحلیہ
والعقیلی، عباد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے میں خدا کا بندہ اور اسکے
رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے سوا یہ بات کوئی نہیں کہہ سکتا مگر جھوٹا کاذب میں نے سب سے پہلے
سات برس نماز پڑھی۔

(۴) عن ابی الطفیل قال لما جعل امر الشوری بین علی و عثمان و طلحة والزبیر و عبد الرحمن بن
عوف و سعد بن ابی وقاص و سعید بن زید، فقال علی هل فیکم احد اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بینه و بینه اذ اخی بین المسلمین قالوا اللهم لا (استیعاب عبد البر) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت کو بیچ جناب علی اور عثمان اور طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف
اور سعد بن ابی وقاص یا سعید بن زید کے درمیان مشورت کرنے کے لیئے چھوڑ دیا جناب امیر نے
فرمایا میرے سوا کوئی تم میں ایسا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ [illegible] نے اپنے اور اسکے درمیان
رشتہ برادری قائم کیا ہو سب کہنے لگے خدا گواہ ہے نہیں۔

(۵) عن علی قال طلبنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی فی حائط نائماً فضربنی برجله وقال
قم والله لارضینك انت اخی وابو ولدی تقاتل علی سنتی من مات علی عهدی فهو فی

كنز الجنة ومن مات على عهدك فقد قضى نحبه ومن مات على حبك بعد موتك ختم الله بالامن و الايمان ما طلعت الشمس وما غربت (اخرجه في المناقب) مروی ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا اور ایک دیوار کے نیچے سوتا ہوا پایا آپ نے اپنے پائے مبارک سے مجھے ہلا کر فرمایا اٹھ ہم تجھ سے راضی ہیں تو میرا بہائی اور میرے بچون کا باپ ہے تو میری سنت پر لڑے گا جو میرے عہد پر مریگا وہ جنت کے خزانہ میں ہوگا۔ اور جو تیرے عہد پر مرے گا اسکی آرزو پوری ہوئی جو شخص تیری محبت پر تیرے بعد مریگا خدا تعالی اسکا خاتمہ امن اور ایمان پر کرے گا جب تک کہ آفتاب نکلتا اور چھپتا رہے گا +

(۱۶) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد فقد بلغت هذا اخی وابن عمی وصهری وابو ولدی اللهم مكب من عاداه فی النار (اخرجه ابن البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے پروردگار تو گواہ رہیو کہ مینے پہونچا دیا ہے کہ یہ میرا بہائی اور ابن عم اور میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اے میرے پروردگار جو شخص کہ اس سے دشمنی کرے اسے آگ مین اوندھا کرے گا +

(۱۷) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت اخی ورفیقی فی الجنة یا علی اسبغ الوضوء وان شق علیك ولا تاكل الصدقة ولا تنز الحمیر علی الخیل ولا تجالس اصحاب النجوم (اخرجه الخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا یا علی تو میرا بہائی اور جنت مین میرا رفیق ہے یا علی وضو اچھی طرح سے کر جو اگرچہ تجھ پر شاق گذرے اور خیرات نہ کہایا اور گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑہایو اور نجومیون کے ساتھ ست بیٹھیو +

(۱۸) عن ام المؤمنین عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة (اخرجه الدیلمی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے سب بہائیون سے علی اور چچاؤن سے حمزہ بہتر ہین +

(۱۹) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزة وذکر علی عبادة (اخرجه الطبرانی وابن مردویه) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میرے سب بہائیون مین بہتر علی ہین اور سب چچاؤن مین بہتر حمزہ ہین اور علی کا ذکر عبادت ہے +

(۲۰) عن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس
اوصیکم بحب ذی قرنیہا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مؤمن (اخرجہ احمد فی
المناقب) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
اے لوگو میں تمہیں اس امت کے ذو القرنین کی محبت کی بابت وصیت کرتا ہوں وہ میرا بھائی اور ابن عم علی
ابن ابی طالب ہے پس تحقیق اس سے محبت نہیں کریگا مگر مؤمن ۔

(۲۱) عن مخدوج بن زید الہذلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت
اخی بمنزلۃ ہارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی اما علمت یا علی ان اول من یدعی یوم القیامۃ بی و
اقوم عن یمین العرش فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم
یحاسبون یوم القیامۃ ثم انت اول من یدعی لک بقرابتک ومنزلتک عندی فیدفع الیک لوائی
وہو لواء الحمد تسیر بین السماطین آدم وجمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی وطولہ مسیرۃ الف
سنۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء لہ ثلاث ذوائب من نور ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ وسط
الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم الثانی الحمد للہ رب العالمین الثالث
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ طول کل سطر الف سنۃ وعرضہ الف سنۃ وتسیر والحسن عن یمینک
والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراہیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ خضراء من الجنۃ
ثم ینادی مناد من تحت العرش نعم الاب ابوک ابراہیم ونعم الاخ اخوک علی ابشر یا علی انک تکسی
اذا اکسیت وتدعی اذا دعیت (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج بن زید الہذلی سے
مروی ہے کہ جناب رسالتمآب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں میں رشتہ اخوت قائم کرکے علی سے کہا
یا علی تم میرے بھائی ہارون کی جگہ پر ہو موسی سے بغیر اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے یا کیا تم نہیں جانتے
ہو کہ قیامت میں سب سے اول میں بلایا جاؤنگا ۔ اور عرش کے داہنے بازو پر کھڑا کیا جاؤنگا ۔ اور مجھے
جنت کے حلوں میں سے سبز پوشاک پہنائی جائے گی ۔ یا علی میں تجھے مطلع کرتا ہوں کہ قیامت کے
روز سب امتوں سے پہلے میری امت حساب دیگی ۔ پھر سب سے پہلے تو میری قرابت کی وجہ سے بلایا جاویگا ۔ اور تجھے
میرا علم یعنی لواء الحمد دیا جائیگا ۔ تو دونوں صفوں کے بیچا بیچ چلے گا ۔ آدم اور ساری دنیا میرے علم کے
سایہ میں پناہ گزین ہونگے ۔ اسکی لمبائی ہزار برس کی راہ کی ہوگی ۔ اسکی بھال سرخ یاقوت سے بنی ہوگی اسکے
تین گیسو نور کے ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں ۔ اور ایک دنیا کے بیچا بیچ میں ۔ اسپر
تین سطریں لکھی ہوئی ہونگی ایک بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ دوسری الحمد للہ رب العالمین

تیسری لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہر سطر کا طول و عرض ہزار سالہ راہ کا ہوگا۔ حسن تیرے داہنے ہاتھ اور حسین بائیں ہاتھ ہونگے یہانتک کہ تو میرے اور ابراہیم کے درمیان سایہ عرش کے نیچے آکر ٹھیرے گا۔ اور تجھے جنت کی سبز پوشاک پہنائی جاویگی۔ اور منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ اچھا باپ ہی تیرا ابراہیم اور کیا اچھا بھائی ہے تیرا علی بشارت ہو تجھے اے علی کہ جب مجھے لباس پہنایا جائیگا تو تجھے بھی پہنایا جائیگا۔ اور جب میں بلایا جاؤنگا تو تو بھی بلایا جائیگا۔

(۳۰) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی اخو رسول اللہ قبل ان یخلق السموات بالفی سنۃ (اخرجہ فی المناقب والدیلمی فی فردوس الاخبار) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے دو ہزار برس پیشتر جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں محمد اسکے رسول ہیں۔ علی اسکے رسول کے بھائی ہیں۔

(۳۲) عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت علیا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمع انا اخو المصطفی لا شک فی نسبی + بہ ربیت وسبطاہما ولدی + جدی وجد رسول اللہ منفرد + وفاطمۃ زوجی لا قول ذی فند + صدقتہ وجمیع الناس فی بہم + من الضلالۃ والاشراک والنکد + قال فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال صدقت یا علی (نقلت من مطالب السئول لمحمد بن طلحۃ الشافعی) مروی ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ میں نے جناب علی کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے تھے کہ میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں میری نسب میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے۔ میں نے ان کے پاس پرورش پائی ہے۔ انکے دونوں نواسے میرے بیٹے ہیں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دادا ایک ہے۔ اور جناب فاطمہ علیہا السلام میری زوجہ ہے یہ قول دروغ نہیں ہے۔ میں نے اسوقت حضرت صلعم کی تصدیق کی ہے کہ تمام لوگ گمراہی اور شرک اور انکار کی وجہ سے شبہ میں تھے حضرت نے یہ سنکر تبسم فرمایا اور کہا یا علی تم سچ کہتے ہو۔

(۳۴) عن ربیعۃ بن ناجد ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین لم ورثت ابن عمک دون عمک قال لما نزلت فانذر عشیرتک الاقربین دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی ان اللہ امرنی ان انذر عشیرتی الاقربین فاصنع لنا صاعا من الطعام واجعل علیہ رجل شاۃ واملاء لنا عسا من لبن ثم اجمع لی بنی عبد المطلب وابلغہم ما امرت بہ ففعلت ما امرنی بہ ثم دعوتہم لہ وہم یومئذ

اربعون رجلا فیہم اعمامہ ابوطالب و حمزۃ و عباس و ابولہب فلما اجتمعوا الیہ دعانی بالطعام الذی
صنعت لہم فجئت بہ فلما وضعتہ تناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال خذوا بسم اللہ فاکل
القوم حتی ما لہم بشیٔ حاجۃ وما اری الا موضع ایدیہم وایم اللہ الذی نفسی بیدہ وان کان الرجل
الواحد منہم لیاکل ما قدمت بجمیعہم ثم قال اسق القوم فجئت بذلک العس فشربوا حتی
رأوا وبقی الشراب کانہ لم یشرب فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصۃ والی الناس عامۃ
وقد رایتم من ہذہ الآیۃ ما قد رأیتم فایکم یبایعنی علی ان یکون اخی وصاحبی فلم یقم الیہ احد
قال فقمت الیہ وکنت اصغر القوم سنا قال اجلس ثم قال ذلک ثلاث مرات کل ذلک اقوم الیہ
فہو یقول اجلس حتی کان فی الثالثۃ فضرب بیدہ علی یدی ثم قال انت اخی وصاحبی و وزیری
فبذلک ورثت ابن عمی دون عمی (اخرجہ احمد فی المسند وفی المناقب والنسائی فی الخصائص و
ابن اسحاق فی سیرتہ وابن جریر فی تاریخہ وابن ابی حاتم وابوبکر بن مردویہ باختلاف یسیر)

ربیعہ بن ناجد ناقل ہین کہ ایک شخص نے جناب امیر سے پوچھا یا امیر المومنین آپنے اپنے چچا کے سوا اپنے چچازاد
بہائی کا کس طرح ورثہ پایا ہے جناب امیر نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ دارون کو
ڈراؤ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ یا علی مجھے رشتہ دارون کے ڈرانے کے
لیے حکم دیا گیا ہے تم ایک برتن مین طعام تیار کرکے اسپر بکری کے پائے رکھدو اور ایک ظرف مین دودھ
بہردو اور تمام بنی عبد المطلب کو بلالاؤ کہ مین ان سے گفتگو کرون اور خدا کا حکم انکو پہنچا دون - مینے حسب
ارشاد کہانا تیار کیا اور بنی عبد المطلب کو بلالایا ان دنون وہ کل چالیس آدمی تہے جن مین حضرتؐ کے
چارون چچا ابوطالب حمزہ عباس ابولہب بہی شامل تہے جب وہ حاضر ہوئے حضرتؐ نے اس طعام سے
قدرے تناول فرماکر انسے کہانے کے لیے ارشاد کیا جب تمام لوگ کہا کر سیر ہوگئے مینے دیکہا کہ انہون نے
طعام صرف اسیقدر کہایا ہے جس مقام پر کہ انہون نے اپنا ہاتہہ ڈالا تہا - باقی طعام ویسا ہی دہرا
ہوا ہے - اس ذات کی قسم ہے کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے کہ ان مین سے ایک آدمی اسقدر
تمام کہانے کو کہا سکتا تہا - پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگون کو دودھ پلاؤ مینے ان کو
دودھ پلایا یہانتک کہ وہ سیراب ہوگئے - دودھ ویسا ہی موجود تہا گویا کہ کسینے نہ پیا ہو پہر حضرتؐ نے انکو
مخاطب کرکے ارشاد کیا اے بنی عبد المطلب مین تمہاری طرف خاص طور پر اور دوسرے لوگون کی
طرف عام طور پر بہیجا گیا ہون - تمنے میرا یہ معجزہ دیکہا ہے - پس تم مین سے کوئی ہے کہ میری بیعت
کرے اور میرا بہائی اور دوست بنے کوئی شخص ان لوگون مین سے حضرت کی بیعت کے لیے نہ اوٹہا

میں اسوقت ان تمام لوگوں سے کم عمر تھا بیعت کے لیے اٹھا۔ لہٰذا حضرت نے مجھے فرمایا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا حضرت نے دوبارہ اور سہ بارہ ان سے بھی ارشاد کیا میں بھی ہر ایک دفعہ اٹھتا رہا۔ تیسری بار حضرت نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر فرمایا تو میرا بھائی اور دوست اور وزیر ہے۔ اسلیے میں نے اپنے چچا کے سوا اپنے ابن عم کا ورثہ حاصل کیا ہے۔

(تنبیہ) یہ مواخات بھی جناب امیر علیہ السلام کے افضل ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ مواخات مساوات کی دلیل ہے۔ لیکن مساوات منصب نبوت میں محال ہے۔ پس لامحالہ مساوات فی العمل ہی جا سکتی ہے اور مساوات فی العمل منتج کثرت ثواب ہے۔ اور کثرت ثواب برہان فضیلت ہے۔

(انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ)

ان صحابہ کرام کے اسماء جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

وقد صنف القاضی ابوالقاسم[1] علی بن المحسن بن علی التنوخی کتابا سماه ذکر الروایات من نسخة ثلاثاتین ورقة عتیقة علیها تاریخ الروایة سنة خمس اربعین واربعمائة وروی التنوخی حدیث انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ عن عمر بن الخطاب وعن علی وسعد بن ابی وقاص وعبد الله بن مسعود وعبد الله ابن عباس وجابر ابن عبد الله الانصاری۔ وابی هریرة۔ وابی سعید الخدری۔ وجابر بن سمرة۔ ومالک بن الحویرث۔ والبراء بن عازب۔ وزید ابن ارقم۔ وابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم۔ وعبد الله بن ابی اوفی۔ واخیه زید بن ابی اوفی۔ وابی سریحة۔ وحذیفة بن اسید وانس بن مالک۔ وابی بریدة الاسلمی۔ وابی ایوب الانصاری۔ وعقیل بن ابی طالب وحبشی بن جنادة السلولی۔ ومعاویة بن ابی سفیان۔ وام سلمة زوجة النبی صلی الله علیه وسلم۔ واسماء بنت عمیس وسعید ابن المسیب۔ ومحمد بن علی بن الحسین۔ وحبیب بن ابی ثابت۔ وفاطمة بنت علی وشرحبیل بن سعد یعنے قاضی ابوالقاسم علی بن المحسن بن علی التنوخی نے سند چار سو پینتالیس میں

[1] انکی نسبت ابن خلکان وفیات الاعیان میں لکھتے ہیں ابوالقاسم بن علی التنوخی فکان ادیبا فاضلا وذکره الخطیب فی تاریخه وعده فی شیوخه الذین روی عنهم السمعانی الانساب میں لکھتے ہیں قال الخطیب کتبت عنه وسمعته یقول ولدت بالبصرة فی النصف من الشعبان سنه سبعین و ثلثمائة وقد قبلت شهادته عند الحکام فی حداثته ولم یزل علی ذلک مقبولا الی آخر عمره و کان متحفظا فی الشهادة محتاطا صدوقا فی الحدیث۔

اس حدیث کے متعلق ایک تیس ورق کا رسالہ لکھا ہے جس میں اس حدیث کو عمر بن الخطاب اور جناب علی اور سعد
ابن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کا متواتر ہونا

(۱) قال ابن حجر فی الصواعق المحرقة واعلم ان هذا الحديث متواتر فانه ورد من حديث عائشة و
ابن مسعود وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن زمعة وابی سعید وعلی وحفصة حافظ ابن حجر صواعق
محرقہ میں لکھتے ہیں کہ آگاہ ہو کہ یہ حدیث متواتر ہے کیونکہ یہ حدیث ام المومنین عائشہ اور ابن مسعود اور ابن
عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن زمعہ اور ابوسعید اور علی اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہوئی ہے

(۲) قال الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفة الاصحاب وروی قوله صلی الله علیه وسلم لعلی انت
منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی
صلی الله علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وطرق حديث سعد فيه كثيرة جدا وقد ذكر ابن خيثمة وغيره
ورواه ابن عباس وابو سعيد الخدري وام سلمة واسماء بنت عميس وجابر بن عبد الله وجماعة يطول
ذكرهم حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفة الاصحاب میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ نہایت
ثابت شدہ ترین اخبار اور صحیح ترین روایات میں سے ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ... سعد بن ابی
وقاص رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور سعد رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بکثرت طریقوں سے
روایت ہوئی ہے جس کا ذکر ابن خیثمہ وغیرہ نے کیا ہے اور سعد کے سوا ابن عباس اور ابوسعید خدری اور
ام سلمہ اور اسماء بنت عمیس اور جابر بن عبداللہ اور ایک جماعت نے روایت کیا ہے جن کا ذکر باعث طول ہے

(۳) وروی قوله صلی الله علیه وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی جماعة من الصحابة وهو من
اثبت الاخبار واصحها رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم سعد بن ابی وقاص وابن عباس وابو سعید
الخدری وجابر بن عبد الله وام سلمة واسماء بنت عميس وجماعة يطول ذكرهم (ذكره ابو الحجاج جمال
الدين يوسف بن عبد الله بن عبد الرحمن بن الزكي المزي في تهذيب الكمال) ابوالحجاج یوسف بن عبداللہ
بن عبدالرحمان بن الزکی المزی تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں لکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث
نہایت ثابت شدہ تر احادیث میں سے ہے اور نہایت صحیح حدیث ہے آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ اور ام المومنین ام سلمہ
اور اسماء بنت عمیس اور صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے جنکا ذکر کرنا باعث طوالت ہے

(۳) قال الحافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب ہذا حدیث متفق علی صحتہ رواہ
الائمۃ الاعلام الحفاظ کابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری فی صحیحہ ومسلم بن الحجاج فی صحیحہ
وابو داؤد فی سننہ وابو عیسیٰ الترمذی فی جامعہ وابو عبد الرحمن النسائی فی سننہ وابن ماجہ
فی سننہ واتفق الجمیع علی صحتہ وصار ذلک اجماعا منھم قال الحاکم النیشا بوری ہذا حدیث
دخل فی حد التواتر حافظ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ایسی
ہے کہ جسکی صحت پر ائمہ اعلام اور حافظان حدیث نے اتفاق کیا ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری
نے صحیح بخاری میں اور مسلم نے صحیح مسلم میں اور ابو داؤد نے سنن میں اور ابو عیسے ترمذی نے جامع الصحیح
میں اور ابو عبد الرحمن النسائی نے سنن میں اور ابن ماجہ نے سنن میں روایت کیا ہے اور ان تمام
ائمہ حدیث نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کی صحت
پر اجماع ہو گیا ہے حاکم نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک کا قول ہے کہ یہ حدیث حد تواتر کو پہنچ
چکی ہے +

(۴) قال السیوطی فی الازہار المتناثرۃ فی الاحادیث المتواترۃ حدیث اما ترضی ان تکون منی
بمنزلۃ ہارون من موسی اخرجہ احمد عن ابی سعید الخدری واسماء بنت عمیس والطبرانی عن
ام سلمۃ وابن عباس وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وعلی وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید ابن
ارقم رضی اللہ عنہم وہکذا ذکرہ المتقی فی منتخب قطف الازہار - وقال محمد صدر عالم فی المعارج
العلی وہذا حدیث متواتر عند السیوطی حافظ جلال الدین ابی بکر السیوطی کتاب الازہار المتناثرہ
فی الاحادیث المتواترہ میں لکھتے ہیں کہ حدیث اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی کو امام
احمد بن حنبل نے ابو سعید خدری اور اسماء بنت عمیس سے اور طبرانی نے ام سلمہ اور ابن عباس اور حبشی
ابن جنادہ اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا
ہے اور متقی رحمۃ اللہ علیہ نے منتخب قطف الازہار میں بھی اسی طرح سے ذکر کیا ہے اور محمد صدر عالم
کتاب المعارج العلے میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث سیوطی کے نزدیک متواتر ہے -

(۵) وقال مولانا شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی فی ازالۃ الخفاء فی المتواتر حدیث انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسی روی فی الصحیح سعد بن ابی وقاص واسماء بنت عمیس وعلی بن ابی طالب وعبد اللہ

ابن عباس وغیرہم مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی ازالۃ الخفا میں لکھتے ہیں کہ حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ متواترات میں سے ہے اس حدیث کو سعد بن ابی وقاص اور اسماء بنت عمیس اور علی بن ابی طالب اور ابو سعید اور ابن عباس وغیرہ نے روایت کیا ہے +

(۷) وقال شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی فی المنہاج ان ھذا الحدیث صحیح بلا ریب ثبت فی الصحیحین وغیرھا شیخ الاسلام ابن تیمیہ الحرانی منہاج میں لکھتے ہیں کہ بہ تحقیق یہ حدیث صحیح ہے بے شک صحیحین میں درج ہے +

اسمای مخرجین حدیث منزلت

اخرج البخاری ومسلم والترمذی والنسائی (عن سعد بن ابی وقاص) والبزار (عن ابی سعید الخدری) واحمد (عن کلیہما) والعقیلی (عن ابن عباس) والطبرانی (عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وحبشی ابن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر ابن سمرۃ والبراء ابن عازب وزید ابن ارقم ومالک بن الحویرث) والخطیب (عن عمر) رضوان اللہ علیہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ (مفتاح النجا لمیرزا محمد معتمد خان البدخشانی) یعنے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے (سعد بن ابی وقاص سے) اور بزار نے (ابو سعید خدری) سے اور امام احمد بن حنبل نے (ان دونوں) سے اور عقیلی نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (اسماء بنت عمیس اور ام سلمہ اور حبشی بن جنادہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور براء بن عازب اور زید بن ارقم اور مالک ابن الحویرث) سے اور خطیب بغدادی نے (عمر بن الخطاب) سے روایت کیا ہے کہ بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون علیہ السلام کا جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھا +

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے

+

اب ہم ان ائمہ حدیث کے نام کی فہرست سلسلہ وار دیتے ہیں جنہوں نے احادیث کی تخریج کی ہے

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر نام مشہور	نام پورا
ابن اسحاق	محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ	ابو یعلی	حافظ احمد بن علی ابو یعلی الموصلی صاحب مسند
ابو داود طیالسی	محمد بن سلیمان بن داود الطیالسی صاحب مسند	ابن جریر	حافظ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ الرسل والملوک والتفسیر
محمد بن کاتب الواقدی	محمد بن سعد بن منیع الزہری کاتب الواقدی صاحب الطبقات الکبیر	ابو عوانہ	حافظ یعقوب بن اسحاق ابو عوانہ الاسفرائنی الشافعی صاحب صحیح تلمیذ مسلم
ابن ابی شیبہ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی صاحب مسند استاذ بخاری و مسلم	ابو الشیخ	ابو محمد عبداللہ بن جعفر بن حیان الاصبہانی المعروف بابی الشیخ
احمد	امام احمد بن حنبل رح صاحب مسند و مناقب	الطبرانی	حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی صاحب معاجم ثلاثہ
بخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل البخاری صاحب جامع الصحیح	المخلص الذہبی	المخلص الذہبی
ابن عرفہ	حافظ ابو علی الحسن بن عرفہ بن یزید العبدی	ابو اللیث	حافظ ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی الحنفی
مسلم	امام مسلم بن الحجاج القشیری صاحب جامع صحیح	حاکم	ابو عبداللہ محمد عبداللہ المعروف بالحاکم النیسابوری صاحب المستدرک
ابن ماجہ	حافظ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی صاحب السنن	ابو سعد	ابو سعد عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی صاحب شرف النبوۃ
ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان التمیمی البستی صاحب الصحیح	ابو بکر الشیرازی	احمد بن عبدالرحمن ابو بکر الشیرازی صاحب کتاب الالقاب
ترمذی	حافظ ابو عیسی بن سورۃ الترمذی صاحب جامع الصحیح	ابن مردویہ	ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی صاحب المناقب
عبداللہ بن احمد	حافظ عبداللہ بن احمد بن حنبل صاحب زوائد فی المسند	ابو نعیم	حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی صاحب حلیۃ الاولیاء والمعرفۃ
ابن ابی خیثمہ	حافظ احمد بن ابی خیثمہ زہیر بن حرب	ابن السمان	حافظ اسمعیل بن علی بن الحسین بن زنجویہ مشہور
بزار	حافظ احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار صاحب المسند تلمیذ بخاری		
نسائی	حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی صاحب السنن		

مختصر نام مشہور	پورا نام
	ابن السمان الرازی
التنوخی	حافظ ابی القاسم علی ابن المحسن بن علی التنوخی
خطیب	حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی صاحب التاریخ
ابن عبدالبر	حافظ ابوعمر یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب
ابن المغازلی	حافظ ابوالحسن علی بن محمد بن طیب الجلابی المعروف بابن المغازلی الشافعی صاحب المناقب
الدیلمی	حافظ شیرویہ بن شہردار الدیلمی صاحب فردوس الاخبار
بغوی	امام محی السنۃ حسین بن مسعود الفراء البغوی صاحب شرح السنۃ ومصابیح السنۃ
العبدری	حافظ رزین بن معاویۃ العبدری صاحب الجمع بین الصحاح الستۃ
العاصمی	حافظ محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتیٰ
الملا	حافظ عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا صاحب سیرۃ
ابن عساکر	حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر صاحب تاریخ
السلفی	حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد بن ابراہیم السلفی الاصبہانی
الموفق بن خطیب خوارزم	حافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الشہیر بخطیب خوارزم

مختصر نام مشہور	پورا نام
ابن اثیر	ابوالسعادات المبارک بن ابی الکرم محمد بن محمد عبدالکریم الشیبانی المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول
الصالحانی	حافظ سعدالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحییٰ الصالحانی
الرازی	امام فخرالدین الرازی صاحب تفسیر کبیر
ابن اثیر	ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب اسد الغابہ
البلنسی	ابوالربیع سلیمان بن سالم البلنسی
ابن النجار	حافظ محمد بن محمود بن الحسن محب الدین ابو عبداللہ بن النجار صاحب تاریخ
ابن طلحہ	الشیخ کمال الدین ابوسالم محمد بن طلحۃ القرشی الشافعی صاحب مطالب السئول
سبط ابن الجوزی	حافظ شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزغلی بن عبداللہ البغدادی سبط ابن الجوزی صاحب تذکرہ خواص الامہ
ابویوسف الکنجی	حافظ ابوعبداللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب
النووی	امام یحییٰ بن شرف النووی شارح مسلم وصاحب تہذیب الاسماء واللغات
محب الطبری	حافظ ابوالعباس محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد المکی الشافعی الطبری صاحب الریاض النضرۃ
الحموینی	الشیخ صدرالدین ابوالمجامع ابراہیم بن

مختصر نام مشہور	پورا نام
	الموید محمد بن عبد اللہ بن علی بن محمد الحموینی صاحب فرائد السمطین
ابن سید الناس	محدث ابو الفتح محمد بن محمد المعروف بابن سید الناس صاحب عیون الاثر
ابن قیم	حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ الحنبلی صاحب زاد المعاد
عبد اللہ یافعی	امام عبد اللہ بن اسعد بن علی الیمنی الیافعی صاحب مرآۃ الجنان
ابن کثیر	حافظ اسمٰعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر صاحب تاریخ
علاء الدولہ السمنانی	الشیخ احمد بن محمد بن احمد الملقب بعلاء الدولہ السمنانی صاحب العروۃ الوثقی
الخطیب ولی الدین	الحافظ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب صاحب مشکوۃ المصابیح
المزی	الحافظ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن المزی الشافعی صاحب کتاب تحفۃ الاشراف
الزرندی	الحافظ محمد یوسف الزرندی صاحب نظم درر السمطین
سید علی ہمدانی	العارف الربانی السید علی الہمدانی صاحب مودۃ القربیٰ
ابن شحنہ	حافظ محمد بن محمد بن محمود محب الدین ابو الولید الحلبی المعروف بابن شحنہ صاحب روض المناظر فی علم الاوائل والاواخر
عبد الرحیم العراقی	الحافظ ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم العراقی صاحب الفیۃ الحدیث وشرح التقریب

مختصر نام مشہور	پورا نام
الدولت آبادی	ملک العلماء قاضی شہاب الدین بن شمس الدین الزاولی ثم الدولت آبادی صاحب ہدایۃ السعداء
ابن حجر عسقلانی	الحافظ احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی صاحب تہذیب التہذیب
ابن الصباغ	الحافظ نور الدین علی بن محمد المعروف بابن الصباغ المالکی المکی صاحب فصول مہمہ
السیوطی	الحافظ جلال الدین ابو بکر عبد الرحمن السیوطی
.	القاضی حسین بن محمد بن الحسن الدیار بکری صاحب تاریخ خمیس
ابن حجر مکی	الحافظ احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی المکی صاحب صواعق محرقہ
المتقی	الحافظ علی ابن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال
جمال الدین محدث	الحافظ عطاء اللہ بن فضل اللہ المعروف بجمال الدین المحدث الشیرازی صاحب روضۃ الاحباب
المناوی	الشیخ محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی صاحب کتاب التیسیر فی شرح جامع الصغیر
عیدروس	الشیخ عبد اللہ بن عیدروس صاحب کتاب عقد نبوی و سر مصطفوی
ابن باکثیر	الشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی صاحب کتاب وسیلۃ المآل
محبوب عالم	المولوی محمد صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب عالم
البدخشی	میرزا محمد رستم خان البدخشانی صاحب تحفۃ الابرار

مختصر مشہور نام	پورا نام	مختصر مشہور نام	پورا نام
شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم المحدث الدہلوی صاحب ازالۃ الخفا		عبد العزیز صاحب
		شیخ احمد دحلان	محدث الحرم الشیخ احمد بن زینی بن احمد دحلان الشافعی صاحب سیرۃ النبویۃ
العجیلی	الشیخ احمد بن عبد القادر العجیلی صاحب کتاب ذخیرۃ المآل	الشبلنجی	السید محمد مومن بن حسن الشبلنجی صاحب کتاب نور الابصار
•	المولوی رشید الدین خان الدہلوی تلمیذ شاہ		

احادیث کے بعض طرق کا بیان

(۱) عن سعد بن مالک قال خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی (اخرجہ احمد فی المسند والبخاری ومسلم والترمذی وابو داؤد الطیالسی فی مسندہ والنسائی فی الخصائص وابن عرفۃ ومحمد بن سعد کاتب الواقدی فی طبقات الکبیر وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ والطبرانی فی المعجم الصغیر والبغوی فی مصابیح السنۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر الجزری فی جامع الاصول والنووی فی تہذیب الاسماء) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جناب امیر کو اپنے پیچھے چھوڑنا چاہا جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑنا چاہتے ہیں حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسی سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے۔

(۲) عن سعد بن ابی وقاص ان معاویۃ امرہ فقال لہ ما یمنعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلثا قالہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلن اسبہ لان یکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلفہ فی بعض مغازیہ فقال لہ علی یا رسول اللہ خلفتنی مع النساء والصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فتطاولنا لہا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد ومسلم والترمذی والنسائی) سعد بن ابی وقاص رضی

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے ان سے کہا کہ آپ ابو تراب پر سب کیوں نہیں کرتے۔ سعد نے کہا کیا میں نے تم سے ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا کہ جنکو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں ہرگز انپر سب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان میں سے اگر ایک بات بھی مجھے حاصل ہوتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تھی میں نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے در آنحالیکہ آپ نے ان کو بعض غزوات میں اپنے پیچھے چھوڑا تھا حضرتؐ سے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور لڑکوں میں چھوڑے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے۔ و نیز میں نے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کل ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے پیار کرتے ہیں۔ سعد کہنے لگے پس ہم نے گردن اٹھا کر دیکھا اور حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہے اسکو میرے پاس لے آؤ جب وہ حاضر ہوئے انکی آنکھوں میں آشوب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور علم انکے حوالہ کیا اور خدا نے انکو فتح دی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی کہدے اے محمد جھگڑنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو حضرت نے جناب علی اور فاطمہ اور حسنین کو بلا بھیجا اور دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(۳) عن محمد بن المنکدر قال سعید بن المسیب اخبرنی ابراہیم بن سعد انه سمع اباه سعدا وھو یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی قال سعید فلم ارض حتی اتیت سعدا فقلت شیء حدث به ابنك قال وما ھو یا ابن اخی فقلت ھل سمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی کذا وکذا قال نعم واشار الی اذنیه وقال سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا فصمتا (اخرجه النسائی فی الخصائص) محمد بن المنکدر سعید بن المسیب سے ناقل ہے کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسے سے لیکن نبوت میرے بعد نہیں ہے سعید بن المسیب کہنے لگے مجھے ابراہیم کے کہنے پر اطمینان نہ ہوا اور خود جاکر سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تیرے بیٹے نے ایک بات بیان کی ہے سعد نے کہا وہ کیا بات ہے میں نے کہا کیا تم نے سنا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی کے حق میں اسطرح سے ارشاد کیا ہے سعد اپنے کانوں کیطرف اشارہ کر کے کہنے لگے میں نے ان سے یہ حدیث حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں

(۴) عن ابی سعید قال غزا رسول الله صلی الله علیه وسلم غزوة تبوك وخلف فی اهله علیا فقال بعض ما منعه ان یخرج به الا انه کره صحبته فبلغ ذلك علیا فذکره للنبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ابن ابی طالب اما ترضی ان تنزل منی بمنزلة هارون من موسی (اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابه الطبقات الکبیر وابو نعیم فی حلیة الاولیاء) ابوسعید خدری رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم جناب امیر کو مدینه میں چھوڑ کر غزوہ تبوک کو تشریف لیچلے بعض لوگ کہنے لگے حضرت انکی صحبت سے کارہ تھے اسلیے ان کو چھوڑ چلے ہیں جناب امیر نے سنکر اس بات کو حضرت سے بیان کیا حضرت نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسی سے۔

(۵) عن البراء بن عازب وزید بن ارقم رضی الله عنهما قالا لما کان عند غزوة جیش العشیرة وهی تبوك قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انه لابد من ان اقیم او تقیم فخلفه فلما فصل رسول الله صلی الله علیه وسلم غازیا قال ناس ما خلفه الا لشیء کرهه منه فبلغ ذلك علیا فاتبع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انتهی الیه فقال له ما جاء بك یا علی قال یا رسول الله الا انی سمعت ناسا یزعمون انك انما خلفتنی لشیء کرهته منی فتضاحك رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انك لست بنبی قال بلی یا رسول الله قال فانه کذلك (اخرجه محمد بن سعد کاتب الواقدی فی کتابه الطبقات الکبیر) براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی الله عنهما کہتے ہیں کہ جب بہ سالت مآب صلی الله علیه وسلم غزوہ جیش العشیرہ کو جسے تبوک بھی کہتے ہیں تشریف لے چلے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ یا ہم یہاں ٹھیرین یا تم ٹھیرو پس حضرت انکو پیچھے چھوڑ گئے جب حضرت وہاں سے تشریف لے گئے بعض لوگ کہنے لگے حضرت کو کوئی بات انکی بری معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے انکو پیچھے چھوڑ گئے ہیں جب جناب امیر نے یہ بات سنی حضرت کے پیچھے ہولئے یہانتک حضور کو جا ملے حضرت نے فرمایا یا علی تم کیوں آئے ہو عرض کیا یا رسول الله مینے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کو میری کوئی بات بری معلوم ہوئی ہے جسکی وجہ سے آپ مجھے چھوڑ کر تشریف لیچلے ہیں۔ آنحضرت صلی الله علیه وسلم ہنسکر فرمانے لگے کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے ہارون کا موسے سے مگر یہ کہ تو نبی نہیں ہے حضرت علی علیه السلام نے عرض کیا ہاں یا رسول الله حضرت صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بس یہ ایسی ہی بات ہے۔

(۶) عن علی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال خلفتك ان تکون خلیفتی قلت اتخلف عنك یا رسول الله قال الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی (اخرجه الطبرانی فی الاوسط

والمتقی فی کنز العمال) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ ہم نے تجھ کو اپنے پیچھے چھوڑا ہے تاکہ تو ہمارا خلیفہ ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ کے پیچھے رہونگا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے

(۷) عن جابر قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلی اخلفنی فی اھلی فقال یا رسول اللہ یقول الناس خذل ابن عمہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میرے اہل کے ساتھ میرے پیچھے ٹھیرو۔ جناب امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے اپنے ابن عم کو چھوڑ دیا ہے حضرت نے فرمایا کیا تو راضی نہیں ہے کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ❊

(۸) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما اراد ان یغزو غزاۃ لہ فدعا جعفرا وامرہ ان یتخلف علی المدینۃ فقال لا اتخلف بعدک ابدا فدعانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فعزم علی لما تخلفت قبل ان اتکلم قال فبکیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک یا علی قلت یا رسول اللہ خصال غیر واحد تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض للجھاد فی سبیل اللہ فکنت ارید ان اتعرض للاجر ویبکینی خصلۃ اخری کنت ارید ان اتعرض بفضل اللہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما قولک تقول قریش ما اسرع ما تخلف عن ابن عمہ وخذلہ فان لک بی اسوۃ قد قالوا ساحر وکاھن وکذاب واما قولک اتعرض للاجر اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ واما قولک اتعرض بفضل اللہ ھذا ابھار من فلفل جاءنا من الیمن فبعہ واستمتع بہ انت وفاطمۃ حتی یاتیکما اللہ من فضلہ فان المدینۃ لا تصلح الا بی او بک (اخرجہ الحاکم فی المستدرک وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد والبزار وابو بکر العاقولی فی فوائدہ وابن مردویہ وابراھیم بن عبد اللہ الوصابی الیمنی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزا کرنے کا ارادہ کیا تو جعفر کو بلا کر مدینہ منورہ میں پیچھے رہنے کا حکم دیا جعفر نے عرض کیا میں کبھی حضور کے پیچھے نہیں رہونگا پھر حضرت نے مجھے بلایا اور پیشتر اسکے کہ میں کچھ بولوں حضرت نے مجھے قسم دیکر اپنے پیچھے رہنے کی بابت ارشاد کیا کیا پس میں رونے لگا حضرت نے فرمایا تم کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا ایک بات نہیں جسکے لیے روتا ہوں۔

لہ دو خصلتیں شقم ۱۲ منتخب ؏ ابہار جمع بہر مقدار سہ صد رطل یا چہار صد رطل ۱۲ منتخب

کل قریش کے لوگ کہیں گے حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہو کر اسکو چھوڑ دیا۔ دوسرا اسلیئے روتا ہوں کہ میرا ارادہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تھا ✤
میں چاہتا تھا کہ مجھے اجر حاصل ہو اور اس وجہ سے بھی روتا ہوں کہ میری خواہش تھی کہ خدا کی مہربانی سے مجھے غنیمت میں سے حصہ ملیگا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا یہ جو تم کہتے ہو کہ قریش یہ کہیں گے کہ حضرت اپنے ابن عم سے کسقدر جلدی بیزار ہو کر اسکو چھوڑ گئے ہیں پس اس میں تیرے لیے ایک میری سنت مستدا ہے کہ مجہولوگ ساحر اور کاذب کہتے ہیں اور یہ جو تم کہتے ہو کہ میں اجر کے ملنے کی آرزو رکھتا ہوں پس کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ کو ایسی ہے جیسے ہارون کی موسی کو مگر نبی میرے بعد نہیں ہوا اور یہ جو تم کہتے ہو کہ مجھے خدا کی مہربانی سے غنیمت سے حصہ ملتا پس سیاہ مرچ کے دو جو ہمارے پاس ہیں سے آئی ہیں تم انکو بیچ ڈالو اور تم اس سے فائدہ اٹھاؤ جبتک کہ خدا کی مہربانی سے تمہیں غنیمت سے حصہ ملے کیونکہ مدینہ میرے یا تیرے سوا اشتباہ نہیں رہ سکتا ✤

(۹) عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی وخلفہ فی اہلہ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں پھر آپنے انکو اپنے اہل میں اپنا خلیفہ بنا کر پیچھے چھوڑا۔

(۱۰) عن انس بن مالک ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) انس ابن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ✤

(تنبیہ) جسقدر احادیث کہ صدر میں لکھی گئی ہیں وہ سب موقع تبوک سے متعلق ہیں۔ لیکن تفحص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اس حدیث کو موقع تبوک کے سوا اور چند مواقع میں بھی ارشاد کیا ہے چنانچہ جناب امام جعفر الصادق علیہ السلام روایت فرماتے ہیں عن جعفر الصادق عن اٰبائہ علیہم السلام قال ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی فی عشرۃ مواطن انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی (اخرجہ السید علی الہمدانی فی المودۃ القربی) یعنے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے دس مقام پر یوں ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے ✤

از انجملہ چند مقام درج ذیل ہیں ✤

(الف) موقع ولادت حسنین علیہما السلام

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال لما ولدت فاطمة الحسن قالت لعلی سمه فقال ما کنت لاسبق باسمه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما کنت لاسبق باسمه ربی عز وجل فاوحی اللہ عز وجل الی جبرائیل انه قد ولد لمحمد ولد فاهبط وهنه وقل له ان علیا منك بمنزلة هارون من موسی فسمه باسم ابن هارون فهبط جبرئیل فهناه من اللہ عز وجل ثم قال ان اللہ تعالی جل ذکره امرك ان تسمیه باسم ابن هارون فقال وما کان اسم ابن هارون فقال شبر فقال صلی اللہ علیہ وسلم لسانی عربی فقال فسمه الحسن (اخرجه الملا فی کتابه وسیلة المتعبدین فی متابعة سید المرسلین) جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب جناب حسن پیدا ہوئے جناب سیدہ نے حضرت علی سے کہا انکا نام رکھو جناب علی نے فرمایا مین اسکے نام رکھنے مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت نہین کر سکتا پھر جا کر حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت نے فرمایا مین اسکی نام رکھنے مین اپنے پروردگار پر سبقت نہین کر سکتا پس پروردگار نے جناب جبریل علیہ السلام کو فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین لڑکا ہوا ہے انکو جا کر تہنیت دو اور کہو بتحقیق علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس اسکے بیٹے کا نام ہارون کے بیٹے کے نام پر رکھو پس جبریل علیہ السلام نے نازل ہوکر رسم مبارکباد ادا کی اور کہا کہ پروردگار فرماتا ہے کہ آپ اسکا نام ہارون کے بیٹے کا نام پر رکھین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ہارون کے بیٹے کا کیا نام تہا جبریل نے کہا شبر حضرت ؐ نے فرمایا میری زبان عربی ہے جبریل نے کہا پس آپ اسکا نام حسن رکھین۔

(ب) موقع النسداد ابواب مسجد

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان موسی سال ربه ان یطهر مسجده لهارون وذریته وانی سالت اللہ ان یطهر مسجدی لك ولذریتك من بعدك ثم ارسل الی ابی بکر ان سد بابك فاسترجع وقال سمعا وطاعة فسد بابه ثم الی عمر کذلك ثم صعد المنبر فقال ما انا سددت ابوابکم ولا فتحت باب علی ولکن اللہ سد ابوابکم وفتح باب علی (اخرجه ابو نعیم فی الحلیة) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے ارشاد کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے پروردگار سے دعا کی تہی کہ انکی مسجد کو ہارون اور اسکی ذریت کے لیے پاک کرے اور مینے خدا سے دعا کی ہے کہ میری مسجد کو تیرے اور تیری اولاد کے لیے میرے بعد پاک کرے پھر حضرت ؐ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہلا بھیجا کہ اپنا دروازہ بند کر دے اور لوٹ جا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بسر وچشم لیکر دروازہ بند کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی ایسا ہی کہلا بھیجا۔ پھر منبر پر چڑہکر فرمایا نہ مینے تمہارے

دروازے بند کیے ہیں اور نہ علی کا دروازہ کھولا ہے بلکہ خدا تعالے نے تمہارے دروازے بند کیے اور جناب علی علیہ السلام کا دروازہ کھولا ہے۔

۲) عن جابر بن عبد اللہ انہ قال جاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن مضطجعون فی المسجد وفی یدہ عسیب رطب قال اترقدون فی المسجد فجلفنا واجفل علی معنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعال یا علی انہ یحل لک فی المسجد ما یحل لی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا النبوۃ والذی نفسی بیدہ انک لذائد عن حوضی یوم القیامۃ متذود عنہ رجالا کما یذاد البعیر الضال عن الماء بعصا لک من عوسج کانی انظر الی مقامک من حوضی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) جابر ابن عبد اللہ کہتے ہیں ہم مسجد میں سو رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے انکے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی فرمانے لگے کیا تم مسجد میں اونگھ رہے ہو ہم اٹھکر بھاگے اور علی بھی ہمارے ساتھ بھاگے۔ حضرت نے فرمایا اے علی ادہر آؤ تجھے مسجد میں وہ امر جائز ہے جو کچھ کہ مجھے جائز ہے کیا تو راضی نہیں کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ ہارون کی موسے سے سوا نبوت کے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تو میرے حوض سے لوگوں کو اس طرح سے ہانکے گا جس طرح سے بھٹکا ہوا اونٹ پانی سے ہنکا دیا جاتا ہے تیرے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا۔ میری آنکھوں میں پھر رہا ہے تیرا مقام میرے حوض سے۔

(ج) موقع عقد مواخات

(۱) عن زید بن ابی اوفی قال لما اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فقال علی لقد ذھب روحی وانقطع ظھری حین رأیتک فعلت باصحابک ما فعلت غیری فان کان ھذا من سخط علی فلک العتبی والکرامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعثنی بالحق ما اخرتک الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لا نبی بعدی وانت اخی ووارثی قال وما ارث منک یا رسول اللہ قال ما ورثت الانبیاء من قبلی قال وما ورثت الانبیاء من قبلک قال کتاب اللہ وسنۃ نبیھم وانت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی وانت اخی ورفیقی (اخرجہ احمد فی المسند والمتقی فی کنز العمال والخطیب وابو الشیخ والصالحانی والزرندی) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان بھیا چارہ بنایا علی کہنے لگے میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی جب میں نے آپکو دیکھا کہ آپ میرے سوا اپنے اصحاب میں رشتہ اخوت قائم کر رہے ہیں اگر یہ امر مجھپر کسی آپکی ناراضگی کی وجہ سے تو اچھا جیسے آپ کی رضا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے ۔ ہم نے تجھے پیچھے نہیں چھوڑا
تھا مگر خاص اپنی ذات کے لیے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے ۔ مگر نبی میرے بعد نہیں تو میرا
بھائی اور وارث ہے جناب علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور سے کیا ورثہ حاصل کروں گا حضرت نے
ارشاد کیا مجھ سے پہلے انبیاء نے جو ورثہ کہ پایا ہے ۔ جناب علی نے عرض کیا آپ سے پہلے انبیائے نے کیا ورثہ
پایا ہے فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تو جنت میں میرے ساتھ میرے قصر میں میری بیٹی فاطمہ
کی معیت میں ہوگا اور تو میرا بھائی اور رفیق ہے ۔

(د) موقع فتح خیبر ۔

عن جابر بن عبد الله قال قدم علی بن ابی طالب بفتح خيبر قال له النبی صلی الله عليه وسلم لولا ان
تقول فيك طائفة من امتی ما قالت النصاری فی عيسى ابن مريم لقلت فيك مقالا لا تمر علی ملأ
من المسلمين الا اخذوا التراب من تحت رجليك وفضل طهورك يستشفون بهما ولكن حسبك
ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی غير انه لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی
علی سنتی وانت غدا فی الآخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خليفتی وان شيعتك علی
منابر من نور مبيضة وجوههم حولی اشفع لهم ويكونون فی الجنة جيرانی وان حربك حربی
وسلمك سلمی وسريرتك سريرتی وان ولدك ولدی وانت تقضی دينی وانت تنجز عداتی وان الحق
علی لسانك وفی قلبك ومعك وبين يديك ونصب عينيك الايمان مخالط لحمك ودمك كما خالط
لحمی ودمی لا يرد علی الحوض مبغض لك ولا يغيب عنه محب لك فخر علی ساجدا وقال الحمد لله الذی
من علی بالاسلام وعلمنی القرآن وحببنی الی خير البرية واعز الخليقة واكرم اهل السموات والارض
علی ربه وخاتم النبيين وسيد المرسلين وصفوة الله فی جميع الاولين والآخرين احسانا
من الله وتفضلا منه علی فقال النبی صلی الله عليه وسلم لولا انت يا علی ما عرف المؤمنون من
بعدی لقد جعل الله عز وجل نسل كل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبك يا علی انت اعز الخلق
واكرمهم علی واعزهم عندی ومحبك اكرم من يرد علی الحوض من امتی (اخرجه ابن المغازلی
فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسيلة المتعبدين ومحمد بن يوسف الكنجی فی كفاية
الطالب وابراهيم بن عبد الله اليمنی الوصابی الشافعی فی الاكتفاء فی فضائل الاربعة الخلفاء
وابن السبع الاندلسی فی كتاب شفاء الصدور فی شرف النبی) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جب جناب علی خیبر کی فتح سے واپس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے

ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں وہی بات نہ کہنے لگ جائیں جو عیسے علیہ السلام کے حق میں نصاریٰ
کہہ رہے ہیں تو میں تیری نسبت ایسی بات بیان کرتا کہ نہ گذرتا تو مسلمانوں کے کسی مجمع پر مگر کہ تیرے پاؤں
کی مٹی اٹھا لیتے اور تیرے وضو کے پانی کو لیکر اس سے شفا چاہتے۔ لیکن تیرے حق میں اتنی بات ہی
کافی ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے سوا اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے۔ تو میری
ذمہ داری کو پورا کرے گا اور میرے ننگ پن کو ڈھانپے گا۔ اور میری سنت پر لوگوں سے لڑے گا۔ اور
تو کل قیامت میں سب خلقت سے میرے نزدیک ہوگا اور تو حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ اور تیرے شیعہ نور
کے منبروں پر سفید منہ والے مجھے گھیرے ہوئے ہونگے میں انکی شفاعت کروں گا وہ جنت میں میرے
ہمسایہ ہونگے۔ کیونکہ تیرے ساتھ لڑنا میرے ساتھ لڑنا ہے اور تیرے ساتھ صلح کرنا میرے ساتھ صلح کرنا
ہے۔ اور تیرا راز میرا راز ہے۔ اور تیری اولاد میری اولاد ہے۔ تو میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے
وعدوں کو پورا کرے گا۔ حق تیری زبان اور تیرے دل میں اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیری
آنکھوں کے آگے ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون میں ایسا ملا ہوا ہے جیسے کہ میرے گوشت اور خون
میں ملا ہوا ہے۔ حوض پر تیرا دشمن وارد نہیں ہوگا۔ اور تیرا محب اس سے غائب نہیں ہوگا۔ جناب امیر سجدہ
میں گر گئے اور کہنے لگے شکر ہے۔ اس ذات کا جس نے مجھ پر اسلام سے احسان رکھا ہے اور قرآن
مجھ کو سکھایا ہے اور مجھکو تمام خلائق کے بہتر اور تمام مخلوق سے زیادہ عزت والے اور سب باشندگان
آسمان و زمین سے خدا کے نزدیک زیادہ بزرگی والے خاتم پیغمبران اور سید رسلان برگزیدہ اولین
و آخرین کا دوست بنایا ہے خدا کا نہایت احسان اور فضل ہے مجھ پر پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر یا علی تو نہ ہوتا تو مومنوں کی شناخت نہ ہو سکتی بہ تحقیق خدا تعالے نے ہر ایک نبی کی
نسل اسی کی صلب سے ٹھہرائی ہے اور میری نسل تیری صلب سے ٹھہرائی ہے لیں تو میرے پاس سب
خلقت سے بزرگ تر اور عزیز تر ہے۔ تیرا محب سب امت سے جو حوض پر میرے پاس آنے والے ہیں
بزرگ تر ہے۔

(۵) موقع عطائے خاتم در نماز

(۱) عن عبایۃ بن الربعی قال بینا عبد اللہ بن عباس جالس علی شفیر زمزم یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبل رجل معتم بعمامۃ فجعل ابن عباس لا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا و الرجل یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابن عباس سألتک باللہ من انت
فکشف العمامۃ عن وجہہ وقال ایہا الناس من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانا جندب بن جنادۃ

البدری ابوذر الغفاری سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھاتین والا فصمتا و رأیت بھاتین والا فعمیتا یقول
علی قائد البررۃ و قاتل الکفرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ اما انی صلیت مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوما من الایام صلوۃ الظہر فسأل سائل فی المسجد فلم یعطہ احد شیئا فرفع السائل
یدہ الی السماء فقال اللھم اشھد انی سألت فی مسجد نبیک فلم یعطنی احد شیئا فکان علی راکعا فاومی
الیہ بخنصرہ الیمنی وکان یتختم فیھا فاقبل السائل حتی اخذ الخاتم من خنصرہ وذلک بعین النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فلما فرغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلوتہ رفع رأسہ الی السماء وقال
اللھم ان اخی موسی سألک فقال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا
قولی واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری فانزلت علیہ قرآنا
ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما اللھم فانا محمد
نبیک وصفیک اللھم فاشرح لی صدری ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد
بہ ازری قال ابوذر فما استتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعاءہ حتی نزل علیہ جبرئیل من عند اللہ
فقال یا محمد اقرأ قال ما اقرأ قال اقرأ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون
الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھم راکعون (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ المسمی بکشف البیان فی
تفسیر القرآن وکمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول وسبط ابن الجوزی فی تذکرۃ
خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی نظم درر السمطین وابن الصباغ المالکی فی الفصول المھمہ
والامام فخر الدین الرازی فی تفسیر الکبیر) عبایہ بن الربعی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ چاہ زمزم کے کنارے پر بیٹھے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص
ایک آدمی عمامہ پوش آنکلا ابن عباس حدیث کے بیان کرنے سے رک گئے وہ شخص حدیث بیان کرنے لگا
ابن عباس کہنے لگے اے شخص میں تجھے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں سچ بتا تو کون ہے اس نے اپنا چہرہ
کھولدیا اور کہنے لگا جس نے مجھے پہچانا ہو اور جس نے نہ پہچانا ہو وہ پہچان لے کہ میں جندب بن جنادۃ
البدری ابوذر غفاری ہوں۔ میںنے آنحضرت سے ان اپنے دونوں کانوں کے ساتھ سنا ہے ورنہ یہ
دونوں بہرے ہوجائیں اور ان دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے ورنہ دونوں ختم ہوجائیں۔ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جناب علی کی شان میں فرماتے تھے وہ نیکوکاروں کا پیشوا ہے اور بدکاروں کا قاتل ہے
فتحمند ہوا جس نے اسکی مدد کی اور چھوڑا گیا وہ شخص جس نے اسکو چھوڑا میں ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا ایک سائل نے مسجد میں آکر سوال کیا کسی نے

اسے کچھ نہ دیا سائل آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر کہنے لگا اے خدا گواہ رہو میںنے تیرے رسول کی مسجد میں سوال کیا تھا مجھے کسی نے کچھ نہیں دیا جناب امیر رکوع میں تھے سائل کی طرف آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلی سے اشارہ کیا اس میں انگوٹھی تھی سائل نے پکڑ کر اتار لی یہ سارا ماجرا حضرت کے سامنے ہوا حضرت نماز سے فارغ ہو کر دعا کرنے لگے الٰہی میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے استدعا کی تھی کہ اے میرے پروردگار میرے سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا میری زبان کی گرہ کو وا کر تاکہ میری باتیں لوگ سمجھ سکیں اور میرے گھر کے لوگوں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام میں میرا شریک بنا پس الٰہی تو نے اپنا بولتا ہوا قرآن اسپر نازل کیا کہ ہم تیرے بھائی کی وجہ سے تیرے بازو کو قوی کرینگے اور تم دونوں کو غالب بنائیں گے کہ وہ لوگ تم تک نہیں پہونچ سکیں گے الٰہی میں محمد تیرا نبی اور تیرا برگزیدہ ہوں الٰہی پس میرے بھی سینہ کو کھول اور میرے کام کو آسان بنا اور میرے گھر والوں میں سے علی کو میرا وزیر بنا اور اسکی وجہ سے میری پشت کو قوی کر۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابھی حضرت نے اپنی دعا کو ختم نہیں کیا تھا کہ جبریل علیہ السلام خدا کے پاس سے تشریف لاکر کہنے لگے اے محمد پڑھ حضرت نے فرمایا کیا پڑھوں جبریل نے کہا پڑھ بجز اسکے نہیں کہ تمہارا رفیق اللہ اور اسکا رسول ہے اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع میں ہیں۔

(۲) عن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول اللھم انی اسألک بما سألک اخی موسی ان تشرح لی صدری وان تیسر لی امری وان تحل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا (اخرجہ الخطیب وابن عساکر فی تاریخیھما وابن مردویہ فی المناقب ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے پروردگار میں اس دعا کے ساتھ کہ جسکے ساتھ تجھے میرے بھائی موسیٰ نے پکارا تھا پکارتا ہوں کہ تو میرے سینہ کو فراخ کر اور میرے کام کو آسان بنا اور میری زبان کی گرہ کھول تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے اہل سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اسکے ساتھ میری پشت کو قوی کر اور اسکو میرے کام میں میرا شریک بنا تاکہ ہم تیری تسبیح اور تیرا ذکر کثرت سے کریں اور تو ہمیں دیکھتا ہے۔

(۳) عن موسی الجھنی قال دخلت علی فاطمۃ بنت علی فقال رفیقی ابو مھل کم لک فقالت

ست وثمانون سنة قال ما سمعت من ابيك شيئا قالت حدثتني اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي (اخرجه الامام احمد بن حنبل في المناقب
والنسائي في الخصائص والخطيب في تاريخه) موسی جہنی ناقل ہیں کہ میں فاطمہ بنت علی کی خدمت میں گیا میرا
رفیق ابومہدی ان سے عرض کرنے لگا آپ کا سن وسال کیا ہے وہ فرمانے لگیں چھیاسی برس کا ہے
وہ کہنے لگا آپ نے اپنے والد صاحب سے کوئی بات سنی ہے فرمانے لگیں مجھ سے اسماء بنت عمیس روایت کرتی
تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی علیہ السلام سے ارشاد فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسی سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ۔

(۴) عن اسماء بنت عميس قالت هبط جبرئيل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان ربك يقرئك
السلام ويقول لك علي منك بمنزلة هارون من موسى (اخرجه الامام علي بن موسى الرضا في مسند
اهل البيت) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت
جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے نازل ہو کر فرمایا کہ یا محمد آپکا پروردگار آپ پر سلام کہتا ہے اور کہتا
ہے کہ علی تم سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ۔

(و) موقع تفاخر عقیل وجعفر وجناب علی رضی اللہ عنہم

عن عقيل بن ابي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عقيل والله اني لاحبك لخصلتين
لقرابتك ولحب ابا طالب اياك واما انت يا جعفر فان خلقك يشبه خلقي واما انت يا علي فانت
مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي (اخرجه ابن عساكر في تاريخه وابو بكر بن محمد الحكيم
في جزء من حديثه وابراهيم بن عبد الله الوصابي في الاكتفاء في فضائل الاربعة الخلفاء) عقیل بن ابی
طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے عقیل
میں دو باتوں کی وجہ سے تجھ سے محبت رکھتا ہوں ایک تو تیری قرابت کے سبب سے جو میرے ساتھ ہے
دوسرے ابوطالب کی محبت کے باعث جو خاص تیرے ساتھ تھی اور اے جعفر تیرا خلق میرے خلق
کے مشابہ ہے اور اے علی پس تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے بجز اسکے کہ نبی میرے بعد نہیں ہے

(ز) مواجہہ حضرت ابوبکر وعمر وابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم ۔

عن ابن عباس قال قال عمر بن الخطاب كفوا عن ذكر علي فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
في علي ثلث خصال لان تكون لي واحدة منهن احب الي مما طلعت عليه الشمس كنت انا وابو بكر وابو عبيدة
ابن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم متكئ على علي حتى ضرب

بیدہ علی منکبیہ ثم قال انت یا علی اول المؤمنین ایمانا و اولھم اسلاما ثم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی وکذب علی من زعم انہ یحبنی و یبغضک (اخرجہ الحسن بن بدر فیما رواہ الخلفاء والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن النجار والمتقی فی کنز العمال) وابن السمان والموافقۃ ومحب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرہ ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے علی کے ذکر سے باز رہو۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں ایسی تین باتیں ہیں۔ کہ اگر ان میں سے ایک ہی مجھے حاصل ہوتی تو سب ان چیزوں سے کہ جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے میں اسکو بہتر سمجھتا میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن الجراح اور چند نفر اصحاب رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے اور حضرت جناب امیر کے سینے کے ساتھ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا کہ اے علی تو سب مومنوں سے ایمان لانے میں پہلا ہے اور سب مسلمانوں سے اسلام لانے میں مقدم ہے اور تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے اس نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے محبت رکھتا ہے در آنحالیکہ تجھ سے بغض رکھتا ہو ۔

(ز) عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الخطیب فی المتفق والمتقی فی کنز العمال) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ۔

(ح) جناب ام المومنین ام سلمہ کے گھر کا موقع ۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ یا ام سلمۃ ھذا علی بن ابی طالب لحمہ لحمی ودمہ دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الحافظ ابو جعفر العقیلی والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین ام سلمہ کو مخاطب کرکے فرمایا اے ام سلمہ یہ علی بن ابی طالب ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ۔

(ط) انس رضی اللہ عنہ کے ساجد کا موقع ۔

عن انس بن مالک قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلی اللہ علیہ وسلم الآن یدخل سید المسلمین وامیر المؤمنین وخیر الوصیین واولی الناس بالنبیین اذ طلع علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی والی قال فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل رسول اللہ صلی اللہ

يمسح العرق من جبهته و وجهه و يمسح به وجه علي و يمسح العرق من وجه علي و يمسح به وجهه فقال له علي يا رسول الله انزل فيّ شيء قال اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي انت اخي و وزيري و خير من اخلف بعدي تقضي ديني و تنجز موعدي و تبين لهم ما اختلفوا فيه من بعدي و تعلمهم من تاويل القرآن ما لم يعلموا و تجاهدهم على التاويل كما جاهدتهم على التنزيل (اخرجه ابوبکر ابن مردويه في المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ ابھی اس وقت سید المسلمین امام امیر المومنین اور خیر الوصیین اور نبیون کے پاس سب لوگون کا بہتر داخل ہوگا ناگاہ علی تشریف لائے حضرت نے فرمایا میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ انس کہتے ہین کہ جناب امیر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے۔ حضرت اپنی پیشانی اور چہرہ اقدس کا عرق لیکر انکے مونہہ کو اور انکی پیشانی اور مونہہ کا عرق لیکر اپنے چہرہ کو ملنے لگے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کوئی آیت میرے حق مین نازل ہوئی ہے حضرت نے ارشاد کیا کیا تو راضی نہین کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر نبی میرے بعد نہین ہے تو میرا بھائی اور وزیر ہے اور جن لوگون کو مین اپنے پیچھے چھوڑ جانے والا ہون ان سب سے بہتر ہے تو میرے قرض کو ادا کرے گا۔ اور میرے وعدون کو پورا کرے گا۔ اور میرے بعد جس مین لوگون کو اختلاف پیدا ہو جائیگا تو انکو بیان کرے گا۔ اور قرآن کے معنے جو انکو نہین معلوم ہین تو انکو سمجھائے گا اور قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑے گا جس طرح سے کہ مین قرآن کی تنزیل پر لڑا ہون +

(ی) مدینہ کی کھجورونکا پکارنا۔

عن جابر بن عبد الله قال سمعت عليا يقول لجماعة من الصحابة اتدرون لم سمي الصيحاني صيحانيا قلنا اللهم لا قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم نمشي في طرقات المدينة الامر رنا بنخل من نخلها فصاحت نخلة باخرى هذا النبي المصطفى و هذا علي المرتضى ثم جزناها فصاحت ثانية بثالثة هذا موسى واخوه هارون ثم جزناها فصاحت رابعة بخامسة هذا نوح و هذا ابراهيم ثم جزناها فصاحت سادسة بسابعة هذا محمد سيد النبيين و هذا علي سيد الوصيين فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال انما سمي نخل المدينة صيحانيا لانه صاح بفضلي و فضلك (اخرجه الخوارزمي في المناقب والسيد السمهودي في خلاصة الوفا باخبار دار المصطفى و ابن يوسف الكنجي الشافعي) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ صحابہ سے کہ رہے تھے کیا تم کو معلوم ہے کہ صیحانی کھجوروں کا نام کیوں صیحانی رکھا گیا ہے۔ وہ عرض کرنے لگے بخدا ہمیں نہیں معلوم ہے۔ جناب امیر نے فرمایا ایک دفعہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ کے باہر کے رستوں میں جا رہا تھا ہم ایک کھجوروں کے جھنڈ کے پاس سے ہو کر گذرے ایک کھجور کے درخت نے دوسرے سے کہا یہ نبی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ علی المرتضے علیہ السلام ہیں پھر ہم وہاں سے آگے بڑھے ایک دوسری کھجور کے درخت نے تیسرے سے کہا یہ موسیٰ ہیں اور یہ ان کے بھائی ہارون ہیں پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے چوتھی نے پانچویں سے کہا یہ نوح ہے اور یہ ابراہیم ہے پھر ہم وہاں سے بھی آگے بڑھے۔ چھٹی نے ساتویں سے کہا یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علی علیہ السلام وصیوں کے سردار ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر ہنس پڑے پھر حضرت نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ ان کھجوروں کو صیحانی یعنے پکارنے والی کھجوریں کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ میری اور تیری فضیلت پر پکارتی ہیں ✤

(تنبیہ) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب میں لکھتے ہیں۔ و یکے از انواع تمر صیحانی ست کہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ بثبوت رسیدہ کہ روزی حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم دست در دست علی مرتضیٰ سلام اللہ علیہما در بعضے از بساطین مدینہ میگذشت ناگاہ از میان نخلہ آواز برآمد کہ ہذا محمد سید الانبیاء وہذا علی سید الاولیاء ✤

(۱) عن جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ولو کان لکنت (الطبقات الکبریٰ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ ہو تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور اگر ہوتا تو البتہ تو ہی ہوتا ✤

(۲) عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (اخرجہ احمد) سعید بن زید سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔

(۳) عن مالک بن الحویرث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبداللہ بن احمد فی زوائد المسند والطبرانی فی الکبیر) مالک ابن الحویرث سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کیا تو راضی نہیں کہ تیرا مرتبہ مجھ سے ایسا ہو جیسے کہ ہارون کا موسیٰ سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ✤

(۴) عن حبشی بن جنادة السلولی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ الطبرانی) حبشی بن جنادۃ السلولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ تو مجھ سے ہارون کے مرتبہ پر ہے موسے سے

(۵) عن ابی سریحۃ و زید بن ارقم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی (اخرجہ رزین بن معاویۃ العبدری فی جمع بین الصحاح الستۃ فی الجزء الثالث فی ثلثۃ الاجزاء فی باب مناقب علی) ابو سریحہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر نبی میرے بعد نہیں ہے ❖

(۶) عن بکر بن احمد القصری حدثنا فاطمۃ بنت علی بن موسے الرضا حدثتنی فاطمۃ و زینب و ام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمۃ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمۃ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمۃ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمۃ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و رضی عنھا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقولہ صلے اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسے (ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء وقال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ وھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا (اخرجہ شمس الدین بن محمد الجزری فی اسنی المطالب) بکر بن احمد القصری سے روایت ہے کہ ہم سے جناب فاطمہ بنت علی بن موسے الرضا بیان کرتی تھیں کہ مجھ سے فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی بن جعفر کی بیٹیاں ذکر کرتی تھیں کہ ان سے فاطمہ بنت جعفر بن الصادق نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ بنت محمد بن علی نے بیان اور ان سے فاطمہ بنت علی بن الحسین نے ذکر کیا اور ان سے فاطمہ اور سکینہ جناب حسین علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے روایت کیا اور ان سے جناب کلثوم بنت فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جناب فاطمہ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تمہیں غدیر خم کے روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے۔ و نیز حضرت کا ارشاد کہ یا علی کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے ❖

اس حدیث کو حافظ ابو موسی المدینی نے کتاب مسلسل بالاسماء میں روایت کیا ہے اور کہتا ہے

کہ ایک وجہ سے یہ حدیث مسلسل ہے کیونکہ اس حدیث کو ہر ایک فاطمہ نام معصومہ نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے روایت کیا ہے یہ روایت پانچ بھانجیوں کی ہے اپنی پھپھیوں سے +

(۷) عن عامر بن واثلة سمعت علیا یوم الشوری یقول، نشدتکم باللہ هل فیکم احد وحد اللہ قبلی قالوا اللهم لا۔ قال نشدتکم باللہ هل فیکم احد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی غیری، قالوا اللهم لا (اخرجه الخوارزمی فی المناقب) ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شوری کے روز جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرماتے تھے میں تمکو قسم دیتا ہوں آیا تم لوگوں میں میرے سوا کوئی ہے کہ جس نے خدا کی توحید کا مجھ سے پہلے اقرار کیا ہو سب نے کہا بخدا کوئی نہیں جناب امیر نے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ میرے سوا کوئی ایسا تم میں ہے جسکو حضرت نے کہا ہو کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے سب نے کہا بخدا کوئی نہیں +

(۸) عن قیس بن حازم قال جاء رجل الی معاویة سأله عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابیطالب وهو اعلم فقال ارید جوابک فی علی وبحک لقد کرهت رجلا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزره بالعلم غزرا ولقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلة هارون من موسی ولقد کان عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیء اخذ منه (اخرجه احمد فی المناقب وابن المغازلی فی المناقب وفقیه ابو اللیث نصر بن محمد السمرقندی فی کتاب المجالس ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة والسید السمهودی فی جواهر العقدین وابن حجر المکی فی الصواعق المحرقه) قیس بن حازم ناقل ہے کہ ایک آدمی نے معاویہ سے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ کہنے لگا یہ مسئلہ جناب امیر علیہ السلام سے پوچھ سائل کہنے لگا میں تجھ سے ہی جواب چاہتا ہوں معاویہ نے کہا تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے ایسے آدمی کو حقیر سمجھا ہے کہ جسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ علم کے ساتھ بھرا ہے پورا بھرنا اور ارشاد کیا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور جب کبھی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آیا کرتی تھی تو ان سے علم حاصل کیا کرتے تھے +

(۹) عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیه السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب بن الخیرات اباک صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر وعمر رضی اللہ عنهما فقال این تذهب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسی ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجه الخطیب فی اربعین نهداء فی ترجمة طریف بن عبد اللہ الموصلی

ابن جبیر ناقل ہیں کہ میں نے جناب علی بن الحسین سجاد علیہ السلام سے عرض کیا یا سیدی مجھ سے ثبیر باپ نے بیان کیا کہ ابی جحیفہ وہب بن الخیر روایت کرتے تھے کہ آپکے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا تھا کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں جناب سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عقل والے ہم بچے کہاں جائیں ہم سے سعید بن المسیب نے روایت کیا ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے۔ بے شک مومن کسر نفسی کیا کرتا ہے۔

(۱۰) عن المخدوج بن یزید الہذلی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخی بین المسلمین ثم قال یا علی انت اخی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المناقب) مخدوج ابن یزید الہذلی سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا باہم رشتہ اخوت ملایا اور جناب علیؑ سے ارشاد کیا یا علی تو میرا بھائی ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے لیکن نبی میرے بعد نہیں ہے ✦

حدیث یا علی انت منی و انا منک

(۱) عن ابی رافع قال لما قتل صاحب لواء المشرکین یوم احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ علی بنفسہ وحمل علی صاحب اللواء فقتلہ فنزل جبرئیل فقال یا محمد ان ہذہ لھی المواساۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ فقال جبرئیل انا منکما (اخرجہ احمد والطبرانی فی الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب احد کے روز مشرکوں کے علمدار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا جناب امیر نے حضرت پر اپنی جان کو فدا کر کے اس علمدار پر حملہ کیا اور اسکو مار ڈالا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور فرمایا یا رسول اللہ اسکے لیے صلہ ہونا چاہیے آپ نے فرمایا علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں تم دونوں کا ہوں ✦

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ انما قال جبرئیل ان ہذہ لھی المواساۃ لان الناس فروا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم احد (رزن کرہ خواص الامۃ) یعنے زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اسکے لیے صلہ چاہیے یہ اسلیے تھا کہ احد کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ بھاگ گئے تھے ✦

(۲) عن حبشی بن جنادۃ کان قد شہد حجۃ الوداع قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول

ذلك اليوم علي مني وانا منه ولا يقضي ديني سواه (اخرجه النسائي والترمذي وابن ماجه والبغوي وابن عاصم وابن قتيبة والضيا والباوردي والطبراني) حبشی بن جنادہ سے کہ وہ حجۃ الوداع مین بہی حاضر تہے روایت ہی کہ مینے اسی روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تہا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون اور سوا اسکے کوئی میرے قرض کو ادا نہین کریگا ✦

(تنبیہ) اس حدیث کے شان ورود کی نسبت علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکہتے ہین وقيل انما قاله يوم نزل عليه وانذر عشيرتك الاقربين یعنے علی منی وانا منہ کی حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز ارشاد فرمایا تہا جس روز کہ آیت کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تہی۔
لیکن کتب حدیث کی سیر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے اکثر مواقع مین اس حدیث کو جناب امیر کی نسبت ارشاد فرمایا ہے کبہی علی منی سے اور کبہی انت منی کے الفاظ مبارک سے ✦

(۳) عن انس بن مالك قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم براءة مع ابي بكر رضي الله عنه ثم دعاه فقال لا ينبغي لاحد ان يبلغ عني الا رجل هو مني وانا منه فدعا عليا فاعطاه اياها (اخرجه الترمذي) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برات دیکر مکہ والون کی طرف ارسال کیا پہر آپ نے بلا لیا اور فرمایا مجہ سے وہ اس سورت کو لیجا سکتا ہے جو میرا ہو پہر جناب علی کو سورہ برات دیکر روانہ کیا ✦

(۴) عن عبد خير عن علي قال اهدي للنبي صلى الله عليه وسلم قنو موز فجعل يقشر الموزة ويجعلها في فمي وقال له قائل يا رسول الله انك تحب عليا فقال او ما علمت ان عليا مني وانا منه (اخرجه الخوارزمي في المناقب) عبد خیر جناب امیر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کیلہ کا خوشہ تحفہ مین آیا حضرت کیلے چہیل چہیلکر میرے مونہ مین ڈالنے لگے ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ آپ علی کو دوست رکہتے ہین حضرت نے فرمایا شاید تو نہین جانتا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا ہون

(۵) عن علي قال صدرنا من مكة فاذا ابنة حمزة تنادي يا عم يا عم فتناولها علي فقال لفاطمة دونك ابنة عمك فحملتها فاختصم فيها علي وجعفر وزيد فقال علي انا اخذها وهي ابنة عمي قال جعفر ابنة عمي وخالتها تحتي وقال زيد ابنة اخي فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلي انت مني وانا منك وقال لجعفر اشبهت خلقي وخلقي وقال لزيد انت مولانا (اخرجه النسائي في الخصائص) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب ہم مکہ سے چلے

ناگاہ جناب سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اے چچا اے چچا پکارنے لگین علیؓ نے انکو لیکر جناب فاطمہ کے حوالہ کیا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو اپنے پاس بٹھا حضرت سیدہ نے اسے اپنے پاس اونٹ پر بٹھا لیا۔ جناب علی اور جعفر اور زید رضی اللہ عنہم مین جھگڑا ہونے لگا جناب علی کہنے لگے مینے اسکو پکڑا ہے وہ میرے چچا کی بیٹی ہے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہے زید کہنے لگے میرے بھائی کی بیٹی ہے حضرتؐ نے اسکا فیصلہ کیا اور اسکو اسکی خالہ کے سپرد کر دیا اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے اور جناب علی سے فرمایا تو میرا ہے اور مین تیرا ہون اور جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تیری خلقت اور تیرا خلق میری مانند ہے اور زید رضی اللہ عنہ سے کہا تو ہمارا دوست ہے۔

(۶) عن محمد بن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا علی فختنی وابو ولدی انت منی وانا منک (اخرجہ البغوی واحمد والطبرانی والحاکم) محمد بن اسامہ بن زید اپنے والد سے ناقل ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن یا علی تو پس میرا داماد اور میرے بچون کا باپ ہے اور تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہون ٭

(۷) عن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان لقیتما فعلی وان تفرقتما فکل واحد منکما علی حدتہ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی جاریۃ لنفسہ منہن فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ فدفعت الکتاب الیہ ونلت من علی فتغیر وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی فان علیا منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی (اخرجہ احمد والنسائی) بریدہ اسلمی روایت کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خالد بن ولید کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا اور ایک دوسرے لشکر پر جناب امیر علیہ السلام کو امیر بنا کر ارسال کیا۔ اور فرمایا کہ اگر دونو لشکر باہم مل جائین تو علی امیر سمجھے جاوین اور اگر جدا جدا رہین تو تم دونو مین سے ہر ایک جدا جدا امیر ہوگا۔ پس ہمارے دونو لشکرین سے قبیلہ بنی زبید کے ترپا ملی اور مسلمانون نے باہم مدد کر کے مشرکون کے ساتھ لڑائی مین فتح حاصل کی جنہون نے انکے بال بچون کو اسیر کر لیا جناب امیر علیہ السلام نے اپنے لیے ان مین سے ایک لونڈی کو منتخب کیا خالد بن ولید نے اس حقیقت کو حضرت کی طرف لکھ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ مین اس خط کے ساتھ حضرتؐ کی خدمت مین بھی جا کر زبانی بھی اس بات کو عرض کرون مینے وہ خط حضرت کو

دیا اور زبانی بھی کہہ سنایا حضرت کا چہرہ غصہ کی وجہ سے متغیر ہو گیا میں نے کہا میں حضور کے غصہ سے خدا
کی پناہ مانگتا ہوں حضور نے مجھے ایک شخص کے ساتھ روانہ فرمایا تھا اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم کیا تھا جو
کچھ کہ اس نے کہا میں نے اسکو پہونچا دیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ تم علی کے پیچھے
مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ❊

(٨) عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علی بن ابی طالب
فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ وتعاقد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالوا اذا لقینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتشکوا الیہ اخبرناہ ما صنع وکان المسلمون اذا رجعوا
من سفر بدؤا برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فسلموا علیہ ثم انصرفوا الی رحالہم فلما قدمت
السریۃ فسلموا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقام احد الاربعۃ فقال یا رسول اللہ الم تر ان علیا
صنع کذا وکذا فاعرض عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم قام الثانی فقال مثل ذلک ثم
قام الثالث فقال مثل مقالتہ ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل علیہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجہہ فقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ان علیا
منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن من بعدی اخرجہ احمد والنسائی والحاکم عمران بن حصین رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر جناب علی کو امیر بناکر روانہ کیا
جب جناب فوج کے ساتھ روانہ ہوئے ایک کنیز غنیمت میں انکے ہاتھ لگی حضرت امیر نے اس میں اپنا
تصرف کر لیا لوگوں کو یہ بات ناگوار ہوئی ان میں سے حضرت کے چار صحابیوں نے باہم عہد کیا کہ جب
ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچیں گے تو حضرت سے اس بات کی شکایت کریں گے
صحابہ کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے آتے تو حضرت کو سلام کے لیے پہلے حضرت کے حضور میں حاضر ہوتے
پھر اپنی اپنی فرودگاہ کی طرف رجوع کرتے تھے سب تو وہ فوج کا دستہ بھی سلام کے لیے حاضر خدمت ہوا
ان چاروں میں سے ایک نے اٹھکر عرض کیا یا رسول اللہ جناب علی نے ایسا ویسا کیا ہے حضرت نے
اس سے مونھ پھیر لیا۔ پھر دوسرے نے اٹھکر یہی بیان کیا آپنے اس سے بھی اعراض فرمایا پھر تیسرے
نے بھی یہی بیان کیا پھر چوتھے نے بھی انہیں تینوں کی سی کہی حضرت ان کی طرف لوٹ بیٹھے اور غضب
کے آثار چہرہ اقدس سے نمایاں ہو رہے تھے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو
بیشک علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ❊

(٩) عن عمرو بن العاص قال قدمت من غزوۃ ذات السلاسل وکنت اظن ان لیس احد احب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی فقلت یا رسول اللہ ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت انی لست
اسالک عن النساء قال ابوھا قلت ای الناس احب الیک بعد ابی بکر قال حفصۃ قلت لست اسالک
عن النساء قال فابوھا قلت یا رسول اللہ فاین علی فالتفت الی اصحابہ فقال انظروا الی ھذا یسألنی
عن النفس (اخرجہ ابن النجار) عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جب مین غزوہ ذات السلاسل سے واپس آیا
مجھے گمان تھا کہ حضرت کو مجھسے زیادہ کوئی عزیز نہ ہوگا مینے عرض کیا یا رسول اللہ تمام لوگون مین
سے حضور کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا عائشہ مینے عرض کیا مین عورتون کی نسبت نہین پوچھتا
ہون فرمایا اسکا باپ مینے پھر پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کون عزیز ہے فرمایا حفصہ مینے گذارش
کیا کہ عورتون کی نسبت مین نہین پوچھتا فرمایا اسکا باپ مینے کہا یا رسول اللہ علی کہان رہے حضرت
نے صحابہ کیطرف التفات فرماکر ارشاد کیا دیکھو یہ مجھسے میری جان کی نسبت پوچھتا ہے۔

(۶) اخرج الدارقطنی ان علیا یوم الشوری احتج علی اھلھا فقال لھم انشدکم باللہ ھل فیکم
احد اقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرحم ومن جعلہ صلی اللہ علیہ وسلم نفسہ نفسہ وابناءہ ابناءہ
غیرہ فقالوا اللھم لا۔ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے مین کہ جناب امیر علیہ السلام نے شوری کے دن
اہل شوری پر حجت قائم کرنے کے لیے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کوئی تم مین ہے کہ رحم مین جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نزدیکی رشتہ دار ہو۔ اور میرے سوا کس شخص کے نفس کو حضرت نے اپنا
نفس اور اسکے بیٹون کو اپنے بیٹے بتایا ہے۔ سبنے کہا خدا گواہ ہے کوئی نہین ۔

(۷) عن ام المؤمنین عائشۃ قالت یا رسول اللہ من خیر الناس بعدک قال ابوبکر قالت ثم من قال
ثم عمر قالت فاطمۃ الا تقول فی علی شیئا قال علی نفسی (اخرجہ النطنزی فی خصائص العلویۃ)
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے بعد سب لوگون مین کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا ابوبکر
پھر عرض کیا گیا انکے بعد کون ہے آپنے فرمایا عمر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور علی کے حق مین کچھ ارشاد نہین
فرماتے حضرت نے فرمایا وہ تو میری جان ہے ۔

(تنبیہ) امام شہاب الدین [illegible] رازی علیہ الرحمۃ اربعین فی اصول الدین مین لکھتے ہین ثبت بالاخبار الصحیحۃ
ان المراد من قولہ تعالی وانفسنا ھو علی ومعلوم انہ یمتنع ان یکون نفس علی ھو نفس محمد صلی
اللہ علیہ وسلم بعینہ فلابد ان یکون المراد ھو المساواۃ بین النفسین وھذا یفید ان کل ما حصل
لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل والمناقب قد حصل مثلہ لعلی ما وراء صفۃ النبوۃ ثم لاشک
ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخلق فی سائر الفضائل فلما کان علیا متساویا فی تلک الصفۃ

وجب ان یکون افضل الخلق یعنے اخبار صحیحہ سے ثابت ہو کہ آیت مباہلہ مین انفسنا سے جناب علی مراد ہین۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ نفس جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعینہ نفس جناب علی نہین ہو سکتا۔ پس بالضرور بیان مساوات سے مراد ہے اور اس بات سے یہ امر حاصل ہوتا ہے کہ جو فضائل و مناقب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مین تھے بجز شرف نبوت کے وہی فضائل جناب علی کو بھی حاصل تھے پس اس مین شک نہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام فضائل مین تمام خلقت سے افضل تھے۔ جبکہ ان صفات مین جناب علی حضرت کے مساوی ٹھیرے تو یہ بات بھی ضرور ماننی پڑے گی کہ جناب علی بعد رسول آپ بھی افضل البشر ہین*

جناب امیر کا نظیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ نظیر فی امتہ فعلی نظیری (اخرجہ الخلعی والدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر نبی کی نظیر اسکی امت مین ہوتی رہی ہے پس علی میری نظیر ہے*

جناب امیر کا نظیر جناب مسیح ہونا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا لا تمر باحد من المسلمین الا اخذ التراب من اثر قدمیک یطلبون فیہ البرکۃ (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر میری امت کے لوگ تیرے حق مین ایسی بات نہ کہہ گذرتے کہ جو انصاری حضرت عیسیٰ کے حق مین کہہ رہے ہین تو البتہ آج مین تیرے حق مین ایک بات کہتا۔ کہ تو کسی مسلمان کے پاس سے ہو کر نہ گذرتا تاکہ وہ تیرے پاؤن کی مٹی لیکر اس مین اپنے لیے برکت طلب نہ کرتا*

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیک مثل عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا امہ واحبتہ النصاری حتے انزلوہ بالمنزلۃ التی لیس لہ (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی تم عیسیٰ کی مثل ہو کہ یہودیون نے ان سے بغض رکھا یہانتک کہ انکی والدہ ماجدہ پر بہتان دہر دیا۔ اور انصاری نے انکے

محبت کی یہانتک کہ انکا رتبہ ایسا بڑہایا جو انکے لیئے نہیں تہا

جناب امیر کا فضائل میں انبیا علیہم السلام کی مانند ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی یحیی بن زکریا فی زھدہ والی موسی ابن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الحافظ ابو الخیر القزوینی) والبیہقی فی فضائل الصحابۃ) ابی الحمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور فہم میں حضرت نوح کو اور حلم میں جناب ابراہیم کو اور زہد میں حضرت یحیے بن زکریا اور حملہ میں حضرت موسی بن عمران کو دیکہنا چاہتا ہو تو علی بن ابی طالب کو دیکہ لے +

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی ابراھیم فی حلمہ والی نوح فی حکمہ والی یوسف فی جمالہ فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص علم میں حضرت آدم کو اور حلم میں حضرت ابراہیم کو اور حکم میں حضرت نوح کو اور جمال میں حضرت یوسف کو دیکہنا چاہے وہ علی بن ابی طالب کو دیکہ لے +

(۳) عن الحارث الاعور صاحب رایۃ علی قال بلغنا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان فی جمع من اصحابہ فقال اریکم آدم فی علمہ ونوحا فی فہمہ وابراھیم فی حکمتہ فلم یکن باسرع من ان طلع علی فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ اقست رجلا بثلثۃ من الرجل بخ بخ لھذا الرجل من ھو یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تعرفہ یا ابابکر قال اللہ ورسولہ اعلم قال ابو الحسن علی بن ابی طالب قال ابوبکر بخ بخ لک یا ابا الحسن (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حارث الاعور جناب امیر علیہ السلام کے علمدار ناقل ہیں کہ ہمکو خبر لگی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت میں رونق افروز تہے کہ ارشاد فرمایا میں تمہیں ایسا شخص دکہاؤں کہ اپنے علم میں وہ جناب آدم اور فہم میں جناب نوح اور حکمت میں جناب ابراہیم ہے کچہ دیر نہیں گذری تہی کہ جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور نے انبیا کو بیان فرمایا ہے کہ فضائل میں تین شخصوں کے مساوی قیاس کیا جاسکتا ہے وہ کون ہے حضرت نے فرمایا اے ابوبکر کیا تم اسے نہیں جانتے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا

جاننے والے ہیں فرمایا وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے شاباش اے ابو الحسن تیرا مثل کہاں ہے ✦

(تنبیہ) اس حدیث کو ذیل میں فخر الاسلام امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں هذا الحديث يدل على ان عليا كان مساويا لهؤلاء الانبياء فى هذه الصفات ولا شك ان هؤلاء الانبياء كانوا افضل من سائر الصحابة والمساوى للافضل افضل فوجب ان يكون على افضل منهم (اربعين فى اصول الدين) یعنی یہ حدیث دال ہے کہ جناب علی ان صفات میں انبیائے کرام علیہم السلام کے مساوی تھے اور کسی قسم کا شک نہیں کیا جاسکتا کہ یہ انبیاء تمام صحابہ سے افضل اور مساوی للافضل افضل ہوا کرتا ہے اس لیے جناب بھی ان سے افضل ٹھیرے ✦

جناب امیر کا غنیمت میں مثل حضرت کے حصہ پانا

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى يوم غزوة تبوك اما ترضى ان يكون لك من الاجر مثل مالى ولك من المغنم مثل مالى (اخرجه الخلعى نقلت من رياض النضرة) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ غزوہ تبوک کے روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کیا تم راضی نہیں کہ تمہیں ویسا ہی اجر ملے جو مجھے ملا ہے اور غنیمت میں بھی تمہارا حصہ مثل میرے حصے کی ہو۔

روى الزمخشرى فى فضائل العشرة انه صلى الله عليه وسلم جلس فى المسجد يقسم غنائم تبوك فدفع لكل واحد سهما ودفع لعلى سهمين فقام زائدة بن الاكوع وقال يا رسول الله اوحى نزل من السماء ام امر من نفسك فقال صلى الله عليه وسلم انشدكم الله هل رأيتم فى رأس ميمنتكم صاحب الفرس الاغر المحجل والعمامة الخضراء لها ذوابتان مرخاتان على كتفيه بيده حربة فحمل بها على الميمنة فازالها وحمل بها على الميسرة فازالها وحمل على القلب فازاله قالوا نعم قد رأينا ذلك قال هو جبرئيل قال لى ادفع سهمه لعلى فقال زائدة حبذا سهم مسهم (سيرة الحلبية فى ترجمه غزوه تبوك) علامہ زمخشری فضائل عشرہ مبشرہ میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی غنیمت کو تقسیم فرمانے لگے تو ہر ایک شخص کو آپ نے ایک حصہ دیا اور علی کو دو حصے دیے زائدہ بن الاکوع کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ یہ آپ وحی کے حکم سے دے رہے ہیں یا اپنی طرف سے عطا فرما رہے ہیں حضرت نے ارشاد کیا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ تمنے اپنی فوج میمنہ کے سر پر ایک سبز عمامہ باندھے سوار کو دیکھا تھا جسکے دوش پر سے گندھے ہوئے گیسو لٹک رہے تھے اور ہاتھ میں ایک حربہ لیے ہوئے تھا اور کفار کے میمنہ اور میسرہ کی فوج کو اپنے حملوں سے پراگندہ کر رہا تھا لوگوں نے عرض کیا بے شک ہم نے دیکھا تھا حضرت نے فرمایا

وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جنہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میرا حصہ بھی علی علیہ السلام کو دیدیا زیادہ کہنے لگا مبارک ہو ایسے حصہ پانیوالے کو۔

جناب امیر کا ہاتھ عدد میں حضرت کے ہاتھ کی مثل ہونا

عن حبشی بن جنادۃ قال کنت جالساً عند ابی بکر فقال من کانت لہ عدۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقم فقام رجل فقال یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی ثلاث حثیات من تمر قال فقال ارسلوہ الی علی فقال یا ابا الحسن ان ہذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ ثلاث حثیات من تمر فاحثہا لہ قال فحثہا لہ قال ابوبکر عدوہا فوجدوا فی کل حثیۃ ستین تمرۃ لا تزید واحدۃ علی الاخری فقال ابوبکر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی لیلۃ الہجرۃ ونحن خارجون من الغار نرید المدینۃ یا ابابکر کفی وکف علی فی العدد سواء (اخرجہ ابن السمان نقلت من ریاض النضرۃ) حبشی بن جنادہ کہتا ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے جس شخص کے ساتھ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے ایک شخص نے کھڑے ہوکر بیان کیا کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے حضرت نے تین لپ بھر کر کھجوروں کے دینے کا وعدہ کیا تھا حضرت ابوبکر نے کہا اسکو جناب علی علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور عرض کرو یا ابا الحسن اس شخص کا زعم ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے تین لپ بھر کر کھجوروں کا وعدہ کیا تھا۔ آپ اسکو کھجوروں کے تین لپ بھر کر دیدیں جناب امیر نے وہ کھجوریں اسکو دیدیں حضرت ابوبکر نے کہا ہر ایک لپ کے چھارے شمار کرو۔ ہر ایک میں ساٹھ چھارے تھے کسی میں ایک کھجور بھی زیادہ نہیں تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اللہ اور اللہ کا رسول سچا ہے۔ ہم ہجرت کی رات غار سے نکل چکے تھے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا یا ابابکر میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ تعداد میں برابر ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا شجرۂ واحدہ سے ہونا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الطبرانی والدیلمی والحاکم وابوبکر بن مردویہ والخوارزمی وابن المغازلی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں

اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین +

(۲) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا علی الناس من اشجار شتی وانا وانت من شجرۃ واحدۃ ثم قرء وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد (اخرجہ ابن مردویہ وھو صحیح علی رای الحاکم) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلعم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگ متفرق شجرون سے ہین اور ہین اور تو یا علی ایک شجرہ سے ہین پھر حضرت نے اس آیت کو پڑہا اور باغ انگورون سے اور کھیتیان اور کھجورین ایک جڑ مین کی اور بن ملی جڑین یعنے ایک تھالے مین ایک کھجور پلائی جاتی ہین ایک پانی سے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وعلی من شجرۃ واحدۃ والناس من اشجار شتی (اخرجہ الحاکم) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مین اور علی ایک شجرہ سے ہین اور دوسرے لوگ متفرق شجرون سے ہین -

(۴) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبھت خلقی وخلقی وانت من شجرتی التی انا منھا (اخرجہ الخطیب فی فضائل الصحابہ) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا تیرا خلق اور تیری خلقت میرے مشابہ تھا اور تو ایسے شجرہ سے ہے جس سے کہ مین ہون

(۵) عن ابی امامۃ الباھلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلھا وعلی فرعھا وفاطمۃ لقاحھا والحسن والحسین ثمرھا فمن تعلق من اغصانھا نجا ومن زاغ عنھا ھوی ولو ان عبدا عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم تلا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی (اخرجہ الطبرانی) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے انبیا کو متفرق شجرون سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علی کو ایک شجرہ سے بنایا ہے پس مین اسکی جڑ ہون اور علی اسکی شاخ ہے اور فاطمہ اسکا پیوند ہین اور حسن اور حسین اسکے پھل ہین پس جس شخص نے اسکی شاخ کو پکڑا وہ نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ سرنگون گر پڑا اور اگر کوئی بندہ ہزار برس صفا و مروہ کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور پھر ہماری محبت کو حاصل نہ کرے تو اللہ تعالی اسے ناک کے بل آگ مین گرائیگا - پھر حضرت نے اس آیت کو پڑہا کہہ دے یا محمد نہین مانگتا

لہ نخل را بوسے گشنی دہند ۱۲ منتخب ۔ ۲ہ زیغ میل کردن از حق وشک مزدو

۳ہ ہوے از بالا فرو افتادن ۱۲

ہون مین تم سے اسپر کچھ مزدوری مگر قرابتیون کی دوستی ✦

(۶) عن ابی الزبیر المکی قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات وعلی تجاھھا ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی علی وقال ادن منی فدنا علی منہ فقال خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفہ یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلھا وانت فرعھا والحسن والحسین اغصانھا فمن تعلق بغصن منھا ادخلہ اللہ الجنۃ یا علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک لاکبھم اللہ تبارک وتعالی علی وجوھھم فی النار (اخرجہ عبد اللہ ابن احمد بن حنبل وابو نعیم وابن المغازلی فی المناقب والطبرانی وابن عساکر) ابو الزبیر مکی کہتے ہین کہ مینے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کوہ عرفات پر رونق افروز تھے جناب امیر حضرت کے سامنے آرہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اشارہ سے اپنے پاس بلایا جب وہ حضور مین حاضر ہوئے آپنے ارشاد کیا اپنا پنجہ میرے پنجہ مین ڈال یا علی مین اور تو ایک شجرہ سے پیدا ہوے ہین مین اصل ہون اور تو اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکی شاخین ہین جس کسی نے اسکی شاخ کو پکڑا خدا نے اسے جنت مین داخل کیا یا علی اگر میری امت کے لوگ اس قدر روزے رکھین کہ مثل کمان کے ٹیڑھے ہوجائین اور یہانتک نمازین پڑھین کہ مثل تار کی باریک ہوجائین پھر اگر تجھ سے بغض رکھین تو خدا تعالی انکو منہ کے بل دوزخ کی آگ مین گرائیگا ✦

(۷) عن عاصم بن حمزۃ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلقنی وعلیا من شجرۃ انا اصلھا وعلی فرعھا والحسن والحسین ثمرھا والشیعۃ ورقھا فھل یخرج من الطیب الا الطیب انا مدینۃ العلم وعلی بابھا من اراد العلم فلیات الباب (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ ومحمد یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) عاصم بن حمزہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے مجھکو اور علی کو ایک شجرہ سے پیدا کیا ہے مین اسکی اصل علی اسکی فرع ہے حسن وحسین اسکے ثمر ہین ہمارے شیعہ اسکے پتے ہین کیا پاک سے پاک کے سوا کچھ اور پیدا ہوسکتا ہے؟ مین علم کا شہر ہون علی اسکا دروازہ ہے۔ جو شخص کہ علم کے شہر تک پہونچنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ دروازہ کے پاس آئے ✦

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا ایک نور سے ہونا

(۱) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد من قبل ان

يخلق ابونا ادم بالفي عام فلما خلق ادم صرنا في صلبه ثم نقلنا من كرام الاصلاب الى مطهرات الارحام حتى صرنا في صلب عبد المطلب ثم انقسمنا نصفين فصرت في صلب عبد الله وصار علي في صلب ابي طالب واختارني بالنبوة واختار عليا بالشجاعة والعلم والفصاحة واشتق لنا اسمين من اسمائه فالله محمود وانا محمد والله الاعلى وهذا علي (اخرجه ابن السبع الاندلسي في كتابه الشفا والصالحاني والكلاعي وسيد محمد جعفر مكي وابراهيم وصابي) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ میں اور علی حضرت آدم سے دو ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا ہوئے ہیں جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور انکے صلب میں چلا گیا پھر وہ بزرگ پشتوں سے پاک ارحام میں منتقل ہوتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں پہونچا پھر وہ نور دو ٹکڑے ہو گیا میرا نور عبد اللہ کی صلب میں اور علی کا نور ابو طالب کی صلب میں چلا گیا۔ پس خدا تعالے نے مجھ کو نبوت کے ساتھ اور علی کو شجاعت اور علم اور فصاحت کے ساتھ انتخاب فرمایا اور اپنے اسماء مبارک میں سے ہمارے لیے دو نام مشتق کیے پس اللہ تعالے محمود ہے اور میں محمد ہوں اور اللہ تعالی اعلے ہے اور یہ علی ہے ✤

(۲) عن الحسين بن علي عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت انا وعلي نورًا بين يدي الله تعالى من قبل ان يخلق ادم باربعة عشر الف عام فلما خلق الله تعالى ادم سلك ذلك النور في صلبه فلم يزل الله تعالى ينقله من صلب الى صلب حتى اقره في صلب عبد المطلب فقسمه نصفين قسما في صلب عبد الله وقسما في صلب ابي طالب فعلي مني وانا منه لحمه لحمي ودمه دمي فمن احبه فبحبي احبه ومن ابغضه فببغضي ابغضه (اخرجه ابن مردويه والخوارزمي وشهاب الدين احمد والمطرزي والعاصمي) جناب امام حسین علیہ السلام اپنے والد ماجد جناب امیر علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب سرور دو جہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جناب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے چودہ ہزار برس پہلے میں اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے جب خدا تعالی نے آدم کو مخلوق کیا تو وہ نور اسکی صلب طاہر میں چلا گیا پھر پروردگار عالم اس نور کو ہمیشہ ایک صلب سے دوسری صلب میں منتقل کرتا رہا یہانتک کہ عبد المطلب کی صلب میں وہ نور جاگزین ہوا پھر خدا نے اسکے دو حصے کر دیے ایک حصہ عبد اللہ کی صلب کو اور ایک ابو طالب کی صلب کو تقسیم کیا۔ پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے جس نے اس سے محبت کی پس اس نے میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا پس میرے بغض کی وجہ سے اس سے بغض رکھا ✤

(۳) عن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت انا وعلی نورا بین یدی الله تعالیٰ قبل ان
یخلق ادم باربعة الاف عام فلما خلق ادم قسم ذلک النور جزئین فجزء انا وجزء علی اخرجه احمد
فی المناقب وعبدالله بن احمد بن حنبل والخوارزمی وابن عساکر والحموینی ومحب الطبری وابن
المغازلی عنه وعن ابی ذر الغفاری رضی الله عنهم وفی روایة الدیلمی خلقت انا وعلی من نور واحد
قبل ان یخلق ادم باربعة الف عام فلما خلق الله تعالیٰ ادم رکب ذلک النور فی صلبه فلم نزل فی شیء
واحد حتی افترقنا فی صلب عبدالمطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة وفی روایة ابی الفتح محمد
ابن علی بن ابراهیم النطنزی فی خصائص العلویة عن سلمان قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول خلقت انا وعلی من نور عن یمین العرش نسبح الله ونقدسه من قبل ان یخلق الله عزوجل
ادم باربع عشرة الاف سنة فلما خلق الله ادم نقلنا الی اصلاب الرجال وارحام النساء الطاهرات
ثم نقلنا الی صلب عبدالمطلب وقسمنا بنصفین فجعل النصف فی صلب عبدالله وجعل النصف فی
صلب ابیطالب فخلقت من ذلک النصف وخلق علی من النصف الاخر واشتق لنا من اسمائه اسماء والله
محمود وانا محمد والله الاعلی واخی علی والله فاطر وابنتی فاطمة والله محسن وابنای الحسن والحسین
فکان اسمی فی الرسالة وکان اسمه فی الخلافة والشجاعة فانا رسول الله وعلی سیف الله سلمان رضی الله
عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلی
مین اور علی خدا کے سامنے ایک نور تھے خدا نے آدم کو پیدا کرکے اس نور کو دو جزوون مین تقسیم کیا پس ایک
جزو تو مین ہون اور ایک جزو علی ہین۔ امام احمد بن حنبل اور انکے فرزند ارجمند عبداللہ اور اخطب خوارزم
اور ابن عساکر اور حموینی اور محب طبری نے سلمان سے اور فقیہ ابن المغازلی نے سلمان اور ابوذر غفاری
سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور دیلمی نے فردوس الاخبار مین حضرت سلمان سے اسطرح پر روایت
کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ چار ہزار برس آدم کی پیدائش سے پہلے مین اور علی
ایک نور سے پیدا ہوے ہین جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب مین ملا دیا پس ہمیشہ
ایک ہی چیز مین ہم باہم اکٹھے رہتے چلے آئے ہین یہانتک کہ ہم عبدالمطلب کی صلب مین ایکدوسرے
سے جدا ہو گئے پس مجھ مین نبوت اور علی مین خلافت ہے اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی
خصائص العلویہ مین سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ آدم سے چودہ ہزار برس پہلے مین اور علی عرش کے داہنے طرف ایک نور سے پیدا ہوے
ہین ہم خدا کی تسبیح اور تقدیس کیا کرتے تھے جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو ہمکو بہ دونات کی پاک پشتون

سے عہد تون کی پاک رحمون کیطرف منتقل فرمایا یہانتک کہ ہم منتقل ہوکر عبدالمطلب کی صلب تک پہونچنے پر ہمکو دو حصون پر منقسم کردیا ایک حصہ عبداللہ کی صلب مین اور ایک حصہ ابوطالب کی صلب مین تقسیم کردیا مجھے ایک حصہ سے اور علی کو دوسرے حصہ سے بنایا اور ہمارے لیئے اپنے اسمار حسنے مین سے نام مشتق کیے پس اللہ محمود ہے اور مین محمد ہون اور اللہ تعالے اعلی ہے اور میرا بھای علی ہے اور اللہ تعالی فاطر ہے اور میری بیٹی فاطمہ ہے اللہ محسن ہے اور میرے دونون بیٹے حسن و حسین ہین پس میرا نام پیغمبری مین اور علی کا نام خلافت اور شجاعت مین درج کیا۔ مین خدا تعالے کا رسول ہون اور علی علیہ السلام اللہ تعالی کی تلوار ہے ✦

(۴) عن جابر بن عبداللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل انزل قطعۃ من نور فاسکنہا فی صلب ادم فساقہا حتی قسمہا جزئین جزئا فی صلب عبداللہ وجزئا فی صلب ابیطالب فاخرجنی نبیا واخرج علیا وصیا (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا تعالے نے نور کا ایک ٹکڑا نازل فرمایا اور اسکو جناب آدم کی صلب مین ٹھیرایا پھر اسکو آگے چلایا یہانتک کہ اسکی دو جزوین بنائین ایک جزو کو عبداللہ کی صلب مین اور ایک جزو کو ابوطالب کی صلب مین رکھا پس مجھ کو نبی اور علی کو وصی بنا کر نکالا

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ تعالی قضیبا من نور قبل ان یخلق الدنیا باربعین الف عام فجعلہ امام العرش حتی کان اول مبعثی فشق منہ نصفا فخلق منہ نبیکم والنصف الاخر علی بن ابی طالب (اخرجہ الخطیب البغدادی فی تاریخ ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب والزرندی وشہاب الدین احمد و الحموینی عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لعلی خلقت انا وانت من نور اللہ تعالی عبداللہ بن عباس رضے اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب سرور انبیا علیہ السلام ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی پیدایش سے چالیس ہزار برس پہلے خدا تعالے نے ایک نور کی چھڑی پیدا کرکے عرش کے سامنے گاڑی یہانتک کہ میری پیدایش کا آغاز ہوا۔ اس سے آدھی کو توڑ کر تمہارے نبی کو پیدا کیا اور دوسرے آدھے ٹکڑے سے علی بن ابی طالب کو بنایا ✦

حموینی ابن عباس سے ناقل ہین کہ وہ کہتے تھے کہ مینے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مین اور تو خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہین ✦

(۶) عن الشیخ عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما خلق اللہ تعالیٰ ابا البشر ونفخ فیہ من روحہ التفت آدم یمنۃ العرش فاذا
نور خمسۃ اشباح سجدا ورکعا قال آدم یا رب ہل خلقت احدا من طین قبلی قال لا یا آدم قال فمن
ہؤلاء الخمسۃ الذین اراہم فی ہیئتی وصورتی قال ہؤلاء خمسۃ من ولدک ولولاہم ما خلقتک ہؤلاء
خمسۃ شققت لہم خمسۃ اسماء من اسمائی لولاہم ما خلقت الجنۃ ولا النار ولا العرش ولا الکرسی
ولا السماء ولا الارض ولا الملائکۃ ولا الانس ولا الجن فانا المحمود وہذا محمد وانا العالی وہذا
علی وانا الفاطر وہذہ فاطمۃ وانا الاحسان وہذا الحسن وانا المحسن وہذا الحسین آلیت بعزتی
انہ لا یاتینی بمثقال حبۃ من خردل من بغض احدہم الا ادخلتہ ناری ولا ابالی یا آدم ہؤلاء صفوتی
بہم انجیہم وبہم اہلکہم فاذا کان لک حاجۃ فبہؤلاء توسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحن سفینۃ النجاۃ من تعلق بہا نجی ومن حاد عنہا ہلک فمن کان لہ الی اللہ حاجۃ فلیسال
بنا اہل البیت (اخرجہ ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی وابراہیم بن
الحموینی) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے اسناد کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تک پہونچاتے ہیں کہ انہوں
نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت ابو البشر
علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسکے جسم میں اپنی روح کو پہونکا جناب آدم نے عرش کے داہنے بازو کی طرف
نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ اس میں پانچ تن پاک کے جسموں کا نور رکوع اور سجود کر رہا ہے۔ آدم نے عرض کیا
اے میرے پروردگار کیا تو نے کسی کو مجھ سے پہلے مٹی سے پیدا کیا ہے رب العزت نے فرمایا نہیں آدم
نے عرض کیا پس یہ کون اشخاص ہیں کہ جن کو میں اپنی ہیئت اور صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیری اولاد میں سے پانچ شخص ہیں اور جس چیز سے میں نے تجھے پیدا کیا ہے یہ اس سے نہیں ہیں
انکے لیے میں نے اپنے ناموں سے پانچ نام مشتق کیے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتے تو میں جنت دوزخ عرش
کرسی آسمان زمین فرشتے انسان جن وغیرہ اشیاء کو نہ پیدا کرتا پس میں محمود ہوں اور یہ محمد ہے اور
میں عالی ہوں یہ علی ہے میں فاطر ہوں یہ فاطمہ ہے میں احسان ہوں یہ حسن ہے میں محسن ہوں
یہ حسین ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر کوئی ایک خردل کے دانہ کے برابر بھی انکا بغض لیکر میرے
پاس آئیگا تو میں اسی شخص کو ضرور دوزخ میں دہکیلوں گا اور مجھے اسکی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔ ای
آدم یہ میرے برگزیدہ ہیں میں انکی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نجات بخشوں گا اور انکی وجہ سے بہت سے
لوگوں کو ہلاک کروں گا جب تجھے کوئی حاجت پیش آیا کرے تو انکی ذات کے ساتھ میری جناب میں
وسیلہ پکڑا کر۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نجات کی کشتی ہیں جس نے اس

کشتی کے ساتھ اپنا تعلق اختیار کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے اعراض کیا وہ ہلاک ہوگیا پس جس کسی
کو خدا کی جناب سے اپنی حاجت روائی منظور ہو اس کو چاہیے کہ ہم اہل بیت کو درگاہ الٰہی میں وسیلہ لائے

(۷) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خلقت انا و علی من نور واحد نسبح
اللہ عزوجل فی یمنة العرش قبل خلق الدنیا ولقد سکن ادم الجنة ونحن فی صلبه ولقد رکب
نوح السفینة ونحن فی صلبه ولقد قذف ابراھیم فی النار ونحن فی صلبه فلم نزل یقلبنا اللہ عز
وجل من اصلاب طاھرة حتی انتھی بنا الی صلب عبد المطلب فجعل ذلک النور بنصفین فجعلنی
فی صلب عبد اللہ وجعل علیا فی صلب ابی طالب وجعل فی النبوة والرسالة وجعل فی علی الفروسیة
والفصاحة واشتق لنا اسمین من اسمائه فرب العرش محمود وانا محمد وھو الاعلی وھذا علی
راخرجه ابو حاتم وابو محمد احمد بن علی العاصمی فی زین الفتی فی شرح سورہ ھل اتی انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میں اور علی ایک نور سے
پیدا ہوئے ہیں ہم خلقت کی پیدائش سے پہلے عرش کے داہنے بازو کی طرف خدا کی تسبیح کیا کرتے تھے
جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بہشت میں سکونت کرنے کا حکم دیا تو ہم انکی صلب میں موجود
تھے۔ پس جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو ہم اسوقت بھی انکی پشت میں موجود تھے جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے تو ہم انکی پشت میں موجود تھے اسیطرح سے ہمکو پروردگار
ایک پشت سے دوسری پاک پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ ہمکو عبد المطلب کی صلب کی طرف منتقل
کر کے اس نور کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مجھے عبد اللہ کی صلب میں اور علی کو ابو طالب کی صلب میں
منتقل کر دیا۔ مجھ کو نبوت اور رسالت سے اور علی کو شہسواری اور فصاحت سے ممتاز فرمایا۔ اور ہمارے لیے اپنے
اسماء حسنہ میں سے دو نام مشتق فرمائے پس عرش کا پروردگار محمود ہے اور میں محمد ہوں اور وہ اعلے
ہے اور یہ علی ہے +

جناب سرور کائنات اور جناب علی کا جسم اطہر ایک خاک پاک سے بنا ہے

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد فھو فی سرته
من التربة التی خلق منھا وانا وعلی ابن ابی طالب خلقنا من تربة واحدة راخرجه العاصمی انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور دنیا و دین علیہ الف الف التحیة والثنا فرماتے تھے کہ جو لڑکا
کہ تولد ہوتا ہے اسکی ناف میں خاص اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے کہ وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن میں

اور علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں +

جناب امیرؑ کے نور سے فرشتون کا پیدا ہونا

عن عثمان ابن عفان قال قال عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکۃ من نور وجہ علی بن ابی طالب (اخرجہ ابو المؤید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف باخطب خوارزم فی المناقب) جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ وتقدس نے اپنے فرشتون کو علی بن ابی طالب کے مونہہ کے نور سے پیدا کیا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو قربانی مین شریک کرنا

قال ابن اسحاق فی سیرتہ حدثنی عبد اللہ بن نجیح ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان بعث علیا الی نجران فلقیہ بمکۃ وقد احرم فدخل علی فاطمۃ فوجدھا قد حلت وتھیأت فقال مالک یا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالت امرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نحل بعمرۃ فحللنا قال ثم اتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلما فرغ من الخبر عن سفرہ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انطلق فطف بالبیت وحل کما حل اصحابک قال یا رسول اللہ انی قلت حین احرمت اللھم انی احل بما احل بہ نبیک وعبدک ورسولک قال فھل معک من ھدی قال لا فاشرکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھدیہ وثبت علی احرامہ مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی فرغ من الحج ونحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنھما ابن اسحاق سیرۃ النبوۃ مین لکہتے ہین کہ مجہسے عبد اللہ بن نجیح نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت صلعم جناب امیر کو نجران کیطرف بہیجا ہوا تہا جب وہ وہان سے لوٹ کر آئے۔ تو احرام باندہے ہوئے مکہ مین حضرت سے ملاقات کی اور جناب سیدہ کو دیکہا کہ احرام سے نکلنے کی تیاری کر رہی ہین جناب امیرؑ نے کہا اے رسول خدا کی بیٹی آپنے کیون احرام کہول دیا ہے جناب سیدہ نے فرمایا کہ ہمکو حضرت نے عمرہ کر کے احرام کے کہولنے کا حکم دیا تہا اسلیے ہمنے احرام کہولدیا ہے جناب امیرؑ حضرت کے پاس تشریف لیگئے جب سفر کے حالات حضرت سے عرض کر چکے تو حضرت نے فرمایا جاؤ طواف کر کے اپنے دوستون کی طرح سے تم بہی احرام کہولڈالو جناب امیرؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ مینے احرام باندہنے کیوقت دعا کی تہی کہ اے پروردگار جس ذریعہ سے تیرا نبی اور تیرا بندہ اور تیرا رسول اپنا احرام کہولیگا مین بہی اسی ذریعہ سے اپنا احرام کہولونگا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس قربانی کے لیے کوئی چیز ہے عرض کیا نہین پس حضرت نے جناب امیر کو اپنی قربانی مین شریک بنایا اور جناب امیر بدستور جناب رسول خدا صلعم کے ساتہ احرام باندہے رہے یہانتک کہ حضرت نے حج سے فارغ ہو کر جناب امیر کی طرف سے بہی قربانی کی +

(۱) عن جابر قال نحر رسول الله صلی الله علیہ وسلم ثلاثا وستین بدنة واعطا علیا المنحر فنحر ما غبر منها واشرکه فی هدیه ثم امر من کل بدنة ببضعة فجعلت فی قدر فطبخت فاکلا من لحمها وشربا من مرقها (اخرجه المسلم) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ السلام نے اپنے خاص دست مبارک سے تریسٹھہ اونٹ قربانی کیے انکے علاوہ جسقدر کہ قربانی کے لیے باقی اونٹ رہ گئے انکی قربانی کے لیے جناب امیر کو بڑھا دیا اور انکو قربانی مین شریک کیا پھر ہر ایک اونٹ سے تھوڑے سے ٹکڑہ کاٹنے کا حکم دیا پس وہ ایک ہنڈیا مین پکوا کر دونون صاحبون نے کہایا اور اسکا شوربا پیا۔

(۲) عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اقوم علی بدنه وان اصدق بلحمها وجلودها وان لا اعطی الجزار منها شیئا فقال نحن نعطیه من عندنا (اخرجه المسلم) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے اونٹ کی قربانی کے لیے حکم دیا اور فرمایا کہ اسکے تمام گوشت اور پوست خیرات کردے اور قصاب کو اس مین سے کوئی شے نہ دیجائے جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ ہم قصاب کو اپنی طرف سے دیتے ہین ✤

جناب امیر کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ہمیشہ قربانی کرنا

عن علی قال امرنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان اضحی عنه ابدا فکان یضحی عنه الی ان استشهد بکبشین املحین (اخرجه احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے ہمیشہ قربانی کرنے کا حکم دیا تھا پس جناب امیر اپنی شہادت تک حضرت کی جانب سے دو چتلے مینڈہے قربانی کیا کرتے تھے ✤

(تنبیہ) الحدیث کی تحت مین محمد بن شہاب الزہری جنہون نے سب سے اول بحکم عمرو بن عبد العزیز حدیث کو مدون کیا ہے کہتے ہین انما خص علیا بذالک دون اقاربه واهل القربی منه فکانه صلی الله علیه وسلم فعل بنفسه (تذکرہ خواص الامة لسبط ابن الجوزی) یعنے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقارب اور اہل کے سوا جناب امیر کو اس قربانی کے لیے بوجہ انکی قرابت قریبہ کے مخصوص فرمایا ہے گویا کہ جناب امیر کا قربانی کرنا خود حضرت کا قربانی کرنا تھا ✤

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کا قبض روح انہین کی مشیت پر موقوف ہونا ✤

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احدی

جليه في المشرق والاخرى في المغرب بين يديه لوح ينظر فيه والدنيا كلها بين عينيه والخلق بين ركبتيه ويداه تبلغ المشرق والمغرب فقلت يا جبريل من هذا قال هذا عزرائيل تقدم فسلم عليه فتقدمت وسلمت عليه فقال وعليك السلام يا احمد ما فعل ابن عمك علي فقلت اتعرف ابن عمي علي قال وكيف لا اعرفه وقد وكلني الله بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحك وروح ابن عمك علي بن ابي طالب فانهما يتوفيهما الله بمشيته (اخرجه الملا في سيرته) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ شب معراج میں ہمنے ایک فرشتہ نور کی کرسی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اسکے آگے ایک لوح تھی جس میں وہ دیکھہ رہا تھا۔ تمام دنیا اسکے سامنے اور خلائق اسکے زانوون میں تھی اسکا ہاتھ مشرق سے مغرب تک پہونچتا تھا ہمنے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہے جواب دیا یہ عزرائیل ہے آپ بڑھکر سلام کرین ہمنے بڑھکر سلام کیا اسنے جواب سلام دیکر کہا یا احمدؐ تمہارے چچازاد بھائی علی بن ابیطالب کیا کر رہے ہیں ہمنے کہا کہ علی بن ابیطالب کو پہچانتے ہو کہنے لگا میں کیون نہیں پہچانتا خدا نے مجھے خلائق کے ارواح قبض کرنے پر موکل فرمایا ہے بجز آپکے اور ابن عم کے ارواح کے کیونکہ وہ آپ دونو کے ارادہ پر موقوف ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو اپنی ہر ایک دعا میں شریک کرنا

(۱) عن عبد الله بن الحارث رضی اللہ عنہ قال قلت لعلي بن ابي طالب خبرني بافضل منزلتك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم عنده وهو يصلي فلما فرغ من صلوته قال يا علي ما سالت الله عز وجل من الخير الا سالت لك مثله وما استعذت الله من الشر الا استعذت لك مثله (اخرجه المحاملي في اماليه) عبد اللہ بن الحارث سے منقول ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ آپ مجھے اپنی بہترین منزلت سے خبردار کرین جو آپکی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی فرمایا میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا حضرت میرے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے مجھسے فرمایا یا علی ہمنے کوئی ایسی نیکی خدا سے طلب نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے طلب نہ کی ہو اور کسی شر سے اپنے لیے خدا سے پناہ نہیں مانگی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ مانگی ہو۔

(۲) عن علي قال وجعت وجعا شديدا فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاقامني في مكانه وقام يصلي والقى علي طرف ثوبه ثم قال قم يا علي فقد برئت لا باس عليك وما دعوت الله لنفسي شيئا الا دعوت لك مثله وما دعوت الا قد استجيب لي الا انه قيل لا نبي بعدك (اخرجه النسائي في الخصائص وابن عاصم وابن جرير وصححه ابن شاهين في السنة) جناب امیر علیہ السلام

فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے درد شدید لاحق ہوا میں حضرت کے حضور میں گیا۔ مجھے حضرت بٹھا کر نماز کو کھڑے ہو گئے اور فارغ ہوکر اپنے کپڑے کا کونا مجھ پر جھاڑ دیا اور فرمایا یا علی اٹھ کھڑا ہو۔ بتحقیق تو تندرست ہوگیا ہے اب تجھے کسی قسم کا خوف باقی نہیں ہے میں نے اپنے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو اور میں نے کوئی دعا نہیں مانگی کہ وہ قبول نہوئی ہو مگر یہ بات کہی گئی کہ تیرے بعد نبی نہیں ہوگا

(۳) عن سلیمان بن عبد اللہ بن الحارث عن جدہ عن علی قال مرضت فعادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی وانا مضطجع فاتکأ الی جنبی فلما رأنی قد ضعفت سجانی ثوبہ وقام الی المسجد یصلی فلما قضی صلوتہ جاء رفع الثوب عنی وقال قم یا علی قد برات فقمت وقد برات کانما لم اشتک شیئا قبل ذلک فقال ما سالت ربی شیئا فی صلوتی الا اعطانی وما سالت لنفسی شیئا الا قد سالتہ لک (اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ) سلیمان بن عبداللہ ابن الحارث اپنے جد امجد سے اور وہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں لیٹا ہوا تھا آپ میرے پہلو کے ساتھ تکیہ لگا کر بیٹھ گئے جب آپ نے میری ناتوانی کا ملاحظہ فرمایا اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا اور نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے نماز سے فارغ ہوکر پھر تشریف لائے اور میرے سے کپڑا اٹھا کر فرمایا یا علی اوٹھ کھڑا ہو بتحقیق تو تندرست ہو گیا ہے میں اٹھ کھڑا ہوا بے شک تندرست ہوگیا گویا کہ میں بیمار ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے اپنے خدا سے نماز میں کوئی چیز طلب نہیں کی کہ وہ مجھ کو نہ دی گئی ہو۔ اور میں نے اپنی ذات کے لیے کوئی دعا نہیں کی کہ ویسی ہی تیرے لیے نہ کی ہو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت جناب امیرؑ کے حال پر

عن ابراہیم بن عبیدۃ بن رفاعۃ بن رافع الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال اقبلنا من بدر ففقدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنادت الرفقاء بعضہا بعضا افیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوقفوا حتی جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی بن ابی طالب فقالوا یا رسول فقدناک فقال ان ابا حسن وجد مغصا فی بطنہ فتخلفت علیہ (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابراہیم بن عبیدہ بن رفاعہ بن رافع الانصاری اپنے باپ سے اور وہ اسکے دادا سے روایت کرتا ہے کہ جب ہم بدر سے آئے تو ہم سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گم ہوگئے رفیقان راہ ایک دوسرکو پکار کر پوچھنے لگے کہ آیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اسی اثنا میں

حضرت جناب علی کے ساتھ تشریف لائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو ہمنے تلاش کیا تھا - فرمایا ابو الحسن کے پیٹ مین پیچش ہو رہی تھی ہم اسلیے ان کے ساتھ پیچھے رہ گئے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غصہ کے وقت جناب امیر کے سوا کوئی حضرت سے بات نہین کرسکتا تھا

عن ام سلمہ قالت رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ الا علی (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم وصححہ) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ جب کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غضب مین ہوتے تو سوا جناب امیرؑ کے کسی کی جرأت نہین تھی کہ حضرت سے بات کر سکتا +

جناب امیر کی منزلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

(۱) عن علی قال کنت اذا سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی (اخرجہ الترمذی والنسائی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مین جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو حضرت مجھے عطا فرماتے اور جب مین چپ رہتا تو حضرت ابتدا فرماتے -

(۲) عن علی قال کان لی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخلان مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مجھے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دو دفعہ حاضر ہونے کے وقت مقرر تھے ایک دفعہ رات مین اور ایک دفعہ دن مین جب کبھی مین رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تو حضرتؐ کھانس دیتے +

(۳) عن علی قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لاحد من الخلائق فکنت اتیتہ کل سحر فاقول السلام علیک یا نبی اللہ فان تنحنح انصرف الی اھلی والا دخلت علیہ (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا مرتبہ تھا کہ تمام خلائق مین سے کسی کا نہ تھا - مین ہر صبح حاضر خدمت ہوکر یا نبی اللہ السلام علیکم کہا کرتا تھا اگر حضرت کھانس دیتے تو مین واپس چلا آتا ورنہ حاضر خدمت ہو جاتا +

(۴) عن الشعبی قال ان ابا بکر نظر الی علی فقال من سرہ ان ینظر الی اقرب الناس قرابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعظمھم منزلۃ عنا فلینظر الی علی بن ابی طالب (اخرجہ

ابن السمان ، شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جناب علی علیہ السلام کی طرف نظر کر کے کہا کہ جس شخص کی خوشی ہو کہ ایسے آدمی کو دیکھے کہ جو ہم سب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ قرابت اور بلند مرتبہ رکھنے والا ہو تو وہ علی کو دیکھ لے ۔

(حدیث علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی)

(۱) عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی بمنزلۃ الراس من جسدی (اخرجہ الخطیب) براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ سر میرے جسم سے ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی منی مثل راسی من بدنی (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ و ابوبکر بن مردویہ فی فوائدہ والدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی مجھ سے مثل میرے سر کی ہے بدن سے ۔

جناب امیر کا بمنزلہ حضرت کے ہونا بمنزلہ حضرت کے خدا سے

عن الشعبی قال جاء ابوبکر و علی یزوران قبر النبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد وفاتہ بستۃ ایام قال علی تقدم یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر رضی اللہ عنہ ما کنت اتقدم رجلا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی منی کمنزلتی من ربی (نقلہ محب الطبری فی ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ) شعبی رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ روز بعد حضرت کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے تشریف لائے جناب علی علیہ السلام نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ آگے بڑھیں حضرت ابوبکر نے کہا میں ہرگز ایسے شخص پر تقدم نہیں کر سکتا جسکی شان میں میں نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی منزلت مجھ سے ایسی ہے جیسے کہ میری خدا سے ۔

جناب امیر کے سوا آنحضرت کے نام پر نام رکھنا اور اسکے ساتھ حضرت کی کنیت کو شامل کرنا جائز نہیں تھا

(۱) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یولد لک ابن قد نحلتہ اسمی و کنیتی (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ تجھے ایک بیٹا پیدا ہوگا

جسکے لیے میرا نام اور میری کنیت جائز ہوگی ◆

(۲) عن محمد بن الحنفیة عن ابیه علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ولد لک غلام فسمه باسمی وکنه بکنیتی وھو لک رخصة دون غیرک (اخرجه الذھبی فی المخلص) محمد بن حنفیا اپنے والد ماجد جناب امیر سے ناقل ہیں کہ مجھے جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا اگر تجھے لڑکا پیدا ہو تو میرے نام پر نام اور میری کنیت پر کنیت رکھنا اور لوگوں کے سوا اسکی تمہیں رخصت ہے ◆

آنحضرت صلے الله علیه وسلم کا جناب امیرؑ کے مونہہ سے فال کا لینا

عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعجبه الفال الحسن فسمع علیا یوما وھو یقول ھا حضرہ فقال یا ابا الحسن لبیک قد اخذنا فالامن فیک قال فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خیبر فما سل سیف الا سیف علی (اخرجه محب الطبری فی ریاض النضرہ) سمرہ بن جندب رضی الله عنه سے روایت ہے کہ جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم کو حضرت حسن کی فال بھلی معلوم ہوا کرتی تھی وقوع حضرت نے جناب امیر علیه السلام سے سنا وہ کہہ لیا حضرت نے فرمایا ہاں ہمنے یا ابا الحسن تیرے مونہہ سے فال لی ہے سمرہ بن جندب کہتے ہیں پھر جناب رسول الله صلے الله علیه وسلم خیبر کو تشریف لے گئے وہاں جناب امیر ہی کی تلوار کے سوا کسی کی تلوار نہ چلی ◆

جناب امیرؑ کی حزم کی وجہ سے حاطب بن ابی بلتعہ کا خط دستیاب ہونا

نقل الامام ابو الحسن الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول فی سبب نزول قوله تعالی یا یھا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة - قال ان مولاة لعمرو بن صیفی بن ھشام بن عبد مناف قدمت من مکة الی المدینة ورسول الله صلی الله علیه وسلم یجھز لقصد فتح مکة فلما جاءت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لھا امسلمة جئت قالت لا قال فما جاء بک قالت انتم الاھل والعشیرة وقد احتجت حاجة شدیدة فقدمت علیکم لتعطونی فتکسونی فحث رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی عبد المطلب وبنی عبد مناف فکسوھا وحملوھا واعطوھا فانصرفت فنزل جبریل فاخبر ان حاطب بن ابی بلتعة قد کتب کتابا الی اھل مکة یقول فیه من حاطب بن ابی بلتعة الی اھل مکة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرید کم فخذوا حذرکم واندفع الکتاب الی الظعینة المذکورة واعطاھا عشرة دنانیر علی ان توصل الکتاب الی اھل مکة فلما اخبر جبریل

النبي صلی اللہ علیہ وسلم بذلك اختار رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا فبعث معه الزبير والمقداد وقال لهم انطلقوا الى روضة فان فيها ظعينة معها كتاب من حاطب الى المشركين فخذوه منها وخلوا سبيلها فان لم تدفعه اليكم فاضربوا عنقها فخرجوا حتى ادركوها فی ذلك المكان فقالوا اين الكتاب فحلفت بالله ما معها كتاب ففتشوا متاعها فلم يجدوا كتابا فهموا بالرجوع وتركوها فقال علی والله ما كذب بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وسل سيفه وجزم عليها وقال اخرجي الكتاب والا والله لاضربن عنقك وصمم على ذلك فلما رأته الجد اخرجت الكتاب من ذوائبها قد خبته فی عقاصها فاخذ الكتاب منها وخلوا سبيلها وعادوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ الكتاب فوجد على اخباره بمجبريل فاستخرج على بقوة عزمه وتصميم اقدامه وحزمه ومتانته واحتياطه ذلك الكتاب مطالب السئول) امام ابوالحسن واحدی کتاب اسباب النزول مین اس آیت کریمہ کہ (ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنون کو دوست مت پکڑو اور دوستی سے ان سے مت ملو) کی شان نزول مین بیان کرتے ہین کہ عمرو بن صیفی بن ہشام بن عبد مناف کی ایک لونڈی وہ مکہ سے مدینہ مین آئی۔ ان دنون جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کی فتح کی تیاری کر رہے تہے جب وہ لونڈی جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پرنور مین پہونچی حضرتؐ نے اس سے پوچہا کیا تو مسلمان ہنکر آئی ہے کہنے لگی نہین حضرتؐ نے فرمایا پہر کیون آئی ہے۔ عرض کرنے لگی آپ میرے اہل اور میرا کنبہ ہین مجہے ایک سخت ضرورت پیش آئی ہے جسکے لیے یہان آئی ہون آپ مجہے کچہ دین اور کپڑے پہنا گیں حضرتؐ نے بنی عبدالمطلب اور بنی عبد مناف کو آمادہ کیا اونہون نے اسکو کپڑا روپیہ دیا وہ لیکر مکہ کو واپس چلی اسکے جانے کے بعد حضرت جبریل نازل ہوئے اور فرمایا کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے مکہ والون کی طرف ایک خط اس مضمون کا لکہا ہے کہ حضرت تمہاری طرف آنیکا قصد رکہتے ہین تم اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ خط طعینہ کو دیا ہے اور اسکو دس دینار اس خط کے پہونچانے کی اجرت دیے ہین جب جبریلؑ نے حضرت سے یہ بیان کیا۔ آپنے اس کام کے لیے جناب امیرؑ کو منتخب فرمایا اور ان کے رکاب سعادت مین زبیر اور مقداد کو روانہ کیا اور فرمایا کہ فلان روضہ مین ظعینہ ٹہیری ہوئی ہے اسکے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا خط ہے جو مشرکین مکہ کی طرف اس نے لکہا ہے تم وہ خط اس سے لے لو اور اسے چہوڑ دو۔ اگر نہ دے تو اسے مار ڈالو۔ تینون صاحبون نے اسکا پیچہا کیا۔ اور اسی مقام پر اسکو جا لیا جہان کا حضرتؐ نے پتہ دیا تہا اس سے کہنے لگے حاطب کا خط کہان ہے اس نے بحلف انکار کیا۔ تینون صاحبون نے اسکی تلاشی لی لیکن جیب وہ خط دستیاب نہوا۔ تو انہون نے اسے چہوڑ دیا اور واپسی کا قصد کیا جناب امیرؑ نے

فرمایا جامہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹ نہیں بیان فرمایا اور تلوار نکالکر مجرد ہوکر بولے خط نکال دو ورنہ ہم تجھے قتل کر ڈالینگے جب آپنے اسکے قتل کا مصمم عزم کرلیا اور اس نے جناب امیرؑ کی ہٹ کو دیکھا تو خط چوٹی کے موباف مین سے نکالکر جناب امیرؑ کے حوالہ کیا۔ وہ خط لیکر حضرت کی خدمت مین آئے۔ حضرت نے اس خط کو پڑھا اور حضرت جبرئیل کے فرمانے کے مطابق پایا۔ محمد بن طلحہ الشافعی اس روایت کیا کو نقل کرکے لکھتے ہین کہ جناب امیر ہی کے عزم مصمم اور متانت اور احتیاط سے حاطب کا خط ملا ورنہ کبھی نہ ملتا ٭

جناب امیر کا اپنے گھر کی چھت سے جبرئیل کے پرون کے آواز کو سننا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وقد ذکر عندہ علی قال انکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطی جبرئیل فوق بیتہ (اخرجہ احمد فی المناقب والمسند) ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چند آدمی جناب امیرؑ کا ذکر کر رہے تھے ابن عباس کہنے لگے تم ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جو جبرئیل کے آنے کی آواز اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتا تھا ٭

فرشتون کا جناب امیرؑ کو سلام کرنا

عن علی قال لما کان لیلۃ یوم بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ اتی بئرا بعیدۃ القعر مظلمۃ فانحدر فیھا فاوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل تاھبوا النصر محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحزبہ فھبطوا من السماء لھم دوی یذہل من یسمعہ فلما حاذوا البئر سلموا علیہ اکراما وتبجیلا (اخرجہ احمد فی مسندہ)

جناب امیر علیہ السلام کہتے ہین کہ بدر کے روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ہمیں پانی پلائے لوگ پانی کی تلاش کرکے لوٹ آئے جناب امیر علیہ السلام اپنی مشکیزہ کو بغل مین لیکر ایک اندھیرے کنوئین پر تشریف لے گئے جب اسمین اترے خدا تعالے نے جبرئیل ومیکائیل کو حکم دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ کی مدد کو دوڑو وہ دونون آسمان سے اترے جس نے اترنے مین ان کے پرون کی آواز کو سنا خوف زدہ ہوگیا جب کوئین کے قریب ہی ہوکر گذرے جناب امیرؑ کو ان لوگون نے از روے اکرام وبندگی سلام عرض کیا ٭

جناب امیرؑ کے لیے فرشتہ کا لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی پکارنا

(۱) عن ابی جعفر محمد بن علی قال نادی ملک من السماء یوم بدر یقال له رضوان لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (اخرجہ الحسن بن العرفہ العبدی - نقلت من ریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ لمحب الطبری) جناب امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ بدر کے روز ایک فرشتہ جس کا نام رضوان ہے آسمان سے پکار کر کہا نہیں ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار اور نہیں ہے علی کے سوا کوئی بہادر ✦

(۲) وقال ابن اسحاق فی سیرتہ وفی ھذا الیوم ای بدر ھاجت ریح منہم علی ھاتفا یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (نقلت من کفایۃ الطالب لیوسف الکنجی) ابن اسحاق اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں کہ بدر کے روز ایک ہوا کے چلنے سے جناب امیرؑ نے سنا کہ ہاتف کہہ رہا ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ✦

(۳) وذکر احمد فی الفضائل انھم سمعوا تکبیرا من السماء فی ذلک الیوم ای خیبر وقائل یقول لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی فاستاذن حسان بن ثابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینشد شعرا فاذن لہ فقال ؎ جبریل نادی معلنا والنقع لیس ینجلی ✦ والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل ✦ لا سیف الا ذو الفقار ✦ ولا فتی الا علی (رتذکرہ خواص الامۃ) امام احمد فضائل میں ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ نے خیبر کے روز آسمان سے ایک تکبیر کی آواز سنی کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے نہیں ہے ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار - اور علی کے سوا کوئی بہادر - حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں شعر کہنے کا اذن طلب کیا حضرت نے اذن دیا انھوں نے یہ شعر کہے ؎ جبریلؑ نے آواز بلند کہا ✦ غبار ابھی کہا نہیں تھا - مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد تیر چلا رہے تھے - کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ✦

(۴) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لما قتل علی طلحۃ بن ابی طلحۃ حامل لواء المشرکین صاح صائح من السماء لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی (تذکرہ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کے روز جناب امیرؑ نے مشرکوں کے علمدار طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا ایک چلانے والے نے چلا کر کہا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں اور علی کے سوا کوئی بہادر نہیں ✦

(تنبیہ) قال سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ فان قیل قال ... الفظ لا سیف الا ذو الفقار قلنا ذکروہ ان الواقعۃ کانت یوم ... [illegible]

احمد فی المناقب ولا کلام فی یوم احد قالوا فی اسناد روایۃ ابن عباس عیسی بن مہران تکلموا فیہ وقالوا
کان شیعیاً اما یوم خیبر فلم یطعن فیہا احد من العلماء وقیل ذلک کان یوم بدر والاول اصح علامہ
سبط ابن الجوزی تذکرۃ خواص الامۃ میں لکھتے ہیں - کہ اگر یہ کہا جائے کہ لا سیف الا ذو الفقار کی حدیث کی بعض
لوگون نے تضعیف کی ہے - ہم یہ کہتے ہین کہ ان لوگون نے اسکو احد کے دن کا واقعہ بیان کیا ہے - مگر
ہمارے نزدیک یہ خیبر کے دن کا واقعہ ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل نے المناقب مین بہی اسیکا ذکر کیا ہے
اور احد کے دن مین ہم کلام نہین کرتے کیونکہ محدثین کہتے ہین کہ ابن عباس کی حدیث کے اسناد مین
ایک راوی عیسی بن مہران ہے جسکی نسبت لوگون نے کلام کیا ہے کہ وہ شیعی تہا - لیکن خیبر کے دن
کے واقعہ کی نسبت علماء مین سے کسینے طعن نہین کیا - اور یہ بہی روایت ہے کہ یہ بدر کے روز کا واقعہ
ہے مگر پہلی بات یعنے خیبر کے روز کا واقعہ ہونا زیادہ صحیح ہے +

(تنبیہ) قال یوسف الکنجی الشافعی کان السیف لمنبہ بن الحجاج السہمی کان مع ابنہ العاص
بن منبہ یوم بدر فقتلہ علی وجاء بالسیف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاہ علیا فقتل
دونہ یوم احد - ویروی ان بلقیس اھدت الی سلیمان سبعۃ اسیاف کان ذو الفقار منہا - و
قد جاء فی بعض الروایات من علی قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان صنما بالیمن
معفر فی حدید فابعث علیہ علیا فاوقفہ وخذ الحدید قال علی دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وبعثنی الیہ فذہبت فدققت الصنم واخذت الحدید فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخرج
منہ السیفاین فسمی احدہما ذا الفقار والاخر مخذما فقلد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعطانی
مخذما ثم اعطانی بعد ذلک ذا الفقار وانا قاتل دونہ یوم احد علامہ یوسف الکنجی الشافعی علیہ
الرحمۃ کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین کہ ذو الفقار منبہ بن الحجاج السہمی کی تلوار تہی بدر کے روز اسکے
بیٹے عاص بن منبہ کے پاس تہی جب جناب امیر نے اسکو قتل کیا اسکی تلوار لیکر حضرت کے پاس آئے
حضرت نے وہ تلوار جناب امیر کو عطا فرمائی - آپنے احد کے روز اسی کے ساتھ جنگ کیا -
اور ایک روایت مین ہے کہ بلقیس نے جناب سلیمان علیہ السلام کو سات تلوارین تحفہ مین دی تہین ذو
الفقار انہین مین سے تہی -
اور بعض روایتون مین جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے آکر بیان کیا کہ یمن مین ایک بت ہے جو لوہے مین پوشیدہ ہے - علی کو وہان بہیجو اور اسکو
الکہاڑ کر اسکا لوہا لے آ - جناب امیر کہتے ہین کہ مجہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے بلا کر مین

مین بھیجا مینے جاکر اس بت کو اکھاڑا اور اسکا لوہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا حضرت نے اس سے
دو تلوارین بنائین ایک کا نام ذوالفقار رکہا اور دوسری کا نام مخذم رکہا حضرت نے ذوالفقار کو باندہ لیا
اور مجہے مخذم عطا کی پہر آپنے ذوالفقار بہی مجہے دیدی مینے احد کے روز اسی سے جنگ کیا *

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود انہ قال ان جبرائیل اتی بذی الفقار من الجنۃ فقال یا رسول اللہ ان
اللہ یقرئک السلام ویقول یا محمد انی لا اری ذا الفقار لاحد من بنی ادم تستحق امساکہ الا یکون لابنۃ علی
وھو یصیر بامرک فضعہ فی ید من ھو اھل لہ لممارستہ الحروب وقطع ھامات الکفرۃ والمعاندین المساوقین
علیک فقال یا جبرئیل من ھو قال ھو علی فناولہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا (زھرۃ الریاض)
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل جنت سے ذوالفقار لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف
لائے اور کہا خدا ے تعالے بعد سلام کے فرماتا ہے کہ ہم بنی آدم سے اس تلوار کے پکڑنے والا کسی کو نہین
پاتے ۔ مگر وہ شخص کہ وہ تیرا ولی ہو۔ اور یہ تلوار تیرے حکم مین رہے گی پس جسکو فن حرب مین پوری مہارت
حاصل ہو اور تیرے دشمن کفار کا سر کاٹ سکے اسکو دیدے حضرت نے کہا اے جبرئیل وہ کون ہے جبرئیل
کہنے لگے وہ علی ہے حضرت نے ذوالفقار علی کو دیدی ۔

(۳) عن ابن عباس قال لما رجع علی بعد فتح خیبر ومعہ ذوالفقار فقال یا فاطمۃ رأیت ذا الفقار فان اللہ
فتح بہ خیبر قال فضحکت فقال علی یا فاطمۃ اتعرفین فضل ذی الفقار فقالت انی عرفتہا قبل ان تعرف
فتعجب علی من قولہا ثم مضی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی فاطمۃ فقال
اخبرینی یا فاطمۃ حتی اسمعہا من لسانک فاخبرتہ فقال من این لک ھذا فقالت حین عرج بک الی السماء
قال اللہ لجبریل اطلع محمدا علی منزلہ فی الجنۃ وبما اعددت لہ فیہا وکرامتہ من النعیم فدخلت الجنۃ
وقال لک جبریل کل من ثمار الجنۃ وکنت حینئذ عند شجرۃ تفاح احمر وفی اصلہا ذوالفقار مخزون
مکتوب علیہ لا سیف الا ذوالفقار لا فتی الا علی وزوجتہ زہراء فحینئذ عرفت فضل ذی الفقار
فناولت من تلک الشجرۃ تفاحۃ واحدۃ فاکلت نصفہا والنصف الثانی اھدیتہ لامی خدیجۃ حملتہا
الیہا فاکلتہ فسئلت منک ومن امی وایۃ ذلک انک کلما جلست عندی تقول کلما حبست عندک
کانی اجلس فی اصل شجرۃ التفاح لان رائحتک تشبہ رائحتہا فی طیب نفحہا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صدقت وقبل عینیہا (عن زہرۃ الریاض للشیخ الامام تاج الاسلام سلیمان بن داؤد
السقلینی) ابن عباس کہتے ہین کہ جب خیبر سے جناب امیر لوٹے ذوالفقار ہاتہ مین تہی جناب سیدہ سے کہنے لگے یا فاطمہ
آپنے ذوالفقار کے جوہر دیکہے کہ خدا نے اسکے ذریعے سے خیبر کو فتح کیا پہر جناب سیدہ ہنس پڑین حضرت امیر نے فرمایا یا فاطمہ

کیا تمکو ذوالفقار کی فضیلت کی آگاہی ہے جناب سیدہ نے فرمایا مین تمہارے جانتے سے پہلے اسکو جانتی ہون جناب امیر حضرت سیدہ کی بات سے متعجب ہوئے اور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین جاکر جناب سیدہ کا قول نقل کیا حضرت نے جناب سیدہ سے آکر فرمایا یا فاطمہ مین تمہارے مونھ سے اس بات کو سننا چاہتا ہون کہ یہ بات تم کو کہان سے معلوم ہے جناب سیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جب جناب آسمان پر تشریف لے گئے پروردگار نے جبرئیل سے فرمایا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت مین اس مقام پر لیجاؤ جو انکے لیے اور انکی امت کے لیے جنت کی نعمتون سے سجایا گیا ہے اسکو جنت مین لیگئے جبرئیل نے عرض کیا ثمرات جنت مین سے آپ کچھ تناول فرماوین اسوقت آپ ایک سرخ سیب کے درخت کے نیچے تشریف رکھتے تھے اور اسکی جڑ کے نیچے ذوالفقار دبی ہوئی تھی اسپر لکھا ہوا تھا ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علی کے سوا کوئی بہادر نہین اسکی زوجہ زہرا ہین پس اسوقت سے مین اسکی فضیلت کو جانتی ہون پھر آپ نے اس درخت کے سیب مین سے آدھا ٹکڑا کھایا اور آدھا میری والدہ خدیجہ کے لیے رکھ لیا جب میری والدہ نے وہ ٹکڑا کھایا اور مین جناب سے انکے بطن اقدس مین قرار پاگئی اسکی نشانی یہ ہے کہ جب آپ میرے پاس بیٹھتے ہین تو فرماتے ہین کہ گویا ہم اسی سیب کے درخت کے پاس بیٹھے ہوئے ہین اور مجھ سے فرماتے ہین کہ تیری خوشبو اسی درخت کی خوشبو کی مانند ہے جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا تم سچ کہتی ہو اور جناب سیدہ کی آنکھون کو حضرت نے چوم لیا *

جناب امیر کا حضرت کے دوش اقدس پر سوار ہونا

عن علی قال انطلقت انا والنبی صلے اللہ علیہ وسلم حتی اتینا الکعبۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس وصعد علی منکبی فذھبت لانھض بہ فرای منی ضعفا فنزل وجلس لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اصعد علی منکبی فصعدت علی منکبیہ قال فنھض بی قال فیتخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء حتی صعدت علی البیت وعلیہ تمثال صفر او نحاس فجعلت ازاولہ عن یمینہ وعن شمالہ ومن بین یدیہ ومن خلفہ حتی اذا استمکنت منہ قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ اقذف بہ فقذفت بہ فتکسر کما تتکسر القواریر ثم نزلت فانطلقت انا ورسول اللہ صلے اللہ علیہ نستبق حتی تواریناً بالبیوت خشیۃ ان یلقانا احد من الناس راخرجہ احمد والنسائی والحاکم جناب امیر علیہ السلام بیان فرماتے ہین کہ مین ایک دفعہ بمعیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں گیا مجھ سے حضرت نے فرمایا بیٹھ جا آپ میرے کندھے پر سوار ہوئے جب مین اٹھنے لگا حضرت نے میرے ضعف کو دیکھا اور میرے کندھے سے اتر کر بیٹھ گئے اور مجھے اپنے کندھے پر سوار کیا اور کھڑے ہوگئے اسوقت میری نسبت خیال کیا جاسکتا تھا کہ اگر مین چاہون تو آسمان کے کنارے تک پہونچ جاؤن۔ یہانتک کہ مین بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گیا اسپر تانبے پیتل کے ایک مورت تھی مین اسکو داہنے بائین آگے پیچھے سے ہلانے لگا یہانتک

کہ میں نے اسپر قابو پالیا حضرت نے مجھے فرمایا اسے پھینک دو میں نے اسے پھینکدیا وہ شیشہ کی طرح سے چور چور ہوگئی میں چھت پر سے اتر آیا اور حضرت کے ساتھ دوڑکر گھر میں چھپ گیا تاکہ کوئی آدمی ہمکو نہ دیکھ لے

جناب امیرؑ کا ایمان میں راسخ ہونا

عن ابن عباس ان علیا کان یقول فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم واللہ لانقلب علی اعقابنا بعد اذ ھدانا اللہ ولئن مات او قتل لاقاتلن علی ما قاتل علیہ حتی اموت انی لاخوہ و ولیہ وابن عمہ ووارثہ ومن احق بہ منی (اخرجہ احمد فی المناقب)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات با برکات ہی میں فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اگر میرا رسول مرجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤگے ۔ واللہ جبکہ ہمکو خدا نے ہدایت کی ہے ہم ہرگز اپنی ایڑیوں پر نہیں پھرینگے ۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرماجائیں یا شہید ہوجائیں تو جس امر پر انہوں نے جہاد کیا ہے میں بھی اسی پر جہاد کرونگا ۔ یہانتک کہ میں بھی مرجاؤں ۔ واللہ میں اسکا بھائی اور ولی اور ابن عم اور وارث ہوں مجھ سے انکا کون حقدار زیادہ ہے ❖

جناب امیرؑ کے ایمان کی ٹھنڈک کا جبریلؑ کے دل کو پہنچنا

عن عمر بن عبد العزیز ان قوما ینقصوا علی بن ابی طالب فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذکر علیا وفضلہ وسابقتہ ثم قال حدثنی عراک بن مالک الغفاری عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندی اذ اتاہ جبریل فناجاہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا فلما سری عنہ قلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما اضحکک فقال اخبرنی جبریل انہ مر بعلی وھو یرعی ذودا لہ وھو نائم قد ابدی بعض جسدہ قال فرددت علیہ ثوبہ فوجدت برد ایمانہ قد وصل الی قلبی (اخرجہ الخوارزمی)

نقل ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے جناب امیر کی شان میں برا کہہ رہے تھے ۔ عمر بن عبد العزیز نے منبر پر چڑھکر خدا کی صفت وثنا کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ کے بعد جناب امیرؑ کے فضائل اور سابق الاسلام ہونے کا ذکر کرکے بیان کیا اور عراق بن مالک

(ذود) مجتمع الذال من الابل من الثلاثۃ الی العشرہ

الغفاری ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے کہ ام المومنین فرماتی تھین ایک روز سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف رکھتے تھے کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لاکر حضرت سے سرگوشی کرنے لگے جب سرگوشی کرچکے حضرت ہنسنے لگے مینے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون آپ کیون ہنستے ہین ارشاد فرمایا کہ جبریلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ میرا ایک چراگاہ مین گذر ہوا وہان علی اپنے اونٹ چراتے ہوئے سو گئے تھے ان کا سینہ کھلا ہوا تھا مینے انپر کپڑا الوٹ دیا انکے ایمان کی ٹھنڈک میرے دل کو محسوس ہوئی +

جناب امیرؑ کے ایمان کا زمین و آسمان سے بھاری ہونا

عن ابی القاسم محمود الزمخشری عن رجالہ قال جاء رجلان الی عمرؓ بن الخطاب فقالا ما تری فی طلاق الامۃ فقام الی الحلقۃ فیھا اصلع فقال ما تری فی طلاق الامۃ فقال لہ احدھما جئناک وانت امیر المومنینؓ لنا عن طلاق الامۃ فجئت الی رجل فسالتہ فقال عمر ویلک اتدری من ھذا ھذا علی بن ابی طالب اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ وھو یقول لو ان السموٰت السبع والارضین السبع وضعت فی کفۃ ووضع ایمان علی فی کفۃ لرجح ایمان علی (اخرجہ ابن السمان والحافظ السلفی والفضائلی و الدیلمی والخوارزمی) ابو القاسم محمود الزمخشری اپنے رجال سے روایت کرتے ہین کہ دو شخص جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کنیز کی طلاق کے مسئلہ کو پوچھنے کے لیے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے اٹھکر جس مجمع مین کہ جناب علی رونق افروز تھے تشریف لے گئے اور ان سے پوچھنے لگے آپ کنیز کی طلاق کی نسبت کیا حکم دیتے ہین ان مین سے ایک شخص حضرت عمر سے کہنے لگا۔ آپ امیر المومنین ہین ہم آپ سے مسئلہ پوچھنے کو آئے تھے آپ اسکے پوچھنے کو آئے ہین حضرت عمر کہنے لگے افسوس ہے تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ علی بن ابی طالب ہے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین کے طبقے ترازو کے ایک پلہ مین رکھے جائین اور علی کا ایمان ایک پلہ مین رکھا جائے تو علی کا ایمان ہی بھاری رہیگا

جناب امیرؑ کا خدا کی ذات مین نہایت سخت ہونا

(۱) عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان علیا مخشوشن فی ذات اللہ عز وجل (اخرجہ ابو نعیم) کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ و

السلام نے فرمایا ہے کہ بتحقیق علی خدا کی ذات میں نہایت سخت ہو۔

عن یزید بن طلحۃ بن یزید بن رکانۃ قال لما اقبل علی من الیمن لیلقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ تعجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف علی جندہ الذین معہ رجلا من اصحابہ فعمد ذلک الرجل فکسی کل رجل من القوم حلۃ من البز الذی کان مع علی فلما دنی جیشہ خرج لیلقیاھم فاذا علیھم الحلل قال ویلک ما ھذا قال کسوت القوم لیتجملوا بہ اذا قدموا فی الناس قال ویلک انزع قبل ان تنتھی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فانتزع الحلل من الناس فردھا فی البز قال واظھر الجیش شکواہ بما صنع بھم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخشن فی ذات اللہ وفی سبیل اللہ (سیرۃ ابن اسحاق) یزید بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے مروی ہو کہ جناب امیر ؑ فوج کو ساتھ واپس ہوکر یمن سے حضرت کے حضور میں آ رہے تھے تو جناب امیر نے فوج میں سے ایک شخص کو افسر مقرر فرما کر آپ پہلے سے حضرت کے حضور میں تشریف لے گئے جناب امیر کے تشریف لیجانیکے بعد اس شخص نے جناب امیر کے توشہ خانہ میں سے فوج کے ہر ایک آدمی کو کپڑے نکالدیے جب فوج مکہ کے قریب ہوپہنچی جناب امیر انکے ملنے کو تشریف لائے لوگوں کو توشہ خانہ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھکر اس سے پوچھا ان لوگوں نے یہ کپڑے کہاں سے پہنے ہیں اسنے کہا میں نے فوج کو کپڑا اسلیے پہنائے ہیں کہ مکہ میں لوگوں سے عزت کے ساتھ ملیں جناب امیر نے کہا افسوس ہے حضرت کے حضور میں پہنچنے سے پہلے ان لوگوں سے کپڑے واپس کرکے اس شخص نے ولیسا ہی کیا اور سب لوگوں سے کپڑے چھین کر توشہ خانہ میں واپس کر دیے فوج کے لوگوں نے حضرت کے سامنے اس بات کی شکایت بیان کی حضرت نے فرمایا ای لوگو علی کا شکوہ مت کرو وہ خدا کی ذات میں اور خدا کے راہ میں بہت سخت ہے ٭

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال اشتکی الناس علیا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فقال لا تشکوا علیا فواللہ انہ لاخیشن فی ذات اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والحاکم والضیا والدیلمی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند آدمی جناب علی علیہ السلام کی شکایت کرنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اٹھکر خطبہ میں بیان فرمایا حضرت علی کی شکایت مت کرو واللہ وہ خدا کی ذات میں نہایت سخت ہو ٭

(تنبیہ) الاخیشن تصغیر اخشن افعل التفضیل من خشن خشونۃ وفی الاساس فلان خشن فی دینہ اذا کان متشددا فیہ والمعنی انہ شدید التصلب التشدد فی امور الدینیۃ والتصغیر ھنا للتعظیم) اخیشن اخشن کی تصغیر ہے جو باب خشن خشونۃ کی افعل التفضیل کا صیغہ ہے۔ اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں فلان شخص اپنے دین میں خشونت والا ہے۔ یہ بات سوقت کہی جاتی ہے جبکہ وہ دین میں نہایت تشدد والا ہو اسکے معنے یہ ہیں کہ وہ امور دین میں نہایت سخت اور مضبوط ہے

اور تصغیر کا صیغہ اس مقام میں تعظیم کے لیے مستعمل ہوا ہے +

جناب امیر کا خدا کی ذات بابرکات میں دیوانہ ہونا

عن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوس فی ذات اللہ (اخرجہ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء) کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کو برا مت کہو بیشک تحقیق وہ ذات الٰہی میں دیوانہ ہے +

عن ابی ھریرۃ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ ممسوسا فی ذات اللہ تعالیٰ (اخرجہ الدیلمی) ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کو برا مت کہو وہ تو خدا کی ذات میں دیوانہ ہے۔

(تنبیہ) ممسوس مجنون و فی الاساس ممسوس الذی مس بہ الجن یعنے ممسوس کے معنے مجنون کے ہیں اساس البلاغۃ میں علامہ زمخشری لکھتے ہیں کہ ممسوس وہ شخص ہے جسکو پری کا سایہ ہو گیا ہو +

جناب امیر کے گوشت اور خون میں ایمان کا مخلوط ہونا

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک من امتی ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ بن مریم لقلت الیوم فیک مقالا لا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذوا تراب رجلیک و فضل طھورک یستشفون بہ ولکن نصیبک ان تکون منی وانا منک ترثنی و ارثک و انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی انت تؤدی دینی و تقاتل علی سنتی و انت فی الاخرۃ اقرب الناس منی و انک غدا علی الحوض خلیفتی تذود عنہ المنافقین و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول من دخل الجنۃ من امتی حربک حربی و سلمک سلمی و سرک سری و علانیتک علانیتی و سریرۃ صدرک سریرۃ صدری و انت باب علمی و ان ولدک ولدی و لحمک لحمی و دمک دمی و ان الحق علی لسانک و فی قلبک و بین عینیک و الایمان مخالط لحمک و دمک کما خالط لحمی و دمی و ان اللہ عزوجل امرنی ان یبشرک انک و عترتک فی الجنۃ و عدوک فی النار لا یرد علی الحوض مبغض لک و لا یغیب عنہ محب لک قال علی فخررت للہ سبحانہ ساجدا و حمدتہ علی ما انعم بہ علی من الاسلام و قراءۃ القرآن (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ جس روز میں نے خیبر کو فتح کیا مجھ سے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اگر میری امت تیرے حق میں ایسی بات نکہی جو نصاریٰ

جناب عیسی بن مریم علیہ السلام کے حق مین کہتے ہین تو البتہ مین ایک ایسی بات تیرے حق مین کہون کہ گذرے تو بندگان اہل اسلام پر مگر تیرے پاؤن کی مٹی نہ اٹھائین اور تیرے وضو کا پانی نہ لین اور اس سے شفا کے طلبگار نہ ہون۔ لیکن تیرا حصہ یہی ہے کہ تو میرا ہے اور مین تیرا ہون تو مجھ سے ورثہ پائیگا اور مین تجھ سے ورثہ پاؤن اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسے کہ ہارون موسی سے مگر میرے بعد نبی نہین ہوگا تو میرے قرض کو ادا کرنے والا ہے۔ اور میری سنت پر لوگون سے لڑنے والا ہے۔ آخرت مین تو سب سے میرے زیادہ قریب ہوگا کل قیامت کے روز تو میرے حوض پر میرا خلیفہ ہوگا۔ تو منافقون کو حوض سے ہٹا دیگا۔ اور تو سب سے اول حوض پر وارد ہوگا۔ تو میرے ساتھ سب سے میری امت سے پہلے جنت مین داخل ہوگا۔ تیری لڑائی میری لڑائی تیری صلح میری صلح ہے تیرا بھید میرا بھید تیرا اعلان میرا اعلان ہے تیرے دلکا بھید میرے دل کا بھید ہے تو میرے علم کا دروازہ ہے۔ تیرا خون میرا خون ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرے بیٹے میرے بیٹے ہین سچ تیرے ساتھ ہے اور سچ تیری زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے دونون آنکھون کے درمیان ہے۔ ایمان تیرے گوشت اور خون مین ملا ہوا ہے۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تجھے بشارت دون کہ تو اور تیری عترت جنت مین ہونگے۔ تیرا دشمن دوزخ مین ہوگا حوض پر تیرا دشمن نہین وارد ہو سکے گا۔ اور تیرا دوست اس سے کبھی غائب نہین ہوگا جناب علی کہتے ہین مین یہ بشارت سنکر خدا کے سجدہ مین گر گیا اور اسلام اور قرآن کی نعمت جو خدا تعالے نے مجھے عطا کی ہے اسکا شکر بجا لانے لگا ✦

جناب امیرؑ کے دلکو خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان کیا ہوا تھا

(۱) عن ربعی بن خراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج الینا ناس من المشرکین فیھم سھیل بن عمرو فقال یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابائنا و اخواننا وا قاربنا الیس فیھم فقہ فی الدین فاردھم الینا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتھن او لیبعثن اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان قالوا من ھو یا رسول اللہ قال ھو خاصف النعل وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا قال ثم التفت الینا علی فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ فی النار (اخرجہ الترمذی) ربعی بن خراش سے روایت کرتا ہے کہ جناب امیرؑ نے رحبہ مین ہم سے بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز قریش کے چند مشرک ہمارے پاس آئے سہیل بن عمرو بھی ان مین تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ہمارے لڑکے اور بھائی اور غلام جنکو دین کی کچھ سمجھ نہین آپکے پاس چلے آئے ہین آپ انہین ہماری طرف واپس کر دین حضرت

۱؎ رحبہ کوفہ کے محلہ کا نام ہے

فرمانے لگے اے قریش کے لوگو تم اس سے باز رہو ورنہ خدا تم پر ایسے شخص کو بھیجیگا جو دین پر تمہاری گردن کاٹے گا خدا نے ایمان کے ساتھ اسکے دل کا امتحان کر لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جوتا سینے والا ہے۔ حضرت نے اپنا جوتا علی کو سینے کے لیے دیا تھا۔ پھر جناب امیر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مجھ پر دانستہ جھوٹ بولے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈلے ✤

(۲) عن علی قال جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفائک و ان اناس من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین ولا رغبۃ فی الفقہ انما فروا من ضیاعنا واموالنا فارددھم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال صدقوا انھم لجیرانک وحلفائک ثم قال لعمر ما تقول فقال صدقوا انھم لجیرانک وحلفائک فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال عمر انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکن ھو الذی یخصف نعلا وکان اعطی علیا نعلہ یخصفھا (اخرجہ النسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ کفار قریش کے چند آدمی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یا محمد ہم آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں جناب کی خدمت میں ہمارے غلام چلے آئے ہیں جنکو نہ دین کی رغبت ہے نہ فقہ کی خواہش ہے بجز اسکے نہیں کہ وہ ہماری کھیتی اور مال سے بھاگ کر آئے ہیں آپ انکو ہمیں واپس دیدیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں پھر حضرت نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم اس میں کیا کہتے ہو وہ بھی عرض کرنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ آپکے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں حضرت کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمانے لگے اے قریش کی جماعت خدا کی قسم ہے اللہ تعالے تم پر ایسے شخص کو بھیجے گا جسکے دل کو اللہ تعالے نے ایمان کے ساتھ امتحان کر لیا ہے وہ دین پر تمہیں قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ شخص ہے جو جوتا سیتا ہے اور حضرت نے علی ؑ کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تھا وہ حضرت کا جوتا سی رہے تھے ✤

جناب امیر ؑ کے دل کو خدا تعالیٰ کا ہدایت کرنا اور زبان کو ثابت کرنا

(۱) عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن وانا شاب حدیث السن فقلت یا رسول اللہ انت تبعثنی الی قوم یکون بینہم احداث وانا شاب حدیث السن قال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں ابہی نوجوان چہوٹی عمر کا تہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے یمن کیطرف قاضی بناکر روانہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجہے ایسی قوم میں بہیجتے ہیں ان میں واقعات پیدا ہونگے میں ابہی نوجوان کم عمر ہوں قضا کی باریکیوں کو نہیں جانتا حضرتؐ نے فرمایا پروردگار تیرے دلکو ہدایت کرے گا اور تیری زبان کو ثابت رکہے گا جناب امیر کہتے ہیں۔ تب سے مجہے دو آدمیوں کے قضیہ فیصل کرنے میں کبہی شک پیدا نہیں ہوا +

(۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراۃ قال یا رسول اللہ انی لست باللسن ولا بالخطیب قال لابد لی ان اذہب بہا انا او تذہب بہا انت قال فان کان لابد فاذہب بہا انا قال انطلق فان اللہ یثبت لسانک ویھدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فمہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جبکہ مجہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سورہ برارت دیکر بہیجنے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہ میں زبان آور ہوں اور نہ خطیب حضرتؐ نے فرمایا یا مجہے یہ سورہ لیکر جانا پڑے گا یا تمہیں اسکے سوا چارہ نہیں میں نے عرض کیا جبکہ ایسی ہی ناچاری ہے تو جانیکے لیے حاضر ہوں فرمایا جاؤ خدا تمہاری زبان کو درست رکہے گا اور دلکو ہدایت کرے گا۔ پہر حضرتؐ نے اپنا دست مبارک میرے مونہہ پر رکہا

جناب امیرؑ کا بمنزلہ کعبہ کے ہونا

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی ہذہ الامۃ کمثل الکعبۃ المنظور الیہا عبادۃ والحج الیہا فریضۃ (اخرجہ ابن المغازلی فی المناقب) ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علی مثل کعبہ کے ہے کہ اسکی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے اور اسکا حج فرض ہے +

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت بمنزلۃ الکعبۃ تؤتی ولا تاتی فان اتاک ہؤلاء القوم فسلموا لک ہذا الامر فاقبل منہم وان لم یاتوک فلا تاتہم حتی یاتوک (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار واخرجہ ابن الاثیر عن علی فی اسد الغابہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تو بمنزلہ کعبہ کے ہے چاہیے کہ لوگ تیرے پاس آئیں نہ کہ تو لوگوں کے پاس جائے پس اگر یہ قوم تیرے پاس آکر امر خلافت کو تیرے سپرد کریں تو تو ان سے قبول کر لینا اور اگر نہ آئیں تو تو ان کے پاس مت جائیو یہانتک کہ خود وہ تیرے پاس آئیں +

جناب امیر کا مثل قل ہو اللہ کے ہونا

عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل هو اللہ فی القرآن (اخرجہ الدیلمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی مثال لوگون کے درمیان ایسی ہے جیسے کہ قل ہو اللہ قرآن مین ❖

جناب امیر کا لوگون کے لیے باب حطہ ہونا

عن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب حطة من دخله کان مؤمنا ومن خرج کان کافرا (اخرجہ الدارقطنی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہے کہ علی باب حطہ ہے (یعنے گناہون کے کفارہ کا دروازہ ہے) جو شخص اس مین داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو شخص اس سے نکل گیا وہ کافر ہے ❖

جناب امیر کی ایک ضرب کا تمام امت کے اعمال سے افضل ہونا

(۱) عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمبارزة علی بن ابی طالب لعمرو بن عبد ود یوم الخندق وفی روایة ضربة علی افضل من عمل امتی الی یوم القیمة (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کے روز عمرو بن عبد ود کے ساتھ جناب امیر کے مقابلہ کرنے کی نسبت فرمایا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرتے رہین گے علی کی یہ ایک ضرب افضل ہے ❖

(۲) عن بهز بن حکیم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خندق لمبارزة علی لعمرو بن عبد ود افضل اعمال امتی الی یوم القیامة (اخرجہ الحاکم) بہز بن حکیم اپنے والد سے ناقل ہین کہ خندق کے روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کا عمرو بن عبد ود سے مقابلہ کرنا تمام ان اعمال سے کہ قیامت تک میری امت کے لوگ کرین گے افضل ہے۔

جنگ مین جناب امیر کے چپ و راست مین جبریل و میکائیل کا ہونا

(۱) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین الرایة لرجل

جناب امیر کا کسی جنگ سے بغیر فتح کے نہ پھرنا

عن الحسن انہ قال حین قتل علی قتلتم واللہ رجلا فی لیلۃ نزل فیھا القرآن وفیھا رفع عیسٰی بن مریم وفیھا قتل یوشع بن نون فتی موسٰی واللہ ما سبقہ احد کان قبلہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبعثہ بالسریۃ وجبرئیل عن یمینہ ومیکائیل عن شمالہ لا ینصرف حتی یفتح علیہ (اخرجہ الدولابی)

جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو جناب امام حسن علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا واللہ تم نے ایک ایسے آدمی کو ایسی رات میں قتل کیا ہے کہ جس رات میں قرآن شریف نازل ہوا ہے اور جس میں جناب عیسٰی علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور جس میں جناب موسٰی علیہ السلام کا نوجوان یوشع بن نون مارا گیا ہے کوئی اس پر سبقت نہیں لے گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو فوج کے ساتھ بھیجتے تھے جبرئیل انکے داہنے طرف اور میکائیل انکی بائیں طرف ہوا کرتے تھے وہ بغیر فتح کے نہیں واپس آتے تھے

جناب امیر کا دنیا و آخرت میں حضرت کا علمدار ہونا

(۱) عن علی قال کسرت ید علی یوم احد فسقط اللواء من یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسرٰی فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی)

جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب احد کے روز علی کا ہاتھ زخمی ہو گیا اور علم انکے ہاتھ سے گر گیا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑا دو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے

(۲) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والآخرۃ (اخرجہ الدیلمی)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی تم ہمارے جسم اطہر کو غسل دو گے اور ہمارے قرض کو ادا کرو گے اور ہمکو قبر میں رکھو گے اور جو امر کہ ہمارے ذمہ ہے اسکو پورا کرو گے اور تم دنیا و آخرت میں ہمارے علمدار ہو۔

حضرت امیر کا کل غزوات میں تبوک کے سوا حضرت کا علمدار رہنا

(۱) عن ابن عباس قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی

غسلہ وادخلہ فی القبر (اخرجہ الترمذی وابن عبد البر فی الاستیعاب) ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب علی علیہ السلام میں چار صفتیں ایسی ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں وہ سب عرب اور عجم کے باشندوں سے پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ آنحضرت کا علم ہر ایک غزوہ میں انکے پاس تھا۔ اور وہ ایسے شخص ہیں کہ جس روز حضرت کے پاس سے لوگ بھاگ گئے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبر کیے رہے اور وہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں اتارا ؀

(۲) عن ثعلبۃ بن ابی مالک قال کان سعد بن عبادۃ صاحب رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی المواطن کلھا فاذا کان وقت القتال اخذھا علی (اخرجہ ابن الاثیر الجزری فی اسد الغابہ) ثعلبہ بن مالک سے روایت ہے کہ ہر ایک غزوہ میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے جب لڑائی کا وقت ہوتا تھا تو جناب علی علم کو اٹھا لیتے تھے ؀

(۳) عن ابن عباس قال کان علی آخذ رایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر والمشاھد کلھا (اخرجہ احمد فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر اور تمام دیگر مشاہد میں جناب امیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علمدار تھے ؀

خیبر کے روز آنحضرت کا جناب امیر کو علم دینا

اخرج احمد والبخاری والمسلم (عن سھل بن سعد) واحمد والنسائی والبزار (عن ابن عباس) والطبرانی (عن علی بن عمر) والنسائی وابو حاتم (عن ابی ھریرۃ) والبخاری والمسلم وابو حاتم (عن سلمۃ ابن الاکوع) والنسائی والطبرانی (عن عمران بن حصین وابی لیلی) واحمد والنسائی (عن ھبیرۃ بن مریم) واحمد والنسائی والترمذی (عن سعد) واحمد (عن ابی سعید الخدری) و ابن اسحاق (عن سلمۃ) والنسائی (عن عبد اللہ بن بریدۃ) باختلاف یسیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علیہ یحب اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فلما اصبح فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجوان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب فقال ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرا حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ ففتح اللہ علی یدیہ (امام احمد اور بخاری اور مسلم نے (سہل بن سعد سے) اور احمد اور نسائی اور بزار نے

نے (ابن عباس) سے اور طبرانی نے (جناب امیر اور ابن عمر) سے اور نسائی اور ابو حاتم نے (ابو ہریرہ) سے اور بخاری اور مسلم اور ابو حاتم نے (سلمہ بن الاکوع) سے اور نسائی اور طبرانی نے عمران بن حصین اور ابو لیلی سے اور احمد اور نسائی نے (ہبیرہ ابن مریم) سے اور احمد اور نسائی اور ترمذی نے (سعد) سے اور احمد نے (ابو سعید خدری) سے اور ابن اسحاق نے (سلمہ) سے اور نسائی نے (عبداللہ بن بریدہ) سے تھوڑے سے اختلاف کیساتھ اسحدیث کو روایت کیا ہے کہ بتحقیق خیبر کے روز جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ہم ایسے شخصکو علم دینگے کہ اللہ تعالی اسکے ہاتھ پر فتح دیگا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔ لوگ تمام رات یہ خیال کرتے رہے کہ دیکھیے علم کس کو عطا ہوتا ہے صبح لوگ حضرتؐ کے پاس گئے ہر ایک شخص علم کے عطا ہونیکا امیدوار تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپنے فرمایا اسکے پاس آدمی بھیجو۔ پس وہ آگئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا فرمائی وہ ایسے ہو گئے کہ گویا انکی آنکھوں میں درد تھا ہی نہیں۔ پھر آپنے علم ان کے سپرد کیا ✦

(۱) عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه قال فبات الناس يدوكون ليلتهم ايهم يعطاها فقال اين على بن ابى طالب قالوا يشتكى عينيه يا رسول الله قال فارسلوا اليه فلما جاء بصق فى عينيه ودعا له فبرأ حتى لم يكن به وجع واعطاه الراية فقال على اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدى الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم (اخرجه احمد والبخارى والمسلم باختلاف بعض الالفاظ) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے کہ اللہ تعالے اسکے ہاتھ پر فتح دیگا رات بھر لوگ فکر کرتے رہے کہ کس کو دیا جائیگا پس حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں آپنے فرمایا انکے لیے آدمی بھیجو جب وہ آئے حضرتؐ نے انکی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور انکے لیے دعا خیر کی وہ اچھے ہو گئے۔ گویا کہ ان کو درد نہیں تھا آپنے ان کو علم دیا علی کہنے لگے یا رسول اللہ آیا میں ان سے جنگ کروں جبتک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں حضرتؐ نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے میدان میں جا پہنچو۔ اور جو کچھ کہ خدا کا حق واجب ہے اس پر انہیں خبردار کرو واللہ اگر تیری وجہ سے خدا ایک آدمی کو ہدایت دیدے تو تیرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہے ✦

(۲) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن الرایۃ الیوم رجلا یحب اللہ ورسولہ و
یحبہ اللہ ورسولہ فتطاول القوم فقال این علی فقالوا یشتکی عینیہ فدعاہ فبزق فی یدیہ ومسحہما
عینی علی ثم دفع الیہ الرایۃ ففتح اللہ علیہ (اخرجہ النسائی وابو حاتم) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی
ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم آج علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے
رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین پس قوم نے ہاتہ بڑہائے
حضرت نے فرمایا علی کہان ہین لوگون نے عرض کیا انکی آنکہین دکہتی ہین حضرت نے انکو بلوایا اپنے ہاتہون
پر لعاب دہن کو ملکر علی کی آنکہہ کو لگایا پہر انکو علم دیا اللہ نے انہین فتح عطا کی +

(۳) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر لاعطین ہذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ
ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علیہ قال عمر رضی اللہ عنہ فما احببت الامارۃ الا یومئذ فتساورت
لہا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فاعطاہ ایاہا وقال امش ولا تلتفت فسار علی شیئا ثم وقف
ولم یلتفت فصرخ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علی ما اقاتل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتلہم
حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فاذا فعلوا فقد منعوا دماءہم واموالہم الا
بحقہا وحسابہم علی اللہ عز وجل (اخرجہ النسائی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز فرمایا کہ البتہ ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکہتا
ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکہتے ہین اللہ تعالی اسے فتح دیگا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ
اس روز کے سوا مینے کبہی امارت کی آرزو نہین کی مینے نگاہ سر کر دیکہا پس حضرت نے علی کو بلایا اور
علم انکو دیا اور فرمایا جاؤ اور مت لوٹو۔ علی تہوڑی دور جا کر ٹہیر گئے مگر لوٹے نہین حضرت کو آواز بلند
کہنے لگے یا رسول اللہ مین کس بات پر ان سے جنگ کرون حضرت نے فرمایا ان سے جنگ کرو یہانتک کہ وہ
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر گواہی دیوین جب ان لوگون نے ایسا کیا تو انہون نے اپنا خون اور مال بچا لیا
مگر خدا کو حساب دینا انپر باقی رہیگا +

(۴) عن سلمۃ بن الاکوع قال خرجنا الی خیبر وکان عمی عامر یرتجز بالقوم واللہ لولا اللہ ما
اہتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + ونحن عن فضلک ما استغنینا + فثبت الاقدام ان لاقینا
وانزلن سکینۃ علینا + فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا فقالوا عامر فقال غفر اللہ لک یا
عامر وما استغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرجل خصہ الا استشہد قال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول
اللہ لو متعتنا بعامر۔ فلما قدمنا خیبر خرج مرحب یخطر بسیفہ وہو یقول قد علمت

خیبر انی مرحب + شاکی السلاح بطل مجرب + فنزل عامر - فقال ؎ قد علمت خیبر انی عامر + شاکی السلاح
بطل مغامر + فاختلفا ضربتین فوقع سیف مرحب فی ترس عامر فذهب لیسفل له فوقع سیفه علی
نفسه فقطع اکحل فکان فیها نفسه واذا نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولون بطل
عمل عامر قتل نفسه فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابکی فقلت یارسول اللہ ابطل عمل عامر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال قلت ناس من اصحابک فقال بل له اجر مرتین ثم ارسلنی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی فالفیتہ وهو ارمد فقال لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب اللہ ورسوله
ویحبه اللہ ورسوله فجئت به اقوده وهو ارمد حتی اتیت به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبصق فی عینیه
فبرئ واعطاه الرایة وخرج مرحب فقال قد علمت خیبر انی مرحب - شاکی السلاح بطل مجرب + اذا
اللیوث اقبلت تلهب + واحجمت عن صولته المجیب + حملت حمای ابدا لاتقرب + اطعن احیانا
وحینا اضرب + ان غلب الدهر فانی اغلب والقرن عندی بالدما مخضب - فقال علی ؎ انا الذی
سمتنی امی حیدرہ + کلیث غابات کریه المنظرہ + ضرغام اجام ولیث قسورہ + عبل الذراعین شدید
القصرہ + اکیلکم بالسیف کیل السندرہ + اضربکم ضربا یبین الفقرہ + واترک القرن بقاع جزرہ
اضرب بالسیف رقاب الکفرہ + ضرب غلام ماجد ذا خرورہ + من یترک الحق یقوم صغرہ + اقتل
منهم سبعة او عشرہ + فکلهم اهل فسوق فجرہ + قال فضربه ففلق راس مرحب فقتله وکان
الفتح علی یدی علی بن ابی طالب (اخرجه ابو حاتم) سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
خیبر کو جانے لگے میرا چچا عامر قوم مین رجز کہہ رہا تھا - اگر ہمکو خدا ہدایت نکرتا - نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز
پڑہتے - ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین - پس جب ہم دشمنون سے ملین تو تو ہمارے قدم ثابت رکہہ - اور
تو ہمپر تسلی نازل کر - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگون نے عرض کیا یہ عامر ہے - حضرت نے
فرمایا اے عامر اللہ تجہے بخشے - حضرت کبہی کسیکو خصوصیت سے دعا نہین دیتے تہے کہ وہ شہید نہین ہو
جاتا تہا - عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ عامر کے ساتھ ہمین بہی دعا مین شریک کرتے تو کیا اچہا
ہوتا - جب ہم خیبر مین پہونچے مرحب نکلکر اپنی تلوار اچہالنے لگا وہ انکا بادشاہ تہا اور یہ رجز کہہ رہا
تہا خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون - تیز ہتیار ون والا بہادر تجربہ کار ہون - عامر رضی اللہ عنہ اسکے
مقابلہ پر گئے اور یہ رجز کہنے لگے - خیبر جانتا ہے مین عامر ہون - تیز ہتیارون والا بہادر ہلاکت
کی جگہہ مین - بے اندیشہ گہسنے والا ہون - دونون نے وار کیے مرحب کی چوٹ عامر کے گھوڑے کو لگی
وہ اسکو گرانے لگا انکی اپنی تلوار انکو لگ گئی جس سے انکی شاہ رگ کٹ گئی جسمین سانس باقی تہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہنے لگے عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے کیونکہ اس نے خود آپ کو ہلاک کیا ہے میں روتا ہوا حضرت کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے۔ حضرت فرمانے لگے کون کہتا ہے۔ میں نے کہا حضور کے اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے ارشاد کیا بلکہ اس کے لیے دو دفعہ کی شہادت کا اجر ہے۔ پھر حضرت نے مجھے علی علیہ السلام کے پاس بھیجا میں انکا ہاتھ پکڑے ہوئے آنحضرت کے پاس لایا انکی آنکھیں دکھ رہی تھیں آنحضرت نے فرمایا البتہ ہم آج علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں۔ میں انکو لیکر آیا وہ آشوب چشم رکھتے تھے یہانتک کہ میں انکو اپنے ہمراہ حضرت کے پاس لیکر آیا حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا وہ اچھے ہو گئی حضرت نے انکو علم دیا۔ مرحب نکلکر رجز کہنے لگا خیبر جانتا ہے میں مرحب ہوں۔ تیز ہتیاروں والا بہادر تجربہ کار ہوں جب شیر معرکہ میں کھانے ہیں انکو شعلہ مارتی ہیں اور ہٹ جاتی ہیں حملے سے مرحب کے کہ صاحب ہے بادشاہ کا۔ خالی ہوا خوف کی جگہ میں کوئی نزدیک نہیں پہنچ سکتا۔ کبھی میں نیزہ مارتا ہوں۔ اور کبھی تلوار لگاتا ہوں اگر زمانہ مغلوب بھی ہو جائے تو بھی میں غالب تر ہوں۔ اور میرے نزدیک خون میں رنگا ہوا ہے۔ جناب علی علیہ السلام نے فرمایا۔ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے۔ جیسے بیشہ کا شیر ڈراونی صورت والا شجاعت کے پیشہ کا شیر اور درندہ شمشیر۔ قوی بازو اور سخت گردن والا ہوں تلوار کے زور سے پہلنے سے تمہیں ناپتا ہوں تم کو ایسی ضرب لگاؤنگا جس سے تمہاری پشت کے مہرے ایک ایک ہو جائیں گے۔ میں سخت زمین میں نیزے کو گاڑتا ہوں تلوار سے کافروں کی گردن مارتا ہوں۔ نوجوان قوم کے بزرگ زورمند کی ضرب ہے اس شخص کے لیے جو حق کو چھوڑکر ذلت کو قائم کرتا ہے۔ میں ان میں سے سات یا دس آدمی قتل کرونگا۔ کہ وہ سب فاسق و فاجر ہیں۔ پھر جناب امیر نے مرحب پر ایک ایسا وار کیا کہ مرحب کا سر کٹ کر گر گیا اور فتح جناب امیر کے ہاتھ پر رہی ٭

(۵) عن عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی عن ابیہ قال لما کان یوم خیبر اخذ ابو بکر اللواء فلما کان من الغد اخذ عمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادفعن لوائی الی رجل لم یرجع حتی یفتح اللہ علیہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الغداۃ ثم دعا باللواء فدعا علیا وھو یشتکی عینیہ فمسحھا ثم دفع الیہ اللواء ففتح (لسان الغایہ) عبد اللہ ابن بریدۃ الاسلمی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ خیبر کے روز حضرت ابو بکر علم لیکر گئے پھر دوسرے روز عمر علم لیکر گئے۔ پھر حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا میں اپنا علم ایک ایسے شخص کو دونگا جو بغیر فتح کیے نہیں لوٹے گا۔ پھر حضرت نے اشراق کی نماز پڑھی اور علم منگایا اور علی کو بلایا انکی آنکھیں دکھ رہی تہیں حضرت نے ان پر ہاتھ پھیرا پھر جناب علی علیہ السلام کو علم دیا۔ اور خیبر انھوں نے فتح کیا۔

(۶) عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن ابیہ انہ قال لعلی وکان یسیر معہ ان الناس قد انکروا منک انک تخرج فی البرد فی البلاء وتخرج فی الحر فی الحشو والثوب الغلیظ قال او لم تکن معنا بخیبر قال فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر وعقد لہ الرایۃ فرجع فبعث عمر وعقد لہ الرایۃ فرجع بالناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ کرار لیس بفرار فارسل الی وانا ارمد فقلت انی ارمد فتفل فی عینی وقال اللھم اکفہ اذی الحر والبرد فما وجدت حرا بعد ذلک ولا بردا (اخرجہ احمد والنسائی) عبد الرحمن بن ابی لیلے اپنے والد سے ناقل ہیں کہ وہ سفر میں جناب امیر علیہ السلام کے ہمرکاب تھے جناب امیر سے کہنے لگے۔ لوگ آپکی بات کو برا جانتے ہیں ...... کہ آپ جاڑے میں باریک کپڑا اور گرمی میں بھرتی کا اور موٹا کپڑا پہنتے ہیں جناب امیر فرمانے لگے کیا تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ساتھ دیا اور وہ لوٹ آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور علم انکے ہمراہ کیا وہ بھی لوگوں کے ساتھ واپس آگئے پھر حضرت نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں آپنے مجھے آدمی بھیجکر بلوایا میری آنکھیں دکھ رہی تھیں مینے عرض کیا مجھے آشوب چشم ہے آپنے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اے پروردگار۔ گرمی اور سردی کی ایذا سے اسے بچائیو پس مجھے اسکے بعد نہ گرمی نے ستایا نہ سردی نے ۔

(۷) عن ابی بریدۃ قال حاصرنا خیبر واخذ اللواء ابو بکر فلم یفتح لہ ثم اخذہ عمر من الغد فانصرف فلم یفتح لہ واصاب الناس یومئذ شدۃ وجھد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی دافع لوائی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع حتی یفتح اللہ لہ وبتنا طیبۃ انفسنا ان الفتح غدا فلما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی صلوۃ الغداۃ ثم قام قائما ودعا باللواء والناس علی مصافھم فما منا انسان لہ منزلۃ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو یرجو ان یکون صاحب اللواء فدعا علی ابن ابی طالب وھو ارمد فتفل فی عینیہ ومسح عنہ ودفع الیہ اللواء ففتح اللہ علیہ قال انا فیمن تطاول لھا (اخرجہ احمد والنسائی والبزار وابن جریر الطبری) ابو بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی دوسرے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علم لیا اور فتح نہ ہوئی۔ اس روز لوگوں کو سخت تکلیف پیش آئی پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کل اپنا علم ایک ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں وہ بغیر فتح کئے نہیں لوٹیگا۔ ہم رات کو خوشدل ہو کر سو گئے کہ کل فتح ہوگی جب صبح

ہوئی اور حضرت نماز اشراق کی نماز پڑھکر سرو قد کھڑے ہو گئے اور علم طلب کیا لوگ صف باندہے کھڑے تھے ہم میں سے کوئی آدمی نتہا جسکی کچہ بہی حضرت کے پاس منزلت تہی کہ وہ صاحب علم ہونیکی آرزو نرکھتا ہو۔ پس حضرتؐ نے علی بن ابی طالب کو بلوایا انکی آنکہون مین آشوب تہا حضرتؐ نے ہاتہ پہیرا اور علم انکے سپرد فرمایا اور اللہ تعالے نے انکو فتح دی ابو بردہ کہتے ہین کہ مین بہی انہین لوگون مین سے تہا جنہون نے علم کی طرف ہاتہ بڑہایا تہا ٭

(۶) عن بریدۃ الاسلمی قال لما کان یوم خیبر نزل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بحضرۃ اہل خیبر فاعطی عمر لواء فنہض معہ من نہض من الناس فلقوا اہل خیبر فانکشف عمر واصحابہ فرجعوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاعطین اللواء رجلا یحب اللہ ورسلہ ویحبہ اللہ و رسولہ فلما کان الغد تبادر ابو بکر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وہو ارمد فتفل فی عینیہ و اعطاہ اللواء ونہض معہ من الناس من نہض فلقوا اہل خیبر فاذا مرحب یرتجز وہو یقول ؎ قد علمت خیبر انی مرحب الخ فاختلف ہو وعلی ضربتین فضربہ علی علی ہامتہ حتی عض منہا البیض و انتہی الی راسہ وسمع اہل العسکر صوت ضربتہ فما تتام۔ اقر الناس مع علی حتی فتح اللہ علیہ (اخرجہ احمد والنسائی) بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب خیبر کا روز آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے سامنے جا اترے حضرتؐ نے عمر رضی اللہ عنہ کو علم دیا انکے ساتہ جن لوگون نے اٹہنا تہا وہ اٹہے پس اہل خیبر سے آملے حضرت عمر کے دوست پراگندہ ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے حضرتؐ نے فرمایا البتہ ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے محبت رکہتے ہین جب دوسرا روز ہوا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بڑہے۔ حضرتؐ نے جناب علی کو بلوایا انکی آنکہون مین آشوب تہا حضرتؐ نے انکی آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگا کر علم انکو دیدیا۔ اور جس نے انکے ساتہ اٹہنا تہا اٹہ کھڑا ہوا۔ پس اہل خیبر آملے مرحب رجز کہہ رہا تہا کہ خیبر جانتا ہے مین مرحب ہون اسکو اور جناب علی کے درمیان وار چلی جناب امیر نے اسکے سر پر تلوار ماری کہ خود کو کاٹ کر اسکے سر مین بیٹہہ گئی تمام اہل لشکر نے جناب امیر کی ضرب کے آواز کو سنا۔ ابہی آپ کی ضرب پوری بہی نہ ہونے پائی تہی کہ لوگون نے حملہ کیا اور اللہ تعالے نے جناب امیر کو فتح دی ٭

(۹) عن عمران بن حصین قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فدعا علیا وہو ارمد ففتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ النسائی) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو

محبت رکھتا ہے اور اسکو اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرنے ہیں پھر آپ نے علی کو بلوایا وہ آشوب چشم سے تھے اللہ نے انکو فتح دی ✤

(۱۰) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ الرایۃ وھزھا ثم قال من یاخذھا بحقھا فجاء فلان فقال انا فقال امض علی رسلک ثم قال والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ فدعا علیا فاعطاہ ففتح اللہ علیہ خیبر وفدک (اخرجہ احمد فی المناقب)
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے علم پکڑ کر ہلایا پھر ارشاد کیا کون ہے جو اس علم کو پکڑے اس کے حق پکڑنے کا پس فلان شخص آیا اور کہنے لگا میں ہوں حضرت نے فرمایا اپنے رستہ پر چلا جا پھر ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو بزرگ کیا ہے میں یہ علم ایک ایسے آدمی کو دونگا کہ اللہ تعالےٰ اس سے فتح دیگا پس علی کو بلایا اور علم انکو دیا اللہ تعالی نے خیبر اور فدک پر انکو فتح دی ✤

(۱۱) عن سلمۃ قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر الصدیق بالرایۃ الی بعض حصون خیبر فقاتل ولم یکن فتح لہ وقد جھد ثم بعث الغد عمر بن الخطاب فقاتل ثم رجع ولم یکن لہ فتح وقد جھد فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ کرار لیس بفرار فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وھو ارمد فتفل فی عینیہ قال خذ ھذہ الرایۃ فامض بھا حتی یفتح اللہ علیک قال فخرج واللہ بھا یھرول ھرولۃ وانا خلفہ اتبع اثرہ حتی رکز رایتہ فی رضیم من حجارۃ تحت الحصن فاطلع علیہ یھودی من راس الحصن فقال من انت فقال انا علی بن ابی طالب فقال واللہ قد علوتم وما نزل علی موسی بانک قال فما رجع حتی فتح اللہ علی یدیہ (اخرجہ ابن اسحاق) سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعون کی طرف روانہ کیا وہ جاکر وہان لڑے باوجودیکہ انہون نہایت کوشش کی فتح نہ ہوئی پھر حضرت نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی وہان جاکر لڑے اور نہایت کوشش کی فتح نہ ہونے سے وہ بھی واپس آگئے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل ہم علم ایک ایسے آدمی کو دینگے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو پیار کرتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اللہ اسکے ہاتھ سے فتح دیگا وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں پس حضرت نے علی کو بلوایا انکو آشوب چشم تھا حضرت نے انکی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اس علم کو لیکر جاؤ وہ علم لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ اللہ نے انکو فتح دی سلمہ کہتے ہیں واللہ وہ علم لیکر دوڑتے ہوئے نکلے میں انکے پیچھے پیچھے جاتا تھا

انہون نے اپنا علم سخت تیغ زنی کے ساتھ قلعہ خیبر کا ثبت قلعہ کے اوپر سے ایک یہودی نے خبر پاکر کہا تو کون ہے جناب امیر نے جواب دیا مین علی بن ابی طالب ہون وہ کہنے لگا واللہ تم غالب آؤ گے موسی علیہ السلام پر جو توریت نازل نہین ہوا سلمہ کہتے ہین پس جناب امیر فتح کے ہونے تک واپس نہ ہوئے ۔

(۱۲) عن علی ما رمدت عینی منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہی وتفل عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ (اخرجہ احمد وابو یعلی) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ خیبر کے روز جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے علم عطا کیا اور میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھون مین اپنے دہن لعاب لگایا تب سے میری آنکھین نہین دکھین ۔

(۱۳) عن عمرو بن میمون قال انی لجالس عند ابن عباس اذ اتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما ان تخلون بھولاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا ولا ادری ما قالوا فجاء ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی رجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایۃ غدا رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا فاستشرف من استشرف فقال این علی قالوا ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احد کم لیطحن من قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ (اخرجہ احمد والنسائی وابن جریر) عمرو بن میمون سے مروی ہے مین ایک روز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ چند آدمی آئے ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ چلو یا انکو خلوہ مین بات کرنے کی اجازت دو اندنون ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھین نہین گئی تھین ابن عباس کہنے لگے مین تمہارے ساتھ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتھ جاکے کچھ باتین کین ۔ مین نہین جانتا کہ ان لوگون نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کر آئے تو مینے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہین ۔ اور اف اور تف ان لوگون پر کہتے ہین کہ ایسے شخص کے پیچھے پڑے ہین کہ جسکو اللہ تعالی نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے مین اپنا علم ایسے شخص کو دونگا جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے پس ہر ایک اسکی طرف جھانکتا تھا جانکا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہے لوگون نے عرض کیا وہ چکی پیس رہے ہین ابن عباس کہتے ہین کہ ان سے پیشتر کوئی چکی نہین پیسا تھا پس حضرت نے انکو بلوایا انکی آنکھون مین آشوب تھا کہ وہ کچھ نہین دیکھ سکتے تھے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون پر لگایا بعد اسکے علم کو تین دفعہ جنبش دیکر انکو دیدیا ۔

(۱۵) عن ھبیرۃ بن مریم قال خرج الینا الحسن بن علی علیہ السلام وعلیہ عمامۃ سوداء حین قتل علی

ان فيكم لا مرجل ما سبقه الاولون ولا يدركه الآخرون ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال لاعطين الراية غدا رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله
ورسوله ويقاتل جبرائيل عن يمينه وميكائيل عن يساره ثم قال لا يرد الراية حتى يفتح الله عليه (اخرجه النسائي) ہبیرہ بن یریم ناقل ہیں کہ خطبہ پڑھا
شہید ہونے کے بعد حسن علیہ السلام نے ہمارے پاس باہر تشریف لائے انکے سر پر سیاہ عمامہ تھا فرمانے لگے کل کے دن تم لوگوں میں ایسا شخص موجود تھا جس سے نہ تو
پہلے لوگ سبقت لیگئے ہیں اور نہ پچھلے لوگ اس تک پہنچ سکیں گے بتحقیق جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل ہم علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے
رسول کو دوست رکھتا ہے جبرئیل اسکے داہنے طرف اور میکائیل اسکے بائیں طرف لڑائی میں ہوتا ہے پھر ارشاد کیا کہ جبتک فتح نہ ہو وہ علم واپس نہ دیگا

(۱۶) عن سعد قال کنت جالسا فتنقصوا علی ابن ابی طالب فقلت لقد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له خصالا ثلاثا لان یکون لی واحدة
منهن احب الي من حمر النعم سمعته يقول انه مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي وسمعته يقول لاعطين الراية غدا رجلا يحب
الله ورسوله وسمعته يقول من كنت مولاه فعلي مولاه (اخرجه النسائي) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگ
جناب امیر کے حق میں بری باتیں کر رہے تھے میں نے انسے کہا میں نے جناب رسولخدا صلعم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی میں تین باتیں ہیں اگر انمیں
سے ایکبات بھی مجھے حاصل ہوجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر تھی میں نے جناب رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھ سے بمنزلہ
ہارون کے ہے موسی سے مگر یہ کہ نبی میرے بعد نہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا کہ کل ہم علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے پیار
کرتا ہے اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں اور حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے +

(۱۷) عن سعد ان معاوية امره فقال ما منعك ان تسب ابا تراب فقال اما ذكرت ثلاثا قالهن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه في بعض مغازيه فقال
له علي يا رسول الله خلفتني مع النساء والصبيان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبوة بعدك وسمعته
يقول يوم خيبر لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله عليه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قال فتطاولنا فقال ادعوا لي عليا فاتي به ارمد فبصق
في عينيه ودفع الراية اليه ففتح الله عليه ولما نزلت ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا فقال
اللهم هؤلاء اهل بيتي (اخرجه احمد ومسلم والترمذي والنسائي) سعد بن ابی وقاص کو معاویہ نے کہا تم ابو تراب پر سب کیوں نہیں کہتے
سعد کہنے لگے کیا میں نے ان تین باتوں کا ذکر نہیں کیا جنکو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپ نے علی کو اپنے بعض غزوات میں
ساتھ نہ لیجا کر انہیں چھوڑ دیا جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عورتوں اور لڑکوں کے لیے خلیفہ بنائے جاتے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تو
راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسی سے ہے مگر نبوت میرے بعد نہیں ہے اور میں نے خیبر کے روز سنا ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ
کل ہم علم ایسے آدمی کو دینگے کہ اللہ تعالی اسکے ہاتھ فتح دیگا وہ اللہ اور اسکے رسول کو پیار کرتا ہے اللہ اور اللہ کا رسول اسکو پیار کرتے ہیں پس ہم منتظر تھے
ٹہرایا اور حضرت نے فرمایا علی کو میرے پاس بلا لاؤ وہ آنکھوں کے آشوب سے حضرت کے پاس آئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں کو لگایا اور انکو
علم دیا اللہ نے انہیں فتح دی اور جب مباہلہ کی آیۃ نازل ہوئی حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو بلا کر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہلبیت ہیں

(۱۸) عن سهيل بن صالح عن ابيه ان عمر بن الخطاب قال لقد اوتي علي بن ابي طالب ثلاث لان اكون اوتيتها احب الي من ان اعطى حمر النعم جوار
رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد والراية يوم خيبر والثالثة تزويج ابنته (اخرجه الحميدي) سہل بن صالح اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب عمر بن الخطاب رضی

کہتے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دیگئی ہیں کہ اگر وہ مجھے دیجاتیں تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ کے ملنے سے بہتر تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائگی مسجد میں۔ خیبر کے روز علم کا دیا جانا۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا +

(۱۸) عن ابی ھریرۃ ان عمر بن الخطاب قال لقد اعطی علی ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم فسئل ماھی قال زوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ فی المسجد یحل لہ ما لا یحل لی والرایۃ یوم خیبر (اخرجہ ابن السمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب علی علیہ السلام کو ایسی تین باتیں دی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بات بھی دی گئی ہوتی تو میرے لیے سرخ پشم والے اونٹ سے بھی بہتر تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا اور انکو مسجد میں بایں دیا کہ انکے لیے وہ امر جائز ہے جو مجھے نہیں (یعنے جنب کی حالت میں مسجد کے اندر جانا) اور خیبر کے روز کا علم دیا جانا +

(۱۹) عن ابن عمر قال کنا نقول خیر الناس ابو بکر ثم عمر ولقد اعطی علی بن ابی طالب ثلاث خصال لان یکون لی واحدۃ منھن احب الی من حمر النعم زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ابنتہ وولدت لہ وسد الابواب الا بابہ واعطاہ الرایۃ یوم خیبر (اخرجہ احمد فی المناقب) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ سب لوگوں سے بہتر ابو بکر ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی علیہ السلام ایسی تین باتیں ملی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی ملجاتی تو میرے نزدیک سرخ پشم والے اونٹ سے بہتر ہوتی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی سے انکا نکاح کرنا۔ اور انکے دروازہ کے سوا سب دروازہ بند کرنا اور خیبر کے روز انکو علم دیا جانا +

(۲۰) عن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ۔ وکان علی ارمد العین یبتغی ۔ دواء فلما لم یجد مداویا۔ شفاہ رسول اللہ بتفلۃ ۔ فبورک مرقیا وبورک راقیا + وقال ساعطی الرایۃ الیوم فارسا ۔ فذاک محب للرسول مواتیا ۔ یحب الالہ والالہ یحبہ ۔ فیفتح ھا تیک الحصون التوالیا ۔ فخص بھا دون البریۃ کلھا علیا وسماہ الوصی المواخیا (رعینی شرح البخاری) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں ۔ علی کو آشوب چشم تھا اور دوا تلاش کرتے تھے پس جبکہ کوئی دوا کرنے والا نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے لعاب دہن سے شفا دی۔ اور مبارک تھا افسون کیا گیا ہوا۔ اور مبارک تھا افسون کرنے والا۔ اور فرمایا میں ابھی آج کے دن علم اس شہسوار کو دونگا۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اور موافقت کرنے والا ہے۔ وہ اللہ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اسے دوست رکھتا ہے پس وہ

فتح کرے گا یہاں سب قلعوں کو جو لنگا تا ہیں پس مخصوص کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خلقت کے سوا علی کو ۔ اور انکا نام وصی اور اخی رکھا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جناب امیر کو سورہ برات کے ساتھہ مکہ میں بھیجنا

(۱) عن سعد قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر ببراءۃ حتی اذا کان ببعض الطریق ارسل علیا فاخذھا منہ ثم سار بھا فوجد ابو بکر فی نفسہ فقال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یؤدی عنی الا انا او رجل منی (اخرجہ النسائی) عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات کے ساتھہ مکہ کو روانہ کیا ابھی وہ تھوڑی دور نہیں گئے تھے کہ جناب علی علیہ السلام کو انکے پیچھے روانہ کیا وہ انسے سورہ برات لیکر مکہ کو چلی گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں ملال گذرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد کیا مجہسے کوی دوسرا ادا نہیں کرسکتا میں یا وہ آدمی جو میرا ہو ۔

(۲) عن انس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم براءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی ان یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا واعطاہ ایاھا (اخرجہ النسائی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برارت دیکر مکہ کو بھیجا پہر انکو بلالیا اور فرمایا میرے گھر کے آدمی کے سوا یہ سورۃ کوئی نہیں پہونچا سکتا ۔

(۳) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث براءۃ الی اھل مکۃ مع ابی بکر ثم اتبعہ لعلی فقال لہ خذ ھذا الکتاب فامض بہ الی اھل مکۃ فلحقتہ واخذت الکتاب منہ قال فانصرف ابو بکر وھو کئیب قال یا رسول اللہ انزل فی شئ قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا او رجل من اھل بیتی (اخرجہ النسائی) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سورہ برارت دیکر مکہ کی طرف روانہ کیا ۔ پہر علی کو انکے پیچھے بھیجا اور فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کاغذ لے لیا وہ غمگین ہوکر لوٹ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے فرمایا نہیں مجہی حکم ہوا ہے کہ میں اس سورت کو خود پہونچاؤں یا میرے گھر کا کوئی آدمی پہونچاوے ۔

(۴) عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بہا الا رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ (اخرجہ احمد والنسائی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برارت دیکر روانہ کیا انکے پیچھے

جناب علی کو روانہ کیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سورت کو لے لیا حضرت نے فرمایا اس کو کوئی نہیں لیجا
سکتا مگر وہ آدمی کہ میرے گھر کا ہو اور وہ میرا ہو اور میں اسکا ہوں۔

(۵) عن ابی سعید الخدری وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قالا بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر رضی اللہ عنہ
مع براءۃ فلما بلغ ضجنان سمع بغام ناقۃ علی فعرفہا فاتاہ فقال ما شانی قال خیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعثنی ببراءۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لی قال
خیر انت صاحبی فی الغار وانہ لا یبلغ غیری او رجل منی یعنی علیا (اخرجہ احمد والنسائی) ابوسعید
اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ برات
دیکر مکہ کی طرف روانہ فرمایا جب وہ ضجنان تک پہونچے تو جناب علی علیہ السلام کے ناقہ کی آواز کو سنا حضرت علی
کو پہچانکر انکے قریب گئے اور پوچھا مجھے کیا ارشاد ہوا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا خیر ہے حضرت نے مجھے سورہ
برات لیجانے کے واسطے حکم دیا ہے۔ پس جب ہم لوٹ کر سرکار کے حضور میں حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیئے کیا کوئی حکم ہوا ہے حضرت نے فرمایا تم میرے رفیق غار ہو۔ سوا اسکے کوئی
اور بات نہیں کہ میرے سوا یا میرے گھر کے آدمی کے سوا اسکو کوئی دوسرا نہیں پہونچا سکتا تھا۔

(۶) عن علی قال لما نزلت عشر آیات من براءۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا ابا بکر فبعثہ بہا لیقرءھا علی
اہل مکۃ ثم دعانی فقال لی ادرک ابا بکر فحیث ما لقیتہ فخذ الکتاب فاذہب بہ الی اہل مکۃ فاقرءہ
علیہم فلحقتہ بالجحفۃ فاخذت الکتاب منہ ورجع ابوبکر فقال یا رسول اللہ انزل فی شیء قال لا ولکن
جبریل جاءنی فقال لا یؤدی عنک الا انت او رجل منک (اخرجہ احمد والنسائی) جناب امیر علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ جب سورہ برات کی دس آیتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کو وہ سورت دیکر مکہ والوں کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر سورہ برات انکو سنائیں پھر حضرت نے
مجھے بلواکر ارشاد کیا جاؤ ابوبکر جہاں پر ہوں ان سے کاغذ لیکر مکہ والوں کو تم جاکر یہ سورت سناؤ میں
ان سے جحفہ میں جا ملا اور ان سے خط لے لیا ابوبکر جب واپس آئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا
میرے حق میں کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن جبریل علیہ السلام نے آکر مجھ سے کہا ہے
کہ آپ کی جانب سے ہرگز کوئی دوسرا ادا نہیں کر سکتا مگر یا تو خود آپ یا کہ وہ آدمی جو آپکا ہو۔

(۷) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین بعثہ ببراءۃ قال انی لست باللسن ولا بالخطیب قال ما
بد لی ان اذہب بہا انا او تذہب بہا انت قال فان کان ولا بد فاذہب انا قال انطلق فان اللہ
یثبت لسانک ویہدی قلبک قال ثم وضع یدہ علی فیہ (اخرجہ احمد) جناب امیر علیہ السلام سے

روایت ہے جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو سورہ برارت کے ساتھ روانہ کیا میںنے عرض کیا نہ تو میں زبان آور ہون اور نہ مقرر فرمایا بجز اسکے چارہ نہیں اس سعدت کو یا میں لیجاؤن یا تم لیجاؤ علی نے عرض کیا جبکہ چارہ نہیں تو میں ہی لیجاتا ہون حضرت نے فرمایا جاؤ اللہ تعالی تمہاری زبان کو سیدہا کردیگا اور تمہارے دلکو ہدایت کریگا پہر حضرتؐ نے اپنا ہاتھ اسکے دہنے میرے منھ پر رکھا +

(تنبیہ) قال الزہری رحمۃ اللہ علیہ ان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا ان یقرء ببراءۃ لانہ لا یخفی ان عادت العرب ان لا یحولا العہود والمواثیق الا سید القوم او زعیمہا او رجل من اہل بیتہ یقوم مقامہ کاخ او ابن عم فما جراہم علی عادتہم رتن کرم خواص الامر ورباض المنصرہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ برارت دیکرا سلیئے جناب امیر کو مکہ کیطرف بہیجا۔ کیونکہ عرب کی عادت ہے کہ عہد اور مواثیق قبیلہ کے سردار یا اسکے شریک یا اسکے گہر کے آدمی کے سوا جو اسکا قائم مقام ہوسکے مثل بہائی کے یا ابن عم کے نہیں کرتے پس حضرتؐ نے بہی انہیں کی عادت کے موافق اپنے ابن عم کو برارت دیکر بہیجا +

حضرتؐ نے فرمایا مجہسے کوئی نہیں ادا کرسکتا مگر خود مین یا علیؓ

(۱) عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی (اخرجہ احمد والترمذی والنسائی والبغوی وابن ابی عاصم وابن قانع والضیا والباوردی والطبرانی وابن ماجۃ وابن ابی قتیبۃ والحافظ الدمشقی) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی میرا ہے اور مین علی کا مجہسے کوئی نہیں ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔ علیہ السلام +

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا انا او علی (اخرجہ الدیلمی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرا ہے مین علی کا ہون مجہسے کوئی نہیں ادا کرسکتا مگر خود مین یا علی۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے امانتون کا ادا کرنا

(۱) عن ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وخلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا لیخرج الیہ باہلہ وامرہ ان یؤدی عنہ اماناتہ ووصایا من کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوصوا الیہ وکان یؤتمن علیہ

من مالها فادی علیہ امانتہ کلها (اخرجہ ابن الاثیر فی اسد الغابہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت مبارک کی نسبت روایت کرتے ہین کہ حضرت نے انکو یعنے علی کو اپنے پیچھے چھوڑ کر کہا کہ اپنے اہل کے ساتھ مدینہ کو آئین اور امر کیا کہ جن لوگون نے اپنی امانتین اور وصیتین حضرت کے پاس رکھی ہوئی تہین انکو انکے مالکون کو سب ادا کر آئے ✦

جناب امیر کا حضرت کے قرضون کو ادا کرنا

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یقضی دینی (اخرجہ البزار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتؤدی دینی وتواریني فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرة (اخرجہ الدیلمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تم ہمین غسل دوگے اور ہمارے قرض کو ادا کروگے اور ہمین قبر مین رکھوگے اور ہمارے ذمے کو پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت مین میرے علمدار ہو۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی میرے وعدون کو پورا کرے گا اور وہ میرے قرض کو ادا کرے گا ✦

جناب امیر کا حضرت کے وعدون کو پورا کرنا

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ینجز عداتی ویقضی دینی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی میرے وعدون کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

(۲) عن حبشی بن جنادة قال کنت جالسا عند ابا بکر فقال من کانت له عدة عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقوم فقام رجل فقال یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدنی بثلاث حثیات من تمر فقال ارسلوا الی علی فقال یا ابا الحسن ان هذا یزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ بثلاث حثیات من تمر فاحثها له فاحثها له (اخرجہ ابن السمان) حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کو مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کہنے لگے جب سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو اسکو چاہیے کہ کھڑا ہو کر بیان کرے ایک شخص نے عرض کیا یا خلیفہ رسول اللہ حضرت نے مجھ سے تین لپ بھر کر کھجور دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ابوبکر کہنے لگے جناب علی کو بلا لاؤ جب وہ تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یا ابا الحسن یہ شخص خیال کرتا ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین لپ بھر کر کھجور کے دینے کا وعدہ کیا تھا آپ اس کو دیدیں جناب امیر علیہ السلام نے اُس کو تینوں لپ بھر کر دیدیں ✦

جناب امیر کا منجانب اللہ حضرت کی تائید کے لیے مخصوص ہونا

(۱) عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتابا فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ (اخرجہ الملا فی سیرتہ وقاضی عیاض فی الشفا) ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شب معراج مین جب آسمانون پر سوار اگئے ہوا عرش مجید کی دہنی ساق پر لکھا ہوا پایا جسکے معنے ہمین سمجھ مین آئے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہین انکی تائید اور نصرت کے لیے علی پیدا کیے گئے ہین۔

(۲) عن انس قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ فاذا بطائر فی فیہ موزۃ خضراء فالقاھا فی حجر النبی صلی اللہ علیہ فاخذھا فقبلھا ثم کسرھا فاذا فی جوفھا دودۃ خضراء مکتوب فیھا بالاصفر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نصرتہ بعلی (اخرجہ نعیم وسمعانی وصاحب نزھۃ المجالس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگہان ایک طائر آیا اور اس کے موہنہ مین ایک سبز بادام تھا اس طائر نے وہ بادام حضرت کی گود مین ڈالدیا حضرت نے اسکو لیکر چوما پھر اسکو توڑا اسکے بیچ مین سے ایک سبز رنگ کا کیڑا نکلا جسپر زرد خط سے لکھا ہوا تھا نہین ہے کوئی معبود مگر خدا تعالے اور محمد اسکے رسول ہین اور ہم نے انکی مدد علی کے ساتھ مخصوص کی ہے ✦

(۳) عن ابی ھریرۃ فی قولہ تعالی ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمؤمنین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ مکتوب علی العرش لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ والسمعانی والسیوطی فی الدر المنثور) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر مین قول اللہ کے کہ اس نے تیری تائید کی اپنی نصرت اور مومنون کے ساتھ منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہین معبود سوا اللہ کے وہ اکیلا وہ واحد ہے کوئی اسکا شریک نہین محمد میرا بندہ

ہے اور میرا رسول ہے میںنے علی بن ابی طالب کے ساتھ اسکی تائید کی ہے ۔

جناب امیر کا حضرت کی طرف سے صلح حدیبیہ کے روز کاتب صلحنامہ ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان کاتب کتاب الصلح یوم الحدیبیۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صلح حدیبیہ کے عہدنامہ کے کاتب جناب امیر علیہ السلام تھے

(۲) قال عبد الرزاق قال معمر سالت عنہ الزہری فضحك وقال ہو علی ولو سالت ہؤلاء لقالوا ہو عثمان یعنی بنو امیۃ (ریاض النضرہ) عبد الرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتے ہیں کہ معمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میںنے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا صلح حدیبیہ کی کتابت کس نے کی ہے وہ ہنس کر کہنے لگے جناب علی علیہ السلام تھے اگر تم ان لوگوں سے یعنے بنی امیہ سے پوچھوگے تو وہ یہی کہیں گے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے ۔

(۳) عن علقمۃ بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینك وبین ابن اکلۃ الاکباد حکما قال انی کنت کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ہذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل ابن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قاتلناہ امحہا فقلت ہو واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان رغم انفك لا واللہ لا امحوہا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاریتہ فمحاہا وقال اما ان لك مثلہا ستاتیہا مضطہدا (اخرجہ النسائی) علقمہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے جناب امیر علیہ السلام سے عرض کیا آپ اپنے اور جگر کھانے والی کے بیٹے (یعنے ہندہ اور معاویہ کہ جس نے جناب سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں جناب امیر نے ارشاد کیا۔ کہ میں حدیبیہ کے روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صلحنامہ کے لکھنے پر مامور ہوا جب میںنے لکھا کہ یہ وہ امر ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم ان سے لڑائی نہ کرتے تم اسکے مٹادو میںنے کہا خدا کی قسم ہے وہ بہ تحقیق اللہ کے رسول ہیں تیرے ناک پر مٹی ڈالوں گا اور واللہ میں نہیں مٹاؤنگا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ہمیں بتاؤ وہ کونسا مقام ہے میںنے حضرت کو وہ مقام بتادیا جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا گیا تھا۔ حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹادیا اور فرمایا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے اور تو بھی مغلوب ہوکر ایسا ہی کرےگا ۔

حضرت کا جناب امیر کو مسجد قبا کے بنا رکھنے کے لیے مخصوص فرمانا

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال لما سال اهل قباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبنی لهم مسجدا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی اللہ عنہ فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ لیقم بعضکم فیرکب الناقۃ فقام علی فلما وضع رجلہ فی غرز الرکاب فنبعث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارخ زمامها و ابنوا علی مدارها فانها مامورۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر رخلاصۃ الوفا للسمهودی وجذب القلوب للشیخ عبد الحق محدث الدهلوی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبا کے رہنے والوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد کی بنیاد ڈالنے کے لیے استدعا کی آپنے ارشاد کیا تم میں سے کوئی شخص اس ناقہ پر سوار ہو۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور ناقہ پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اٹھی۔ پس وہ واپس آکر بیٹھ گئے۔ بعدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھہ کھڑے ہوئے اور اونٹنی پر سوار ہوئے۔ اونٹنی نے حرکت نہ کی وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ گئے۔ تب حضرت نے پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی اس ناقہ پر سوار ہو۔ اس مرتبہ جناب علی علیہ السلام اٹھے اور رکاب میں پاؤں ڈالا ہی تہا۔ کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہوگئی۔ حضرت نے فرمایا اسکی باگ چھوڑ دو یہ مامور ہے یعنے جہانتک کہ خدا کا حکم ہوگا اور جہانتک کہ یہ دورہ کریگی وہاتک بنا کرو۔

حضرت کا جناب امیر کو لوگوں کی تهدید کے لیے مخصوص فرمانا

(۱) عن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوفد ثقیف حین جاءہ مسلمین لتسلمن او لابعثن علیکم رجلا مثل نفسی فلیضربن اعناقکم ولیسبین ذراریکم ولیاخذن اموالکم قال عمر فواللہ ما تمنیت الامارۃ الا یومئذ فجعلت انصب صدری رجاء ان یقول هو هذا قال فالتفت الی علی فاخذ بیدہ وقال هو هذا (اخرجہ عبد الرزاق وابو عمر وابن السمان) مطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بنی ثقیف کے قاصد سپردگی کے لیے آئے حضرت نے ان سے فرمایا تم باز آجاؤ ورنہ تمپر ایک مجھ سا آدمی برانگیختہ کیا جائیگا وہ تمہاری گردن کاٹ ڈالیگا اور تمہارے بچوں کو لونڈی اور غلام بنائیگا اور تمہارا مال لوٹ لیگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے تہے کہ میںنے اسدن کے سوا کبھی امیر ہونے کی خواہش نہیں کی اسر امید پر سینہ اپنا سینہ ابہارا کہ شاید حضرت فرمادیں کہ وہ یہ شخص ہے لیکن حضرت جناب علی کیطرف متوجہ ہوئے اور انکا ہاتہ پکڑکر فرمانے لگے وہ یہ شخص ہے۔

(۲) عن زید بن نفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتنتہن بنو ولیعۃ او لابعثن الیکم رجلا کنفسی یمضی فیہم امری یقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ قال فقال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی فقال من تراہ یعنی قلت ما یعنیک ولکن خاصف النعل یعنی علیا (اخرجہ احمد فی المناقب) زید ابن نفیع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے کہ بنو ولیعہ باز رہیں ورنہ میں انپر ایک ایسا آدمی بھیجونگا جو میری جان کی مانند ہے ان میں میرا حکم جاری کرے گا اور انکے بچون کو لونڈی اور غلام بنائیگا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی ازار بند کے پاس پیچھے سے محسوس ہوی حضرت سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں حضرت نے فرمایا ہماری مراد تجھسے نہیں بلکہ جوتا سینے والے یعنے علی علیہ السلام سے ہے ۔

(۳) عن منصور بن ربعی بن فراش قال حدثنا علی بالرحبۃ قال لما کان یوم الحدیبیۃ خرج لنا ناس من المشرکین منہم سہیل ابن عمرو فقالوا یا رسول اللہ خرج الیک ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا فاردہم الینا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر قریش لتنتہن او لیبعثن اللہ علیکم رجلا من یضرب رقابکم بالسیف علی الدین قد امتحن اللہ قلبہ علی الایمان فقالوا من ہو یا رسول اللہ قال ہو خاصف النعل وکان اعطے علیا نعلہ یخصفہا قال فالتفت الینا علی فقال او ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ فی النار قال احمد او لجنۃ فی النار (اخرجہ احمد والنسائی وقال الترمذی حسن صحیح) منصور بن ربعی بن فراش سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ہم سے رحبہ میں بیان کیا کہ حدیبیہ کے روز چند مشرک ہمارے پاس آئے ان میں سہیل بن عمرو بھی تہا وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے بیٹون اور غلامون اور بھائیون میں سے چند شخص آپکی خدمت میں چلے آئے ہیں آپ انہیں ہمارے پاس لوٹا دیں حضرت نے فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ ورنہ خدا تعالے تمپر ایک ایسے شخص کو بہیجے گا جو دین پر تلوار سے تمہاری گردن کاٹیگا بہ تحقیق خدا تعالے نے ایمان پر اسکے دلکا امتحان کر لیا ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے حضرت نے فرمایا وہ جوتا سینے والا ہے ۔ اور حضرت علی کو جوتا سینے کے لیے دیا ہوا تہا پہر جناب امیر ع ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کیا سینے حضرت کو فرماتے ہوے نہیں سنا کہ جو شخص مجہ پر دانستہ جہوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈہونڈ لے ۔ امام احمد سے روایت ہے کہ وہ دوزخ میں دہکیلا جائیگا ۔

(۴) عن علی قال جاء ناس من قریش فقالوا یا محمد انا جیرانک وحلفاؤک وان ناسا من عبیدنا قد اتوک لیس فیہم رغبۃ فی الدین انما فروا من ضیاعنا فاردہم الینا فقال لابی بکر ما تقول فقال

صدقوا انهم لجیرانک وحلفاءک ثم قال لعمر ما تقول قال صدقوا انهم لجیرانک وحلفاءک فتغیر وجہ رسول
الله صلی الله علیہ وسلم ثم قال یا معشر قریش والله لیبعثن الله علیکم رجلاً قد امتحن الله قلبہ بالایمان
فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا ھو یا رسول الله قال لا قال عمر انا ھو یا رسول الله قال لا قال
ولکن ھو الذی یخصف النعل وکان اعطی علیاً نعلہ یخصفھا (اخرجہ النسائی وابوداؤد) جناب
امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش کے چند لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگے یا محمد
ہم آپ کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں ہمارے غلام آپ کی خدمت میں آگئے ہیں جنکو امور دین میں کچھ بھی
رغبت نہیں وہ ہمارے کھیتوں سے بھاگے ہیں آپ ہمیں واپس دیدیں حضرت نے ابوبکر رضی اللہ عنہ
سے فرمایا تم اس کی بابت کیا کہتے ہو وہ کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ حضور کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں
پھر حضرت نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا کہتے ہو وہ بھی کہنے لگے یہ لوگ سچ کہتے ہیں یہ لوگ حضور
کے ہمسایہ اور ہم عہد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اقدس غضب کی وجہ سے متغیر ہوگیا پھر آپ نے
فرمایا اے قریش کے لوگو تم باز آؤ و اللہ عنقریب خدا ایسے ایک آدمی کو بھیجیگا کہ جسکے دلکو خدا نے ایمان کی
ساتھ امتحان کرلیا ہے وہ تمہیں دین کے لیئے قتل کرے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول
اللہ کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں
ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے اور علی کو جوتا سینے کے لیئے دیا ہوا تھا +

(۵) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لتنتھین بنو ولیعۃ او بنو وکیعۃ او لیبعثن
علیکم رجلاً کنفسی فیقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ فما راعنی الا برد کف عمر فی حجزتی من خلفی
فقال من تعنی قال فاصف النعل وعلی یخصف نعلاً (اخرجہ احمد والنسائی) ابوذر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ بنو ولیعہ یا بنو وکیعہ باز رہیں ورنہ انپر ایک
ایسا آدمی بھیجا جائیگا کہ وہ میری جان جیسا ہے وہ ان سے لڑے گا اور انکے بچوں کو لونڈی غلام
بنائیگا۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کی سردی پیچھے سے میرے ازار بند کے پاس محسوس
ہوئی وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کس سے مراد رکھتے ہیں فرمایا جوتا سینے والی سے اور علی جوتا سی رہے تھے +

جناب امیر علیہ السلام کے نسبت پیشگوئی عہد عتیق میں

(یسعیا نبی کی کتاب کے باب ۱۳-۲- آیت ۲۰) میں ہے کہ بابل کا ہے آباد نخواہد شد و پشت در پشت

گا ہے معمور نخواہد گردید مدتہا عرب خیمہ نخواہند زد یعنی بابل کا شہر ایسا برباد و ویران ہوگا کہ عرب کے لوگ وہاں خیمہ استادہ نکرینگے *

یہ پیشین گوئی جناب امیر علیہ السلام سے پوری ہوئی جو روضۃ الصفا و دیگر کتب تواریخ میں لکہا ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ معاویہ کی لڑائی کے لیئے صفین کو تشریف لے چلے تو جب نخیلہ سے کوچ فرما کر بابل میں پہونچے اسوقت آپکی فوج نے عرض کیا کہ نماز عصر قریب ہے اگر آپ فرماوین تو ہم اپنے خیمہ یہان پر استادہ کرین حضرت نے فرمایا یہان خیمہ استادہ مت کرو یہ خدا کا مغضوب شہر ہے اس جگہہ سے روانہ ہوجاؤ *

محمد خاوندشاہ روضۃ الصفا مین لکہتے ہین ،، روز چہارم طبل رحیل کوفتہ از نخیلہ کوچ کردند وچون بحوالی مدینہ بابل رسیدند امیر المؤمنین فرمود کہ این شہریست کہ بکرات و مرات معمور و مدروس گشتہ باید کہ چہارپایان را بتعجیل رانید کہ نماز دیگر بر خارج این دیار بگذاریم وخلائق در سیر سارعت نمودہ چون از مدینہ بابل بیرون رفتند از مراکب فرود آمدہ و اقتدا بامام المسلمین کردہ باداے صلوۃ عصر قیام نمودند انتہی کلامہ ،،

پس یہ پیشین گوئی یہانتک نوشتہ ہے جناب امیر علیہ السلام سے پورا ہوا کہ بابل مین عرب اپنا خیمہ استادہ نکرینگے چنانچہ اسی غرض کے لیے اس مقام پر جناب امیر علیہ السلام کے واسطے حضرت یوشع بن نون کیطرح سے ردشمس بہی واقع ہوا چنانچہ مطالب السئول مین علامہ کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی علیہ الرحمۃ اور علامہ یوسف گنجی الشافعی کفایۃ الطالب مین لکہتے ہین ،، وبعد النبی حین اراد ان یعبر الفراۃ ببابل واشتغل کثیر من اصحابہ بتعبیر دوابہم وصلی علی مع طائفۃ من اصحابہ العصر وفاتت الجمہور فتکلموا فی ذلک فلما سمع سال اللہ عزوجل فی ردھا لیجتمع کافۃ اصحابہ علی الصلوۃ فاجابہ اللہ تعالی وردھا وکانت کما لہا وقت العصر فلما سلم القوم غابت وسمع لہا وجیب شدید ہال الناس واکثروا التسبیح والتہلیل والاستغفار ،، انتہی کلامہما) یعنی ایک دفعہ اور بہی ردشمس سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام کے لیے واقع ہوا جبکہ وہ فرات کو کنارے شہر بابل سے عبور کر رہے تہے انکے اکثر دوست اپنی اپنی بار برداریون کو فرات سے اتارنے مین مشغول تہے جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز اپنے وقت پڑہ لی ۔ لیکن اکثر لوگ نماز سے رہ گئے ۔ لوگون نے اسکا چرچا کیا جب جناب امیر نے سنا خدا تعالے سے دعا کی تاکہ سب لوگ عصر کی نماز اپنے وقت پاسکین خدا تعالے نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور آفتاب کو لوٹا دیا اور ٹہیک عصر کا وقت ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا ۔ تمام قوم نے عصر کی نماز پڑہی جب انہون نے سلام پہیرا ۔ آفتاب غروب ہوگیا اور اسکے غروب ہونے سے ایک مہیب

آواز سنا گیا تمام لوگوں کے کلیجے دہل گئے اور تسبیح و تہلیل و استغفار کثرت سے پڑھنے لگے۔

جناب امیر کا حق امت محمدیہ پر

(۱) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی الولد (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں پر علی کا حق ایسا ہے جیسے کہ باپ کا بیٹوں پر۔

(۲) عن جابر بن عبد اللہ و ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی ولدہ (اخرجہ الدیلمی) جابر بن عبد اللہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کا اس امت پر حق ایسا ہے جیسے کہ والد کا بیٹے پر۔

خدا اور جبریل کا جناب امیرؑ سے راضی ہونا

(۱) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعث علیا مبعثا فلما قدم قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ و رسولہ و جبریل عنک راضون (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک فوج میں روانہ کیا جب وہاں سے تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اور اسکا رسول اور جبریل تجھ سے راضی ہیں۔

(۲) عن عمر بن الخطاب قال توفی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وھو عنہ راض (اخرجہ البخاری) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے وہ جناب امیر سے ہمیشہ خوش رہے۔

جناب امیر علیہ السلام کا محبوب خدا ہونا

(۱) عن سفینۃ قال اھدت امرأۃ من الانصار الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طیرین بین رغیفین فقدمت الیہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم ائتنی باحب خلقک الیک و الی رسولک فاذا باب علی فدخل فاکل معہ (اخرجہ احمد فی المناقب و الطبرانی فی معجم الکبیر فی مسند سفینۃ) سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری عورت دو

مرغ روٹیون پر رکھکر بطور ہدیہ لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار جو شخص کہ سب خلقت سے تیرے اور تیرے رسول کے نزدیک بہت پیارا ہو اسے میرے پاس بھیجدے ناگہان دروازہ کھولکر جناب امیر داخل ہوئے اور حضرتؐ کے ساتھ کھانے مین شریک ہوئے ۔

(۲) عن انس بن مالك ان النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان عنده طائر فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي من هذا الطائر فجاء ابوبكر فرده ثم جاء عمر فرده ثم جاء علي فاذن له (اخرجه النسائي في الخصائص والطبراني في الكبير في مسانيد انس بن مالك) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرغ پکا ہوا تھا حضرتؐ نے فرمایا اے میرے رب جو شخص کہ سب خلقت سے تجھے زیادہ محبوب ہے اسے میرے پاس بھیجدے کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ کے کھانے مین شریک ہو پس ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو لوٹا دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے حضرتؐ نے انکو بھی لوٹا دیا پھر جناب علی علیہ السلام تشریف لائے حضرتؐ نے انہین داخل ہونے کا اذن دیا ۔

(۳) عن محمد بن عمر بن علي قال حدثني ابي عن جدي علي قال اهدي لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طير يقال له الحباري فوضع بين يديه وكان انس بن مالك يحجبه فرفع النبي صلی اللہ علیہ وسلم يده الى الله فقال اللهم ائتني باحب خلقك اليك ياكل معي من هذا الطير قال انس فجاء علي فاستاذن فقال له انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم على حاجة ثم اعاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء فجاء علي فرده انس فرجع ثم دعا الثالث فجاءه فادخله فلما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حبسك يا علي قال هذه آخر ثلث كرات يردني انس انه يزعم انك على حاجة قال يا انس ما حملك على ما صنعت قال سمعت دعائك فاحببت ان يكون في رجل من قومي فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل قد يحب قومه فاكل معه ثم خرج علي فقال انس فقلت يا ابا الحسن استغفر لي فان لي اليك ذنبا وان لي اليك بشارة فاخبرته بما كان من دعاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم فحمد الله واستغفر لي ورضي عني (اخرجه ابو حاتم) محمد بن عمر بن علی اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے ناقل ہین کہ کوئی شخص حضرتؐ کے پاس ایک مرغ حباری پکا کر ہدیہ لایا جب حضور کے سامنے رکھا گیا حضرتؐ نے ہاتھ اٹھا کر خدا سے دعا کی اے پروردگار جو شخص کہ تجھے تمام خلقت سے محبوب ہو اسے میرے پاس بھیجدے تاکہ میرے ساتھ کھانے مین شریک ہو انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ناگہان جناب علی تشریف لائے اور اندر آنیکا اذن طلب کیا انس نے انکو لوٹا دیا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مصروف کار ہین پھر دوبارہ حضرتؐ نے دعا کی اور علی تشریف لائے انس نے پھر انکو واپس کردیا حضرتؐ نے پھر دعا کی اور علی تشریف لائے انس رضی اللہ عنہ نے انکو اندر جانے

دیا حضرتؐ نے فرمایا یا علی تم دیر سے کیوں آئے عرض کیا یہ تیسرے مرتبہ حاضر ہوا ہوں انس نے مجھے لوٹا دیا کہ حضرتؐ کام میں ہیں حضرتؐ نے انس سے کہا تم نے ایسا کیوں کیا انس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حضور کی دعا سنی تھی مجھے یہ آرزو پیدا ہوئی کہ یہ دعا میری قوم کے کسی آدمی کے لیے ہو پس حضرتؐ نے کہا ہر ایک آدمی اپنی قوم سے محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جناب علی حضرتؐ کے ساتھ شریک طعام ہوئے اور جب فارغ ہو کر باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا ابا الحسن میں نے آپ کا قصد کیا ہے آپ مجھے معاف فرماویں اور آپ کے لیے میں ایک بشارت رکھتا ہوں پس حضرتؐ کی دعا سے میں نے انکو خبردار کیا وہ خدا کا شکر بجا لائے اور میرے لیے استغفار کی۔ اور مجھ سے راضی ہو گئے ❊

عن ابن عباس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک فجاء علی فقال الی وکل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے پاس کوئی ایک مرغ بریان لایا حضرتؐ نے دعا کی الٰہی میرے پروردگار اپنی سب خلقت سے اپنے محبوب کو میرے پاس بھیج پس علی حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور کھاؤ ❊

(۵۱) عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این علی فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق فی عینیہ فبرئ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ فقال علی یا رسول اللہ اقاتلھم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بما یجب علیھم من حق اللہ فیہ فواللہ لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم (اخرجہ البخاری والمسلم) سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ارشاد فرمایا کہ کل ہم یہ علم ایسے ایک آدمی کو دینگے جسکے ہاتھوں سے اللہ فتح دیگا وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جب صبح ہوئی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک شخص علم کے ملنے کی آرزو رکھتا تھا حضرتؐ نے فرمایا علی کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا انکی آنکھوں میں آشوب ہے حضرتؐ نے فرمایا انکو بلا بھیجو۔ پس وہ حضرتؐ کے پاس لائے گئے حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی

(ف) قال ابن الکثیر فی تاریخہ رأیت کتابا الف الطبری جمع فیہ طرق حدیث الطیر۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ میں نے ایک کتاب دیکھی ہے جسکو علامہ جریر طبری نے تالیف کیا ہے اسمیں حدیث طیر کے طرق کو جمع کیا ہے۔

(ف) قال الحافظ الذھبی فی مختصر کتب الدرایۃ فی ذکر ترجمۃ عبد اللہ بن الحاکم واما حدیث الطیر فلہ طرق کثیرۃ جدا قد افردتھا بمصنف ومجموعھا یوجب ان الحدیث اصل حافظ ذہبی مختصر کتب الدرایۃ میں زیر ذکر ترجمہ عبد اللہ بن الحاکم کے لکھتے ہیں کہ حدیث طیر کے بہت طریقے ہیں انکے مجموعے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ واقعہ اصل رکھتا ہے

آنکھون مین لگا یا وہ بالکل اچھی ہوگئین گویا کہ درد تھا ہی نہین پہر حضرت نے انکو علم دیا علی نے عرض کیا یا رسول
مد مین ان سے لڑون تا کہ وہ ہمارے جیسے مسلمان ہو جائین حضرت نے فرمایا سیدھے چلے جاؤ یہانتک کہ تم انکے
میدان مین جا اترو پہر انکو اسلام کی دعوت کرو اور جو کچھ کہ انپر خدا کا حق واجب ہے اس سے انکو اطلاع دو پس و
اللہ اگر تیرے ذریعہ سے خدا ایک آدمی کو بھی ہدایت کرے تو تیرے لیے سرخ ریشم والے اونٹ سے بہتر ہے۔
(تنبیہ) پس احادیث صدر سے ثابت ہوا کہ جناب امیر محبوب خدا تعالی تھے اور محبت من اللہ عبارت ہے کثرت
ثواب سے چنانچہ امام نووی علیہ الرحمۃ شرح منہاج مین لکھتے ہین۔ ومحبۃ اللہ تعالی لعبدہ تمکنہ من طاعتہ
وعصمتہ وتوفیقہ وتسہیل الطاقۃ وھدایتہ وافاضۃ رحمۃ علیہ ھذا مبادیھا وانما غایتھا فکشف الحجب عن
قلبہ حتی یراہ ببصیرتہ فیکون کما قال فی الحدیث الصحیح لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا
احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بندہ کے ساتھ
خدا تعالے کی محبت کرنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالے اپنے بندے کو عبادت پر قادر کرتا ہے اور عصمت کی
تشریف سے مشرف فرماتا ہے اور امتثال اوامر کی توفیق دیتا ہے اور اپنے الطاف اسکے حق مین سہل کر دیتا
ہے اور راہ ثواب کی ہدایت فرماتا ہے۔ اور اپنی رحمت کو اسپر افاضہ فرماتا ہے یہ تمام امور مبادی محبت
تھی ہین اور اس محبت کی غایت یہ ہے کہ اسکے دل کے پردے کھولدیتا ہے یہانتک کہ وہ اپنی بصیرت
سے اپنے معبود کو دیکھتا ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ جب میرا بندہ نوافل سے میرا تقرب حاصل کرتا
ہے تو مین اسکو دوست بناتا ہون اور جب مین اسکو دوست بناتا ہون تو مین اسکے کان بن جاتا ہون کہ وہ
ان سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ بن جاتا ہون کہ وہ اس سے دیکھتا ہے۔

جناب امیر کا محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا

(۱) عن جمیع بن عمیر التیمی قال دخلت مع عمتی علی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسالت ای
الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت من النساء فاطمۃ ومن الرجال زوجہا اخرجہ
الترمذی) جمیع بن عمیر التیمی کہتے ہین کہ مین اپنی پھپھی کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی
خدمت مین گیا مینے ان سے پوچھا لوگون مین سے کون زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب
تھا کہنے لگین عورتون مین سے فاطمہ اور مردون مین انکا شوہر۔

(۲) عن عروۃ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا من کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالت علی فقلت ای شئی کان سبب خروجک علیہ قالت لم تزوج ابوک امک قلت ذلک من قدر اللہ

قالت وكان ذلك من قدر الله (اخرجه المتقی فی كنز العمال) عروہ کہتے ہین کہ مینے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ سب لوگون سے کون حضرت کا پیارا تھا فرمایا علی مینے کہا پھر آپ کس چیز کے لئے نکلی تھا فرمانے لگین تیرے باپ نے تیری مان سے کیون شادی کی تھی مینے کہا یہ خدا کی تقدیر تھی فرمانے لگین وہ بھی خدا کی تقدیر تھی +

(۳) عن جمیع قال دخلت مع امی علی ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها من سترها یوم الجمل فقالت کان قدرا من الله وسالتها عن علی فقالت سالتنی عن احب الناس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم (اخرجه الطبری فی الریاض النضره) جمیع رضی اللہ عنہ ناقل ہے کہ مین اپنی والدہ کے ساتھ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا اور جنگ جمل کی بابت پوچھا فرمانے لگین خدا کی تقدیر تھی پھر جناب امیر کی نسبت پوچھا فرمانے لگین تو نے ایسے شخص کی نسبت پوچھا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگون سے زیادہ پیارا تھا +

(۴) عن النعمان بن بشیر قال استاذن ابو بکر رضی الله عنه علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع عائشة رضی الله عنها عالیا وهی تقول والله لقد علمت ان علیا احب الیک من ابی فاهوی الیها ابو بکر رضی الله عنه لیلطمها وقال یا بنت فلانة اراک ترفعین صوتک علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامسکه رسول الله صلی الله علیه وسلم وخرج ابو بکر رضی الله عنه مغضبا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف رایتنی انقذتک من الرجل ثم استاذن ابو بکر رضی الله عنه بعد ذلک وقد اصطلح رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائشة فقال ادخلانی فی السلم کما ادخلتمانی فی الحرب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد فعلنا (اخرجه النسائی فی الخصائص) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور حاضر ہونیکی اجازت چاہی۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چلاتے ہوئے سنا کہ حضرت سے کہہ رہی تھین خدا کی قسم ہے مین جانتی ہون میرے باپ سے آپ کو علی سوا عزیز ہین حضرت ابوبکر نے جھپٹ کر قصد کیا کہ انکو طمانچہ لگائین اور کہنے لگے اے فلانے کی بیٹی حضرت پر چلاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو پکڑ لیا ابوبکر خفا ہو کر نکل گئے حضرت نے ام المؤمنین عائشہ سے فرمایا کیون مینے اس آدمی سے تجھے کیسا بچایا۔ پھر اسکے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر اجازت مانگی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المؤمنین مین صلح ہو چلی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اب آپ مجھ کو صلح مین بھی شامل کریں جس طرح سے کہ مجھے آپکے جھگڑے مین دخیل بنا لیا تھا حضرت نے فرمایا ہمنے آپ کو صلح مین بھی شامل کر لیا ہے

(۶) عن بریدة قال کان احب النساء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة ومن الرجال علی (اخرجه الترمذی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب عورتوں سے جناب فاطمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھیں اور سب مردوں سے جناب علی ⁂

(۷) عن معاویة بن ثعلبة قال جاء رجل الی ابی ذر وهو فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر الا تخبرنی باحب الناس الیک فانی اعرف ان احب الناس الیک احبهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ای ورب الکعبة احبهم الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو ذاک الشیخ واشار الی علی (اخرجه المحب الطبری فی الریاض) معاویہ بن ثعلبہ ناقل ہیں کہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابوذر کیوں آپ مجھے نہیں بتا سکتے کہ سب لوگوں سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جو تمہیں عزیز ہوگا وہی سب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عزیز ہوگا۔ ابوذر نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی آنحضرت کو سب سے زیادہ عزیز یہی شیخ ہے اور اشارہ جناب امیر کی طرف کیا ⁂

(۸) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ دخل علی فقام الیه وقبله بین عینیه فقال العباس اتحب هذا یا رسول الله فقال یا عم والله لله اشد حبا منی ان الله جعل ذریة کل نبی فی صلبه وجعل ذریتی فی صلب علی (اخرجه ابو الخیر الحاکمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے حضرت انکی تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور انکو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ انکو بہت پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا اے چچا خدا کی قسم یہ مجھے نہایت پیارے ہیں پروردگار نے ہر ایک نبی کی اولاد اسی کی صلب سے پیدا کی ہے اور میری اولاد انکی صلب سے پیدا کی ہے ⁂

(۹) عن ام عطیة قالت بعث النبی صلی الله علیه وسلم جیشا وفیهم علیا علیهم فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو رافع یدیه یقول اللهم لا تمتنی حتی ترینی علیا (اخرجه الترمذی) ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تھا میں سن رہی تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے الٰہی جب تک کہ تو مجھے علی کو نہ دکھا دے تب تک مجھے مت ماریو ⁂

(۱۰) عن ام المؤمنین عائشة رضی الله عنها قالت لما حضر رسول الله صلی الله علیه وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت له ابا بکر فنظر الیه ثم وضع رأسه فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت له عمر فنظر الیه ثم وضع رأسه فقال ادعوا الی حبیبی فقلت ویلکما ادعوا له علیا فوالله ما یرید غیره فلما رآه اخرج الثوب الذی کان علیه ثم ادخله فیه فلم یزل یحتضنه حتی قبض ویده علیه (اخرجه الرازی)

جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال کا وقت قریب آگیا حضرت نے فرمایا میرے دوست کو بلاؤ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر اپنا سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے محبوب کو بلاؤ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی دیکھا اور دیکھکر سر اقدس بالین پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگون سے کہا افسوس ہے تم پر علی کو بلاؤ واللہ حضرت ان کے سوا کسی دوسرے کو نہین طلب کرتے جب حضرت نے انکو دیکھا اسی کپڑے کو جو حضرت اوڑہے ہوئے تھے اٹھا دیا اور جناب علی علیہ السلام کو اسکے اندر لے لیا حضرت کے انتقال فرمانے تک آپ انکو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے تھے۔

(۱۱) عن عکرمۃ قال لما زوج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا فاطمۃ قال لھا امرت ان لا انکحک الا احب اھلی الی (اخرجہ عبد الرزاق فی جامعہ) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام سے حضرت فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کیا تو ان سے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا تھا تیرا نکاح اس سے کرون جو سب سے زیادہ میرے اہل سے مجھے محبوب ہے۔

(۱۲) عن اسامۃ بن زید عن ابیہ قال اجتمع علی وجعفر وزید بن حارثۃ فقال جعفر انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال علی انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال زید انا احبکم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال فانطلقوا بنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنسالہ قال واستاذنوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وانا عندہ قال اخرج فانظر من ھؤلاء فخرجت ثم جئت فقلت ھذا جعفر وعلی وزید بن حارثۃ یستاذنون قال ایذن لھم فدخلوا فقالوا یا رسول جئناک نسالک من احب الناس الیک قال فاطمۃ قالوا انما نسالک عن الرجال قال اما انت یا جعفر فلیشبہ خلقک خلقی وخلقک خلقی واما انت یا زید من شجرتی واما انت علی فختنی وابو ولدی واحب القوم الی (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) اسامہ بن زید اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ ایک مقام پر جناب علی اور زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور علی علیہ السلام مجتمع تھے جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو زیادہ پیارا ہون زید بن حارثہ کہنے لگے مین تم سب سے حضرت کو پیارا ہون علی علیہ السلام کہنے لگے مین زیادہ عزیز ہون۔ باہم یہ مشورہ ٹھیرا کہ چلو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھین۔ دروازہ پہ آکر اذن طلب کیا مین اسوقت حاضر خدمت تھا مجھے ارشاد ہوا باہر دیکھو کون لوگ ہین مینے عرض کیا جعفر اور زید اور علی ہین اجازت چاہتے ہین حضرت نے فرمایا آنے دو جب وہ حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کون زیادہ پیارا ہے فرمایا فاطمہ انہون نے عرض کیا ہم مردون کی نسبت

نہین پوچھتے ملکہ مردون کی نسبت عرض کرتے ہین حضرت نے فرمایا اے جعفر تیرا خلق اور خلقت میری مشابہ ہے اور اے زید تو میرے شجرہ میں سے ہے اور اے علی تو میرا داماد اور میرے بچون کا باپ اور سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے ۔

شب معراج مین جناب امیر کی آواز سے خدا پاک کا حضرت کے ساتھہ تکلم ہونا

عن عبداللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سئل بای لغت خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی ربی بلغت علی فقلت یا رب خاطبتنی انت ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اقاس بالناس ولا اوصف بالاشیاء خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبک احب من علی بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۔ لوگون نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالی نے آپ سے کس کی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھہ سے باتین کرتا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد مین ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جا سکتا ۔ اور مین لوگون جیسا نہین اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے پیدا کیا ہے مین تیرے دل کے بھید پر واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین پس مین اسی کی آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دلکو تسلی رہے ۔

(۲) عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم یقول وقد سئل بای لغۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج قال خاطبنی بلسان علی فقلت یا رب خاطبتنی ام علی فقال یا احمد انا شئی لیس کالاشیاء ولا اوصف بالشبہات خلقتک من نوری وخلقت علیا من نورک اطلعت علی سرائر قلبک ولم اجد فی قلبک احب من علی فخاطبتک بلسانہ کیما تطمئن قلبک (اخرجہ الخوارزمی فی المناقب) حضرت علی سے منقول ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلعم سے سنا لوگون نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ شب معراج مین اللہ تعالے نے آپ سے کسکی آواز کے ساتھہ کلام کیا تھا فرمایا علی کی آواز کے ساتھہ مینے عرض کیا اے میرے پروردگار تو مجھ سے باتین کرتا ہے یا کہ علی فرمایا اے احمد مین ایک ایسی چیز ہون کہ کسی چیز کے ساتھہ میرا قیاس نہین کیا جاتا اور مین لوگون جیسا نہین اور نہ کوئی شے میرے مشابہ ہے مینے تجھے اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علی کو تیرے نور سے مین تیرے دل کے بھید سے واقف ہون کہ تیرے قلب مین علی سے زیادہ کسی کی محبت نہین پس مین اسی کی آواز سے تیرے ساتھہ ہمکلام ہوا تا کہ تیرے دلکو تسلی رہے

جناب امیرؑ کی ذات پر پروردگار کا مباہات کرنا

(۱) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف المهاجرين والانصار صفين ولخذ بيد علي
فمر بين الصفين فضحك فقال له رجل من اي شي ضحكت يا رسول الله فداك ابي وامي قال هبط
جبرئيل فاخبرني ان الله باهى بالمهاجرين والانصار على اهل السموت وباهى بي وبك حملة العرش يا علي (اخرجه
الموفق في فضائل العباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و
سلم نے مہاجرین اور انصار کی دو صفیں بنائیں اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ان دونوں صفوں میں سے ہو کر گذرے
اور تبسم فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کس وجہ سے مسکرائے آنحضرت نے
فرمایا جبرئیل نے نازل ہو کر بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی وجہ سے اہل آسمان پر مباہات
کرتا ہے۔ اور اے علی تیرے ساتھ حاملان عرش پر بھی مباہات یعنی فخر کرتے ہیں۔

(۲) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعليها السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عشية عرفة فقال ان الله عز وجل باهى بكم وغفر لكم عامة ولعلي خاصة واني رسول الله
غير محاب لقرابتي ان السعيد كل السعيد من احب عليا في حيوته وبعد مماته وان الشقي كل الشقي
من ابغض عليا في حيوته وبعد مماته (اخرجه الطبراني واحمد والديلمي عن ابن عمر) جناب سیدۃ النساء
فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا فرماتی ہیں کہ محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام عرفہ کی رات کو باہر
نکلکر فرمانے لگے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر ناز کرتا ہے اور تم کو عام طور پر بخشدیا ہے اور علی کو خاصکر بخشا
ہے میں خدا کا رسول ہوں میں اپنے قریبیوں کو رعایت دلانیوالا نہیں بے شک نیک بخت اور پورا نیک
بخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنے کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے اور بد بخت
اور پورا بدبخت وہی ہے جو علی سے انکی زندگی میں اور انکے مرنیکے بعد انسے بغض رکھتا ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله عز وجل باهى بكم وغفر لكم عامة
ولعلي خاصة واني رسول الله اليكم غير محاب لقومي هذا جبرئيل يخبرني ان السعيد كل السعيد
من احب عليا في حيوته وبعد موته (اخرجه الديلمي) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ تعالیٰ تم پر فخر کرتا ہے اور تمکو بخشدیا ہے عام طور پر اور علی کو خاص طور
سے میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم اپنے قریبیوں کو رعایت دلانیوالا نہیں بالتحقیق پورا نیک بخت وہی ہے
جو علی سے انکی زندگی میں اور انکی موت کے بعد ان سے محبت رکھتا ہے۔

(۴) عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم ان الله عز وجل یباھی بعلی کل یوم
والملائکة المقربین حتی یقول بخ بخ لك یا علی (اخرجه الدیلمی) جابر بن عبد الله رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ عز وجل اور مقرب فرشتے علی پر ہر روز فخر کرتے ہیں حتے کہ خدا تعالے
فرماتا ہے شاباش ہے علی ٭

(۵) نقل الامام حجة الاسلام الامام ابو حامد محمد الغزالی رحمة الله علیه فی کتابه احیاء العلوم ان لیلة
بات علی علی فراش رسول الله صلی الله علیه وسلم اوحی الله الی جبریل ومیکائیل انی قد اخیت منکما
وجعلت عمر احدکما اطول فایکما یؤثر صاحبه بالحیوة فاختار کل واحد منهما الحیوة فاوحی الله الیهما
افلا کنتما مثل علی اخیته بینه وبین محمد صلی الله علیه وسلم وبات علی علی فراشه یفدیه بنفسه ویؤثر
بالحیوة فاهبطا الی الارض فاحفظاه من عدوه فنزل جبریل عند راسه ومیکائیل عند رجلیه ینادی
بخ بخ لك من مثلك یا علی یباهی الله بك الملائکة فانزل الله عز وجل من یشری نفسه ابتغاء مرضات
الله والله رؤف بالعباد حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی رحمة اللہ علیہ اپنی کتاب احیاء العلوم میں نقل
کرتے ہیں کہ جس شب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر اقدس پر جناب امیر علیہ السلام سوئے تھے
پروردگار عالم نے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام سے ارشاد کیا میں نے تم دونو کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا ہے
اور ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ بنائی ہے پس تم دونوں میں کوئی ایسا ہے کہ اپنی بھائی کو اپنی عمر سے کچھ
حصہ دے۔ دونوں اپنی ہی طول حیات کے مستحق بنے۔ پروردگار نے فرمایا جاؤ تم علی کی شان دیکھو
میں نے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی بنایا ہے وہ اپنی زندگی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فدا کر
رہا ہے۔ تم زمین پر جاکر اسے اسکے دشمنوں سے بچاؤ۔ پس جبریل انکے سرہانے اور میکائیل انکی پائینتی
آاترے اور پکارنے لگے شاباش اے علی تیرا مثل کوئی نہیں خدا اور فرشتے تجھ پر فخر کرتے ہیں پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم پر اسی شب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ لوگوں میں سے وہ آدمی بھی ہے کہ اپنی جان کو خدا
کی رضا کے لیے بیچتا ہے اور اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر ٭

(۶) نقل انه قال فی مجلسة العام. سلونی قبل ان تفقدونی سلونی من عما دون العرش فانی اعلمها
زقا زقا وملئا ملئا فقال رجل من الحاضرین حیث ادعیت ذلك فاخبرنی این جبریل هذه الساعة
فغطس قلیلا وتفکر فی الاسرار ثم رفع راسه قائلا انی طفت السموت السبع فلم اجد جبرئیل و
اظنه انت ایها السائل فقال السائل بخ بخ لك من مثلك یا ابن ابی طالب وربك یباهی بك الملائکة
(کشف الغمہ) نقل ہے جناب امیر علیہ السلام مجلس عام میں فرماتے تھے مجھ سے پوچھ لو قبل اسکے کہ تم مجھ

کم کرو۔ پوچھو مجھ سے عرش کے ستونون کا حال کہ مین انکے تمام کوچون سے واقف ہون حاضرین مین سے ایک شخص کہنے لگا جبکہ آپنے یہ دعوے کیا ہے تو آپ مجھے بتائین جبرئیل اسوقت کہان ہین۔ جناب امیر علیہ السلام نے تہوڑی دیر تک سر جھکا کر اسرار مین تفکر کیا پہر سر اٹھا کر فرمایا۔ مینے ساتون آسمان کی سیر کی لیکن جبرئیل کو کہین نہین پایا مین گمان کرتا ہون کہ اے سائل تو ہی جبرئیل ہے۔ سائل نے کہا شاباش اے ابن ابیطالب تیرا مثل کوئی نہین تیرا رب اور فرشتے تجہ پر مباہات کرتے ہین۔

جناب امیرؑ کی مودت کا عبادت ہونا

(۱) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق ومودتہ عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ اور اس بات کو کہ جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میری امت پر ظاہر کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق اور اسکی دوستی عبادت ہے +

جناب امیرؑ کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہونا

(تنبیہ) اخرج الطبرانی والحاکم وابن المغازلی عن ابن مسعود وعمران بن حصین) وابن عساکر عن ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ وانس وثوبان وام المومنین عائشۃ والحاکم (عن ابی یعلی) والدیلمی عن ابی ہریرۃ والخجندی وابن السماک عن ام المومنین عائشۃ ان النبی قال النظر الی وجہ علی عبادۃ نزل الابرار مین علامہ بدخشی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ طبرانی اور حاکم اور ابن المغازلی (ابن مسعود اور عمران بن حصین سے) اور ابن عساکر (ابو بکر صدیق اور عثمان بن عفانؓ اور معاذ بن جبل اور جابرؓ بن عبد اللہ اور انسؓ اور ثوبانؓ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رض) سے اور حاکم (ابن یعلے) سے اور دیلمی (ابو ہریرہ رض) سے اور خجندی اور ابن السماک (ام المومنین عائشہ صدیقہ) سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت ابا بکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رأیتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنیۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ ابن السمان) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ

جناب علی علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے تھے مینے کہا ابا جان مین دیکھتی ہون کہ آپ جناب علی کے چہرہ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہین فرمایا اے بیٹی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہو۔

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان اذا دخل علینا علی و ابی عندنا لا یمل النظر الیہ فقلت یا ابت انی رأیت قد تکثر النظر انت الی علی فقال یا بنت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی علی عبادۃ (اخرجہ الجخندی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہین کہ جب جناب علی علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے پاس ہمارے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ تو وہ جناب علی کے چہرہ سے اپنی نگاہ نہ ہٹاتے۔ مینے ان سے کہا ای ابا جان کیا وجہ ہے کہ مین آپ کو دیکھتی ہون کہ آپ جناب علی کو کثرت سے دیکھا کرتے ہین فرمایا اے میری بیٹی مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کی طرف نگاہ کرنا عبادت ہے +

(۳) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الطبرانی و ابو الحسن المغازلی وحاکم قال اسنادہ حسن) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے +

(۴) عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی و اداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت عائشۃ وعلی خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علی فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینہا و بین علی ما جری رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیہا فقلت لہا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لک ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان اذا دخل علینا و ابی عندی لا یمل من النظر الیہ فقلت یا ابت انک لتدیم النظر الی علی فقال یا بنتی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الجخندی) معاذہ غفاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھی مین اکثر سفر مین حضرتؐ کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضون کی تیمارداری اور زخمیون کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی ایک دفعہ مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئی آپ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر مین رونق افروز تھے علی حضرتؐ کے پاس اسوقت موجود نہین تھے مینے سنا کہ حضرت بی بی عائشہؓ سے فرما رہے ہین کہ یا عائشہ یہ شخص سب لوگون سے مجھے پیارا ہے اور

زیادہ تر مکرم ہے اسکے حق کو پہچانیو۔ اور اسکی عزت کیجیو۔ جب لڑائی جمل مین جو کچھ جناب امیر اور ام المومنین کے درمیان گذرنا تھا گذر چکا اور وہ مدینہ مین واپس آگئین مین ان کی خدمت مین گئی اور مینے ان سے کہا یا ام المومنین آج آپ کے دل کی کیا حالت ہے۔ بعد اسکے کہ آپ سن چکی تہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے جناب امیر کی نسبت کیا کچھ فرمایا تہا۔ ام المومنین فرمانے لگین اے معاذہ میری دل کی حالت ایسے شخص کے لیے کیا ہو لیکہ جب کبھی وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس ہوتے اور میرے والد انکے چہرے سے نگاہ نہ پہیرتے مینے ان سے کہا کہ آپ ہمیشہ علی علیہ السلام کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے فرمانے لگے مینے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے +

(۵) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ وابو ھریرۃ رضی اللہ عنہما فاقبل عمران یحد النظر الی علی فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابو ھریرۃ انا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہین جاؤ انکی بیمار پرسی کرو مین انکے پاس گیا پس انکے پاس جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے۔ عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران لوٹکر جناب امیر کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے معاذ نے ان سے کہا تم کیون انکی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہو۔ ان کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا مینے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابوہریرہ کہنے لگے مینے بھی حضرت سے سنا ہے +

(۶) عن ابی بکر الصدیق انہ قیل لہ وقد ادام النظر الی وجہ علی ما لک تقدم النظر الیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الحاکم) جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ جناب علی علیہ السلام کی طرف اکثر دیکھتے رہتے ہین اسکی کیا وجہ ہے وہ کہنے لگے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

جس نے جناب امیر کو چھوڑا اس نے آنحضرت صلعم کو چھوڑا

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارقہ اللہ عزوجل (اخرجہ الخوارزمی والدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو چھوڑا مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اسے خدا نے چھوڑا

(۲) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فارق اللہ عزوجل (اخرجہ احمد والدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے علی کو چھوڑا اس نے مجھ کو چھوڑا جس نے مجھ کو چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔

جناب امیر سے دشمنی کرنے والے سے خدا دشمنی کرتا ہے

عن ابی رافع مولیٰ لعائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ علیہ وسلم عاد اللہ من عاد علیا (اخرجہ ابن) ابورافع جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ خدا دشمنی کرتا ہے اس شخص سے جو علی سے دشمنی کرتا ہے۔

جس نے جناب امیر کی شان گھٹائی اس نے حضرت کی شان گھٹائی

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ینقص علیا فقد ینقصنی (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی کی شان گھٹائی اس نے میری شان گھٹائی ہے۔

جس نے جناب امیر سے حسد کیا اس نے حضرت سے حسد کیا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جس نے جناب امیر کی اطاعت کی اس نے حضرت کی اطاعت کی

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاع علیاً فقد اطاعنی ومن عصاہ فقد عصانی (اخرجہ الحاکم) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی جس نے علی کی اطاعت کی میری اطاعت کی اور جس نے انکی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

جس نے جناب امیر کی مدد کی اللہ اسکی مدد کرتا ہے

عن عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من نصر علیاً اللھم اکرم من اکرم علیاً اللھم اخذل من خذل علیاً (اخرجہ الدیلمی) عمر بن شراحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے پروردگار جو علی کو مدد دے اسے مدد دیجیو اور جو اسے بزرگی دے اسے بزرگ رکھیو اور جو علی کو چھوڑے اسے چھوڑ دیجیو۔

جس نے جناب امیر سے جنگ کی اس نے حضرت سے جنگ کی

اخرج احمد والطبرانی والحاکم عن ابی ھریرۃ قال نظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی علی والحسن والحسین وفاطمۃ انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم وعند الترمذی عن زید بن ارقم انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ومحب الطبری فی الریاض عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) امام احمد بن حنبل اور طبرانی اور حاکم رحمۃ اللہ علیہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر اور جناب حسنین اور جناب فاطمہ علیہم السلام کیطرف نظر کرکے ارشاد کیا کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جو تم سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو تم سے صلح کرے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس طرح پر اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میں جنگ کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے لڑے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو ان سے صلح کرے۔ محب طبری نے ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں اس حدیث کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(٦) عن ابی سعید رضی الله عنہ قال نحن معشر الانصار کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیاً (اخرجہ الترمذی) ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم انصار لوگ منافقوں کو بسبب بغض کے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ شناخت کیا کرتے تھے ✤

(٧) عن ابی ذر رضی الله عنہ قال ما کنا نعرف المنافقین علی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا بثلث بتکذیبہم الله ورسولہ والتخلف عن الصلوٰة وبغضہم علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن شاذان) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں منافقوں کو تین باتوں سے پہچانا کرتے تھے اول خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے سے اور دوم نماز سے باز رہنے سے تیسرے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھنے سے ✤

(٨) عن العباس بن عبد المطلب رضی الله عنہ قال سمعت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ وقد سمع رجلا یسب علیاً وهو یقول انی لا ظنک [illegible] (اخرجہ الخوارزمی) عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے جناب عمر بن خطاب [illegible] سنا انہوں نے جناب امیر کے حق میں کسی شخص کو برا کہتے ہوئے سن پایا [illegible] تو میرے گمان سے تو منافقوں میں سے ہے ✤

(٩) [illegible] صلی الله علیہ وسلم حبک ایمان وبغضک نفاق واول من یدخل الجنة [illegible] (اخرجہ [illegible]) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تھے کہ تیری محبت ایمان ہے اور تیرا بغض نفاق ہے اور جنت میں تیرا محب سب سے اول داخل ہوگا [illegible] دوزخ میں تیرا بغض رکھنے والا سب سے اول داخل ہوگا۔

(١٠) عن علی قال قال لی رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یبغضک من الرجال الا منافق ومن حملتہ امہ وهی حائض ولا یبغضک من النساء الا السلقلق وهی التی تحیض من دبرها قیل جاءت امرأة الی علی فقالت انی ابغضک فقال لها انت اذاً سلقلق قالت ومن سلقلق قال سمعت النبی صلی الله علیہ وسلم الحدیث وقلت یا رسول الله ما السلقلق قال التی تحیض من دبرها قالت صدق رسول الله صلی الله علیہ وسلم انا والله احیض من دبری ولا علم لابوای (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ارشاد فرماتے تھے کہ یا علی تجھ سے کوئی مرد دشمنی نہین کریگا مگر منافق یا وہ آدمی کہ جسکی والدہ حیض کی حالت میں حاملہ ہوئی ہو اور عورتوں میں سے وہ عورت تجھ سے بغض رکھے گی جو سلقلق ہوگی یعنی وہ عورت کہ جسکی دبر سے حیض جاری ہوتا ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک عورت جناب امیر کی خدمت میں آکر کہنے لگی مین آپ سے بغض رکھتی ہوں اور جناب امیر نے اس سے فرمایا شاید تو سلقلق ہے وہ کہنے لگی سلقلق کسے

کہتے ہین جناب امیر نے فرمایا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنکر عرض کیا تھا یارسول اللہ سلقلق نے کہتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلقلق وہ عورت ہے جو دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہو وہ کہنے لگو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے مین دبر کی راہ سے حائضہ ہوتی ہون اور میرے مان باپ کو بہی اسکی خبر نہین *

(۱۱) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی وهدیتی ومبین لامتی ما ارسلت به من بعدی حبه ایمان وبغضه نفاق والنظر الیه عبادة (اخرجه الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا تحفہ ہے اور جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون میرے بعد اسے بیان کرنیوالا ہے اسکی محبت ایمان اور اسکا بغض نفاق ہے اور اسکی طرف نظر کرنا عبادت ہے *

(تنبیہ) علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب مین لکہتے ہین وردت طائفۃ من الصحابۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعلی لا یحبك الا مؤمن ولا یبغضك الا منافق یعنی صحابہ مین سے ایک طائفہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد فرمایا ہے کہ نہین محبت کریگا تجہ سے مگر مومن اور نہین بغض رکہے گا تجہ سے مگر منافق *

جس نے جناب امیر کو ایذا دی اس نے حضرت کو ایذا دی

(۱) عن عمرو بن شاس الاسلمی وکان من اصحاب الحدیبیة قال خرجت مع علی الی الیمن فجفانی فی سفری حتی وجدت فی نفسی علیه فلما قدمت اظهرت شکایته فی المسجد حتی بلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ناس من اصحابه فلما رآنی قال یا عمرو والله لقد اذیتنی قلت اعوذ بالله من ان اوذیك یا رسول الله فقال بلی من اذی علیا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله (اخرجه احمد وابن عبد البر فی الاستیعاب) عمرو بن شاس الاسلمی جو اصحاب حدیبیہ مین سے تہے روایت کرتے ہین کہ مین جناب امیر کی رکاب سعادت مآب مین یمن کو گیا مجہ کو سفر مین ان سے کچہ رنج پہونچا جب مین مدینہ مین واپس آیا تو مسجد مین بیٹھکر شکایت کرنے لگا اتنے مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف لائے مجہ کو دیکہکر فرمایا اے عمرو واللہ تو نے ہمکو رنج دیا ہے مینے عرض کیا یارسول اللہ خدا کی پناہ ہے اگر مین آپکو رنج دون فرمایا ہان جس نے علی کو ایذا دی مجہے ایذا دی

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والحاکم وصححہ) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا*

(۲) عن ابی عبد اللہ الجدلی قال دخلت علی ام المؤمنین ام سلمة فقالت لی أیسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت معاذ اللہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی (اخرجہ احمد والنسائی والحاکم) ابوعبد اللہ الجدلی کہتا ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے فرمانے لگیں کیا تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے میں نے کہا معاذ اللہ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا*

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ ادخلہ اللہ النار ولہ عذاب مہین (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا خدا کو برا کہا جس نے خدا کو برا کہا خدا اسکو دوزخ میں ڈالیگا اسکے لیے سخت اہانت والا عذاب ہے*

(۴) عن ابی هریرة وزید بن خالد قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا علیا فانہ کان ممسوسا فی ذات اللہ (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علی کو برا مت کہو وہ خدا کی ذات میں دیوانہ ہے*

(۵) عن جعفر بن ابی بکر بن خالد قال رأیت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بالمدینة فقال ذکر لی انکم تسبون علیا فقلت قد فعلنا قال لعلک سببت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت معاذ اللہ قال لا تسبہ فلو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب علیا ما اسبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الترغیب فی موالاتہ والترہیب عن معاداتہ (اخرجہ النسائی) جعفر بن ابی بکر بن خالد کہتا ہے کہ میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں دیکھا مجھ سے کہنے لگے کہ میرے پاس لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ تو جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا کرتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے برا کہا ہے پس وہ کہنے لگے تو نے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ہے میں نے کہا معاذ اللہ یہ فعل تو مجھ سے ہرگز نہیں ہوا سعد کہنے لگے تو علی کو برا مت کہا کر اگر میرے سر پر آرہ چلایا جائے تاکہ میں جناب امیر علیہ السلام کو برا کہوں تو بھی میں ہرگز ان کو برا نہیں کہونگا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے علی کی دشمنی کی بابت ڈرانا اور علی کی دوستی کی بابت [illegible]

نجیبت ولاناسن لیا ہے ؎

۵) عن سعد بن جبیر ان عبد الله بن عباس مر بعد ما حجب بصره بمجلس من مجالس قریش هم یسبون علیا فسمعهم فقال لسعد بن جبیر رد فی الیهم فرده حتی وقف علیهم فقال ایکم الساب الله فقالوا سبحان الله ما فینا احد سب الله تعالیٰ من سب الله فقد اشرك فقال ایکم الساب لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا سبحان الله ما فینا احد سب رسول الله علیه السلام من سب رسول الله فقد کفر فقال ایکم الساب لعلی فقالوا اما هذا فقد کان منه شئ فقال اشهد بالله لسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب الله ومن سب الله فقد کبه الله علی منخریه فی النار ثم ولی عنهم وقال یا بنی ماذا رأیتهم صنعوا قال فقلت له یا ابت ؎ نظروا الیك باعین محمرة - نظر التیوس الی شفار الجازر - فقال زدنی فداك ابوك فقلت ؎ خزر العیون نواکس ابصارهم - نظر الذلیل الی العزیز القاهر - فقال زدنی فداك ابوك فقلت لیس عندی مزید فقال عندی مزید ؎ احیاءهم عار علی امواتهم - والمیتون مسبة للغابر اخرجه احمد فی المناقب) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہونے کے بعد قریش کی ایک مجلس پر سے گذرے وہ لوگ جناب امیر علیہ السلام کو برا کہہ رہے تھے عبداللہ بن عباس نے سنکر سعید بن جبیر سے کہا مجھے لوٹا کر انکے پاس لیچل وہ ان کو اس مجلس میں لے گیا ابن عباس انکے سر پر کھڑے ہوکر فرمانے لگے تم کون ہو خدا تعالیٰ کو برا کہنے والے وہ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ خدا تعالےٰ کو برا کہتا ہو جس نے خدا کو برا کہا اس نے شرک کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہو جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا اس نے کفر کیا۔ پس ابن عباس کہنے لگے تم کون ہو علی کو برا کہنے والے وہ لوگ کہنے لگے یہ کیا بات ہے انہیں کا تو ذکر تھا۔ ابن عباس کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علی کو برا کہا مجھے برا کہا جس نے مجھے برا کہا اس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا جس نے خدا تعالیٰ کو برا کہا بے شک خدا تعالیٰ اسکو ناک کی نتھنوں کے بل آگ میں اوندھا گرائیگا یہ کہکر ابن عباس سے لوٹ پڑے اور مجھ سے فرمانے لگے اے میرے بیٹے تو نے دیکھا ہوگا وہ کیا کر رہے تھے۔ میں نے کہا ابا جان اور یہ شعر پڑھا ؎ وہ تیری طرف غصہ سے آنکھیں لال کرکے دیکھتے تھے جیسے مینڈھے قصاب کی چھری کو دیکھتے ہیں۔ ابن عباس فرمانے لگے یہ جوڑ ہا باپ تجھ پر قربان ہو

مجھ اور پڑھ بیٹھے یہ شعر پڑھا ۔ آنکھوں کے خوف سو انکی آنکھیں نیچے ہوگئیں جس طرح سے کوی ذلیل عزت والے غالب کو دیکھکر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباس فرمانے لگے ہیں تیرے قربان کوی اور شعر پڑھ بیٹھے کہا کہ اب میرے پاس اس سے زیادہ نہیں وہ فرمانے لگے میرے پاس اس سو زیادہ ہے اور یہ شعر پڑھا ۔ ان کی زندگی انکے مردوں کی عار ہیں ۔ اور انکے مرے ہوئے اپنے پس ماندوں کو برا کہنے والے ہیں ٭

جس نے جناب امیر پر غضب کیا اسنے حضرت پر غضب کیا

(۱) عن ام سلمة قالت اشهد انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن اغضب علیا فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب الله عز وجل (اخرجه احمد وابو الطاهر محمد بن عبد الرحمن المخلص الذهبی فی المخلصیات والطبرانی) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی جس نے کہ مجھ سے محبت کی خدا تعالی سے محبت کی جس نے علی پر غضب کیا اس نے مجھ پر غضب کیا جس نے مجھ پر غضب کیا اس نے اللہ تعالی پر غضب کیا واخرجه الامام الحافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی فی الاربعین عن عمار بن یاسر و زاد من تولاه فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی الله عز وجل اس حدیث کو امام حافظ ابو الخیر احمد بن اسمعیل القزوینی الحاکمی نے اربعین میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ حضرتؐ نے فرمایا جس نے علی سے دوستی کی مجھ سے دوستی کی جس نے مجھ سے دوستی کی اس نے خدا سے دوستی کی ٭

جس نے جناب امیر سے بغض رکھا اس نے حضرت سے بغض رکھا

(۱) عن ابن عباس قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی علی فقال له انت سید فی الدنیا والآخرة من احبك فقد احبنی وحبیبك حبیب الله وعدوك عدو الله الویل لمن ابغضك (اخرجه احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب امیر علیہ السلام کے بلانے کو بھیجا جب وہ آئے آپؐ نے ان سے فرمایا یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے کہ تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست خدا کا دوست ہے تیرا دشمن خدا کا دشمن ہے افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے ٭

(۲) عن العباس بن عبد المطلب قال سمعت عمر بن الخطاب وقد سمع رجلا يسب عليا وهو يقول له انی لاظنك من المنافقين فقال كفوا عن ذكر علی الا بخير فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول فی علی ثلاث خصال وددت لو ان لی واحدة منهن احب الی مما طلعت عليه الشمس وذاك انی كنت انا وابوبكر و ابوعبيدة بن الجراح ونفر من اصحاب رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذ ضرب النبی صلی الله علیہ وسلم علی كتف علی وقال يا علی انت اول المسلمين اسلاما واول المؤمنين ايمانا وانت منی بمنزلة هارون من موسى كذب من زعم انه يحبنی وهو يبغضك يا علی من احبك فقد احبنی ومن احبنی فقد احبه الله تعالی ومن احبه الله تعالی ادخله الجنة ومن ابغضك فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغضه الله تعالی ومن ابغضه الله تعالی ادخله النار (اخرجه الخوارزمی) جناب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو انہوں نے جناب امیر کی شان میں برا کہتے ہوئے سن پایا تھا۔ اور آپ اسکو کہہ رہے تھے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو منافقوں میں سے ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے سوا نیکی کے علی کا ذکر مت کیا کرو میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ علی میں تین خصلتیں ہیں میں آرزو کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی حاصل ہوتی تو میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز تھی کہ جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے) میں اور ابوبکر اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما اور دیگر چند صحابہ حاضر تھے کہ حضرت نے علی کے کندھے پر ہاتھ مار کر ارشاد کیا یا علی تم اسلام لانے کی وجہ سے سب مسلمانوں سے اول اور ایمان لانے میں سب مومنوں سے مقدم ہو۔ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسےٰ سے جھوٹا ہے وہ شخص کہ گمان کرتا ہے میری محبت کا اور تم سے عداوت رکھتا ہے یا علی جو تم کو محبت رکھتا ہے مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے خدا اس کو محبت رکھتا ہے اور جس کو خدا محبت رکھتا ہے اسے جنت میں داخل کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے خدا اس سے بغض رکھتا ہے اور جس سے خدا بغض رکھتا ہے اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے ۔

جناب امیر کے ساتھ بغض رکھنے کی ترہیب

(۱) عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم وعليها السلام قالت خرج رسول الله صلی الله علیہ وسلم عشية عرفة فقال ان الله عز وجل باهی بكم وغفر لكم عامة ولعلی خاصة انی رسول الله غير محاب لقرابتی ان السعيد كل السعيد من احب عليا فی حيوته وبعد موته وان الشقی كل

کل الشقی من ابغض علیاً فی حیوتہ وبعد موتہ (اخرجہ احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا علیہا التحیۃ والثنا سے روایت ہے کہ عرفہ کی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لاکر فرمانے لگے کہ پروردگار عالم تمپر مباہات اور فخر کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے بے شک تم مین مین خدا کا رسول ہون مین اپنی قرابتیون کو وحشت دلانے والا نہین۔ بتحقیق نیک بخت وہی شخص ہے جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور اسکے مرنے کے بعد اور بے شک پورا بدبخت وہی شخص ہے جو علی کو دشمن رکھتا ہے اسکی زندگی مین اور مرنے کے بعد

(۲) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لاتضر معہا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لاتنفع معہا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی کی محبت ایک ایسی نیکی ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کوئی برائی ضرر نہین دیتی اور انکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی نفع نہین دیتی

(۳) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی طوبی لمن احبک وصدق فیک الویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے اور افسوس ہو اسکے لیے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے ۞

(۴) عن معاویۃ بن جیدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من مات وفی قلبہ بغض علی فلیمت یہودیاً او نصرانیاً (اخرجہ الدیلمی) معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مر گیا اور اسکا دل بغض علی ؑ سے بھرا ہوا ہے وہ البتہ یہودی ہوکر یا نصرانی ہوکر مرا ۞

(۵) عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کذب من زعم انہ امن بی وبما جئت بہ وھو یبغض علیاً فھو کاذب لیس بمؤمن (اخرجہ الخوارزمی) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جھوٹا ہے جو شخص کہ زعم کرتا ہے کہ وہ مجھ پر ایمان لایا ہے اور جو چیز کہ مین لایا ہون اسپر یقین رکھتا ہے درآنحالیکہ وہ علی سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے مومن نہین ہے ۞

(۶) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی لو ان امتی ابغضوک لکبہم اللہ علی مناخرہم النار (اخرجہ الدیلمی) جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد کیا کہ یا علی اگر میری امت تجھ سے بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اسے ناک کے نتھنوں کے بل آگ میں اوندھا دھکیلے گا ؛

(۷) عن سعید بن ذویب قال قال علی فی الرحبۃ انشدکم باللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول اللہ ولیی انا ولی المؤمنین ومن کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ النسائی) سعید بن ذویب سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے رحبہ میں ان لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جنہوں غدیر خم کے روز جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہو تو بیان کرے کہ اللہ میرا ولی ہے اور میں مومنوں کا ولی ہوں اسکا یہ (یعنے علی) ولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۔

(۸) عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی ابی قال لم یکن من الناس ابغض الی من علی حتی احببت رجلا لا احبتہ الا علی بغض علی فبعث ذالک الرجل علی خیل فصحبتہ وما صحبتہ الا علی بغض علی فاصاب سبیا فکتب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبعث الیہ من یخمسہ فبعث الینا علیا وفی السبی وصیفۃ افضل من السبی حین خمس صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فاتانا ورأسہ یقطر فقلنا ما ھذا فقال اما ترون الوصیفۃ صارت فی الخمس ثم صارت فی اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صارت فی آل علی فوقعت علیھا فکتب و بعثنی مصدقا لکتابہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصدقا لما قال فی علی فلما اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرء کتابہ فجعلت اقول علیہ صدق فامسک بیدی وقال اتبغض علیا فقلت نعم فقال لی لا تبغضہ وان کنت تحبہ فازدد لہ حبا فوالذی نفسی بیدہ لنصیب آل علی فی الخمس افضل من وصیفۃ فما کان احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من علی قال عبد اللہ ھو ابن بریدۃ واللہ ما کان فی الحدیث بینی وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ابی (اخرجہ النسائی) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے لوگوں میں سے کسی کا اتنا بغض نہیں تھا جس قدر کہ جناب امیر کا ۔ یہاں تک کہ میں ایک آدمی کو اسی وجہ سے پیار کرنے لگا کہ وہ جناب امیر سے بغض رکھتا تھا ۔ وہ آدمی ایک دفعہ ایک گروہ پر بھیجا گیا ۔ میں نے جناب امیر کے بغض ہی کی وجہ سے اسکی رفاقت اختیار کی اس نے لڑکر اس گروہ کو اسیر کر لیا اور حضرت کی خدمت میں لکھ بھیجا کہ کوئی آدمی بھیجا جائے تاکہ خمس مال کا اسکے حوالہ کیا جائے حضرت نے جناب امیر کو خمس لینے کو لیے ہمارے پاس بھیجا ۔ قیدیوں میں ایک کنیز تھی جو سب قیدیوں میں افضل تھی جب پانچواں حصہ

جنابا آگیا تو وہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ میں سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ایک روز جناب علی ہمارے پاس تشریف لائے ان کے سر کے بالوں سے قطرے ٹپک رہے تھے ہم نے پوچھا آپ نے غسل کرنے کی کیا وجہ ہے فرمانے لگے تم نے نہیں دیکھا کہ کنیز خمس میں آگئی اور خمس سے اہل بیت نبوی کے حصہ میں آئی اور اہل بیت کے حصہ سے علی کی آل کے حصہ میں آئی ہے۔ میں نے اس سے صحبت کی ہے پس اس شخص نے یہ تمام واقعہ لکھکر مجھے تصدیق کے لیے حضرت کے پاس بھیجا جب حضرت کے پاس پہونچا اور خط حضور کو دیا۔ اور آپ نے اس خط کو پڑھا میں نے اسکی تصدیق کی آپ نے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اسکا بغض مت رکھ بلکہ اگر تو اسکو دوست رکھتا ہے تو اور بھی زیادہ دوست رکھ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ خمس میں علی کی آل کا حصہ کنیز سے بدرجہا افضل ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ اسکے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے جناب امیر سے کوئی زیادہ تر عزیز نہیں تھا +

عبد اللہ بن بریدہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں سیر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بجز میرے والد بزرگوار کے اور کوئی دوسرا نہیں +

جناب امیر کی تولا کے بغیر انسان جنت کی بو نہیں سونگھ سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان عبدا عبد اللہ عز وجل مثل ما قام نوح وکان لہ مثل احد ذھبا فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتے یحج الف حج علی قدمیہ ثم قتل بین الصفا والمروۃ مظلوما ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلھا (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر کوئی خدا کا بندہ خدائے عز وجل کی اتنی عبادت کرے کہ جس قدر نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں قیام فرماکر کی ہے اور احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے پھر اسکی عمر اس قدر دراز ہو کہ پاپیادہ ایک ہزار حج کرے۔ اور پھر صفا مروہ کے درمیان مظلوم مارا جائے۔ پھر اگر یا علی تجھے دوست نرکھتا ہو تو وہ جنت کی بو نہیں سونگھ سکے گا۔ اور نہ اس میں داخل ہو سکے گا +

جناب امیر علیہ السلام کی محبت کی فضیلت

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ (اخرجہ

الدیلمی) والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی خدا سے محبت کی جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا تعالیٰ سے بغض رکھا۔

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علی بن ابی طالب کی محبت گناہوں کو اس طرح سے کھا جاتی ہے جس طرح سے کہ آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(۳) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل بورقۃ آس خضراء مکتوب فیھا ببیاض انی افترضت محبۃ علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغھم ذلک عنی (اخرجہ الدیلمی) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل میرے پاس آس کے درخت کا ایک سبز پتا لیکر آئے اسپر سفیدی سے لکھا ہوا تھا میں نے جناب علی بن ابی طالب کی محبت کو اپنی خلقت پر فرض کر دیا ہے یہ بات انکو پہونچا دو۔

(۴) عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی بن ابی طالب حسنۃ لا یضر معھا سیئۃ وبغضہ سیئۃ لا تنفع معھا حسنۃ (اخرجہ الدیلمی) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کی محبت ایک ایسی نیکی ہے جسکے ساتھ کوئی برائی ضرر نہیں پہونچا سکتی اور اسکا بغض ایک ایسی برائی ہے جسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہیں پہونچا سکتی۔

(۵) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی طوبی لمن احبک وصدق فیک وویل لمن ابغضک وکذب فیک (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے یا علی خوشی ہو اسکے لیے جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری تصدیق کرے۔ اور افسوس ہے اسپر جو تجھ سے بغض رکھے اور تیری تکذیب کرے۔

(۶) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنوان صحیفۃ المومن حب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مومن کے نامۂ اعمال کا عنوان علی بن ابی طالب کی محبت ہے۔

(۷) عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی باب علمی ومبین لامتی ما ارسلت بہ

من بعدی حبه ایمان وبغضه نفاق والنظر الیه عبادة (اخرجه الدیلمی) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور جسکے لیے میں بھیجا گیا ہوں بعد میری امت کو وہ بات بیان کرنے والا ہے اسکی محبت ایمان ہے اور اسکا بغض نفاق ہے اور اس کیطرف دیکھنا عبادت ہے ۔

(۸) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ لو اجتمع الناس علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار (اخرجه الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علی کی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ تعالی دوزخ کو پیدا نکرتا ۔

(۹) عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیها السلام قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیة عرفة فقال ان اللہ عزوجل باهی بکم وغفر لکم عامة ولعلی خاصة وانی رسول اللہ غیر هاب لقومی ولا محاب لقرابتی هذا جبرئیل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیا فی حیوته وبعد موته وان الشقی کل الشقی من ابغض علیا فی حیوته وبعد موته (اخرجه احمد والطبرانی والدیلمی عن ابن عمر) جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لاکر فرمانے لگے اللہ تعالے تمہارے ساتھ مباہات کرتا ہے اور تمکو عام طور سے بخشدیا ہے اور علی کو خاص طور سے بخشا ہے ۔ میں خدا کا رسول ہوں اپنی قوم کو ڈرانیوالا اور اپنے رشتہ داروں کو وحشت دلانے والا نہیں جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ پورا نیک وہی ہے جو علی سے انکی زندگی اور انکی موت کے بعد محبت رکھے اور پورا شقی وہی ہے جو انکی زندگی اور انکی موت کے بعد ان سے بغض رکھے ۔

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یا علی ان اللہ عزوجل قد زینك بزینة لم یزین العباد احب اللہ منها ـ الزهد فی الدنیا لا تنال الدنیا منك شیئا ووهب لك حب المساکین رضوا بك اماما ورضیت لهم اتباعا فطوبی لمن احبك وصدق فیك وویل لمن ابغضك وکذب فیك فاما الذین احبوك وصدقوك فهم جیرانك فی دارك ورفقاءك فی قصرك واما الذین ابغضوك وکذبوا علیك فحق علی اللہ ان یوقفهم موقف الکذابین یوم القیمة (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والحاکم والخطیب والدیلمی فی فردوس الاخبار وابن الجوزی فی اسد الغابه) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام کو فرماتے تھے یا علی پروردگار نے تجھے ایسی زینت سے آراستہ کیا ہے کہ تمام بندوں کو اس سے بہتر زینت سے آراستہ نہیں کیا سو وہ زہد فی الدنیا ہے ۔ پس تجھے ایسا بنایا ہے کہ دنیا تجھ تک کسی بات میں نہیں پہونچ سکیگی

اور سکینون کی محبت تجھے عطا کی ہے وہ بچے اپنا امام پاکر خوش ہوگئے ہین اور تو انکو اپنا پیرو پاکر خوش ہوگیا ہے
اس شخص کو خوشی حاصل ہو جو تجھ سے محبت کرے اور تیری تصدیق کرے اور اسپر افسوس ہے جو تیرا بغض رکھے اور
تیری تکذیب کرے۔ پس وہ لوگ جو تجھ سے محبت رکھتے ہین اور تیری تصدیق کرتے ہین اور جنت مین تیری مسلہ
اور تیرے قصر مین تیرے رفیق ہونگے۔ اور جو لوگ تجھ سے بغض رکھتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین انپر خدا
تعالے حق رکھتا ہے کہ انکو قیامت کے روز جھوٹون کی جگہ مین کھڑا کرے ٭

(١١) عن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم من احب ان یتمسک بالقضیب الاحمر الذی
غرسہ الله فی جنة عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب والدیلمی فی فردوس
الاخبار) زید بن ارقم رضی الله عنہ روایت کرتے ہین کہ جناب رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
اس شاخ سرخ کو جسے خدا نے جنت عدن مین لگایا ہے اپنے ہاتھ مین لینے کی آرزو رکھتا ہو چاہیے کہ علیؑ
کی محبت سے متمسک ہو ٭

(١٢) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لعلی من احبنی فلیحبک فان العبد لا ینال ولایتی
الا بحب علی بن ابی طالب (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ محبوب رب العالمین
صلے الله علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہو اس کو چاہیے
کہ تجھے دوست رکھے کیونکہ کوئی بندہ میری دوستی تک نہین پہونچ سکتا مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام
کی محبت سے ٭

(١٣) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم یا علی انت سید فی الدنیا والاخرة من احبک
فقد احبنی وحبیبک حبیب الله طوبی لمن احبک ومن ابغضک فقد ابغضنی وبغیضک بغیض الله
الویل لمن ابغضک بعدی (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ الصلوٰة
والسلام فرماتے تھے یا علی تو دنیا و آخرت کا سردار ہے جس نے تجھ سے محبت کی مجھ سے محبت کی تیرا دوست اس
کا دوست ہے خوشی ہو اسکے لیے جو تجھے دوست رکھے اور جس نے کہ تجھ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا
تیرا بغض رکھنے والا خدا کے ساتھ بغض رکھنے والا ہے افسوس ہے اسپر جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے

(١٤) عن ام المؤمنین ام سلمة رضی الله عنہا قالت قال رسول الله صلے الله علیہ وسلم لعلی لا یحبک
الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق وکان علی یقول والذی فلق الحبة وبرء النسمة انہ لعهد النبی
الامی صلے الله علیہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق (اخرجہ احمد والمسلم والنسائی
وقال الترمذی حسن صحیح) جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی الله عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے الله علیہ و

جناب امیر سے فرماتے تھے کہ نہیں دوست رکھے گا تجھے مگر مومن اور تجھ سے نہیں بغض رکھے گا مگر منافق جناب امیر
علیہ السلام فرمایا کرتے تھے قسم ہے اس ذات کی جو دانے کو پھاڑتا ہے اور انسان کو ظاہر کرتا ہے البتہ بتحقیق
نبی امی صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا تھا کہ مجھے نہیں دوست رکھیگا مگر مومن اور مجھ سے نہیں بغض رکھیگا
مگر منافق +

(۱۵) عن محمد بن الحنفیة رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالی ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم
الرحمن ودا انہ قال لا یبقی مومن الا فی قلبہ ود لعلی بن ابی طالب اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ وذکر النقاش
انھا نزلت فی علی) محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے شان نزول میں کہ بے شک وہ لوگ جو ایمان
لائے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں عنقریب جناب الٰہی تعالے انکے ساتھ دوستی کریگا) فرماتے ہیں کوئی مومن ایسا
نہیں رہیگا جسکے دل میں جناب امیر علیہ السلام کی دوستی نہ ہو۔ نقاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ آیت
جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے +

(۱۶) عن عبد اللہ بن ظالم قال جاء رجل الی سعید بن زید فقال انی احببت علیا حبا لم احب شیئا
قط قال نعم ما رایت احببت رجلا من اھل الجنة (اخرجہ احمد) عبد اللہ بن ظالم ناقل ہیں کہ ایک شخص
نے سعید بن زید سے آکر کہا کہ میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ کسی چیز سے مجھے ایسی محبت نہیں ہوئی
سعید کہنے لگے کیا اچھی بات تجھے سوجھی ہے کہ تو جنت کے لوگوں میں سے ایک آدمی سے محبت کرتا ہے

(۱۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احبنی واحب ھذین واباھما وامھما کان معی
فی درجتی یوم القیمة (اخرجہ احمد والترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے اور ان دونو یعنے حسنین علیہما السلام کو اور ان دونوں کے والد
اور والدہ کو دوست رکھیگا وہ قیامت کے روز میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔

(۱۸) عن ابی برزة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن جلوس ذات یوم والذی نفسی بیدہ
لا یزال قدم عن قدم یوم القیمة حتی یسال اللہ تعالی الرجل عن عمرہ فیما افناہ وعن جسدہ فیما ابلاہ
وعن مالہ مم کسبہ فیم انفقہ وعن حبنا اھل البیت فقال لہ عمر فما آیة حبکم فوضع یدہ
علی راس علی وھو جالس الی جانبہ وقال ان حبی حب ھذا من بعدی (اخرجہ الدیلمی) ابو برزہ رضی
اللہ تعالے عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت
کے روز کوئی شخص قدم سے قدم نہیں اٹھا سکیگا جب تک کہ اس سے چار باتوں کی نسبت نہیں پوچھا

جائیگا اول اسکی عمر سے کہ اس نے کس بات میں صرف کی ہے پہر اسکے جسم سے کہ کس امر میں اس نے اسکو آزمایا ہے اور اسکے مال سے کہ کس طرح سے اس نے اسے حاصل کیا اور کہان پر اسکو خرچ کیا اور ہم اہل بیت کی محبت سے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کی محبت کی کیا نشانی ہے علی حضرت کے ایک طرف پر بیٹہے ہوئے تہے حضرت نے انکے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا ہماری محبت کی نشانی اسکے ساتھ ہمارے بعد محبت رکہنا ہے *

(۱۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی من احبك فقد حف بالامن والایمان ومن ابغضك اماته اللہ میتة جاھلیة (اخرجه الخوارزمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا جو شخص کہ تجہسے محبت کریگا وہ امن اور ایمان مین گہیرا ہوا رہے گا اور جو شخص کہ تجہ سے بغض رکہے گا اللہ تعالے اسکو کفر کی موت سے مار یگا *

(۲۰) عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الاٰیة قل لا اسالکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین امرنا اللہ بمودتھم قال علی وفاطمة وابناھما (اخرجه البغوی فی تفسیره) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ کہدے یا محمد مین نہین تم سے مانگتا ہون اس تبلیغ رسالت پر کچہ اجرت مگر رشتہ والون کی دوستی ، لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہین جن کی مودة کے لیے خدا نے ہمکو امر فرمایا ہے حضرت نے فرمایا وہ علی و فاطمہ اور ان دونو کے دونون بیٹے ہین *

(۲۱) عن مالك قال طلع علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذات یوم متبسما یضحك فقام الیه عبد الرحمن ابن عوف فقال بابی انت وامی یا رسول اللہ ما الذی اضحکك فقال بشارة اتتنی من عند اللہ فی ابن عمی واخی وابنتی ان اللہ تعالی لما زوج فاطمة امر رضوان فهز شجرة طوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبینا اهل البیت ثم انشاء من تحتها ملٰیکة من نور فاخذ کل رقا فاذا استوت القیمة باھلھا ناحت الملٰیکة الخلائق فلا یلقون محبا لنا اهل البیت الا اعطوه رقا فیه برات من النار فباخی وابن عمی فکاك رقاب الناس من النار (اخرجه الخوارزمی) مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہڑے ہوکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین فرمایا میرے ابن عم اور بہائی اور بیٹی کی نسبت خدا کی طرف سے مجہے بشارت آئی ہے ۔ کہ جب پروردگار عالم نے فاطمہ کا نکاح کیا رضوان کو حکم دیا اس نے طوبےٰ کے درخت کو ہلایا اس سے رقعے یعنے نجات کے پروانے ہم اہل بیت کے محبون کی تعداد کے موافق گرے پہر اسکے نیچے نور کے فرشتے پیدا کیے ۔ انہون نے وہ رقعے لے لیے ۔ جب قیامت

اپنے لوگوں کے ساتھ قائم ہوگی وہ فرشتے خلقت کو پکار یں گے۔ اور ہم اہل بیت کے محبوں سے یوں ہی نہ ملیں گے بلکہ وہ نجات کے پروانے ان کو دینگے جن میں دوزخ سے نجات پانے کی برات درج ہوگی پس میرا ابن عم اور بھائی آگ سے لوگوں کی گردن چھڑانے کا باعث ہوا ہے ✦

(۴۲) عن سلمان قال له رجل ما اشد حبك لعلی فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی (اخرجه الخوارزمی) سلمان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے کہا آپ جناب امیر سے نہایت پیار کرتے ہیں کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جس نے علی سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا ✦

(۴۳) عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خلق الله تعالی من نور وجه علی ابن ابی طالب سبعین الف ملکا یستغفرون له ولمحبیه الی یوم القیامة (اخرجه الخوارزمی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کے مونھ کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے ہیں جو قیامت تک علی اور علی کے محبوں کے لیے استغفار کرتے رہیں گے ✦

(۴۴) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول من اتخذ علیا اخا من اهل السموات اسرافیل ثم میکائیل ثم جبرائیل واول من احبه من اهل الجنة حملة العرش ثم رضوان خازن الجنة ثم ملك الموت یترحم علی محبی علی کما یترحم علی الانبیاء (اخرجه صاحب الیواقیت) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہل آسمان سے جس نے کہ اول علی کو بھائی بنایا ہے وہ اسرافیل ہیں پھر میکائیل پھر جبرائیل ہیں اور اہل جنت میں سے جس نے اول ان سے محبت کی ہے وہ حاملان عرش ہیں پھر رضوان خازن جنت اور پھر ملک الموت علی کے محبوں پر وہ اسطرح سے رحم کرتا ہے جس طرح سے کہ انبیا پر ✦

(۴۵) عن انس بن مالك قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد رأیته فی النوم یا انس ما حملك علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی حتی ادرکتك العقوبة ولولا استغفار علی لك ما شممت رائحة الجنة ابدا ولکن انشر فی بقیة عمرك ان اولیاء علی ومحبیهم السابقون الاولون الی الجنة وهم جیران الله واولیاء الله حمزة وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لا یخشی یوم القیامة من احبه (اخرجه الخوارزمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھے ارشاد کیا اے انس تجھے کس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ تو نے جو مجھ سے علی کی نسبت سنا لوگوں کو نہیں سنایا تا وقتیکہ تجھے عذاب الٰہی پہنچے اگر علی تیرے لیے

ضرت ذکر کرتے تو تو کبھی جنت کی بو نہ سونگھتا۔ لیکن اب اپنی باقی عمر مین لوگون کو بشارت بیان کرتا رہیو۔ کہ
لی محب سب سے پہلے جنت مین جانے والے ہین اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہمسائگی مین رہین گے اور خدا کے
لی حمزہ اور جعفر اور حسن اور حسین ہین علی تو صدیق اکبر ہین جو شخص کہ ان سے محبت رکھیگا وہ قیامت کے
عذاب نہین خائف ہوگا +

(۲۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب علیا قبل اللہ صلوتہ وصیامہ و
قیامہ واستجاب دعاءہ الا ومن احب علیا اعطاہ اللہ بکل عرق فی بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا من احب آل
محمد امن من حساب المیزان والصراط الا ومن مات علی آل محمد فانا کفیلہ بالجنۃ مع
الانبیاء الا ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ (اخرجہ
الخوارزمی فی المناقب) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے تھے
جس نے علی سے محبت کی اللہ تعالیٰ اس سے نماز اور روزہ اور عبادت قبول کرتا ہے اور اسکی دعا مستجاب
ہوتی ہے جس نے علی سے محبت کی خدا اسکے بدن کے ہر ایک قطرہ کے عوض جنت مین اسے ایک شہر
عطا کرتا ہے جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دوست رکھتا ہے وہ حساب اور میزان سے
اور صراط سے امن مین ہے جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی محبت پر مر گیا اسکا مین ضامن
ہون کہ انبیا کے ساتھ جنت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے بغض رکھتا ہے
وہ قیامت کو روز اس طرح سے حاضر کیا جائیگا کہ اسکی پیشانی پر خدا کی رحمت سے نا امیدی کی آیت
لکھی ہوئی ہوگی +

(۲۷) عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا
تھیا للدخول الجنۃ (اخرجہ الدیلمی) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علی سے محبت رکھتا ہو اسے کہدو جنت مین داخل ہونیکے لیے آمادہ ہوجا

(۲۸) عن ابی برزۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عہد الی عہدا فی علی فقلت یا
رب بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الھدی ومنار الایمان وامام الاولیاء و
نور لمن اطاعنی وھو کلمۃ التی الزمتھا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی
(اخرجہ یوسف الکنجی) ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ
تحقیق علی کی نسبت خدا نے مجھ سے ایک عہد کیا مینے عرض کیا یارب وہ مجھ سے بیان فرما پھر خدا نے
فرمایا سن مینے عرض کیا یارب مین سن رہا ہون فرمایا علی ہدایت کا علم اور ایمان کی نشانی اور دوستو ںکا

امام ہے اور نور ہے اسکے لیے جو میری اطاعت کرتا ہے اور وہ ایک کلمہ ہے جسکو کہ متقیون نے لازم گردان لیا ہے جسنے اس سے محبت کی مجھ سے محبت کی اور جسنے کہ اس سے بغض رکھا مجھ سے بغض رکھا۔

(۲۹) عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرد علی الحوض رایۃ علی امیر المومنین وامام الغر المحجلین فاقوم واخذ بیدہ فیبیض وجہہ ووجوہ اصحابہ فاقول ما خلفتمونی فی الثقلین من بعدی فیقولون صدقنا الاکبر وتبعنا الاصغر ونصرناہ وقاتلناہ فاقول ردوا رواءً مرویین فیشربون شربۃ لا یظمأون بعدھا ابدا ووجہ امامھم کالشمس الطالعۃ ووجوھھم کالقمر لیلۃ البدر او کاضوء نجم فی السماء (اخرجہ ابن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ الطالب) ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حب حوض کوثر پر امیر المومنین امام الغر المحجلین کا علم پہونچیگا مین اسکا ہاتھ پکڑکر کھڑا ہو جاؤنگا اسکا چہرہ اور اسکے اصحاب کا چہرہ نور سے براق ہوگا مین انسے پوچھونگا تمنے میرے بعد ان دو بھاری چیزون کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے وہ کہین گے بڑی چیز کی ہمنے تصدیق کی اور چھوٹی چیز کی پیروی کی اور اسکی مدد کی اور اسکے ساتھ ہوکر جہاد کیا۔ مین انسے کہونگا جاؤ پیو اور پلاؤ وہ ایسا شربت پیین کے کہ جسکے بعد انکو پھر پیاس نہین لگے گی۔ انکے امام کا مونھہ مثل سورج کے چمکتا ہوگا اور انکے مونھہ چودہوین رات کے چاند کی طرح سے ہونگے یا آسمان کے نورانی ستارون جیسے ہونگے ✤

(۳۰) عن ابی سعید الخدری قال اقبلت ذات یوم قاصدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لی یا ابا سعید فقلت لبیک یا رسول اللہ قال ان للہ عمودا تحت العرش یضئی لاھل الجنۃ کما تضئی الشمس لاھل الدنیا لا ینالہ الا علی ومحبوہ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد کرکے گیا حضرت نے مجھے فرمایا اے ابا سعید مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون فرمایا عرش کے نیچے خدا کا ایک ستون ہے جو اہل جنت کے لوگون پر اس طرح سے چمکتا ہے جس طرح سے آفتاب اہل دنیا پر اسکے قریب کوئی نہین جاسکے گا مگر علی یا اسکے محب ✤

(۳۱) عن ابی ھریرۃ قال صلے بنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الفجر ثم قال اتدرون بما ھبط جبرئیل ثم قال ھبط جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ غرس قضیبا فی الجنۃ ثلثۃ قصر یاقوت حمراء وثلثۃ من زبرجد خضراء وثلاثۃ من لؤلؤۃ رطبۃ ضرب علیھا طاقات جعل بین الطاقات غرفا وجعل فی کل غرفۃ شجرۃ وجعل حملھا الحور العین واجری علیھا عین السلام ثم امسک فوق

رجل من القوم فقال یا رسول اللہ لمن ذلک القضیب فقال من احب ان یتمسک بذلک القضیب فلیحب علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز پڑہی اور نماز پڑہکر ارشاد کیا آیا تم کو معلوم ہے کہ جبرئیل کیا خبر میرے پاس لائے ہین پہر خود ہی ارشاد فرمایا کہ جبرئیل یہ خبر لائے ہین کہ خدا تعالی نے شاخین جنت مین لگائی ہین تین سرخ یاقوت کی اور تین سبز زمرد کی اور تین تازے موتی کی اور انپر طاق لگائے ہین اور ہر ایک طاق مین غرفے بنائے ہین اور ہر ایک غرفہ مین ایک درخت لگایا اور انکے پہل حور عین ہین اور ان درختون کو سلامتی کے چشمہ کا پانی دیا ہے۔ یہ فرما کر حضرت خاموش ہوگئے۔ ایک شخص کہڑا اور عرض کرنے لگا وہ شاخ کس کے لیے ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس شاخ کو پکڑنا چاہتا ہے اسکو چاہیے کہ علی بن ابی طالب سے محبت کرے ✦

(۲۳) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری الی السماء الرابعۃ فاذا انا بملک جالس علی منبر من نور و الملائکۃ تحدق بہ فقلت یا جبرئیل من ھذا الملک قال ادن منہ وسلم علیہ فدنوت منہ وسلمت علیہ فاذا باخی وابن عمی علی فقلت یا جبرئیل سبقنی علیا الی السماء الرابعۃ فقال لی یا محمد لا ولکن الملائکۃ شکت حبھا لعلی فخلق اللہ ھذا الملک من نور علی صورۃ علی فالملائکۃ تزورہ فی کل لیلۃ جمعۃ ویوم جمعۃ سبعین مرۃ یسبحون و یقدسون اللہ و یھدون ثوابہ لمحب علی (اخرجہ عبد اللہ بن یوسف الکنجی الشافعی) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ شب معراج مین جب ہم چوتہے آسمان پر تشریف لے گئے کیا دیکہتے ہین کہ ایک فرشتہ نور کے منبر پر بیٹہا ہوا ہے اور تمام فرشتے اس کے گرد حلقہ زن ہین ہمنے جبرئیل سے کہا یہ فرشتہ کون ہے جبرئیل کہنے لگے آپ اسکے پاس جاکر سلام کرین ہم اسکے پاس گئے اور سلام کیا کیا دیکہتے ہین کہ وہ ہمارا بہائی اور ابن عم علی ہے۔ ہم نے جبرئیل سے کہا کیا تم ہمسے پہلے علی کو چوتہے آسمان پر لے آئے ہو جبرئیل کہنے لگے یا محمد نہین۔ مگر فرشتون نے علی کی محبت سے شکایت کی تہی پس خدا تعالے نے نور سے اس فرشتہ کو علی کی صورت پر پیدا کیا پس ہر شب جمعہ اور روز جمعہ کو فرشتے ستر دفعہ اسکی زیارت کرتے ہین اور خدا کی تسبیح پڑہتے ہین اور اسکی پاکی بیان کرتے ہین اور اسکا ثواب علی کے محبون کو پہونچاتے ہین

جناب امیر علیہ السلام کے شیعون کے فضائل

(۱) عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل علی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان ھذا وشیعتہ فھم فائزون یوم القیامۃ ونزلت ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحٰت اولٰئک ھم خیر البریہ (اخرجہ ابن عساکر والخوارزمی والسیوطی فی الدر المنثور) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر تھے کہ جناب امیر علیہ السلام تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ اور اسکے شیعہ بس وہی قیامت کے روز جنت کے رفیع درجوں تک پہنچنے والے ہیں اور اسی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وہی لوگ سب خلقت سے اچھے ہیں ؛

(۲) عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت اولٰئک ھم خیر البریۃ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک یوم القیامۃ راضین مرضیین (اخرجہ ابن مردویہ وابونعیم فی الحلیۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والسیوطی فی الدر المنثور) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ بتحقیق جو لوگ ایمان لائے ہیں اور کام کیے ہیں اچھے وہی لوگ سب خلقت سے بہتر ہیں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی سے ارشاد کیا کہ وہ لوگ تم ہو اور تمہارے شیعہ ہیں قیامت کے روز خوش اور خوشنود کیے گئے ؛

(۳) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع قول اللہ تعالی ان الذین اٰمنوا و عملوا الصلحت اولٰئک ھم خیر البریہ انت وشیعتک وموعدی وموعدکم الحوض اذا جثت الامم یوم القیامۃ تدعون غرا محجلین (اخرجہ ابن مردویہ والخوارزمی فی المناقب والسیوطی فی الدر المنثور) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ مجھ سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی کیا تو نے خدا تعالےٰ کے فرمانے کو نہیں سنا ہے کہ بتحقیق وہ لوگ ایمان لائے اور کام کیے لیکن اچھے وہی لوگ ہیں سب خلقت سے بہتر۔ وہ لوگ تم اور تمہارے شیعہ ہیں۔ میرا اور تمہارا وعدہ گاہ حوض کوثر ہے جب قیامت کے روز تمام گروہ حاضر ہونگے تو تم سفید مونہہ اور نورانی ہاتھ اور پاؤں والے پکاری جاؤ گے

(۴) عن عبد اللہ قال بینا انا عند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وجمیع المھاجرین والانصار الا من کان فی السریۃ اذ اقبل علی یمشی وھو متغضب فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من اغضبک فقال اغضبنی ھذا اجلس قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مالک یا علی قال اذانی بنو عمک فقال یا علی اما ترضی انک معی فی الجنۃ والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف

ذریتنا واشیاعنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجه احمد فی المناقب وابو سعید فی شرف النبوة ومحب الطبری فی الریاض النضرة فی فضائل العشرة) عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھا ہوا تھا تمام مہاجر اور انصار بھی موجود تھے سوا ان لوگوں کے جو لشکر میں تھے۔ اتنے میں جناب امیر پیادہ پا آتے ہوئے نظر آئے انکے چہرہ سے غضب کے آثار نمایاں تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اسے غضب دلایا ہے اس نے مجھے غضب دلایا ہے جب جناب امیر آکر بیٹھ گئے حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تمہیں کیا ہوا ہے جناب علی نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور کے بنی اعمام نے مجھے تکلیف دی ہے حضرت نے فرمایا یا علی کیا تو راضی نہیں کہ تو میرے ساتھ جنت میں چلے اور حسنین اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے داہنے بائیں ہوں۔

(۵) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل الجنة من هذه الامة سبعون الفا لاحساب علیهم ثم التفت الی علی فقال هؤلاء شیعتک یا علی وانت امامهم (اخرجه الشیخ الحرم الحافظ محمد بن یوسف بن الحسن الزرندی المدنی الانصاری فی درر السمطین فی فضائل علی والبتول والحسنین) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد کیا کہ اس امت سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے پھر حضرت امیر کی طرف ملتفت ہو کر فرمانے لگے وہ تیرے شیعہ ہیں اور تو انکے آگے ہوگا۔

(۶) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ان الله قد غفر لک ولذریتک ولولدک ولاهلک ولشیعتک ولمحبی شیعتک فابشر وانک الانزع البطین (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اے علی بتحقیق خدا تعالی نے تجھے اور تیری ذریت کو اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے شیعوں کو اور تیرے شیعوں کے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے۔

(۷) عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی انت غدا فی الآخرة اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضة وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنة جیرانی (اخرجه ابن المغازلی فی المناقب والخوارزمی عن علی والملا فی وسیلة المتعبدین الی متابعة سید المرسلین ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایة الطالب وابراهیم بن عبد الله الوصابی الیمنی الشافعی فی الاکتفا فی فضائل الاربعة

الخلفاء وابن اسبوع الاندلسی فی الشفا وابوسعید عبدالملک بن محمد بن ابراهیم الخرکوشی فی شرح النبوۃ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم کل قیامت کو سب خلقت سے زیادہ میرے قریب اور حوض پر میرے خلیفہ ہو گے اور تمہارے شیعہ نور کے منبروں پر سفید منہ والے میرے ارد گرد ہونگے میں انکی شفاعت کرونگا وہ جنت میں میرے ہمسایہ ہونگے ۔

(۸) عن ابی رافع قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت وشیعتک ترودن علی الحوض رواء مرویین مبیضۃ وجوھھم وان اعداءک یرودن علی ظماء مقمحین (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسانید ابی رافع ابراھیم) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر سے ارشاد کیا کہ تو اور تیرے شیعہ حوض سے سیراب ہونگے پورا سیراب ہونا تمہارے مونہہ نورانی سفید ہونگے اور تمہارے دشمن پیاس سے سر اٹھائے ہوئے ہونگے ۔

(۹) عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین وذریاتنا خلف ظھورنا وازواجنا خلف ذریاتنا وشیعتنا عن ایماننا وشمائلنا (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق پروردین پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب مرتضے علیہ السلام سے فرمایا کہ جو چار شخص کہ سب سے اول جنت میں داخل ہونگے وہ میں اور تو اور حسن اور حسین ہیں اور ہماری ذریت ہمارے پس پشت اور ہمارے ازواج انکے پس پشت اور ہمارے شیعہ ہمارے دہنے بائیں ہونگے ۔

(۱۰) عن ام سلمۃ قالت ان فاطمۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا علی فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیھا راسہ قال ابشر یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ (اخرجہ فخر الاسلام نجم الدین ابوبکر بن محمد بن حسین السنبلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام جناب امیر کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تشریف لائیں حضرت نے انکی طرف سر اقدس اٹھا کر ارشاد کیا یا علی خوش ہو تو اور تیرے شیعہ جنت میں ہونگے

تنبیہ

ان احادیث کے سوا اور بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں شیعہ گروہ کا ذکر آیا ہے ۔ امامیہ مذہب کے عالم مدعی ہیں کہ جس گروہ کے فضائل کے متعلق یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ ہمارا ہی گروہ اکناف عالم میں اس نام سے پکارا جاتا ہے ۔ اور علماء اہل سنت وجماعت دعویدار ہیں کہ وہ شیعہ اولی ہم ہیں چنانچہ

حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں وشیعۃ اہل البیت ہم اہل السنۃ والجماعۃ لانہم الذین احبوا
ہم کما امرہم اللہ ورسولہ واما غیرہم فاعداءہم فی الحقیقۃ یعنے اہل سنت وجماعت ہی شیعہ اہل بیت
ہیں کیونکہ یہی لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور اہل سنت کے سوا
دوسرے لوگ فی الحقیقت اہل بیت کے دشمن ہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بہی ایک
رسالہ میں جو فرقہ امامیہ کے جواب میں لکھا ہے تحریر فرماتے ہیں۔ اہل سنت میگویند مائیم شیعہ اولی و احادیث
در فضل شیعہ واردا اند مورد آن مائیم نہ روافض ✤

اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ جس شیعہ گروہ کے یے فضائل ہیں یہ صدر خیمین وارد ہیں انکا کیا اعتقاد تھا کیونکہ کتب
سیر اور تاریخ اور رجال کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین میں جناب امیر علیہ السلام کی ذات یا
برکات کی نسبت علی العموم لوگون کے سات مذہب تھے جنکے معتقدات مین زمین و آسمان کا فرق تھا۔

(۱) ایک گروہ جنگ نہروان کا بقیہ اسیوں گرد نواح بصرہ مین آباد تھا۔ وہ جناب امیر علیہ السلام کو معاذ
اللہ مسلمان تک بہی نہین جانتا تھا یہ گروہ ابتدا مین حروریہ کے نام سے مشہور تھا آخر مین خوارج
اور مارقین کے نام سے معروف ہوا ✤

(۲) دوسرا گروہ شام کے نو مسلمانون کا تھا جو امیر معاویہؓ اور آل مروان کا طرفدار تھا یہ گروہ جناب
امیر علیہ السلام کو گو مسلمان تو سمجھتے تھے لیکن ان کی شان اقدس میں برسر محراب و منبر سب و شتم کرتے
تھے۔ آخر محققین اسلام نے انکو نواصب کا خطاب دیا۔

(۳) تیسرا گروہ جناب امیر کو منجملہ صحابہ کے ایک صحابی سمجھتا تھا مگر جناب امیر کی کسی قسم کی تقدیم
کا قائل نہین تھا یہانتک کہ انکو امیر معاویہ کے مساوی سمجھتا تھا۔ زمانہ نے اس گروہ کا جلد تر خاتمہ
کر دیا کہ اسکا نام تک مشہور نہ ہوا ✤

(۴) چوتھا گروہ جناب امیر کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد دیگر اصحاب سے افضل جانتا تھا
یہی گروہ اہل سنت وجماعت کے نام سے مشہور ہوا۔ اور اسی سواد اعظم نے دنیا بہر مین فروغ
پایا ✤

(۵) پانچوان گروہ جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہی
افضل اور اعلیٰ سمجھتا تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی کے قائل تھے اور ابتدا مین امام مالکؒ[1]

---

[1] قال ابو عمر وقف جماعۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منہما علی صاحبہ منہم مالک
بن انس ویحیی بن سعید القطان استیعاب

اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ کا بھی یہی مسلک تھا اسی گروہ کے قریب قریب ایک اور گروہ تھا جو ان دونون صاحبون کی مفاضلہ مین متوقف تھا۔

(۶) چھٹا گروہ جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب صحابہ سے افضل اور اعلے سمجھتا تھا اور تفضیلہم علے ترتیب الخلافۃ کا قائل نہین تھا۔ اور شیخین رضی اللہ عنہما کی بھی تعظیم کرتا تھا۔ اور حضرت عثمان شہید بے دیت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہمدردی رکھتا تھا۔ یہ لوگ تفضیلیہ اور شیعہ اولی کہلائے جاتے تھے۔

(۷) ساتوان گروہ شیخین کی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتا تھا۔ چونکہ ابتدا ہی سے اہل سنت کی جماعت کثیر اطراف بلاد مین پھیلی ہوئی تھی اور یہ ساتوین قسم کا گروہ اقل قلیل دنیا مین آباد تھا۔ بوجہ تخالف مذہبی کے اہل سنت اس ساتوین گروہ کو انکے چڑانے کے واسطے انکو رافضی کہنے لگ گئے ✤

شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر القاری شرح صحیح بخاری مین لکھتے ہین حدثنا شعبۃ حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار لا یحبہم الا مؤمن) قسطلانی میگوید عدی بن ثابت ثقہ است قاضی شیعہ و امام مسجد ایشان بودہ در کوفہ و شعبہ کہ از مشائخ کبار اہل الحدیث ست و او را امیر المؤمنین فی الحدیث گفتہ اند ازوی روایت حدیث آوردہ۔ از ینجا معلوم میشود کہ مذہب شیعہ و اعتقاد ہائے ایشان در زمان سابق باین خرابی و رسوائی کہ حالا است نبودہ است چنانچہ گفتہ اند کہ در آنوقت اعتقاد ایشان زیادہ برین نبودہ کہ امیر المؤمنین علی را بیشتر دوست میداشتند نسبت بائمہ دیگر و افضلیت باین ترتیب را کہ اہل سنت مقرر کردہ اند معتقد نبودہ اند انتہی کلامہ شیخ نور الحق کا لکھنا بالکل مطابق واقع ہے کیونکہ علمائے اہل سنت بوجہ تنفر مذہبی کے شیخین کے سب کرنے والون سے مطلق اخذ حدیث نہین کرتے تھے بلکہ خوارج سے بوجہ انکی دیانت ظاہری کے روایت کا لینا پسند کرتے تھے چنانچہ حافظ جلال الدین السیوطی تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین لکھتے ہین قال ابو داود لیس فی اہل الاہواء اصح حدیثا من الخوارج اور خطابیہ یعنے روافض کی گواہی تک قبول نہین کرتے تھے چنانچہ امام نووی منہاج شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہین قال اما منا الشافعی رضی اللہ عنہ اقبل شہادۃ اہل الہواء الا الخطابیۃ من الرافضۃ

پس ثابت ہوا کہ وہ چھٹا گروہ جو جناب امیر علیہ السلام کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل الناس سمجھتا تھا وہی شیعہ اولی کا گروہ تھا جن سے علمائے اہل سنت بھی اخذ حدیث مین مضائقہ نہین کرتے تھے خاتم المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھتے ہین و نیز بایدد انست کہ شیعہ اولی کہ فرقہ سنیہ و تفضیلیہ اند در زمان سابق بشیعہ ملقب بودند و چون غلاۃ روافض و زیدیان و

اسماعیلیہ با بن لقب خود را ملقب کردند و مصدر قبائح و شرور اعتقادی و عملی گردیدند خوفاً عن التباس الحق عن الباطل فرقہ سنیہ و تفضیلیہ این لقب را بر خود نہ پسندیدند و خود را باہل سنت و جماعت ملقب کردند لیکن یہ کہنا کہ اہل سنت ابتدا میں شیعہ کے نام سے مشہور تھے محض دعا ہے جسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا اگر اہل سنت ابتدا میں شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ فرقہ کے خروج سے جو اہل سنت کے پہلے گذر چکے ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی اس نام سے مشہور ہونا چاہیے تہا۔ حالانکہ وہی لوگ شیعہ کہلائے جاتے تہے جو جناب امیرؑ کے افضل الصحابہ ہونے کے قائل تہے۔ ماسوا اسکے اگر اہل سنت ابتداءً شیعہ مشہور ہوتے تو زیدیہ و اسماعیلیہ بوجہ خصومت کے کبھی اس نام کو اپنے لیے مطلق گوارا نہ کرتے کوئی اور نام پسند کرتے۔ علاوہ بریں متاخرین اہل سنت ان شیعان اولی کو اعتقاد تفضیل کے باعث سے ہمیشہ بدعتی کہتے چلے آئے ہیں اگر اہلسنت بہی اسی گروہ میں شامل ہوتے تو وہ بیچارے مبتدع کیوں قرار دیے جاتے۔ چنانچہ حافظ ذہبی میزان الاعتدال میں ترجمہ ابان بن تغلب لکہتے ہیں ابان بن تغلب الکوفی شیعی لکنہ صدوق وقد وثقہ احمد وابن معین وابو حاتم وقال کان غالیا وقال الجوزجانی[1] زائغ مجاھر فلقائل ان یقول کیف ساغ توثیق مبتدع وحد الثقۃ العدالۃ والاتقان فکیف یکون

[1] جوزجانی خود تو متعصب خارجی ہیں لیکن ابان ابن تغلب کو بوجہ شیعیت کے زائغ اور مجاہر ٹہراتے ہیں۔ لسان المیزان میں علامہ ابن حجر عسقلانی لکہتے ہیں وممن ینبغی ان یتوقف فی قبول قولہ فی الجرح من کان بینہ وبین من جرحہ عداوۃ سببہا الاختلاف فی الاعتقاد فان الحاذق اذا تامل ثلب ابی اسحاق الجوزجانی لاھل الکوفۃ رای العجب وذلک لشدۃ انحرافہ فی النصب وشھرۃ اھلھا بالتشیع فتراہ فی جرح من ذکرہ ملسان ذلق وعبارۃ طلق حتے انہ اخذ ملین مثل الاعمش وابی نعیم وعبداللہ بن موسیٰ اساطین الحدیث وارکان الروایۃ اھ

یعنی یہ ضرور ہے کہ جرح کرنے والے کی جرح کو جو اس نے کسی شخص کے حق میں اختلاف اعتقاد کی عداوت کی وجہ سے کی ہو قبول کرنے میں تامل کرنا چاہیے چنانچہ اگر کوئی دانا ابو اسحاق جوزجانی کی نکتہ چینی کو جو اسنے اہل کوفہ کے نسبت کی ہے تامل کرے۔ تو ایک عجیب معاملہ دیکھیگا۔ کہ کوفہ کے لوگوں میں سے اس نے جس کسیکا ذکر کیا ہے اسکی جرح کرنے میں کسقدر زبان کے تیزی کو کام میں لایا ہے یہانتک کہ اعمش اور ابونعیم اور عبداللہ بن موسے جیسے اساطین حدیث اور ارکان روایت کو بہی نرم گردانا ہے ؂

علا من هو صاحب بدعة وجوابه ان البدعة على ضربين صغرى كغلو التشيع او كالتشيع بلا غلو فلا تحرف فهذا كثير من التابعين وتابعيهم مع الدين والورع والصدق فلو ذهب حديث هولاء لذهب جملة من اثار النبوة وهذا مفسدة بينة ثم بدعة الكبرى كالرفض الكامل والغلو فيه والحط على ابي بكر وعمر والدعا الى ذلك فهذا النوع لا يحتج به ولا كرامة فيه یعنے ابان بن تغلب کوفہ کا باشندہ شیعہ تہا لیکن صادق تہا ہم کہتے ہین کہ اسکا صدق ہمارے لیے ہے اور اسکی بدعت اسکے لیے ہے۔ امام احمد ابن حنبل اور ابن معین اور ابو حاتم نے اسکو ثقہ مانا ہے اور کہا ہے کہ وہ تشیع مین غلو کرنے والا تہا۔ جوزجانی ناصبی کہتا ہے وہ حق سے پہرا ہوا۔ اور بدگو تہا۔ قائل کہہ سکتا ہے کہ بدعتی کی ثقاہت کیونکر مانی جاسکتی ہے۔ ثقہ کے لیے عدالت اور اتقان لازم ہے۔ پس جو شخص کہ بدعتی ہو کیونکر عادل ہوسکتا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ بدعت کی دو قسمین ہین ایک بدعت صغرے جیسے کہ تشیع مین غلو کرنا یا شیعیت بلا غلو کے پس یہ نا ملائم نہین ہے کیونکہ ایسی شیعیت تابعین اور تبع تابعین مین دین اور ورع اور صدق کے ساتہہ بکثرت پائی جاتی تہی اگر ان کی احادیث سے ہاتہہ کہینچ لیا جاے۔ تو تمام آثار نبویہ ہاتہہ سے جاتے رہنے کا اندیشہ ہے جس سے ایک ظاہری فساد پیدا ہوجائے گا۔ دوسری بدعت کبرے ہے جیسے کہ پورا رفض اور اس مین غلو کرنا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان کے مرتبہ سے گرانا ایسی قسم کی حاجت نہین ہے۔ اور نہ اس مین کوئی خوبی ہے ۔

اس عبارت سے چند امور ہویدا ہوتے ہین ۔

اول ۔ یہ کہ تشیع بلا غلو (یعنے جناب امیر علیہ السلام کے ساتہہ بنسبت دوسرے صحابہ کے زیادہ محبت رکہنا) یا غلو تشیع (یعنے جناب امیر کو شیخین رضی اللہ عنہما پر فضیلت دینا جسکی تصریح حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کی ہے والتشیع محبة علی وتقدیمه علی الصحابة فمن قدمه علی ابی بکر وعمر فهو غال فی التشیع) یہ دونو امر اہل سنت کے نزدیک بدعت صغری ہین ۔

دوم ۔ یہ کہ تشیع بلا غلو کثرت سے تابعین اور تبع تابعین مین پایا جاتا تہا۔

سوم ۔ یہ کہ اگر ان شیعان اولی کی روایتون سے دست کشی کی جاے تو آثار نبویہ کے ہاتہہ سے جاتے رہنے کا احتمال ہے ✤

چہارم ۔ یہ کہ اہل سنت نے صاحبان بدعت کبری یعنے روافض سے اخذ حدیث نہین کیا اور نہ انکی روایات کو مستند مانا ہے ✤

اب ہمکو دیکہنا چاہیے کہ غلو تشیع (یعنے شیخین پر جناب امیر کو فضیلت دینی جسکو متاخرین نے بدعت

صغری قرار دیا ہے اسکی کہاں تک اصلیت ہو۔

بدعت کے معنے ہیں امر محدث فی الدین جسکا ماخذ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے نہ ہو۔ ورنہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا جناب امیر کی فضیلت کا ثبوت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے متواتر ہے۔ سب سے قطع نظر کرکے ہم اس حدیث کو پیش کرتے ہیں جو ائمہ حدیث کے نزدیک اثبت الاخبار اصح الاحادیث خبر متواتر حدیث متفق علیہ ارشاد انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ہے جس کی شرح میں امام نووی علیہ الرحمۃ المنہاج شرح مسلم شریف میں لکھتے ہیں (وفیہ اثبات فضیلۃ لعلی ولا تعرض فیہ لکونہ افضل من غیرہ او مثلہ لیس فیہ الدلالۃ لاستخلافہ) یعنے اس حدیث سے جناب امیر کی فضیلت کا اثبات ہے جس میں تعرض نہیں کیا جا سکتا۔ بباعث انکے افضل ہونے کے اپنے غیر سے یا اپنے مثل اصحاب سے اور اس سے انکی خلافت پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

حضرت اگر نہیں ہو سکتا نہ ہو ہمارا مطلب تو ثبوت فضیلت ہے سو وہ آپ کی تقریر سے ثابت ہو۔

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفۃ وھب الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر فقال ابن ذھب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ ان المؤمن یعظم نفسہ (اخرجہ الخطیب فی تاریخ بغداد فی ترجمۃ طریف بن عبد اللہ الموصلی) ابن جبیر کہتا ہے یعنے جناب امام زین العابدین سے عرض کیا یا سیدی میرے باپ وہب بن الخیر بیان کرتا تھا کہ آپ کے والد ماجد جناب امیر نے منبر پر چڑھ کر ارشاد کیا تھا کہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت میں سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں جناب امام نے فرمایا اے عقل و الے تجھے ہم کہاں لے جاتے ہیں ہم سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یا علی تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے۔ مومن پیچھے اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے

صالح بن مہدی المقبلی علم شامخ فی اثار الحق علی اباء المشائخ میں لکھتے ہیں والعجب من المحدثین تراھم یجرحون المبتدع بقول شریک القاضی وقد قیل عندہ معاویۃ حلیم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق و حارب علیا وبقولہ وقد قیل لہ الا تزور اخاک فلانا فقال لیس باخ من ازدا علی علی وجعاروہ تراھم یتکلمون الی وکیع واضرابہ من تلک الدرجۃ الرفیعۃ دینا وورعا یقولون یتشیع وتشیعہ انما ھو بمثل ذلک مما ذکرنا من غیرہ ۔ فان کان التشیع انما ھو ذلک القدر ۔ فلعمری ما یسلم منصفا الخروج عنہ وارادا المحدثون وسائر من سمی نفسہ بالسنۃ ردبدعتھم فابتدعوا فی الجانب الاخر ووضعوا ما رفع اللہ ودفعوا ما وضع انتہی کلامہ یعنے محدثین سے تعجب ہے کہ وہ

قاضی شریک کی بابت یہ پایا اسکی ہی باتوں پر جرح کرنے لگتے ہیں۔ چنانچہ ایکدفعہ اسکے پاس ذکر کیا گیا کہ امیر معاویہ حلیم ہیں۔ اس نے جواب دیا جو شخص کہ سچائی پر بیوقوف بنجائے اور علی کے ساتھ جنگ کرے وہ حلیم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سے اور ایکدفعہ اس سے کہا گیا تو اپنے فلانے بھائی کی زیارت کو کیوں نہیں گیا۔ اس نے کہا جو شخص کہ علی اور عمار پر عیب دہرے وہ ہرگز میرا بھائی نہیں ہے۔ کبھی تو دیکھیگا کہ وہی محدثین جنکے کہنے اور اسکے امثال کو باوجود دین اور ورع ہیں انکے اسقدر رفیع الدرجات ہونیکے شیعہ کہنے لگتے ہیں۔ اور انکا شیعہ پن صرف اتنا ہی ہے جتنا کہ ہمنے قاضی شریک کا بیان کیا ہے اور اگر شیعہ پن اسیکا نام ہے جو کہ ہمنے ذکر کیا ہے۔ تو مجھے اپنی جوانی کی قسم ہے۔ کہ پھر کوئی منصف مزاج اس سے نہیں بچ سکیگا اہلحدیث و نیز وہ لوگ جو اپنی جان کو اہل سنت کہلاتے ہیں ان لوگوں کو بدعتی ٹھیرانے کا ارادہ کرتے ہیں اور خود دوسری طرف بدعت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اور جس بنیاد کو کہ خدا نے گرایا ہے اسکو بناتے ہیں اور جسکو بنایا ہے اس کو گراتے ہیں ✣

ان مباحث سے یہ تو ہمکو ثابت ہوگیا ہے کہ مذہب تفضیل کثرت سے طبقہ تابعین اور تبع تابعین میں رائج تھا اب ہمکو تھوڑی دیر کے لیے نگاہ اٹھا کر انکے اوپر کے طبقہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھنا چاہیے کہ یہ غلو و تشیع کوئی صاحب ان میں بھی رکھتا تھا یا نہیں اگر بعض صحابہ ایسے کے قائل نظر آئیں تو ایسا اعتقاد جو خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم میں پایا جاتا ہو اسکو بدعت قرار دینا خود بدعت ٹھیریگا۔

حافظ ابن عبد البر النمری القرطبی المالکی رحمۃ اللہ علیہ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں بصدد ترجمہ جناب امیر علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں روی عن سلمان وابی ذر والمقداد وخباب وجابر وابی سعید وزید بن ارقم ان علی بن ابی طالب اول من اسلم وفضلہ ھؤلاء علی غیرہ یعنے سلمان اور ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے اسلام لائے ہیں اور یہ بزرگوار انکو یعنے جناب امیر کو انکے غیر پر فضیلت دیا کرتے تھے۔ اور حافظ ابن عبد البر کے سوا حافظ ابی الحجاج یوسف بن الزکی بن عبد الرحمان بن یوسف المزی الکلبی الشافعی نے بھی اس حدیث کو کتاب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال میں نقل کیا ہے ✣

اسکے ماسوا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ نے کتاب المعارف میں جہاں پر شیعان علی کا ذکر کیا ہے۔ لکھا ہے و واسماء الغالیۃ من الشیعۃ ابو الطفیل صاحب رایۃ المختار وکان اخر من رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ موتا۔ والمختار۔ وابو عبد اللہ الجدلی وزرارہ بن اعین وجابر الجعفی یعنے تشیع میں غلو کرنے والوں کے یہ نام ہیں۔ ابو الطفیل مختار کا علم بردار جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب دیکھنے والوں سے

پیچھے فوت ہوا ہے اور مختار بن ابو عبیدہ ثقفی۔ اور ابو عبداللہ الجدلی۔ اور زرارہ بن اعین۔ اور جابر الجعفی
ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نسبت علامہ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں لکھتے ہیں
وکان ابو الطفیل عامر بن واثلۃ یتشیع فی علی ویفضلہ ویثنی علی الشیخین ابی بکر وعمر رضوا الله
عنہما ویترحم علی عثمان رضوا الله عنہ (یعنے ابو الطفیل عامر بن واثلہ جناب امیر کی شان میں اعتقاد شیعیت
رکھتے تھے اور شیخین یعنے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی مدح اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید
بے دیت کے ساتھ ہمدردی کیا کرتے تھے۔
ان صحابہ کبار کے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ثابت ہوتا ہے چنانچہ حافظ خطیب تاریخ بغداد
میں بترجمہ قاضی شریک لکھتے ہیں۔ دخل شریک علی المھدی فقال لہ المھدی ما تقول فی علی بن ابی
طالب قال ما قال فیہ جدک العباس وعبد الله قال وما قالا فیہ قال اما العباس فمات وعلی عندہ
افضل الصحابۃ وقد کان یری کبراء المھاجرین یسألون عما ینزل علیھم من النوافل وھو ما احتاج
الی احد حتی لحق باللہ عزوجل واما عبد الله فانہ کان یضرب بین یدیہ بسیفین وکان فی
حروبہ راسا متبعا وقائدا مطاعا فلو کانت امامتہ علی جور کان اول من یقعد عنھا ابوک لعلمہ
بدین الله وفقھہ فی احکام فسکت المھدی ولم یمض بعد ھذا المجلس الا قلیل حتی عزل شریک
رحمۃ الله علیہ) یعنی قاضی شریک ایکدفعہ مہدی عباسی کے پاس گیا مہدی نے اسے کہا تو علی کے حق میں کیا کہتا ہے شریک نے کہا جو بات
میرے دادا حضرت عباس اور عبداللہ بن عباس انکے حق میں کہتے ہیں وہی بات میں کہتا ہوں مہدی کہنے لگا وہ کیا کہتے ہیں شریک
نے کہا عباس کا مرتے دم تک یہی اعتقاد تھا کہ علی سب صحابہ سے افضل ہیں کیونکہ حضرت عباس دیکھا کرتے تھے کہ اکابر مہاجرین کو عبادات میں جو
کچھ مشکل پیش آتی تھی وہ جناب علی سے پوچھا کرتے تھے اور جناب امیر کو اپنی وفات کے وقت تک کبھی مسائل میں صحابہ سے پوچھنے کی
ضرورت نہیں پیش آئی اور عبداللہ بن عباس تمام جنگ صفین میں جناب امیر کے تابع اور انکی فوج کے سردار تھے اگر جناب علی کی امامت ظلم ہوتی تو
سب سے پہلے عبداللہ بن عباس ہی باعث انکے علم دین اور فقہ فی الاحکام کے انکی شرکت سے کنارہ کش ہوجاتے مہدی یہ سنکر خاموش ہو گیا اور
گفتگو نہایت ہی تھوڑی مدت گذرنے پائی تھی کہ مہدی نے شریک کو قضا کے عہدہ سے معزول کر دیا۔
خدا کا شکر ہے کہ جس اعتقاد پر ہمکو مبتدع اور اہل اہوا قرار دیا جاتا ہے اس میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود اور خباب بن الارت اور جابر بن
عبداللہ الانصاری اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم اور ابو الطفیل عامر بن واثلہ الکنانی اللیثی رضی
اللہ عنہم ورضوا عنہ ہمارے پیشوا ہیں بابی انت وامی یا نعم ما قلت یا رسول اللہ اصحابی کالنجوم بایھم
اقتدیتم اھتدیتم ؎

ولنعم ما قال امامنا ابوعبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی المطلبی رحمۃ اللہ علیہ ؎ اذ انحن فضلنا علیا فاننا + روافض بالتفضیل عند ذوا الجہل + وفضل ابی بکر اذا ما ذکرتہ + رمیت نصب عند ذکر الفضل + فلا زلت ذا رفض ونصب کلیہما + بحبیہما حتی اوسد فی الرمل + وایضًا قال ؎ ولو کان الرفض حب ال محمد + فلیشہد الثقلان انی روافض + وقال البیہقی وانما قال الشافعی ذلک حین نسبہ الخوارج الی الرفض حسدا وبغیا (صواعق محرقہ علامہ ابن حجر)

یا اچھا فرمایا ہے ہمارے امام اعظم سیدنا ومولانا حضرت امام محمد بن ادریس الشافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جب ہم جناب علی علیہ السلام کو فضیلت دیتے ہیں کہ ہم بیوقوفون کے نزدیک رافضی ٹہیر اسے جاتے ہین اور جب ہم حضرت ابوبکر کے فضائل کو بیان کرتے ہین تو ہم ناصبی قرار دیے جاتے ہین ہم مرتے دم تک ان دونوں صاحبون کی محبت مین ہمیشہ رافضی اور ناصبی ہون ۔ اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت رفض ہے تو جن انس گواہ رہین مین رفضی ہون بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امام شافعیؒ نے یہ شعار ہو وقت تصنیف کیے تھے جبکہ خوارج حسد اور بغی سے انکو رافضی کہا تھا +

اب ہم ان شیعہ بزرگوارون کے نام کی ایک فہرست مختصر ہدیہ ناظرین کرتے ہین کہ جنکو ایک طرف سے تو بدعتی قرار دیا جاتا ہے اور دوسری طرف سے ان سے اخذ حدیث کیا جاتا ہے ۔ حافظ عبد الرحیم العراقی شرح الفیہ الحدیث مین لکھتے ہین وکتاب مسلم ملان من الشیعۃ یعنے صحیح مسلم شریف شیعہ کی روایتون سے مالا مال ہے سیوطی علیہ الرحمۃ تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی مین بخاری اور مسلم کے راویون کے بیان مین لکھتے ہین اردت ان اسرد اسماء من روی بالتشیع من اخرج لہم البخاری والمسلم او احدھما ۔ وہم اسمعیل ابن ابان ۔ واسمعیل بن زکریا الخلقانی ۔ وجریر بن عبد الحمید ۔ وابان بن تغلب الکوفی ۔ و خالد بن مخلد القطوانی ۔ وسعید بن فیروز ۔ وابو البختری ۔ وسعید بن عمرو بن اشوع ۔ و سعید بن عمیر ۔ وعباد بن العوام ۔ وعبادۃ بن یعقوب ۔ وعبد اللہ بن عیسی بن عبد الرحمن بن ابی لیلی ۔ وعبد الرزاق بن ہمام صاحب المصنف ۔ وعبد الملک بن اعین ۔ وعبید اللہ بن موسی العبسی ۔ وعدی بن ثابت الانصاری ۔ وعلی بن الجعد ۔ وعلی بن الہاشم بن البرید وفضل بن دکین ۔ وفضیل بن مرزوق الکوفی ۔ وفطر بن خلیفہ ۔ ومحمد بن حجادہ الکوفی و محمد بن فضیل بن غزوان ۔ ومالک بن اسمعیل ۔ وابو غسان یحیی بن الجزار ہولاء رموا بالتشیع انتہی اسا دہ کرنا چاہتا ہون کہ شمار کرون نام ان لوگون کے جو کہ تشیع کے ساتھ منسوب ہوے ہین اور احادیث اخذ کیے ہین ان سے امام بخاری اور مسلم نے یا ایک نے ان دونون میں سے اور وہ اسمعیل بن ابان

اور اسمعیل بن زکریا خلقانی - اور جریر بن عبد الحمید الخ

عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری نے المعارف میں بھی ایک فہرست دی ہے وہو ہذا۔ الشیعۃ۔ الحرث الاعور - وصعصعہ بن صوحان - والاصبغ بن نباتہ - وعطیۃ العوفی - وطاوس - والاعمش - والبو اسحاق السبیعی - وابو صادق - وسلمہ بن کہیل - والحکم بن عتیبہ - وسالم بن ابی الجعد - وابراہیم وحبہ بن جوین - وحبیب بن ثابت ومنصور بن معتمر - وسفیان الثوری - شعبہ بن الحجاج - وفطر بن خلیفہ - والحسن بن صالح بن حی - وشریک قاضی والبو اسرائیل - ومحمد بن فضیل - ووکیع - وحمید الرواسی - وزید بن الحباب - والفضل بن دکین - والمسعودی اصغر - وعبید اللہ بن موسی - وجریر بن عبد الحمید - وعبداللہ بن داؤد - وہشیم - وسلیمان التیمی - وعوف الاعرابی - وجعفر الضبیعی - ویحیی بن سعید القطان - وابن لہیعہ - وہشام بن عمارہ - والمغیرہ صاحب ابراہیم - ومعروف بن خربوذ - وعبد الرزاق - ومعمر - وعلی بن الجعد -

انکے سوا اکثر اور بھی ائمہ حدیث انہیں شیعان علی کی قطار میں شمار کیے جاتے تھے چنانچہ ابن خلکان وفیات الاعیان میں بذیل ترجمہ امام نسائی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں - الامام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی خرج الی دمشق وسئل عن معاویۃ وما روی من فضائلہ فقال ما اعرف لہ فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ وکان یتشیع فمازالوا یدفعون فی خصیتیہ حتی خرجوا من المسجد یعنے امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی صاحب سنن کبیر دمشق میں گئے لوگوں نے ان سے امیر معاویہؓ کے فضائل کے متعلق سوال کیا - امام نسائی نے جواب دیا کہ مجھے انکے فضائل کے متعلق کوئی حدیث سوا اس حدیث کے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ بھرے - یاد نہیں ہے - دمشق کے لوگوں نے امام نسائی کے خصیوں پر لاتیں مار کر انکو مسجد سے نکالدیا کیونکہ وہ شیعہ پن بیان کر رہے تھے -

حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں مصنف مستدرک علی الصحیحین ابو عبد اللہ الحاکم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں - قال ابن طاہر سألت ابا اسمعیل الانصاری عن الحاکم فقال ثقۃ فی الحدیث رافضی خبیث ثم قال ابن طاہر کان شدید التعصب للشیعۃ فی الباطن وکان یظہر التسنن فی التقدیم والخلافۃ وکان منحرفا عن معاویۃ وآلہ متظاہرا بذلک ولا یعتذر منہ قلت اما الخرافۃ عن خصوم علی فظاہر واما امر الشیخین فمعظم لہما بکل حال فہو شیعی لا رافضی انتہی یعنے ابن طاہر ناقل ہیں کہ مینے ابو اسمعیل انصاری سے حاکم کی نسبت استفسار کیا وہ کہنے لگا حاکم حدیث میں ثقہ ہے رافضی خبیث ہے پھر ابن طاہر کہتا ہے کہ حاکم شیعہ مذہب میں سخت متعصب تھا اور تقدیم اور خلافت میں اپنے آپ کو اہل التسنن ظاہر کرتا تھا معاویہ اور اسکی اولاد سے منحرف تھا اور اسیکا اظہار کرتا تھا اور اس میں عذر نہیں

کرتا تہا۔ مین کہتا ہون کہ دشمنان علی سے اسکا انحراف تو ظاہر ہے لیکن شیخین کی ہر حال مین تعظیم کرتا تہا اسلیے اسکو شیعہ کہنا چاہیے نہ رافضی ✦

بعض احباب خیال کرین گے کہ مولف نے اپنا مذہب نہین بتایا۔ کہ وہ حضرات اہل سنت کا نام لیوا ہے یا امامیہ صاحبان کی جناب سے عقیدت رکہنے والا ہے۔ اسلیے یہ خاکسار جو اپنا مسلک کہتا ہے۔ ہدیہ ناظرین کرتا ہے ✦

(۱) جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر علیہ السلام سب صحابہ سے افضل اور اعلے تہے۔

(۲) جناب امیر علیہ السلام اور اہل بیت کے بعد بلا شبہ حضرت شیخین تمام صحابہ سے افضل تہے۔

(۳) عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک صاحب مستحق خلافت تہا۔ اگر استحقاق خلافت کی نسبت دیکہا جائے تو استحقاق خلافت من حیث النبوۃ کسی کو بہی حاصل نہین تہا۔ کیونکہ خلافت فی النبوۃ امر محال ہے باقی رہ گئی خلافت فی القبا و اصلاح امت تو عشرہ مبشرہ مین سے ہر ایک کو اسکا استحقاق حاصل تہا جسکو حاصل ہوگئی وہی خلیفہ ہوگیا ✦

خلافت امر منصوص نہین تہا۔ اگر ہوتا تو اس قدر جہگڑے کیون پیش آتے اور انصار منا امیر و منکم امیر کیون کہتے آیا مہاجر اس نص کو نہ پیش کرتے ✦

اب اسکے بعد یہ بحث پیش آتی ہے کہ پس خلافت کسکا حق تہا جس وقت کہ ہم یہ بحث کرنے لگین پہلے ہم کو یہ فیصلہ کرلینا چاہیے کہ خلافت کے استحقاق کا فیصلہ کرنے کے واسطے قوانین سیاست مین جو مختلف اصول استخلاف کے ہین ان مین سے کون سے اصول کی بنا پر ہم یہ فیصلہ کر رہے ہین آیا انتخاب کی بنا پر یا وراثت کے اصول پر ✦

وراثت کا اصول عموماً ہمارے دلون مین جاگزین ہے اور اسیکو نگاہ مین رکہکر فیصلہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین۔ لیکن وراثت کے اصول کے لحاظ سے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی خلافت کا حق نہ حضرت ابوبکر کو حاصل تہا نہ حضرت امیر کو۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن اور انکے بعد امام حسین کا حق تہا انکے بعد انکی اولاد کا۔

بلاشبہ عرب کے لیے یہی سب سے بہتر اصول تہا اگر اسکو اختیار کیا جاتا۔ مگر اندرونی اور بیرونی چالاقیون نے جنکا کہ ہم عنقریب ذکر کرینگے کسی کو اسکی طرف ملتفت نہونے دیا۔ ماسوا اسکے عرب مین اسوقت سیاست مدن کا جو طریقہ تہا وہ اس سے بالکل مختلف تہا۔ نہ پورا جمہوری تہا نہ پورا شخصی۔ نہ پورا انتخابی نہ پورا موروثی ✦

حضرت ابوبکر کے انتخاب کی بنا جس واقعہ سے ہوئی اس مین خاص اصول انتخاب وغیرہ کا رعی نہین کہا گیا۔ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے انتقال پرملال کو چند ساعتین نہین گذری تہین اور صحابہ کبار تجہیز وتکفین کا فکر کرہی رہے
تہے کہ انکے پاس خبر آئی۔ کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین اس غرض سے جمع ہوے ہین کہ اپنے مین سے ایک شخص کو
امیر اور خلیفہ بنالین سوء حقیقت مدینہ مین منافقانہ بیج جو پہلے سے عبد اللہ بن ابی کے چالون سے بویا ہوا تہا جس
نے ایک دفعہ قریش کے ۔ ساتہ انصار کے ایک خفیف سی تکرار ہوجانے پر کہا تہا کہ یہ مصیبت تمنے آپ ہی غیرون کو
بلاکر اور شہر مین بسا کر اپنے سر پڑالی ہے (لائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور صفحہ ۲۰۸) وہ اسوقت
قومی مساوات اور رقیبانہ حقوق کے پردہ مین بار آور ہوا اور اس نے انصار کو جلدی اس امر پر برانگیختہ کیا کہ
خلافت قریش کے ہاتہ مین نہ جاتی رہے چونکہ مدینہ طیبہ کے اصلی باشندے یہی تہے انکو مہاجرین ایسے مکہ والون
کے زیر حکومت رہنا کسی قدر ناگوار معلوم ہوتا تہا اور انکو یہ خیال تہا کہ ان وطن سے بہاگے ہوئے لوگون
کو ہمنے اپنے پاس رکہا ہے اور انکی اعانت کی ہے ہماری انپر احسان ہین یہ ہمارے زیر اطاعت ہوتے چاہئے
نہ کہ ہم انکے تابع فرمان بنجائین۔ وہ خدا کے رسول کی ذات بابرکات ہی ایسی تہی جسکی غلامی ہم دل وجان سے
کرتے تہے اب انکی وفات کے بعد قریش کو ہم لوگون پر حکمرانی کا کوئی استحقاق نہین ہے نہایت الامر یہ کہ
کو اپنے مین سے اپنا جدا گانہ امیر بنالین۔ چنانچہ سعد بن عبادہ کو جو بنی خزرج کا سرگروہ تہا انصار نے بیعت
لیے نامزد بہی کرلیا تہا۔ غرضکہ بقول سر ولیم میور وقت نہایت نازک ہوگیا تہا اور اسلام کا آئندہ اتفاق
معرض خطر مین تہا (دیکہو کتاب انلس اوف ارلی خلافت صفحہ ۲)

حضرت ابوبکر اور عمر یہ سنکر سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف دوڑے حضرت ابو عبیدہ راستہ مین انکے ساتہ ہوئے
تینون اصحاب انصار کے مجمع مین جا پہونچے اور وقت کے بعد انکو اپنے ارادہ سے باز رکہنے مین کامیاب
ہوئے انتخاب خلیفہ کی نسبت حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر یا ابو عبیدہ مین جو اسوقت حاضر ہین ایک
کو منتخب کرلو۔ حضرت عمر نے عجلت کرکے کہ مبادا انصار مین سے کوئی برگشتہ نہ ہوجائے اور فتنہ برپا نہ ہوجائے
حضرت ابوبکر کے ہاتہ پر بیعت کرلی۔ اور حباب نے بنی خزرج کو برگشتہ کرنے کی پہر بہی کوشش کی مگر بنی اوس
جو انصار مین سے دوسرا گروہ تہا بیعت کرلینے پر کامیاب نہ ہوسکا (دیکہو لائف اوف محمدؐ مولفہ سر ولیم میور
صفحہ ۵۱۴) حضرت علی علیہ السلام اسوقت موجود نہین تہے۔ اور نہ ان سے رائے لینے کی مہلت ملی جب
حضرت ابوبکر وہان سے لوٹے تو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم دفن ہوچکے تہے۔ اسیلئے شرکت جنازہ سے محروم
رہے جسکا قلق انکو تا مدت العمر باقی رہا ۔

یہ حالت تو اندرونی اسلام کی تہی۔ اب باہر کیحالت عرب مین جوش ارتداد والحاد پہیلا ہوا تہا۔ ایک خاص

عرب کے یہود و نصاریٰ مخالف اسلام ہو رہے تھے اور اسکی اشاعت کے ابتدا ہی سے مزاحم تھے۔ دوسری طرف مدعیان نبوت ریبر پرخاش تھے۔ چنانچہ جن کی تنبیہ کے لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بسرداری اسامہ بن زید ایک لشکر مدینہ سے باہر نکال چکے تھے۔ خود مسلمانوں میں بھی بعض قبائل اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے اور بعض ہوتے چلے جاتے تھے۔ بعض مولفۃ القلوب اور منافق تذبذب کے بھنور میں گرفتار تھے صرف وہی مسلمان اسلام کی محبت پر ثابت قدم تھے جو فتح مکہ سے پہلے خلعت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ اور جنکے دل پر خدا نے سکینہ اتارا تھا۔ انکی تعداد پندرہ سولہ سو سے زیادہ نہین تھی۔ جن مین بعض مہاجر اور بعض انصار تھے۔ جبکہ ان تھوڑے سے لوگون مین بھی خلافت کی نسبت تکرار ہو رہا تھا۔ اگر عجالۃً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت واقع نہ ہو جاتی اور مہاجر و انصار ایک خلیفہ پر اجماع نہ کر لیتے تو اول مہاجر اور انصار ہی مین تلوار چل جانے کا احتمال تھا جس سے اسلام کا آیندہ اتفاق بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔ اور اگر ایسے نازک وقت پر حضرت ابوبکر سقیفہ بنی ساعدہ مین نہ پہونچ جاتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کی انتظار پر بیٹھے رہتے۔ یا سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچکر بیعت کو تھوڑی دیر کے لیے روکا جاتا تو عظیم تفرقہ امت محمدیہ مین پیدا ہو جاتا۔ پھر جسکی اصلاح اگر غیر ممکن نہ ہوتی تو دشوار ضرور ہی ہو جاتی۔

اسکے ماسوا اگر ایسے شورشناک وقت مین جناب امیرؑ کے دست مبارک پر بیعت واقع ہو جاتی تو اکثر بنی امیہ جو ابتدا ہی سے جناب امیرؑ سے جلتے رہتے تھے کیونکہ انکے ہاتھون سے عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ولید جیسے اموی سردار غزوات مین مارے جا چکے تھے ضرور بگڑ جاتے اور اسلام مین تفرقہ ڈالدیتے۔ بھلا بنی امیہ کو اپنے خویش و اقارب کے قاتل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کب گوارا ہو سکتا تھا۔

اگر اس نازک وقت مین اسلام مین کوئی اندرونی جھگڑا جمل اور صفین جیسا برپا ہو جاتا تو بیرونی دشمنان دین اور مرتدان عرب اور مدعیان نبوت کا دفعیہ تو درکنار۔ صحابہ کو خانہ جنگیون سے دم بھر کی فرصت نہ ملتی یہی خاص مصلحت تھی جو صحابہ کو جناب امیرؑ کی بیعت سے مانع آئی۔

ان واقعات محققہ سے چشم پوشی کر کے جو کچھ جسکے جی مین آئے سو کہے۔ نہ وہ بزرگوار غاصب تھے۔ اور نہ کسی کا حق چھیننا چاہتے تھے۔ جو کچھ انہون نے کیا وہی مقتضائے وقت تھا۔ انکی نیت بالکل نیک تھی۔ اسی نیک نیتی کے بدولت خدا نے انکو وعداللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کا صلہ عطا فرمایا تھا۔

چونکہ بعض مولفۃ القلوب اور منافقین کے خویش و اقارب سے ذوالفقار حیدری ابھی تک خشک نہین ہوئی تھی اسلیے بنظر حفظ ما تقدم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب امیر کو چھوڑکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا اور اسی احتیاط کو مدنظر رکھکر حضرت عمر نے اپنے بعد خلیفہ کے انتخاب کرنے کا کام مجلس شوریٰ کے سپرد کیا۔

جبکہ تمام لوگ سیرت شیخین کے گرویدہ ہوچکے تھے اسلیے اصحاب شوری یہ چاہتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام بھی اتباع سیرت شیخین رضی اللہ عنہما کا اقرار کرلین تاکہ جناب امیر کی بیعت بالاجماع عمل مین آجائے اور کوئی فتنہ برپا نہ ہو چونکہ جناب امیر شیخین رضی اللہ عنہما کو اکثر امور شریعت مین غلطی کرنے سے روکا کرتے تھے جو بتقاضائے بشریت انسے سرزد ہوجایا کرتی تھین چنانچہ جنکی نسبت اکثر جناب عمر رضی اللہ عنہ لولا علی لھلاک عمر اور اعوذ باللہ من معضلۃ لیس فیھا ابو الحسن اور لا ابقانی اللہ بعدک یا علی فرمایا کرتے تھے۔ اسلیے جناب امیر نے سیرت شیخین کے اتباع کا اقرار نہ کیا۔ اور بخوف وقوع فسادا مر خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر منتقل ہوگیا +

لیکن اس مین کسی طرح کا شک نہین کہ حضرت امیر ہمیشہ اپنی خلافت کو خواہان نہ بنے تھے اور انکی خواہش اس غرض سے تھی کہ انکو دنیوی سلطنت حاصل ہوجائے۔ بلکہ ان کی منشا یہ تھی کہ امور خلافت مین کوئی کوتاہی جو بتقاضائی البشریت اکثر خلفا سے ظہور مین آتی رہی ہے۔ احیانا بھی وقوع مین نہ آئے۔

(۳) بے شک ترتیب خلافت اجماعی ہے۔ لیکن فضلھم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین چنانچہ حافظ ابن عبد البر استیعاب مین بذیل ترجمہ جناب امیر علیہ السلام لکھتے ہین واختلف السلف ایضا فی تفضیل علی و ابی بکر یعنے سلف کا جناب امیر اور حضرت ابوبکر کی باہم فضیلت مین بھی اختلاف تھا۔

فضلھم علی ترتیب الخلافۃ پر محدثین نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے اتفاق کرلیا ہے چنانچہ حافظ موصوف اسی مقام کے نزدیک لکھتا ہے قال ابو عمر وقف جماعۃ من اھل السنۃ فی علی وعثمان فلم یفضلوا واحدا منھما علی صاحبہ منھم مالک بن انس ویحیی بن سعید القطان واما اختلاف فی السلف فی تفضیل علی وابی بکر فقد ذکر ابن خیثمۃ فی کتابہ من ذلک ما فیہ کفایۃ۔ واھل السنۃ الیوم علی ما ذکرت لک من تقدیم ابی بکر فی الفضل علی عمر وتقدیم عمر علی عثمان وتقدیم عثمان علی علی وعلی ھذا عامۃ اھل الحدیث من زمن احمد بن حنبل الا الخواص من اجلۃ الفقھاء و ائمۃ العلماء فانھم علی ما ذکرنا عن مالک ویحیی بن سعید القطان وابن معین۔ نھذا ما بین اھل الفقہ والحدیث فی ھذہ المسئلۃ واما اختلاف سائر المسلمین فی ذلک فیطول وقد جمعہ قوم (انتھی) پس یہ اسلاف کا اختلاف ایک دلیل روشن ہے کہ فضلھم علی ترتیب الخلافۃ اجماعی نہین ہے +

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجتہد تھے مگر معصوم نہین تھے اور بوجہ المجتھد قد یخطی و قد یصیب ان سے فدک کے معاملہ مین خطا فی الاجتہاد واقع ہوگیا ہے۔

(۵) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص طلب کرنے کے لیے جو جناب امیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں آچھپے تھے حضرت امیر پر خروج ثابت ہے جس میں آپ اور حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما سے خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے۔ لیکن جنگ جمل میں طلحہ و زبیر دونوں صاحب شریک نہیں ہوئے کیونکہ وہ علیحدہ ہو گئے تھے اور ام المومنین بے اختیار معرکہ میں پھنس گئیں تھیں

(۶) کل صحابہ مجتہد نہیں تھے بلکہ بعض افاضل صحابہ مجتہد تھے اور بعض عوام تھے اسکا ذکر ہم امیر معاویہ کی خطا کی بحث میں کرینگے ۔

(۷) امیر معاویہ جناب امیر علیہ السلام سے حضرت عثمان کے قاتلوں سے قصاص طلب کرنیکے لیے نہیں لڑے بلکہ خلافت کے لیے لڑے تھے۔ اس میں انسے خطا منکر سرزد ہوئی ہے۔ لیکن وہ اس خطا کی وجہ سے حد صحابیت سے خارج نہیں ہو گئے صحابہ معصوم نہیں تھے اکثر بعض سے بتقاضائے بشریت خطاء منکر وقوع میں آگیا ہے لیکن وہ۔ ایسے خطا کی وجہ سے مورد لعن وطعن نہیں ہو سکتے ۔

(۸) حراست حوزہ اسلام اور صلاح امت خیر الانام علیہ السلام کا نام خلافت ہے۔ اگر کل امور میں اتباع سنت و ترویج قواعد شریعت ملحوظ خاطر خلیفہ ہے تو خلافت راشدہ ہے ورنہ سلطنت عضوضہ ہے۔

(۹) سلطنت نہ نبوت کیلیے امر لازم تھی نہ ولایت کے لیے جبکہ بجز چند نفوس انبیا کے کوئی نبی سلطان وقت نہیں ہوا۔ ولی کا سلطان وقت ہونا کہاں ضرور لازم سمجھا جا سکتا ہے۔ طالوت ملک صالح تھا۔ لیکن نبی نہیں تھا اسکے عہد میں سموئیل نبی تبلیغ احکام کرتے رہے ہیں۔

(۱۰) ہمارے نزدیک سب شیخین نہایت امر شنیع ہے۔ ہم اپنے امامیہ مذہب کے احباب کے ساتھ ہرگز اس میں اتفاق نہیں کر سکتے ۔

اولاً تاریخی واقعات کو نہایت انصاف کی نظر سے ملاحظہ کرنا چاہیے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خوشی اور رضامندی سے خلافت حاصل کی۔ یا اس نازک موقعہ پر جبکہ خانہ جنگیوں کے چھڑ جانے کا احتمال تھا۔ اور جسکے اسباب فراہم ہوتے چلے جاتے تھے مجبور ہو کر طوعاً و کرہاً اسکو منظور کیا تھا۔ اور جو خطرہ کہ سامنے نظر آرہا تھا اسکو دفع کرنے سے اسلام پر احسان کیا ۔

اسلامی خلافت میں اسوقت آیا کچھ عیش و عشرت کے سامان موجود تھے جنکی کہ انکو طمع پیدا ہو گئی تھی یا کہ ایک بڑی بھاری ذمہ داری کا کام تھا۔ کیا وہ سنہری سہری یا پھولوں سے سجی ہوئی سیج تھی یا کہ کانٹوں کا بچھونا بچھا تھا ۔

اب اسکی وسعت کو دیکھو کہ تمام عرب میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ارتداد و لحاد اور بغاوت پھیل گئی تھی۔

جسکی نسبت ابن خلدون اپنی تاریخ مین لکہتا ہے ارتدت العرب عامۃ وخاصۃ واجتمع علی طلیحۃ عوام اسد وطی وایدت غطفان وتوقفت ھوازن فامسکوا الصدقۃ وارتدت خواص من بنی سلیم وکذا سائر الناس بکل مکان ،، ووثب الاسود بالیمن ووثب مسیلمۃ بالیمامۃ ثم وثب طلیحۃ بن خویلد فی بنی اسد یدعی کلھم النبوۃ ،، وتنبات سجاح بنت الحارث من بنی غطفان واتبعوا الھذیل بن عمران فی بنی تغلب وعقبۃ بن ھلال فی النمر والسلیل بن قیس فی شیبان وزیاد بن بلال واقبلت من الجزیرۃ فی ھذہ الجموع قاصدۃ المدینۃ یعنے عرب کے قبیلے بعض ہیسے بعض ادہورے مرتد ہوگئے طلیحہ کی نبوت پر بنی طی اور بنی اسد نے اتفاق کرلیا۔ اور غطفان مرتد ہو بیٹھے۔ ہوازن کے لوگون نے زکوۃ دینا بند کرلیا۔ بنی سلیم سے بہی بعض مرتد ہوگئے تہے اسی طرح پر سب جگہہ کے لوگ بگڑ بیٹھے تہے ،، اور اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بن خویلد بنی اسد مین نبوت کے دعویدار کہڑے ہوگئے تہے ،، بنی غطفان کی عورت سجاح بنت الحارث نے بہی نبوت کا دعوی کیا تہا۔ اور بنی تغلب سے ہذیل بن عمران اور قبیلہ نمر سے عقبہ بن ہلال اور شیبان کے لوگون مین سے زیاد بن ہلال اسکے ساتہ ہوگئے تہے اور وہ عورت اس جمعیت کے ساتہ جزیرہ سے مدینہ کو چڑہ آئی تہی +

غرضکہ مکہ والے لوگ بہی بگڑنے کو طیار تہے جسکا تذکرہ ابن اثیر نے کامل التواریخ مین بہی کیا ہے۔ صرف ایک مدینہ منورہ باقی رہ گیا تہا +

جسکو اسلام کے دشمنون نے چارون طرف سے گہیرا ہوا تہا۔ وہ بہی اندرونی فساد سے معرض خوف و خطر مین تہا پس ایسے وقت مین حضرت ابوبکرؓ کی زبردست تدبیرون نے نہ صرف اعراب کے بے چین اور پرشر طبائع کو قابو مین رکہا بلکہ شام اور مصر اور ایران جیسی بڑی سلطنتون کو لا الہ الا اللہ اسلام بنادیا۔

پس اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر کوئی الزام لگایا جاسکتا ہے تو صرف یہ ہوسکتا ہے کہ انہون نے ایسے شورشناک وقت مین اسلام کو بغاوت سے اور مفسدہ سے کیون بچایا۔ اور کیون وہ اسلامی سلطنت دنیا مین قائم کی کہ جسکی بدولت آج ہم مسلمان کہلائے جاتے ہین۔ اور جن کے اخلاق حسنہ اور عمدہ چال چلن اور بے نظیر حیرت انگیز کارنامون کو گبن اور کارلائل اور سر ولیم میور جیسے عیسائی منصف مزاج مورخ باوجود مخالف مذہب کے نہایت عزت سے یاد کرتے ہین +

نہایت شرم کی بات ہے کہ ان بزرگان دین کی جناب مین گستاخانہ پیش آنے کو اور انکے حق مین کلمات سنیعہ کے استعمال کرنے کو فرائض مذہبی کا ایک جزو اور باعث نجات سمجہا جاتا ہے۔

(۱) خدا کا کلام پاک باواز بلند شہادت دیتا ہے کہ وہ سابق الاسلام تہے۔ مہاجر تہے۔ ہدی پاتہے

بیعۃ الرضوان مین داخل تھے۔ ان جلیل القدر اسلامیون نے سب سے پہلے بغیر کسی دنیاوی غرض کے خالصاً لوجہ اللہ اسلام قبول کیا تھا۔ اور خدا تعالے کی خوشنودی کے لیے اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال فدا کیا تھا۔ اور قوم کے ہاتھون سے ظلم و ستم اٹھائے تھے۔ اور اسلام مین فقر و فاقہ کو گوارا کیا تھا +

غرضکہ وہی لوگ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس (اور) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (اور) وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض (اور) السابقون الاولون من المہاجرین و الانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (اور) لقد رضی اللہ المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (اور) والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنہم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر (اور) والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم (اور) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار (اور) ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کے مصداق تھے +

پس قرآن مجید کے مخالف کونسا ایسا ثبوت قطعی پیش کیا جاتا ہے جس سے ان بزرگون کے نقائص ثابت ہوتے ہین آیا قرآنی نصوص صریحہ کو کوئی حجت باطل کر سکتی ہے؟ +

ہمارے آیت فاحشہ کی تہدید کا بے بنیاد الزام رجب کا کہ سر ولیم میور جیسا متعصب مخالف اسلام بھی قائل نہین ہے (دیکھو لائف اوف محمد مصنفہ سر ولیم میور صفحہ ۵۱۰) ان بزرگون کی طرف عاید کرکے بدگمان ہوجانا نہایت عقل اور انصاف سے بعید ہے +

آیات قرآنیہ یقینی اور انکے احکام قطعی ہین اخبار و آثار ظنیت کے درجہ سے ایک قدم آگے نہین بڑھ سکتے اگرچہ انکے راوی ثقہ ہی کیون نہون۔ پس جو شخص کہ نصوص صریحہ کو چھوڑ کر روایات کا تتبع کرتا ہے وہ گمراہی کے گڑھے مین گرتا ہے +

جن آثار سے صحابہ کے مشاجرات یا شکر رنجیان ثابت ہوتی ہین وہ تو موضوع یا احاد ہین کوئی اثر متواترات کی حد تک تو کیا صحت کے درجہ تک بھی نہین پہونچا۔ پس ایسے ظنیات اور شکیات اور وہمیات کا تتبع کرکے اصول قرآنیہ اور دلائل یقینیہ کو جن سے ان صحابہ کے فضائل و مناقب ثابت ہوتے ہین چھوڑ دینا بالکل دیانت کے برخلاف ہے +

ان قصص و آثار کا یہ حال ہے کہ ایک شخص ایک قصہ کو روایت کرتا ہے سننے والا اسے آنکھ بند کرکے سنتا ہی

پھر اس اصل پر اپنی طرف سے حاشیہ چڑہا کر آگے تیسرے پاس نقل کرتا ہے۔ تیسرا اپنی طرف سے کچھ اور اسپر طرہ لگا کر چوتھے کو سناتا ہے۔ یہانتک کہ اس قصہ کی اصلی حقیقت پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ اور اصل کے مخالف ایک نیا قصہ بنجاتا ہے اور بے سمجھ آدمی اسکو سُنکر اور اس پر یقین کرکے صحابہ کے حق مین بدظن ہوجاتا ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھہ دہو بیٹھتا ہے ✤

(سوم) اگر بفرض محال وہ حضرات ایسے ہی تھے جیسے کہ ہمارے امامیہ احباب بیان کرتے ہین۔ تو ہمکو یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جناب امیرؑ نے انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کیون بیٹھنے دیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن اطہر کے پہلو مین جو روضہ من ریاض الجنۃ ہے کیون دفن ہونے دیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ جناب امیر علیہ السلام نے تقیہ کیا تہا۔ تو یہ بھی ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ وہ اصحاب جناب امیر جیسے شجاع عرب سے۔ فدک چہین لین۔ خلافت غصب کر لین۔ بیٹی چہین لین۔ گھر جلا دین۔ اور جناب امیر انکا مونہہ دیکہتے کے دیکہتے رہ جاوین۔ کوئی بھی بنی ہاشم ابہ غیرت نہ آئے۔ اور قومی اور اسلامی ذلت کو روا رکہے جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا سر اقدس کٹا دیا تہا پھر اپنا گھر جلوایا تہا۔ لیکن جناب امیرؑ زندہ ہون اور ان کے سامنے انکا گھر جلا دیا جائے۔ نہایت تعجب کی بات ہے ✤

چہارم۔ جہانتک کہ ہم سچی روایات کا تتبع کرتے ہین۔ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ان بزرگون کو نہایت خیر سے یاد کرتے رہے ہین چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر فخریہ ارشاد کیا کرتے تھے ولدنی ابوبکر مرتین یعنے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ جنا ہے۔ اسکی وجہ کو عبد الرؤف المناوی طبقات الکبریٰ مین اور ذہبی طبقات الحفاظ مین لکہتے ہین کہ ان امہ فروۃ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام القاسم اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر لذلک کان یقول ولدنی ابوبکر مرتین یعنے جناب جعفر صادق علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر تہا۔ اور قاسم کی والدہ کا نام اسماء بنت عبد الرحمان بن ابی بکر تہا۔ اسی لیے جناب صادق علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ابوبکر نے دوبار جنا ہے۔ ظاہر ہے نسب میں انہی کے ساتھ فخر کیا جا سکتا ہے جو قابل فخر ہو ✤

اسی طرح سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا یا ابن رسول اللہ ما تقول فی ابی بکر و عمر آپ نے فرمایا ہما امامان عادلان کانا علی الحق وماتا علی الحق یعنے وہ دونو امام تھے عادل تھے اور حق پر تھے اور حق پر انکا انتقال ہوا حضرت سید محمد صاحب مجتہد العصر نے بھی کتاب اوالقیتہ فی اثبات تقیہ مطبوعہ لودہانہ سنہ ۱۲۹۲ھ مین اسکو تحریر فرماکر اسکے معانی مین ایک طویل الذیل تاویل درج کی ہے

لیکن ایسی ہی تاویلین اگر ہر کلام مین پیدا کی جائین تو شاید ہی کسی کلام سے مستقیم معنے پیدا ہو سکین ❖

بحار الانوار مین ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمر ابن ہشام حافظ ذہبی کاشف مین ہمارے شیخ المشائخ اجلح بن عبداللہ الکندی الشیعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین۔ اجلح بن عبداللہ ابو حجیہ الکندی کان شیعی وروی عنہ شریک القاضی انہ قال من سب ابابکر وعمر احد الا افتقر او قتل یعنے اجلح بن عبداللہ الکندی شیعہ مذہب تھے شریک القاضی ان سے روایت کرتا ہے کہ اجلح کہا کرتے تھے کہ جس کسی نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر سب کی ہے وہ یا تو محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا ہے خیر اسکے تو ہم قائل نہین کہ وہ محتاج ہو گیا ہے یا مارا گیا۔ ہماری غرض تو صرف اتنی ہے کہ ہمارے شیعان اولی سب (یعنے دشنام) شیخین کو بہت برا جانتے تھے۔ اور ہمارا بھی یہی مسلک ہے خواہ ہمکو کوئی سنی کہے یا شیعہ کہے ❖

ہمارے نزدیک وہ صدیق تھے اور جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار تھے خدا کے خاص بندے تھے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ❖

جناب امیر کی محبت کا علامت ایمان ہونا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولاک یا علی ما عرف المؤمنون من بعدی (اخرجہ ابن المغازلی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جاتے۔

جناب امیر کا ولی المومنین ہونا

(۱) عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن بعثین علی احدہما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن ولید فقال اذا التقیتم فعلی علی الناس وان افترقتم فکل واحد منکم علی جندہ قال فلقینا بنی زبید من اہل الیمن فاقتتلنا فظہر المسلمون علی المشرکین فقتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاصطفی علی امرأۃ من السبی لنفسہ فکتب خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہہ فقلت ہذا مکان العائذ بعثتنی مع رجل وامرتنی ان اطیعہ ففعلت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقعن فی علی فانہ منی وانا منہ وہو ولیکم من بعدی (اخرجہ احمد والنسائی وفی اسنادہما اجلح الکندی

وھو شیعی لکن وثقہ ابن معین کما ذکر ابن حجر العسقلانی فی تقریب التھذیب) عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد ماجد بریدہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو فوجین روانہ فرمائین ایک فوج پر جناب علی علیہ السلام کو امیر فرمایا اور دوسری پر خالد بن ولید کو۔ اور ارشاد کیا کہ اگر کہیں دونو فوجین جمع ہوجائین تو دونوں مین علی ہی امیر سمجھے جائین اور اگر جدا جدا ہین تو تم دونوا پنے اپنے لشکر کے امیر سمجھے جائین۔ ہم اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا پہنچے مسلمانون نے باہم مدد کرکے مشرکون سے مقابلہ کیا۔ اور بنی زبید کے جورو بچے گرفتار کرلیے علی علیہ السلام نے ان مین سے ایک کنیز کو منتخب کرلیا۔ خالد بن ولید نے یہ قصہ حضرت کی خدمت مین لکھہ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ خط لیکر مین حضرت کے حضور مین جاؤن مین نے خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا اور زبانی بھی جناب علی کی شکایت کی آنحضرت کا چہرہ اقدس غصہ سے متغیر ہوگیا۔ مینے عرض کیا مین حضور کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کے ماتحت کرکے بھیجا تھا۔ اور اسکی اطاعت کو مجھ پر لازم گردانا تھا جو کچھ اس نے کہا مینے حضور مین عرض کردیا آپنے فرمایا اے بریدہ علی کے پیچھے مت پڑو وہ میرا ہے اور مین اسکا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

(۲) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا بریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بتحقیق میرے بعد علی تمہارا ولی ہے پس تو علی کو دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۳) عن ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارۃ والوصابی فی الاکتفاء فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق بریدہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ میرے بعد علی تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جسکا کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۴) عن علی ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لبریدۃ ان علیا ولیکم بعدی فاحب علیا فانہ یفعل ما یؤمر (اخرجہ الدیلمی فی فردوس الاخبار) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا کہ بتحقیق علی علیہ السلام میرے بعد تمہارا ولی ہے تو اسے دوست رکھہ کیونکہ وہ وہی کچھ کرتا ہے جو کہ اسکو حکم ہوتا ہے۔

(۵) اخرج احمد فی المسند حدثنا عبد الرزاق وعفان قالا حدثنا جعفر بن سلیمان قال

حدثنی یزید الرشک عن مطرف بن عبداللہ عن عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وامر علیہم علی بن ابی طالب فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ فتعاھد اربعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یذکروا امرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران وکنا اذا قدمنا من سفر بدانا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا علیہ قال فدخلوا علیہ فقام رجل فقال یارسول اللہ ان علیا قد فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثالث فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الرابع فقال یارسول اللہ ان علیا فعل کذا وکذا فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الرابع وقد تغیر وجہہ فقال دعوا علیا دعوا علیا دعوا علیا ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی اخرجہ النسائی فی الخصائص وابو یعلی فی مسندہ وابن جریر فی تھذیب الاثار وصححہ وقال محب الطبری فی الریاض النضرۃ فی فضائل العشرۃ وقد اخرج الترمذی و قال حسن غریب وابن حبان فی صحیحہ وقال ابن حجر فی اصابۃ فی تمییز الصحابہ وقد اخرجہ الترمذی باسناد قوی وقال الحاکم فی المستدرک ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ واخرجہ ابن عدی والطبرانی وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وابن المغازلی فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ وابن اسبوع الاندلسی فی الشفاء والحافظ الذھبی فی میزان الاعتدال فی نقد الرجال والسیوطی فی جمع الجوامع وصححہ واخرجہ مختصرا ابوداؤد الطیالسی فی مسندہ وابن ابی سفیان فی فوائدہ وابراھیم بن عبیداللہ الوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا وقال السیوطی فی القول الجلی فی فضائل العلی اخرجہ ابن ابی شیبہ وصححہ وایضا شیخ المتقی فی کنز العمال

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا وہ ایک کنیز اپنے تصرف میں لائے پس لوگوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار صاحبوں نے باہم عہد کیا کہ ہم جناب امیر کے اس فعل کا حضرت کے پاس تذکرہ کرینگے عمران بن حصین کہتے ہیں کہ جب ہم سفر سے واپس آیا کرتے تھے تو سب سے پہلے حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوا کرتے تھے۔ پس وہ لوگ حضرت کے حضور میں آئے ایک شخص ان چاروں میں سے کہنے لگا یارسول اللہ جناب امیر نے یہ فعل کیا تھا حضرت نے اس سے اپنا مونہ پھیر لیا پھر دوسرے شخص نے عرض کیا یارسول اللہ علی نے یہ کچھ کیا تھا حضرت نے اس سے بھی مونہ پھیر لیا۔ پھر تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح سے عرض کیا حضرت نے متوجہ ہو کر تین دفعہ فرمایا۔ تم علی کے پیچھے مت پڑو۔ علی میرا ہے میں

علی کا ہوں وہ میرے بعد ہر ایک مومن کا ولی ہے ✦

اس حدیث کو امام نسائی نے خصائص میں اور ابو یعلے نے مسند میں اور امام ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار میں روایت کیا ہے اور صحیح مانا ہے اور محب طبری ریاض النضرہ فی فضائل العشرہ میں لکھتے ہیں کہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن اور غریب ہے اور ابن حبان نے اپنی جامع الصحیح میں اسکی تخریج کی۔ اصابہ فی تمیز الصحابہ میں ابن حجر بذیل ترجمہ جناب امیر اس حدیث کی نسبت لکھتے ہیں کہ ترمذی نے اس حدیث کو اسناد قوی کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حاکم مستدرک میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر صحیح ہے باوجودیکہ شیخین نے اسکو روایت نہیں کیا۔ ابن عدی اور طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے فضائل صحابہ میں اور فقیہ ابن المغازلی نے مناقب میں اور ابن اثیر اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ اور ابن اسبوع الاندلسی نے کتاب شفا میں اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال فی نقد الرجال میں اسکو روایت کیا ہے اور جمع الجوامع میں سیوطی نے اسکے صحیح ہونیکی نسبت لکھا ہے ابوداؤد الطیالسی نے اپنی مسند اور ابی سفیان نے کتاب الفوائد میں اور ابراہیم بن عبداللہ الوصابی نے اکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفا میں اس حدیث کے خلاصہ کو روایت کیا ہے۔ اور جلال الدین السیوطی کتاب قول الجلی فی فضائل علی میں لکھتے ہیں کہ ابن شیبہ نے اسکے صحیح ہونیکی بابت کہا ہے۔ اور متقی نے بھی کنز العمال میں اسکو صحیح مانا ہے ✦

عن ھبیرۃ بن مریم وسعید بن وھب وحبۃ العرنی وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم ان علیا ناشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ فقام بضع عشر فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت ولیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) ہبیرہ بن مریم و سعید بن وہب و حبۃ العرنی و زید بن ارقم سے روایت ہو کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر کہا جس نے حضرت سے اس حدیث کو سنا ہو کہ جسکا میں ولی ہوں پس اسکا علی ولی ہے وہ بیان کرے دس اوپر کتنے آدمیوں نے اٹھکر بیان کیا کہ ہمنے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا میں ولی ہوں اسکا علی ولی ہے۔

(۴) روی ابوداؤد الطیالسی حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بلج عن عمرو بن میمون عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت ولی کل مومن من بعدی (اخرجہ الحافظ ابن عبد البر فی الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب وقال قال ابو عمر ھذا اسناد لا مطعن فیہ لاحد لصحتہ وثقۃ نقلتہ) وھکذا ذکرہ ابو الحجاج یوسف بن عبداللہ المزی فی تھذیب الکمال امام ابو داؤد الطیالسی اپنی مسند میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہمسے ابو عوانہ نے اور ان سے ابو بلج نے اور ان سے عمرو بن

میمون نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔
حافظ ابن عبد البر کتاب استیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں اس حدیث کو مع اسناد کے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ امام ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ ایسی اسناد ہیں کہ انکے صحیح ہونے اور انکے ناقلین کے ثقہ ہونیکی وجہ سے کوئی شخص ان میں طعن نہیں کر سکتا ہے۔ اور حافظ ابو الحجاج یوسف بن عبد اللہ المزی نے بھی تہذیب الکمال میں اسی طرح پر نقل کیا ہے۔

(۷) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالت اللہ یا علی فیک خمسا فمنعنی واحدۃ واعطانی اربعۃ سالت اللہ ان یجمع علیک امتی فابی علی واعطانی فیک ان اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ انا وانت معی لواء الحمد وانت تحملہ بین یدی تسبق بہ الاولین والاخرین واعطانی انک اخی فی الدنیا والاخرۃ واعطانی ان بیتی مقابلۃ بیتک فی الجنۃ واعطانی فی ترجمۃ عبد الکریم بن هوازن القشیری انک ولی المومنین من بعدی اخرجہ الرافعی فی ترجمۃ ابراهیم بن محمد بن عبد اللہ ابو اسحاق الرازی فی کتابہ تاریخ قزوین المسمی بالتدوین والخطیب فی تاریخ بغداد بسند صحیح والمتقی فی کنز العمال ومحمد صدر عالم فی المعارج العلی علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی میں نے تیرے لیئے خدا سے پانچ باتوں کا سوال کیا تھا پروردگار نے ایک بات کو نامنظور کیا اور چار باتیں قبول کی ہیں میں نے خدا سے سوال کیا تھا کہ میری امت کو تیری امامت پر مجتمع کر دے۔ پس خدا نے اسکو نامنظور فرمایا۔ پھر خدا سے میں نے تیرے لیے یہ دعا کی کہ قیامت کو مجھے اور تجھے سب سے پہلے قبر سے اٹھائے میرے پاس لوا حمد ہوگا اور تو اسے میرے سامنے اٹھائیگا۔ اور تو سب پہلے اور پچھلے لوگوں کو ساتھ لیکر جنت کیطرف بڑھے گا خدا نے یہ بات مجھے عطا فرمائی۔ پھر میں نے خدا سے یہ عرض کیا کہ علی دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہو۔ خدا نے میری یہ عرض بھی قبول کیا۔ پھر میں نے دعا کی جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہو خدا نے اسکو بھی منظور کیا پھر خدا سے میں نے مانگا کہ تو میرے بعد سب مومنوں کا ولی ہو خدا نے اسے بھی منظور کیا۔

(۸) عن وهب بن حمزۃ قال قدم بریدۃ من الیمن وکان خرج مع ابن ابی طالب فرای منہ جفوۃ فاخذ یذکر علیا وینقص من حقہ فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تقل هذا فهو اولی الناس بکم بعدی اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن مندہ وابو نعیم وابن مردویہ وابن الاثیر فی اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ والسیوطی فی جمع الجوامع والمتقی فی کنز العمال وهب بن حمزہ سے

اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کی معیت مین یمن کو گئے ہوئے تھے وہان جناب امیر سے انکی شکر رنجی ہوگئی جب وہ واپس آئے تو جناب امیر کی شکایت کرنے لگے یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگئی حضرت نے انسے ارشاد کیا یہ بات مت کر علی میرے بعد تم سب سے اولے ہے

(۹) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اخذ بید علی وقال ھذا ولی کل مومن وانا ولیہ (اخرجہ ابوالخیر الحاکمی) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر فرما رہے تھے کہ یہ ہر ایک مومن کا ولی ہے اور مین اسکا ولی ہون +

(۱۰) عن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت نبیہ فعلی ولیہ (اخرجہ الدیلمی) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین نبی ہون پس علی اسکا ولی ہے +

جناب امیر سے تولا رکھنے کا ثواب

(۱) عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من یحب ان یحیی حیوتی ویموت موتی ویسکن جنۃ الخلد التی وعدنی ربی فان ربی عزہس قضبا نھا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالب فانہ لن یخرجکم من ھدی ولن یدخلکم فی الضلالۃ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن ارقم والحاکم فی المستدرک وابونعیم والدیلمی) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جو شخص میرے جیسی زندگانی کرنا چاہتا ہو۔ اور میری موت سی مرنے کی آرزو رکھتا ہو اور جنت مین رہایش کرنے کا طالب ہو جسکا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کیونکہ خدا نے اسکی شاخین اپنے ہاتھ سے لگائی ہین پس چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب سے تولا رکھے پس بتحقیق وہ تمہین ہرگز ہدایت سے نہین نکالے گا اور تمکو گمراہی مین نہین ڈالے گا +

(۲) عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوحی الی من امن بی وبولایۃ علی ابن ابی طالب فھو معی فی الجنۃ فمن تولاہ فقد تولانی ومن تولانی فقد تولی اللہ (اخرجہ الدیلمی) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وحی آئی ہے کہ جو شخص مجھ پر اور علی کی ولایت پر ایمان لائیگا پس وہ میرے ساتھ جنت مین ہوگا جس نے اس سے تولا رکھی اس نے مجھ سے تولا رکھی اور جس نے مجھ سے تولا رکھی اسنے خدا سے تولا رکھی ۔

(۳) عن ابی سعید الخدری وابن عباس قالا فی تفسیر قولہ تعالی وقفوہم انہم مسئولون یوم القیمۃ عن ولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الواحدی فی تفسیرہ والدیلمی) ابو سعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ وقفوہم انہم مسئولون جناب امیر کے حق مین وارد ہوی ہے کہ کھڑا کرو ان لوگون کو ابھی ان سے پوچھنا ہے قیامت کے روز علی کی ولایت سے +

(۴) قیل لما حضرت عبداللہ بن عباس الوفاۃ قال اللہم انی اتقرب الیک بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ احمد فی المناقب) کہتے ہین کہ جب جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو وہ دعا مانگنے لگے اے پروردگار علی کی ولایت کے سبب سے تیرا تقرب چاہتا ہون +

جناب امیر کے تولا کے بغیر کوئی صراط سے گذر نہین سکتا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جمع اللہ الاولین والاخرین یوم القیامۃ ونصب الصراط علی جسر جہنم ما جازہا احد حتی کانت معہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب (اخرجہ الحاکمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب قیامت کو اللہ سبحانہ وتعالی سب اگلے پچھلے لوگون کو جمع کریگا اور جہنم پر صراط کو نصب کریگا کوئی اس سے علی بن ابی طالب کی ولایت کے پروانہ راہداری کے سوا نہین گذر سکیگا +

(۲) عن الحسن البصری مرفوعا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ یقعد علی بن ابی طالب علی الفردوس وھو جبل قد علا علی الجنۃ وفوقہ عرش رب العالمین وھو جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیہ التسنیم لا یجوز احد الصراط الا ومعہ براۃ بولایۃ علی بن ابی طالب وولایۃ اہل بیتہ یشرف علی الجنۃ فیدخل محبیہ الجنۃ ومبغضیہ النار (اخرجہ الخوارزمی) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرفوعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے روز علی بن ابی طالب جنت کا ایک پہاڑ فردوس نام پر جس پر کہ خدا کا عرش ہے نور کی کرسی پر رونق افروز ہوگا اسکے سامنے نہر تسنیم بہتی ہوگی علی بن ابی طالب اور اسکی اہل بیت کی محبت کے راہداری کے پروانہ کے بغیر کوئی صراط پر سے ہو کر نہین گذر سکیگا وہ جنت پر جہانک کر دیکھے گا۔ اور اپنے دوستون کو اس مین داخل کرے گا اور اپنے دشمنون کو دوزخ مین دھکیلیگا

(۳) عن قیس بن حازم قال التقی ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی طالب فتبسم ابو بکر فی وجہہ فقال لہ علی مالک تبسمت فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجوز الصراط احد الا من کتب لہ علی الجواز (اخرجہ ابن السمان) قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب ابو بکر الصدیق حضرت امیر علیہ

السلام سے ملے اور جناب امیر کو دیکھ کر ہنسنے لگے حضرت امیرؑ نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں ابو بکر کہنے لگے میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے روز علی کے پروانہ راہداری کے سوا کوئی شخص صراط سے نہیں گذر سکیگا +

عن مجاهد عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب یوم القیامۃ علی الحوض لا یدخل الجنۃ یوم القیامۃ الا من جاء بجواز من علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن المغازلی) مجاہد نے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن علی بن ابیطالب حوض پر ہونگے نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی جبتک کہ اسکے ہاتھ میں پروانہ راہداری کا ہو حضرت علی بن ابیطالبؑ -

جناب امیر علیہ السلام کا مولای مومنین ہونا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ - یہ حدیث بتعدد طرق کثیرہ مروی ہے بعض محدثین نے اسکے جمع کرنے میں بڑی بڑی ضخیم جلدیں تحریر کی ہیں +

(۱) سب سے اول امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری المتوفی ۳۱۰ھ صاحب تاریخ الرسل والملوک نے جنکی نسبت حافظ سیوطی کتاب التنبئہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ میں لکھتے ہیں قال ابن خزیمۃ ما اعلم علی الارض اعلم من جریر اس حدیث کو پچہتر طریقوں سے روایت کر کے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام کتاب الولایہ رکھا ہے جسکی کثرت طرق کو دیکھکر حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے ہیں الف محمد بن جریر فیہ کتابا ووقفت علیہ فاندہشت لکثرۃ طرقہ یعنے اس حدیث کے متعلق محمد بن جریر طبری نے ایک رسالہ تالیف کیا ہے میں اسکے کثرت طرق کو دیکھکر بیہوش ہوگیا +

(۲) انکے بعد حافظ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن بن ابراہیم بن زیاد بن عبد اللہ بن عجلان العقدی الکوفی المعروف بابن عقدہ نے جنکے علم و فضل کی شہادت حافظ خطیب تاریخ بغداد میں بیان کرتے ہیں ۳۳۳ھ میں اس حدیث کے متعلق ایک مبسوط رسالہ لکھا ہے اور اسکا نام حدیث الموالاۃ رکھا ہے اور ایک سو اٹھائیس طریقوں سے اس حدیث کو روایت کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ النسائی والترمذی وکثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدۃ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان یعنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور اسکے بہت سے طریقے ہیں ابن عقدہ نے ایک کتاب میں اسکے طریقوں کو جمع کیا ہے جسکی سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں +

(۳) پھر علامہ ابوالقاسم عبیداللہ بن عبداللہ الحسکانی المتوفی سنہ [illegible] نے اس حدیث کے اسناد کو ایک بارہ جزء کے رسالہ مین جمع کر کے اسکا نام دعاۃ الھداۃ الی اداء حق الموالاۃ رکھا ❊

(۴) پھر علامہ ابوسعید مسعود بن ناصر السجزی السجستانی المتوفی سنہ ۴۷۷ھ نے اس حدیث کو ایک سو بیس صحابہؓ سے روایت کر کے سترہ جزء کا رسالہ لکھا اور اسکا نام درایہ حدیث الولایہ رکھا ❊

(۵) پھر حافظ شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی المتوفی سنہ ۷۴۸ھ نے ایک رسالہ مین اس حدیث کے طریقون کو جمع کیا ہے چنانچہ مفتاح کنز الدقائق مین بذیل ترجمہ صحیح عبداللہ بن الحاکم لکھتے ہین وامّا حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذالک ایضاً

انکے ماسوا بعض ائمہ حدیث نے ان حضرات کے علاوہ بھی بکثرت اس حدیث کے طریقون کے جمع کرنے مین اہتمام کیا ہے چنانچہ ابن کثیر شامی ابوالمعالی جوینی سے نقل کرتے ہین انہ کان یتعجب ویقول شاھدت مجلدا ببغداد فی ید صحاف فیہ روایات ھذا الخبر مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلد التاسع والعشرون یعنے ابوالمعالی جوینی تعجب کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مینے بغداد مین صحافون کے پاس اس حدیث کی روایتون کے متعلق ایک ضخیم جلد دیکھی اوسپر لکھا ہوا تھا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طریقون کے متعلق یہ اٹھائیسوین جلد ہے اسکے بعد انتیسوین جلد لکھی جائیگی ❊

ان صحابہ کرام کے نام جن سے کہ یہ حدیث روایت ہوئی ہے

قال ابن العقدۃ فی کتاب الموالاۃ ھذہ اسماء من روی عنہم حدیث یوم الغدیر (۱) ابوبکر الصدیق (۲) عمر ابن الخطاب (۳) عثمان بن عفان (۴) علی بن ابی طالب (۵) طلحہ بن عبیداللہ (۶) الزبیر بن العوام (۷) عبدالرحمن عوف (۸) سعد بن ابی وقاص (۹) العباس بن عبدالمطلب (۱۰) الحسن ابن علی ابن ابی طالب (۱۱) الحسین بن علی بن ابی طالب (۱۲) عبداللہ بن العباس (۱۳) عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب (۱۴) عبداللہ مسعود (۱۵) عمار بن یاسر (۱۶) ابوذر جندب بن جنادہ (۱۷) سلمان الفارسی (۱۸) سعد بن زرارہ الانصاری (۱۹) خزیمہ بن ثابت الانصاری (۲۰) ابوایوب انصاری (۲۱) سہل بن حنیف الانصاری (۲۲) عثمان بن حنیف (۲۳) حذیفہ بن الیمان (۲۴) عبداللہ بن عمر (۲۵) البراء بن عازب الانصاری (۲۶) رفاعہ بن رافع الانصاری (۲۷) سمرہ بن جندب (۲۸) سلمۃ بن الاکوع الاسلمی (۲۹) زید بن ثابت الانصاری (۳۰) ابویعلی الانصاری (۳۱) ابوقدامۃ الانصاری (۳۲) سہل بن سعد الانصاری (۳۳) عدی بن حاتم الطائی

(۳۴) ثابت بن یزید بن ودیعہ (۳۵) کعب بن عجرۃ الانصاری (۳۶) ابو الہیثم بن التیہان الانصاری
(۳۷) ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص الزہری (۳۸) المقداد بن عمرو الکندی (۳۹) عمر بن ابی سلمہ (۴۰)
عبداللہ بن ابی اسید المخزومی (۴۱) عمران بن حصین الخزاعی (۴۲) بریدۃ بن الحصیب الاسلمی (۴۳)
ابو سعید الخدری (۴۴) جابر بن عبداللہ الانصاری (۴۵) جریر بن عبداللہ البجلی (۴۶) زید بن
ارقم الانصاری (۴۷) حذیفہ بن اسید (۴۸) عمرو بن الحمق الخزاعی (۴۹) زید بن حارثۃ
الانصاری (۵۰) مالک بن الحویرث (۵۱) ابو سلیمان جابر بن سمرۃ السوائی (۵۲) عبداللہ بن
ثابت الانصاری (۵۳) حبشی بن جنادۃ السلولی (۵۴) ضمیرۃ الاسدی (۵۵) عبیداللہ بن
عازب الانصاری (۵۶) عمرو بن مرۃ (۵۷) عبداللہ بن ابی اوفی الاسلمی (۵۸) زید بن شراحیل
الانصاری (۵۹) عبداللہ بن بشر المازنی (۶۰) النعمان بن عجلان الانصاری (۶۱) عبدالرحمن
بن نعیم الدیلمی (۶۲) ابو الحمراء خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۶۳) ابو فضالۃ الانصاری
(۶۴) عطیۃ بن بسر المازنی (۶۵) عامر بن ابی لیلی الغفاری (۶۶) ابو الطفیل عامر بن واثلۃ
الکنانی (۶۷) عبدالرحمن بن عبد رب الانصاری (۶۸) حسان بن ثابت الانصاری (۶۹)
سعد بن جنادۃ العوفی (۷۰) عامر بن عمیر العوفی (۷۱) عبداللہ بن یامیل (۷۲) حبہ بن جوین
العرنی (۷۳) عقبہ بن عامر الجہنی (۷۴) ابو ذویب الشاعر (۷۵) ابو شریح الخزاعی (۷۶) ابو
جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی (۷۷) ابو امامۃ الصدی بن عجلان الباہلی (۷۸) عامر بن
لیلی بن ضمرۃ (۷۹) جندب بن سفیان العلقی البجلی (۸۰) اسامہ بن زید بن حارثۃ الکلبی (۸۱)
وحشی بن حرب (۸۲) قیس بن ثابت بن شماس الانصاری (۸۳) عبدالرحمن بن مدلج (۸۴)
حبیب بن بدیل بن ورقاء الخزاعی (۸۵) انس بن مالک الانصاری (۸۶) ابو ہریرہ الدوسی (۸۷)
فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۸۸) عائشہ بنت ابی بکر ام المومنین (۸۹) ام سلمہ ام المومنین
(۹۰) ام ہانی بنت ابی طالب (۹۱) فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب (۹۲) اسماء بنت عمیس الخثعمیہ
(۹۳) جبلہ بن عمرو الانصاری (۹۴) ابو برزہ نضلہ بن عبید الانصاری (۹۵) ابو رافع مولی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۹۶) ابو عمرو بن عمرو بن محصن الانصاری (۹۷) ناجیہ بن عمرو
الخزاعی (۹۸) ابو زینب بن عوف الانصاری (۹۹) یعلی بن مرۃ ثقفی (۱۰۰) سعید بن سعد
بن عبادۃ الانصاری (۱۰۱) ابو سریحۃ الغفاری رضی اللہ عنہم ثم ذکر ابن عقدۃ ثمانیۃ وعشرین
رجلا من الصحابۃ لم یدرکہم ولم یذکر اسمائہم یعنی پھر ابن عقدہ نے اٹھائیس صحابیوں کا ذکر کیا ہے جن کا نام نہیں لیا

ان ائمہ حدیث کے نام جنہوں نے اس حدیث کی تخریج کی ہے مع سنہ وفات

تنبیہ اس حدیث کو بخاری اور مسلم اللہ واقدی اور ابوداؤد کے سوا ہر طبقہ کے محدثین کی ایک جماعت کثیر نے روایت کیا ہے جنکے اسماء مع سنہ وفات درج ذیل ہیں +

نمبر	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر	اسماء مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
طبقہ ثانیہ					
۱	ابن شہاب الزہری استاد امام مالکؒ	سنہ ۱۲۵	۱۲	علی بن محمد الطنافسی	سنہ ۲۳۳
۲	محمد بن اسحاق صاحب السیرۃ رح	سنہ ۱۵۲ یا ۱۵۱	۱۳	ہدبہ بن خالد البصری	سنہ ۲۳۶ یا ۲۳۵
۳	معمر بن راشد ابو عروۃ الازدی	سنہ ۱۵۳ یا ۱۵۴	۱۴	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی	سنہ ۲۳۵
۴	اسرائیل بن یونس السبیعی ابو یوسف الکوفی	سنہ ۱۶۲ یا ۱۶۳	۱۵	عبیداللہ بن عمر القواریری	سنہ ۲۳۵
۵	شریک بن عبداللہ القاضی رح	سنہ ۱۷۷	۱۶	اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المعروف بابن راہویہ	
۶	محمد بن جعفر المدنی المعروف بغندر	سنہ ۱۹۳			سنہ ۲۳۸
۷	ابو وکیع ابن الجراح بن ملیح الرواسی	سنہ ۱۹۷	۱۷	عثمان بن محمد ابو الحسن بن ابی شیبہ	سنہ ۲۳۹
۸	عبداللہ بن نمیر الہمدانی	سنہ ۱۹۹	۱۸	قتیبہ بن سعید البلخی	سنہ ۲۴۰
طبقہ ثالثہ					
۱	محمد بن عبداللہ ابو احمد الزبیری الحبال	سنہ ۲۰۳	۱۹	امام احمد بن حنبل رح	سنہ ۲۴۱
۲	یحییٰ بن آدم بن سلیمان الاموی	سنہ ۲۰۳	۲۰	ہارون بن عبداللہ ابو موسیٰ الحمال	سنہ ۲۴۳
۳	امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی	سنہ ۲۰۴	۲۱	محمد بن بشار العبدی	سنہ ۲۵۲
۴	اسود بن عامر بن شاذان الشامی	سنہ ۲۰۸	۲۲	محمد بن المثنیٰ ابو موسیٰ العنزی	سنہ ۲۵۲
۵	عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی	سنہ ۲۱۱	۲۳	الحسن بن عرفۃ العبدی	سنہ ۲۵۷
۶	حسین بن محمد المروزی	سنہ ۲۱۳	۲۴	حجاج بن یوسف الشاعر البغدادی	سنہ ۲۵۹
۷	فضل بن دکین ابو نعیم الکوفی	سنہ ۲۱۸ یا ۲۱۹	۲۵	اسمعیل بن عبداللہ الاصبہانی الملقب بسمویہ	سنہ ۲۶۷
۸	عفان بن مسلم الصفار	سنہ ۲۲۰	۲۶	حسن بن علی بن عفان العامری	سنہ ۲۷۰
۹	سعید بن منصور الخراسانی	سنہ ۲۲۷	۲۷	محمد بن یحییٰ الذہلی	سنہ ۲۵۹
۱۰	ابراہیم بن الحجاج	سنہ ۲۳۲ یا ۲۳۱	۲۸	محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی صاحب السنن	سنہ ۲۷۳
۱۱	علی بن حکیم الاودی	سنہ ۲۳۱	۲۹	احمد بن یحییٰ البلاذری	سنہ ۲۷۹

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث تمدید	سنہ وفات
۳۰	عبداللہ بن مسلم الدینوری المعروف بابن قتیبہ	سنہ ۲۷۶	۱۶	احمد بن جعفر القطیعی	سنہ ۳۶۸
۳۱	محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی صاحب الصحیح	سنہ ۲۷۹	۱۷	علی بن عمر الدارقطنی	سنہ ۳۸۵
۳۲	احمد بن عمرو الشیبانی المعروف بابن عاصم	سنہ ۲۸۷	۱۸	عبیداللہ بن عبداللہ المعروف بابن بطہ	سنہ ۳۸۷
۳۳	زکریا بن یحیے السجزی الخیاط	سنہ ۲۸۹	۱۹	محمد بن عبدالرحمن المخلص الذہبی	سنہ ۳۹۳
۳۴	عبداللہ بن امام احمد بن حنبل	سنہ ۲۹۰	۲۰	ابوعبداللہ الحاکم صاحب مستدرک	سنہ ۴۰۵
۳۵	احمد بن عمرو بن عبدالخالق البزار	سنہ ۲۹۲	۱	عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی	سنہ ۴۰۶
۱	محمد بن شعیب النسائی صاحب السنن	سنہ ۳۰۳	۲	احمد بن عبدالرحمن بن احمد الفارسی الشیرازی	سنہ ۴۰۷
۲	حسن بن سفیان النسوی	سنہ ۳۰۳			
۳	احمد بن علی ابو یعلے الموصلی	سنہ ۳۰۷	۳	احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی	سنہ ۴۱۰
۴	محمد بن جریر الطبری	سنہ ۳۱۰	۴	احمد بن محمد بن یعقوب ابوعلی مسکویہ	سنہ ۴۲۱
۵	عبداللہ بن محمد ابوالقاسم البغوی	سنہ ۳۱۷	۵	احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی	سنہ ۴۲۷
۶	محمد بن علی بن حسین بن بشر ابوعبداللہ الزاہد الحکیم الترمذی	سنہ	۶	احمد بن عبداللہ ابونعیم الاصبہانی	سنہ ۴۳۰
۷	احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی	سنہ ۳۲۱	۷	اسمعیل بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی المعروف بابن السمان	سنہ ۴۴۵
۸	احمد بن محمد بن عبد ربہ ابوعمر القرطبی	سنہ ۳۲۸	۸	احمد بن حسین بن علی البیہقی	سنہ ۴۵۸
۹	حسین بن اسمعیل المحاملی	سنہ ۳۳۰	۹	یوسف بن عبداللہ المعروف بابن عبدالبر النمری القرطبی صاحب الاستیعاب	سنہ ۴۶۳
۱۰	ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید المعروف بابن عقدہ	سنہ ۳۳۳	۱۰	احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی	سنہ ۴۶۳
۱۱	یحیے بن عبداللہ العنبری	سنہ ۳۴۴	۱۱	علی بن احمد ابوالحسن الواحدی	سنہ ۴۶۸
۱۲	دعلج بن احمد السجزی	سنہ ۳۵۱	۱۲	مسعود بن ناصر السجستانی	سنہ ۴۷۷
۱۳	محمد بن عبداللہ البزار الشافعی	سنہ ۳۵۴	۱۳	علی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی	سنہ ۴۸۳
۱۴	محمد بن حبان البستی	سنہ ۳۵۴	۱۴	عبیداللہ بن عبداللہ ابوالقاسم الحسکانی	سنہ
۱۵	سلیمان بن احمد الطبرانی	سنہ ۳۶۰	۱۵	علی بن الحسن بن الحسین الخلعی	سنہ ۴۹۲

نمبر شمار	اسمار مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
	چھٹی صدی	
۱	امام محمد غزالی رح	سنہ ۵۰۵
۲	الحسین بن مسعود البغوی	سنہ ۵۱۶
۳	رزین بن معاویہ العبدری	سنہ ۵۳۵
۴	احمد بن محمد العاصمی	سنہ
۵	محمود بن عمر الزمخشری صاحب الکشاف	سنہ ۵۳۷
۶	محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی	سنہ
۷	عبدالکریم بن محمد بن ابوسعد المروزی السمعانی	سنہ ۵۶۲
۸	موفق بن احمد ابوالمؤید المعروف باخطب خوارزم	سنہ ۵۶۸
۹	عمر بن محمد بن خضر الاردبیلی المعروف بالملا	سنہ
۱۰	علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر الدمشقی	سنہ ۵۷۱
۱۱	محمد بن عمر بن احمد بن موسی المدینی الاصبہانی	سنہ ۵۸۱
۱۲	فضل اللہ بن ابی سعید الحسنی التوربشتی	سنہ
۱۳	اسعد بن محمود بن خلف ابوالفتح العجلی	سنہ ۶۰۰
	ساتویں صدی	
۱	امام محمد بن عمر الملقب بفخرالدین الرازی صاحب تفسیر کبیر	سنہ ۶۰۶
۲	مبارک بن محمد بن محمد ابوالسعادات المعروف بابن الاثیر الجزری	سنہ ۶۰۶
۳	علی بن محمد بن محمد بن عبدالکریم الجزری ابوالحسن المعروف بابن الاثیر	سنہ ۶۳۰
۴	محمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی	سنہ ۶۴۳
۵	محمد بن طلحہ النصیبی	سنہ ۶۵۲
۶	یوسف بن محمد ابوالحجاج البلوی المعروف بابن الشیخ	سنہ
۷	یوسف بن قزغلی سبط ابن الجوزی	سنہ ۶۵۴
۸	محمد بن یوسف الگنجی الشافعی	سنہ ۶۵۸
۹	عبدالرزاق بن رزق اللہ الرسعنی	سنہ ۶۶۱
۱۰	یحیی بن شرف النووی	سنہ ۶۷۱
۱۱	احمد بن عبداللہ محب الدین الطبری المکی	سنہ ۶۹۴
۱۲	ابراہیم بن عبداللہ الوصابی الیمنی الشافعی	سنہ
۱۳	محمد بن احمد الفرغانی	سنہ ۶۹۹
	آٹھویں صدی	
۱	ابراہیم بن محمد الحموینی	سنہ ۷۲۲
۲	احمد بن محمد بن احمد علاء الدولہ السمنانی	سنہ ۷۳۶
۳	یوسف بن عبدالرحمن المزی	سنہ ۷۴۲
۴	محمد بن احمد الذہبی	سنہ ۷۴۸
۵	حسن بن حسین نظام الدین الاعرج النیشاپوری صاحب التفسیر	سنہ
۶	محمد بن عبداللہ ولی الدین الخطیب البغدادی	سنہ
۷	عمر بن مظفر بن عمر ابوحفص المعری الحلبی الشہیر بابن الوردی	سنہ ۷۴۹
۸	احمد بن عبدالقادر بن مکتوم تاج الدین القیسی النحوی	سنہ ۷۴۹
۹	محمد بن یوسف الزرندی	سنہ ۷۵۰
۱۰	محمد بن مسعود الکازرونی	سنہ ۷۵۸
۱۱	عبداللہ بن اسعد الیمنی الیافعی	سنہ ۷۶۸

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۱۲	اسمعیل بن عمر الدمشقی المعروف بابن کثیر	سنہ ۷۷۴
۱۳	عمر بن الحسن ابو حفص المراغی	سنہ ۷۷۸
۱۴	علی بن شہاب الدین الہمدانی	سنہ ۷۸۶
۱۵	محمد بن عبد اللہ بن احمد المقدسی	سنہ ۷۸۹
	نویں صدی	
۱	محمد بن محمد المعروف بخواجہ پارسا	سنہ ۸۲۲
۲	محمد بن محمد شمس الدین الجزری صاحب حصن حصین	سنہ ۸۳۳
۳	احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی	سنہ ۸۴۵
۴	شہاب الدین بن شمس الدین دولت آبادی	سنہ ۸۴۹
۵	احمد بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی	سنہ ۸۵۲
۶	علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ المالکی	سنہ ۸۵۵
۷	محمد بن احمد العینی الحنفی شارح بخاری	سنہ ۸۵۵
۸	حسین بن معین الدین الیزدی المیبدی	سنہ ۸۷۰
۹	عبد اللہ بن عبد الرحمن المشہور باصیل الدین محدث	سنہ ۸۸۳
۱۱	فضل اللہ بن روزبہان بن فضل اللہ الخنجی الشیرازی	سنہ
	دسویں صدی	
۱	علی بن عبد اللہ نور الدین السمہودی الشافعی	سنہ ۹۱۱
۲	عبد الرحمن بن ابی بکر المعروف بجلال الدین السیوطی	سنہ ۹۱۱
۳	عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث	سنہ
۴	عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد	سنہ ۹۳۲
۵	احمد بن محمد بن علی بن احمد الہیتمی المکی	سنہ ۹۷۳
۶	علی بن حسام الدین المتقی صاحب کنز العمال	سنہ ۹۷۵
۷	محمد طاہر الفتنی صاحب مجمع البحار	سنہ ۹۸۱
۸	میرزا مخدوم بن عبد الباقی	سنہ ۹۹۵
	گیارہویں صدی	
۱	علی بن سلطان محمد الہروی المعروف بملا علی القاری	سنہ ۱۰۱۴
۲	محمد بن عبد الرؤف بن تاج العارفین المناوی	سنہ ۱۰۳۱
۳	الشیخ عبد اللہ العیدروس الیمنی	سنہ ۱۰۴۱
۴	محمد بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی	سنہ
۵	علی بن ابراہیم بن احمد بن علی نور الدین الحلبی	سنہ ۱۰۴۴
۶	احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی	سنہ ۱۰۴۷
۷	الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی	سنہ ۱۰۵۲
۸	محمد بن محمد المصری	سنہ
۹	محمد بن صفی الدین جعفر الملقب بمحبوب العالم	سنہ
۱۰	صالح بن مہدی المقبلی	سنہ
	بارہویں صدی	
۱	محمد بن عبد الرسول البرزنجی المدنی	سنہ ۱۱۳۰

نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات	نمبر شمار	اسمای مخرجین حدیث غدیر	سنہ وفات
۲	حسام الدین بن محمد بایزید سہارنپوری	ــــ	۸	ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی المالکی	ــــ
۳	میرزا محمد معتمد خان البدخشانی	ــــ			
۴	محمد صدر عالم صاحب معارج	ــــ	۹	احمد بن عبد القادر العجلی	ــــ
۵	مولانا شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث الدہلوی	سنہ ۱۱۷۶	۱۰	مولانا رشید الدین خان الدہلوی	ــــ
			۱۱	مولوی محمد مبین لکھنوی	.
۶	محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی	سنہ ۱۱۸۲	۱۲	محمد سالم البخاری الدہلوی	.
			۱۳	مولوی ولی اللہ لکھنوی	.
۷	محمد بن علی الصبان	ــــ	۱۴	مولوی حیدر علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	.

حدیث غدیر کا صحیح بلکہ متواتر ہونا

(۱) قال مرزا محمد معتمد خان فی نزل الابرار بعد ذکر حدیث الغدیر۔ ھذا حدیث صحیح مشہور لم یتکلم فی صحتہ الا متعصب جاحد لا اعتبار بقولہ مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار میں حدیث غدیر کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے اسکی صحت میں متعصب منکر کے سوا کسی نے کلام نہیں کیا ہے اور ایسے شخص کی بات کا اعتبار نہیں ہے +

(۲) قال شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب الحصن الحصین فی اسنی المطالب فی ذکر حدیث الغدیر۔ ولا عبرۃ بمن حاول تضعیفہ ممن لا اطلاع لہ فی ھذا العلم شمس الدین محمد بن محمد الجزری صاحب حصن حصین اسنی المطالب میں بذیل ذکر حدیث غدیر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی تضعیف کرنے والیکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسکو اس علم حدیث میں کچھ بھی خبر نہیں ہے +

(۳) قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فلہ طرق جیدۃ وقد افردت ذلک ایضا حافظ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں بذیل ترجمہ عبد اللہ الحاکم صاحب مستدرک لکھتے ہیں کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے لیے بہت سے طریقے کھرے ہیں میں نے ایک مستقل رسالہ میں اسکی تفرید کی

(۴) قال الملا علی القاری فی المرقاۃ ان ھذا حدیث صحیح لا مریۃ فیہ بل بعض الحفاظ عدہ متواترا ملا علی قاری مشکوۃ کی شرح مرقاۃ میں لکھتے ہیں بے شک یہ حدیث صحیح ہے جس میں کسی طرح کا شبہ نہیں ہے

بلکہ بعض حافظان حدیث نے اسکو متواترات میں سے شمار کیا ہے ◆

(۵) قال جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری فی الاربعین ہذا الحدیث متواتراً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ جمع کثیر وجم غفیر من الصحابۃ حافظ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن شیرازی نیسابوری اربعین میں لکھتے ہیں یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایت ہوئی ہے ایک جماعت کثیر اور بڑے گروہ نے اسکو روایت کیا ہے ◆

(۶) قال العلامۃ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی فی کتابہ المسمی بابحاث المسددۃ فی فنون المتعددۃ من شواہد ذلک ما ورد فی حق علی فی الجنۃ وہو علی حدتہ متواتر معنی واشہرہا حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ علامہ ضیاء الدین صالح بن المہدی المقبلی کتاب ابحاث مسددہ میں لکھتے ہیں انہیں احادیث کی قسم میں سے وہ حدیث جو جناب امیر کے قطعی جنتی ہونے کی نسبت وارد ہوئی ہے جو اپنی حد میں سے متواتر ہے۔ اور حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ ان احادیث میں سے ہے جو معنے نہایت صحیح اور روایۃً نہایت مشہور ہیں ◆

(۷) قال عبد الرؤف المناوی فی التیسیر من کنت مولاہ فعلی مولاہ اخرجہ احمد وغیرہ ورجالہ ثقات بل قال المؤلف حدیث متواتر وہذا ذکرہ علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی فی سراج المنیر عبد الرؤف المناوی تیسیر شرح جامع صغیر مصنفہ سیوطی میں لکھتے ہیں حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں بلکہ مؤلف جامع صغیر کہتے ہیں کہ یہ حدیث متواتر ہے اور علی بن احمد بن نور الدین محمد بن ابراہیم العزیزی نے بھی سراج المنیر شرح جامع صغیر میں اسکا اسیطرح سے ذکر کیا ہے ◆

(۸) وہذا الحدیث اخرجہ السیوطی فی الفوائد المتکاثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وفی الازہار المتناثرۃ فی الاخبار المتواترۃ وعلی المتقی فی مختصر قطف الازہار اسحدیث کو حافظ جلال الدین سیوطی نے فوائد متکاثرہ اور ازہار متناثرہ میں لکھا ہے اور علی متقی نے مختصر قطف الازہار میں لکھا ہے اور ان کتابوں میں ان دونو صاحبوں نے احادیث متواترہ کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے۔

(۹) قال الحافظ نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی الشافعی فی کتابہ المسمی بانسان العیون فی سیرۃ الامین المامون ہو حدیث صحیح ورد باسانید صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحتہ کابی داود وابی حاتم الرازی [illegible] نور الدین علی بن ابراہیم بن علی الحلبی انسان العیون میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسانید صحاح اور حسان سے روایت ہوئی ہے ابو داؤد اور ابو حاتم رازی

کے اقوال جنہوں نے اسحدیث مین قدح کی ہے التفات کے قابل نہین ہین +

(۱۰) قال احمد بن محمد العاصمی فی زین الفتی هذا الحدیث تلقته الامة بالقبول وهو موافق للاصول حافظ احمد بن محمد العاصمی زین الفتے مین لکھتے ہین اسحدیث کو امت نے قبول کیا ہے اور یہ حدیث اصول کے بالکل مطابق ہے +

(۱۱) قال الحافظ محمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری المدنی فی الصراط السوی قال حافظ الذہبی هذا حدیث حسن اتفق علی ما ذکرنا جمهور اهل السنة والجماعة حافظ محمود بن محمد بن علی شیخانی القادری المدنی صراط السوی مین لکھتے ہین کہ حافظ ذہبی کا قول ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور جیسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اسپر جمہور اہل سنت وجماعت کا اتفاق ہے +

(۱۲) قال الحافظ ابو القاسم الفضل بن محمد هذا حدیث صحیح عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد روی عنه نحو مائة نفس منهم العشرة وهو ثابت لا اعرف له علة تفرد علی رضی الله عنه بهذا الفضیلة لم یشرکه احد (اخرجه الفقیه ابن المغازلی فی المناقب) حافظ ابو القاسم فضل بن محمد کہتے ہین کہ یہ حدیث آنحضرت سے نہایت صحت کے ساتھ روایت ہوئی ہے اور سو آدمی نے اسحدیث کو حضور سے روایت کیا ہے مین کوئی قسم کی علت اسمین نہین پاتا جناب علی اس فضیلت مین یکہ ہین کوئی صحابی اسمین آپ کا شریک نہین ہے -

(۱۳) قال الحافظ ابن حجر حدیث من کنت مولاه فعلی مولاه اخرجه الترمذی والنسائی وهو کثیر الطرق جدا وقد استوعبها ابن عقدة فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدها صحاح وحسان (صواعق محرقه) خاتم المحدثین ابن حجر صواعق محرقہ مین لکھتے ہین کہ من کنت مولاه فعلی مولاه کی حدیث کو ترمذی اور نسائی رحمهما الله نے روایت کیا ہے اور اسحدیث کے طریقے کثرت سے ہین ابن عقدہ نے ایک مستقل کتاب مین انکو جمع کیا ہے اور اسکی اکثر سندین صحیح اور حسن ہین +

(۱۴) قال الشیخ عبد الحق فی اللمعات هذا حدیث صحیح لا مریة فیه وقد اخرجه جماعة کالترمذی والنسائی واحمد وطرقه کثیر جدا رواه ستة عشر صحابیا وفی روایة احمد انه سمعه من النبی صلی الله علیه وسلم ثلثون صحابیا وشهدوا به لعلی لما نوزع فی ایام خلافته وکثیر من اسانیده صحاح وحسان ولا التفات لمن قدح فی صحته شیخ عبد الحق محدث دہلوی لمعات شرح مشکوٰۃ مین لکھتے ہین یہ صحیح حدیث ہے اس مین کسی طرح کا شبہ نہین ہے اور محدثین کی ایک جماعت جیسے کہ ترمذی اور نسائی اور امام احمد بن حنبل رحمة الله علیهم نے اسکی تخریج کی ہے اور اسحدیث کے بہت سے طرق ہین سولہ صحابیون نے اسکو روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمة الله علیه کی ایک روایت مین ہے کہ اسکو آنحضرت صلے الله علیه وسلم سے تیس صحابیون نے سنا ہے

اور جبکہ اپنے ایام خلافت میں جناب امیر نے تنازع کیا تو ان لوگوں نے اس حدیث کی نسبت گواہی دی تھی اور اسکی
سندیں اکثر صحیح اور حسن ہیں اور جس شخص نے کہ اسکی صحت میں کلام کیا ہے اسکے قول کا اعتبار نہیں ۔

(۱۵) قال میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی فی نواقض الروافض فان تسالنی عن حدیث الغدیر المتواتر
ذکرت لک الملخص الذی ذکرہ مفیدہم میرزا مخدوم بن میر عبد الباقی نواقض الروافض میں لکھتے ہیں اگر تو مجھ
سے حدیث غدیر متواتر کی نسبت سوال کرے تو میں تجھ سے اسکا ملخص بیان کرتا ہوں ۔

(۱۶) قال محمد بن اسمعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی فی کتابہ الروضۃ الندیہ وحدیث غدیر
متواتر عند اکثر ائمۃ الحدیث محمد بن اسمعیل صلاح الامیر یمنی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ میں تحریر کرتے ہیں
کہ حدیث غدیر اکثر ائمہ کے نزدیک متواتر ہے ۔

(۱۷) قال محمد صدر عالم فی معارج العلی ثم اعلم ان حدیث الموالاۃ متواتر عند السیوطی کما ذکرہ
فی قطف الازہار فاردت ان اسوق طرقہ لیتضح التواتر فاقول اخرج احمد والحاکم عن ابن عباس و
ابن ابی شیبۃ واحمد عنہ وعن بریدۃ واحمد وابن ماجۃ عن البراء والطبرانی وابن جریر وابو نعیم
عن جندب الانصاری وابن قانع عن حبشی بن جنادۃ والترمذی عنہ وقال حسن غریب والنسائی
والطبرانی والضیاء المقدسی عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم وحذیفۃ بن اسید الغفاری وابن ابی
شیبۃ والطبرانی عن ابی ایوب وابن ابی شیبۃ وابن ابی عاصم والضیاء عن سعد بن ابی وقاص و
الشیرازی فی الالقاب عن عمر والطبرانی عن مالک بن الحویرث وابو نعیم فی فضائل الصحابۃ عن یحیی
ابن جعدۃ عن زید بن ارقم وابن عقدۃ فی کتاب الموالاۃ عن حبیب بن بدیل بن ورقاء وقیس بن
ثابت وزید بن شراحیل الانصاری واحمد عن علی وثلثۃ عشر رجلا وابن ابی شیبۃ عن جابر قالوا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ مولانا محمد صدر عالم معارج العلی میں تحریر
کرتے ہیں آگاہ ہو کہ حدیث موالاۃ حافظ سیوطی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متواترات میں سے ہے جیسے کہ حافظ موصوف
قطف الازہار میں لکھتے ہیں اس حدیث کے طریقوں کو شمار کرکے دکھاتا ہوں تاکہ اسکا متواتر ہونا واضح
ہوجائے پس میں کہتا ہوں کہ امام احمد اور حاکم ابن عباس سے اور ابن ابی شیبہ اور احمد ان سے اور بریدہ
سے اور احمد اور ابن ماجہ براء بن عازب سے اور طبرانی اور ابن جریر اور ابو نعیم جندب الانصاری سے اور ابن
قانع حبشی ابن جنادہ سے اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اقسام حسن اور غریب میں سے ہے ۔ اور نسائی
اور طبرانی اور ضیاء مقدسی ابو الطفیل سے اور وہ زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید الغفاری سے اور ابن ابی
شیبہ اور طبرانی ابو ایوب سے اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی عاصم اور ضیاء سعد بن ابی وقاص سے اور

شیرازی القاب مین جناب عمر بن الخطاب سے۔ اور طبرانی مالک بن الحویرث سے اور ابونعیم فضائل الصحابہ مین یحیی بن جعدہ سے اور وہ زید بن ارقم سے اور ابن عقدہ کتاب الموالاۃ مین حبیب بن بدیل بن ورقاء اور قیس بن ثابت اور زید بن شراحیل الانصاری سے اور احمد جناب امیر اور دیگر تیرہ صحابیون سے اور ابن ابی شیبہ جابر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا علی مولا ہے ✤

(۱۸) قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف المسلول مین کہتے ہین۔ این حدیث بدرجہ تواتر رسیدہ واز سی کس از صحاب ازینہا علی وایوب وزید بن ارقم وبراء بن عازب وعمرو بن مرہ وابوہریرہ وابن عباس وعمارہ بن بریدہ وسعد بن ابی وقاص وابن عمر وانس وجریر بن عبداللہ البجلی ومالک بن الحویرث وابوسعید الخدری وطلحہ وابوالطفیل وحذیفہ بن اسید وغیرہ مروی گشتہ وجمہور محدثین این حدیث را در صحاح وسنن ومسانید روایت کردہ اند

اگرچہ اس حدیث کے تمام طرق کا احصا مشکل ہے مگر تیمناً چند طریق پر اقتصار کیا جاتا ہے

(۱) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی بالیمن فرأیت منہ جفوۃ فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت علیاً فتنقصتہ فرأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قلت بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند والمناقب والترمذی والنسائی والطبرانی وابن جریر وابونعیم وابن حبان والحاکم والحافظ ابی بشر اسمعیل بن عبداللہ الاصبہانی المشہور بالسمویہ والفقیہ بن المغازلی والسیوطی فی جامع الصغیر والمتقی فی کنز العمال) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین جناب امیر کے ساتھ یمن مین غزا کرنے کو گیا ان سے مجھے شکر رنجی ہوگئی جب مین واپس آیا تو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کرنے لگا مینے دیکھا کہ حضرت کا چہرہ اقدس متغیر ہوگیا ہے پھر آپنے ارشاد کیا اے بریدہ کیا مین تمام مومنون کی جان سے اولی نہین ہون مینے عرض کیا بیشبہ حضور اولے ہین پھر فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے ✤

(۲) عن زید بن ارقم قال لما حج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع وعاد قاصداً المدینۃ قام بغدیر خم وھو ما بین مکۃ والمدینۃ وذلک فی الیوم الثالث عشر من ذی الحجۃ فقال ایھا الناس انی مسئول وانتم مسئولون ھل بلغت قالوا نشھد انک قد بلغت ونصحت ثم قال ایھا الناس الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قالوا نشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ قال وانا اشھد مثل

ما شهد ثم قال ايها الناس قد خلفت فيكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا بعدي كتاب الله واهل بيتي الا وان اللطيف الخبير اخبرني انهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض وعرضه ما بين بصرى وصنعاء عدد آنية عدد النجوم ان الله سائلكم كيف خلفتموني في كتاب الله واهل بيتي ثم قال ايها الناس من اولى الناس بالمؤمنين من انفسهم قالوا الله ورسوله يقول ذلك ثلث مرات ثم قال في الرابعة واخذ بيد علي اللهم من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه يقولها ثلاث مرات ثم قال الا فليبلغ الشاهد منكم الغائب (اخرجه ابن الشهاب الزهري واحمد في المسند وابن جرير وابو نعيم والنسائي في الخصائص والضياء المقدسي وابن ابي شيبة والسيوطي في جامع الصغير باختلاف يسير) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے بقصد مدینہ منورہ واپس ہوئے اور غدیر خم پر مقام کیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے یہ امر روز ذی الحجہ کی تیرہوین تاریخ تھی۔ حضرت نے فرمایا اے لوگو مجھ سے پوچھا جائیگا۔ اور تم سے بھی پوچھا جائیگا آیا مینے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ تمام لوگون نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ نے پہونچا دیا ہو اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا مین بھی گواہی دیتا ہون کہ مینے پہونچا دیا ہے اور نصیحت کرنے کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم گواہی نہین دیتے ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور مین خدا کا رسول ہون تمام حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دیتے ہین کہ بے شک سوا خدا کے کوئی معبود برحق نہین ہے اور آپ خدا کے رسول ہین۔ حضرت نے فرمایا مین بھی تمھاری گواہی پر گواہی دیتا ہون۔ پھر فرمایا اے لوگو مین تم مین اپنے پیچھے دو چیزین چھوڑتا ہون اگر تم نے ان سے تمسک کیا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے۔ وہ خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت ہے۔ خدائے مہربان خبر دینے والے نے مجھے خبر دی ہے کہ جب تک وہ دونو حوض پر وارد ہون ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے میرے حوض کی وسعت ایسی ہے جس طرح سے کہ میری نگاہ کرنے کا مقام اور صنعا یمن۔ اسکے پیالے آسمان کے ستارون کی گنتی کے موافق ہین۔ بتحقیق خدا تم سے پوچھنے والا ہے کہ تم نے میرے بعد خدا کی کتاب اور میرے اہل بیت کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو مومنین کی جان سے کون زیادہ انکے لیے اولی بالتصرف ہے تمام حاضرین نے عرض کیا خدا اور اسکا رسول۔ یہ بات حضرت نے تین دفعہ فرما کر چوتھی دفعہ حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا اے میرے معبود جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے معبود تو دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے یہ تین مرتبہ کہکر ارشاد کیا کہ تم حاضرین کو چاہیے کہ غائبین تک اس خبر کو

پہونچا ئین *

(۳) عن عامر بن لیلی قال لما صدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع و لم یحج غیرہا اقبل حتی کان بالجحفۃ نہی عن سمرات متقاربات بالبطحاء ان ینزل تحتہن احد حتی اذا اخذ القوم منازلہم ارسل فقم ما تحتہن حتی اذا ثوب بالصلوۃ صلوۃ الظہر عمد الیہن وذلک یوم غدیر خم ثم بعد فراغ من الصلوۃ قال ایہا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انہ لن یعمر نبی الا نصف عمر النبی الذی کان قبلہ وانی لاظنہ بانی ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ہل بلغت فما انتم قائلون قالوا نقول قد بلغت وجہدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا قال تشہدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وعبدہ وان جنتہ حق وان نارہ حق والبعث بعد الموت حق قالوا بلی نشہد قال اللہم اشہد قال ایہا الناس الا تسمعون الا فان اللہ مولای وانا اولی بکم من انفسکم الا ومن کنت مولاہ فعلی مولاہ واخذ بید علی فرفعہا حتی نظرہ القوم ثم قال اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الطبرانی والحافظ ابو الفتوح السعدی الشافعی) عامر بن لیلے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور اسکے بعد پھر آپنے حج نہین کیا یہانتک کہ جحفہ مین پہونچے لوگون کی کنکریلی زمین مین ببول کے درختون کے جہنڈ کے نیچے فروکش ہونے سے منع فرمایا جب لوگ اپنے اپنے مقام پر جا اترے حضور نے ان درختون کے نیچے جہاڑو دلائی اور نماز ظہر کے لیے اٹھے اور ان درختون کے نیچے تشریف لائے اور یہ غدیر خم کا دن مشہور ہوگیا ہے پھر آپنے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا ای لوگو مجھے میری پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ ہر ایک نبی اپنے پہلے نبی کی عمر سے نصف عمر پاتا چلا آیا ہے مین گمان کرتا ہون کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کی اجابت کرونگا مین بہی پوچہا جاؤنگا اور تم بہی پوچھے جاؤگے کہ آیا مینے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے۔ پس تم کیا جواب دوگے لوگون نے عرض کیا ہم کہین گے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور نہایت کوشش کی ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے خدا آپکو جزائے خیر عطا کرے پھر سرکار نے ارشاد کیا کہ کیا تم اسکی گواہی دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول اور بندہ ہین اور جنت اور دوزخ حق ہے اور مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے۔ سبنے عرض کیا ہان ہم لوگ گواہی دیتے ہین۔ پھر حضرت نے فرمایا اے خدا گواہ رہیو پھر ارشاد کیا اے لوگو کیا تم نہین سنتے کہ میرا مولا خدا ہے اور مین تم لوگون کے لیے تمہاری جانون سے اولی ہون۔ پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولا ہے اور علی کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا یہانتک کہ تمام قوم کے لوگون نے انکو اچھی طرح سے دیکھا۔ پھر دعا کی اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۴) عن حذیفۃ بن اسید الغفاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب بغدیر خم تحت شجرۃ فقال ایھا الناس انی قد نبأنی اللطیف الخبیر انہ لم یعمر نبی الا نصف عمر الذی یلیہ من قبلہ وانی قد یوشک ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانکم مسئولون فماذا انتم قائلون قالوا نشھد انک قد بلغت وجھدت ونصحت فجزاک اللہ خیرا فقال الیس تشھدون ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان جنتہ حق ونارہ حق وان الموت حق وان البعث بعد الموت حق وان الساعۃ اتیۃ لاریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور قالوا بلی نشھد بذالک قال اللھم اشھد ثم قال ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولا المؤمنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال یا ایھا الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعا فیہ عدد النجوم قدحان من فضۃ وانی سائلکم حین تردون علی عن الثقلین فانظروا کیف تخلفونی فیھما الثقل الاکبر کتاب اللہ عزوجل سبب طرفہ بید اللہ وطرفہ بایدیکم فاستمسکوا بہ لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتی اھل بیتی وانہ قد نبأنی اللطیف الخبیر انھما لن ینقضیا حتی یردا علی الحوض (اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والطبرانی بسند صحیح) حذیفہ ابن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں ایک درخت کے نیچے خطبہ پڑہا اور فرمایا اے لوگو مجھے پروردگار نے اعلام کیا ہے کہ کسی نبی نے عمر نہیں پائی مگر اپنے پہلے نبی کی عمر سے بقدر نصف کر اب بتحقیق گمان کیا جاتا ہے کہ مجھے بلایا جائیگا اور مین خدا کی دعوت کو اجابت کرونگا مجھے پوچہا جائیگا اور تم سے بھی پوچہا جائیگا پس تم کیا کہو گے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ آپنے خدا کا پیغام پہونچا دیا ہے اور کوشش کی ہے اور نصیحت ادا کی ہے پس خدا آپ کو جزائے خیر عطا کرے پہر حضرت نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بتحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندہ اور رسول ہین اور خدا کا بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور موت حق ہے اور مر کر جی اٹہنا حق ہے اور بے شک قیامت آنیوالی ہے اور اسمین کوئی شبہ نہین ہی اور بے شک خدا قبر کے لوگون کو زندہ کرنیوالا ہے۔ حاضرین نے کہا ہان ہم ان امور کی گواہی دیتے ہین سرکار نے فرمایا اے میرے پروردگار گواہ رہیو پہر ارشاد کیا اے لوگو اللہ میرا مولا ہے اور مین مومنون کا مولا ہون اور انکے لیے ان کی جان سے اولے بالتصرف ہون پس جسکا کہ مین مولا ہون علی اسکا مولی ہے ای میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہیو اسے

جو اسے دشمن رکھے پھر ارشاد کیا اے لوگو میں تمہارے آگے جانیوالا ہوں اور تم میرے حوض پر وارد ہونے والے ہو وہ حوض اس سے زیادہ عریض ہے جو میری نگاہ کے مقام سے صنعا میں تک ہے ستاروں کی تعداد کے موافق اسپر پیالے چاندی کے رکھے ہوئے ہیں جب تم میرے پاس آ وگے تو میں تم سے دو بھاری چیزوں کی نسبت پوچھنے والا ہوں دیکھو میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کروگے پہلی بڑی چیز خدا ئے تعالی کی کتاب ہے جسکی رسی کا ایک سرا تمہارے خدا کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہاری ہاتھوں میں ہے تم اسکو مضبوط پکڑ لو تم گمراہ نہیں ہوگے اور تم نہیں بدلوگے اور میرے عترتی اہل بیت ہیں مجھے خدائے مہربان خبر دینے والے نے خبر دی ہے کہ وہ دونوں جب تک کہ میرے پاس حوض پر وارد نہ ہوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہونگے ✦

(۵) عن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا بغدیر خم ونودی فینا الصلوۃ جامعۃ وکسح لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین شجرتین فصلی الظہر واخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم قالوا بلی فاخذ بید علی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ عمر بن الخطاب بعد ذلک فقال ھنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنۃ رواخرجہ احمد فی المناقب والبیہقی وابو یعلی الموصلی وابن ماجۃ فی سننہ وابو نعیم والثعلبی والمخلص الذھبی وابو سعد وابن ابی شیبۃ والمتقی فی کنز العمال وقال الحاکم ھذا الحدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ وزاد الطحاوی فی شرح مشکل الآثار بعد قول عاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رکاب سعادت میں تھے پس ہم غدیر خم پر جا اترے ہم میں نماز جماعت کی منادی کرائی گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زمین پر جھاڑو دی گئی۔ پس حضرت نے ظہر کی نماز پڑھی اور علی کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا آیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہوں سب نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہیں پھر فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولی ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ اے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جناب علی علیہ السلام سے ملکر کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابی طالب کہ تو ہر ایک مومن و مومنہ کا مولی بن گیا ہے۔ امام احمد نے مناقب میں اور بیہقی نے اور ابو یعلے موصلی نے اور ابن ماجہ نے سنن میں اور ابو نعیم اور ثعلبی نے اور مخلص الذہبی نے اور ابن ابی شیبہ نے اور متقی نے کنز العمال میں

اسحدیث کو روایت کیا ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اگرچہ مسلم اور بخاری نے اسکو روایت نہیں کیا ہے اور شرح مشکلات الآثار مین طحاوی نے عاد من عاداہ کے بعد یہ الفاظ اور روایت کیے ہیں کہ حضرت نے ارشاد کیا کہ اے پروردگار محبوب رکھ اسے جو اسے محبوب رکھے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے اور اعانت کر اسکی جو اسکی اعانت کرے اور مدد دے اسے جو اسے مدد دے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ❖

(۶) عن حمزة الاسلمی قال لما نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حجة الوداع امر بشجرات فقمن بوادی خم وهجر فخطب الناس فقال اما بعد ایها الناس فانی مقبوض او شك ان ادعی فاجیب فما انتم قائلون قالوا نشهد انك قد بلغت ونصحت وادیت قال انی تارك فیكم ما ان تمسكتم به لن تضلوا كتاب اللہ واهل بیتی الا وانهما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فانظروا كیف تخلفونی فیهما (اخرجه ابن عقدة فی الموالاة والسمهودی فی جواهر العقدین) حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجة الوداع سے واپس ہوئے وادی خم میں درختوں کے نیچے جھاڑو دینے کا حکم دیا جب آرام دن ڈہل گیا تو حضرت نے لوگون کو خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا اما بعد اے لوگو مین جانب حق تسلیم کرنے والا ہون گمان کیا جاتا ہے کہ مین بلایا جاؤن گا پس مین اجابت کرونگا پس تم کیا کہوگے حاضرین نے عرض کیا ہم گواہی دینگے کہ بے شک آپنے رسالت کو پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے اور خدا کے فرض کو پورا کیا ہے۔ پہر حضور نے فرمایا مین تم لوگون مین وہ چیز چھوڑتا ہون کہ اگر تم نے اس سے تمسک کیا تو تم ہرگز گمراہ نہین ہوگے وہ خدا کی کتاب اور میرے قریبی اہل بیت ہین بے شک وہ دونو جب تک میرے پاس حوض پر نہ آ اترین ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے دیکھو تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کروگے ❖

(۷) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال كنا بالجحفة بغدیر خم وثمه ناس من جهینة ومزینة وغفار فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خباء او فسطاط فاشار بیده ثلثا فاخذ بید علی فقال من كنت مولاه فعلی مولاه (اخرجه عثمان بن ابی شیبة فی سننه والنسائی) جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جحفہ مین غدیر خم کے مقام پر تہے اور وہان قبیلہ جہینہ اور مزینہ اور غفار کے بہت سے لوگ موجود تہے پس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ یا سراپردہ سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور تین دفعہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرکے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے

(۸) عن ابی بسرویۃ الاودی عن ابیہ قال دخل ابوھریرۃ المسجد فاجتمع الناس الیہ فقام الیہ شاب فقال انشدک باللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم (اخرجہ ابن المغازلی وابن الکثیر وابن جریر) ابو بریدۃ الاودی اپنے والد سے ناقل ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے ایک آدمی نے انکو گھیر لیا ایک جوان نے کہا میں تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ابوہریرہ نے جواب دیا کہ ہاں میں نے اس حدیث کو سنا ہے ۔

(۹) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وابغض من ابغضہ (اخرجہ ابن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑدے اسے جو اسے چھوڑدے اور بغض رکھ اس سے جو اس سے بغض رکھے ۔

(۱۰) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۱) عن عبد اللہ بن یا لیل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ) عبد اللہ بن یا لیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۲) عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ النسائی والطبرانی فی الکبیر) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۳) عن مالک بن الحویرث قال رقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو نعیم فی فضائل الصحابۃ وعبد اللہ بن احمد بن حنبل فی المسند) مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند ہوکر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے ۔

(۱۴) عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الطبرانی

فی الکبیر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔

(۱۵) عن عمرو بن مرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بتحقیق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور اعانت دے اسے جو اسے اعانت دے۔

(۱۶) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابو زید عثمان ابن ابی شیبہ فی سنتہ وابن ابی عاصم وسعید بن منصور عن سعد ابن ابی وقاص) عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اس کا مولا ہے۔

(۱۷) عن عمر بن الخطاب قال نصب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللھم انت شھیدی علیھم قال عمر وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح فقال لی یا عمر لقد عقد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقدا لا یحلہ الا منافق فاحذر ان تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ طیب الریح قال کذا وکذا قال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبریل اراد ان یؤکد علیکم ما قلتہ فی علی (اخرجہ علی بن شہاب الدین الہمدانی فی کتاب مودۃ القربی) جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی علیہ السلام کو کھڑا کر کے ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے۔ اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے اور نصرت دے اسے جو اسے نصرت دے اے میرے پروردگار تو میرا ان پر گواہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت سوندھی خوشبو والا کھڑا تھا مجھ سے کہنے لگا اے عمر البتہ سرور دین پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی گرہ لگائی ہے کہ منافق کے سوا کوئی اسکو نہیں کھولیگا پس تو اسکے کھولنے سے ڈرتا رہ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ جبکہ حضور نے علی علیہ السلام کے حق میں ارشاد کیا تھا میرے پہلو میں ایک نوجوان خوبصورت سوندھی

ہوا الا موجود تھا اس نے محبت سے ایسے ایسے کہا حضرت نے فرمایا اے عمرو وہ شخص آدم کی اولاد میں سے نہیں تھا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور میرے کہنے کی تمکو تاکید کرنے کے لیے آئے تھے جو کچھ میں نے تم سے علی کی نسبت کہا تھا۔

(۱۸) عن سعد بن ابی وقاص قال فقال ابوبکر وعمر امسیت یا بن ابی طالب مولی کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ الدارقطنی) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابن ابی طالب تم ہر مومن مرد اور عورت کا مولی بنگیا ہے۔

(۱۹) عن البراء بن عازب قال عمر بن الخطاب هنیئا لك یا بن ابی طالب اصبحت مولا کل مؤمن ومؤمنة (اخرجہ احمد فی المناقب وابن ماجة فی سننہ وابو نعیم والبیهقی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے مبارک ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو ہر مومن اور مومنہ کا مولا بنگیا ہے

(۲۰) عن خیثمة بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالك وقال له رجل ان علیا یقع فیك انك تخلفت عنه فقال سعد واللہ انه لرای رأیته واخطا رائی ان علیا اعطی ثلثا لان اکون اعطیت احدهم احب الی من الدنیا وما فیها لقد قال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم بعد حمد اللہ واثنا علیه هل تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قلنا بلی قال اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وجیء به یوم خیبر وهو ارمد ما یبصر فقال یا رسول اللہ انی ارمد فتفل فی عینیه ودعا له فلم یرمد حتی قتل وفتح علیه خیبر واخرج رسول اللہ صلی اللہ علیه عمه العباس وغیره من المسجد فقال له العباس تخرجنا ونحن عصبتك وعمومتك وتسکن علیا فقال ما انا اخرجکم واسکنه ولکن اللہ اخرجکم واسکنه (اخرجہ الحاکم فی المستدرك) خیثمہ بن عبد الرحمن کہتا ہے کہ میں نے سنا کہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کہنے لگا کہ جناب امیر علیہ السلام تمہاری شکایت کرتے تھے کیونکہ تم نے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے وہ بھی ایک رای تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری وہ رائے خطا پر تھی علی کو تین ایسی باتیں عطا ہوئی ہیں کہ اگر ان میں سے مجھے ایک بھی دی گئی ہوتی تو میرے نزدیک دنیا وما فیہا سے بہتر تھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے روز خدا کی صفت وثنا کے بعد ارشاد کیا کیا تم جانتے ہو کہ میں سب مومنوں کی جان سے اولی ہوں ہم نے عرض کیا بے شک آپ اولی ہیں حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولی ہے اسے جو اسے دوست رکھے تو دوست رکھ اور اسے جو اسے دشمن رکھے تو دشمن رکھ دوسرے یہ کہ خیبر کے روز وہ آنکھ دکھتے ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر کیے گئے انکو آشوب چشم تھا جس کی وجہ سے وہ نہیں

دیکھہ سکتے تھے پس وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ میں آشوب چشم رکھتا ہوں حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھوں میں لگایا اور انکے لیے دعا کی وہ اچھے ہو گئے اور انکا آشوب چشم جاتا رہا یہانتک کہ لڑائی ہو گئی اور خیبر انکے ہاتھ سے فتح ہو گیا تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس کو ہمراہ دیگر تمام اصحاب کے مسجد سے نکالدیا پس عباس عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ ہمیں مسجد سے نکالتے ہیں باوجودیکہ ہم آپکے ساتھ رشتہ میں نسبت پدری رکھتے ہیں اور آپکے چچا ہیں اور آپنے علی کو مسجد میں رہنے کا حکم دیا ہے حضرتؐ نے ارشاد کیا نہ مینے تمکو نکالا ہے۔ اور نہ انکو رکھا ہے بلکہ خدا نے تمکو نکالا ہے اور انکو رکھا ہے ٭

(۲۱) عن سعد بن ابی وقاص قال قدم معاویة فی بعض حجاته فدخل علیه سعد فذکروا علیا فنال منه فغضب سعد وقال تقول هذا الرجل سمعت رسول الله صلی الله علیه یقول من کنت مولاه فعلی مولاه وسمعته یقول انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول لاعطین الرایة الیوم رجلا یحب الله ورسوله (اخرجه النسائی فی الخصائص وابن ماجة فی سننه وابن کثیر فی تاریخه) سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ حج کرنے کو آیا سعد اسکے پاس گیا لوگ جناب امیر علیہ السلام کا ذکر کرنے لگے سعد رضی اللہ عنہ کو جب معلوم ہوا تو نہایت خفہ ہو کر کہنے لگے ای معاویہ تو ایسے شخص کے حق میں یہ باتیں کہہ رہا ہے جسکی شان میں مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولی ہے۔ ونیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے مگر نبی میرے بعد نہیں ونیز مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آج ہم اپنا علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول کو دوست رکھتا ہے ٭

(۲۲) عن ابن مسعود قال کنا نقرء علی عهد رسول الله صلی الله علیه یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین فان لم تفعل فما بلغت رسالته (اخرجه ابو نعیم فی حلیة الاولیاء والعینی فی شرح البخاری والرازی فی تفسیر الکبیر والواحدی فی تفسیره والسیوطی فی الدر المنثور والنظام الاعرجی فی غرائب القرآن وصاحب سیرة الحلبیه وابن مردویه) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد فرخندہ میں اس آیت کریمہ کو اس طرح پڑھتے تھے کہ اے رسول پہونچا دے اس بات کو جو کہ تیری طرف تیرے رب سے اتاری گئی ہے کہ علی مومنوں کا مولا ہے اور اگر تونے ایسا نکیا تو تونے اسکی رسالت کو نہیں پہونچایا

(۲۳) عن ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک علی

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم فی فضل علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن ابی حاتم و ابن مردویہ
و ابن عساکر و ابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی و ابو الحسن الواحدی فی کتابہ المسمی باسباب
النزول وقال الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی الشافعی ھکذا ذکرہ الشیخ محی الدین النووی
وقال ابو بکر النقاش انھا نزلت فی بیان الولایۃ لعلی وقال الامام فخر الدین الرازی وھو قول ابن
عباس والبراء بن عازب و محمد بن علی بن الحسین ابن علی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ یہ آیت کہ اے رسول پہونچا دی اس بات کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوئی ہے غدیر خم کے روز جناب
علی بن ابی طالب کی فضیلت میں نازل ہوئی ہے۔ اس حدیث کو ابو حاتم اور ابو بکر بن مردویہ اور ابن عساکر
اور حافظ ابو نعیم نے کتاب ما نزل من القرآن فی علی میں اور ابو الحسن واحدی نے اسباب النزول میں روایت
کیا ہے اور حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی شافعی کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں کہ امام نووی
شارح صحیح مسلم نے بھی اسی طرح پر ذکر کیا ہے اور ابو بکر نقاش کہتے ہیں کہ یہ آیت جناب امیر کی ولایت
کی نسبت نازل ہوئی ہے اور امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں کہ غدیر خم کے روز اس آیت کے شرف نزول
کی نسبت عبد اللہ بن عباس اور براء بن عازب اور جناب محمد بن علی بن الحسین بن علی کا قول ہے۔

(۲۴) عن بن عباس فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک قال نزلت فی علی امر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبلغ فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید علی فقال من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ الثعلبی فی تفسیرہ) عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت یعنے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک جناب امیر کے حق
میں نازل ہوئی ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی تبلیغ کا حکم پہونچا پس حضرت نے جناب امیر
کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے
جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے۔

(۲۵) عن البراء بن عازب قال فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ای بلغ من
فضائل علی نزلت فی غدیر خم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من کنت مولاہ فعلی
مولاہ۔ فقال عمر بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی کل مؤمن و مؤمنۃ (اخرجہ ابو نعیم
والثعلبی) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ اے رسول پہنچا دے جو کچھ کہ نازل
ہوا ہے تیری طرف تیرے رب سے یعنے کہ جناب علی کے فضائل کو پہونچا دے غدیر خم کے روز نازل ہوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے پس

جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر علیہ السلام سے کہنے لگے آفرین ہو تجھے اے ابن ابیطالب کہ تو میرا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن عورت کا آقا بن گیا ہے۔

(۲۶) عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم ذلک یوم الخمیس فدعا علیا فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ھذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وبالولایۃ لعلی بن ابی طالب (اخرجہ ابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والسیوطی فی الدر المنثور وابوبکر بن مردویہ والدیلمی والحموینی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بتحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم میں لوگوں کو بلایا اور حکم دیا تاکہ درختوں کے نیچے جھاڑو دیا گیا اور کانٹے ٹوڑے گئے یہ پنجشنبہ کا دن تھا پھر علی کو بلایا اور انکا بازو پکڑ کر اٹھایا یہاں تک کہ لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی کو ملاحظہ کیا پھر فرمایا جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے پھر ابھی لوگ متفرق نہیں ہونے پائے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ آج میں نے تمہارا دین تمہاری لیے کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے۔ پس حضرتؐ نے فرمایا اللہ اکبر دین کے کامل ہونے اور نعمت کے پورا ہونے پر اور میری رسالت اور علی کی ولایت سے خدا کے خوشنود ہونے پر ✦

(۲۷) عن ابی ھریرۃ قال من صام ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ کتب لہ صیام ستین شہرا وھو یوم غدیر خم لما اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بید علی بن ابی طالب فقال الست اولی بالمؤمنین من انفسہم قالوا بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابن ابی طالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ فانزل اللہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (اخرجہ فقیہ ابن المغازلی فی المناقب وابراھیم النطنزی فی کتاب الخصائص و شہاب الدین احمد فی توضیح الدلائل عن مجاھد قال نزلت ھذہ الآیۃ بغدیر خم واخرجہ الصالحانی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کہ اٹھارہویں ذی الحجہ کو روزہ رکھیگا اسکے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھا جاویگا وہ غدیر خم کا دن ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا میں مومنوں کے لیے انکی جان سے اولیٰ نہیں ہوں حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپ اولیٰ ہیں ارشاد کیا جسکا کہ میں مولا ہوں

پس علی اسکا مولی ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے آفرین آفرین ہے ابن ابی طالب تو میرا اور ہر ایک مومن اور مومنہ کا آقا قرار دیا گیا ہے پس خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا ہے ۔

(۲۸) نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی رحمۃ اللہ علیہ فی تفسیرہ ان سفیان بن عیینۃ سئل عن قولہ تعالی سال سائل بعذاب واقع فیمن نزلت فقال للسائل لقد سالتنی عن مسئلۃ ما سالنی احد عنہا قبلک حدثنی ابو جعفر محمد عن آبائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کان بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک فطار فی البلاد فبلغ ذلک حارث بن نعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ لہ فاناخ راحلتہ ونزل عنہا وقال یا محمد امرتنا عن اللہ عز وجل ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک وامرتنا ان نصلی خمسا فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ منک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک تفضلہ علینا فقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیء منک ام من اللہ عز وجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من عند اللہ فولی الحارث یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل راحلتہ حتی رماہ اللہ عز وجل بحجر سقط علی ہامتہ فخرج من دبرہ فقتلہ فانزل اللہ عز وجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ ومحمد بن یوسف الزرندی فی معارج الوصول وملک العلماء شہاب الدین الدولتابادی والسید السمہودی فی جواہر العقدین وجمال الدین المحدث صاحب روضۃ الاحباب فی اربعینہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر ومحمود بن محمد القادری فی صراط السوی والحلبی فی انسان العیون واحمد بن الفضل بن محمد باکثیر فی وسیلۃ الآمال ومحمد بن اسمعیل الامیر فی روضۃ الندیہ والحافظ محمد ابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب) امام ابو اسحاق ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ آیۃ سال سائل بعذاب واقع کس کے حق میں نازل ہوئی تو سفیان بن عیینہ سائل سے کہنے لگے تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھتا ہے کہ تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا مجھ سے جناب امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام روایۃً اپنے آبائے کرام سے بیان فرماتے تھے کہ جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر پہنچے اور لوگوں کو جمع کر کے سب کے سامنے جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر

ارشاد فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اور یہ بات سب لوگون مین اور تمام جگہ مشہور ہو گئی یہ خبر حارث بن نعمان الفہری کو معلوم ہوئی سو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور اس سے اتر کر اور خدمت مین پہونچکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے ہمکو حکم دیا کہ ہم اس بات کی گواہی دین کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہین ہمنے آپ کا یہ حکم مان لیا پھر آپ نے ہمکو پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا وہ بھی ہمنے آپکا حکم قبول کیا پھر آپنے ہمکو زکوۃ دینے کے لیے ارشاد کیا وہ بھی ہم آپ کا حکم بجا لائے پھر آپنے ہمکو روزہ رکھنے کے واسطے کہا وہ بھی آپکا فرمان ہمنے قبول کیا۔ پھر آپنے ہمکو حج کرنے کا ارشاد کیا ہم اسکو بھی مان گئے اسپر بھی آپ راضی نہوئے اور آپنے ابن عم کا بازو پکڑ کر اٹھایا اور انکو ہمپر فضیلت عطا کی اور فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے یہ بات حضور اپنی طرف سے فرماتے ہین یا خدا کی طرف سے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین ہے یہ بات خدا کی طرف سے ہے پس حارث یہ کہتا ہوا اپنے ناقہ کی طرف لوٹ آیا۔ اے خدا اگر جو کچھ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہین سچ ہے تو (معاذ اللہ) ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمین درد ناک پہونچا۔ جب وہ اپنے ناقہ کی طرف لوٹا ابھی اس تک پہونچا بھی نتہا کہ خدا تعالے نے اسپر ایک پتھر پھینکا جو اسکے سر پر لگا اور دبر کی راہ سے نکل گیا پس خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب کو کافرون کے لیے ہونیوالا ہے۔ عذاب اسکی طرف سے ہے جو صاحب ہے سیڑہیون کا +

(۲۹) عن ابی سعید الخدری قال لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ یوم غدیر خم قال حسان بن ثابت افاذن یا رسول اللہ ان اقول ابیاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل علی برکت اللہ فقال حسان یا معشر القریش اسمعوا شہادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ؎ ینادیھم یوم الغدیر نبیھم + بخم واسمع بالرسول منادیا + وقال فمن مولاکم و ولیکم + فقالوا ولم یبدوا ھناک تعادیا + الہک مولانا وانت ولینا + ولن تجدن فی ذلک الیوم عاصیا + فقال لہ قم یا علی فاننی + رضیتک من بعدی اماما وھادیا + فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ + فکونوا لہ انصار صدق موالیا + ھناک دعا اللھم وال ولیہ + وکن للذی عادی علیا معادیا + فخص بھا دون البریۃ کلھا + علیا وسماہ الوزیر المواخیا + اخرجہ ابوبکر بن مردویہ وابو نعیم فیما نزل من القرآن فی علی والخطیب خوارزم فی المناقب و سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ والسیوطی فی کتابہ الملس بازھار فیما عقدہ الشعراء

من الاشعار ومحمد بن یوسف الکنجی الشافعی فی کفایۃ المطالب والحموینی فی فرائد السمطین والنطنزی فی خصائص العلویہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے مقام پر ارشاد کیا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے چند اشعار پڑہنے کی اجازت ہو آپنے فرمایا خدا کی برکت سے بیان کر حسان کہنے لگے اے قریش کے لوگو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی گواہی کو سنو اور یہ اشعار بیان لیے سے غدیر خم کے روز انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام پر پکارا ۔ اور جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا عمدہ منادی کی ۔ فرمایا تمہارا کون مولا اور ولی ہے ۔ ان لوگون نے جواب مقام مین سرکشی نہین کرتے تہے عرض کیا ۔ تیرا خدا ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے ۔ اور آج کے روز سے تو ہمین نافرمان نہین پائیگا ۔ پس حضرت نے فرمایا اے علی اٹہہ کہڑا ہو بے شبہ مینے تجہکو اپنے بعد امام اور ہادی پسند کیا ہے ۔ پس جسکا مین مولا ہون اسکا یہ ولی ہے تم لوگ اسکے سچے مددگار رہنا ۔ وہین آپنے دعا کی کہ بار الہا علی کے دوست کو دوست رکہیو ۔ اور علی کے دشمن کو دشمن رکہیو ۔ پس تمام خلقت کے سوا علی کو اس خصوصیت کے ساتہہ مخصوص کیا اور انکا نام وزیر اور بہائی رکہا ۔

(۳۰) عن ابن عباس قال لما امر رسول اللہ صلے اللہ علیہ ان یقوم بعلی فیقول لہ ما قال فقال صلی اللہ علیہ یا رب ان قومی حدیثوا عھد بجاھلیۃ ثم مضی بحجہ فلما اقبل راجعا ونزل بغدیر خم انزل اللہ علیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس فاخذ بعضد علی ثم خرج الی الناس فقال یا ایھا الناس الست اولی بکم من انفسکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ قال ابن عباس فوجبت واللہ فی رقاب القوم وقال حسان بن ثابت ینادیھم یوم الغدیر نبیھم الخ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باری تعالی عزاسمہ کا حکم ہوا ۔ کہ علی کو اٹہا کر لوگون کے سامنے کردین اور جو کچھ کہنا ہے کہدین حضرت نے بارگاہ الٰہی مین عرض کی اے میرے پروردگار میری قوم ابہی جاہلیت سے نئے عہد اسلام والی ہے شاید اس امر کو نہ مانین پہر آپ حج کو تشریف لے گیے جب آپ وہان سے واپس ہو کر غدیر خم پر پہونچے خدا تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی ۔ اے رسول پہونچا دے اس امر کو جو تیری طرف تیرے رب سے نازل ہوا ہے اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اسکی رسالت کو نہ پہونچایا اللہ تعالی لوگون سے

تیری نگہبانی کریگا۔ پس حضرت علی کا بازو پکڑکر خیمہ سے باہر برآمد ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو کیا مین تمہارے
لیے تمہاری جان سے اولی نہین ہون حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیشبہ اولی ہین پس آپنے فرمایا
اے میرے پروردگار جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسکو
دوستدار رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے اور چھوڑ دیجیو اسے جو اسے چھوڑ دے اور مدد
دیجیو اسے جو اسے مدد دے اور محبت کیجیو اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض رکھیو اس سے جو اس سے
بغض رکھے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے واللہ یہہ بات تمام قوم کی گردن پر واجب ہوگئی۔ اور حسان
ابن ثابت رضی اللہ عنہ نے فی البدیہہ اشعار پڑہے ہے انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو غدیر خم کے مقام
پر پکار کر ارشاد کیا ٭

(۱۳) عن بکر بن احمد القصری قال حدثتنا فاطمة بنت علی بن موسی الرضا قالت حدثتنی فاطمة
وزینب وام کلثوم بنات موسی بن جعفر الکاظم قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق
قالت حدثتنی فاطمة بنت محمد بن علی الباقر قالت حدثتنی فاطمه بنت علی بن الحسین زین العابدین
قالت حدثتنی فاطمة وسکینة ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ الحافظ ابوموسی المدینی فی کتابہ المسلسل
بالاسماء وقال هذا الحدیث مسلسل من وجه وهو ان کل واحدة من الفواطم تروی عن عمة
لها فهو روایة خمس بنات اخ کل واحدة منهن عن عمتها واخرجه محمد الجزری صاحب الحصن
الحصین فی اسنی المطالب وعبد اللہ بن احمد بن ابراهیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی)
بکر بن احمد القصری ناقل ہین کہ ہمسے فاطمہ بنت علی بن موسی علیہ السلام بیان کرتی تہین کہ مجہ سے میری پہوپیان
فاطمہ اور زینب اور ام کلثوم جناب موسی الکاظم بن جعفر علیہ السلام کی صاحبزادیان اونہون نے بیان کیا
کہ ان سے انکی پہوپی فاطمہ بنت جعفر الصادق ابن محمد علیہ السلام ذکر کرتی تہین کہ ان سے انکی پہوپی فاطمہ
بنت محمد باقر ابن علی کہتی تہین کہ مجہ سے میری پہوپی فاطمہ بنت علی زین العابدین بن الحسین علیہ السلام
فرماتی تہین کہ مجہ سے میری پہوپیان فاطمہ اور سکینہ جناب حسین بن علی علیہ السلام کی صاحبزادیان ارشاد
کرتی تہین کہ انسے انکی پہوپی ام کلثوم بنت جناب فاطمہ بنت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان
کیا کہ میری والدہ ماجدہ جناب سیدة النساء فاطمة الزہراء علیہ السلام نے لوگون کو مخاطب کر کے فرمایا
کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بہول گئے ہو کہ جس کا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے رضا

ابوموسی المدینی نے اس حدیث کو اپنی کتاب المسلسل بالاسماء مین روایت کیا ہے اور وہ کہتا ہے ایک وجہ سے یہ حدیث بھی مسلسل ہے کیونکہ ہر ایک فاطمہ نام رکھنے والی مخدومہ اس حدیث کو اپنی پھوپی سے روایت کیا ہے اور یہ پانچ بھتیجیون کی روایت ہے کہ ہر ایک اپنی پھوپی سے روایت کرتی ہے اور محمد جزری صاحب حصن حصین شریف نے اس حدیث کو اسنی المطالب مین اور عبداللہ بن احمد بن ابراہیم بن احمد المقدسی الصالحی الحنبلی نے بھی روایت کیا ہے

(۳۲) عن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بیدہ یوم غدیر خم فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال فزاد الناس بعد اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن راھویہ والمتقی فی کنز العمال وعبد اللہ ابن احمد فی المسند وابن المغازلی فی المناقب والمحاملی فی امالیہ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز ارشاد کیا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پھر لوگون نے اسپر بڑھا دیا کہ اے ہمارے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے ۔

(۳۳) عن رفاعۃ بن ایاس الضبی عن ابیہ عن جدہ قال کنت مع علی فی الجمل فبعث الی طلحۃ ان القنی فلقیہ فقال انشدک اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ قال نعم قال فلم تقاتلنی فانصرف طلحۃ عن قتالہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ والمتقی فی کنز العمال والحاکم فی المستدرک) رفاعہ بن ایاس الضبی اپنے والد سے اور وہ اسکے دادا سے ناقل ہے کہ مین جمل کے روز جناب امیر علیہ السلام کی معیت مین تھا جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کرین طلحہ انکے پاس حاضر ہوئے جناب امیر نے فرمایا مین تمکو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا تمنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا کہ مین مولا ہون پس علی اسکا مولی ہے اور میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مینے سنا ہے جناب امیر نے فرمایا پس تم کیون میرے ساتھ جنگ کرتے ہو طلحہ رضی عنہ جناب امیر کے ساتھ جنگ کرنے سے لوٹ پڑے ۔

(۳۴) عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ یعنی علیا اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ اللھم من احبہ من الناس فکن لہ حبیبا ومن ابغضہ من الناس فکن لہ مبغضا اللھم انی لا اجد احدا استودعہ فی الارض بعد العبدین الصالحین غیرک فاقض فیہما الحسنی (اخرجہ الطبرانی) قال بشر قلت من ھذان العبدین الصالحین قال لا ادری) جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا

جسکے لیے اللہ اور اسکا رسول مولا ہے پس تحقیق اسکے لیے یہ یعنے علی مولا ہے اے خدا لوگون مین سے جو بھی
دوست رکھے پس تو اسکا دوست بنجا۔ اور جو شخص کہ لوگون مین سے اسکا دشمن بنے تو اسکا دشمن بنجا
اے میرے پروردگار مین زمین مین بعد دو نیک بندون کے تیرے سوا کسی کو نہین پاتا کہ مین اسے اسکو
سپرد کرون پس تو ان مین نیکی کے ساتھ احکام جاری فرما ۔

(۳۵) عن حبشی بن جنادة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واعن من اعانہ (اخرجہ الطبرانی وابن قانع) حبشی
ابن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ مین مولا ہون پس
اسکا علی مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور فتحمند کر اسے جو اسکی نصرت
کرے اور مدد کر اسے جو اسکی مدد کرے ۔

(۳۶) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد جاءہ اعرابیان یختصمان فقال لعلی اقض بینہما یا ابا
الحسن فقضی علی بینہما فقال احدہما ہذا یقضی بیننا فوثب الیہ عمر واخذ بتلبیبہ وقال ویحک
ما تدری من ہذا ہذا مولای ومولی کل مؤمن ومن لم یکن مولاہ فلیس بمؤمن (اخرجہ ابن
السمان فی الموافقة والخوارزمی فی المناقب والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض النضرہ فی فضائل
العشرة) جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو اعرابی جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر نے جناب
علی علیہ السلام سے عرض کیا یا ابا الحسن آپ انکا فیصلہ کردین جناب علی نے انکا فیصلہ کیا ایک شخص ان
دونون مین سے کہنے لگا یہ کیا ہمارا فیصلہ کرینگے عمر رضی اللہ عنہ نے کودکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگے
افسوس ہے تجھ پر تو نہین جانتا یہ کون ہے یہ میرا اور ہر ایک مومن کا مولی ہے جس کا کہ یہ مولا نہین وہ مومن نہین

(۳۷) عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد نازعہ رجل فی مسئلة فقال بینی وبینک ہذا
الجالس واشار الی علی فقال الرجل لیس ہذا الابطن فنہض عمر واخذ تلبیبہ حتی شالہ بالارض
ثم قال اتدری من صغرت ہذا مولای ومولی کل مؤمن (اخرجہ ابن السمان ومحب الطبری) جناب
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کسی مسئلہ پر تنازع کرنے لگا آپ نے فرمایا میرے اور تیرے درمیان
یہ بیٹھا ہوا شخص منصف ہے اور جناب علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ شخص کہنے لگا یہ شخص تو
توندکے سوا اور کچھ بھی نہین ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھکر اسکا گریبان پکڑ لیا اور اسکو زمین پر دے مارا
اور پھر کہنے لگے کیا تو جانتا ہے کہ تو نے کس کی تحقیر کی ہے یہ تو میرا اور ہر ایک مومن کا مولا ہے ۔

(۳۸) عن سالم قیل لعمر بن الخطاب انک تصنع بعلی شیئا ما تصنع باحد من اصحاب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ مولای (اخرجہ ابن السمان والخوارزمی والدارقطنی ومحب الطبری فی الریاض و ابن حجر فی الصواعق المحرقہ وعبد الرؤف المناوی فی فیض القدیر) سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ جو رعایت کہ جناب علی علیہ السلام کے ساتھ کرتے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اصحاب کے ساتھ نہیں کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے وہ میرا مولے ہے +

(۳۹) عن سعید بن وہب وعبد خیر قالا سمعنا علیا یقول بالرحبۃ الکوفۃ انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام عدۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذلک (اخرجہ الحافظ عماد الدین اسمعیل بن عمر الدمشقی الشہیر بابن کثیر والنسائی فی الخصائص واحمد فی المسند) سعید بن وہب اور عبد خیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمنے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں کو قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے وہ اٹھکر بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ ہم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۴۰) عن زاذان بن ابی عمر قال سمعت علیا فی الرحبۃ وہو ینشد الناس من شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم وہو یقول ما قال فقام ثلثۃ عشر رجلا فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ احمد فی المسند) زاذان بن ابی عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ غدیر خم کے روز جو شخص کہ آنحضرت کے حضور میں موجود تھا وہ شخص بیان کرے جو کچھ کہ حضرت نے فرمایا تھا۔ پس تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی ادا کی کہ ہمنے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے +

(۴۱) عن زیاد بن ابی زیاد الاسلمی قال سمعت علیا ینشد الناس فقال انشد اللہ رجلا مسلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام اثنا عشر بدریا فشہدوا (اخرجہ احمد فی المسند) زیاد بن ابی زیاد اسلمی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امیر علیہ السلام کو لوگوں کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے سنا کہ میں ہر ایک مسلمان مرد سے جس نے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہو پوچھتا ہوں پس بارہ صحابی جو شریک بدر ہوئے تھے

کھڑے ہوکر اسکی گواہی دینے لگے +

(۴۲) عن سعید بن وھب و زید بن یثیع قال نشد علی الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم قام فقام من قبل سعید ستۃ ومن قبل زید ستۃ فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی یوم غدیر خم الیس اللہ اولی بالمؤمنین قالوا بلی قال اللھم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ احمد والنسائی والبزار والخلعی وابن جریر) سعید بن وہب اور زید بن یثیع سے روایت ہو کہ جناب امیر لوگون کو مسجد کو صحن مین قسم دیکر پوچھ رہے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غدیر خم کے روز جو کچھ کہ فرماتے ہوئے کسی نے سنا ہو اسکو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو کر بیان کرے پس سعید کیطرف سے چھ آدمی اور زید کیطرف سے چھ آدمی کھڑے ہو گئے اور گواہی دینے لگے کہ ہمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا خدا تعالی مومنون کے لیے اولی بالتصرف نہین ہے سب حاضرین نے عرض کیا بے شبہ خدا تعالے تمام مومنون کے لیے اولی بالتصرف ہو پس حضرت نے فرمایا اے میرے پروردگار جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے ای میرے پروردگار دوست رکھیو اسے جو اسے دوست رکھو اور دشمن رکھیو اسے جو اسے دشمن رکھے +

(۴۳) عن عمیر بن سعد انہ سمع علیا وھو ینشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقام بضعۃ عشر فشھدوا (اخرجہ النسائی) عمیر بن سعد سے روایت ہو کہ انھون نے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کو صحن مین لوگون کو قسم دیتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہو (کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے) وہ بیان کرے۔ دس اوپر کتنے آدمیون نے اسکی شہادت بیان کی +

(۴۴) عن عمرو بن مرۃ قال شھدت علیا فی الرحبۃ ینشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایکم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال فقام اناس فشھدوا انھم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ (اخرجہ النسائی فی الخصائص) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو قسم دیکر پوچھتے ہوئے پایا کہ تم مین سے غدیر خم کے روز جو کچھ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کسی نے سنا ہو تو بیان کرے چند لوگ کھڑے ہو کر گواہی دینے لگے کہ انہون نے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہو کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے

اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے اور محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے اور بغض کرے اسکا جو اس کا بغض رکہے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے ۔

(۵۴) عن عمیرۃ بن سعد قال شہدت علیا علی المنبر یناشد اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم الا قام فشہد فقام اثنا عشر رجلا منہم ابو ہریرۃ وابو سعید وانس بن مالک فشہدوا انہم سمعوا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ ابن کثیر فی تاریخہ والطبرانی فی الاوسط والمتقی فی کنز العمال) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ مینے جناب امیر کو منبر پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار کو قسم دیکر پوچہتے ہوئے پایا کہ جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنا ہو وہ اٹہکر اسکی گواہی بیان کرے پس بارہ صحابی جن مین ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک بہی تہے اٹہکر بیان کرنے لگے کہ انہون نے حضرت کو یہ فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اسکا مولا ہے اے میرے پروردگار دوست رکہہ اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اسے جو اسے دشمن رکہے ۔

(۵۶) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال شہدت علیا فی الرحبۃ یناشد الناس انشد اللہ من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ لما قام فشہد قال عبد الرحمن فقام اثنا عشر بدریا کانی انظر الی احدہم علیہ سراویل قالوا نشہد انا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم الست اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجی امہاتہم قلنا بلی یا رسول اللہ قال فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ (اخرجہ احمد فی المناقب وابو یعلی فی المسند وابن کثیر فی تاریخہ وسعید بن منصور والخطیب والمتقی فی کنز العمال والدار قطنی وابن جریر فی تاریخہ) عبد الرحمن بن ابی لیلے کہتا ہے کہ مینے جناب امیر کو کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو قسم دیکر پوچہتے ہوئے دیکہا کہ مین خدا کی قسم دیکر اس شخص سے پوچہتا ہون جس نے کہ غدیر خم کے روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرماتے سنا ہے ۔ چاہیے کہ وہ شخص اٹہکر بیان کرے عبد الرحمن کہتا ہے کہ بارہ بدری صحابی کہڑے ہو گئے مجہے آجتک ان مین سے ایک کا لباس نگاہ مین ہے کہ وہ سراویل پہنے ہوئے تہا ۔ پس وہ لوگ کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمنے حضرت کو غدیر خم کے روز فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا مین مومنون کی جان سے اولی نہین ہون اور میری ازواج انکی مائین نہین ہین ۔ حاضرین نے عرض کیا بے شبہ آپ اولی ہین اور آپکے ازواج امہات مومنین ہین حضرت نے فرمایا پس جسکا کہ مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے اے خدا دوست رکہہ اسے جو اسے دوست رکہے اور

دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ✦

(۷۴) عن ابی الطفیل ان علیا قام فحمد الله ثم قال انشد بالله من شهد یوم غدیر خم الا قام ولا یقوم
رجل یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناه ووعاه قلبه فقام سبعة عشر رجلا منهم خزیمة بن
ثابت وسهل بن سعد وعدی بن حاتم وعقبة بن عامر وابو ایوب الانصاری وابو لیلی والهیثم بن
التیهان وابو سعید الخدری وشریح الخزاعی وابو قدامة الانصاری ورجال من قریش فقال علی هاتوا
ما سمعتم فقالوا نشهد انا اقبلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع حتی اذا کان الظهر
خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر بشجرات فشذبن والقی علیهن ثوبه ثم نادی بالصلوٰة فخرجنا
فصلینا ثم قام فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس ما انتم قائلون قالوا قد بلغت قال اللهم
اشهد ثلاث مرات فقال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی مسئول وانتم مسئولون ثم قال الا
ان دمائکم واموالکم حرام کحرمة یومکم هذا وحرمة شهرکم هذا اوصیکم بالنساء واوصیکم
بالجار واوصیکم بالممالیك واوصیکم بالعدل والاحسان ثم قال ایها الناس انی تارك
فیکم الثقلین کتاب الله وعترتی اهل بیتی فانهما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض نبانی بذلك اللطیف
الخبیر ثم اخذ بید علی فقال من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علی صدقتم وانا علی ذلك من الشاهدین
(اخرجه ابن عقدة وابو حاتم محمد بن حبان البستی ومحب الدین الطبری فی ریاض النضرة وابن عساکر
والسمهودی فی جواهر العقدین) ابو الطفیل رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے خطبہ میں خدا
کی حمد کے بعد فرمایا میں خدا کی قسم دیکر اس شخص کو جو غدیر خم کے روز حاضر ہوا ہے کھڑا ہونے کے لیے کہتا ہوں
اور وہ شخص ہرگز نہ اٹھے جو یہ کہے کہ مجھے خبر لگی ہے یا مجھے خبر دی گئی ہے بلکہ وہ شخص بیان کرے
کہ جسکے کانوں نے سنا ہو اور دل نے یاد رکھا ہو پس سترہ آدمی کھڑے ہو گئے ان میں خزیمہ بن ثابت
اور سہل بن سعد اور عدی بن حاتم اور عقبہ بن عامر اور ابو ایوب الانصاری اور ابو لیلے اور ابو الہیثم
اور ابو سعید خدری اور شریح اور ابو قدامہ الانصاری رضی الله عنہم۔ نیز قریش کے اور آدمی بھی موجود تھے
جناب امیر نے فرمایا بیان کرو تم نے کیا سنا ہے وہ کہنے لگے ہم حجة الوداع سے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم
کے رکاب سعادت میں مکہ سے واپس آ رہے تھے کہ ظہر کے وقت حضرت باہر تشریف لائے اور درختوں
کے کانٹ چھانٹ کرنیکا حکم دیا اور ان پر کپڑا ڈالدیا گیا پھر نماز کے لیے منادی کرائی گئی ہم سب لوگ اپنے
اپنے خیموں میں سے نماز کے لیے باہر نکلے حضرت نے کھڑے ہوکر خطبہ میں خدا کی صفت و ثنا کے بعد بیان
کیا اے لوگو تم کیا کہتے ہو حاضرین نے عرض کیا آپ نے خدا کا پیغام پونچا دیا۔ یہ بات کو تین دفعہ فرما کر

تمہارے خدا گواہ رہیو۔ پہر ارشاد کیا میری اگلی ان ہو کہ مین بلایا جاؤنگا اور مین جانے پر راضی ہو جاؤنگا مین بہیجا جاؤنگا اور تم بہی پوچہے جاؤ گے بے شبہ تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہو گیا ہے جیسے یہہ تمہارا آج کا دن اور یہہ تمہارا مہینا حرمت والا ہے میں تمکو عورتون کی نسبت اور ہمسایون کی نسبت اور غلامون کی نسبت خدا اور احسان کی وصیت کرتا ہون پہر ارشاد کیا اے لوگو مین تمہارے درمیان دو بہاری چیزین چہوڑتا ہون خدا کی کتاب اور میرے قرابتی اہل بیت یہ دونون ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہین ہونگے جب تک میرے پاس حوض پر وارد نہ ہون مجہکو خدا سے مہربان خبر دینے والے نے اسکی خبر دی ہے پہر جناب علی علیہ السلام کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا جسکا کہ مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے تمنے سچ بیان کیا ہے مین اسپر گواہ ہون ٭

(۴۸) عن ابی سلیمان عن زید بن ارقم قال استشهد علی الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام ستة عشر رجلا فشهدوا اخرجه احمد فی المسند والبغوی فی معجمه والبزار والطبرانی والمخلص الذهبی ابو سلیمان زید بن ارقم رضی الله عنہ سے نقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے لوگون کو قسم دیکر گواہی طلب کی کہ جس نے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه کا ارشاد کو سنا ہو وہ اٹہکر بیان کرے پس سولہ آدمیون نے اسکی نسبت گواہی ادا کی ٭

(۴۹) عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة ثم قال لهم انشد الله کل امرء مسلم سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم غدیر خم ما سمع لما قام فقام ثلثون من الناس قال ابو نعیم فقام ناس کثیر فشهدوا حین اخذ بیده فقال اتعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسهم قالوا نعم یا رسول الله قال من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه قال فخرجت وکان فی نفسی شئ فلقیت زید بن ارقم فقلت له انی سمعت علیا یقول کذا وکذا فقال قد سمعنا من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ذلک قال ابو نعیم لفظ الذی روی عنه الحدیث کم بین القول وبین موته قال مائة یوم (اخرجه ابن ابی حاتم والنسائی وابن حبان وابن عقدة) ابو الطفیل سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کوفہ کی مسجد کے صحن مین لوگون کو جمع کرکے کہنے لگے مین قسم دیتا ہون اس مسلمان مرد کو جس نے غدیر خم کے روز آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہو وہ کہڑا ہو کر بیان کرے پس تیس آدمی اٹہہ کہڑے ہوئے اور ابو نعیم روایت کرتے ہین کہ بہت سے آدمیون نے کہڑے ہو کر گواہی ادا کی کہ جب آنحضرت نے علی کا ہاتہ پکڑ کر کہڑے ہوئے تو فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ مین سب مومنون کی جان سے اولی ہون حاضرین نے کہا

ہاں یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے اے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے
دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے ابو الطفیل کہتا ہے کہ میں وہاں سے نکلا اور میرے دل میں اس
حدیث کی نسبت شک پیدا ہو گیا پس میں زید بن ارقم سے ملا اور میں نے ان سے کہا میں نے جناب امیر سے یہ کچھ
سنا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہنے لگے بتحقیق میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے
ہوئے سنا ہے ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے فطر سے جس نے کہ یہ روایت کی ہے پوچھا کہ جناب امیر کی وفات میں
اور انکے اس قول میں کتنے دنوں کی مدت تھی وہ بیان کرنے لگا پورے سو دن کی مدت تھی ❊

(۵۰) عن رباح بن الحارث قال جاء رهط الى على بالرحبة فقالوا السلام عليك يا مولانا فقال كيف اكون
مولاكم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول الله صلى الله عليه [وسلم] يوم غدير يقول من كنت مولاه فعلى مولاه
قال رباح فلما مضوا اتبعتهم فسألت من هؤلاء قالوا نفر من الانصار فيهم ابو ايوب الانصارى (اخرجه
احمد فى المسند وابن السمان وابن المغازلى والخلعى والذهبى ومحب الطبرى فى الرياض النضرة فى فضائل
العشرة والملا على القارى فى المرقاة شرح المشكوة والطبرانى فى مسند ابى ايوب فى المعجم الكبير) رباح
ابن الحارث ناقل ہیں کہ کوفہ کے میدان میں ایک گروہ نے جناب امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا
السلام علیکم یا مولانا جناب امیر نے فرمایا میں تمہارا مولا کس طرح سے ہو سکتا ہوں حالانکہ تم قوم عرب ہو
وہ کہنے لگے ہم نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں پس
اسکا علی مولا ہے رباح کہتا ہے جبکہ وہ لوگ وہاں سے بڑھ گئے تو میں انکے پیچھے ہو لیا اور پوچھا یہ کون لوگ
تھے لوگوں نے کہا یہ انصار کا گروہ ہے اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں ہیں ❊

(۵۱) عن رباح قال بينا على جالس اذ جاء رجل فدخل عليه اثر السفر فقال السلام عليك يا مولانا
قال على من هذا قالوا ابو ايوب الانصارى قال على افرجوا له ففرجوا له فقال ابو ايوب سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه (اخرجه احمد فى المناقب والبغوى فى
معجمه وابن ابى شيبة واسمعيل بن عمر المعروف بابن كثير فى تاريخه ومحب الطبرى فى الرياض
النضرة والطبرانى فى مسند ابى ايوب فى المعجم الكبير) رباح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک روز جناب امیر بیٹھے
ہوئے تھے کہ ناگاہ ایک شخص آیا جس پر سفر کے آثار نمایاں تھے اور آ کر کہنے لگا السلام علیک یا
مولانا جناب امیر نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا یہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جناب امیر
نے ارشاد کیا انکے لیے جگہ چھوڑ دو لوگ اس جگہ سے ہٹ گئے پس ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہنے
لگے میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس کا کہ میں مولا ہوں پس اس کا

علی مولا ہے ۔

(۲۲۵) عن عبداللہ بن اسعد بن زرارۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ (اخرجہ ابن عقدۃ وابو سعید مسعود بن ناصر السجستانی فی کتاب الولایۃ) عبداللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد سے ناقل ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جسکا کہ میں مولا ہوں پس علی اسکا مولا ہے ۔

(۲۳۵) عن زر بن حبیش قال خرج علی من القصر فاستقبلہ رکبان متقلدی السیوف علیہم العمائم حدیثی عہد بسفر فقالوا السلام علیک یا مولانا فقال علی بعد ما رد السلام علیہم من ھھنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اثنا عشر رجلا منہم خالد بن زید وابو ایوب الانصاری وخزیمۃ بن ثابت ذو الشہادتین وثابت بن قیس بن شماس وعمار بن یاسر وابو الہیثم بن التیہان وھاشم بن عتبۃ وسعد بن ابی وقاص وحبیب بن بدیل بن ورقاء فشہدوا انہم سمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال علی لانس بن مالک والبراء بن عازب ما منعکما ان تقوما فتشہدا فقد سمعتما کما سمع القوم فقال اللہم ان کتماھا معاندۃ فابلہما فاما البراء فعمی فکان یسال عن منزلہ فیقول کیف یرشد من ادرکتہ الدعوۃ واما انس فقد برصت قدماہ وقیل لما استشہد علی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اعتذر بالنسیان فقال علی اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض لا تواریہ العمامۃ فبرص وجہہ فسدل بعد ذلک برقعا علی وجہہ (اخرجہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ المحدث فی الاربعین)

زر بن حبیش ناقل ہیں کہ ایک روز جناب امیر علیہ السلام قصر سے برآمد ہوئے انکے سامنے عمامہ پوش تلواریں لگائے ہوئے چند سوار آئے جنکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی سفر سے آئے ہیں انہوں نے جناب امیر سے کہا السلام علیک یا مولانا جناب امیر نے انکو جواب سلام دیکر فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے کون شخص اس مقام پر موجود ہے بارہ آدمی جن میں خالد بن زید اور ابو ایوب انصاری اور خزیمہ بن ثابت ذو الشہادتین اور ثابت بن قیس بن شماس اور عمار بن یاسر اور ابو الہیثم بن التیہان اور ہاشم بن عتبہ اور سعد بن ابی وقاص اور حبیب بن بدیل بن ورقا رضی اللہ عنہم بھی تھے اٹھکر گواہی دینے لگے کہ ہم نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جسکا کہ میں مولا ہوں اسکا علی مولا ہے جناب امیر نے انس بن مالک اور براء بن عازب سے کہا تمہیں اٹھکر گواہی دینے سے کس نے بند کیا ہے تم نے بھی سنا تھا جو کچھ کہ ان لوگوں نے سنا تھا پس جناب امیر نے دعا کی اے پروردگار اگر انہوں نے گواہی کو عناد کیوجہ سے

چھپایا ہے تو انکو ناگہانی بلا میں مبتلا کر پس براء بن عازب اندھے ہو گئے یہانتک کہ اپنے گہر کا رستہ پوچھا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے بہلا وہ شخص کیونکر رستہ دیکھ سکتا ہے جسکو بد دعا لگی ہو۔ اور انس بن مالک کا یہ حال ہوا کہ انکے پاؤن پر برص پیدا ہو گیا اور یہ بھی روایت ہی کہ جب جناب امیرؑ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد یعنے جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے پر لوگون سے گواہی طلب کی انس بن مالک نے نسیان کا عذر پیش کیا جناب امیرؑ نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اگر یہ شخص جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ عمامہ سے نہ چھپ سکے پس انس رضی اللہ عنہ اس اپنے مونہہ کے برص کو برقع مین چھپا رکہتے تہے ✤

(۵۴) عن طلحة بن عمير قال شهدت عليا على المنبر ناشد اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيهم ابو سعيد وابو هريرة وانس وهم حول المنبر وعلى على المنبر وحول المنبر اثنا عشر رجلا منهم الانصار والمهاجرين فقال على نشدتكم بالله هل سمعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلى مولاه فقاموا كلهم وانس بن مالك فى القوم لم يشهد فقال له امير المؤمنين ما منعك يا انس ان تشهد وقد سمعت ما سمعوا قال يا امير المؤمنين كبرت ونسيت فقال امير المؤمنين اللهم ان كان كاذبا فاضربه ببياض او بوضح لا تواريه العمامة فقال طلحة بن عمير فاشهد بالله لقد رايته بيضا بين عينيه (اخرجه ابو نعيم وابن مردويه) طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مینے جناب امیر علیہ السلام کو منبر پر پایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو قسم دے رہے تہے ان مین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بھی منبر کے اردگرد بیٹھے ہوئے تہے اور جناب امیرؑ منبر پر تشریف رکہتے تہے اور منبر کے اردگرد مہاجرین و انصار سے بارہ بدری صحابی موجود تہے پس جناب امیرؑ نے ان سے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ کیا تمنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد کو سنا ہی پس سب لوگ کہڑے ہو گئے۔ انس بن مالک بھی لوگون مین موجود تہے انہون نے گواہی نہدی جناب امیر المومنین نے انس بن مالک سے فرمایا تمکو شہادت دینے سے کس بات نے روکا ہے باوجودیکہ تمنے بھی سنا تہا جو کچہ کہ ان لوگون نے سنا تہا۔ انسؓ کہنے لگے یا امیر المؤمنین مین بوڑہا ہو گیا ہون مجہے یہ بات بہول گئی ہے جناب امیرؑ نے دعا کی اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتا ہے تو اسے برص کی مرض مین مبتلا کر دے کہ اسے یہ عمامہ سے نہ چھپا سکے طلحہ بن عمیر کہتا ہے کہ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ مینے انس بن مالک کی پیشانی پر وہ سفید دہبہ اپنی آنکہون سے دیکہا ہے ✤

(۵۵) عن زيد بن ارقم قال قال على انشد الله رجلا سمع النبى صلى الله عليه وسلم يقول من كنت

مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام اثنی عشر بدریا من جانب الایسر ومن جانب الایمن فشھد وا بذالک قال زید بن ارقم کنت فیمن سمع ذالک فکتمتہ فذھب اللہ ببصری وکان یندم علی ما فاتہ من الشھادۃ ویستغفر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ والفقیہ ابن المغازلی واخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر فی مسند زید بن ارقم) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچھا جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تہا کہ جسکا مین مولا ہون پس اسکا علی مولا ہے اے اللہ اے میرے پروردگار دوست رکہیو اسے جو اسے دوست رکہے اور دشمن رکہیو اسے جو اسے دشمن رکہے پس بارہ اصحاب بدر کہڑے ہوگئے چہہ داہنی طرف سے اور چہہ بائین طرف سے اور انہون نے گواہی ادا کی زید بن ارقم کہتے ہین مین بہی انہین مین سے تہا جن لوگون نے یہ حدیث کو حضرت سے سنا تہا پس مین نے اسکو چہپایا خدا تعالے میری بصارت کو لے گیا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اس شہادت کے نہ دینے سے نادم رہا کرتے تہے اور استغفار کیا کرتے تہے ٭

(۵۶) عن عمیر بن سعد قال قال علی علی المنبر انشد رجلا سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ یقول یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ الا قام وشھد وتحت المنبر انس بن مالک والبراء بن عازب وجریر بن عبد اللہ البجلی فاعادھا فلم یجبہ احد فقال اللھم من کتم ھذہ الشھادۃ وھو یعرفھا فلا تخرجہ من الدنیا حتی تجعل بہ اٰیۃ یعرف بھا قال فبرص انس وعمی البراء ورجع جریر اعرابیا بعد ھجرتہ فاتی الشراۃ فمات فی بیت امہ (اخرجہ ابوالحسن احمد بن یحیی البلاذری فی انساب الاشراف) عمیر بن سعد ناقل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑہکر لوگون کو قسم دی کہ جس شخص نے غدیر خم کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو وہ کہڑا ہوکر بیان کرے پس لوگون نے گواہی ادا کی منبر کے نیچے انس بن مالک اور برا ابن عازب اور جریر بن عبد اللہ البجلی بہی بیٹہے ہوئے تہے جناب امیر نے مکرر اسکو فرمایا لیکن ان مین سے کسی نے کچہ نہ کہا جناب امیرؑ نے فرمایا بار الہا جس شخص نے اس شہادت کو چہپایا ہے باوجود اسکے کہ وہ اسکو جانتا ہے اس شخص کو اسوقت تک نہ مار جب تک کہ تو اسکے لئے کوئی نشانی نہ مقرر کردے کہ وہ اس سے دنیا ہی مین پہچانا جائے عمیر بن سعد کہتا ہے پس انس مبروص ہوگئے اور برا اندہے ہوگئے اور جریر بکواس کرتے ہوئے واپس آئے اور اپنی والدہ ماجدہ کے گہر مین دنیا سے انتقال کیا ٭

(۵۷) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال خطب علی فقال انشد اللہ امرء نشدۃ الاسلام سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ یوم غدیر خم اخذ بید علی یقول الست اولی بکم یا معشر المسلمین من انفسکم قالوا بلی یا

رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ و
اخذل من خذلہ الا قام فشھد قام بضعۃ عشر رجلا فشھدوا وکتم قوم فما فنوا من الدنیا حتے
عموا وبرصوا (اخرجہ الدارقطنی وابن کثیر فی تاریخہ) عبدالرحمن بن ابی لیلے سے مروی ہے کہ جناب
امیر علیہ السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور فرمایا میں اس مرد خدا کو کہ جس نے اسلام قبول کیا ہے قسم دیتا ہوں
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر غدیر خم کے روز کیا تھا پوچھتا ہوں
کہ جس شخص نے حضرت سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل
من خذلہ کی حدیث کو سنا ہو وہ اٹھکر اسکی شہادت بیان کرے پس دس پر کتنے آدمیوں نے کھڑے ہوکر
گواہی دی اور ایک گروہ صحابہ نے اس شہادت کو چھپایا پس وہ لوگ تب تک دنیا سے عالم آخرت کو نہیں
گئے جبتک کہ وہ اندھے اور مبروص نہیں کیے گئے ؏

(۵۸) عن ابن اسحاق قال حدثنی من لا احصی ان علیا نشد الناس فی الرحبۃ من سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام نفر فشھدوا انھم
سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتم قوم فما خرجوا من الدنیا حتے عموا وبرصوا واصابتہم
آفۃ منھم یزید بن ودیعۃ وعبدالرحمن بن مدلج (اخرجہ ابو موسی وابن الاثیر فی اسد الغابہ)
ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ مجھ سے بہت سے آدمیوں نے بیان کیا جنکا میں شمار نہیں کر سکتا کہ جناب
امیر علیہ السلام نے رحبہ میں لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ
وعاد من عاداہ کی حدیث کو سنا ہو بیان کرے پس چند آدمیوں نے کھڑے ہوکر گواہی دی کہ انہوں نے
اس حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اور ایک گروہ نے اس حدیث کو چھپایا وہ جب تک کہ
اندھے اور مبروص یا کسی اور بلا میں مبتلا نہیں ہوئے دنیا سے آخرت کو نہیں سدھارے چنانچہ یزید
ابن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی انہیں میں سے تھے ؏

(۵۹) عن عائشۃ بنت سعد سمعت اباھا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجحفۃ واخذ
بید علی فخطب ثم قال ایھا الناس انی ولیکم قالوا صدقت فرفع ید علی فقال ھو ولیی والمودی عنی
وان اللہ موال من والاہ ومعاد من عاداہ (اخرجہ ابن جریر وقال الذھبی ھذا حدیث حسن غریب)
عائشہ بنت سعد اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے جحفہ کے روز جناب رسالتمآب
صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ علی کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے خطبہ ارشاد کیا اور پھر فرمایا اے لوگو کیا میں تمہارا
ولی نہیں حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرماتے ہیں حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ بلند کرکے فرمایا یہ میرا

قائم ہے اور میری جانب سے ادا کرنے والا ہے بتحقیق خدا دوست رکھنے والا ہے اسکو جو اسکو دوست رکھے اور دشمن
رکھنے والا ہے اسکا جو اسکو دشمن رکھے *

(ف) قال السمهودی وقول بعضهم ان زیادة اللهم وال من والاه الی اخره موضوعة مردود فقد
ورد ذلک من طرق صححها الذهبی سید نور الدین سمهودی جواہر العقدین میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ
اس حدیث میں یہ الفاظ یعنے اللهم وال من والاه آخر تک موضوع ہیں۔ یہ قول بالکل مردود ہے یہ الفاظ بہت
سے طریقوں سے مروی ہوئے ہیں حافظ ذہبی نے جنکی تصحیح کی ہے *

(۷۰) عن ابی الحمراء خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعد ما کبر سنه لواحد من رفقائه الحق ما
سمعت اذنای ورأت عینای اقبل رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل علی ام المؤمنین عائشة
فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرأی العین علم ان غیره
دعی فخرج من عندها حتی دخل علی ام المؤمنین حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته
فجاء حتی اذا صار کرأی العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی ام المؤمنین ام سلمة وقال
ادعی لی سید العرب فبعثت الی علی ثم قال لی یا ابا الحمراء اذهب ائتنی بمائة من قریش وثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس قال ائتنی بصحیفة من ادیم فاتیته
بها فاقامهم مثل صف الصلوة فقال معاشر المسلمین الیس الله اولی بی من نفسی یأمرنی وینهانی
ما لی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست اولی بکم من انفسکم آمرکم وانهاکم لم یکن
لکم علی امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه یأمرکم
وینهاکم وما لکم علیه امر ولا نهی اللهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله
اللهم انت شهیدی علیهم انی قد بلغت ونصحت (اخرجه سید علی الهمدانی فی مودة القربی)

ابو الحمراء خادم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے ابو الحمراء جبکہ بوڑھے ہوگئے اپنے ایک رفیق سے کہنے
لگے جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے یا میری آنکھوں نے دیکھا ہے اس سے میں تجھے خبر دوں ایک روز جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے عرب
کے سردار کو بلاؤ انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے
انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا تھا۔ پھر وہاں سے باہر ہو کر ام المومنین حفصہ رضی اللہ
عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو بلا بھیجا جب وہ حضرت کے سامنے حاضر ہوئے آپ نے انکو اس طرح سے دیکھا کہ گویا کسی غیر کو بلا بھیجا

تمام ہو وہاں سے آمد ہو کر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا عرب کے سردار کو بلاؤ انہوں نے جناب علی علیہ السلام کو بلا بھیجا پھر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا اے ابو الحمراء جاؤ اور ایک سو آدمی قریش کے اور اسی آدمی عرب کے اور ساٹھ آدمی موالی عرب کے اور چالیس آدمی حبش کے بلا لاؤ۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے حضرت نے بکری کی کھال پر ایک عہدنامہ لکھا اور لوگوں کو مثل نماز کی صف کے استادہ کر کے ارشاد کیا اے مسلمانوں کے گروہ کیا خدا تعالے مجھ سے اولی نہیں ہے کہ مجھ کو حکم دیتا ہے اور ممانعت کرتا ہے خدا پر میرا کسی طرح کا حکم جاری نہیں ہے۔ حاضرین نے عرض کیا آپ بجا فرماتے ہیں پھر حضرت نے ارشاد کیا کیا میں تمہاری جان سے تمہارے لیے اولی نہیں ہوں میں تمکو امر و نہی کرتا ہوں مجھ پر تم کسی طرح کا حکم جاری نہیں کر سکتے ہو۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ درست ہے پھر آپ نے فرمایا جس کسیکا اللہ تعالی اور میں مولا ہوں پس اسکا یہ علی بھی مولا ہے یہ بھی امر اور نہی کر سکتا ہے تمہیں اسپر کسیطرح کے حکم جاری کرنے کا اختیار نہیں ہے اے میرے پروردگار دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اسے جو اسے دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور چھوڑ دے اسے جو اسے چھوڑ دے ای میرے پروردگار تو گواہ رہیو کہ میں نے انکو تیرا پیغام پہونچا دیا ہے اور نصیحت کا حق ادا کیا ہے۔

(۷۱) قال قیس بن سعد بن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ وانشدھا بین یدی علی فی صفین ~ قلت لما بغی العدو علینا حسبنا ربنا ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام لسوانا بہ اتی التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطب جلیل انما قالہ النبی علی الامہ ختم ما فیہ قال وقیل (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامہ) قیس بن سعد ابن عبادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ نے جناب امیر علیہ السلام کے سامنے صفین کے درمیان اپنے رجز میں یہ اشعار پڑھے ہے کہ جب ہمارا دشمن ہم پر باغی ہو گیا تو میں نے کہا کافی ہے ہمارے لیے ہمارا پروردگار اور وہی ہے اچھا سپردگی کارکے لیے۔ علی ہمارا امام ہے اور ہمارے سوا سب کا امام ہے۔ اس بات کے لیے قرآن نازل ہوا ہے جس روز کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ جسکا میں مولا ہوں پس اسکا یہ مولا ہے اور آپ نے ایک بزرگ خطاب فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلیے امت کے سلسلے خاص اس ارشاد کو فرمایا تھا تاکہ جو کچھ کہ اس میں گفتگو ہے ختم ہو جاوے۔

تنبیہ مولی کا لفظ چند معنوں کے مقام پر استعمال ہوا ہے جسکا ثبوت آیات قرآنیہ اور لغت سے ملتا ہے

لفظ	معنی	لفظ	معنی
(۱) جار	یعنے ہمسایہ	(۸) صدیق	قال اللہ تبارک وتعالےٰ۔ لا تغنی مولیٰ عن مولیٰ شیئا ای صدیق من صدیق
(۲) معتِق	بکسر تا۔ آزاد کنندہ		
(۳) معتَق	بفتح التاء۔ آزاد کردہ	(۹) ناصر	قال اللہ تبارک وتعالےٰ۔ بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولی لھم ای لا ناصر لھم
(۴) حلیف	یعنے ہم عہد		
(۵) ابن عم	یعنے چچا زاد بھائی سے قال الشاعر۔ مھلا بنو عمنا موالینا الموالی خستفوا علینا	(۱۰) مالک	قال اللہ تبارک وتعالےٰ ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیٔ وھو کل علی مولاہ
		(۱۱) السید المطاع	وفی الصحاح وکل من ولی امر واحد فھو ولیہ
(۶) عصبہ	قال اللہ تعالےٰ۔ انی خفت الموالی من ورائی	(۱۲) اولیٰ	قال اللہ تبارک وتعالےٰ۔ فی حق المنافقین ماواکم النار۔ ھی مولاکم۔ ای اولیٰ بکم
(۷) وارث	قال اللہ تعالےٰ۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ ای ورثۃ		

اس حدیث میں لفظ مولی کے معنے متعین کرنے میں علما کا اختلاف ہے۔ لیکن۔

(۱) اس حدیث میں مولی کے لفظ سے جار یعنے ہمسایہ کے معنے مطلق نہیں لیے جا سکتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے ہمسایہ نہیں تھے +

(۲) معتِق یعنے آزاد کنندہ کے معنے بھی اس حدیث کو مفہوم سے خارج ہیں۔ کیونکہ جس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کو ارشاد کیا تھا اس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا کسی غلام کے آزاد کرنے کے متعلق نہیں تھی +

(۳) معتَق یعنے آزاد کردہ کے معنے تو کسی طرح سے مراد ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ جناب امیر علیہ السلام حر اور آزاد تھے +

(۴) حلیف یعنے ہم عہد کے معنے بھی کسی طرح سے نہیں لیے جا سکتے۔ کیونکہ ان روایات میں متعلق کسی عہد و پیمان کا ذکر نہیں اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کسی سے عہد قائم کر رہے تھے کہ حلیف کے معنے مراد ہو سکیں +

(۵) ابن عم کے معنے تو ہرگز چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ کل مومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن عم نہیں تھے +

(۶) عصبہ کے معنے بھی ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کل مومنین کے یا کل مومنین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصبہ نہین تہے ۔

(۷) وارث کے معنے تو بموجب حدیث نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا نورث کسی طرح سے چسپان ہو ہی نہین سکتے

(۸) صدیق کے معنے لینا بہی ٹہیک نہین ہین ۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس سے کہ جناب سرور انبیا صلے اللہ علیہ وسلم دوست تہے جناب امیر بہی اسکے دوست تہے اور اگر اس قضیہ کا عکس کر کے یہ کہا جائے کہ شاید اس حدیث کے یہ معنے ہون کہ جو میرا دوست ہو وہ علی کا دوست ہے کیونکہ بعض اشخاص جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تو تہے مگر جناب امیر سے نقار رکہتے تہے حضرت نے انکی تنبیہ کے لیے ایسا ارشاد کیا ہو ۔ گو بادی النظر مین یہ معنے موجہ معلوم ہوتے ہین ۔ لیکن یہ معنے ہرگز حدیث کے مفہوم مین سے نہین ہین ۔ کیونکہ اس حدیث مین مولا کا لفظ مضاف واقع ہوا ہے نہ مضاف الیہ یعنے جسکا مین مولا ہون اسکا علی مولا ہے نہ یہ کہ جو میرا مولا ہے وہ علی کا بہی مولا ہے ۔ اس لیے صدیق کے معنے بہی نہین لیے جا سکتے ۔

(۹) ناصر ۔ کے معنے بہی ٹہیک نہین بیٹہتے ۔ کیونکہ جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر طرح سے تابع تہے جس کسیکی نصرت حضرت فرماتے تہے اسکی نصرت جناب امیر علیہ السلام پر واجب تہی ۔ اس کے اظہار کی کوئی ضرورت نہین تہی ۔

(۱۰) مالک ۔ کے معنے بہی اس حدیث مین مراد نہین ہین ۔ کیونکہ ان روایات مین مطلق کسی قسم کی ملکیت کا ذکر نہین ہے ۔

(۱۱) البتہ اس حدیث مین مولی کے لفظ سے معنی السید المطاع کے لیے جا سکتے ہین ۔

(۱۲)

(۱۲) اولے کے

مولی بمعنے اولی کثرت سے مستعمل ہوا ہے جسکے شواہد ہم چند تفاسیر اور کتب لغت سے ذیل مین درج کرتے ہین

(۱) ابن حیان تفسیر بحر محیط مین آیت کریمہ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون کے ترجمہ مین لکہتے ہین اے ناصرنا وحافظنا قالہ الجمہور وقال الکلبی اولی بنا من انفسنا فی الموت والحیوۃ وقیل مالکنا وسیدنا فلہذا یتصرف کیف یشاء فیجب الرضاء بما یصدر من جہتہ وقال ذلک بان اللہ مولی الذین امنوا وان الکافرین لا مولا لہم فہو مولانا الذی یتولانا و یتولاہم ۔

(۲) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین لکہتے ہین ماوٰکم النار ہی مولاکم وبئس المصیر فی لفظ

المولیٰ ههنا اقوال (احدها) قال ابن عباس مولٰکم ای مصیرکم و تحقیقه ان المولیٰ موضع الولی و هو القرب فالمعنی ان النار هو موضعکم الذی تقربون منه و تصلون الیه (والثانی) قال الکلبی یعنی اولی بکم وهو قول الزجاج والفراء وابی عبیدة -

(۳) امام ثعلبی تفسیر کشف البیان میں لکھتے ہیں ما واکم النار هی مولٰکم ای صاحبتکم واولی بکم واحق بان تکون مسکنا لکم

(۴) امام ابو الحسن الواحدی تفسیر وسیط میں لکھتے ہیں ماوٰکم النار هی مولٰکم - هی اولی بکم لما اسلفتم من الذنوب فی المعنی انها هی التی تلی علیکم لانها قد ملکت امرکم فهی بکم من کل شیٔ

(۵) امام بغوی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں ما وٰکم النار هی مولاکم - صاحبتکم واولیٰ بکم لما اسلفتم من الذنوب

(۶) جوہری صحاح میں ذیل لغت ولی لکھتے ہیں - واما قول لبید ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه مولی المخافة خلفها وامامها - فیرید انه اولی موضع ان یکون فیه الخوف

(۷) علامہ زوزنی سبعہ معلقہ کی شرح میں لکھتے ہیں ؎ فغدت کلا الفرجین تحسب انه + مولی المخافة خلفها وامامها + الفرج موضع المخافة والفرج ما بین قوائم الدواب فما بین الیدین فرج وما بین الرجلین فرج والجمع فروج وقال ثعلب ان المولی فی هذا البیت بمعنی اولی بالشیٔ - کقوله تعالیٰ ما وٰکم النار هی مولاکم ای هی اولی بکم -

اسکے ماسوا قرینہ الست اولی بالمومنین من انفسکم بھی یہی معنے اولیٰ ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے اب ہم اس واقعہ پر ایک تاریخی نظر ڈالکر یہ تلاش کرتے ہیں کہ اس حدیث کا ارشاد کیوں کیا گیا تھا اور حضرت نے کیوں فرمایا تھا اور کیا ایسی بات واقعہ ہوئی تھی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ارشاد پر برانگیختہ کیا تھا پسر ان اسباب اور واقعات کے معلوم ہونے سے اس حدیث میں جو کچھ کہ لفظ مولیٰ کے معنے مراد ہونگے ظاہر ہوجاوینگے +

یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے اسکے بعد حضرت نے حج نہیں کیا - اس واقعہ کے بعد حضرت اسی یا نوے روز بقید حیات رہے ہیں تمام اہل سیر متفق ہیں کہ اس واقعہ سے پہلے حضرت نے جناب امیر کو ایک لشکر کا سردار بناکر یمن کیطرف روانہ کیا تھا اور خالد بن ولید کو بھی دوسرے لشکر کے ساتھ یمن ہی کی طرف بھیجا تھا اور بوقت روانہ کرنے دونوں لشکروں کے یہ حکم دیا تھا کہ اگر دونوں لشکر متفرق رہیں تو ہر ایک صاحب اپنے لشکر کا جداگانہ امیر ہوگا - اور اگر دونوں لشکر کہیں جمع ہوجائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائینگے

اور خالد بن ولید آپ کے ماتحتی میں کارروائی کریں چنانچہ دونوں لشکر یمن میں بنی زبید پر جا ملے اور بنی زبید سے لڑائی پیش آئی اور لشکر اسلام ظفریاب ہو گیا اور کفار کا زن و بچہ اسیری میں آگیا ان میں ایک لونڈی نہایت خوبصورت تھی جناب امیرا سے اپنے تصرف میں لے آئے۔ یہ امر بعض لوگوں کو شاق گذرا جب دونو لشکر حضرت کی خدمت میں پہونچے اور حجۃ الوداع میں شریک ہوئے ہو چند آدمیوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جناب امیر کی شکایت کی کہ جناب امیر نے ایسا کچھ کیا ہے حضرت نے بعض لوگوں کو اسیوقت جواب دیدیا کہ تم علی کے پیچھے مت پڑو علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں اور میرے بعد تمہارا اولی ہے۔ پھر جب حضرت حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مقام جحفہ میں غدیر خم پر پہونچے تو حضرت نے باقی لوگوں کے شکوک رفع کرنے کے لیے خطبہ میں جناب امیر کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد کیا۔ جسکا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی مولا ہے۔ یعنے تم لوگ جو اس کنیز میں جناب علی کے تصرف کرنے کی نسبت شکایت کرتے ہو وہ تو میری طرح سے مومنوں کے ہر ایک امر میں اولی بالتصرف ہے۔ کتب سیر و رجال و تاریخ و احادیث صحیحہ سے اس واقعہ کی شہادت ملتی ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل و امام نسائی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہیں *

عن عبداللہ بن بریدۃ الاسلمی قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی الیمن مع خالد بن الولید وبعث علیا علی جیش اخر وقال ان التقیتما فعلی علی الناس وان تفرقتما فکل واحد منکما علیحدۃ فلقینا بنی زبید من اہل الیمن وظہر المسلمون علی المشرکین فقاتلنا المقاتلۃ وسبینا الذریۃ فاختار علی وصیفۃ لنفسہ فکتب بذلک خالد بن الولید الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامرنی ان انال منہ قال فجئت فدفعت الکتاب الیہ وقلت من علی فتغیر وجہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقلت ہذا مکان العائذ فبعثتنی مع الرجل والزمتنی بطاعتہ فبلغت ما ارسلت بہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقعن یا بریدۃ فی علی علی منی وانا منہ وہو ولیکم بعدی (اخرجہ النسائی فی الخصائص، واحمد فی المناقب) عبداللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے والد ماجد سے ناقل ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کے ساتھ ہمکو یمن کی طرف روانہ کیا اور دوسرے لشکر پر جناب امیر کو سردار مقرر کر کے ارسال کیا۔ اور فرمایا اگر دونوں لشکر باہم جمع ہو جائیں تو دونوں لشکروں پر جناب علی ہی امیر سمجھے جائیں اور اگر متفرق رہیں تو ہر ایک تم میں سے جداگانہ لشکر پر جداگانہ امیر ہوگا۔ ہم لوگ اہل یمن کے قبیلہ بنی زبید پر جا ملے مسلمانوں نے باہم مدد کر کے مشرکوں سے مقابلہ کیا اور انکا زن بچہ گرفتار کر لیا جناب علی نے ان میں سے ایک کنیز اپنے لیے منتخب کر لی۔ خالد بن ولید کو جناب امیر کا یہ تصرف کرنا ناگوار معلوم ہوا۔ اور حضرت کے حضور میں ایک شکایتی عرضی لکھ بھیجی اور مجھے حکم دیا

مین وہ عرضی لیکر حاضر خدمت ہوا مینے وہ خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کیا اور زبانی بھی
جناب امیر کی شکایت عرض کی حضرت کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا مینے یہ دیکھکر عرض کیا مین حضور
کے غصہ سے خدا کی پناہ مانگتا ہون حضور نے مجھے ایک شخص کی ماتحتی مین روانہ کیا تھا اور اسکی اطاعت مجھ
پر لازم کر دالی تھی جو کچھ کہ اس نے مجھ سے کہا مینے حضور مین عرض کر دیا حضرت نے فرمایا اے بریدہ علیؑ
کے پیچھے مت پڑ وہ مجھ سے ہے اور مین علی کا ہون وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے ۔

علامہ ابن حجر نے بھی کتاب صواعق محرقہ مین اس حدیث کے ارشاد کی یہی وجہ بتائی ہے چنانچہ وہ لکھتے
ہین ۔ سبب ذلک کما نقلہ الحافظ شمس الدین بن محمد الجزری عن ابن اسحاق ان علیا تکلم فیہ
بعض من کان معہ فی الیمن فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم حجتہ خطبہا تنبیہا علی قدرہ ورداً علی من
تکلم فیہ کبریدۃ کما فی البخاری ان کان یبغضہ وسبب ذلک ما صححہ الذہبی انہ خرج معہ الیمن
فرای منہ جفوۃ فنقصہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتغیر وجہہ ویقول یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین
من انفسہم قال بلی یا رسول اللہ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔ یعنی اس حدیث کے ارشاد ہونے
کا سبب یہ ہے جسکا ذکر حافظ شمس الدین بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے اسنی المطالب مین سیرۃ ابن
اسحاق سے نقل کیا ہے کہ بعض لوگون نے جو کہ جناب امیرؑ کے ساتھ یمن مین گئے ہوئے تھے واپس آکر جناب
امیر کی شکایت بیان کی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حج سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو لوگون کو جناب
امیر علیہ السلام کی شان اور منزلت پر مطلع کرنے کے لیے اور جو لوگ کہ شکایت کرتے تھے مثل بریدہ وغیرہ
کے جسکا ذکر امام بخاری نے بھی کیا ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ ابتدا مین جناب امیر سے بغض کہا کرتے تھے
اور لوگون کے رد کرنے کے لیے آپ نے خطبہ ارشاد کیا ۔ اور بعض کی وجہ یہ تھی جسکی صحت حافظ ذہبی
نے کی ہے کہ بریدہ رضی اللہ عنہ جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ یمن کو گئے تھے راہ مین باہم کچھ شکر
رنجی ہوگئی تھی اس وجہ سے بریدہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جناب امیر علیہ السلام
کی شکایت کرنے لگے ۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے
فرمایا اے بریدہ کیا مین مومنون کے لیے انکی جان سے اولی نہین ہون بریدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
حضور بے شبہ اولے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا کہ مین مولا ہون پس اس کا
علی مولا ہے ۔

اب ہر بینا خود چشم بصارت کھولکر ملاحظہ کر سکتے ہین کہ اولی کے سوا اس حدیث مین مولی کے اور کیا معنی
ہو سکتے ہین ۔ بعض محدثین نے اس حدیث کا سبب ارشاد اس طرح پر بیان کیا ہے وقیل کان.

سبب ذلك ان اسامة بن زيد قال لعلي لست مولاي انما مولاي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كنت مولاه فعلي مولاه (نقله شمس الدين مظفر الخلخالي في المفاتيح شرح المصابيح) یعنی کہا گیا ہے کہ اس ارشاد کا سبب تھا کہ ایک دفعہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جناب امیرؑ علیہ السلام سے کہا تھا کہ آپ میرے مولا نہیں ہیں۔ سوا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی میرا مولا نہیں ہے جب یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے ارشاد کیا جس کا کہ میں مولا ہوں پس اسکا علی بھی مولا ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ؛

لیکن وجہ اول زیادہ تر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد دو دفعہ کیا ہو۔ ایک دفعہ اس ارشاد کے محرک اسامہ بن زید ہوئے ہوں۔ اور دوبارہ بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے حضرتؑ نے یہ ارشاد علی رؤس الاشہاد بیان فرمایا ہو۔ بہرحال یہ کہنا کہ جناب امیر حجۃ الوداعؑ میں شریک ہی نہیں تھے۔ یا یہ حدیث متواتر نہیں ہے۔ یا مولی کے معنے متعین کرنے میں چون وچرا کرنا بالکل سفسطہ اور جنون ہے جو اکثر تعصب کے بڑھ جانے سے پیدا ہو جاتا ہے والوالارحام بعضہم اولی ببعض میں لفظ اولی بغیر من کے استعمال ہوا ہے۔ ایسی تسویلات سے لوگوں کو فریفتہ کر کے راہ حق سے بیراہ نہ کرنا چاہیے ؛

حضرت کا جناب امیرؑ کو غدیر خم کے روز عمامہ باندھنا

عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل امدني يوم بدر ويوم حنين بملائكة متعممين هذه العمة والعمة حاجزة بين المسلمين والمشركين قاله لعلي لما عممه يوم غدير خم لعمامة سدل طرفها على منكبه (اخرجه الخطيب البغدادي والديلمي وصاحب كنوز الحقائق وابوداؤد الطيالسي والمتقي في كنز العمال وابن ابي شيبة ومحب الطبري في الرياض والسيوطي وابن الصباغ المالكي) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ رب العزت نے بدر اور حنین کے روز ہماری مدد ایسے فرشتوں سے کی تھی جو عمامہ پوش تھے اور عمامہ مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان فرق کرنے والا ہے یہ حدیث حضرتؐ نے مجھے غدیر خم کے روز ارشاد فرمائی تھی جبکہ میرے سر پر حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے عمامہ باندھا تھا اور اسکا شملہ میرے میرے کندھے سے لٹکا دیا تھا ؛

(۳) قال علي بن برهان الدين الشافعي وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عمامة تسمى السحاب يكساها

علی بن ابی طالب فکان ربما طلع علیہ علی فیقول صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم علی فی السحاب یعنی عمامۃ التی وھبھا لہ برہان الدین شافعی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم کا ایک عمامہ مبارک تہا جسکا نام حضرت نے سحاب کہا ہوا تہا حضرت نے وہ عمامہ جناب امیر کو بندھوا دیا تہا جب کبہی جناب امیر اس عمامہ کو باندہے ہوئے حضرت کے حضور مین حاضر ہوتے تو سرور عالم صلعم ارشاد فرماتے کہ دیکہو علی سحاب مین تمہارے پاس آرہے ہین

جناب امیر کا حضرت کے بعد خیر البشر ہونا

(۱) عن عقبۃ بن سعد العوفی قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیہ فسألناہ عن علی فرفع حاجبیہ فقال ذاک من خیر البشر (اخرجہ احمد فی المناقب) عقبہ بن سعد العوفی ناقل ہے کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ملنے کو گئے انکے ابرو انکی آنکھون پر ڈہلکے ہوئے تہے ہم نے ان سے جناب امیر علیہ السلام کی نسبت پوچہا وہ کہنے لگے وہ سب لوگون سے بہتر تہے۔

(۲) عن عطاء قال سألت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن علی فقالت ذاک من خیر البشر ولا یشک فیہ الا کافر (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) عطار رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہین کہ مینے جناب ام المومنین عائشہ سے امیر کی نسبت پوچہا وہ فرمانے لگین وہ تمام خلقت سے بہتر ہین سوا کافر کے اسمین کوئی شخص شک نہیں لا سکتا۔

(۳) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ ابوبکر مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی تمام لوگون سے بہتر ہین جس نے کہ انکار کیا وہ کافر ہوا۔

(۴) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ فقد سئل منہ عن علی فقال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیہا علی ولا یشک فیہ الا منافق (اخرجہ ابن مردویہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جناب امیر کی نسبت پوچہا گیا وہ کہنے لگے علی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امت کے سب لوگون سے بہتر تہے منافق کے سوا کوئی اسمین شک نہین لا سکتا۔

(۵) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت خیر امتی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے ارشاد فرماتے تہے کہ تم دنیا و آخرت مین میری تمام امت سے بہتر ہو۔

(۶) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب خیر من اخلف بعدی (اخرجہ ابن مردویہ) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے کہ ان سب لوگون سے جنہیں مین اپنے پیچہے چھوڑے جاتا ہون علی علیہ السلام

سب سے بہتر ہین ✦

(۷) عن عبداللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ علی خیر البشر من ابی فقد کفر (اخرجہ الرازی فی الاربعین) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سرور انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی سب لوگون سے بہتر ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے۔

(۸) عن بریدۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمۃ ان زوجک خیر امتی اقدمہم سلما واکثرھم علما (اخرجہ ابن مردویہ) بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ بتحقیق تیرا خاوند میری سب امت کے لوگون سے بہتر ہے صلح مین اسنے بقدم اور علم مین سب سے زیادہ ہے ✦

(۹) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ لکل نبی وصی فمن وصیک فسکت عنی فلما کان الغد اتی فقال یا سلمان فاسرعت الیہ وقلت لبیک قال ھل تعلم من وصی موسی قلت نعم یوشع بن نون قال لم قلت لانہ اعلمہم قال فان وصیی وموضع سری وخیر من اترک بعدی ینجز عدتی ویقضی دینی علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر ایک نبی کا وصی ہوتا چلا آیا ہے حضور کا وصی کون ہے حضرت خاموش رہے جب دوسرا روز ہوا حضرت نے مجھے دیکھکر پکارا مین دوڑتا ہوا خدمت اقدس مین گیا حضرت فرمانے لگے کیا تجھے معلوم ہے کہ موسی علیہ السلام کا وصی کون تھا مینے عرض کیا یوشع بن نون تھے فرمایا کیون مینے کہا اسلیے کہ انکی تمام امت سے وہ زیادہ علم والے تھے پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصی اور میرے بھیدون کا خزانہ اور ان سب سے جنکو مین اپنے پیچھے چھوڑے جاتا ہون بہتر اور میری وعدون کو پورا کرنے والا اور میرے قرضون کو ادا کرنے والا علی بن ابیطالب ہے ✦

(۱۰) عن ابی الیسر الانصاری قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ فقالت من قتل الخارجیۃ قال قلت قتلھم علی قالت ما یمنعنی الذی فی نفسی علی علی ان اقول الحق سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتلہم خیر امتی من بعدی وسمعتہ یقول الحق مع علی وعلی مع الحق (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) ابی الیسر الانصاری ناقل ہین کہ ایک دفعہ مین جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین مین گیا وہ فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا امیر علیہ السلام نے فرمانے لگین مجھے علی کے حق مین سچ کہنے سے کون روک سکتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری سب امت میں بہتر شخص کو قتل کرے گا اور میں نے یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے +

(۱۱) عن المسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشة فقالت لی من قتل الخوارج فقلت قتلهم علی قال فسکت قال فقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول هم شر الخلیقة یقتلهم خیر الخلق واعظمهم عند الله تعالی یوم القیامة وسیلة (اخرجه ابوبکر بن مردویه) مسروق سے نقل ہے کہ میں جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا وہ مجھ سے پوچھنے لگیں کہ خوارج کو کس نے قتل کیا ہے میں نے عرض کیا امیر علیہ السلام نے وہ خاموش ہو گئیں اور پھر فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔ انکو بہترین خلائق قتل کریگا۔ اور انکا قتل قیامت کو روز خدا کے نزدیک بڑا بھاری وسیلہ ہوگا +

(۱۲) عن المسروق قال قلت لی ام المومنین عائشة رضی الله عنها یا مسروف انک من اکرم بنی علی واحبهم الی فهل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتله علی علی نهر یقال لاسفله تامرا واعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قال فقالت ابتنی معک من یشهد قال فاتیتها بسبعین رجلا فشهدوا عندها ان علیا قتله علی نهر یقال لاسفله تامرا واعلاه النهروان بین اخافیق وطرفا قالت قاتل الله عمرو ابن العاص فانه کتب الی انه قتلهم علی نیل مصر قال قلت یا ام الخیر بنی ای شیء سمعت من رسول الله صلی الله علیه وآله یقول فیهم قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول هم شر الخلق والخلیقة یقتلهم خیر الخلق والخلیقة واقربهم عند الله وسیلة یوم القیامة (اخرجه بن مردویه) مسروق کہتا ہے کہ مجھکو جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے مسروق تو سب بیٹیوں سے مجھے زیادہ عزیز اور پیارا ہے مجھے مخدج (پستان والے) کی کچھ خبر ہے میں نے کہا ہاں مجھے خبر ہے کہ جناب امیر نے اسکو ایک نہر پر مارا ہے جسکے نیچے کے ساحل کو تامرا اور اوپر کے ساحل کو نہروان بولتے ہیں اور وہ اخافیق اور طرف کے درمیان واقع ہے۔ مجھ سے جناب ام المومنین فرمانے لگیں کسی آدمی کو میرے پاس بلا لا کہ وہ پوری شہادت دے سکے میں ستر آدمی انکے پاس لے گیا اور انہوں نے ام المومنین کے پاس شہادت ادا کی کہ بے شک جناب امیر علیہ السلام نے اسکو ایک نہر کے کنارے پر قتل کیا ہے کہ اسکی نیچی طرف کو تامرا اور اوپر کی طرف کو نہروان کہتے ہیں اور وہ مقام اخافیق اور طرف کے مابین واقع ہے۔ ام المومنین فرمانے لگیں خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے جس نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اسکو رود نیل کے کنارے قتل کیا ہے۔ مسروق کہتا ہے کہ میں نے ام المومنین سے عرض کیا اے مادر مہربان مجھے اسکی حقیقت حال سے خبر دو کہ سرور عالم

صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے اس امر میں کیا سنا ہے فرمانے لگین کہ مینے حضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ بدترین مخلوق ہیں اور انکو بہترین مخلوق قتل کریگا اور انکا قتل کرنا قیامت کے روز اللہ عزوجل کے نزدیک ایک ثوابباری وسیلہ ہوگا ✦

(۳۱) عن ابن عباس قال لما نزلت ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریة قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لعلی هو انت (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ جب یہ آیت کہ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین وہ تمام خلقت سے بہترین نازل ہوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا یا علیؓ وہ تم ہو ✦

عن ابن جبیر قال قلت لعلی بن الحسین علیہ السلام یا سیدی ان ابی حدث عن ابی جحیفة وهب الخیر ان اباک صعد المنبر وقال خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر وعمر فقال این تذهب بک یا حکیم حدثنی سعید بن المسیب ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انت منی بمنزلة هارون من موسی ان المؤمن یهضم نفسه (اخرجہ الخطیب فی تاریخہ) ابن جبیر کہتا ہے کہ مینے جناب علی ابن الحسین سے عرض کیا یا سیدی میرا باپ ابوجحیفہ وہب بن الخیر سے روایت کرتا تھا کہ حضور کے جد امجد یعنے جناب امیر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا تھا کہ اس امت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہین جناب امامؑ نے فرمایا اے حکیم تجھے کہاں لیجاتین مجھ سے سعید ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یا علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے بےشک مومن اپنی کسر نفسی کیا کرتا ہے ✦

جناب امیرؑ کا اور حضرتؐ کا گوشت اور خون ایک ہونا

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة ان علیا لحمه لحمی ودمه دمی وهو منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبوة بعدی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ اے ام سلمہ تحقیق علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اور مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد نبوت نہین ✦

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم فتحت خیبر انت باب علمی وان ولدک ولدی ولحمک لحمی ودمک دمی (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس دن مینے خیبر کو فتح کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ تو میرے علم کا دروازہ ہے اور تیرے بیٹے میرے

میرے بیٹے ہیں۔ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے ؀

(۲) عن ابن مسعود قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی بیت ام سلمۃ وکان یومہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یلبث اذ جاء علی فدق الباب دقاً خفیفاً فاثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدق وانکرتہ ام سلمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قومی فافتحی لہ الباب قالت یا رسول اللہ من ھذا الذی افتح لہ الباب بنظر بمحاسنی وقد نزلت فی ایۃ من کتاب اللہ بالامس فقال لہا صلی اللہ علیہ وسلم کھیئۃ المغضب ان طاعۃ الرسول کطاعۃ اللہ ومن عصی الرسول فقد عصی اللہ۔ ان بالباب رجلا لیس بنزق ولا علق الاعلی الباب رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ ففتحت الباب فدخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمۃ اتعرفینہ قالت نعم یا رسول اللہ ھذا علی بن ابی طالب قال صدقت لحمہ من لحمی ودمہ من دمی ھو عیبۃ علمی اسمعی یا ام سلمۃ واشہدی وھو قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی فاسمعی واشہدی وھو قاضی عداتی واسمعی واشہدی لو ان عبدا عبد اللہ الف عام بین الرکن والمقام ثم لقی اللہ عز وجل مبغضا لہ ولعترتی اکبہ اللہ علی منخریہ یوم القیامۃ فی نار جہنم (اخرجہ الامام الرافعی فی تاریخ قزوین المسمی بالتدوین فی ترجمۃ ابراھیم بن زید النخعی من التابعین والخوارزمی وابو نعیم والیمنی والوصابی فی الاکتفا فی فضائل الاربعۃ الخلفاء) (النزق الطیاش وعلق الرجل ای غضب ویجوز ان یکون اللفظ ولا علق بالعین یقال ای لیس ذی ھوی یعنی انہ ضابط لنفسہ یعرف ادب الدخول ووقتہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے برآمد ہو کر ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کو تشریف لے گئے اور وہ روز انکی باری کا تھا۔ کچھ تھوڑی دیر بھی حضرت کو ام سلمہ کے گھر میں تشریف لے گئے ہوئے نہیں گذری تھی کہ جناب امیر تشریف لائے اور آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا حضرت نے کھٹکھٹانا سنکر سمجھ لیا اور جناب ام سلمہ کو ناگوار گذرا حضرت نے ام سلمہ سے فرمایا اٹھکر دروازہ کھولدو ام سلمہ نے عرض کیا یہ کون ہے جو ٹہلتا ہوا آنکلا ہے کہ میں اسکے لیے دروازہ کھولدوں اور میری رخساروں کو دیکھے حالانکہ کل میرے حق میں ازواج مطہرات کے حقوق کے متعلق کلام شریف کی آیت نازل ہوئی ہے حضرت نے غصہ ہوکر فرمایا تحقیق خدا کے رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی نافرمانی کی بیشک اس نے خدا کی نافرمانی کی دروازہ پر ایسا شخص ہے جو نہ متلون مزاج ہے اور نہ عشق باز ہے دروازہ پر تو وہ شخص ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسے دوست رکھتے ہیں جناب ام سلمہ نے دروازہ

کہولدیا جناب امیر علیہ السلام اندر تشریف لے گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ تم پہچانتی ہو یہ کون ہے ام سلمہ نے عرض کیا یہ علی بن ابیطالب ہیں حضرت نے فرمایا تم نے سچ کہا ہے اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے اور میرے علم کا مخزن ہے اے ام سلمہ سن رکھ اور گواہی دیجیو یہ میرے پیچھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنیوالا ہے یہ میرے دشمنوں کو قتل کرنیوالا ہے اگر کوئی بندہ ایکہزار برس رکن و مقام کے درمیان خدا کی عبادت کرے اور خدا کے سامنے انکا اور میری عترت کا بغض لیکر جاے تو خدا اسکو قیامت کے روز جہنم میں اوندھا گرائیگا ۞

جناب امیر کا رازدار آنحضرت ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب سری (اخرجہ الدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علی بن ابی طالب میرا رازدار ہے ۞

(۲) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالے عنہا وکانت الطف نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشدھن لہ حبا وکان لھا مولی قد رباھا وکان لا یصلی صلوۃ الا سب علیا فقالت یا ابت ما حملک علی ان تسب علیا قال لانہ قتل عثمان وشرک فی دمہ قالت اما انک لمولای وربیتنی وانک عندی بمنزلۃ والدی ما حدثتک بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن اجلس حتی احدثک عن علی وما رأیتہ اقبل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکان یومی وانما کان نصیبی فی تسعۃ ایام یوم واحد فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مخلل اصابعہ فی اصابع علی فقال یا ام سلمۃ اخرجی من البیت و اخلیہ لنا فخرجت واقبلا یتناجیان فاسمع الکلام ولا ادری ما یقولان حتی اذا قلت قد انتصف النھار واقبلت فقلت السلام علیک یا رسول اللہ فقال لا تلجی وارجعی مکانک ثم تناجیا طویلا حتی قام الظھر فقلت قد ذھب یومی وشغلہ علی فاقبلت امشی و وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال لا تلجی فرجعت وجلست مکانی حتی اذا قلت قد زالت الشمس الا ان یخرج الی الصلوۃ فیذھب یومی ولم ار قط اطول منہ اقبلت امشی حتی وقفت علی الباب فقلت السلام علیکما الج فقال نعم فدخلت وعلی واضع یدیہ علی رکبتیہ قد ادنا فاہ اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفم النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اذن علی یتسا ران وعلی یقول افامضی وافعل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم فدخلت وعلی معرض وجہہ حتی دخلت وخرج

فاخذني النبي صلى الله عليه وسلم واقعدني في حجره فالتزمني واصاب مني ما يصيب الرجل من اهله من اللطف و
الاعتذار ثم قال يا ام سلمة لا تلوميني فان جبرائيل اتاني من عند الله يامرني ان اوصي به عليا من بعدي وكنت
بين جبرائيل وعلي وجبرائيل عن يميني وعلي عن شمالي فامرني جبرائيل ان امر عليا بما هو كائن من بعدي الى يوم القيمة
فاعذريني ولا تلوميني ان الله اختار من كل امة نبيا ولكل نبي وصيا وانا نبي هذه الامة وعلي وصيي في عترتي واهل
بيتي وامتي من بعدي فهذا ما شهدت من علي الان يا ابتاه فسبه او فذره فاقبل ابوها يناجي الليل و
النهار اللهم اغفر لي ما جهلت من امر علي فان وليي ولي علي وعدوي عدو علي فتاب المولى توبة نصوحا
واقبل فيما بقي من دهره يدعو الله تعالى ان يغفر له (اخرجه الخوارزمي) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ازواج سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھتی تھیں وہ روایت
کرتی ہیں کہ انکا ایک غلام تھا جس نے انکی پرورش کی ہوئی تھی۔ وہ ہر زمانہ کے بعد جناب امیر علیہ السلام کو برا کہا
کرتا تھا جناب ام سلمہ ایک روز اس سے فرمانے لگیں اے ابا۔ تو علی کو کیوں برا کہتا ہے اس نے جواب دیا کہ علی
نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں شرکت کی ہے جناب ام سلمہ نے فرمایا۔ اگر تو میرا مولا اور بجائے والد
کے نہ ہوتا تو میں تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز سے کبھی خبردار نہ کرتی۔ لیکن اب بیٹھ جا میں تجھے
حضرت کے بھید سے واقف کرتی ہوں جسکو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میری نوبت کے روز حضرت
میرے گھر میں علی کو ہمراہ لیے ہوئے تشریف لائے علی کے پنجہ میں پنجہ ڈالے ہوئے تھے اور نو میں دن میری
نوبت آتی تھی جب گھر میں داخل ہوئے مجھ سے ارشاد کیا ای ام سلمہ تم کوٹھری خالی کر کے باہر چلی جاؤ میں باہر
ہو گئی اور دونوں صاحب سرگوشی کرتے ہوئے داخل ہوئے مجھے انکی آواز سنائی دیتی تھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا
تھا کہ باہم کیا باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ دوپہر ہو گئی میں نے بڑھکر السلام علیکم کے بعد عرض کیا مجھے داخل
ہونیکی اجازت ہے حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو اور اپنی جگہ بیٹھی رہو پھر حضرت ان سے دیر تک سرگوشی کرتے رہے
یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میرا آجکا دن یونہیں جاتا رہا علی علیہ السلام نے حضرت
کو باتوں میں لگا رکھا ہے میں نے بڑھکر اور دروازہ پر جا کر سلام علیک کہا اور اندر داخل ہونیکی اجازت طلب کی
حضرت نے فرمایا اندر مت آئیو میں پھر پلٹ کر اپنے مقام پر آ بیٹھی جب مغرب کا وقت ہوا اور آفتاب ڈوبنے لگا پھر
میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب حضرت نماز کیلیے باہر تشریف لیجائینگے اور میرا دن یونہی نکل جائیگا میں نے اس سے
زیادہ طولانی کوئی دن نہیں دیکھا تھا میں نے بڑھکر سلام کیا اور داخل ہونیکی اجازت مانگی حضرت نے فرمایا اب
اچھا اور میں حجرہ میں گئی جناب علی کو دیکھا کہ حضرت کے زانو پر ہاتھ رکھے ہوئے اور حضرت کے کان کے ساتھ منہ
لگائے ہوئے باتیں کر رہے ہیں اور حضرت کا منہ حضرت علی کے کان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور علی کہہ رہے ہیں

مین یا سی طرح سے کرونگا جب مین اندر گئی تو جناب علی رضی اللہ عنہ پھیر کر باہر تشریف لیگئے۔ حضرت نے مجھے اپنے پہلو مین بٹھا کر
اپنے سینہ سے لگا لیا اور جو کچھ مرد اپنی اہلبیت سے کرتا ہے کیا۔ اور بنہایت مہربانی سے فرمایا ای ام سلمہ تم ہمسے رنجش
نکرو پروردگار کیطرف سے جبریل آیا ہوا تھا اور یہ حکم لایا تھا کہ مین علی کو اپنے پیچھے وصیت کر جاؤن مین علی اور
جبریل کے درمیان مین بیٹھا تھا جبریل میری دہنی جانب اور علی میری بائین جانب کو تھے جو کچھ کہ مجھے جبریل کہتے
تھے مین علی کو امور سے کہ میرے بعد مین قیامت کے روز تک ہونیوالے ہین آگاہ کر رہا تھا۔ یا ام سلمہ تم مجھے
معذور رکھو خدا نے ہر ایک امت کے لیے ایک نبی مقرر کیا ہے اور ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا چلا آیا ہے
پس میری عترت اور میرے اہلبیت سے میری امت مین علی میرا وصی ہے ❖

ای ابوالعجلان یہ امر علی کا ہے جسکی مین اس وقت شہادت دیتی ہون۔ اب تم اوسے چاہو خواہ سب کرو خواہ چھوڑ دو۔ اسد نے
ابن نے سب کو چھوڑ دیا اور جناب الٰہی مین شب و روز دعا کرنے لگا کہ الٰہی مجھے معاف فرما۔ جو کچھ علی کے حق میں
مینے جہالت سے کہا ہے۔ خداوندا علی کا دوست میرا دوست ہے اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے پس اس غلام
نے خدا کی جناب مین خضوع سے توبہ کی اور اپنی باقی زندگی مین استغفار کرتا رہا ❖

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد
طال نجواہ مع ابن عمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ (اخرجہ الترمذی و النسائی والطبرانی
فی الکبیر) قال الترمذی معناہ اللہ امرنی ان انتجیہ وانتجی معہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ طائف کے
روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کو سرگوشی کے لیے بلایا لوگ کہنے لگے حضرت کی سرگوشی اپنے ابن
عم سے بہت دیر گئی ہے حضرت نے فرمایا مینے اس سے سرگوشی نہین کی بلکہ خدا نے کی ہے ❖

امام ترمذی علیہ الرحمۃ کہتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین خدا نے اسکے ساتھ سرگوشی کرنیکا حکم دیا ہے ❖

(۴) عن انس قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ طویلا فقال الناس لقد
طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیا فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر (اخرجہ ابن مردویہ)
انس کہتے ہین کہ جناب رسول صلعم طائف کے روز جناب علی کو بلا کر دیر تک سرگوشی فرمائی لوگ کہنے لگے آپکی اپنے ابن عم
سے گہری سرگوشی ہو رہی ہے جب اسکا چرچا حضرت تک پہونچا فرمایا جس نے علی سے حسد کیا مجھ سے حسد کیا
جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔

جناب امیر کا حضرت کے ساتھ اقرب عہد ہونا

(۱) عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت والذی یحلف بہ ان کان علی اقرب الناس عہدا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت عدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ بعد غداۃ یقول جاء علی مرارا و اظنہ کان بعثہ لحاجۃ فجاء بعد فظننت ان لہ حاجۃ فخرجنا من البیت فقعدنا عند الباب فکنت من ادناھم الی الباب فاکب علیہ علی فجعل یسارہ ویناجیہ ثم قبض من یومہ ذلک صلی اللہ علیہ وسلم فکان من اقرب الناس بہ عھدا (اخرجہ احمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جسکی قسم کھائی جاتی ہے کہ جناب علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے قریب العہد ہیں جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ ہم حضرت کی بیبیاں حضرت کی عیادت کرنے جایا کرتی تھیں حضرت نے کئی بار فرمایا علی آئے میں حضرت کا خیال تھا کہ حضرت نے انکو کسی ضرورت کے لیے کہیں بھیجا ہوا تھا اور اب وہ آگئے ہیں ہمنے خیال کیا کہ حضرت کو ان سے کوئی ضروری بات فرمانا ہے ہم حجرے سے نکلکر باہر بیٹھ گئیں میں ان سب میں سے دروازہ کے قریب تھی پس علی حضرت پر جھک گئے اور سرگوشی کرنے لگے پھر حضرت اسی روز رحلت فرما گئے پس وہ سب لوگوں سے حضرت کے ساتھ قریب العہد تھے ✤

(۲) عن ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوریٰ فارتفعت الاصوات فسمعت علیا یقول بایع الناس لابی بکر وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا وفیکم احد کان اخر عھدہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاین وضعہ فی حفرتہ غیری (اخرجہ العقیلی) ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں شوریٰ کے روز دروازہ پر تھا پس لوگوں میں شور برپا ہوا میں نے جناب علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کی حالانکہ واللہ امر خلافت میں میں ان سے اولیٰ اور احق تھا پس میں نے سنا اور تسلیم کیا کہ مبادا لوگ کافر ہو جائیں۔ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو سب کے بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہو جس وقت کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھا ہو۔ سوا میرے

حضرتؐ کا جناب امیرؑ کو وفات کے وقت اپنی ردا میں لے لینا

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت قال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ ابابکر فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا الی حبیبی فدعوت لہ عمرا فنظر الیہ ثم وضع راسہ فقال ادعوا لی حبیبی فقلت ویلکم ادعوا لہ علی بن ابی طالب فواللہ ما یرید غیرہ فلما راہ اخرج الثوب الذی کان علیہ ثم ادخلہ فیہ فلم یزل یحتضنہ حتی قبض ویدہ علیہ (اخرجہ الدارقطنی والرازی) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آگیا فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

بلا بھیجا حبیب آئے تو حضرت نے سر اٹھا کر انکو دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے جناب عمر
رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا آپ نے سر اٹھا کر انکو بھی دیکھا اور تکیہ پر رکھدیا اور فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ میں نے لوگوں
کو کہدیا افسوس ہی تم جناب علی کو بلاؤ حضرت انکے سوا اور کسی کو طلب نہیں فرماتے حبیب حضرت نے ان کو
دیکھا تو وہ کپڑا جو آپ اوڑھے ہوئے تھے آپ نے اٹھا دیا اور علی کو اس میں لے لیا۔ اور علی حضرت سے لپٹے رہے
حبیب تک کہ حضرت کا انتقال ہو گیا۔

(٢) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ثقل وعنده عائشة وحفصة رضی اللہ عنہما
اذ دخل علی فلما راٰہ رفع راسه ثم قال ادن منی فاستند الیه فلم یزل عنده حتی توفی صلی اللہ علیه وسلم
(اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیماری
سے صاحب فراش ہو گئے حضرت کے پاس عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما بیٹھی ہوئی تھیں کہ ناگاہ جناب امیر
تشریف لائے حضرت نے انہیں دیکھکر اپنا سر اقدس بالین سے اٹھایا اور فرمایا میرے قریب آؤ اور آپ انکے
سینہ سے تکیہ لگائے رہے یہانتک کہ وفات پا گئے ۔

جناب امیر کا حضرت کو غسل دینا

(١) عن علی قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغسله غیری فانه لا یری احد عورتی
الا طمست عیناه (اخرجه محدث الدهلوی فی ما ثبت بالسنة) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی
کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تیرے سوا کوئی مجھے غسل نہ دے ورنہ اسکی آنکھیں
جاتی رہینگی ۔

(٢) عن جعفر بن محمد قال کان الماء یجتمع فی جفون النبی صلی اللہ علیه وسلم وکان علی یشربه (ما
ثبت بالسنة) جعفر بن محمد علیہ وعلی آبائہ السلام سے روایت ہی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پلکوں میں
غسل کا پانی جمع ہو گیا جناب علی نے اسکو پی لیا ۔

(٣) سئل عن علی عن سبب فهمه وحفظه قال لما غسلت النبی صلی اللہ علیه وسلم اجتمع الماء فی جفونه
فرفعته بلسانی فازددته فادری قوة حفظی عنه (ما ثبت بالسنة) جناب امیر علیہ السلام سے انکے فہم اور
حافظہ کا سبب پوچھا گیا فرمایا جب میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غسلدیا تو آپ کے پلکوں میں پانی
اکٹھا ہو گیا میں نے اسے چوس لیا اس باعث سے میں اپنے آپ میں اب حافظہ کی قوت کو زیادہ پاتا ہوں
(٤) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیره هو اول عربی وعجمی صلی

صلے مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فرعنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ قبرہ (اخرجہ احمد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام میں چار خصلتیں ایسی موجود ہیں کہ انکے سوا کسی دوسرے میں نہیں اور وہ سب عربی اور عجمی لوگوں سے پہلے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑہی ہے اور وہ وہ شخص ہیں کہ ہر معرکہ میں حضرت کا علم انکے ہاتھ میں رہا ہے اور وہ وہ ہیں کہ جبکہ سب لوگ حضرت کے پاس سے بہاگ گئے تو وہ جنگ میں حضرت کے پاس مصائب پر صبر کیے رہے اور وہ وہ ہیں کہ جس نے حضرت کو غسل دیا اور قبر میں رکھا ✤

(۵) عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتواربنی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الدیلمی) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے یا علی تم مجہے غسل دوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجہے قبر میں رکہوگے اور جو کچہ کہ میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے صاحب علم ہو

حضرتؑ کا جناب امیر پر قیامت کے روز تکیہ کرنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اما واحدۃ فھو تکاءٌ بین یدی اللہ عز وجل حتی افرغ من الحساب واما ثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وادم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی۔ فاما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل۔ واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ احمد) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ علی کو پانچ باتیں ایسی عطا ہوئی ہیں کہ وہ دنیا وما فیہا سے مجہے پیاری ہیں اول خدا کے سامنے جب میں حساب دینے کے لیے کہڑا ہونگا۔ تو وہ میرا تکیہ ہونگے جبتک کہ میں حساب سے فارغ ہو جاؤں دوم لواء الحمد انکے ہاتہ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور انکی سب اولاد اسی علم کے نیچے ہوگی سوم وہ میرے حوض کے کنارے کہڑے ہونگے اور جسکو میری امت سے شناخت کرینگے اسے پلائینگے۔ چہارم وہ مجہے کفن پہنا کر مجہے میرے رب کے سپرد کرنے والے ہیں پنجم مجہے اسکا خوف نہیں کہ وہ پارسا ہونیکے بعد پہر زنا کی طرف رجوع کریں یا مسلم ہونیکے بعد پہر کافر ہو جائیں ✤

(۶) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیعثنی اللہ یوم القیامۃ متکیا علی علی بن ابی طالب (اخرجہ نجم الدین فخر الاسلام ابو بکر بن محمد بن الحسین السیلانی المرندی فی مناقب الاصحاب)

ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ مجھے ساتھ اٹھائیگا در آں حالیکہ میں علی بن ابیطالب پر تکیہ کیے ہوئے ہونگا۔

القرآن مع علی

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لا یفترقان حتے یردا علی الحوض (اخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والدیلمی) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ اور دونوں جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہوں۔

(۲) عن شہر بن حوشب کنت عند ام سلمۃ فسلم رجل فقیل من انت قال انا ابو ثابت مولی ابی ذر قالت مرحبا بابی ثابت ادخل فدخل فرحبت بہ وقالت این طار قلبک حین طارت القلوب مطائرھا قال مع علی قالت اصبت والذی نفس ام سلمۃ بیدہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یتفرقا حتے یردا علی الحوض ولقد بعثت ابنی عمرو بن اخی عبد اللہ ابن امیۃ وامرتھما ان یقاتلا مع علی من قاتلہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان نقر فی حجالنا وفی بیوتنا لخرجت حتی اقف فی صف علی (اخرجہ ابن مردویہ) شہر بن حوشب سے منقول ہے کہ میں جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا پوچھا گیا تم کون ہو اس نے جواب دیا میں ابوذر رضی اللہ عنہ کا غلام ابو ثابت ہوں جناب ام سلمہ نے اسے مرحبا فرما کر داخل ہونیکی اجازت دی اور اچھی طرح سے بیٹھایا اور ارشاد کیا اے ابو ثابت جبکہ لوگوں کے دل اپنی اپنی ہواؤں میں پرواز کر رہے تھے تیرا دل کس کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ اس نے عرض کیا جناب امیر کے ساتھ میرا دل اٹر رہا تھا حضرت ام المومنین نے فرمایا تو صواب پا گیا۔ اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ام سلمہ کی جان ہے میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے یہ دونوں جب تک کہ حوض پر وارد نہ ہوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے میں نے اپنے بیٹے عمر اور اپنے بھتیجے عبد اللہ بن امیہ کو حکم دیا تھا کہ جناب امیر کے ساتھ ہو کر انکے لڑنے والوں سے لڑیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مستورات کو پردوں میں اور گھروں میں بیٹھنے کے لیے حکم دیا ہوا ہے ورنہ میں خود نکلکر علی کی صف میں جا کھڑی ہوتی۔

(۳) عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی قبض فیہ

یقول وقد امتلأت الحجرة من اصحابه ایها الناس یوشک ان اقبض قبضا سریعا فینطلق وقد تقدمت الیکم القول معذرة الیکم الا انی مخلف فیکم الثقلین کتاب الله عز وجل وعترتی اهل بیتی ثم اخذ بید علی فرفعها فقال هذا مع القرآن والقرآن مع علی لا یتفرقان حتی یردا علی الحوض فاسئلهما ما خلفتم فیهما (اخرجه بن عقدة) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب محبوب رب العلمین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت مین ارشاد فرماتے تھے اور صحابہ کرام سے حجرہ بھرا ہوا تھا اے لوگون خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب مین اس دار فانی سے رحلت کر جاؤن مین پہلے تمکو کہہ چکا ہون کہ مین دو بھاری چیزین تم لوگون مین چھوڑے جاتا ہون خدا کی کتاب اور میری عترت اہل بیت پھر علی کا ہاتھ پکڑکر بلند کیا اور فرمایا یہ قرآن کے ساتھ ہے قرآن اسکے ساتھ ہے جبتک کہ حوض پر وارد نہ ہون۔ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہین ہونگے مین ان دونون سے پوچھونگا کہ تمنے ان کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ہے ✤

الحق مع علی

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی (اخرجه ابو یعلی والضیا) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق علی کے ساتھ ہے ✤

(۲) عن عبد الرحمن بن سعید قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفر من المهاجرین ومر علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق مع ذا (اخرجه بن مردویه) عبد الرحمن بن ابی سعید سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چند مہاجرین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگہان جناب امیر گذرے حضرت نے فرمایا حق اسکے ساتھ ہے ✤

(۳) عن ابی ذر الغفاری عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق معه لن یزولا حتی یردا علی الحوض (اخرجه بن مردویه) ابوذر غفاری جناب ام سلمہ سے روایت کرتے ہین کہ فرماتی تھین مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہ تحقیق علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے اور دونون نہین زائل ہونگے جب تک کہ حوض پر وارد ہون

(۴) عن ام سلمة قالت کان علی علی الحق من اتبعه اتبع الحق ومن ترکه ترک الحق عهدا معهودا قبل یومه هذا (اخرجه بن مردویه) جناب ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرماتی تھین جناب امیر حق پر تھے جس نے کہ انکی پیروی کی اس نے حق کا اتباع کیا اور جس نے انکو چھوڑا حق کو چھوڑا یہ آج کے دن سے پہلے عہد ہو چکا ہے

(۵) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع علی یزول معہ حیث مازال (اخرجہ ابن مردویہ) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق علی کے ساتھ ہے پھرتا ہے جہاں علی پھرتا ہے

(۶) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان الحق معک وعلی لسانک وفی قلبک وبین عینیک (اخرجہ الخوارزمی) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی حق تیرے ساتھ ہے اور تیری زبان پر حق ہے اور تیرے دل میں ہے اور تیری دو آنکھوں کے بیچ

(۷) عن ابی موسیٰ الاشعری قال اشھد ان الحق مع علی ولکن مالت الدنیا الی اھلھا ولقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہ یا علی انت مع الحق والحق بعدی معک (اخرجہ ابن مردویہ) ابو موسیٰ الاشعری کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حق علی کے ساتھ ہے لیکن دنیا اپنے لوگوں کیطرف پھر گئی بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جناب امیر سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یا علی تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

(۸) عن ابن حیان التیمی عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ علیا اللھم ادر الحق معہ حیث دار (اخرجہ ابن مردویہ) ابن حیان التیمی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے ناقل ہیں کہ بتحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ رحم کرے علی پر اے میرے پروردگار حق کو پھیر دے جہاں علی پھرے۔

(۹) عن ام المؤمنین عائشۃ صدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما عقر جملھا ودخلت دار البصرۃ فقال لھا اخوھا محمد انشدک اللہ اتذکرین یوم حدثتنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحق لن یزال مع علی وعلی مع الحق لن یفترقا فقالت نعم (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کے جب پاؤں کٹ چکے اور وہ بصرہ کے گھر میں تشریف لے گئیں انکے بھائی محمد نے انہیں خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ آپ مجھے اس دن کا ذکر سنائیں کہ آپ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ حق علی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہونگے۔ فرمانے لگیں ٹھیک ہے۔

(۱۰) عن مسروق قال سالتنی ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا عن اصحاب النھر وعن ذی الثدیۃ فاخبرتھا فقالت یا مسروق اتستطیع ان تاتینی باناس ممن یشھد فاتیتھا من کل سبع برجل فشھدوا انھم راوہ فقالت یرحم اللہ علیا انہ کان علی الحق ولکنی کنت امرأۃ من الاحماء (اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) مسروق ناقل ہیں کہ جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

نے مجھ سے سسرال والون اور ذو الثدیہ کی بات پوچھی مینے انکو جو کچھ کہ خبر تھی سنائی فرمانے لگین اے
مسروق ہو سکتا ہے کہ چند ایسے آدمی لاوے جو اسکی گواہی دے سکین مین ہر ایک قبیلہ کا ایک ادمی انکی
خدمت مین لیگیا انہون نے گواہی بیان کی کہ ذی الثدیہ کو انہون نے دیکھا ہے جناب ام المومنین
فرمانے لگین خدا علی پر رحم کرے وہ حق پر تھے مین ایک ایسی عورت تھی جو اپنے سسرال والون کے
لبس مین تھی ❖

(۱۱) قیل لما اصیب زید بن صوحان رضی اللہ عنہ یوم الجمل اتاہ علی وبہ رمق فوقف علیہ امیر
المومنین فقال رحمک اللہ یا زید فواللہ ما عرفتک الا خفیف المعونۃ کثیر الموتۃ فرفع الیہ رأسہ
فقال وانت فرحمک اللہ فواللہ ما عرفتک الا باللہ عالما وبایاتہ عارفا واللہ ما قاتلت معک
من جہل ولکنی سمعت حذیفۃ بن الیمان یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی امام
البررۃ قاتل الفجرۃ منصور من نصرہ مخذول من خذلہ الا وان الحق معہ ومتبعہ الا فمیلوا
معہ (اخرجہ ابن مردویہ) کہتے ہین کہ جب جمل کے روز زید بن صوحان زخمی ہوگئے ابھی ان مین رمق
باقی تھی جناب امیر انکے سرہانے تشریف لے گئے اور فرمانے لگے ای زید خدا تجہ پر رحم کرے ہم نے تجہ کو نہین
دیکھا مگر مدد کرنے مین ہلکی اور جلدی کرنے والا اور اہل و عیال کے نفقہ مین کثرت سے رنج کی برداشت کرنے
والا زید نے سر اٹھایا اور جواب دیا خدا آپ پر بھی رحم کرے ہمنے آپکو نہین دیکھا مگر اللہ کے
ساتھ زیادہ علم والا اور اسکی ایات کو زیادہ پہچاننے والا۔ مینے آپ کی معیت مین نادانی سے جنگ
نہین کی بلکہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا تہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ علی نکوکارون کے سردار اور بدکارون کے قاتل ہین خدا سے مدد پائی اس نے جسنے کہ انکی مدد کی
اور خوار ہوا وہ شخص جس نے انکو چھوڑا بے شک حق انکے ساتھ ہے اور انکے اتباع مین ہے تم نے
انہین کی طرف میل کرنا ❖

(۱۲) عن ابی رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا رافع کیف انت وقوم یقاتلون علیا وھو علی
الحق وھم علی الباطل یکون حقا فی اللہ جہادھم فمن لم یستطع جہادھم بیدہ فبجاھدھم بلسانہ
فمن لم یستطع بلسانہ فبجاھدھم بقلبہ لیس وراء ذلک شیء قال ادع لی ان ادرکتہم ان یعیننی و
یقوینی علی قتالھم فلما بایع الناس علی بن ابی طالب وخالفہ معاویۃ قلت ھؤلاء القوم الذین
قال فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع ارضہ بخیبر فخرج مع علی بجمیع اھلہ وولدہ وکان معہ
حتی استشھد علی فرجع الی المدینۃ مع الحسن (اخرجہ ابن مردویہ) ابو رافع رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا کہ اے ابو رافع تیرا کیا حال ہوگا جبکہ قوم علی
کے ساتھ جنگ کریگی اور علی حق پر ہوا ور یہ لوگ باطل پر ہونگے خدا کی راہ میں ان سے جہاد کرنا حق ہوگا جو
شخص کہ ہاتھ سے جہاد کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ زبان سے انکے ساتھ جہاد کرے۔ اور
جو شخص کہ زبان سے بھی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ دل ہی سے جہاد کرے اسکے سوا اور کوئی
بات نہیں ہے اگر تو ان لوگوں کو پائے تو انکو میری طرف سے دعوت کیجیو کہ وہ میری مدد کریں اور مجھے
تقویت دیں۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے جناب امیر سے بیعت کی اور معاویہ مخالف ہوگئے
میں نے کہا یہ وہی لوگ ہیں جنکا کہ حضرت نے ذکر کیا تھا ابو رافع اپنی خیبر کی زمین بیچکر اور اپنے
اہل وعیال کو ساتھ لیکر جناب امیر کے ہمراہ ہو لیے اور جناب امیر کی شہادت تک انکے ساتھ رہے
پھر جناب امام حسن کے ساتھ مدینہ کو واپس آ گئے +

(۳۱) عن عبداللہ بن عبداللہ الکندی قال حج معاویۃ فاتی المدینۃ واصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم متوافرون فجلس فی حلقۃ بین عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر الخلیفۃ المقتول فضرب
بیدہ علی فخذ ابن عباس ثم قال اما کنت احق واولی بالامر من ابن عمک قال وبم قال
لانی ابن عم الخلیفۃ المقتول ظلما قال ھذا اذا یعنی ابن عمر اولی بالامر منک لان اباہ قتل
قبل ابن عمک فاعرض عن ابن عباس واقبل علی سعد بن ابی وقاص وقال وانت یا سعد
الذی لم یعرف حقنا من باطل غیرنا فیکون معنا او علینا قال سعد انی لما رایت الظلمۃ قد
غشیت الارض قلت لبعیری ئخ فانختہ حتی اذا استقرت مصیبۃ قال واللہ لقد قرات
المصحف یوما بین الدفتین وما وجدت فیہ ئخ فقال اما اذا ثبت فانی سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لعلی انت مع الحق والحق معک قال لتجیئنی بمن سمعہ معک او لافعلن قال
ام سلمۃ قال فقام فقاموا معہ حتی دخل علی ام سلمۃ قال فبدا المعاویۃ فی الکلام فقال یا
ام المؤمنین ان الکذب اتیہ قد کثرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یزال قائل یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یقل وان سعدا روی حدیثا زعم انک سمعتہ منہ قالت
ما ھو قال زعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت مع الحق والحق معک قالت
صدق فی بیتی قالہ فاقبل علی سعد فقال الآن الوم ما کنت علیہ واللہ لو سمعت ھذا من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زلت خادما لعلی حتی اموت (اخرجہ ابن مردویہ) عبداللہ بن عبداللہ
الکندی سے منقول ہے کہ ایک دفعہ معاویہ حج کرکے مدینہ میں گیا اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب بھی ان پر کثرت تھے وہ ایک مجلس میں گیا جہان پر عبداللہ بن عباسؓ اور عبداللہ بن عمر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ ابن عباسؓ کی ران پر ہاتھ مار کر کہنے لگا کیا میں آپکے ابن عم یعنے جناب امیر سے خلافت میں زیادہ تر حقدار نہیں تھا ابن عباسؓ نے کہا کیون کہنے لگا میں خلیفہ مقتول یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کا ابن عم ہون ابن عباسؓ نے جواب دیا شاید یہ شخص یعنے عبداللہ بن عمر تجھ سے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اسکے والد تیرے ابن عم سے پہلے شہید ہو ہین ابن عباس ہو نہ ہیں کہ سعد بن ابی وقاص کیطرف متوجہ ہو کر کہنے لگا اے سعد تو وہی شخص ہے جس نے کہ ہماری حق کو ہمارے غیر کے باطل سے نہین پہچانا اور ہمارا ساتھ نہین دیا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب مین نے دیکھا کہ اندھیرا تمام زمین پر چھا گیا ہے مینے اپنے اونٹ کو کہا بیٹھ جا اور مینے اسکو بٹھا دیا۔ یہانتک کہ مصیبت ٹھیر گئے معاویہ نے کہا قسم ہے خدا کی مینے دن بھر اول سے آخرتک قرآن شریف کو پڑھا ہے اس مین بیہودہ بات نہین پائی۔ سعد کہنے لگے جبکہ یہ بات ثابت بھی ہو جائے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جناب علی سے فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تو حق کے ساتھ ہے اور حق تیرے ساتھ ہے معاویہ کہنے لگا میرے ساتھ چل تو نے کس کے مواجہ مین اس حدیث کو سنا ہے ورنہ مین تیرے ساتھ کچھ کر بیٹھونگا سعد نے کہا مینے جناب ام المومنین ام سلمہ کے سامنے اس حدیث کو سنا ہے معاویہ اٹھ کھڑا ہوا اور اسکے ساتھ اور لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوے اور جناب ام سلمہؓ کی خدمت مین گئے معاویہ نے کلام شروع کیا کہ یا ام المومنین جھوٹی باتین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بہت منسوب ہو گئی ہین ہمیشہ کہنے والا یہی کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حالانکہ وہ بات حضرتؐ نے نہین فرمائی ہوتی سعد نے ایک حدیث روایت کی ہے انکا خیال ہے کہ آپنے بھی اس حدیث کو سنا ہے۔ ام المومنین نے فرمایا وہ کیا ہے معاویہ کہنے لگا انکا زعم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا تھا کہ تو حق کے ساتھ ہے ام المومنین فرمانے لگین سچ کہتا ہے حضرتؐ نے اس حدیث کو میرے گھر مین ارشاد کیا تھا معاویہ سعد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اب مین ملامت کے قابل ہون جس بات پر کہ مین تھا واللہ اگر یہ حدیث مینے حضرتؐ سے سنی ہوتی تو اپنے مرنے تک ہمیشہ مین جناب امیر علیہ السلام کا خادم بنا رہتا۔

جناب امیر کا قرآن کی تاویل پر لوگون سے لڑنا

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا جلوسا منتظر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج الینا قد انقطع شسع نعلہ فرمی بہا الی علی فقال ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی

تنزیله فقال ابوبکر انا هو یا رسول الله فقال لا فقال عمر انا هو یا رسول الله فقال لا ولکن خاصف النعل (اخرجه احمد والنسائی ومحی السنة البغوی فی شرح السنة و ... ابو یعلی وابن حبان وابو نعیم فی الحلیة والدیلمی فی فردوس الاخبار والحاکم وقال صحیح ...) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ... ہے کہ ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ... سے برآمد ہوئے کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا جناب امیر علیہ السلام کی طرف ... الگ فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن کی تاویل پر جنگ کرے گا ... ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں فرمایا نہیں ... رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ ... میں ہوں فرمایا نہیں ولیکن وہ جوتا سینے والا ہے ۔

جناب امیر کا ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جنگ کرنا

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله تعالیٰ فاما نذهبن بک فانا منهم منتقمون نزلت فی علی انه ینتقم من الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجه ...) جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد میں (کہ اگر ہم تجھ کو ... اور ہم کو ان سے بدلا لینا ہے) فرمایا ہے کہ یہ آیت علی کی شان میں نازل ہوئی ہے ... ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے میرے بعد بدلا لیں گے ۔

(۲) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال هؤلاء فمع من قال مع علی ... یقتل عمار بن یاسر (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہے پس کس کے ساتھ فرمایا علی کے ساتھ اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی شہید ہونگے ۔

(۳) عن علی بن ربیعة قال سمعت علیاً علی منبرکم هذا یقول عهد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقاتل الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وابن اثیر فی اسد الغابه) علی بن ربیعہ کہتے تھے کہ میں نے جناب امیر کو تمہارے اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کا عہد لیا ہے ۔

(۴) عن سعید بن جنادة عن علی قال امرت بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین واما الناکثون فہم اہل الجمل واما القاسطون فاہل الشام والمارقون فاہل النہروان (اخرجہ ابن عساکر) سعید بن جنادہ جناب امیر سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے تین گروہ یعنے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم ہوا گیا ہے پس ناکثین اہل جمل ہیں اور قاسطین اہل شام اور مارقین اہل نہروان ❊

(۵) عن ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة ھذا قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ کے گھر تشریف لائے اتنے میں جناب امیر بھی آگئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ یہ میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنیوالا ہے ❊

(۶) عن علقمة عن عبد اللہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیت زینب بنت جحش واتی منزل ام سلمة فجاء علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلمة ھذا واللہ قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین من بعدی (اخرجہ ابن عساکر) علقمہ عبد اللہ سے روایت کرتا ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلکر ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف لارہے تھے کہ جناب امیر بھی حاضر ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ واللہ یہہ شخص میرے بعد ناکثین اور قاسطین اور مارقین کو مارنیوالا ہے ❊

(۷) عن عقاب بن ثعلبة قال حدثنی ابو ایوب الانصاری فی خلافة عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین (اخرجہ ابن عساکر) عقاب بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ جناب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا

(۸) عن مخنف بن سلیم قال اتینا ابا ایوب الانصاری فقلنا قاتلت المشرکین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم جئت تقاتل المسلمین فقال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین مع علی (اخرجہ ابن عساکر) مخنف بن سلیم کہتا ہے کہ ہم نے ابو ایوب انصاری سے جاکر کہا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مشرکون کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں اب آپ مسلمانون کے ساتھ لڑنے کو آئے ہین کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے علی کی معیت مین ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا ہے ❊

(۹) عن علقمة والاسود قالا اتینا ابا ایوب الانصاری عند منصرفہ من صفین فقلنا یا ابا ایوب

ان الله اکرمك بنزول محمد صلی الله علیه وسلم فی بیتك والمجیء ناقته تفضلا من الله واکراما لك حتی اناخت بابك دون الناس ثم جئت بسیفك علی عاتقك تضرب به اهل لا اله الا الله فقال یا هذا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرنا بقتال ثلاثة مع علی بن ابی طالب الناکثین والقاسطین والمارقین۔ فاما الناکثون فقد قاتلناهم وهم اهل الجمل طلحة والزبیر واما القاسطون فهو منصرفنا من عندهم یعنی معاویة وعمرو بن العاص واما المارقون فهم اهل الطرفا والنخیلات واهل النهروان والله ما ادری این هم ولکن لابد من قتالهم انشاء الله (اخرجه ابن عساکر فی تاریخه) علقمہ اور اسود کہتے ہین کہ جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہمنے انسے کہا اے ابو ایوب بے شک اللہ تعالے نے آپ پر کرم کیا کہ تمہارے گھر مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور یہہ خدا کی مہربانی خاص تمہارے لیے تھی کہ حضرت کی اونٹنی اور لوگون کے سوا تمہارے گھر کے دروازہ پر بیٹھ گئی آپ آپ اپنے کندھے پر شمشیر رکھکر تشریف لائے ہین کہ اس سے لا الہ الا اللہ کہنے والون کو قتل کرین ابو ایوب کہنے لگے بہ تحقیق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو جناب امیر کی معیت مین تین گروہون کے ساتھ جنگ کرنیکا حکم دیا تھا وہ لوگ ناکثین اور قاسطین اور مارقین ہین پس ناکثین اہل جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ تعالی عنہما تھے اور قاسطین یہ لوگ ہین جہان سے کہ ہم واپس آرہے ہین یعنے معاویہ اور عمرو بن العاص اور مارقین اہل طرفاء اور نخیلات اور نہروان ہین واللہ مجھے نہین معلوم کہ اب وہ کہان ہین لیکن انشاء اللہ انکے ساتھ بھی لڑنا ہوگا۔

تنبیہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جناب امیر کو اپنے عہد خلافت مین تین معرکہ پیش آئے (۱) واقعہ جمل (۲) واقعہ صفین (۳) واقعہ نہروان +

(۱) واقعہ جمل دونون جانب سے صحابہ کرام تھے۔ اس واقعہ پر گہری نظر کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اصحاب جمل یعنے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما نکث بیعت تو ضرور کیا ہے مگر انکا منشا جناب امیر سے نزع خلافت کا تھا اور نہ لڑنے ہی کا ارادہ تھا۔ بلکہ واقعات پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جنگ مین بھی مبادرت ان سے نہین ہوئی صرف وہ قاتلان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے مستدعی تھے جو بخوف جان جناب امیر کی فوج مین آچھپے تھے۔ انہون نے موقع پاکر دونون لشکرون کو لڑوا دیا مگر جب جناب امیر نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کو انکی خطا پر متنبہ کیا تو وہ نادم ہو کر فورا معرکہ سے علیحدہ ہوگئے اسلیے انکی خطا کو خطا فی الاجتہاد سے علما نے تعبیر کیا ہے۔

(۲) معرکہ صفین مین تمام فقہا و اجلہ انصار جناب امیر کے طرفدار تھے معدودے چند مؤلفۃ القلوب صحابہ امیر معاویہ کی طرفداری کرتے تھے واقعات پر نظر کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کی منشا اس

جنگ سے نزع خلافت کی تھی کو متاخرین انکے فعل کو کسی لفظوں سے تعبیر کرین مگر خطائے منکر ہی کا پلہ بھاری رہتا ہے
(۳) معرکہ نہروان مین کوئی صحابی جناب امیر کا مخالف نہین ہوا اسلیے اسکی بحث کرنے کی چندان ضرورت نہین واقعہ جمل کی بحث صفین کے واقعہ کی بحث مین ضمناً درج ہے۔ سوا سطے اہل صفین کے اس فعل کی نسبت مفصلہ ذیل بحث درج کیجاتی ہے ✤

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول من یختصم من ھذہ الامۃ بین یدی الرب علی و معاویۃ (اخرجہ شیخ الاسلام نجم الدین ابو بکر السیلانی المرندی فی مناقب الصحابہ) ابن عمر کہا کرتے تہے کہ اس امت کے لوگون مین سے قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے علی اور معاویہ باہم جھگڑنے کے لیے کہڑے ہونگے

(**تمہید**) یہ امر صحیح ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف اعلیٰ مدارج تعظیم اور کثرت ثواب کا مجوز اور تزاید حسنات کا موجب ہے۔ کوئی شرف خواہ کیسا ہی کیون نہ ہو اسکی حد تک نہین پہونچ سکتا۔ لیکن ہم اہل سنت وجماعت کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا کوئی صاحب خواہ کتنا ہی جلیل القدر کیون نہ ہو معصوم نہین۔ البتہ وہ عظیم الشان اصحاب کبار جنکے فضائل و مناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین۔ محفوظ عن الخطا سمجھے جاتے ہین اور ان بزرگون کی شان مین صدور معصیت کا گمان کرنا سراسر ظن فاسد سمجھو

اس امر کے متعین کرنے مین کہ وہ افاضل صحابہ کون ہین اور کتنے ہین جنکے فضائل تواتر کی حد کو پہونچ گئے ہون علماء کرام نے نہایت دقت نظر صرف کرکے یہ نتیجہ نکالی ہے کہ جو بزرگوار صلح حدیبیہ تک اسلام سے مشرف ہوئے ہین وہ ہر طرح سے افضل اور اعلیٰ ہین۔ اسکے بعد پھر کوئی ایسا شہد نہین جو معیار فضل سمجھا جائے کیونکہ بعد مین اکثر منافق بہی شریک اسلام ہو گئے تہے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ سر الجلیل مین لکھتے ہین در میان صحابہ سبقت تقدم را موجب کلا یستوی منکم من انفق قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا اعتبار باید کرد زیرا کہ ہر قدر تقدم و سبق بیشتر وقت احتیاج اسلام و تقویت آن بیشتر چنانچہ حدیث قال صدقت وقلتم کذبت ولا سیا آن دارد پس باین اعتبار کسانیکہ قبل از ہجرت باعمال اسلام قیام نمودہ اند افضل باشند از من بعد خود مثل ابوبکر و عمر و عثمان و علی و حمزہ و جعفر و عثمان بن مظعون و طلحہ و زبیر و مصعب بن عمیر و عبد الرحمن بن عوف و عبد اللہ بن مسعود و سعید بن زید و زید بن حارثہ و ابو عبیدہ و بلال و سعد و عمار بن یاسر و ابو سلمۃ بن عبد الاسد و عبد اللہ بن جحش و غیرہم من نظائرہم بعد از این باہل العقبہ باز اہل بدر بعد از ان مشاہد احد تا آنکہ نوبت بصلح حدیبیہ رسید زیرا کہ انزال سکینہ و صفائی قلوب ایشان منصوص بنص قرآنی است اما بعد از ان لیس بالقطع ہیچ

مشہور سے نیست کہ مدار فضل بران بود باشد زیرا کہ در بین مشہد جماعت منافقان بودند قولہ تعالی وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ
مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ، انتہی کلامہ رحمہ اللہ علیہ) جہانتک نصوص قرآنی کو دیکھا جاتا ہے
تو وہ بھی انہین بزرگون کی علوشان کو متعلق پائے جاتے ہین۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب
مین لکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تریہم رکعا
سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التوراۃ و
مثلہم فی الانجیل الخ فہذہ صفۃ من بدر الی تصدیقہ والایمان بہ وازرہ ونصرہ ولصق بہ وصحبہ
ولیس کذلک جمیع من راٰہ ولا جمیع من امن و ستری منازلہم من الدین والایمان وفضائل ذوی
الفضل والتقدم منہم فاللہ تعالی فضل بعض النبیین علی بعض وکذلک سائر المسلمین قال اللہ تبارک
وتعالی السابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ
یعنے پروردگار تعالی شانہ فرماتا ہے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اسکے ساتھ ہین زورآور ہین کافرون پر نرم دل ہین
آپس مین تو دیکھے انکو رکوع مین اور سجدہ مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور اسکی خوشی نشانی انکے مونہہ پر
ہے سجدہ کے اثر سے یہ کہاوت ہے ان کی توراۃ مین اور یہ کہاوت ہے انکی انجیل مین۔ پس جن لوگون نے حضرت
کی تصدیق اور مدد مین مبادرت کی ہے اور آپ کی صحبت مین رہے ہین انکی یہ صفت ہے جسکو خدا نے اپنی کلام
پاک مین بیان فرمایا ہے اور ہر ایک شخص کہ جس نے حضرت کو دیکھا ہے ایسا نہین ہے اور نہ ہر ایک شخص جو
ایمان لایا ہے ایسا ہو سکتا ہے۔ عنقریب ہے کہ دین و ایمان مین تو انکے درجون کو دیکھے گا۔ اور صاحبان
فضل کی فضیلتین اور انکے تقدم کو شناخت کریگا۔ پس خدا تعالے نے بعض نبیون کو بعض پر فضیلت
دی ہے اسی طرح سے تمام مسلمانون کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے جو
لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنیوالے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ ان سے راضی
ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ❖

اس آیت کی تفسیر علامہ موصوف ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین السابقون الاولون من المہاجرین
والانصار ہم الذین صلوا القبلتین یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد ہین جن لوگون نے دونون قبلون
کی جانب نماز پڑھی ہے ❖

اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ الذین بایعوا بیعۃ الرضوان یعنے سابقون الاولون سے وہ لوگ مراد
ہین جو بیعت رضوان سے مشرف ہوئے ہین

اما انکی تعداد کی نسبت علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین عن سالم بن ابی الجعد قال سألت جابر بن عبد اللہ

رضوی اللہ عنہ من اصحاب الشجرۃ قال کنا الفا وخمسمائۃ یعنے سالم بن ابی الجعد کہتے ہین کہ مینے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اصحاب شجرہ کی تعداد کی نسبت پوچھا وہ فرمانے لگے ہم پندرہ سو آدمی تھے۔ دوسری روایت مین ہے عن عمرو قال سمعت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یقول کنا الفا واربعمائۃ فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیار اھل الارض یعنے عمرو روایت کرتے ہین کہ مینے جابر بن عبداللہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ ہم صلح حدیبیہ کے روز چودہ سو آدمی تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم آج کے دن تمام زمین کے باشندون سے بہتر ہو +

گو بظاہر ان دونون حدیثون مین تعداد کی نسبت فرق ہے لیکن کہا جاسکتا ہے کہ چودہ سو سے کم اور پندرہ سو سے زیادہ صحابی نہین تھے +

پس جو اصحاب کبار کہ ان مشاہد مین حاضر ہوئے ہین وہ بے شبہ قطعی جنتی اور افاضل صحابہ ہین۔ علامہ ابن عبدالبر استیعاب مین لکھتے ہین۔ قال ابو عمر قال اللہ تعالی رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ومن رضی اللہ عنہ لم یسخط علیہ ابدا انشاء اللہ تعالی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یلج النار احد شھد بدرا والحدیبیہ یعنے ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ پروردگار عالم جل جلالہ فرماتا ہے رضامند ہوا مومنون سے جبکہ انہون نے درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی؛ اور جس سے کہ خدا راضی ہوا اسپر کبھی ناراض نہین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہرگز وہ شخص دوزخ مین نہین ڈالا جائیگا جو بدر اور حدیبیہ مین حاضر ہوا ہے +

غرضکہ یہ فضائل ان بزرگون کے ہین جو صلح حدیبیہ تک مشرف باسلام ہوئے ہین اگرچہ بعد مین بھی جو اصحاب کہ مشرف باسلام ہوئے ہین انکے فضائل ومناقب بھی حصر مین نہین آسکتے خاصکر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف اور صحبت کا ثواب ایسا ہے کہ جسکے سامنے سب خوبیان گرد ہین +

تاہم باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف صحبت کے کل صحابہ کا محفوظ عن الخطا سمجھنا بدیہیات اور معتقدات سلف صالحین کے برخلاف ہے علامہ سعد الدین التفتازانی علیہ الرحمۃ شرح مقاصد مین لکھتے ہین انہ لیس کل صحابی معصوما وکل من رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر موسوما یعنے جبکہ کل صحابی معصوم نہین اور نہ ہر ایک شخص کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے نیکی کا نشان رکھنے والا ہے +

مسطح بن اثاثہ کا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قذف مین شریک ہونا۔ اور حاطب بن ابی بلتعہ کا آنحضرت کے راز کو افشا کرنا۔ اور کفار مکہ کی طرف پوشیدہ خط لکھکر روانہ کرنا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط کا شرب خمر کرنا۔ اور ایک صحابی کا غزوہ خیبر مین خودکشی کرنا۔ اور ایک صحابی کا زنا کرنا۔ اور ایک صحابی کا منع زکوۃ کرنا۔ اور بعض عرب کے قبائل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد مرتد ہوجانا جنکی تنبیہ کے لیے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر کشی فرمائی۔ ایسے واقعات ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کل صحابہ محفوظ عن الخطا
نہین تھے۔ اور ان امور کا بعض صحابہ سے سرزد ہونا محفوظ عن الخطا ہونیکے متناقض ہے +

جب بعض صحابہ کا یہ حال ہو تو پھر کونسی ایسی وجہ لاحق ہے کہ جسکی وجہ سے ہم امیر معاویہ کو خلیفہ برحق کی بغاوت کرنے
مین معذور یا مخطی ماجور تصور کرین اور انکے اس فعل کو معصیت قرار دینے مین کون سی قباحت لازم آتی ہے

(تبصرہ) امیر معاویہ افاضل صحابہ مین سے شمار نہین کیے جاتے۔ وہ نہ ہجرت مین شریک تھے نہ بدر مین نہ بیعۃ
رضوان مین کہ انکو مناقب منصوص تصور کیے جاوین۔ انکا اسلام تو بعد مکہ کی فتح کے ہوا ہے جس مین بقول شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ منافق بھی شریک اسلام ہو گئے تھے علامہ ابن عبد البر استیعاب مین [illegible]
امیر معاویہ تحریر کرتے ہین هو وابوه واخوه من مسلمة الفتح یعنے امیر معاویہ اور انکے والد ابوسفیان اور انکے بھائی
فتح مکہ کے مسلمانون مین سے تھے +

امیر معاویہ نہ صرف صحابہ بلکہ مولفۃ القلوب کے گروہ سے سمجھے جاتے ہین قال ابو عمر معاویہ وابوه من المولفة قلوبهم
(استیعاب للعلامہ ابن عبد البر و اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر الجزری واصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر
وتاریخ الخلفا للسیوطی) مگر اس معصیت پر انکے ارتکاب کو بوجہ شرف نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت [illegible] مرتضوی اور حضور خدا کا امیدوار سمجھنا چاہیے اور انکو بد الفاظ سے یاد کرنا سخت
برائی ہے +

البتہ انکو ماجور اور انکے اس فعل کو خطا فی الاجتہاد سمجھنے پر چند اعتراض وارد ہوتے ہین +

(اول) ظاہر ہے کہ کل صحابہ مجتہد نہین تھے چنانچہ علامہ شہاب الدین احمد بن ... السعیدی آیات بینات
مین لکھتے ہین (الصحابة تنقسم الی مجتهدین وعوام) یعنے صحابہ کی دو قسمین ہین مجتہدین اور عوام
ہمکو امیر معاویہ کی چند محدثات کے سوا جنکی تفصیل ہم آگے چلکر بیان کرینگے انکے اجتہاد کی کوئی نظیر نظر
نہین آتی جسکی وجہ سے ہم انکو صحابہ مجتہد کے قسم سے شمار کر سکین۔

(دوم) اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ امیر معاویہ مجتہد ہی تھے۔ لیکن یہ امر ضروری ہے کہ مجتہد کے قیاس کے
لیے ادلہ ثلاثہ شرعیہ یعنے کتاب و سنت و اجماع سے کسی دلیل کا ماخذ ہونا لازم ہے۔ مگر انکے اس فعل مین
(یعنے خلیفہ وقت سے محاربہ کرتے ہین) ادلہ مذکورہ سے کسی شرعی دلیل کا ماخذ ہونا نہین ثابت ہوتا کہ امیر معاویہ
نے خلیفہ وقت کی اطاعت سے انحراف کرنے مین کسی آیت یا حدیث یا مسئلہ اجماعی سے تمسک کیا ہو۔

(سوم) مجتہد کو اپنے اجتہاد کے کرنے مین ایک راہ صواب کی طرف مائل کرنے مین شمشیر نکالنا۔ اور
معرکہ قتال آراستہ کرنا جسمین ہزارہا بے گناہ مسلمانون کی جان تلف ہو جاوے ہرگز جائز نہین +

(چہارم) وہ حیلہ جس سے معاویہ اور انکے متبعین کو معذور ٹھیرانے میں کوشش کی جاتی ہے صرف یہ ہے۔ کہ یہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے قصاص کے طالب تھے۔ نہ خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کے۔ علامہ ابن حجر نے اسی بات پر زور ڈالا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ کے معرکہ آرائی صرف قتلہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے طلب کرنے کے لیے تھی۔ چنانچہ وہ صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں ومن اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ ان ماجری بین معاویۃ وعلی من الحروب فلم یکن المنازعۃ فی الخلافۃ للاجماع علی حقیتہا لعلی یعنے اہل سنت وجماعت کے اعتقاد میں ہے کہ جو محاربات امیر معاویہ اور جناب علی کے درمیان واقع ہوئے ہیں وہ خلافت کا جھگڑا نہیں تھا کیونکہ جناب علی کی خلافت کے حق ہونے پر اجماع ہو چکا تھا علامہ ابن حجر اور انکے بعض ہم خیال بزرگوں کو یہ حیلہ اس لیے اختیار کرنا پڑا ہے تاکہ یہ خیال کیا جائے کہ جس غرض کے لیے جناب صدیقہ اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم نے جناب امیر پر خروج کیا تھا۔ اسی غرض سے امیر معاویہ بھی شریک سمجھے جائیں تاکہ اصحاب جمل کی برئیت پر جو دلائل قائم ہو سکتے ہیں وہ انکی برائت پر قائم ہو سکیں ✦

لیکن یہ بالکل خلاف واقعی امر ہے اور تحاشی چھپائی سے چھپ نہیں سکتے۔

(اول) اس امر پر تمام اہل سنت وجماعت کا اتفاق نہیں ہے۔ کہ امیر معاویہ کی غرض اس قتال وجدال سے جناب عثمان کے قاتلوں کا طلب کرنا تھا۔ اور خلافت پر نزاع نہیں تھا۔ چنانچہ عبد الشکور السالمی رحمۃ اللہ علیہ التمہید فی بیان التوحید میں لکھتے ہیں وقال اھل السنۃ والجماعۃ ان معاویۃ فی حال حیوۃ علی ومن تابعہ کانوا مخطئین فی دعوی الامارۃ والبیعۃ وباغین فی المقاتلۃ معہ۔ یعنے اہل سنت وجماعت کہتے ہیں کہ معاویہ اور انکے پیرو جناب علی کی زندگی میں امارت اور بیعۃ کے دعوی کرنے میں خطا وار تھے اور جناب علی کے ساتھ جنگ کرنے میں باغی تھے ✦

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس اللہ سرہ سیف المسلول میں لکھتے ہیں بعض گویند کہ معاویہ ابتدا طلب قاتلان عثمان میکرد۔ و آخر طلب خلافت ہم کردہ بود و بصحت خلافت علی قائل بود میگفت کہ بیعت او با عثمان با علی معتبر نیست و اہل حل وعقد از صحابہ مثل طلحہ و زبیر وغیرہ کہ بیعت کردہ بودند باکراہ کردہ بودند ولہذا تحت بیعت نشدند و معاویہ از پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم شنیدہ بود و اذا ملکت فارفق بہم از نیجہت او را طمع خلافت بہم رسیدہ بود و از اہل شام بیعت گرفتہ بود ✦

(دوم) اگر امیر معاویہ کا مقصود محض قصاص کا طلب کرنا تھا۔ تو لازم تھا کہ انکی ہمت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے طلب کرنے پر مقصور ہوتی اور اسی پر اکتفا کرتے لیکن تسخیر بلاد اور بیت المال میں دست درازی نکرتے لوگوں سے اپنے نام کی بیعت نہ لیتے اور کیسر الروم کو مال کثیر دیکر صرف جناب امیر کے ساتھ

جنگ کرنیکیلیے صلح نکرتے ہیں۔ مسعودی علیہ الرحمۃ مروج الذہب میں لکھتے ہیں قد کان معاویۃ صالح ملک الروم علی مال یحملہ الیہ لشغلہ بعلی یعنے امیر معاویہ نے ملک الروم کو مال دیکر اسلیے صلح کرلی تہی تاکہ علی کے ساتہ جنگ کرنے میں مشغول ہوں۔ اور اپنے عامل عمرو بن العاص کو بہیجکر جناب امیر کے عامل محمد ابن ابی بکر سے مصر کو چہین لیتے۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ میں علامہ ابن اثیر الجزری بذیل ترجمہ عمرو بن العاص لکھتے ہیں۔ ثم سیرہ معاویۃ الی مصر فاستنقذہا من ید محمد بن ابی بکر وہو عامل لعلی علیہا واستعملہ معاویۃ علیہا یعنے پہر امیر معاویہ نے اسکو مصر کی طرف روانہ کیا اور اسنے مصر کو محمد بن ابی بکر کے ہاتہ سے چہین لیا۔ اور وہ جناب علی کیطرف سے اسپر عامل تہے پہر امیر معاویہ نے اسپر عمرو بن العاص کو اپنا عامل مقرر کیا۔ یہ اور نیز اسی قسم کے صدہا دیگر واقعات ایسے موجود ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ امیر معاویہ کو در اصل خلافت کی طمع تہی ✤

(سوم) جبکہ تحکیم ہو چکی تہی اور عمرو بن العاص نے ابو موسی کو مغالطہ دیکر بحق امیر معاویہ فیصلہ کیا تہا تو ضعیف سے ضعیف روایت بہی اسکی تائید نہیں کرتی۔ کہ امیر معاویہ نے اسی ناجائز تحکیم پر عمرو بن کو سرزنش کی ہو۔ پس اگر امیر معاویہ مدعی خلافت نہیں تہے تو ایسی ناجائز تحکیم پر کیوں راضی ہوگئے تہے ✤

(چہارم) جب امام حسن نے خلافت سے دستکش ہوکر امارت عامہ انکے سپرد کی۔ اور امیر معاویہ کو ان کے حسب منشاء اقتدار کلی حاصل ہوگیا۔ تو آیا کسی ضعیف روایت سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ پہر کبہی امیر معاویہ نے جناب عثمان رضے اللہ عنہ کے قاتلوں کی جستجو کی ہے۔ یا اس جماعت پر قصاص کے جاری کرنے کا حکم مشتہر کیا ہے۔ باوجودیکہ حضرت عثمان کی شہادت سے امیر معاویہ کی امارت عامہ تک چند سال سے زیادہ کا زمانہ نہیں گذرا تہا اور یہ امر ہرگز خیال میں نہیں آتا کہ اس قلیل مدت میں حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کے قاتل کلہم رہگرائے عدم ہوگئے ہوں اور اس جماعت کثیر میں سے ایک متنفس بہی زندہ نہ رہا ہو جس سے قصاص طلب کیا جاتا ✤

خیر بطریق تنزل ہم بہی تسلیم کرلیتے ہیں کہ امیر معاویہ کا مقصود اس محاربہ سے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو طلب کرنا تہا۔

اب ہم یہ پوچہتے ہیں کہ اگر اس بغاوت میں امیر معاویہ کو معذور سمجہا جائے تو انکے مقلدین کو بہی معذور خیال کرنا چاہیے دلیل بصورت ذیل ✤

(الف) اگر کوئی شخص بادشاہ اسلام سے بدین وجہ بغاوت اختیار کرے کہ چونکہ بادشاہ فلان مقتول مسلمان کے قاتلوں سے قصاص نہیں لیتا اسلیے میں اسکے ساتہ جنگ کرتا ہوں اور میں اس امر میں

مین امیر معاویہ کا مقلد ہون - تو آیا کوئی فقہی جزئیہ اسکی تائید کی لیے پیش کیا جا سکتا ہے یا کوئی عالم اس تقلید مین اسکو معذور سمجھ سکتا ہے ✦

(ب) مقتول کے خون کے لیے عند الشرع دعوی کرنا محض اسیطرح سے جائز ہے کہ قاضی کیطرف رجوع کیا جائے اور شہود پیش کر کے دعوی کو پایۂ ثبوت تک پہونچایا جائے اور پھر شریعت کے فیصلہ کو تسلیم کیا جائے - نہ یہ کہ بادشاہ وقت پر شمشیر نکالی جائے اور اسکی معزولی کے درپے ہوا جائے ✦

(ج) اگر اس بغاوت کو خطائی الاجتہاد (یعنے ایسا عمل کہ جسکے کرنے سے مجتہد کو باوجود خطا کے بھی ایک ثواب حاصل ہوتا ہے اور وہ عند اللہ معذور بلکہ ماجور ہوتا ہے) تصور کیا جائے - تو بالفرض اگر جناب امیر علیہ السلام اس معرکہ قتال مین مثل اپنے دیگر ہمراہی صحابیون کے شہید ہو جاتے تو ضرور ہے کہ جناب امیر کا قتل بھی خطائی الاجتہاد ہوتا اور حضرت امیر کے قاتل اشقی الآخرین کو بھی عند اللہ معذور بلکہ ماجور سمجھا جاتا (نعوذ باللہ من ہذہ الاعتقاد)

(د) اگر امیر معاویہ اس بغاوت مین مخطی ماجور تھے تو انکے لشکر سے جس نے کہ جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے اسکو بھی مخطی ماجور کہنا پڑیگا - کیونکہ یہ فعل اس نے بغرض اتباع امیر معاویہ کیا ہے ✦

(ھ) ولو فرضنا اگر جناب امیر علیہ السلام سے جنگ کرنا خطائی الاجتہاد تھا - تو کیا جناب امیر کی شان اقدس مین برسر محراب و منبر سب و شتم کرنا بھی خطائی الاجتہاد تھا - عن سعد ان معاویۃ امرہ فقال ما منعک ان تسب ابا تراب فقال اما ذکرت ثلاثا قالہن لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فقال لہ خلفتنی مع النساء و الصبیان فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبوۃ بعدی وسمعتہ یقول یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحب اللہ ورسولہ فتطاولنا فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ ولما نزلت ہذہ الآیۃ فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء اہل بیتی (اخرجہ احمد والمسلم والترمذی والنسائی وغیرہم) سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر معاویہ نے انکو جناب ابوتراب علیہ السلام پر سب کرنے کے لیے حکم کیا اور کہا تم انپر سب کیون نہین کہتے سعد نے کہا کیا مینے تم سے تین باتون کا ذکر نہین کیا کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کی ہین حضرت نے علی کو بعض غزوات مین جبکہ اپنے عقب مین چھوڑا - تو انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون کے پاس چھوڑے جاتے ہین حضرت نے ان سے فرمایا کیا تو راضی نہین کہ تیری منزلت مجھ سے ایسی ہو جیسے ہارون کی موسی سے مگر نبوت میرے بعد نہین ہے اور مینے خیبر کے روز حضرت کو فرماتے ہوے سنا کہ ہم کل علم ایسے شخص کو دینگے جو خدا اور خدا کے رسول سے پیار کرتا ہے پس ہم علم کیطرف کھنچے

اور آپ نے ارشاد کیا علی کہان ہین وہ انکی خدمت مین آشوب چشم ہی سے حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکھون
مین لگاکر علم انکو دیا۔ اور اللہ نے انکو فتح دی اور جب یہ آیت نازل ہوئی پس کہدے آؤ بلائین ہم اپنے بیٹون کو
اور تمہاری بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمہاری جانون کو حضرت
نے علی و فاطمہ اور حسنین کو بلاکر فرمایا اے میرے پروردگار یہ میرے اہل بیت ہین ٭

یہ حدیث تو صحاح کی ہمنے پیش کی ہے اسی قسم کی صدہا حدیثین ہین جن سے کہ ثابت ہوتا ہے امیر معاویہ نے
اس بدعت کو خطبہ مین ایجاد کیا تھا۔ جو خلیفہ عمر بن عبد العزیز کے عہد تک جاری رہی۔ اور اس نامور خلیفہ نے
اسکو منسوخ کیا۔ یہ ایسے واقعات محققہ ہین کہ جس سے کسی نے انکار نہین کیا۔ پس کیا یہ امور قبیحہ اور بدعت سیئہ
بہی خطا فی الاجتہاد ہو سکتے ہین۔ حاشا و کلا۔

اکثر لوگون کو مفصلہ ذیل اوہام مین سے ایک نہ ایک وہم نے اس محاربہ کو خطا فی الاجتہاد کہنے کی طرف مائل
کیا ہے جنکی تفصیل مع جوابات درج ذیل ہے ٭

(پہلا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو اس سے اہل شام کی تکفیر لازم آتی ہے اور یہ امر دور تک
پہونچ جاتا ہے ٭

لیکن یہ وہم بالکل بادر ہوا ہے۔ اور ادنی تامل سے رفع ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ وقت سے محاربہ کرنا معصیت
ہے نہ کفر اور حدیث حربک حربی کفر پر دال نہین چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے تحفہ اثنا عشریہ کے بارہوین باب مین شرح و بسط کے ساتہ اسپر بحث کی ہے۔

عوام صحابہ سے صدور معصیت کے گمان کرنے مین کسی قسم کا محذور شرعی لازم نہین آتا۔ ولید بن عقبہ بن
معیط کا شارب خمر ہو کر حد شرعی کو پہونچنا کتب رجال سے ثابت ہے عن ابی جعفر محمد بن علی قال جلد علی
الولید بن عقبۃ فی الخمر اربعین جلدۃ (استیعاب و اسد الغابہ و اصابہ) یعنے امام ابو جعفر محمد بن علی
زین العابدین علیہ و علی آبائہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ولید بن عقبہ کو شراب
پینے پر چالیس درے لگائے تہے۔ مسطح سے مسطح بن اثاثہ کا جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کے افک مین کوشش
کرنا اور قذف کی حد کو پہونچنا بہی انہین کتابون سے واضح ہے وکان ممن خاض فی الافک علی عائشۃ
فجلدہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (اسد الغابہ) یعنے مسطح بن اثاثہ ان لوگون مین سے تہا جو جناب ام المومنین
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت بہتان کہڑا کرنے مین کوشش کیا کرتا تہا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اسکو درے لگوائے ان امور سے نہ یہ لوگ درجہ صحابیت سے ساقط ہو گئے اور نہ کافر ہو گئے۔ اگر ہے تو
صرف اس قدر کہ انسے خطا وقوع مین آئے اور صدور معصیت سے آدمی کافر نہین ہو سکتا۔ صحابیت کا شرف

ایسا ہے کہ کسی معصیت سے بجز ارتداد کے زائل نہیں ہوسکتا ۔

(دوسرا وہم) چند صحابہ اس محاربہ میں امیر معاویہ کے شریک تھے، جب امیر معاویہ کے اس فعل کو خطائے منکر اور معصیت قرار دیا جائے تو ان اصحاب کا امیر معاویہ کے ساتھ معصیت پر اتفاق کرنا لازم آئیگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر ایسا گمان فاسد زیبا نہیں ہے ۔

یہ وہم اکثر عدم تتبع کتب سیر اور احادیث کی وجہ سے ناشی ہوتا ہے۔ اگر بنظر امعان کتب سیر اور رجال کو دیکھا جائے تو بجز عمرو بن عاص اور بشیر بن نعمان کے کوئی صحابی اس امر میں امیر معاویہ کا شریک نظر نہیں آئیگا ۔ اور یہ دو تین صاحب افاضل صحابہ میں سے شمار نہیں کیے جاتے حرب صفین میں تمام انصار و مہاجرین اور بدریئے جناب امیر علیہ السلام کے رلقہ اطاعت میں دکھائی دیتے ہیں ۔

اگرچہ بعض اصحاب مثل عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما اس باہمی مقاتلہ سے کہ دین میں ایک امر جدید تھا اور وہ کفار سے جہاد کرنے کے خوگر ہو چکے تھے ۔ کنارہ گزین ہو گئے تھے ۔ لیکن انکی کنارہ گزینی اسوجہ سے نہیں تھی کہ وہ جناب امیر کی خلافت میں شک و شبہ رکھتے تھے ۔ بلکہ انہیں بزرگواروں سے اس کنارہ گزینی کے متعلق انکی ندامت اور جناب امیر کے ساتھ شرکت نہ کرنے پر حسرت ثابت ہے اسد الغابہ میں علامہ ابن اثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں عن عبداللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ یعنے عبداللہ بن حبیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو کہنے لگے میرے دل میں دنیا کی کوئی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ میں باغی گروہ سے نہیں لڑا عن حبیب بن ابی ثابت عن ابن عمر انہ قال ما اسی علی شی الا انی لم اقاتل مع علی بن ابی طالب الفئۃ الباغیۃ یعنے حبیب بن ابی ثابت کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھے کسی بات کی حسرت باقی نہیں رہی مگر یہ کہ جناب امیر کے ساتھ ہوکر میں باغیوں کے گروہ سے نہیں لڑا ۔

عن خیثمۃ بن عبد الرحمن قال سمعت سعد بن مالک وقال لہ رجل ان علیا یقع فیک انک تخلفت عنہ فقال سعد واللہ انہ لرای رأیتہ واخطا رائی (اخرجہ الحاکم فی المستدرک) خیثمہ بن عبدالرحمن کہتا ہے کہ سعد ابن مالک سے کسی نے کہا کہ جناب امیر تمکو اچھا نہیں کہتے کیونکہ تمنے انکی بیعت سے تخلف کیا ہے سعد کہنے لگے یہ بھی ایک رای تھی جو میں نے سوچی تھی لیکن میری رائے غلط نکلی ۔

اگرچہ بعض صحابہ بتقاضای بشریت ابتدا میں جناب امیر سے کنارہ گزین تھے مگر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقع ہونے سے انکی مخالفت اور کنارہ گزینی جاتی رہی تھی قال الشعبی ما مات مسروق

حتی تاب الی اللہ تعالیٰ من تخلفه عن القتال مع علی (اسد الغابہ) یعنے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مسروق رضی اللہ عنہ نہین فوت ہوئے جبتک کہ انہون نے خدا کی جناب مین جناب امیر سے جنگ مین مخالفت کرنے سے توبہ نہین کی (تیسرا وہم) امیر معاویہ کی نسبت خطاے منکر تجویز کرنے سے الصحابۃ کلہم عدول کا کلیہ ٹوٹتا ہے جس سے امور دین مین ایک بڑا بھاری تزلزل پیدا ہوجاتا ہے اور روایات کا سلسلہ درہم وبرہم ہوجاتا ہے +

لیکن الصحابۃ کلہم عدول سے محفوظون عن المعاصی کیسنے مراد نہین لیا۔ بلکہ عدل فی الروایۃ مراد لیا ہے چنانچہ علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ جمع الجوامع مین لکھتے ہین والاکثر علی عدالۃ الصحابۃ وقیل کغیرھم وقیل الی قتل عثمان وقیل الامن قاتل علیا یعنے اکثر علما صحابہ کی عدالت کے قائل ہین۔ بعض یہی کہتے ہین کہ صحابہ بھی عدالت مین دوسرون جیسے ہین بعض نے یہ کہا ہے کہ جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل تک سب صحابہ عدول تھے اور بعض کہتے ہین کہ سب صحابہ عدول ہین مگر وہ لوگ جو جناب امیر سے لڑے ہین وہ عدول نہین +

اس عبارت سے صاف واضح ہوتا ہے الصحابۃ کلہم عدول سے صرف عدل فی الروایۃ مراد ہے اگرچہ اس مین بھی بعض ائمہ نے کلام کیا ہے +

عبارت مندرجۃ الصدر جمع الجوامع کا متن ہے۔ علامہ جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نصف آخر تفسیر جلالین نے جو اس کتاب پر شرح لکھی ہے جو شرح جمع الجوامع کے نام سے مشہور بین العلماء ہے اسکی عبارت کو ملاحظہ کیا چاہیے۔ وہ لکھتے ہین والاکثر من العلماء السلف والخلف علی عدالۃ الصحابۃ فلا یبحث عنہا فی روایۃ ولا شہادۃ لانہم خیر الامۃ قال صلی اللہ علیہ وسلم خیر الامۃ قرنی رواہ الشیخان ومن طرا لہ منہم قادح کسرقۃ او زنا عمل بمقتضاہ وقیل ہم کغیرھم فیبحث عن العدالۃ فیہم فی الروایۃ والشہادۃ الامن یکون ظاہر العدالۃ او مقطوعہا کالشیخین وقیل ہم عدول الی حین قتل عثمان ویبحث عن عدالتہم من قتلہ لوقوع الفتن بینہم من حینئذ وفیہم ممسک عن خوضہا وقیل ہم عدول الامن قاتل علیا فہم فساق لخروجہم علی الامام الحق ما رحمہ اکثر علماء سلف وخلف عدالت صحابہ کے قائل ہین کہ روایت اور شہادت مین انکی عدالت سے بحث نکرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ تمام امت سے بہتر ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمام امت سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ اسحدیث کو شیخین یعنے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ اگر کسی صحابی سے کوئی فعل بد سرزد ہوا ہو تو اسکے موافق عمل کیا جاے گا۔ بعض علماء کہتے ہین کہ صحابہ بھی روایت شہادت مین مثل دیگر اشخاص کے ہین انکی عدالت سے بھی بحث کی جاویگی مگر وہ اصحاب جنکی عدالت ظاہر ہو مثل شیخین ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما

گے اور بعض علما کا قول ہے کہ تمام صحابی جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک عدول تھے اور انکے قتل کے بعد
مین فتنہ واقع ہوئے جسکی وجہ سے انکی عدالت سے بحث کی جاویگی بعض خوض کرنے سے رکے ہوئے ہین بعض علما کا مقولہ
ہے کہ تمام صحابی عدول ہین مگر جن لوگون نے جناب امیر سے جنگ کی ہے پس وہ لوگ فاسق ہین امام برحق پر
خروج کرنے کی وجہ سے ✤

علامہ شہاب الدین بن احمد بن قاسم العبادی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جمع الجوامع پر ایک مبسوط حاشیہ لکھا ہے
اور اسکا نام آیات بینات رکھا ہے اس فقرہ ومن خوارق الفاوح کی توضیح مین لکھتے ہین تنبیہ بعلی عدم
عصمتھم یعنی صاحب متن نے اس مقولہ سے صحابہ کی عدم عصمت پر آگاہ کیا ہے علامہ سعد الدین تفتازانی
شرح مقاصد مین لکھتے ہین ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب
التواریخ والمذکور علی السنۃ الثقات یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد حاد عن طریق الحق وبلغ حد
الظلم والفسق وکان الباعث علیہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسات والمیل
الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی معصوما ولا کل من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالخیر
موسوما حاصل تعریب عبارت یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان جو لڑائیاں ہوئین جیسا کہ وہ کتب تاریخ مین درج ہین
اور ثقہ لوگون کی زبانون پر مذکور ہین بظاہر اس امر پر دال ہین کہ بعض صحابہ طریق حق سے تجاوز کرکے حد
فسق وظلم کو پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ اور عناد اور حسد اور شدت خصومت اور طلب ملک وریاست
وشہوات نفسانی کیطرف میلان تھا کیونکہ ہر صحابی معصوم اور ہر شخص کہ جس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ملاقات کی ہے نیکی کے ساتھ موسوم نہ تھا ✤

ان تمام مباحث سے ثابت ہوا کہ الصحابۃ عدول سے عدل فی الروایۃ مراد ہے نہ معصوم عن المعاصی۔ اور صحابہ
عدول فی الروایۃ اسلیے تسلیم ہوئے ہین کہ جب علما نے طبقات رجال مین قوانین جرح وتعدیل کو جاری
کیا ہے تو صرف بنسبت دیگر طبقات کے صرف صحابہ ہی کا گروہ وضع حدیث بچا ہوا پایا ہے۔

(چوتھا وہم) اگر اس محاربہ کو معصیت قرار دیا جاوے تو اہل شام جن مین بعض صحابہ بھی شریک تھے
موعود بوعید نار تصور کیے جاوینگے اور وعید نار مستلزم کفر ہے۔ لیکن وعید نار بھی مستلزم
کفر نہین کیونکہ دوسرے معاصی مثل شرب خمر وزنا وسرقہ وغیرہ کی سزا بھی دوزخ ہے جو توبہ اور شفاعت
نبوی اور عفو ایزدی سے ٹل سکتا ہے اسیطرح سے اہل صفین کی خطا کی نسبت بھی خیال کیا جاسکتا
ہے کہ وہ توبہ سے یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے یا عفو باری تعالے سے ٹل جائے
(پانچوان وہم) اگر جناب امیر علیہ السلام سے اکثر معاویہ کے محاربہ کو معصیت قرار دیا جائے تو جناب

عائشہ صدیقہ ام المومنین اور طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم کے محاربہ کو بھی معصیت قرار دینا پڑیگا +

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ اسکا جواب بچند وجوہ دیا جاسکتا ہے +

(الف) اصحاب جمل کی غرض امیر معاویہ کی غرض سے بالکل متباین تھی جسکی تفصیل ہم پیشتر کر چکے ہین + اصحاب جمل مین سے کسی صاحب نے خلافت کا دعوی نہین کیا۔ اسلیے بعض علما نے انکے باغی قرار دینے مین تامل کیا ہے۔ اور امیر معاویہ کو باغی اول قرار دیا ہے شرح مقاصد مین علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین۔ وذهب الكثيرون الى ان اول من بغى فى الاسلام معاوية یعنے اکثر علما کا یہ مسلک ہے کہ جس شخص نے اسلام مین سب سے اول بغاوت کی ہے وہ معاویہ ہین +

(ب) تمام کتب سیر و تواریخ باواز بلند پکار رہے ہین کہ اصحاب جمل مین سے کسی صاحب نے بالارادہ جناب امیر علیہ السلام سے جنگ نہین کی بلکہ جب قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کی فتنہ پردازی سے رات کو لڑائی شروع ہوگئی تو ناچار اصحاب جمل دفاع کرنے کے لئے بلا اختیاری کیلیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ قال العلامة سعد الملة والدين التفتازانى فى شرح المقاصد واتفقوا من اصحاب التواريخ على ان الحرب الجمل كانت فلتة لامن قصد من الفريقين بل كان تهييجا من قتلة عثمان حيث صاروا فرقتين واختلطوا بالعسكرين واقاموا الحرب خوفا من القصاص وقصد عائشة رضى الله عنها لم يكن الا اصلاح الطائفتين وتسكين الفتنة فوقعت فى الحرب۔ یعنی ہمارے محقق اصحاب رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہین کہ حرب جمل بلا قصد فریقین ناگہانی طور پر واقع ہوگیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلون کی انگیز تھی کہ وہ لوگ دو گروہ بنکر دونون لشکرون مین جا پہنچے اور قصاص کے خوف سے فتنہ اٹھا دیا جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قصد دونو گروہ مین صلح کرانے اور فتنہ کے فرو کرنے کے سوا اور کچھ نہین تھا۔ لیکن لڑائی مین پھنس گئین +

(ج) اصحاب جمل سے کوئی صاحب خلیفہ وقت سے انتزاع خلافت کا قاصد نہین ہوا۔ اور نہ کوئی جناب امیر کی مخالفت پر مصر ہو کر قتل ہوا ہے چنانچہ لڑائی کی رات کو جب ظلمت شب مرتفع ہوگئی اور صبح نمودار ہوئی اور جناب طلحہ رضی اللہ عنہ پر حقیقت حال کا انکشاف ہوگیا۔ فوراً محاربہ سے کنارہ کش ہوگئے اور مروان ابن الحکم کے ہاتھ سے تیر کھا کر شربت شہادت نوش کیا۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین تحریر فرماتے ہین۔ قال اهل العلم ان عليا دعاه فذكره اشياء من سوابقه وفضله فرجع طلحة عن قتاله على ما صنع الزبير واعتزل فى بعض الصفوف ورماه مروان ابن الحكم فقتله ولا يختلف العلماء الثقات فى ان مروان قتل طلحة يومئذ وكان فى حزبه یعنے اکثر اہل علم کہتے ہین کہ جناب امیر نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر اپنے سابقت اور فضل کو بیان کیا طلحہ رضی اللہ عنہ لڑائی سے واپس ہو کر

زبیر رضی اللہ عنہ کی طرح سے فوج کی صفوں سے علیحدہ ہوگئے مروان بن الحکم نے تیر مار کر انکو شہید کیا۔ اور علماء ثقات میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا کہ جناب طلحہ کو اسید ان مروان نے قتل کیا ہے اور مروان حضرت طلحہ کے گروہ میں سے تہا۔ وعن یحیی بن سعید قال قال طلحۃ یوم الجمل ۔ ندمت ندامۃ الکسعی لما ۔ شریت رضی بنو جرم برغمی ۔ اللہم خذ منی لعثمان حتی ترضی ۔ فرماہ مروان بسہم فی رکبتہ ۔ اخرجہ ابو عمر صاحب الاستیعاب و ابن الاثیر فی اسد الغابہ و محب الطبری فی الریاض ملکہ جناب طلحہ کا تجدید بیعت کرنا بہی ثابت ہے۔ جناب شیخ عبد الحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں۔ از ثور بن حجر اند کہ گفت گذشتم نطلحہ بن عبد اللہ یوم الجمل و وی افتادہ بود بر زمین و در آخر رمق حیات اسپ ہم بر وی و بردا شت سر خود را و گفت بدرستی ہر آئینہ مے بینم روی مردی را کہ گویا قمر است بگو کیستی گفتم از اصحاب امیر المومنین علی گفت فراخ کن دست خود را تا بیعت کنم ترا پس فراخ کردم دست خود را پس بیعت کرد و سپرد جان خود را پس آمدم نزد علی و خبر دادم اور القول طلحہ پس گفت اللہ اکبر اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آبا کرد خدا تعالی کہ در آرد طلحہ را در بہشت مگر آنکہ بیعت من در گردن او باشد۔ انتہی کلامہ۔

اور جناب زبیر رضی اللہ عنہ کی نسبت تمام کتب تواریخ باواز بلند شہادت دیتی ہیں کہ جب معرکہ کارزار گرم ہوا جناب امیر نے انکو بلا کر متنبہ کیا وہ فوراً اصحاب جمل کا ساتہ چہوڑ کر مدینہ طیبہ کو چلے گئے اور وادی سباع میں پہونچ کر عمرو بن جرموز کے ہاتہ سے شہید ہوگئے۔ قال ابن عبد البر فی الاستیعاب ثم شہد الزبیر الجمل فقاتل فیہ ساعۃ فناداہ علی وانفرد بہ فذکرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال لہ وقد وجدہما یضحکان بعضہما الی بعض اما انک ستقاتل علیا وانت لہ ظالم فذکر ذلک للزبیر فانصرف عن القتال نادما مفارقا للجماعۃ التی خرج فیہا منصرفا الی المدینۃ فاتبعہ ابن جرموز فقتلہ بموضع یعرف بوادی السباع وجاء نبیفہ الی علی فقال بشر قاتل ابن صفیہ بالنار یعنے پہر زبیر رضی اللہ عنہ فوج سے باہر نکلکر حملہ آور ہوئے اور تہوڑی دیر تک لڑتے رہے پہر جناب امیر نے انکو بلایا اور تنہائی میں انسے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد دلایا کہ تمنے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے ساتہ ہنستے ہوئے پاکر پوچہا تہا اور حضرت نے فرمایا تہا تم عنقریب علی سے لڑوگے اور تم انپر ظلم کروگے جب جناب امیر نے انسے اسکا تذکرہ بیان کیا وہ لڑائی سے نادم ہوکر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ ابن جرموز نے انکا پیچہا کیا اور وادی سباع میں انکو شہید کیا اور انکی تلوار لیکر جناب امیر کے پاس حاضر ہوا جناب امیر نے فرمایا۔ ابن صفیہ کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری ہو۔

(تنبیہ) صفیہ بنت عبد المطلب جناب زبیر کی والدہ جناب امیر کی پہوپی تہیں اور جناب زبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر علیہ السلام کے شہزادہ بہائی تہے اسی لیے جناب امیر فرمایا کرتے تہے۔ اخوانا بغوا علینا یعنے ہمپر

ہماری بہائیون سے بغاوت کی ہے +

اسی طرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نادم ہونا تمام کتب سیر اور رجال سے ظاہر ہے - ابو البرکات عبد اللہ ابن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ الاعتماد فی الاعتقاد مین لکہتے ہین - وکذا عائشۃ ندمت علی ما فعلت و کانت تبکی حتی تبل خمارھا (شرح فقہ اکبر للملا علی القاری) یعنے اسیطرح سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا اظہار ندامت فرماتی رہین اور یہانتک رویا کرتی تہین کہ انکے سر کی اوڑہنی تر ہو جاتی تہی +

عن جابر قال دخلت علی عائشۃ یوما وقلت لہا ما تقولین فی علی فاطرقت رأسہا ثم رفعتہ وقالت ؎

اذا التبر حک علی المحک + تبین غشہ من غیر شک + وفینا الغش والذہب المصفی + علی بیننا شبہ المحک (اخرجہ الشیخ الحافظ الزرندی فی درر السمطین) یہ ایسے واقعات ہین جن سے کسینے انکار نہین کیا - پس کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ امیر معاویہ کا حرب صفین جسکا منشا ایک مدت مدید تک جاری رہا اور جنگ جمل جسکا خاتمہ ایکہی روز مین ہوگیا برابر ہے اور جسطرح سے امیر معاویہ مورد اعتراض ہین اسیطرح سے اصحاب جمل بہی ہین جنکی برأت خود جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے - علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین وقد روی عن علی قال واللہ لارجوان اکون انا وعثمان وطلحۃ والزبیر ممن قال تبارک وتعالی ونزعنا فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یعنے جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ فرماتے تہے خدا کی قسم ہے مین امید کرتا ہون کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ان مین سے ہونگے جنکی نسبت خدا تعالی نے فرمایا ہے - اور نکال ڈالی ہمنے جو انکے جیون مین تہی خفگی بہائی ہوگئی - تختون پر بیٹہے آمنے سامنے یہ جلیل القدر صحابہ اخص الخواص مہاجر عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کہلائے جاتے ہین - انکے فضائل ومناقب متواترات کی حد تک پہونچ چکے ہین اور جناب امیر کے مناقب کے ہم پلہ خیال کیے جاتے ہین - اسکے ماسوا خود جناب امیرؑ نے انکی برأت کی نسبت شہادت دی ہے - باوجود ان حالات کے پس کیونکر انکی ذوات مقدسہ سے صدور معصیت کا گمان کیا جاسکتا ہے - البتہ انکا جناب امیرؑ پر خروج کرنا یا نکث بیعت کرنا تو ثابت ہے جسکو خطا فی الاجتہاد سے تعبیر کیا جاتا ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وبود طلحہ روز جمل با عائشہ رضی اللہ عنہا بجہت خطا و اجتہاد +

لیکن جسطرح سے کہ انکا خروج ثابت ہے اسی طرح سے انکی توبہ اور ندامت اور رجوع بہی ثابت ہے - برخلاف ان امور کے امیر معاویہ لقدرے پانچ سال او بقول چار سال تک جناب امیر سے جنگ کرتے رہے اور اپنی خطا پر مصر رہے چنانچہ علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکہتے ہین فحارب معاویۃ علیا خمس سنین

وقال ابو عمر صوابہ اربع سنین یعنے جناب امیر علیہ السلام سے امیر معاویہ پانچ سال تک لڑتے رہے ابو عمر کہتے ہین
ٹھیک بات یہ ہے کہ چار سال تک لڑے ہین ۞

بلکہ مخالفت ہی پر بس نہین رہے شمشیر بازی اور دعوی خلافت کو منظور نظر رکہا۔ امیر علیہ السلام کی دشمنی کی وجہ
سے کبیر الروم کو نذر دیکر صلح کر لی ۞

اگر امیر معاویہ کو انتزاع خلافت مد نظر نہین تہا تو محمد بن ابی بکر جناب امیر کے عامل سے مصر کو کیون چہین لیا تہا ۞

بعض لوگ بمقابل جناب امیر علیہ السلام کے امیر معاویہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہین اور انکے مناقب
اصحاب جمل کے مناقب کے ہم پلہ ٹہیرائے جاتے ہین۔ لیکن اصحاب جمل کے مناقب منقبہ اور امیر معاویہ کے مناقب
غیر منقبہ مین زمین و آسمان کا فرق ہے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عفت پر قرآن ناطق ہے حضرت
طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل متواترات سے مسلم اور مثبوت ہین۔ امیر معاویہ کے فضائل و مناقب کا یہ حال ہے
کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مدارج النبوۃ مین لکہتے ہین وگفتہ اند محدثان ثابت نشدہ در
فضل معاویہ حدیثے صحیح امام ابو عبد الرحمن بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ما اعرف لہ فضیلۃ
الا لا اشبع اللہ بطنہ یعنے مین امیر معاویہ کی فضیلت بجز اسکے نہین جانتا کہ حضرت نے فرمایا ہے خدا اس
کے پیٹ کو نہ بہرے۔ دوسرے مقام پر بقولہ اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس فرماتے ہین یعنی
معاویہ اس پر راضی نہین کہ برابر سر نجات پا جائے قال محمد بن اسحاق الاصبہانی سمعت مشائخنا بمصر
یقولون ان ابا عبد الرحمن النسائی فارق مصر فی آخر عمرہ وخرج الی دمشق فسئل عن معاویۃ وما
روی من فضائلہ فقال اما یرضی معاویۃ ان یخرج راسا براس حتی یفضل وفی روایۃ ما اعرف لہ
فضیلۃ الا لا اشبع اللہ بطنہ (وفیات الاعیان لابن خلکان ومرآۃ الجنان للامام عبد اللہ الیافعی)
محمد بن اسحاق الاصفہانی کہتے ہین کہ مینے اپنے مشائخون کی زبان سے سنا ہے کہ امام ابو عبد الرحمن
النسائی علیہ الرحمۃ اپنی آخر عمر مین مصر کو چہوڑ کر دمشق چلے گئے۔ وہان کے لوگون نے انسے امیر معاویہ کے
فضائل و مناقب کی نسبت پوچہا امام نسائی نے جواب دیا۔ کیا امیر معاویہ اس بات پر راضی نہین ہوتے کہ وہ
نجات ہی پا جائین کہ انکے فضائل کو بیان کیا جائے اور ایک روایت مین ہے کہ امام نسائی نے فرمایا مجہے
انکی کوئی فضیلت معلوم نہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا اسکے پیٹ کو نہ پر کرے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی معاویۃ لیکتب فقیل لہ انہ یاکل
فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا اشبع اللہ بطنہ (اخرجہ ابو داود الطیالسی) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ ایک دفعہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو معاویہ کے بلانے کے لیے بہیجا وہ آکر کہنے

لگا وہ کھانا کھا رہے ہیں حضرت نے ارشاد فرمایا خدا اسکے پیٹ کو پر نہ کرے ✣

بعض اشخاص انکی فضیلت یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ کاتب الوحی تھے۔ خیال کرنا چاہیے کہ اگر کتابت وحی سے کسی قسم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو وہ مروان بن الحکم کے لیے بھی ثابت ہو سکتی ہے ✣

لیکن امیر معاویہ کے کاتب الوحی ہونے میں بھی محدثین کا اختلاف ہے چنانچہ شیخ عبد الحق محدث الدہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں واما معاویۃ بن ابی سفیان کنیت کردہ میشود بابی عبد الرحمن یکے از انجلہ است کہ مینوشت برای آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وبعضے گویند نوشت وحی۔ صاحب جامع الاصول میگوید کتابت نشد رست ودر مواہب لدنیہ میگوید وی مشہور ست بکتابت وحی وبعضے گویند وی نمینوشت وحی را ملکہ مینوشت کتب ومناشیر را ✣

ماسوا اسکے جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت زیادہ تر جامع القرآن ہونے کی وجہ سے نہ ہے جس کا ثواب انکو تا بروز قیامت ہوتا رہیگا اور جسقدر کہ دنیا میں لوگ قرآن شریف پڑہنے والے ہیں یا ہوتے چلے آئے ہیں یا ہوتے رہیں گے انکے پڑہنے پڑہانیکا ثواب حضرت عثمان جامع القرآن رضی اللہ عنہ کے نامہ اعمال میں ثبت ہو رہیگا ✣

(چہیاوہم) اگر امیر معاویہ عاصی اور باغی ہوتے تو جناب امام حسن مجتبی علیہ التحیۃ والثنا کیون خلافت انکی سپرد فرماتے ✣

لیکن یہ وہم بھی بالکل بیجا ہے کیونکہ امارت عامہ کی تفویض ایسے شخص کے ہاتہ میں کرنے سے جو پیشتر باغی رہ چکا ہو۔ اور پہر تائب ہوکر کتاب وسنت اور سیرت شیخین کے اتباع کا عہد کرتا ہو۔ کوئی اعتراض جناب امام حسن علیہ السلام کے خدام کی طرف عائد نہیں ہو سکتا۔ جناب امام نے جو عہد کہ امیر معاویہ سے تفویض امارت کے وقت لیا ہے وہ سابقہ اعمال سے بمنزلہ توبہ کے تصور کیا جا سکتا ہے ✣

لیکن جناب امام کی امارت عامہ تفویض کرنے سے امیر معاویہ کا سابقہ امور میں محفوظ عن الخطا ہونا کسی طرح سے ثابت نہیں ہوتا ✣

اسکی ٹہیک مثال ایسے ہے کہ ایک گاؤن کے مالک نے غلہ کا انبار مساکین پر خیرات کرنے کے لیے جمع کیا ہو۔ ایک رہزنون کا سردار اسے غارت کرنا چاہے مالک اسکی حفاظت کے واسطے اس سے جنگ کرے۔ پہر ایک مدت کے بعد مالک فوت ہو جائے۔ اور اسکا بیٹا ان رہزنون کے سردار سے یہ عہد لیکر وہ غلہ کا انبار اسکے سپرد کر دے۔ کہ یہ غلہ ہم اس شرط سے تمہارے سپرد کرتے ہیں کہ تم مساکین پر صرف کیا کرو۔ اور اس میں خیانت نکرو۔ اور اس تفویض سے قسم و فساد

فرو ہو جائے اور خون ریزی مٹ جائے۔ تو اس پر نہ اس غلہ کے مالک کی نسبت جو ان غارتگروں سے حفاظت غلہ کے لیے جنگ کرتا تھا کوئی اعتراض وارد ہو سکتا ہے اور نہ اس مالک کے بیٹے پر جس نے یہ عہد لیکر غلہ ان رہزنوں کے سپرد کر دیا ہے اور غلہ کی حفاظت سے نہ اپنا ہی بیجا پیچھا چھڑایا ہے۔ بلکہ ایک خلق خدا کو ناحق کے کشت و خون سے بچایا ہے۔

اور نہ ان رہزنوں کا افسر جس زمانہ تک کہ غلہ اسکی تفویض نہیں ہوا تھا اور وہ اس میں بیجا تصرف کرنا چاہتا تھا اعتراض سے بچ سکتا ہے۔

البتہ اگر اس عہد کے بعد وہ اپنے قول و فعل میں صادق نکلے اور غلہ کو عہد کے موافق مساکین پر صرف کرتا رہے تو یہ خیال کیا جائیگا کہ اس نے اپنے اعمال سابقہ سے توبہ کی ہے اور اب اسکو غلہ میں تصرف کرنا جائز ہو گیا ہے۔ اگر یہ وہ راہزن یا اسکا جانشین عہد سے انحراف کر کے شرائط کو پورا نکرے تو پھر عاصی متصور ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اس عہد گیرندہ یا اسکے جانشین پر جہاد واجب ہو جائیگا۔

چنانچہ اسی بنا پر جناب امام حسین علیہ السلام نے امیر معاویہ کے جانشین یزید پلید کو جبکہ وہ شرب خمر کرنے لگا اور حقوق الناس میں اور حدود اللہ سے تجاوز کر کے بہن اور بھائی کی شادی کا مجوز ٹھیرنے لگا۔ تو متنبہ کرنا چاہا تھا۔ اور حضرت امام علیہ السلام اس خروج میں محق تھے۔ کیونکہ خلافت در اصل انہیں کا حق تھا۔

(ساتواں وہم) جب جناب امام حسن علیہ السلام خلافت کو ترک کرنا چاہتے تھے۔ تو امیر معاویہ کو تفویض خلافت کے لیے کیوں انتخاب کیا تھا۔ اور خلافت کسی دوسرے کو کیوں سپرد نہیں فرمائی تھی۔ جناب امام کے اس انتخاب سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ امیر معاویہ اپنے عہد میں افاضل صحابہ میں سے ہونگے جنکی وجہ سے جناب امام نے خلافت انکے سپرد فرمائی ورنہ حضرت امام کسی دوسرے کو اس منصب کے لیے منتخب فرماتے۔

یہ وہم بھی عدم تتبع کتب سیر و تواریخ سے ناشی ہوتا ہے۔ کیونکہ جناب امام حسن علیہ السلام نے خلع خلافت کے وقت امیر معاویہ کو امارت عامہ اسوجہ سے سپرد فرمائی تھی اور دوسرے کو اسلیے منتخب نہیں کیا تھا کہ بغیر اسکے خون ریزی کا انسداد محال تھا۔ اگر جناب امام کسی اور صحابی کو امارت سپرد فرماتے تو ضرور امیر معاویہ ان سے بھی وہی معاملہ کرتے جو جناب امیر علیہ السلام سے کیا تھا۔

اسکے ماسوا خلافت راشدہ کا زمانہ منقضی ہو چکا تھا۔ اب مملکت عضوضہ کے عہد کی صبح نمودار ہونیوالی تھی بجز امیر معاویہ کے اور کوئی صحابی اسکو پسند نہیں کرتا تھا بجز اسکے اعطاء القوس باریہا جناب امام نے امیر معاویہ ہی کو اس منصب کے لائق سمجھا اور جسکے لیے وہ برسوں سے کشت و خون کر رہے تھے انکے حسب منشاء انہیں کے سپرد کیا۔

یہ ایک بڑی بھاری دلیل تھی اہل صفین کی برات پر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اسمین بوجوہ متعددہ نظر ہے ٭

(الف) اگر غور کیا جاوے تو یہی دلیل امیر معاویہ اور انکے متبعین پر منقلب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جناب امیرؑ کی خلافت کا انعقاد اہل حل وعقد کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اور حضرت امیرؑ نے اہل صفین کے مقابلہ مین اسی دلیل کو پیش بھی کیا تھا۔ امیر معاویہ کی شرکت مین چند صحابہ جنکی تعداد جمع قلت سے تجاوز نہین کرتی اہل شام کے نومسلمانون کی جمعیت کے ساتھ (جنکے امور دین مین ماہر ہونے کی نسبت مسعودی علیہ الرحمۃ نے مروج الذہب مین ایک مضحکہ کی حکایت لکھی جو ہدیہ ناظرین ہے قال رجل من اخواننا من اہل العلم کنا فی دمشق الشام نتحدث عن معاویۃ وعلی وکان قوم من العامۃ یاتون فیستمعون منا فقال لی ذات یوم بعضہم وکان اعقلہم واکبرہم لحیۃ کم تطنبون فی علی ومعاویۃ فقلت فما تقول فی ذلک قال من ترید قلت علی ما تقول فیہ قال الیس ہو ابو فاطمۃ قلت ومن کانت الفاطمۃ قال امراۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنت عائشۃ اخت معاویۃ قلت فما کانت قصۃ علی قال قتل غزاۃ حنین مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ہمارے اہل علم بھائیون مین سے ایک شخص ذکر کرتا ہے کہ ہم دمشق الشام مین جناب امیر علیہ السلام اور امیر معاویہ کی نسبت بحث کیا کرتے تھے عوام الناس شامی ہماری گفتگو سنا کرتے تھے ایک روز ان مین سے ایک لانبی ڈاڑہی والا جو ان مین نہایت عقلمند سمجھا جاتا تھا ہم سے کہنے لگا کب تک تم علی اور معاویہ کے جھگڑے کو طول دوگے۔ مینے کہا تیری اس مین کیا راے ہے۔ کہنے لگا تو کس کی نسبت پوچھتا ہے مینے کہا علی کی نسبت کہنے لگا وہی علی جو فاطمہ کے باپ تھے مینے کہا فاطمہ کون تھین کہنے لگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی معاویہ کی بہن۔ مینے کہا اچھا یہ تو بتا کہ علی کا قصہ کیا ہے وہ بولا غزوہ حنین مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کیا تھا) اس سواد اعظم کے خارق متصور نہین کیے جاتے کہ جسپر تمام افاضل صحابہ اور مہاجرین وانصار اہل حل وعقد کا اجماع ہو چکا تھا۔ پس وہ اہل سنت وجماعت کا گروہ جو امیر معاویہ کے خطاء منکر کے قائل ہین کیونکر سواد اعظم کے خارق تصور کیے جا سکتے ہین ٭

جبکہ اہل صفین کے دامن پر صحابہ کرام واہل بیت عظام وانصار مدینہ کے سواد اعظم (کہ محققین اہل سنت و جماعت کے نزدیک اجماع در اصل انہین کے اتفاق آرا سے مراد ہے) کی مخالفت سے کسی قسم کا دھبہ نہین لگتا پس اگر کوئی شخص بعض کتب مشہورہ کے برخلاف اہل صفین کی معذوری کو نہ تسلیم کرے اور بقول مولانا جامی علیہ الرحمۃ ع "خطائی کہ داشت با حیدر۔ در خلافت صحابی دیگر۔ حق در آنجا بدست حیدر بود۔ جنگ با او خطای منکر بود۔" کا قائل ہو تو اسکو کیون خارق اجماع کہا جا سکتا ہے ۔

(ب) یہ بحث خطابیات کی قسم سے ہو نہ برہانیات سے اور ایسے دلائل اقناعیات پر اکتفا کر لینا اتیان بحجت

سے عجز کی دلیل ہے۔ ساس سے مخالفین کی زبان طعن کشادہ ہوتی ہے اہل سنت وجماعت کی مخالفت کہہ سکتے ہین کہ جب ان لوگون نے ایسے دعوی بے دلیل اور امر خلاف بداہت پر اتفاق کر لیا ہے تو انکے دوسرے دلائل اور مقدمات مسلمہ بھی اسی قبیل سے ہونگے ۔

(ج) اگر اتباع سواد اعظم سے صرف اتباع کثرت افراد مراد ہے تو یہ بات ہرگز قابل تسلیم نہین ورنہ حنبلی المذہب جنکی جماعت بمقابلہ احناف کی نہایت قلت کے ساتھہ اسلامی دنیا مین آباد ہے۔ من شذ شذ فی النار کے مورد سمجھے جاتے ۔

سواد اعظم سے اجماع امت مراد ہے اس بحث مین چند علما کے اقوال نقل کرنے سے اجماع ثابت نہین ہوتا بلکہ اگر تلاش کیا جائے تو صحابہ کی جماعت سے کسی صاحب کا پتہ نہین ملتا کہ اس نے اہل صفین کی برات پر کسی قسم کا اشارہ بھی کیا ہو۔ بلکہ جناب امیرؑ کے ساتھہ سب صحابہ کرام کی شرکت اور اہل صفین کے مقاتلہ کرنے سے یہی متبادر ہوتا ہے کہ سب بزرگوار رضوان اللہ علیہم اجمعین خلیفہ وقت کے ساتھہ انکی مخالفت کو بغاوت اور بغاوت کو عصیان سمجھتے تھے۔ اور انکے ساتھہ جنگ کرنا واجب جانتے تھے ۔

اسکے ماسوا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت نے انکو مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم کا قول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ یاد دلا یا تھا جس سے وہ یقینا اہل صفین کو۔ خاطی۔ باغی۔ عاصی سمجھتے تھے اور ان کو ایسا سمجھنے مین بحیثیت امام وقت انھون نے اجماع کر لیا تہا۔ اور انکا اجماع تقتلک الفئۃ الباغیۃ سے منصوص تہا ۔

احادیث متعلق شہادت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱) عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ المسلم والترمذی والنسائی واحمد) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا ۔

(۲) عن ام سلمۃ قالت لما کان یوم الخندق وھو یعطیھم اللبن وقد اغبر شعر صدرہ قالت فواللہ ما نسیت وھو یقول اللھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمھاجرۃ + وقالت جاء عمار فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اینٹین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور آپ کے سینہ اقدس کے بال مبارک غبار آلودہ ہو گئے تھے جناب ام سلمہ فرماتی ہین واللہ مجھے ابتک یاد ہے

آنحضرت فرماتے تھے بتحقیق نیکی آخرت ہی کی نیکی ہے اے پروردگار تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے اتنے میں عمار آئے حضرت نے ان سے فرمایا تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۳) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل عمار وسالبہ فی النار (اخرجہ الدیلمی) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمار کا قاتل اور انکو برا کہنے والا دوزخ میں ہوگا ۔

(۴) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال حدثنی من ھو خیر منی ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) ابو سعید رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ مجھ سے اس نے بیان کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے یعنی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ۔

(۵) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال کنا نعمر المسجد وکنا نحمل لبنۃ لبنۃ وعمار لبنتین لبنتین فراٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل ینفض التراب عن راس عمار وھو یقول یا عمار الا تحمل کما یحملون اصحابک قال انی ارید الاجر من اللہ قال فجعل ینفض التراب عنہ وھو یقول یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ الخوارزمی) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد نبوی کی تعمیر کر رہے تھے ہم ایک ایک اینٹ اٹھا رہے تھے اور عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا آپ عمار کے سر سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا تم کیوں اپنے دوستوں کیطرح سے ایک ایک اینٹ نہیں اٹھاتے عمار نے عرض کیا میں خدا سے اجرت چاہتا ہوں حضرت نے انکے سر سے مٹی جھاڑ کر فرمایا اے عمار تجھے باغیوں کا گروہ قتل کرے گا ۔

(۶) عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الناکثین والقاسطین والمارقین فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال ھؤلاء فمع من قال مع علی ابن ابی طالب معہ یقتل عمار ابن یاسر (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے حکم دیا ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ حضور نے ہمیں ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لیے تو حکم دیا ہے مگر کس کی معیت میں فرمایا علی ابن ابیطالب کی معیت میں اور انکے ساتھ عمار بن یاسر بھی قتل ہونگے ۔

(۷) عن حبۃ العرنی قال قلت لحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ حدثنا فانا نخاف الفتن فقال علیکم بالفئۃ التی فیھا ابن سمیۃ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتلہ الفئۃ الباغیۃ

اخرجہ ابوبکر بن مردویہ) حجر بن عدی ناقل ہین کہ سینے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا ہمین کچھ بتادو کیونکہ ہم فتنون سے ڈرتے ہین وہ کہنے لگے تمکو لازم ہے کہ اس گروہ کے ساتھ رہو جسمین ابن سمیہ یعنے عمار بن یاسر ہین کیونکہ بتحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فرمایا ہے کہ تجھے باغی گروہ قتل کریگا ✦

(۸) عن حبة العرنی قال شهد خزيمة في الجمل وهو لا يسل سيفه وشهد صفين وقال لا اسلى ابدا حتى يقتل عمار فانظر من يقتله فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقتله الفئة الباغية قال فلما قتل عمار قال خزيمة قد ظهرت لي الضلالة ثم اقترب فقاتل حتى قتل (اخرجه الخوارزمي) حبة العرنی نقل کرتے ہین کہ خزیمہ رضی اللہ عنہ جمل مین حاضر ہوئے لیکن انہون نے نیام سے شمشیر نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین کبھی تلوار نیام سے باہر نہین نکالونگا جب تک کہ عمار شہید ہو جائین پھر مین دیکھونگا کہ کون انکو شہید کرتا ہے مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انکو باغیون کا گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ کہنے لگے اب مجھے گمراہی ظاہر ہوگئی ہے پھر بڑھکر لڑے اور شہید ہوگئے ✦ انا للہ وانا الیہ راجعون

(۹) عن محمد بن عمارة بن خزيمة بن ثابت قال شهد خزيمة الجمل وهو لا يسل سيفا وشهد صفين ولم يقاتل وقال لا اقاتل حتى يقتل عمار فانظر من يقتله فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تقتله الفئة الباغية فلما قتل عمار قال خزيمة قد ظهرت لي الضلالة ثم تقدم فقاتل حتى قتل (اخرجه ابن الاثير في اسد الغابة واحمد) عمار بن خزیمہ بن ثابت الانصاری سے منقول ہے کہ خزیمہ جمل مین حاضر تھے لیکن انہون نے اپنی تلوار نہ نکالی اور پھر صفین مین حاضر ہوئے اور کہنے لگے مین نہین لڑونگا جب تک کہ عمار شہید نہ ہو جائین مین دیکھتا ہون کہ انکو کون شہید کرتا ہے کیونکہ مینے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا جب عمار شہید ہوگئے خزیمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اب گمراہی کا مجھپر اظہار ہوگیا ہے پھر خزیمہ بڑھے اور لڑائی کی اور قتل ہوگئے ✦

(۱۰) عن عمار بن یاسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم یا علی ستقاتلك الفئة الباغية وانت على الحق فمن لم ينصرك يومئذ فليس مني (اخرجه ابن عساكر في تاريخه) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا علی عنقریب تو باغیون کے گروہ سے لڑیگا اور تو حق پر ہوگا جو تیری مدد نہین کریگا وہ مجھسے نہین ہے ✦

(۱۱) عن ابی عبد الرحمن قال شهدنا صفين مع علي فرأيت عمار بن ياسر لا يأخذ في ناحية ولا واد من اودية صفين الا رأيت اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يتبعونه كانه علم لهم (اخرجه ابن الاثير

فی اسد الغابۃ) ابو عبد الرحمٰن ناقل ہین کہ مین صفین مین حاضر تہا مینے دیکہا کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ صفین کے کسی میدان کیطرف نہین جاتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے ساتھہ نہین ہوتے تہے گویا کہ وہ انکے لیے بمنزلہ ایک نشان کے تہے ✤

(۱۲) عن ابی البختری قال قال عمار بن یاسر یوم صفین ائتونی فاتی بشربۃ لبن فقال ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اخر شربۃ تشربہا من الدنیا شربۃ لبن وشربہا وقال ابو عبد الرحمٰن فالیوم القی الاحبۃ محمد وحزبہ وقال لما قتل ادفنونی فی ثیابی فانی مخاصم (اسد الغابہ) ابی البختری سے منقول ہے کہ صفین کے روز عمار بن یاسر کہنے لگے مجہے کچہ پلاؤ پس انکے پاس پانی ملا ہوا دودہ لایا گیا عمار کہنے لگے بتحقیق جناب سالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیرا آخری شربت جو تو دنیا سے پیئے گا دودہ ہوگا پس عمار نے پی لیا۔ اور ابو عبد الرحمٰن ناقل ہے کہ اسوقت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا آج عاشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے گروہ سے ملاقات کرینگے اور جب وہ شہید ہونے کو تہے کہنے لگے مجہے میرے کپڑون ہی مین دفن کرنا تاکہ قیامت مین مین انہین کپڑون مین جہگڑونگا

تنبیہ ۔ قال ابن الاثیر وکان عمرہ یومئذ اربعا وتسعین سنۃ وقیل ثلاث وتسعون وقیل احدی وتسعون ۔ ابن الاثیر اسد الغابہ مین لکہتے ہین کہ ان کی عمر اس روز چورانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین ترانوین برس کی تہی اور بعض کہتے ہین اکانوین برس کی تہی ✤

وقد اختلف فی قاتلہ فقیل قتلہ ابو الغادیۃ المزنی وقیل الجہنی طعنہ فسقط فلما وقع رکب علیہ اخر فاحتز راسہ فاقبلا یختصمان کل واحد منہما یقول انا قتلتہ فقال عمرو بن العاص واللہ ان یختصمان الا فی النار ۔ واللہ لوددت انی مت قبل ہذا الیوم لعشرین سنۃ (اسد الغابہ) اور انکے قاتل مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ ابو الغادیہ المزنی نے قتل کیا تہا اور بعض کہتے ہین کہ جہنی نے انکو نیزہ مارا تہا جب وہ گر گئے تو دوسرے ایک شخص نے انپر چڑہکر انکا سر کاٹ لیا پس وہ دونو جہگڑتے ہوئے آئے ہر ایک ان مین سے یہی دعوی کرتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عمرو بن عاص کہنے لگا واللہ یہ دونون نہین جہگڑتے مگر دوزخ مین گرنیکے لیے واللہ مین اگر بیس برس اس سے پہلے مرجاتا اچہا سمجہتا تہا

(۱۳) عن عبد اللہ بن الحارث قال انی لسائر مع عبد اللہ بن عمرو بن العاص ومعاویۃ فقال عبد اللہ بن عمرو سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ قال عمرو یا معاویۃ اتسمع ما یقول ہذا فحدثہ بہ فقال نحن قتلناہ انما قتلہ من جاء بہ (اخرجہ احمد والنسائی) عبد اللہ بن الحارث کہتا ہے کہ مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے ساتھ سفر مین تہا عبد اللہ نے کہا مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمار کی نسبت فرماتے ہوئے سنا تہا کہ اسکو باغیون کا گروہ قتل کریگا عمرو بن العاص نے معاویہ سے کہا سنتے ہو کیا کہہ رہا ہے معاویہ نے اسے اپنی طرف کہینچکر کہا ہمنے قتل کیا ہے اس نے قتل کیا ہے جو انہے اپنے ساتھہ لایا تہا ✤

۱۴) عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال لابیہ حین قتل عمار و قد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال قال عمرو لمعاویۃ اتسمع ما یقول عبد اللہ فقال انما قتلہ من جاء بہ و تسمعہ اہل الشام فقالوا انما قتلہ من جاء بہ فبلغت علیاً فقال یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتل حمزۃ لانہ جاء بہ (اخرجہ الخوارزمی) عبد اللہ بن عمرو بن العاص اپنے باپ سے کہنے لگا جب کہ عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ جو کچھ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا فرمایا ہے عمرو بن العاص معاویہ سے کہنے لگا سنتے ہو یہ کیا کہہ رہا ہے معاویہ کہنے لگا کیا ہم نے عمار کو مارا ہے اس شخص نے مارا ہے جو اسکو اپنے ہمراہ لایا تھا۔ یہ بات شامیوں نے سنی وہ بھی یہی کہنے لگ گئے کہ عمار کو اس نے قتل کیا جو اسے اپنے ساتھ لایا تھا جبکہ جناب امیر نے یہ بات سنی فرمایا پس حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے کیونکہ حضرت ہی انکو لڑائی کے لیے لیگئے تھے۔

۱۵) عن علقمۃ و الاسود قال اتینا ابا ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ عند منصرفہ عن صفین فقلنا یا ابا ایوب ان اللہ اکرمک بنزول محمد صلی اللہ علیہ وسلم و بمجیئ ناقتہ تفضلاً من اللہ و اکراماً لک حتی اناخت علی بابک دون الناس ثم جئت بسیفک علی عاتقک تضرب بہ اہل لا الہ الا اللہ فقال یا ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنا بقتال ثلاثۃ مع علی الناکثین و القاسطین و المارقین فاما الناکثون فقد قاتلناہم اہل الجمل و القاسطون فہذا منصرفنا من عندہم و المارقون فہم اہل الطرقات و النخیلات و اہل النہروان واللہ ما ادری این ہم و لکن لا بد من قتالہم ان شاء اللہ قال وکان فی بیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لیس فی البیت غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی جالس عن یمینہ و انا عن یسارہ و انس قائم بین یدیہ اذ تحرک الباب فقال صلی اللہ علیہ وسلم انظر یا انس من فی الباب فخرج انس فقال ہذا عمار بن یاسر فقال افتح لعمار الطیب المطیب ففتح انس و دخل عمار فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرحب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال انہ سیکون من بعدی فتنۃ فی امتی حتی یختلف السیف فیما بینہم و حتی یقتل بعضہم بعضاً فاذا رأیت یا عمار ذلک فعلیک بہذا الاصلع و ان سلک الناس کل واد فاسلک وادی علی ان علیاً لا یردک عن ہدی و لا یدلک علی ردی یا عمار طاعۃ علی طاعتی و طاعتی طاعۃ اللہ یا عمار من تقلد سیفاً اعان بہ علیاً علی عدوہ قلدہ اللہ تعالی یوم القیمۃ وشاحین من در و من تقلد سیفاً اعان بہ عدو علی قلدہ اللہ یوم القیامۃ وشاحین من نار (اخرجہ احمد و ابن عساکر و زاد الخوارزمی یا عمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ و انت علی الحق و الحق معک) علقمہ اور اسود کہتے ہیں جب ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صفین سے لوٹے ہم انکے ملنے کو گئے ہم نے ان سے کہا ای ابو ایوب بیشک آپکے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے

سے پروردگار نے آپ پر بڑا کرم کیا اور وہ رزق کے گھر کے ۔ آنحضرت کی اونٹنی آپ کے دروازہ پر بیٹھ گئی یہ خدا
کا خاص فضل تھا آپ کے لیے ۔ اب آپ کلمہ کہنے والون کو قتل کے لیے کندھے پر تلوار رکھکر آئے ہین ۔ ابو ایوب
کہنے لگے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت جناب امیر ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے ساتھ
جنگ کرنے کے لیے فرمایا تھا بس ناکثین اصحاب جمل ہین ۔ اور قاسطین یہ ہماری واپسی انکے پاس ہو رہے اور
مارقین اہل طرفا اور نخیل اور اہل نہروان ہین واللہ نہین معلوم کہ اسوقت وہ کہان ہین ۔ لیکن انشاء اللہ انکے
ساتھ بھی جنگ کرنا ضروری ہے ۔ پھر ابو ایوب کہنے لگے کہ میرے گھر مین حضرت رونق افروز تھے اور علی دہنے
طرف بیٹھے ہوئے تھے اور مین بائین طرف تھا ۔ انس سامنے کھڑے تھے ناگہان دروازہ ہلا حضرت نے فرمایا
اے انس دیکھو دروازہ پر کون ہے انس باہر گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عمار بن یاسر ہین حضرت نے فرمایا عمار
پاک اور پاکیزہ کرنے والے کے لیے دروازہ کھولدے ۔ عمار نے حاضر ہو کر حضرت سے سلام عرض کیا حضرت نے جواب
سلام اور مرحبا کہکر فرمایا اے عمار عنقریب میری امت مین فتنہ ہوگا یہانتک کہ لوگون مین تلوار چل جائے گی
اور ایک دوسرے کو قتل کریگا اے عمار جب تو لوگون کو دیکھے کہ اپنا اپنا راستہ چل رہے ہین تجھے لازم ہے
کہ اس اصلع یعنے جناب امیر کا ساتھ اختیار کرے ۔ علی تجھے ہدایت سے نہین پھیریگا ۔ اور برائی کی طرف
رہنمائی نہین کریگا ۔ اے عمار علی کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت خدا کی اطاعت ہے اے
عمار اگر کوئی شمشیر اسلیے حمائل کرے کہ اس سے علی کی اعانت کرے تو قیامت کے روز اللہ تعالی اسے موتیون
کی حمائل پہنائیگا اور اگر کوئی اسلیے شمشیر حمائل کرے کہ اس سے علی کے دشمنون کی مدد کرے تو قیامت
کے روز اللہ تعالی آگ کی حمائل اسکی گردن مین ڈالیگا ۔ خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے اسحدیث مین یہ الفاظ اور
زیادہ روایت کیے ہین کہ اے عمار تجھے باغیون کا گروہ قتل کریگا اور تو حق کے ساتھ اور حق تیرے ساتھ ہوگا

(۱۶) عن عبد اللہ بن حبیب قال اخبرنی ابی قال قال ابن عمر حین حضرہ الموت ما اجد فی نفسی من الدنیا
الا انی لم اقاتل الفئۃ الباغیۃ (اسد الغابہ) عبداللہ بن حبیب کہتا ہے کہ مجھسے میرے باپ نے بیان کیا ہے
کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا کہنے لگے مجھے دنیا کی کوئی حسرت باقی نہین مگر یہ کہ مین باغی
گروہ کے ساتھ نہین لڑا ۔

(۱۷) عن الاسود بن مسعود بن حنظلۃ بن خویلد قال کنت عند معاویۃ فاتاہ رجلان یختصمان فی
راس عمار یقول کل واحد منہما انا قتلتہ فقال عبد اللہ بن عمرو لیطب احدکما نفسا لصاحبہ فانی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعمار تقتلک الفئۃ الباغیۃ (اخرجہ النسائی) اسود بن مسعود بن
حنظلہ بن خویلد ناقل ہے کہ مین معاویہ کے پاس موجود تھا کہ دو شخص عمار کے سر کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے ہر ایک

ان مین یہی کہتا تہا کہ مینے انکو قتل کیا ہے عبد اللہ بن عمرو کہنے لگا تم دونون مین ہر ایک کو خوش ہونا چاہیے دوسر دوست کی ذلت ہو کیونکہ مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ عمار کو فرما رہے تہے کہ اے عمار تجہے باغیون کا گروہ قتل کریگا ✦

قال الامام ابو المعالی فی کتاب الارشاد حدیث تقتلك الفئة الباغیة ھو من اثبت الاخبار امام ابو المعالی کتاب ارشاد مین لکہتے ہین کہ حدیث تقتلک الفئة الباغیہ نہایت ثابت شدہ احادیث مین سے ہے ✦

قال العلامة بن عبد البر فی الاستیعاب وتواترت الاخبار عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یقتل عمارا الفئة الباغیة وھذہ اخبار من باب الغیب واعلام نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو من اصح الاحادیث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ استیعاب مین لکہتے ہین متواتر حدیثین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہوئی ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے عمار کو باغیون کی گروہ قتل کریگا۔ اور یہ حضرت کی پیشگوئیون مین سے ایک پیشگوئی ہے اور نہایت صحیح احادیث مین سے ہے (تنبیہ) بعض متاخرین نے جو باغی کی ایک طویل الذیل تاویل کی ہے اسپر ہنسی آتی ہے صحابہ کرام کو ہرگز اسکا خیال تک بہی نہین تہا۔

ابن طلحة الشافعی رحمۃ اللہ علیہ مطالب السئول مین لکہتے ہین قیل معاویۃ کان من کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکان خال المومنین فکیف یحکم علیہ وعلی من معہ بکونھم بقتال علی بغاۃ فی فعلھم جائرین عن سنن الصواب بقصدھم قاصدین بما ارتکبوہ من فعلھم الحیاد فی زمرۃ الخارجین عن طاعۃ ربھم قلت لم احکم علیھم بصفة البغی ولوازمھا وضعا وافتراء واختراعا بل حکمت بھا نقلا واتباعا فانہ روی الائمۃ الاعیان من المحدثین فی مسانیدھم الصحاح احادیث متعددۃ ترفع کل واحد منھم حدیثہ بسندہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعمار بن یاسر تقتلك الفئة الباغیة وھذہ الاحادیث لا خطل فی اسنادھا ولا اضطراب فی متونھا فثبت بھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصف الفئة القاتلة عمارا بکونھا باغیة وصفة البغی لا ینفك عنھا وھی لازمھا۔ والبغی عبارۃ عن الظلم وقصد الفساد فکل من کان باغیا کان ظالما جائرا وکان قاسطا خارجا عن طاعۃ ربہ فتکون الفئة القاتلة عمارا متصفة بھذہ الصفات بخبر الصادق المصدوق (انتہی کلامہ)

خلاصہ کلام فاضل یہ ہے کہ اکثر یہ بات کہی جاتی ہے کہ امیر معاویہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتب اور مسلمانون کے ماموون تہے تم انپر اور انکے متبعین پر۔ علی علیہ السلام کے ساتہ جنگ کرنے مین کسطرح سے بغاوت کا حکم لگاتے ہو کہ وہ اپنے فعل مین راہ صواب سے بہٹکے ہوئے اور قصد البغاوت کو مرتکب اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالون کے گروہ مین داخل ہونیوالے تہے۔ مین کہتا ہون کہ مینے انپر بغاوت کی وصف

اور اسکے لوازمات کا حکم بغاوت اور جہوٹ اور اپنی طرف سے گہڑ کر نہین ملکہ میننے یہ حکم بوجہ نقل اور اتباع کے کیا ہے جسکو محدثین مین سے مشہور ائمہ نے اپنی صحیح سندون مین متعدد حدیثون کے ذریعہ سے روایت کیا ہے اور ہر ایک ان مین سے اپنی حدیث کی سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ عمار سے فرمایا تہا تجہے باغیون کا گروہ قتل کرے گا۔ یہ ایسی حدیثین ہین کہ جنکی اسناد مین کسی قسم کا خلل واقع نہین ہے۔ اور ان احادیث کے متون مین بہی کسی قسم کا اضطراب نہین ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت نے عمار رضی اللہ عنہ کے قاتلون کے گروہ کا وصف باغی ہونیکے ساتہ قرار دیا ہے۔ اور بغی کا وصف اس گروہ سے علیحدہ نہین ہو سکتا۔ اس گروہ کے لیے یہ وصف لازم ہے۔ اور بغاوت کے معنے ظلم اور کثرت فساد کے ہین پس جو شخص کہ باغی ہے وہ ظالم اور جائر اور عدل سے تجاوز کرنے والا ہے اور خدا کی اطاعت سے خارج ہونیوالا ہے۔ پس عمار کے قتل کرنیوالون کا گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ان صفات کے ساتہ متصف ٹہرا ✤

بعض علما کا قول ہے کہ اہل صفین مین سے جو اشخاص کہ وصف صحابیت رکہتے تہے انکے ان افعال سے اغماض بہتر ہے کیونکہ وہ لوگ اگرچہ باطل پر تہے لیکن اس فعل مین متاول تہے۔ یعنے انکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔ ورنہ وہ ہرگز ایسا ارتکاب نکرتے چنانچہ علامہ نووی علیہ الرحمۃ لکہتے ہین وکان علی علی الحق ومعاویۃ علی الباطل الا انہ کان متاولا ای غیر عالما ببطلانہ فیما یفعل یعنے جناب امیر حق پر تہے اور امیر معاویہ باطل پر تہا مگر اپنے فعل مین تاویل کرنے والا تہا یعنے اسکو اپنے بطلان کا علم نہین تہا۔

لیکن یہ بات ہرگز سمجہ مین نہین آتی کہ جب جناب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے اور امیر معاویہ کو معلوم ہوا کہ انکی شہادت ہماری گروہ کے ہاتہون سے واقع ہوئی ہے۔ اور انکے قاتلون کی نسبت حضرت نے فئہ باغیہ کا حکم لگایا ہے جس کا خود انکو بہی علم حاصل ہوگیا تہا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ پہر کونسی ایسی تاویل تہی جو ان کو اس جنگ پر مجبور کر رہی تہی ✤

اب اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ شاید انکو جناب عمار کی شہادت کی خبر نہ ملی ہو یا اسکے متعلق جسقدر کہ احادیث وارد ہوئی ہین انسے انکو علم نہ حاصل ہوا ہو ✤

لیکن یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے انکو ان احادیث کا بخوبی علم تہا۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی رحمہما اللہ کی حدیثون سے واضح ہوتا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انکو اس حدیث سے مطلع کر دیا تہا ✤

یہ امر بہی ظاہر ہے کہ جس فعل سے اغماض کیا جاتا ہے وہ ہرگز عمل خیر نہین ہو سکتا کہ جس کا عامل خدا سے اجر پا سکتا ہو بعض علما اس محاربت اور مخالفت کو حرام جانتے رہے ہین شرح مواقف مین میر سید شریف علیہ الرحمۃ لکہتے ہین والذی علیہ الجمہور من الامۃ ہو ان المخطی قتلۃ عثمان ومحاربوا علی لانہما اماما ن فیحرم القتل والمخالفۃ قطعا

الا ان بعضہم کالقاضی ابی بکر ذہب الی ان ہذہ التخطیۃ لا یبلغ حد الفسق ومنہم من ذہب الی التفسیق کا
وکثیر من اصحابنا یعنے جمہور اس بات پر متفق ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور جناب امیر علیہ السلام کے
ساتھ جنگ کرنیوالے خطا کار تھے۔کیونکہ وہ دونون امام تھے۔اور ان سے مخالفت کرنا اور لڑنا قطعی حرام تھا
مگر بعض شخص مثل قاضی ابوبکر کی اس طرف گئی ہین کہ یہ خطا فسق کی حد تک نہین پہونچتا اور بعض جیسے کہ
شیعہ اور ہم اہل سنت وجماعت مین سے بہت سے آدمی اسکے فسق ہونیکے بھی قائل ہین ✤
بعض لوگ یہ خیال کرتے ہین جناب امیر سے جنگ کرنیوالون نے آخرکار اپنی خطا سے رجوع کیا تھا ✤
بعض کہتے ہین کہ انکے خطا کی تاویل کرنا چاہیے ✤
بعض علما انکو اس اجتہاد مین معذور بلکہ عنداللہ ماجور سمجھتے رہے ہین ✤
پس ایسی صورت مین یہ کہنا کہ امیر معاویہ کے خطا فی الاجتہاد پر اجماع ہوچکا ہے اور انکے خطای منکر سے
قائل ہونیوالے کو خارق اجماع قرار دینا نفس الامر کے بالکل خلاف ہے۔جو لوگ کہ خطا فی الاجتہاد کے قائل
ہوئے ہین انکی کثرت صرف اسوجہ سے نظر آتی ہے کہ انکو مذکورۃ الصدر اوہام مین سے کوئی نہ کوئی وہم لاحق
ہوا ہے جسکی وجہ سے انکو یہ مسلک اختیار کرنا پڑا ہے۔
دوسرے لوگون نے انکے اقوال کو اسوجہ سے رد نہین کیا کہ اول تو کوئی غرض دینی اس بحث کے متعلق نہیں
تھی جس مین انکو رد کرنا ضروری معلوم ہوتا۔دوم اس رد و قدح مین بعض لوگون کے عیوب ظاہر کرنے پڑتے
تھے جنپر کہ صحابیت کے لفظ کا اطلاق ہوتا تھا اسلیے ان لوگون نے خاموش رہنے کو بحث کرنے پر اختیار
کیا۔انکے بعد انکے اخلاف بغیر اسکے کہ اپنے اسلاف کے مرکوز خاطر کو سمجھتے اسی لکیر کو پیٹتے رہتے۔
اسکے سوا ہم لوگون کی کتب بینی اس قدر وسیع نہین اور نہ متقدمین کی کل کتابین ہمکو دستیاب ہو سکتے
ہین کہ طبقہ اولی سے علماے متاخرین تک کے اقوال اس بحث کے متعلق ہماری نگاہون سے گذرے ہون
پس کس طرح سے بالجزم یہ کہا جاسکتا ہے کہ کثرت آرا امیر معاویہؓ کے خطا فی الاجتہاد کیطرف ہے ✤
معہذا اگر تلاش کیجاے تو اکثر ایسے محدثین بھی نکلینگے جنکی راے خطا فی الاجتہاد ہی کی طرف رجحان
رکھتی ہے۔چنانچہ حافظ محمد بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی کتاب روضۃ الندیہ شرح التحفۃ العلویہ مین
لکھتے ہین ؎ قال النواصب قد اخطأ معاویۃ فی الاجتہاد واخطأ فیہ صاحبہ والعفو فی ذاک
مرجو لفاعلہ وفی اعالی جنان الخلد راکبہ قلنا کذبتم فلم قال النبی لنا فی النار قاتل
عمار وسالبہ وما ادعوی الاجتہاد لمعاویۃ فی قتالہ الا کدعوی ابن حزم ان ابن ملجم اشقی الاخرین
مجتہد فی قتلہ لعلی کما حکاہ عنہ الحافظ ابن حجر فی تلخیصہ واذا کان من ارتکب ہواہ ونفع

بالملا یروج بہما یراہ اجتہاد المریق فی الدنیا معطل الولایات احل منکر الا وقد اھب لہ عذرا

ناصبی گروہ کے لوگ کہتے ہین کہ امیر معاویہ انکو دوست خطائی الاجتہاد سرزد ہوا ہے جسکو فاعل کے لیے خدا کے عفو کی امید کیجا سکتی ہے اور وہ جنت خلد کے درجات عالی مین ہوگا ہم کہتے ہین تم لوگ جھوٹ بکتے ہو اگر تمہارا قول سچ ہے تو پھر حضرت نے سبب کیون فرمایا تھا کہ عمار کا قاتل اور اسکی مقتول ہونیکے بعد اسکے ہتھیار لینے والا جہنم مین ہوگا امیر معاویہ کے لیے انکی جنگ کے بارے مین اجتہاد کا دعوی کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ ابن حزم باوجود اسقدر علم و فضل کے ابن ملجم اشقی الآخرین کو جناب امیر کے قتل مین مجتہد قرار دیتا ہے چنانچہ ابن حجر نے تلخیص مین ابن حزم سے اسبات کو نقل کیا ہے جبکہ کوئی شخص اپنی ہوا و ہوس کے گھوڑے پر سوار ہو کر ہذیان بکنا شروع کرے تو جسکو چاہے اجتہاد کہہ لے ایسی ایسی تاویلات سے دنیا مین کوئی امر باطل نہین رہیگا جسکے لیے عذر نہ گھڑ لیا جائے۔

قال عمر بن مظفر الوردی فی تتمۃ المختصر فی اخبار البشر فیہا ای فی سنۃ سبع وسبعین ومائۃ توفی بالکوفۃ ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک تولی القضا ایام المہدی ثم عزلہ الہادی وکان عالما عادلا کثیر الصواب حاضر الجواب ذکر عندہ معاویۃ بالحلم فقال لیس بحلیم من سفہ الحق وقاتل علیا عمرو بن مظفر الوردی کتاب تتمۃ المختصر فی اخبار البشر مین لکھتا ہے کہ قاضی شریک کا ۱۷۷ھ مین انتقال ہوا ہے وہ مہدی بادشاہ کی خلافت کے زمانہ مین قاضی بغداد تھے نہایت ہی عالم منصف کثیر الصواب حاضر الجواب تھے کسی شخص نے انکے پاس ذکر کیا کہ امیر معاویہ بڑے ہی حلیم تھے وہ کہنے لگے جو شخص کہ حق سے نادان بنجائے اور حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کرے وہ ہرگز حلیم نہین ہو سکتا۔

امیر معاویہ کو ہم بھی صحابی اور خال مومنین جانتے ہین۔ خدا ان پر رحم کرے مگر انکے بعض افعال سے دل لرزتا ہے لیکن بلحاظ شریعت کچھ نہین کہا جا سکتا۔ صرف اتنا ہی کہتے ہین کہ ان سے خطائے منکر سرزد ہوئی ہے۔

اس کے علاوہ ان سے بعض امور ایسے سرزد ہوئے ہین کہ جنکے بیان کرنے سے دل کانپ اٹھتا ہے مثلاً جناب امام حسن علیہ السلام جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زہر دلوانا جسکی نسبت علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین لکھا ہے قال قتادۃ سم الحسن بن علی سمتہ امرأتہ الجعدۃ بنت الاشعث وقالت طائفۃ کان ذلک بتدسیس معاویۃ یعنے قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ حسن بن علی علیہ وعلی جدہ السلام کو انکی زوجہ جعدہ بنت الاشعث نے زہر دیا اور ایک طائفہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا معاویہ کی لاگ سے تھا۔

علی ہذا حجر بن عدی جیسے مستجاب الدعوات صحابی کو جنکی نسبت علامہ ابن عبد البر استیعاب مین لکھتے ہین قال احمد قلت لیحیی بن سلیمان ابلغک ان حجرا کان مستجاب الدعوۃ قال نعم وکان من افاضل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے احمد کہتے ہین کہ مینے یحیے سے پوچھا کیا تمہین معلوم ہے کہ حجر مستجاب الدعوۃ

تھے وہ کہنے لگے ہاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضل اصحاب بیں سے تھے بیکناہ بھوک سے اور پیاس سے مروانا چنانچہ علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں عن ابی سعید المقبری ان معاویۃ حین حج قدم علی عائشۃ فاستاذن علیھا فاذنت لہ فلما قعد قالت لہ یا معاویۃ اما خشیت اللہ فی قتل حجر ابن عدی واصحابہ یعنے سعید بن مقبری سے روایت ہے کہ معاویہ نے جبکہ حج کیا جناب ام المومنین عائشۃ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے اذن طلب کیا جناب ام المومنین نے اذن عطا فرمایا جب وہ بیٹھ گیا فرمانے لگیں اے معاویہ تجھے حجر بن عدی اور اسکے دوستوں کے قتل کرنے میں خدا کا خوف نہ آیا ✤

انکے سوا انکے بعض محدثات ایسے ہیں کہ جنکے سننے سے دل سخت بیقرار ہوتا ہے چنانچہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے منبر کو توڑنا جسکی نسبت علامہ جریر طبری اپنی تاریخ میں کہتے ہیں عن سعید بن دینار قال قال معاویۃ انی رأیت منبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وعصاہ لا یترکان بالمدینۃ وھم قتلۃ عثمان واعداؤہ فلما قدم طلب العصا وھی عند سعد القرظ فجاء ابوھریرۃ وجابر بن عبد اللہ فقالا ان کرک اللہ عز وجل ان تفعل ھذا فان ھذا لا یصلح مخرجہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من موضعہ ومخرج عصاہ الی الشام فانقل المسجد فاقصر وزاد فیہ ست درجات فھو الیوم ثمانی درجات فاعتذر للناس مما صنع یعنے سعید بن دینار ناقل ہے کہ امیر معاویہ نے کہا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور عصا کو مدینہ میں نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ یہ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل اور دشمن ہیں جب عصا کو کہ سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا منگوایا ابوہریرہ اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہم تجھے خدا کی قسم دیتے ہیں کہ اس امر کو مت کر۔ کیونکہ جس مقام پر حضرت نے اپنے منبر مبارک کو نصب فرمایا ہے اس مقام سے ہٹانا اور آپکے عصا مبارک کا شام میں لیجانا اچھا نہیں ہے۔ لیکن معاویہ نے منبر کو توڑ کر اسکے چھ درجے اور بڑھا دیے اب وہ آجکل آٹھ سیڑھی ہو گیا ہے۔ پھر لوگوں کے پاس اپنے اس ارتکاب کا عذر پیش کیا ✤

اسی طرح سے لوگوں کا خصی کرانا بھی انہیں کے محدثات میں سے ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں وفی الاوائل للعسکری قال معاویۃ اول من اتخذ الخصیان لخاص خدمتہ یعنی عسکری کتاب الاوائل میں لکھتے ہیں کہ پہلے اسلام میں جس نے کہ آلت کٹی خصی خواجہ سرا اپنی خدمت خاص کے لیے مقرر کیے وہ امیر معاویہ ہیں ✤

علی ہذا برخلاف سیرت شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کسریٰ وقیصر کی سنت پر برخلاف عہد نامہ جناب امام حسن

علیہ السلام اپنے ناخلف یزید پلید کو ولی عہد بنانا اور اسکے لیے بیعت لینا بھی انہیں کے محدثات سے ہے ۔

اخرج البخاری والنسائی وابن ابی حاتم فی تفسیرہ واللفظ لہ من طریق ان مروان خطب بالمدینۃ وھو علی الحجاز من قبل معاویۃ فقال ان امیر المؤمنین قد رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید سنۃ ابی بکر وعمر فقام عبد الرحمن بن ابی بکر فقال سنۃ کسری وقیصر ان ابابکر وعمر لم یجعل فی اولادھما ولا فی احد من اھل بیتھما امام بخاری اور نسائی اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں روایت کرتے ہیں اور لفظ انہیں کے ہیں طریق کو ذکر کرتے ہیں کہ مروان نے مدینہ میں خطبہ پڑھا وہ اسوقت معاویہ کی طرف سے حجاز کا عامل تھا کہنے لگا امیر معاویہ نے مناسب سمجھا ہے کہ اپنے بیٹے یزید کو اپنے بعد تمہارا خلیفہ بنائے ابوبکر او عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں بلکہ قیصر و کسری کی سنت پر کیونکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ اپنی اولاد یا اپنے اہل بیت میں سے نہیں بنایا اگرچہ کوئی گو یزید کتنا ہی برا کیوں نہ ہو۔ لیکن امیر معاویہ کا یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانا حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سیرت کے موافق تھا کیونکہ انہوں نے بھی اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا

البتہ استخلاف فی نفسہ برا نہیں مگر معاویہ حسب عہدنامہ یزید کو اپنے بعد میں خلیفہ بنانیکے مجاز نہیں تھے کیونکہ عہدنامہ میں ایک شرط یہی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت پھر خاندان نبوت کی طرف عود کرے گی چنانچہ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں وذکر محمد بن قدامۃ فی کتاب الخوارج بسند قوی الی ابی بصرۃ انہ سمع الحسن بن علی یقول فی خطبتہ عند معاویۃ انی اشترطت علی معاویۃ لنفسی الخلافۃ واخرج ابن ابی خیثمۃ من طریق عبد اللہ بن شوذب قال لما قتل علی سار الحسن بن علی فی اھل العراق ومعاویۃ فی اھل الشام فالتقوا فکرہ الحسن القتال وبایع معاویۃ علی ان یجعل العھد للحسن من بعدہ محمد بن قدامہ کتاب الخوارج میں سند قوی کے ساتھ ابی بصرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب امام حسن علیہ السلام کو امیر معاویہ کے پاس خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ہمنے معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے شرط لے لی ہے۔ اور ابن ابی خیثمہ عبد اللہ بن شوذب کے طریق سے ناقل ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہوگئے۔ امام حسن علیہ السلام عراق کے لشکر کے ساتھ اور امیر معاویہ شامیوں کے ساتھ روانہ ہوئے اور جب وہ دونو لشکر باہم اکٹھے ہوئے جناب امام حسن علیہ السلام نے جنگ کرنا نامناسب سمجھا معاویہ سے اپنی خلافت کے لیے عہد لیکر بیعت کرلی ۔

معلوم ہوتا ہے کہ امیر معاویہ نے اسی عہد کے خوف کی وجہ سے جناب امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا تھا کہ اگر امام حسن علیہ السلام میرے بعد زندہ رہے تو حسب عہدنامہ خلیفہ بنجائیں گے۔ اور میرا بیٹا یزید خلافت سے محروم رہجائیگا

نماز عید کے پہلے خطبہ برخلاف سنت نبوی پڑھنا بھی انہیں کے محدثات سے ہے قال الزھری اول من

احدث الخطبة قبل الصلوٰة فی العید معاویۃ یعنے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے استاد زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ امیر معاویہ نے نماز عید سے پہلے خطبہ پڑہنا نکالا ہے ٭

علامہ ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھتے ہین قالوا انہ اول من جعل ابنہ ولی عہد خلیفۃ بعدہ فی صحتہ وقال الزبیر ہو من اتخذ دیوان الخاتم و امر بھدایا النیروز و المہرجان واول من قتل صبرا واول من اتخذ الخصیان فی الاسلام واول من بلغ درجات المنبر خمسۃ عشر مرقاۃ خلاصہ تقریر علامہ یہ ہے کہ امیر معاویہ وہ شخص ہین جنہون نے سب سے اول اپنے بیٹے کو ولیعہد خلیفہ اپنے پیچھے مقرر کیا۔ اپنی صحت مین۔ اور زبیر کہتے ہین کہ اول دفتر پر مہر لگانا بھی انہی کی ایجاد ہے۔ اور سب سے اول اسلام مین نوروز اور مہرگان اعیاد مجوس کے لیے تحائف لینا اور دینا بھی انہی سے ہوا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی نے سب سے پہلے آدمی کو بھوکا پیاسا رکھکر مارا ہے۔ اور امیر معاویہ ہی وہ شخص ہین جنہون نے سب سے پہلے اسلام مین لوگون کو اپنی خدمت کے لیے خصی کرایا ہے۔ اور انھون نے ہی منبر کی پندرہ سیڑہیان زیادہ بڑہائی ہین اب ہم پوچھتے ہین کیا یہ سب امور محدثات جو انکی اولیات کے نام سے مشہور و معروف ہین خطا فی الاجتہاد تہے اور اگر خطا فی الاجتہاد تہی تو کل محدث ضلالہ و شر الامور محدثاتہا پہر کون سے امور ہو سکتے ہین ٭

جناب امیر علیہ السلام کا خوارج سے جنگ کرنا

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی انک مبتلی بالخوارج وانت اول من یقاتلھم فلا تتبعن مدبرا ولا تجھزن علے جریح (اخرجہ البغوی والدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتماب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تو خوارج سے آزمایا جائیگا۔ اور تو سب سے اول ان سے لڑیگا۔ پس بہاگتے کا پیچھا نہ کریو اور زخمی کو نہ ماریو ٭

(۲) عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم یقسم قسما اتاہ ذوالخویصرۃ فقال یا رسول اللہ اعدل قال ویحک ومن یعدل اذا لم اعدل فقال عمر یا رسول اللہ ائذن لی حتی اضرب عنقہ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلوتہ مع صلوتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ حتے ان احدکم ینظر الی نصلہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی رصافہ فلا یجد شیئا ثم ینظر الی نضیہ فلا یجد فیہ شیئا ثم ینظر الی قذذہ فلا یجد شیئا قد سبق الفرث والدم یخرجون

علی خیر فرقۃ من الناس آیتہم رجل مخدج احدی یدیہ مثل ثدی المرأۃ او کالبضعۃ تدردر قال ابو سعید اشہد انی سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد انی کنت مع علی بن ابی طالب حین قاتلہم فارسل الی القتلی فاتی بہ علی نعت الذی نعت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الحاکم طرق کثیرۃ اخرجہ الشیخان وغیرہما ابو داؤد الطیالسی والنسائی واحمد وابو یعلی والحاکم والخطیب وقد رواہ غیر ابی سعید جماعۃ من الصحابۃ مثل علی وعمر وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن مسعود وعبد اللہ بن عباس وعبد اللہ بن الخباب بن الارت وعقبۃ بن عامر وسعد وعمار بن یاسر رضی اللہ عنہم فالروایۃ الاولی اخرجہ احمد والبخاری والمسلم والنسائی وابن جریر والثانیۃ اخرجہ ابو نصر السنجری صاحب الابانۃ والخطیب وابن عساکر والثالثۃ اخرجہ احمد والطبرانی والرابعۃ اخرجہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والخامسۃ اخرجہ ابو داؤد الطیالسی والسادسۃ اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم وابو نعیم فی الحلیۃ والسابعۃ اخرجہ الطبرانی والثامنۃ اخرجہ احمد وابن جریر والطبرانی والتاسعۃ اخرجہ البخاری والعاشرۃ والحادیۃ عشر اخرجہما الطبرانی والثانیۃ عشر اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والطبرانی والحاکم والثالثۃ عشر اخرجہ بن جریر والرابع عشر اخرجہ الحکیم فی نوادر الاصول والطبرانی فی الکبیر والخامسۃ عشر اعنی روایۃ سعد وعمار معا اخرجہ الطبرانی (ترل الابرار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایک دن ہم جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت غنیمت کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ ذو الخویصرہ آکر کہنے لگا یا رسول اللہ عدل کیجیے۔ آپنے ارشاد فرمایا تجھ پہ بلا کی ہو اگر مین عدل نہین کرونگا تو پھر کون کریگا۔ عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھے اسکی گردن مارنے کی اجازت ہو۔ فرمایا چھوڑ دو اسکے ساتھی ایسے ہین تمہاری نماز تمکو انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے انکے روزون کے مقابل حقیر معلوم ہونگے وہ قرآن پڑہین گے لیکن انکے گلے سے نیچے نہین اترے گا۔ وہ دین سے ایسے بہاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے۔ یہانتک کہ دیکھے تم مین سے کوئی اپنے پیکان کی طرف۔ پس کوئی چیز اس مین نہین پائیگا۔ پس نگاہ کریگا اسکے سوفار کی طرف پس نہین پائیگا اس مین کوئی شے پہر نگاہ کریگا اسکے پرون کیطرف پس نہ پائیگا اسمین کوئی چیز۔ گذر اہے وہ تیر سرگین اور خون مین۔ وہ ایک بہترین گروہ پر خروج کرینگے انکی نشانی یہ ہے کہ ان مین ایک مخدج یعنے ناقص الخلقت سیاہ چشم آدمی ہوگا ایک دودہ اسکا عورت کے پستان یا مثل گوشت کے ٹکڑے کی حرکت کرتا ہوا ہوگا۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اس امر کی گواہی دیتا ہون کہ مین نے یہ بات جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے

سنی ہے اور اسکی بہی گواہی دیتا ہون کہ مین علی بن ابیطالب کے ساتھ تہا جب کہ وہ اس گروہ کے ساتھ جنگ کر رہے تہے جناب امیر نے لوگون کو مقتولون کیطرف بہیجا اور وہ لوگ مخدج کو اٹہا لائے جو نشانیان کہ حضرت نے بیان فرمائی تہین وہ سب اسمین موجود تہین ✤ اسحدیث کو شیخین اور شیخین کے سوا ابوداؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل ۔ اور ابویعلی اور ابن حبان اور حاکم اور خطیب رحمہم اللہ نے تہوڑے سے اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے ۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے سوا اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مثل جناب علی و عمر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور سعد بن الخباب بن الارت اور عبداللہ بن مسعود اور عقبہ بن عامر اور سعد اور عمار بن یاسر نے بہی روایت کیا ہے ✤

پس ان روایات مین سے پہلی روایت وہ ہے کہ جسکو امام احمد بن حنبل اور امام بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر طبری نے روایت کیا ہے ✤

دوسری روایت وہ ہے جسکو ابونصر سنجری مصنف کتاب ابانہ اور خطیب بغداد اور ابن عساکر نے بیان کیا ہے ✤

اور تیسری وہ ہے جسے امام احمد اور طبرانی نے ذکر کیا ہے
اور چوتہی روایت کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین لکہا ہے ✤
اور پانچوین کو ابوداؤد الطیالسی نے درج کیا ہے
اور چہٹی کو امام احمد اور طبرانی اور حاکم اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء مین مذکور کیا ہے ✤
اور ساتوین کو طبرانی نے لکہا ہے ۔
اور اٹہوین کو امام احمد اور ابن جریر نے بیان کیا ہے
اور نوین کو امام بخاری نے لکہا ہے

اور دسوین
اور گیارہوین } کو طبرانی نے روایت کیا ہے
بارہوین کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور نسائی اور طبرانی اور حاکم نے مستدرک مین ذکر کیا ہے
تیرہوین کو ابن جریر نے تاریخ الرسل والملوک مین درج کیا ہے
چودہوین کو حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین ۔ اور طبرانی نے معجم کبیر مین مذکور کیا ہے
پندرہوین ۔ یعنے سعد اور عمار بن یاسر کی روایت کو طبرانی نے بیان کیا ہے ۔

(۳) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنت عند علی جالسا اذ دخل رجل علیہ ثیاب السفر و علی یکلم الناس و یکلمونہ فقال یا امیرالمؤمنین اتأذن لی ان اتکلم فلم یلتفت الیہ و شغلہ ما ہو فیہ مجلس الی رجل فسألہ ما خبرک فقال کنت معتمرا فلقیت ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقالت ہؤلاء القوم الذین خرجوا فی ارضکم ما یسمون قلت خرجوا الی موضع یسمی حروراء فسمی بذلک فقالت طوبی لمن شہد منکم یعنی ہلکتہم لو شاء ابن ابی طالب لاخبرکم خبرہم فجئت

اساله عن خبرهم فلما فرغ علي قال اين المستاذن فقص عليه كما قص علينا. قال علي اني دخلت علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس عنده غير عائشة ام المؤمنين فقال لي كيف انت يا علي وقوم كذا وكذا قلت الله ورسوله اعلم ثم اشار بيده وقال قوم يخرجون من المشرق يقرؤن القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فيهم رجل مخدج كان يده ثدي ثم قال انشدكم بالله اخبرتكم بهم قالوا نعم قال انشدكم بالله اخبرتكم انه فيهم قالوا نعم قال فاتيتموني واخبرتموني انه ليس فيهم فحلفت لكم بالله انه فيهم فاتيتموني به فوجدتموه كما نعت لكم قالوا نعم قال صدق الله ورسوله (اخرجه النسائي) عاصم کلیب اپنے والد سے ناقل ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگہان ایک شخص آیا سفر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر رہے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یا امیر المومنین مجھے کچھ پوچھنے کا اذن عطا ہو جناب اسکی طرف ملتفت نہ ہوئے اور باتون مین مشغول رہے۔ وہ شخص ایک آدمی کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اس شخص سے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا مین بحالت عمرہ جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین گیا۔ مجھ سے فرمانے لگین یہ قوم کہ جس نے تمہارے ملک مین خروج کیا ہے حروریہ کے نام سے کیون پکاری جاتی ہے۔ مینے عرض کیا چونکہ ان لوگون نے حرور کے موضع سے خروج کیا ہے اسلیے حروریہ کہلائے جاتے ہین۔ ام المومنین نے فرمایا مبارک ہو اس شخص کے لیے جو تم مین سے انکے قتل کرنے مین شریک ہو۔ اگر ابن ابیطالب کی منشا ہو تو مین تمکو انکے حال سے خبردار کرون۔ مین اسلیے آیا ہون کہ جناب امیر سے انکی نسبت پوچھون۔ جناب امیر علیہ السلام لوگون سے باتین کر چکے فرمایا وہ طالب اذن کہان ہے۔ اس شخص نے وہی قصہ جو ہم سے بیان کیا تھا جناب امیر سے عرض کیا۔ آپ فرمانے لگے ایک دفعہ مین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا حضرتؐ کے پاس اسوقت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے سوا اور کوئی نہ تھا حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد کیا۔ یا علی تم کیا کروگے جبکہ قوم کا حال ایسا ویسا ہو جائیگا مینے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول مجھ سے زیادہ واقف ہے۔ پھر ہاتھ کا اشارہ کر کے ارشاد کیا مشرق کی طرف سے ایک گروہ خروج کریگا۔ اس جماعت کے لوگ قرآن پڑھتے ہونگے لیکن قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا دین سے وہ اس طرح پر بھاگین گے جس طرح سے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ ان مین ایک ناقص الخلقت آدمی ہوگا۔ اسکا ایک ہاتھ پستان کی مانند ہوگا پھر جناب امیر نے لوگون سے ارشاد فرمایا مین تمہین خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ مینے تمکو یہ خبر سنائی تھی؟ سب نے عرض کیا ہان آپنے فرمایا تھا۔ پھر ارشاد کیا کہ مین تم کو قسم دیتا ہون کہ مینے تمکو یہ بتا دیا تھا۔ کہ وہ انہین لوگون مین ہے۔ حاضرین نے کہا فی الحقیقت جناب نے ہمسے اسکا ہونا انہین لوگون مین بیان کیا تھا پھر تمنے ہمسے آکر بیان کیا کہ وہ تو انمین نہین ہے اور مینے قسم کھا کر کہا کہ واللہ وہ انہین مین ہے پھر تم اسکو میرے پاس لے آئے اور تمنے اسکو ویسا ہی پایا جیسے کہ مینے تم سے بیان کیا تھا سب نے عرض کیا بیشک ہے پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اللہ اور اللہ

کا رسول سچا ہے ۔

(۴) عن عبیدۃ السلمانی قال ذکر علی الخوارج فقال فیھم رجل مخدج الید او مودن الید لولا ان تبطروا لاخبرتکم بما وعد اللہ تعالیٰ علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن قتلھم قال فقلت لعلی اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ای ورب الکعبۃ ای ورب الکعبۃ ای ورب الکعبۃ (اخرجہ المسلم)
عبیدہ سلمانی سے منقول ہے کہ جناب امیرؑ نے خوارج کا تذکرہ کیا اور فرمایا انمیں ایک ناقص ہاتھ والا یا سوکھے ہاتھ والا آدمی ہے اگر تم حیرت میں نہ آجاؤ یا مغرور نہ ہوجاؤ تو میں تمہیں خبر دوں اس وعدہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس گروہ کے قاتل کی نسبت فرمایا ہے ۔ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آیا جناب نے خود حضرت سے سنا ہے تین دفعہ رب کعبہ کی قسم کھا کر فرمایا خود میں نے سنا ہے ۔

(۵) عن عبید اللہ بن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الحروریۃ لما خرجت علی علی بن ابی طالب علیہ السلام فقالوا لا حکم الا للہ قال علی کلمۃ حق ارید بھا الباطل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف اناسا لاعرف صفتھم فی ھولاء الذین یقولون الحق بالسنتھم لا یجوز ھذا واشار الی حلقہ من ابغض خلق اللہ الیہ منھم رجل اسود احدی ثدیہ کالبن الشاۃ او حلمۃ ثدی فلما قاتلھم قال انظروا فنظروا ولم یجدوا شیئا قال ارجعوا واللہ ما کذبت ولا کذبت مرتین او ثلثا ۔ ثم وجدوہ فی خربۃ فاتوا بہ حتی وضعوہ بین یدیہ قال عبید اللہ انا حاضر ذلک من امرھم وقول علی فیھم (اخرجہ النسائی وابو حاتم) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبید اللہ ناقل ہے کہ جب حروریئے جناب امیر علیہ السلام پر خروج کیا اور کہتے لگے کہ سوا خدا کے کسیکا حکم ماننا روا نہیں ہے جناب امیرؑ نے فرمایا سچی بات سے باطل مراد لے رہے ہیں بہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کے اوصاف بیان فرمائے تھے میں انکی وصف اس گروہ میں پاتا ہوں ۔ حق انکی زبان پر ہے ۔ اور جناب امیر نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ۔ مگر انکے اس سے نیچے نہیں اترتا مبغوض ترین خلق اللہ ہیں انمیں ایک کالی صورت کا آدمی ہے اسکا ایک پستان بکری کے پستان کے مشابہ ہے یا سر پستان کی مثل ہے جب جناب امیر انکی لڑائی سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس آدمی کو تلاش کرو ۔ لوگوں نے تلاش کی مگر اسکا پتہ نہ ملا جناب امیر فرمانے لگے واللہ مجھ سے جھوٹ نہیں کہا گیا اور نہ میں نے جھوٹ کہا ہے دو دفعہ یا تین دفعہ یہی فرمایا اور کہا پھر جا کر تلاش کرو ۔ لوگوں نے اسے ایک گڑھے میں سے نکالا ۔ اور جناب امیرؑ کے سامنے لے آئے عبید اللہ کہتا ہے کہ میں جناب امیرؑ کے فرمانے اور لوگوں کو اس شخص کے اٹھا لانے تک وہیں حاضر تھا ۔

(۶) عن سوید بن غفلة قال قال علی اذا حدثتکم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فوالله لان اخر من السماء احب الی من ان اکذب علیه وفی روایة من ان اقول علیه ما لم یقل واذا حدثتکم فیما بینی وبینکم فان الحرب خدعة وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سیخرج قوم فی اخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من خیر البریة یقرؤن القران لا یجاوز حناجرهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة فاینما لقیتموهم فاقتلوهم فان فی قتلهم اجرا لمن قتلهم عند الله یوم القیمة (اخرجه البخاری والنسائی) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ فرماتے تھے کہ جب مین تم سے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرون تو واللہ آسمان پر سے زمین پر گرنا میرے نزدیک حضرتؐ پر جھوٹ بولنے سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت مین ہے۔ کہ مین وہ بات کہون جو آپنے نہین ارشاد کی ہے اور اگر مین تم سے وہ بات بیان کرون جو میرے اور تمہارے درمیان مین ہے پس لڑائی مکر کا نام ہے۔ بتحقیق مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ عنقریب اس آخر زمانہ مین ایک قوم نوجوان بے وقوفون کی پیدا ہوگی خیر الوری صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان کرینگے اور قرآن پڑہین گے مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہین اتریگا۔ دین سے وہ ایسے بہاگین گے جیسے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے تم جہان کہین کہ انکو پاؤ قتل کر ڈالو انکے مارنیوالے کو قیامت کے روز خدا کے پاس سے اجر ملیگا ٭

(۷) عن انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقة قوم یحسنون القتل ویسیئون الفعل یقرؤن القران لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة هم شر الخلق طوبی لمن قتلهم یدعون الی کتاب الله ولیسوا منه فی شیء من قاتلهم کان اولی بالله منهم (اخرجه ابو داود) انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ بتحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میری امت مین اختلاف اور جدائی واقع ہوگی ایک قوم قتل کو اچہا سمجہے گی اور برا کریگی اور قرآن پڑہے گی اور قرآن اسکے حلق سے نیچے نہین اتریگا۔ وہ دین سے ایسی بہاگے گی جس طرح سے کہ تیر کمان سے بہاگتا ہے اس قوم کے لوگ بدترین خلائق ہونگے یہ مبارک ہے وہ شخص جو انکو قتل کرے وہ خدا کی کتاب کیطرف پکارینگے لیکن اسمین سے کسی بات پر نہ ہونگے جو انسے جنگ کریگا وہ اللہ کے نزدیک اسے بہتر ہوگا ٭

(۸) عن طارق بن زیاد قال خرجنا مع علی الی الخوارج فقتلهم ثم قال انظروا فان النبی صلی الله علیه وسلم قال انه سیخرج قوم یتکلمون بالحق لا یجاوز حلوقهم یخرجون من الحق کما یخرج السهم من الرمیة سیماهم ان فیهم رجلا مخدج الید فی یده شعرات ان کان هو فیهم فقد قتلتم شر الناس وان لم یکن هو فقد قتلتم خیر الناس فبکینا قال اطلبوا فطلبنا فوجدنا المخدج فخررنا سجودا وخر علی معنا ساجدا الا انه

النسائی) طارق بن زیاد نقل ہے کہ ہم جناب امیر کے ساتھ خارجیون کو قتل کرنیکو نکلے اور وہ سب مار ڈالے گئے جناب امیر فرمانے لگے دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب ایک گروہ نکلیگا۔ سچ بولینگے مگر سچ ان کے حلق کے نیچے نہین اتریگا وہ سچ سے ایسے بھاگینگے جیسے کہ تیر کمان سے بھاگتا ہے۔ انکا پتہ یہ ہے کہ ان مین ایک ناقص ہاتھ والا آدمی ہوگا اسکے ہاتھ پر بال ہونگے اگر وہ اس گروہ مین ہے تو تمنے بدترین خلائق کو قتل کیا ہے اور اگر نہین ہے تو تم نے بہترین خلائق کو قتل کیا ہے۔ ہم سب رونے لگے جناب امیر نے فرمایا تم اسکی تلاش کرو۔ ہمنے تلاش کی اور اسکو ڈھونڈ نکالا ہمنے خدا کا سجدہ کیا اور جناب امیر بھی سجدہ مین گر گئے ❊

(۹) عن ابی سلیم البلخی قال لخبرنی ابی انہ کان مع علی یوم النہروان قال وکنت قبل ذلک اصارع رجلا علی یدہ شیئ فقلت ما شان یدک قال اکلھا بعیر فلما کان یوم النہروان وقتل علی الحروریۃ فخرج علی قتلتھم حین لیجد ذی الثدیہ فطاف حتی وجدہ فی سافیہ فقال صدق اللہ عزوجل وبلغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقال وفی منکبیہ ثلاث شعرات من حلمۃ الثدی ثواب لمن قتلھم (اخرجہ النسائی) ابو سلیم البلخی اپنے والد سے کہ نہروان کے روز جناب امیر کے ساتھ موجود تھا نقل کرتا ہے کہ مین نہروان کے جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا تھا اسکا ایک ہاتھ نہین تھا مینے اس سے پوچھا تیرے ہاتھ کو کیا ہوا ہے وہ کہنے لگا اونٹ نے چبا ڈالا ہے جب نہروان کی لڑائی ہوچکی اور جناب امیر نے حروریہ کو قتل کر ڈالا جناب امیر انکے مقتولون کو دیکھنے نکلے جبکہ ذی الثدیہ انکو نہ ملا۔ ادہر ادہر پھرتے ہوے ایک زمین پست مین سے ڈھونڈ نکالا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا ابو سلیم کا والد کہتا ہے کہ اسکے کندہے پر عورت کے پستان کا سا تھا اور اسپر تین بال لگے ہوے تھے ❊

(۱۰) عن زید بن حبیش انہ سمع علیا یقول انا فقات عین الفتنۃ لولا انا ما قوتل اھل النہروان لولا انی اخشی ان تترکوا العمل لاخبرتکم بالذی قضی اللہ عزوجل علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم لمن قاتلھم مبصرا الضلالۃ لھم عارفا بالھدی الذی نحن علیہ (اخرجہ النسائی) زید بن حبیش سے روایت ہے کہ اسنے جناب امیر کو فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین فتنہ کے چشمہ کا محافظ ہوں اگر مین نہ ہوتا تو نہروان والے مارے نہ جاتے اگر مجھ کو اسکا خوف نہ ہو کہ تم عمل سے ہاتھ کھینچ لوگے تو مین تمکو البتہ اس بات سے مطلع کرتا جو خدا تعالے نے تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر اسی شخص کے لیے کہ ان کی نمازون کو دیکھکر ان سے لڑتا ہے اور اس ہدایت کو جانتا ہے کہ جسپر ہم ہین۔ جاری کیا ہے ❊

(۱۱) عن سلمۃ بن کہیل قال حدثنا زید بن وھب الجھنی انہ کان فی جیش الذین کانوا مع علی الذین ساروا الی الخوارج فقال علی ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول یخرج من

منی قوم یقرؤن القرآن لیس قراتکم الی قرائتهم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتهم بشیء ولا صیامکم الی صیامهم
بشیء یحسبون انه لهم وهو علیهم لا تجاوز صلوتهم تراقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة لو
یعلم الجیش الذین یصیبونهم ما قضی الله لهم علی لسان نبیکم صلی الله علیه وآله لاتکلوا عن العمل وآیة
ذلک ان فیهم رجلا له عضد لیس له ذراع علی راس عضده مثل حلمة الثدی علیه شعرات بیض فتذهبون
الی معاویة واهل الشام وتترکون هؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم والله انی لارجو ان یکونوا
هؤلاء القوم فانهم سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم الله قال سلمة بن کهیل
فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد الله بن وهب الراسبی فقال لهم القوا الرماح وسلوا سیوفکم
من جفونها فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم یوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا
السیوف وشجرهم الناس برماحهم فقتل بعضهم علی بعض وما اصیب من الناس یومئذ الا رجلان
قال علی التمسوا المخدج فلم یجدوه فقام علی بنفسه حتی اتی ناسا قد قتل بعضهم علی بعض قال اخروهم فوجده
مما یلی الارض فکبر علی ثم قال صدق الله وبلغ رسوله فقام الیه عبیدة السلمانی فقال یا امیر المومنین
والله الذی لا اله الا هو لسمعت هذا الحدیث من رسول الله صلی الله علیه وآله حتی استحلفه ثلثا
وهو یحلف له اخرجه المسلم والنسائی سلمہ بن کہیل ناقل ہیں کہ مجھ سے زید بن وہب الجہنی بیان کرتے تھے جو
خود اس لشکر میں موجود تھے جو جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ خوارج سے لڑنے کو نکلا تھا کہ جناب امیر فرماتے تھے اے
لوگو میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک گروہ پیدا ہوگا وہ
لوگ قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن انکے قرآن کے سامنے اور تمہاری نماز انکی نماز کے مقابل اور تمہارے روزے
انکے روزوں کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے ہونگے وہ یہ سمجھیں گے کہ قرآن انکے لیے ہے مگر قرآن انپر
وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے سے نیچے نہیں اتریگی۔ وہ دین سے ایسے بھاگیں گے جس طرح سے کہ تیر کمان
سے بھاگتا ہے۔ اگر لشکر کے آدمی یہ وہ بات انکو انکے مارنے سے جو حاصل ہوگی کہ جسکا ذکر خدا تعالی نے
اپنے نبی صلعم کی زبان مبارک سے کیا ہے معلوم کرلیں تو عمل کو ترک نہیں کرینگے۔ انکی نشانی یہ ہے کہ
ان میں ایک آدمی ہوگا اسکا بازو تک ہاتھ نہیں ہے اسکے کندھے پر ایک پستان جیسے گوشت کا ٹکڑا
ہے اور اسپر سفید بال ہیں معاویہ اور اہل شام کی طرف جانیکا قصد کرتے ہو۔ اور ان لوگوں کو اپنے پیچھے
چھوڑے جاتے ہو کہ تمہاری ذریت اور مال کو خراب کریں خدا کی قسم ہے میں خیال کرتا ہوں یہ وہی
قوم ہے کیونکہ ان لوگوں نے ناحق خون کیے ہیں اور بیجا لوگوں کا مال لوٹا ہے۔ پس تم خدا کا نام لیکر
روانہ ہو چلو۔ سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ جب جناب امیر خوارج کے سامنے جا اترے ان دونوں عبد اللہ

عبداللہ بن وہب راسبی خارجیوں کا سردار تہا وہ خارجیوں سے کہنے لگا نیزوں کو پہینکدو اور تلواریں کہینچکر جنگ کرو
میں ڈرتا ہوں کہ تمکو قسم نہ دیں جیسے کہ حرور کے دن قسمیں دیتے تہے انہوں نے لوٹ کر نیزے پہینکدیے اور
تلواریں کہینچ لیں یا سعارف سپاہ لشکر کے لوگ اپنے نیزوں سے انکے ساتہ جنگ کرنے لگے اور انکو قتل کرکے ایک
دوسرے پر ڈالدیا اور لشکر سے دو آدمیوں کے سوا کوی نہ مارا گیا جناب امیر فرمانے لگے مخدج کو تلاش کرو لوگوں
نے اسکی تلاش کی مگر وہ دستیاب نہ ہوا جناب امیر خود بدولت انکے مقتولوں کے سر پر گئے اور فرمایا انکو کہینچو پس اسکو
زمین پر پڑا ہوا پایا جناب امیر نے دیکہکر تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور فرمایا اللہ تعالی نے سچ کہا ہے اور اسکے رسول
نے سچ پہونچایا ہے عبیدہ سلمانی نے اٹہکر عرض کیا یا امیر المومنین قسم ہے اس خدا کی کہ جسکا کوئی شریک نہیں
آپنے یہ حدیث کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جناب امیر نے تین دفعہ اسے قسم دیکر پوچہا وہ حلفا بیان کرتے
رہے +

(۱۲) عن زيد بن وهب الجهني قال خطبنا علي بقنطرة الديرجان فقال انه قد ذكر لي خارجة يخرج من قبل
المشرق وفيهم ذو الثدية فقاتلهم فقالت الحرورية بعضهم لبعض لا تكلمهم كما كلمتموهم فردكم كما ردكم يوم
حروراء فتشجر بعضهم ببعض بالرماح فقال رجل من اصحاب علي اقطعوا العوالي والعوالي الرماح فداروا
واستداروا وقتل من اصحاب علي اثنى عشر رجلا او ثلاثة عشر فقال علي التمسوا المخدج وذلك في يوم شات
فقالوا لا نقدر عليه فركب علي بغلة النبي صلى الله عليه الشهباء فاتى وهدة من الارض فقال التمسوا في
هؤلاء فاخرج فقال ما كذبت ولا كذبت فقال اعملوا ولا تتكلموا ولولا اني اخاف ان تتكلموا لاخبرتكم
بما قضى الله لكم على لسانه يعني النبي صلى الله عليه ولقد شهدنا اناس من اليمن فقالوا كيف يا امير المؤمنين
قال كان هواهم بغية (اخرجه النسائي) زید بن وہب الجہنی سے روایت ہے کہ جناب امیر نے دیرجان کے پل
پر ہم سے خطبہ میں فرمایا کہ مجہسے بیان کیا گیا ہے کہ خارجی مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور ان میں ذو الثدیہ
ہوگا۔ پس جناب امیر نے ان سے جہاد کیا حروریہ ایک دوسرے سے کہنے لگے تو نہیں جانتا کہ ان سے باتیں کررہا ہے
پس تمکو پہیر دینگے جیسے حروراء کے روز پہیر دیا تہا۔ ان میں سے بعضے نیزوں کے ساتہ لڑنے لگے جناب امیر کی
فوج میں سے ایک شخص نے کہا نیزوں کو کاٹ ڈالو پس گہیرا باندہا انہوں نے اور خارجی گہیرے میں آگئے جناب امیر کے دوستوں
میں سے بارہ یا تیرہ آدمی شہید ہوئے جناب امیر نے فرمایا مخدج کو تلاش کرو وہ جاڑے کا دن تہا لوگوں نے عرض کیا
ہم سے نہیں مل سکتا جناب امیر خود بدولت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سفید خچر شہبا پر سوار ہوکر پست زمین کی
طرف گئے اور فرمایا ان مقتولوں کو تلاش کرو لوگوں نے اسے ڈہونڈ نکالا جناب امیر فرمانے لگے کام کرو اور فخر
مت کرو۔ اگر مجہے تمہارے فخر کرنیکا خوف نہ ہوتا تو میں تمکو وہ بات جتا دیتا جو خدا تعالی نے اپنے نبی کریم صلے

اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کی ہے یہن کے لوگ وہان پر حاضر تھے وہ کہنے لگے یا امیر المومنین یہ کیا بات ہے فرمایا اسکی سخت ضرورت تھی ◆

(۱۳) عن زید بن وھب عن علی قال لما کان یوم النھروان لقی الخوارج فلم یبرحوا حتی شجروا بالرماح فقتلوا جمیعا قال علی اطلبوا ذا الثدیہ فطلبوہ فلم یجدوہ فقال علی ما کذبت ولا کذبت اطلبوہ فوجدوہ فی وھدۃ الارض علیہ ناس من القتلی فاذا رجل علی یدہ مثل سبلات السنور فکبر علی والناس اعجبھم (اخرجہ النسائی) زید بن وہب جناب امیر سے راوی ہے کہ جب نہروان کا روز آیا اور خوارج کا سامنا ہوا وہ نہ ٹلے جب تک کہ انہون نے نیزون سے جنگ کی پس وہ سب مارے گئے جناب امیر نے فرمایا ذو الثدیہ کو ڈھونڈو۔ لوگون نے ڈھونڈا پر وہ نہ ملا جناب امیر نے فرمایا واللہ مینے جھوٹ نہین کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ تم اسے ڈھونڈو۔ پس لوگون نے ایک گڑھے میں اسکو پایا اسپر بہت سے لاشین پڑی ہوئی تھین وہ ایک آدمی تھا کہ اسکے ہاتھ پر مثل بلی کی موچھون کے بال تھے پس جناب امیر نے تکبیر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ متعجب رہ گئے ◆

(۱۴) عن مسروق قال دخلت علی ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا فقالت لی من قتل الخوارج قلت قتلھم علی فسکتت فقلت لھا یا ام المومنین انی انشدک باللہ وبحق نبیہ ان کنت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فاخبرنیہ قال فقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھم شر الخلق والخلیقۃ (اخرجہ ابو بکر بن مردویہ) وفی روایۃ قالت لی یا مسروق ھل عندک علم من المخدج قال قلت نعم قتلہ علی علی نھر یقال لاسفلہ تامرا واعلاہ النھروان فقالت قاتل اللہ عمرو بن العاص فانہ کتب الی انہ قتلہ علی نیل مصر۔ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز مین جناب ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین گیا مجھ سے استفسار فرمانے لگین خارجیون کو کس نے قتل کیا ہے مینے عرض کیا جناب امیر علیہ السلام نے ام المومنین خاموش ہو گئین مینے عرض کیا یا ام المومنین مین آپ کو خدا اور اسکے نبی کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ اگر آپنے حضرت سے کوئی حدیث انکی نسبت سنی ہو تو مجھ سے بیان فرمائین فرمانے لگین مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ بدترین خلائق ہین انکو نیکو ترین خلائق قتل کریگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ جناب ام المومنین نے فرمایا اے مسروق تجھے مخدج کا کچھ علم ہے مینے عرض کیا ہان جناب امیر نے اسکو ایک نہر کے قریب جسکو نشیبی طرف کو تامرا اور بالائی ساحل کو نہروان کہتے ہین مارا ہے فرمانے لگین خدا عمرو بن العاص کو قتل کرے کہ جسنے مجھے لکھا تھا کہ مینے اسکو نیل مصر کے کنارے مارا ہے ◆

جناب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا خوارج سے مناظرہ۔

عن عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریۃ واعتزلوا فی دار وکانوا ستۃ آلاف فقلت لعلی یا امیر المؤمنین

ابرد بالصلوۃ لعلی اکلم ہؤلاء القوم قال انی اخافہم علیک قلت کلا فلبست وترجلت ودخلت علیہم فی

الدار نصف النہار وہم یاکلون فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس فما جاء بک قلت لہم اتیت من عند اصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہاجرین والانصار ومن عند ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہ

الذی انزل فیہم القرآن وہو اعلم بتاویلہ منکم فلیس فیکم رجل منہم لابلغکم ما یقولون وابلغہم

ما تقولون فانتحی الی نفر منہم فقلت ہاتوا ما نقمتم علی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وابن عمہ قالوا

ثلث قلت ما ہن ـ قالوا ـ اما احدہن فانہ حکم الرجال فی امر اللہ تعالیٰ عز وجل ـ وقال اللہ تعالیٰ ان الحکم

الا للہ فما شان الرجال والحکم قلت ہذہ واحدۃ قالوا واما الثانیۃ فانہ قاتل ولم یسب ولم یغنم فان کانوا کفارا فقد حل سبیہم وان

کانوا مؤمنین فما حل سبیہم ولا قتالہم قلت ہذہ اثنتان فما الثالثۃ فقالوا واما الثالثۃ فانہ محی

نفسہ من امیر المؤمنین فان لم یکن امیر المؤمنین فہو امیر الکافرین قلت ہل عندکم شیٔ غیر ہذا ـ قالوا

حسبنا ہذا ـ قلت لہم ارأیتم ان قرأت علیکم من کتاب اللہ عز وجل وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یرد قولکم

اترجعون قالوا نعم قلت اما قولکم حکم الرجال فی امر اللہ تعالیٰ فانی اقرأ علیکم کتاب اللہ عز وجل انہ قد

صیر اللہ حکمہ الی الرجال فی ثمن ربع درہم فامر اللہ عز وجل ان یحکموا فیہ الرجال قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین

آمنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل

منکم الآیۃ فکان من حکم اللہ تعالیٰ ان صیرہ الی الرجال یحکمون فیہ ولو شاء یحکم فیہ فجاز فیہ حکم الرجال

انشدکم باللہ احکم الرجال فی اصلاح ذات البین وحقن دمائہم افضل ام فی ارنب قالوا بل ہذا

افضل ـ وفی المرأۃ وزوجہا وان خفتم شقاق بینہما فابعثوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا ان

یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینہما الآیۃ فنشدتکم باللہ حکم الرجال فی اصلاح ذات بینہم وحقن دمائہم

افضل من حکمہم فی بضع امرأۃ ـ اخرجت من ہذہ قالوا نعم قلت واما قولکم قاتل ولم یسب ولم یغنم

افتسبون امکم عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تستحلون منہا ما تستحلون من غیرہا ـ وہی امکم ـ فان

قلتم انا نستحل منہا ما نستحل من غیرہا فقد کفرتم وان قلتم لیست بامنا فقد کفرتم لان اللہ تعالیٰ

یقول النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم فانتم بین الضلالتین فاتوا منہا بمخرج ـ

اخرجت من ہذہ قالوا نعم واما قولکم محی نفسہ من امیر المؤمنین فانا آتیکم بمن ترضون بہ ان نبی اللہ

النبی صلی اللہ علیہ یوم الحدیبیۃ صالح المشرکین فقال لعلی اکتب یا علی ہذا ما صالح علیہ محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما کتب قالوا لو نعلم انک رسول اللہ لا طعناک فاکتب محمد بن عبد اللہ

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم امح یا علی رسول الله اللهم انک تعلم انا رسولک امح یا علی اکتب هذا ما صالح
علیه محمد بن عبدالله والله لرسول الله صلی الله علیه وسلم خیر من علی وقد محی نفسه ولم یکن محوه ذلک محوا من
النبوة اخرجت من هذه قالوا نعم فرجع منهم الفان وخرج سائرهم فقتلوا علی ضلالتهم فقتلهم المهاجرون و
الانصار (اخرجه النسائی) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حروریہ نے خروج کیا اور وہ ایک گھر
میں جمع ہو گئے قریب چھ ہزار آدمی کے تھے میں نے جناب امیرؑ سے عرض کیا آج آپ نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھیں میں
اس گروہ کے ساتھ کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں جناب امیر ارشاد فرمانے لگے ہم ڈرتے ہیں کہ تم سے گستاخی نہ کریں میں نے
کہا ہرگز نہیں کر سکتے میں وہ پھر کیفیت لباس بدلکر اور شانہ کرکے انکے پاس گیا وہ کھانا کھا رہے تھے مجھے مرحبا
کہکر کہنے لگے آپ کس طرح سے آئے ہیں میں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مہاجرین اور انصار
اور حضرت کے ابن عم اور داماد کے پاس سے آیا ہوں جنکے حق میں قرآن مجید نازل ہوا ہے اور وہ تم سے اسکی تاویل
زیادہ تر جاننے والے ہیں تم میں انمیں کا کوئی آدمی نہیں ہے میں اسلیے آیا ہوں کہ جو کچھ کہ وہ کہتے ہیں تمکو اور جو کچھ تم
کہو انکو پہونچادوں پس چند نفر ان میں سے جدا ہوکر میرے پاس آئے میں نے ان سے کہا۔ بیان کرو تم کیا اعتراض
حضرت کے اصحاب اور ابن عم پر کرتے ہو وہ کہنے لگے تین اعتراض ہیں میں نے کہا وہ کون سے ہیں وہ کہنے
لگے۔ ایک یہ کہ جناب امیرؑ نے خدا کے حکم میں منصف مقرر کیے حالانکہ خداتعالی فرماتا ہے خدا کے سوا کسیکا حکم
نہیں پس حکم مقرر کرنا کہاں رہا میں نے کہا یہ ایک بات ہوئی وہ کہنے لگے دوسرا اعتراض ہے کہ جناب امیرؑ نے لوگوں
سے جہاد کیا لیکن نہ تو اسیر بنانے دیا اور نہ مال لوٹنے دیا اگر جنکے ساتھ جناب امیرؑ نے جہاد کیا وہ کافر تھے تو
انکو اسیری میں لینا اور انکے مال کو لوٹنا چاہیے تھا۔ اور اگر وہ مومن تھے تو انکا قید کرنا جائز تھا تو انکے ساتھ
لڑنا بھی حرام ٹھیرا۔ میں نے کہا یہ دو باتیں ہوئیں تیسری کیا ہے۔ وہ کہنے لگے جناب امیرؑ نے اپنی جان کو مومنین
کا امیر ہونے سے خود مٹا دیا ہے پس جبکہ وہ مومنین کے امیر نہوئے تو (معاذ اللہ) کافروں کے امیر ٹھیرے میں نے
کہا انکے سوا تمہارا کوئی اور اعتراض ہے وہ کہنے لگے بس یہ تینوں اعتراض کافی ہیں میں نے ان سے کہا کہ کیا
اگر میں تمہارے سامنے خدا کی کتاب اور اسکے نبی کی سنت پیش کروں تو تم رجوع کروگے وہ کہنے لگے ہاں ہم
رجوع کرینگے۔ میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیرؑ نے خداتعالی کے حکم میں لوگوں کو منصف بنایا پس میں
تمہارے سامنے خدا کی کتاب کو پیش کرتا ہوں کہ پروردگار نے ایسی چیز میں منصف بنانیکا حکم دیا ہے کہ جسکی
قیمت درہم کا آٹھواں حصہ ہے۔ پس خداتعالی نے حکم دیا ہے کہ اس میں لوگوں کو منصف ٹھیراؤ خداتعالی نے
فرمایا ہے کہ اے ایمان والو نہ مارو شکار جبکہ ہو تم احرام میں اور جو کوئی تم میں سے اسکو مار ڈالے جان بوجھکر تو بدلا ہے
اس مارے کے برابر مویشی میں سے وہ ٹھیرادیں دو معتبر۔ پس خدا کا حکم ہے کہ لوگوں کو اس میں منصف

بنایا جاوے۔ اگر خدا چاہتا تو خود اس مین حکم لگا دیتا پس جائز ہوا لوگون کو اس مین منصف ٹھیرانا مین تمکو خدا کی
قسم دیکر پوچھتا ہون کہ دو فریق کی صلح اور خون ریزی کے بند کرنے کے لیے لوگون کو منصف ٹھیرانا بہتر ہی
یا ایک خرگوش کے لیے۔ وہ کہنے لگے دو فریق کی صلح کے لیے افضل ہی تو پھر عورت اسکے خاوند کے درمیان
خدا کا حکم ہے کہ اگر تم ان دونون کی ناچاقی سے ڈرتے ہو تو بھیجو ایک معتبر مرد کے لوگون مین سے اور ایک معتبر
عورت کے لوگون مین سے اور صلح کراوین پھر موافقت کر دیگا اللہ ان دونو کے درمیان مین۔ مین تمکو قسم دیکر
پوچھتا ہون کہ لوگون کا اصلاح ذات البین مین اور خونریزی کے انسداد کے لیے منصف مقرر کرنا بہتر
ہے یا عورت کے جماع کے لیے۔ آیا حکم مقرر کرنا اس آیت سے نکلتا ہے یا نہین۔ وہ کہنے لگے ہان نکلتا ہی
پھر مینے کہا اب تم جو یہ اعتراض کرتے ہو کہ جناب امیر نے جنگ کیا اور اسیر نہین بنایا۔ آیا تم اپنی مان ام
المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہی امر کرنا چاہتے ہو جو اُنکے غیر سے کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہاری
مان ہی اگر تم یہ کہو کہ ہم اس کو جائز سمجھتے ہین اس امر کو جو انکے غیر سے جائز سمجھتے ہین۔ پس تم کافر ہو جاؤگے
اور اگر تم یہ کہو کہ وہ ہماری مان نہین پھر بھی تم کافر ہو جاؤ گے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نبی تمام مومنون سے
بہتر ہے اور اسکی بی بیان تمہاری مائین ہین۔ پس تم دو گمراہیون مین ہو اپنے نکلنے کا رستہ نکالو آیا اب اسیر بنانا
اس سے نکلتا ہے یا نہین وہ بولے نکلتا ہی اب تم جو یہ کہتے ہو کہ جناب امیر نے اپنے تئین امیر المومنین ہونے سے ہٹا دیا ہے
پس شہادت مین ایسے شخص کو پیش کرتا ہون کہ جس سے تم راضی ہو جاؤ گے۔ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہین کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکون سے صلح کی۔ جناب امیر سے حضرت نے ارشاد فرمایا یا علی لکھہ یہ
وہ امر ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہین جب جناب امیر نے یہ تحریر کیا۔ مشرک کہنے لگے اگر ہم جانتے کہ آپ
خدا کے رسول ہین تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ آپ محمد بن عبد اللہ لکھین پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم
نے جناب امیر سے فرمایا یا علی اسکو مٹا دے۔ اور اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مین تیرا رسول ہون۔ یا علی مٹا دے
اور لکھہ یہ وہ امر ہے کہ جس پر محمد بن عبد اللہ صلح کرتے ہین خدا کی قسم ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم علی سے
افضل تھے اور حضرت نے اپنے نفس کو محو کیا تھا لیکن اس مٹانے سے وہ ہرگز نبوت سے نہین مٹے تھے۔ آیا یہ
امر اس سے ثابت ہو گیا یا نہین۔ وہ کہنے لگے ثابت ہو گیا۔ دو ہزار آدمی اس گروہ سے رجوع کر گئے اور باقی
سب اپنی گمراہی پر مارے گئے مہاجرین اور انصار نے انکو قتل کیا۔

اس حدیث کی مؤید حدیث

عن علقمة بن اسحاق قال قلت لعلی اتجعل بینک وبین ابن اکلة الاکباد حکما قال انی کنت کاتب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ فکتبت ھذا ما صالح علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سہیل بن عمرو لو علمنا انہ رسول اللہ ما قاتلناہ امحھا فقلت ھو واللہ رسول اللہ وان رغم انفک لا واللہ لا امحوھا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانھا فاریتہ فمحاھا فقال اما ان لک مثلھا ستاتیھا مضطھدا (اخرجہ النسائی)

علقمہ بن اسحاق ناقل ہے کہ میں نے جناب امیر سے عرض کیا آپ نے اور جگہ کہا نیوالے اپنے اور معاویہ کے درمیان حکم مقرر کرتے ہیں فرمایا میں حدیبیہ کے روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کتابت پر مقرر تھا میں نے تحریر کیا۔ یہ وہ امر ہے جسپر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کرتے ہیں سہیل بن عمرو کہنے لگا اگر ہم جانتے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں توہم ان سے لڑائی نکرتے آپ مٹا دیں میں نے کہا خدا کی قسم ہے وہ بے شبہ خدا کے رسول ہیں۔ تیری ناک رگڑی ڈالی کرے۔ میں کبھی انہیں مٹاؤں گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی مجھے دکھاؤ وہ کونسا مقام ہے جہاں میرا نام مبارک لکھا ہوا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مقام دکھا دیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے اسکو محو فرمایا اور مجھے ارشاد کیا عنقریب تیرے لیے بھی ایسا ہی ہونیوالا ہے کہ تو بھی مغلوب اور مقہور ہو کر ایسا ہی کرے گا ❖

جناب امیر کی شہادت کی نسبت پیش خبری

عن عمار بن یاسر قال کنت انا وعلی رفیقین فی غزاۃ العشیرۃ فلما نزلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھا رائنا اناسا من بنی مدلج یعملون فی عین لھم فقال لی علی یا ابا الیقظان ھل لک ان تاتی ھؤلاء ننظر کیف یعملون فجئناھم فنظرنا الی عملھم ساعۃ ثم غشینا النوم فانطلقت انا وعلی فاضطجعنا فی صور من النخیل فی دقعاء من التراب فنمنا فواللہ ما انبھنا الا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحرکنا برجلہ وقد تتربنا مما نمنا فیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا ابا تراب لما رای علیہ من اثر التراب قال الا احدثکما باشقی الناس فقلنا بلی یا رسول اللہ فقال احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی علی ھذہ یعنی قرنہ حتی یبل منھا ھذہ یعنی لحیتہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وابن جریر الطبری وصححہ والحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور جناب امیر ذات العشیرہ کی لڑائی میں باہم رفیق تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان فروکش ہو کر قیام کیا۔ ہمنے بنی مدلج کے چند آدمیوں کو ایک نخلستان میں ایک چشمہ پر کچھ کام کرتے ہوئے دیکھا مجھ سے جناب امیر فرمانے لگے اے ابا الیقظان اگر تمہارا منشا ہے توہم انکے قریب جا کر دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں چنانچہ ہم انکی طرف گئے اور ایک ساعت تک انکو دیکھتے رہے پھر ہمپر نیند کا غلبہ ہوگیا اور ہم نخلستان میں مٹی کے ڈھیر پر سوگئے خدا کی قسم ہے کہ ہمکو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نے بیدار نہ کیا حضرت نے ہمکو اپنے پاؤں سے ہلایا

ہم غبار میں اٹے ہوئے تھے اسی روز حضرت نے جناب امیر کو مٹی میں اٹا ہوا پاکر یا ابا تراب کے خطاب سے مخاطب فرما کر ارشاد کیا میں تمہیں دو بدترین خلائق سے خبردار کروں ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ارشاد ہو۔ فرمایا ایک تو احیمر ثمود کی قوم کا ہے جس نے صالح پیغمبر علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے اور ایک وہ ہے کہ یا علی تیرے اس سر پیشانی کے ایک طرف ضرب لگائیگا اور اسکے خون سے یہ یعنی تمہاری ریش مبارک تر ہو جائیگی ✦

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا قالہ لعلی (اخرجہ ابن عساکر) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر کے لیے ارشاد فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ سے بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول ✦

(۳) عن ابی الاسود عن علی قال اتانی عبد اللہ بن سلام ولقد ادخلت رجلی فی الغرز فقال لی این ترید فقلت العراق فقال اما انک ان جئتھا لیصیبک بھا ذباب السیف قال علی وایم اللہ لقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ یقول ان ھذا لن یموت حتی یملأ غیظا ولن یموت الا مقتولا فقال ابو الاسود فما رأیت کالیوم قط محارب یخبر بھذا عن نفسہ (اخرجہ البزار وابو نعیم فی المعرفۃ) ابو الاسود الدوئلی روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر فرمانے لگے جب میں نے عراق کا سفر اختیار کیا اور رکاب میں پاؤں رکھا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ آکر مجھ سے کہنے لگے آپ نے کہاں کا قصد کیا ہے میں نے کہا عراق کا وہ کہنے لگے آپ عراق میں اسلیے جا رہے ہیں کہ آپکو وہاں تلوار کی دھار کا زخم لگے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا واللہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ایک روز فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ یہ ہرگز نہیں مریگا جب تک کہ غصہ میں بھر نہیں جائیگا اور یہ نہیں مریگا مگر مقتول

(۴) عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم التزم علیا وقبلہ وھو یقول بابی الوحید الشہید (اخرجہ ابو یعلی وابن حجر فی الصواعق) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جناب امیر کو بغل میں لیے ہوئے چوم رہے ہیں اور فرماتے ہیں میرا باپ قربان ہو۔ اکیلا شہید ہونیوالا ہے ✦

(۵) عن علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ان الامۃ ستغدر بک وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبک احبنی ومن ابغضک ابغضنی وان ھذہ تخضب من ھذا یعنی لحیتہ من رأسہ (اخرجہ الدار قطنی والحاکم والخطیب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تحقیق میری امت تم سے غدر کریگی اور تم میری ملت پر زندہ رہو گے اور میری سنت پر مارے جاؤ گے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور یہ اس سے سرخ ہوگی یعنی داڑھی سر کے خون سے ✦

(۶) عن ابی رافع رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت تقتل علی سنتی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال)

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے ارشاد کیا کہ تم میری سنت پر مارے جاؤ گے ✤

(۷) عن انس بن مالک قال مرض علی فدخلت علیہ وعندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فجلست عندہ معہما فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابوبکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ لا باس علیہ ولن یموت الان ولا یموت حتی یملأ غیظا ولا یموت الا مقتولا (اخرجہ بن السمان والدار قطنی والحاکم وابن عساکر) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امیر بیمار ہوئے میں انکے پاس گیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں انکے پاس بیٹھ گیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب امیر کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے یا رسول اللہ ہمیں انکی حالت سے خوف پیدا ہو گیا ہے حضرت نے فرمایا کوئی خوف نہیں یہ اسوقت نہیں مرینگے اور جب تک غصہ سے بھر نہیں جائیں گے نہیں مرینگے اور نہیں مرینگے مگر مقتول ✤

(۸) عن فضالۃ الانصاری قال خرجت مع ابی الی ینبع عائدین لعلی وکان مریضا بہا فقال لہ ابی ما یسکنک فی ہذا المنزل ولو ہلکت بہ لم یلینک الا اعراب جہینۃ فاحتمل الی المدینۃ فان اصابک قدر اللہ ولیک اصحابک وصلوا علیک وکان ابو فضالۃ من اہل بدر فقال لہ علی انی لست بمیت من وجعی ہذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی ان لا اموت حتی اضرب ثم تخضب ہذہ یعنی لحیتی من ہذہ یعنی ہامتی قضاء مقضیا وعہدا معہودا فقتل ابو فضالۃ معہ بصفین (اخرجہ بن الضحاک والبزار والحارث وابو نعیم فی الدلائل ورجالہ ثقات) فضالہ انصاری سے منقول ہے کہ میں اپنے والد ماجد ابو فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ینبع میں جناب امیر علیہ السلام کی عیادت کے لیے گیا وہ وہاں بیمار پڑے ہوئے تھے میرے باپ نے انسے کہا آپ کس لیے یہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اگر آپ یہاں فوت ہو گئے جہینہ کے جنگلی بدوؤں کے بغیر آپ کو کوئی دفن نہیں کریگا میں آپ کو مدینہ شریف میں لیچلتا ہوں اگر آپ وہاں انتقال فرما جائیں گے تو آپکے دوست آپ تجہیز و تکفین کرینگے اور آپ پر نماز جنازہ پڑھینگے اور ابو فضالہ اصحاب بدر میں سے تھے جناب امیر نے ان سے کہا میں اس مرض سے نہیں مرونگا بتحقیق جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں نہیں مرونگا جب تک کہ مارا نجاؤں اور یہ میری داڑھی میرے سر کے خون سے رنگین نہ ہو جائے یہ قضا جاری ہو چکی ہے اور عہدہ بندہ چکا ہے پس ابو فضالہ جناب امیر کے ساتھ صفین میں شہادت پا گئے ✤

(۹) عن ابن عباس قال قال علی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک انت قلت لی یوم احد حین اخرت عنی الشہادۃ

استشهد من استشهد ان الشهادة من ورائك فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فکیف صبرك اذا خضبت هذه من هذا بدم واهوی بیده الی لحیته ورأسه فقال علی یا رسول الله اما ان ثبت لی ما اثبت فلیس ذلك من مواطن الصبر ولکن من مواطن البشری والکرامة (اخرجه ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیرؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپنے احد کے روز میری شہادت کو تاخیر میں ڈالکر فرمایا تھا کہ تیرے لیے شہادت پیچھے ہوگی اور شہید ہونیوالا شہید ہوگیا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ تیری ڈاڑھی اسکے خون سے رنگین ہو جائیگی تو تو کیونکر صبر کریگا اور آپنے اپنے دست مبارک سے انکی ڈاڑھی اور سر کیطرف اشارہ کیا جناب امیرؑ نے عرض کیا جبکہ ثابت ہونیوالی بات میرے لیے ثابت ہو چکی ہے پس وہ صبر کا مقام نہیں بلکہ خوشی اور بندگی کا مقام ہے ۔

(۱۰) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انك مؤمن مستخلف وانك مقتول وهذه مخضوبة عن هذه یعنی لحیته من رأسه (اخرجه الطبرانی فی الکبیر والدیلمی) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ تحقیق تو مومن ہے پیچھے رہنے والا اور تحقیق تو مقتول ہوگا ۔ اور تیری یہ اس سے رنگین ہوگی یعنے ڈاڑھی سر کے خون سے ۔

جناب امیرؑ کے قاتل کا اشقی الآخرین ہونا

(۱) عن صهیب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی من اشقی الاولین یا علی قال الذی عقر ناقة صالح فقال صدقت فمن اشقی الآخرین قال اللہ ورسوله اعلم قال اشقی الآخرین الذی یضربك علی هذه واشار الی یافوخه (اخرجه الطبرانی وابو یعلی والملا فی سیرته) وزاد وکان علی یقول وددت انه قد انبعث اشقاکم فیخضب هذه من هذه یعنی لحیته من دم رأسه (اخرجه ابن حجر فی الصواعق ورجاله ثقات) صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اگلے لوگوں میں زیادہ بدبخت تھا جناب امیرؑ نے عرض کیا جسنے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگوں میں کون زیادہ بدبخت ہے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول مجھسے بہتر جاننے والا ہے ۔ فرمایا وہ شخص کہ تیری چاند پر ضرب لگائیگا اور ایک راوی نے یہ زیادہ روایت کیا ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہارا بدبخت اٹھے اور اسکو اس سے رنگین کرے یعنے انکی ریش مبارک کو سر اقدس کے خون سے ۔

(۲) عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی تدری من اشقی الاولین قلت اللہ ورسوله اعلم قال عاقر

الناقة ثم قال من اشقى الآخرين قلت الله ورسوله اعلم قال قاتلك (اخرجه احمد) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا اے علی تو جانتا ہے کہ پہلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت تھا مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا جسنے کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے پھر ارشاد کیا پچھلے لوگون مین کون زیادہ بدبخت ہے مینے عرض کیا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا تیرا قاتل +

(۳) عن ابی الاسود الدیلی انہ عاد علیا قال فقلت لہ قد تخوفنا علیک یا امیر المؤمنین فی شکواک ھذہ فقال لا ولکنی واللہ ما تخوفت علی نفسی لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک ستضرب ضربۃ ھھنا واشار الی راسہ فیسیل دمہا حتی تخضب لحیتک یکون صاحبھا اشقاھا کما کان عاقر الناقۃ اشقاھا (اخرجہ الخوارزمی) ابو الاسود الدئلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ جناب امیر کی عیادت کے لیے گئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین ہم آپکی اس بیماری سے ڈرتے ہین آپنے فرمایا مین اپنی جان پر اس سے نہین ڈرتا کیونکہ مینے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تجھے یہان پر یعنے سر پر ایک چوٹ لگائی جائیگی اور اسکے خون کے جاری ہونے سے تیری داڑہی رنگین ہو جائیگی اس چوٹ کا لگانیوالا اس امت کا بدبخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کے پاؤن کاٹنے والا اگلی امت کا بدبخت تھا +

(۴) عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باشقی الناس رجلین احیمر ثمود الذی عقر الناقۃ والذی یضربک یا علی ھذہ حتی تبل منھا ھذہ (اخرجہ احمد وابن عساکر وجریر الطبرانی وصححہ الحاکم) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دو بدبختون کی خبر دون ایک احمیر ثمود جسنے اونٹنی کے پاؤن کاٹے تھے اور ایک وہ شخص کہ یا علی تیرے اس مقام پر یعنے سر پر ضرب لگائیگا یہانتک کہ اس سے یہ تر ہو جائیگی +

جناب امیر کا اپنی شہادت سے خبر دینا

(۱) عن زاذان قال کنت بین الناس ذا یوم عند علی فقالوا حدثنا عن ذی القرنین قال رجل بعثہ اللہ الی قوم فاشرکوا ربھم وابتدعوا فی دینھم واحدثوا علی انفسھم فھم الذین یجتھدون فی الباطل ویحسبون انھم علی الحق ویجتھدون فی الضلالۃ ویحسبون انھم علی ھدی فضربوا علی قرنہ الایمن فمات ثم احیاہ اللہ فضربوا علی قرنہ الایسر فمات ثم رفع صوتہ قال وما اھل النھروان منھم ببعید (اخرجہ ابن منیع) زاذان سے منقول ہے کہ ایک روز مین جناب امیر کی خدمت مین لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ لوگون نے جناب امیر سے عرض کیا آپ ہمین ذو القرنین کی خبر سنائین جناب امیر نے فرمایا وہ ایک آدمی

تھا جسے خدا نے اپنی قوم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے تھے اور اپنے دین میں بدعتیں نکالتے اور اپنی جانوں کے لیے نئی باتیں پیدا کرتے تھے وہ ان میں سے تھے کہ باطل میں کوشش کریں اور سمجھیں کہ ہم حق پر ہیں اور گمراہی کی کوشش کریں اور سمجھیں کہ ہم ہدایت پر ہیں پس ان لوگوں نے اسکے سر کے داہنی طرف ضرب لگائی اور وہ مر گیا پھر خدا نے اسے زندہ کیا پھر انہوں نے اسکے سر کے بائیں طرف ضرب لگائی پس وہ مر گیا پھر جناب امیر نے بلند آواز سے فرمایا۔ اہل نہروان ان لوگوں سے دور نہیں ہیں +

(۲) عن عبيدة قال قال علی ما يحبس اشقاها ان يجیٔ ليقتلنی اللهم انی سئمتهم وسئمونی فارحنی منهم وارحهم منی (اخرجه ابن سعد) عبیدہ سے روایت ہے کہ جناب امیر فرمانے لگے اس امت کے بدبخت کو کس چیز نے روک رکھا ہے کہ وہ آکر مجھے قتل کرے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان سے ملال پیدا ہو گیا ہے اور یہ لوگ بھی مجھ سے ملال میں ہیں۔ پس مجھے ان سے راحت پہنچا اور مجھ سے انکو راحت دے +

(۳) عن عبد الله بن سبع قال سمعت عليا على المنبر يقول ما ينتظر اشقاها والذی فلق الحبة وبرء النسمة عهد الی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم لتخضبن هذه من هذه واشار الی لحيته ورأسه فقالوا اخبرنی یا امیر المؤمنین من هو لنبيرنه قال انشدکم بالله ان يقتل غير قاتلی (اخرجه ابن سعد والحسن بن سفیان والمحاملی وزاد احمد قالوا ان كنت قد علمت انك مقتول فاستخلف اذا قال لا ولكن اوكلكم الی من وكلكم رسول الله صلی الله علیه وسلم) عبد اللہ بن سبع سے روایت ہے کہ میں نے جناب امیر کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس امت کا بدبخت کیا انتظار کر رہا ہے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے دانے کو پھاڑا ہے اور آدمی کو ظاہر کیا ہے مجھ سے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ یہ اسکے خون سے رنگین ہو گی اور جناب امیر نے اپنی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ کیا لوگوں نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہم سے بیان فرمائیں کہ وہ کون ہے تاکہ ہم اسکو ہلاک کر ڈالیں۔ فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے سوا کسیکو نہ مارنا۔ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کیے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا جبکہ آپ یہ جانتے ہیں کہ آپ شہید ہونیوالے ہیں تو آپ اپنے بعد کے لیے خلیفہ کیوں نہیں مقرر فرماتے۔ فرمانے لگے نہیں میں تمہیں اسکے سپرد کرتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سپرد تمکو کیا ہے +

(۴) قيل سئل علی وهو علی منبر الکوفة عن قوله تعالی من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضی نحبه ومنهم من ينتظر فقال اللهم غفرا هذه الآية نزلت فی وفی عمی حمزة وفی ابن عمی عبيدة بن الحارث بن عبد المطلب فاما عبيدة فانه قضی نحبه يوم بدر واما عمی حمزة فانه قضی نحبه يوم احد واما انا فانتظر

اشقاها یخضب هذا من هذه واشار الی لحیته و راسه عهد معهود الی حبیبی ابو القاسم رسول الله صلی الله علیه وسلم
(اخرجه ابو بکر بن مردویه وسبط بن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ وابن حجر فی الصواعق) جناب امیر ایک دفعہ کوفہ کے منبر پر بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے اس آیت کا شان نزول پوچھا جسکا ترجمہ یہ ہے۔ مومنون سے بعض ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا انہون نے اس بات کو جسپر اللہ تعالی سے عہد کیا تھا۔ پس ایک ان مین سے وہ ہے کہ اپنا وقت پورا کر چکا اور ایک ان مین سے وہ ہے کہ انتظار مین ہے جناب امیر فرمانے لگے اسے میرے رب بخشیو یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچازاد بہائی عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کے حق مین نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ بن حارث بدر کے روز اپنا وقت پورا کر گئے۔ اور میرے چچا حمزہ احد کے روز اپنا وقت پورا کر چکے اب مین اس اشقی بدبخت کی انتظار مین ہون کہ اسکو اس سے رنگین کرے اور اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا میرے پیارے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اسکی نسبت پختہ عہد کیا ہے +

(۵) عن زید بن وهب قال قدم علی علی قوم من اهل البصرة من الخوارج فیهم رجل یقال له الجعد بن نعجة قال اتق الله یا علی فانك میت قال علی بل مقتول تضرب علی هذه وتخضب هذه یعنی لحیته من راسه عهد معهود وقضاء مقضی وقد خاب من افتری (اخرجه احمد فی المناقب) زید بن وہب سے روایت ہے کہ بصرہ کی خارجیون مین سے ایک گروہ کے پاس جناب امیر تشریف لے گئے ان مین جعد بن نعجہ ایک شخص تہا جناب امیر سے کہنے لگا یا علی خدا سے خوف کر کیونکہ تو مرنیوالا ہے۔ جناب امیر نے ارشاد کیا بلکہ مارا جانے والا ہون مجہے یہان پر ضرب لگائی جائیگی اور یہ رنگین ہو جائیگی اپنی داڑہی اور سر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ عہد بندہ چکا ہے اور قضا جاری ہو چکی ہے اور نا امید ہوا جہوٹ بولنے والا +

(۶) عن ابی الطفیل ان علیا جمع الناس للبیعة فجاء عبد الرحمن بن ملجم المرادی فرده مرتین ثم قال علی ما یحبس اشقاها فوالله لیخضبن هذه من هذه واومی الی لحیته وراسه ثم تمثل ؎ اشدد حیازیمك للموت
فان الموت آتیك + ولا تجزع من القتل + اذا حل بوادیك + (اخرجه ابن سعد وابو نعیم فی الحلیة وابن الاثیر فی الکامل) ابو طفیل نقل کرتے ہین کہ جناب امیر نے بیعت کے لیے لوگون کو جمع کیا اور عبد الرحمن بن ملجم مرادی بہی بیعت کے لیے جناب امیر کی خدمت مین آیا آپنے دو دفعہ اسکو لوٹا دیا پہر فرمایا اس امت کے بدبخت کو کیا چیز روکے ہوئے ہے اور اپنی داڑہی اور سر کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسکو اس سے رنگین کرے پہر اسپر ایک مثل کہی ؎ اپنی چہاتی کو موت کے لیے تان۔ کیونکہ موت تیرے لیے آنیوالی ہے۔ قتل ہونے سے تو مت چلا۔ جبکہ وہ تیرے سامنے آجاے۔

(۷) عن عبیدة قال کان علی اذا رای عبد الرحمن بن ملجم المرادی قال ؎ ارید حیوته ویرید قتلی +

خلیلی من خلیل من مرادی (اخرجہ ابن سعد) عبید اللہ کہتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام عبد الرحمن بن مرادی کو دیکھتے فرماتے بہ میں اسکی زندگی مانگتا ہون اور وہ میرے قتل کرنے کو چاہتا ہے۔ وہ جو میرا دوست اور میرا خلیل اور میری مراد ہے ✦

(۸) عن عثمان بن المغیرة قال لما دخل شهر رمضان جعل علی یتعشی لیلة عند الحسن ولیلة عند الحسین ولیلة عند عبد اللہ بن جعفر لا یزید علی ثلاث لقم ویقول یاتی امر اللہ واحب ان اخمیص وانما هی لیلة او لیلتان (اخرجہ ابن الاثیر فی تاریخہ) عثمان بن مغیرہ کہتے ہین کہ جب ماہ رمضان آیا جناب امیر ایک رات امام حسن کے پاس اور دوسری رات امام حسین کے پاس اور تیسری رات عبد اللہ بن جعفر طیار کے پاس افطار کرنے لگے اور تین لقمون سے زیادہ نہین تناول کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا حکم آنیوالا ہے مین چاہتا ہون کہ میرا پیٹ دبلا ہو اور ایک دو رات کا معاملہ ہے ✦

(۹) عن الحسن بن کثیر عن ابیہ قال خرج علی لصلوة الفجر فاستقبلہ الاوز یصحن فی وجهہ قال فجعلنا نطردهن عنہ فقال دعوهن فانهن نوائح فخرج فاصیب (اخرجہ احمد فی المناقب)

وقال ابن الاثیر هذا یدل علی انہ علم السنة والشهر واللیلة التی یقتل فیها (کامل التواریخ) حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہین کہ جب جناب امیر علیہ السلام صبح کی نماز کو گھر سے باہر تشریف لیجانے لگے بطین انکے سامنے ہو کر چلانے لگین ہم انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے ارشاد کیا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہین۔ یہ فرما کر تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے ✦

ابن اثیر جزری رحمة اللہ علیہ کامل التواریخ مین لکھتے ہین کہ یہ امر اسپر دال ہے کہ جناب امیر اپنی شہادت کے برس اور مہینے اور اس رات سے کہ جس مین وہ شہید ہوئے واقف تھے ✦

(۱۰) عن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال حسین بن علی قال لی علی سنح لی اللیلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامی فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللاد واللدد قال ادع علیهم قلت اللهم ابدلنی بهم من هو خیر لی منهم وابدلهم بی من هو شر منی فخرج فضربہ الرجل (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ و اخرج ابو عمر هذا الحدیث عن حسن البصری) ابو عبد الرحمن السلمی سے منقول ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام مجھ سے بیان فرماتے تھے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ آج رات خواب مین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضوری ہوئی مینے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرت نے ارشاد کیا تم انپر دعا کرو مینے کہا۔ اے میرے پروردگار انکے بدلے مین مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے مین اسکو کسی بدترین کی صحبت مین رکھ۔ پس آپ تشریف لیگئے اور اس آدمی نے

انکو شہید کیا۔

جناب امیرؑ کی شہادت کا بیان

قال ابن سعد انتدب ثلثة نفر من الخوارج عبد الرحمٰن بن ملجم المرادی والبرک بن عبد اللہ التمیمی وعمرو ابن بکیر التمیمی فاجتمعوا بمکة وتعاهدوا وتعاقدوا لیقتلن هؤلاء الثلثة علیؓ ومعاویة وعمرو بن العاص فقال ابن ملجم انا لکم بعلیؓ وقال البرک انا لکم بمعویة وقال عمرو بن بکیر انا لکم بعمرو بن العاص وتعاهدوا علی ان ذلک یکون فی لیلة واحدة لیلة حادی عشر او لیلة سابع عشر رمضان ثم توجه کل واحد منهم الی المصر الذی فیه صاحبه فقدم ابن ملجم الکوفة فلقی اصحابه من الخوارج فکان لهم ما یرید من لیلة الجمعة سابع عشر سنة اربعین فاستیقظ علیؓ سحرا فقال لابنه الحسن رأیت اللیلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ما لقیت من امتک من اللد و اللدد فقال ادع اللہ علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا منهم وابدلهم بی شرا لهم۔ ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوٰة فخرج علی من الباب ینادی ایها الناس الصلوٰة الصلوٰة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد الیه الناس من کل جانب فامسک واوثق واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد نقلت من تاریخ الخلفاء للسیوطی) ابن سعد طبقات مین لکھتے ہین کہ خوارج مین سے عبد الرحمٰن بن ملجم المرادی اور برک بن عبد اللہ التمیمی اور عمرو ابن بکیر التمیمی تین آدمی خوارج سے نکلے ہوئے مکہ معظمہ مین جا اکٹھے ہوئے اور باہم عہد کیا کہ علی اور معاویہ اور عمرو بن العاص تین شخصون کو قتل کرنا چاہیے ابن ملجم کہنے لگا مین جناب علی کو شہید کرنے کا ذمہ لیتا ہون برک نے کہا مین معاویہؓ کے مارنیکا ذمہ لیتا ہون اور عمرو بن بکیر نے عمرو بن عاص کے ہلاک کرنے کا ذمہ لیا اور تینون نے یہ عہد کیا کہ یہ امر ایک ہی شب مین واقع ہو رمضان کی گیارہوین یا سترہوین کو پہران مین سے ہر ایک اس شہر کیطرف جس مین کہ اسکا مدنظر قیام پذیر تہا روانہ ہوا پس ابن ملجم کوفہ مین پہونچا اور خارجیون مین سے اپنے دوستون سے ملا پس وہ اپنی مہم کا ارادہ کرنے لگے۔ رمضان کی سترہوین سنہ چالیس کو جناب امیر صبح کو بیدار ہوئے اور اپنے فرزند ارجمند حسن علیہ السلام سے فرمانے لگے مینے آج رات خواب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مینے حضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی امت سے مجھے کیا کیا خصومتین اور جھگڑے پیش آئے ہین حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ انکے حق مین دعا کرو مینے دعا کی بار الٰہا انکے بدلے مین مجھے ان سے بہتر لوگون کی صحبت عطا کر اور میرے بدلے انکو کسی بد کی صحبت عطا کر اتنے مین ابن النباح موذن نے آکر الصلوٰۃ الصلوٰۃ کی آواز بلند کی جناب امیر دروازہ سے باہر نکلے اور ایہا الناس الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے ابن ملجم نے بڑھکر آپکی

پیشانی سے اوپر سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ دماغ میں جذب ہو گئی پس ہر طرف سے لوگ دوڑ پڑے اور اسکو پکڑ لیا اور باندھ لیا۔ جناب امیر جمعہ اور ہفتہ کے دن تک زندہ رہے اور اتوار کے روز رحلت فرما گئے +

(۲) قال الزبیر بن بکار کان من بقی من الخوارج تعاقدوا علی قتل علی ومعاویۃ وعمرو بن العاص فخرج لذلک ثلاثۃ فکان ابن ملجم ھو الذی التزم لھم قتل علی فدخل الکوفۃ لذلک واشتری سیفا لذلک بالف درھم وسقاہ السم وکان فی خلال ذلک یاتی علیا یسالہ ویستحملہ فحملہ الی ان وقعت عینہ علی قطام امرأۃ رائقۃ جمیلۃ کانت تری رای الخوارج وکان علی قد قتل اباھا واخوتھا بالنھروان فخطبھا ابن ملجم فقالت لہ لا اتزوج الا علی مھر لا ارید سواہ فقال وما ھو قالت ثلاثۃ الاف دینار وقتل علی قال ابن ملجم واللہ لقد قصدت لقتل علی وما اقدمنی ھذا المصر غیر ذلک فقالت ان قتلتہ ونجوت فھو الذی اردت فتبلغ شفاء نفسی ویھنیک العیش معی وان قتلت فما عند اللہ خیر من الدنیا فقال لھا لک ما اشترطت فقالت لہ سالتمس من یشد ظھرک فبعثت الی ابن عم لھا فاجابھا ولقی بن ملجم لشبیب بن بجیرۃ الاشجعی فقال یا شبیب ھل لک فی شرف الدنیا والاخرۃ قال وما ھو قال تساعدنی علی قتل علی قال ثکلتک امک لقد جئت شیئا ادا - کیف تقدر علی ذلک قال انہ رجل لا حرس لہ ولا یخرج الی المسجد الا منفردا دون من یحرسہ فنکمن لہ فی المسجد فاذا خرج الی الصلوۃ قتلناہ فان نجونا نجونا وان قتلنا سعدنا بالذکر فی الدنیا والاخرۃ فقال ویلک ان علیا ذو سابقۃ فی الاسلام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانشرح نفسی بقتلہ قال ویلک انہ حکم الرجال فی دین اللہ عز وجل وقتل اخواننا الصالحین فنقتلہ ببعض من قتل ولا تشکن فی دینک فاجابہ واقبلا حتی دخلا علی قطام وھی معتکفۃ فی المسجد الاعظم فی قبۃ ضربت لنفسھا فدعت لھم واخذوا سیوفھم وجلسوا قبالۃ السدۃ التی یخرج منھا علی فخرج منھا علی الی الصلوۃ الصبح فبدرہ شبیب فضربہ فاخطاہ فضربہ بن ملجم لعنۃ اللہ علیہ علی راسہ وقال الحکم للہ لا لک ولا لاصحابک فقال علی لا یفوتنکم الکلب فشد الناس علیہ من کل جانب فاخذوہ وھرب شبیب خارجا من الباب فلما اخذ قال علی احبسوہ فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا وان لم امت فالامر لی فی العفو والقصاص (اخرجہ ابو عمر) یا ابن عبد البر فی الاستیعاب) زبیر بن بکار سے منقول ہے کہ خارجیوں سے جو لوگ کہ جنگ نہروان میں قتل ہونے سے بچ گئے تھے انہوں نے جناب امیر اور معاویہ اور عمرو بن العاص کے قتل کرنے پر عہد کیا اس امر کی انجام دہی کے لیے تین آدمی نکلے ان میں سے عبد الرحمن بن ملجم مرادی بد نام اور وہ شخص تھا جس نے کہ جناب امیر کے قتل کرنیکا ان سے وعدہ کیا تھا پس وہ کوفہ میں اس غرض کے لیے آیا اور ہزار درہم کو ایک تلوار مول لی اور اسکو زہر کا بجھا ہوا دیا۔ اس میں جناب امیر کی خدمت

مین آتا جاتا رہا تا کہ جناب امیر اسے کوئی کام سپرد کرین آپنے اسے ایک خدمت سپرد کی تا گہ اسکی نگاہ قطامہ پر جا پڑی جو نہایت
حسینہ تھی۔ اور خارجیون کی رائے کو دیکھ رہی تھی جناب امیرؑ نے نہروان کی لڑائی مین اسکے باپ کو اور بھائیون کو قتل
کیا ہوا تھا۔ ابن ملجم نے اس سے اپنے نکاح کی درخواست کی اس نے جواب دیا کہ مین ایسے مہر کے سوا کہ بجز اسکے اور کچھ نہین
چاہتی۔ نکاح نہین کر سکتی۔ ابن ملجم نے مہر کی شرح پوچھی قطامہ نے کہا تین ہزار دینار اور جناب امیر کا قتل ہے ابن
ملجم نے کہا بخدا تو نے ایسی چیز کو طلب کیا ہے کہ جسکے لیے مین اس شہر مین آیا ہون وہ کہنے لگے اگر تو نے
جناب امیرؑ کو قتل کیا اور تو نجات پا گیا۔ پس یہی بات تجھے حاصل ہو جائیگی جو کہ تو چاہتا ہے۔ اور میری طرف سے
بھی تجھے مہر مین رعایت حاصل ہوگی۔ اور تجھے مجھ سے ایک گوارندہ عیش حاصل ہوگا اور اگر تو قتل ہوگا۔ تو پس جو
کچھ کہ اسکے پاس ہے وہ دنیا سے بہتر ہے ابن ملجم کہنے لگا تجھے چاہیے کہ تو اپنی شرط کو پورا کرے۔ قطامہ نے کہا
مین تجھے ایسے شخص کو ملاتی ہون جو اس کام مین تیری مدد کریگا۔ پس اس نے اپنے چچا زاد بھائی کو بلا بھیجا وہ اسکے
پاس آیا اسکے بعد ابن ملجم شبیب بن بجیرہ الاشجعی سے ملا اور کہنے لگا ای شبیب کیا تجھے دنیا و آخرت کی شرف
حاصل کرنے مین کچھ رغبت ہے۔ شبیب کہنے لگا وہ کیا ہے۔ ابن ملجم نے کہا وہ جناب امیرؑ کا قتل کرنا ہے شبیب نے
کہا تیری مان کے بچے مرین۔ تو نے ایک عجیب بات کہی ہے۔ ہم کیونکر انپر قابو پا سکتے ہین۔ ابن ملجم کہنے لگا جناب
امیر کا کوئی نگہبان نہین اور مسجد مین وہ تنہا جاتے ہین کوئی انکے ساتھ محافظ نہین ہوتا۔ ہم کمین مین بیٹھے
رہین جب وہ صبح کو نماز کے لیے نکلین تو ہم انکو شہید کر ڈالین۔ پھر اگر ہم بچ گئے بچ گئے اور اگر مارے گئے
تو ہم دنیا و آخرت مین ذکر خیر چھوڑ جائینگے شبیب نے کہا ارے تو مرے جناب امیرؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
صاحب سبقت ہین انکے قتل کرنے سے بھلا میرا دل کیونکر خوش ہو سکتا ہے۔ ابن ملجم کہنے لگا تجھ پر سخت افسوس
ہے انھون نے خدا کے دین مین لوگون کو منصف مقرر کیا ہے اور ہمارے دیندار بھائیون کو قتل کیا ہے۔ ہم انکو
ان قتل شدہ لوگون کی عداوت سے قتل کرینگے تو اپنے دین مین کسی طرح سے شک اور شبہ اپنے دل مین نہ لا شبیب
نے اسکی بات کو مان لیا۔ اور دونون ملکر قطامہ کے پاس گئے اس نے مسجد اعظم مین اپنے اعتکاف کے لیے ایک
خیمہ کھڑا کیا ہوا تھا اور وہ اس مین معتکف تھی۔ اس نے ان دونون کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ اپنی تلوارون کو
لیکر اس دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ جہان سے جناب امیر مسجد مین آیا کرتے تھے پس جناب امیر صبح کی نماز کے
لیے گھر سے باہر تشریف لائے۔ شبیب نے بڑھکر تلوار ماری اسکا وار خالی گیا۔ ابن ملجم نے کہ خدا کی پھٹکار اس
پر ہے جناب امیر کے سر اقدس پر تلوار لگائی۔ اور کہنے لگا یا علی حکم خاص خدا کے لیے ہے نہ آپکا ہے نہ آپ کے
دوستون کا۔ جناب امیرؑ نے لوگون سے کہا دیکھو یہ کتا تم سے کہین بھاگ نہ جاوے لوگ ہر طرف سے اسپر ٹوٹ پڑے
اور اسکو گرفتار کر لیا۔ شبیب دروازہ کے باہر سے بھاگ گیا جب ابن ملجم گرفتار ہو گیا جناب امیرؑ نے فرمایا اسکو

قید رکھو اگر میں مرگیا تو تمنے اسکو قتل کر دینا اور مثلہ نہ کرنا۔ اور اگر زندہ رہا تو بخشدینا اور قصاص لینا میرے اختیار میں ہوگا۔

(۳) عن اللیث بن سعد ان ابن ملجم ضرب علیا فی صلوٰۃ الصبح بسیف کان سمہ بسم ومات من یومہ ودفن بالکوفۃ لیلا (اخرجہ البغوی) واختلفوا ھل ضربہ فی الصلوٰۃ وقبل الدخول فیھا وھل استخلف من اتم الصلوٰۃ اوھو اتمھا والاکثر علی انہ استخلف جعدۃ بن ھبیرۃ فصلی بھم تلک الصلوٰۃ (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) لیث بن سعد سے منقول ہے کہ ابن ملجم نے جناب امیر کو صبح کی نماز میں زہر کی بجہی تلوار ماری تھی اور یہی روز جناب امیر انتقال فرما گئے تھے۔

اور لوگون کا اس مین اختلاف ہے کہ ابن ملجم نے آپکو عین صبح کی نماز مین تلوار ماری تھی یا کہ نماز سے پہلے ۔ اور آیا جناب امیر نے نماز کے تمام کرنے کے لیے کسیکو اپنا خلیفہ کیا تہا یا کہ خود نماز کو پورا کیا تہا۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ جناب امیر نے جعدہ بن ہبیرہ کو نماز کے لیے اپنا خلیفہ کیا تہا اور اسنے اس نماز کو پورا کیا تہا

(۴) عن ھارون بن یحیی قال ان علیا لما ضربہ ابن ملجم قال فزت برب الکعبۃ (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) ہارون بن یحیی کہتے ہین کہ جب ابن ملجم ملعون نے جناب امیر علیہ السلام کو چوٹ لگائی تو جناب امیر نے جلاکے فرمایا رب کعبہ کی قسم ہے مین رستگار ہو گیا۔

جناب امیر کی اپنے قاتل سے ہمدردی

(۱) عن ھشیم مولی الفضل قال لما قتل ابن ملجم علیا قال للحسن والحسین عزمت علیکم لما حبستم الرجل فان مت فاقتلوہ ولا تمثلوا بہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول و ایاکم والمثلۃ ولو بالکلب العقور (اخرجہ الفضائلی) ہشیم فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام کو ابن ملجم نے زخمی کیا آپ حسنین علیہما السلام سے وصیت فرمانے لگے مین تمہین خدا کی قسم دیتا ہون کہ جب کہ تمنے اس آدمی کو قید کر لیا ہے اگر مین مرجاؤن تو اسکو قتل کرنا اور مثلہ نہ کرنا کیونکہ مینے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ڈرو تم مثلہ کرنے سے اگرچہ کٹکہنا کتا ہی ہو۔

(۲) عن الحسین بن کثیر عن ابیہ وکان قد ادرک علیا قال خرج علی الی الفجر فاقبل الاوز یصحن فی وجھہ فطردوھن فقال دعوھن فانھن نوایح فضربہ ابن ملجم قلت لہ یا امیر المؤمنین قل بیننا وبین بنی مراد فلا تقوم بھم ثاغیۃ ولا راعیۃ ابدا قال لا ولکن احبسوا الرجل فاذا

انا مت فاقتلوه فاذا اعش فالجروح قصاص (اخرجه احمد فی المناقب) حسین بن کثیر اپنے والد سے کہ
اس نے جناب امیر کو دیکھا تھا روایت کرتا ہے کہ جناب امیر صبح گھر سے برآمد ہوئے بطین انکے سامنے ہوکر فریاد
کرنے لگین لوگ انکو ہٹانے لگے جناب امیر نے فرمایا انکو چھوڑ دو یہ نوحہ کررہی ہین پس ابن ملجم نے آپکو ضرب لگائی
مینے عرض کیا یا امیر المومنین آپ ہمارے اور بنی مراد کے درمیان جنگ کی اجازت دیدین تاکہ ان مین اونٹ اور
بکری باقی نہ چھوڑا جائے فرمایا نہین لیکن تم اس آدمی کو قید رکھو جب مین مرجاؤن اسکو قتل کردینا اور اگر مین
زندہ رہون تو صرف زخم کا بدلہ لیا جائیگا +

(۳) عن حسین بن کثیر قال قال علی النفس بالنفس ان هلکت فاقتلوه وان بقیت رأیت فیه رائی
یا بنی عبد المطلب لا القینکم تخوضون دماء المسلمین تقولون قد قتل امیر المؤمنین الا لا تقتلن الا
قاتلی انظر یا حسن ان انا مت من ضربتی هذه فاضربه ضربة فلا تمثلن بالرجل فانی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم ایاکم والمثلة ولو بالکلب العقور (اخرجه محب الطبری فی الریاض النضرة) حسین بن
کثیر ناقل ہین کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جان کا بدلا جان ہے، اگر مین مرجاؤن تو اسکو مار ڈالنا اور اگر
مین زندہ رہا تو اسکی نسبت مین اپنی راے کو دیکھونگا - ای بنی عبد المطلب تمکو مین مسلمانون کے خون
کے پیچھے نہین ڈالتا کہ تم یہ کہو امیر المومنین مارے گئے ہین - خبردار بجز میرے قاتل کے اور کسی کو نہ مارنا -
اے حسن دیکھو کہ اگر مین اس ضرب سے جو مجھے لگا ہے مرجاؤن - تو تو نے بھی میرے قاتل کو ایک ہی
ضرب لگانا - اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا بتحقیق مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مثلہ کرنے سے
بچو اگرچہ کٹکھنا کتا ہی ہو +

(۴) عن الزبیر بن بکار قال قال علی احبسوه فان انا مت فاقتلوه ولا تمثلوا به فان لم امت فالامر لی فی
العفو والقصاص (اخرجه ابو عمر) زبیر بن بکار کہتے ہین کہ جناب امیر نے اپنے قاتل ملعون کی نسبت فرمایا اگر
مین مرجاؤن تو تم نے اسے بھی مار ڈالنا اور ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا اور اگر مین زندہ رہا تو مجھے اسکے بخشنے
اور بدلا لینے مین اختیار ہوگا +

(۵) عن الزهری قال لما ضرب علی تلک الضربة قال ما فعل ضاربی اطعموه طعامی واسقوه من شرابی
فان عشت فانا اولی بحقی وان مت فاضربوه ضربة ولا تزیدوه علیه (اخرجه الخوارزمی) امام مالک رحمة
اللہ علیہ کے استاذ زہری رحمة اللہ علیہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر کو وہ ضرب لگا فرمانے لگے میرا قاتل
میرا کھانا اُسے کھلاؤ - اور میرا پانی اُسے پلاؤ اگر مین زندہ رہا تو مین اپنے حق کا زیادہ حقدار
ہون اور اگر مین مرگیا پس تجھے اسکو ایک ضرب لگانا اور سوا اسکے کسی قسم کی زیادتی نہ کرنا +

جناب امیر علیہ السلام کی وصیت

(۱) عن الزہری قال اوصیٰ علی الحسن یا حسن لا تغال فی کفنی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول لا تغالوا فی الکفن وامشوا بین المشیین فان کان خیرا عجلتمونی وان کان شرا القیتموه عن اکتافکم (اخرجہ الخوارزمی) زہری رحمۃ اللہ علیہ ناقل ہیں کہ جناب امیرؑ نے حضرت حسن علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ اے حسن میرے کفن کو غالیہ نہ لگانا۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو کہ کفن میں غالیہ نہ لگاؤ۔ اور دو رفتاروں کے درمیان ہو کر چلنا (یعنے نہ دوڑتے ہوئے اور نہ زیادہ آہستہ) کیونکہ اگر کوئی امر نیک پیش آنے والا ہوگا تو تم نے میرے لیے اسکی تعجیل کی ہوگی۔ اور اگر برائی پیش آنیوالی ہوگی تو تم نے اپنے کندے کا بوجہ ہلکا کیا ہوگا *

(۲) عن الحسن قال لما حضرت ابی الوفاۃ قبل بوصیہ فقال ہذا ما اوصی بہ علی بن ابی طالب اخو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وابن عمہ وصاحبہ اول وصیتی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وخیرتہ بعلمہ وارتضاہ لخلقہ وان اللہ باعث من فی القبور وسائل الناس عن اعمالہم عالم بما فی الصدور ثم انی اوصیک یا حسن وکفی بک وصیا بما اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فاذا کان ذلک فالزم بیتک وابک علی خطیئتک ولا تکن الدنیا اکبر ہمک واوصیک یا بنی بالصلوۃ عند وقتہا والزکوۃ فی اہلہا عند محلہا والصمت عند الشبہۃ والاقتصاد والعدل فی الرضاء والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمۃ المجہود واصحاب البلاء وصلۃ الرحم وحب المساکین ومجالستہم والتواضع فانہ من افضل العبادۃ وذکر الموت وزہد فی الدنیا فانک رہن الموت وغرض بلاء وطریح سقم واوصیک بخشیۃ اللہ تعالیٰ فی سرائرک وعلانیتک وانہاک عن مخالفۃ الشرع بالقول والفعل واذا عرض لک شیء من امر الآخرۃ فابدأ بہ واذا عرض لک امر من الدنیا فتأنہ حتی تصیب رشدک فیہ وایاک ومواطن التہمۃ والمجلس المظنون بہ السوء فان قرین السوء یغیر جلیسہ وکن للہ یا بنی عاملا وعن الخنی زجورا وبالمعروف آمرا وعن المنکر ناہیا وآخ الاخوان فی اللہ واحب الصالح لصلاحہ ودار الفاسق عن دینک وابغضہ بقلبک وزائلہ باعمالک لئلا تکون مثلہ وایاک والجلوس فی الطرقات ودع المماراۃ ومجاراۃ من لا عقل لہ واقتصد یا بنی فی معیشتک واقتصد فی عبادتک وعلیک فیہا بالامر الدائم الذی تطیقہ والزم الصمت وبہ تسلم وقدم لنفسک تغنم وتعلم الخیر تعلم وکن ذاکرا للہ تعالیٰ علی کل حال وارحم من اہلک الصغیر ووقر الکبیر ولا تاکل طعاما حتی تصدق منہ

قبل اكله وعليك بالصوم فانه زكوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جليسك واجتنب عدوك و
عليك بمجالس الذكر واكثر من الدعاء فانى لم آلك يا بنى نصحا وهذا فراق بينى وبينك واوصيك باخيك محمد
خيرا فانه ابن ابيك وقد تعلم حبى له واما اخوك الحسين فهو شقيقك وابن امك وابيك والله الخليفة
عليكم وإياه اسأل ان يصلحكم وان يكف الطغاة البغاة عنكم واصبر الصبر حتى يقضى الله هذا الامر ولا حول
ولا قوة الا بالله (نور الابصار) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب پدر بزرگوار الماجد علیہ السلام کی وفات کا
وقت قریب آگیا آپ وصیت فرمانے لگے کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکی نسبت علی بن ابیطالب جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھائی
اور انکا ابن عم اور انکا مصاحب وصیت کرتا ہے سب سے پہلے میری وصیت یہ ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ
کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور محمد اسکے رسول اور برگزیدہ ہین اس نے اپنے علم سے انکو رسالت کیلیے انتخاب
کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کے لیے انکو پسند کیا۔ اور جو لوگ کہ قبرون مین ہین انکو اللہ تعالے زندہ کریگا اور آدمیون
سے انکے اعمال کی پرسش فرمائیگا۔ اور جو کچھ کہ لوگون کے دلون مین ہے اسکو وہ جانتا ہے۔ بعد اسکے اے حسن
مین تجھکو وصیت کرتا ہون اور میری وصیت ادا کرنے کے لیے تو کافی ہے۔ یہ وہ چیز ہے کہ اسکے ساتھ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے۔ پس جبکہ ایسا ہو تو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر
اور دنیا کے حاصل کرنے مین اپنی ہمت کو مصروف کر۔ اور اے میرے فرزند مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اسکے
وقت پر ادا کیا کر۔ اور جب زکوۃ دینے کا محل ہو تو اسکے مستحق کو دیا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اس مین ساکت
رہا کر۔ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر۔ اور مہمان کی
تکریم کر۔ اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا ہون انپر رحم کر اور صلہ رحم بجالا اور مسکینون سے محبت کر
اور انکے پاس بیٹھا کر اور ان سے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ۔ اور دنیا مین غفلت نہ
کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا۔ اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے
اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون اپنے ظاہر اور باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور ہر قول و فعل مین شرع
شریف کی مخالفت سے منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھکو پیش آئے تو اس مین جلدی کر اور
جب کوئی امور دنیا مین سے تجھکو پیش آئے تو اس مین تامل کر یہانتک کہ اپنے بہبودی کو اس مین تحقیق کرلے
اور ایسے مقامات مین کہ جسمین تہمت کا شبہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو بچا کر اسواسطے
کہ جو شخص کہ خود برا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو بگاڑ دیتا ہے اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالے کے لیے خاص
اور خالص کر اور گنہگار کو تنبیہ کر اور اچھی بات کا حکم کر اور بری باتون سے منع کیا کر اور بھائیون سے خدا کی
راہ مین دوستی کر اور صالح شخص سے بسبب اسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارا کر اور دل مین اسکو

برا سمجھ اور اپنے اعمال مین اس سے علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تو بھی مثل اسکی ہو جائے اور بازارون مین نہ بیٹھا کر اور بیوقوفون سے صحبت نہ کیا کر دانکی ہمسائگی اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات مسنونہ مین سے اسی چیز کو اختیار کر کہ جسکے ادا کرنے کی تجھے طاقت ہو اور ہمیشہ اسکو قائم رکھہ سکے۔ اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کر لے کہ اسکے سبب سے تو برائیون سے بچ سکتا ہے اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تا کہ تجھے غنیمت حاصل ہو اور ہر حال مین خدا کو یاد کیا کر اور تیرے عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اسپر رحم کر اور جو کبیر السن ہو اسکی بندگی کر اور جب تو کھانا کھانے لگے تو پہلے اس مین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھ کو روزہ رکھنا لازم ہے اسلیے کہ وہ بدن کی زکوۃ ہے اور روزہ دار کی سپر ہے اور اپنے نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر۔ اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون بیٹھا کر کہ جس مین خدا کا ذکر ہوتا ہو اور اکثر دعا کیا کر۔ اے فرزند مینے تجھے نصیحت کرنے مین کچھ کوتاہی نہین کی ہے۔ اور اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہوتی ہے مین تیرے بھائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھے نیکی کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تیرے باپ کا بیٹا ہے اور مجھے جو کچھ کہ اس سے محبت ہے تو اسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بھائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن بھائی ہے اور تیری مان اور تیری باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالی میری بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اس سے سوال کرتا ہون کہ تمہاری کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کے اور باغیون کے شر کو تم سے دفع کرے اور تجھے صبر کرنا چاہیے۔ یہانتک کہ اس بات مین حکم کرے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٭

جناب امیرؑ کے انتقال کا بیان

عن عمرو بن ذی مر قال لما اصیب علی بالضربۃ دخلت علیہ و قد عصب رأسہ قال قلت یا امیر المؤمنین ارنی ضربتک قال فحلھا فقلت خلاش طلیس بشیء قال انی مفارقکم فبکت ام کلثوم من وراء الحجاب فقال لھا اسکتی فلو ترین ما اری لما بکیت قال فقلت یا امیر المؤمنین ماذا تری قال ھذہ الملائکۃ وفود والنبیون وھذا محمد صلی اللہ علیہ یقول یا علی ابشر فما تصیر الیہ خیر مما انت فیہ (اخرجہ فی الاثیر) عمرو بن ذی مر سے روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ کو زخم لگا مین انکی خدمت مین گیا وہ اپنے سر کو پٹکا باندھے ہوئے تھے مینے کہا یا امیر المؤمنین مجھے اپنا زخم دکھا دیے انہون نے پٹکا کھولا اور مجھے زخم دکھا یا مینے کہا تھوڑا سا زخم ہے اور کچھ بھی نہین ہے فرمانے لگے مین تم سے جدا ہوتا ہون جناب ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگین جناب امیرؑ نے فرمایا چپ رہو جو کچھ کہ مین دیکھتا ہون اگر تم بھی دیکھتین تو ہرگز نہین روتین مینے عرض کیا یا امیر المؤمنین آپ کیا دیکھتے ہین کہنے لگے یہ فرشتون کے سفیر اور انبیا تشریف لائی ہین اور یہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قدم رنجہ فرمایا ہے اور کہہ رہے ہیں یا علی بشارت ہو جس حال میں کہ تو ایسا ہے اس سے عمدہ تیری حالت ہونیوالی ہے

(۲) عن عبد الرحمن بن حبیب قال لما فرغ علی من وصیۃ قال اقرء علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ثم لم یتکلم الا بلا الہ الا اللہ حتی قبضہ اللہ وغسلہ ابناہ وعبد اللہ بن جعفر وصلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربعا وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیہا قمیص ودفن فی السحر (اخرجہ ابن الاثیر) عبد الرحمن بن حبیب کہتے ہیں کہ جب جناب امیر وصیت سے فارغ ہوئے فرمایا میں تمکو سلام علیکم کہتا ہوں اور خدا کی رحمت اور اسکی برکت تم پر ہو پہر آپنے بجز لا الہ الا اللہ کے اور کوئی کلام نہ کیا یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔ انکے دونو بیٹوں اور عبد اللہ بن جعفر نے انکو غسل دیا اور حسن علیہ السلام نے انکی جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں اور تین کپڑوں میں کہ ان میں قمیص نہیں تہا صبح کے قریب انکو دفن کیا ✤

(۳) وقال الجندی صلی علیہ الحسن وکبر علیہ اربع تکبیرات وقیل تسعا (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) جندی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جناب امیر پر امام حسن علیہ السلام نے جنازہ کی نماز پڑہی اور چار تکبیریں کہیں بعض کہتے ہیں نو تکبیریں کہیں ✤

(۴) روی ہارون بن سعید انہ کان عندہ مسک واوصی ان یحنط بہ وقال فضل من حنوط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ البغوی) ہارون بن سعید سے روایت ہو کہ جناب امیر کے پاس تہوڑا مشک تہا وصیت فرمائی کہ اس سے میرے کفن کو معطر کیا جائے اور فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچا ہوا ہے۔

وہ قدرتی آثار جو جناب امیر کی شہادت سے نمودار ہوئے

(۱) عن ابن شہاب الزہری قال قدمت دمشق وانا ارید العراق فاتیت عبد الملک بن مروان لاسلم علیہ فوجدتہ فی قبۃ فسلمت وجلست فقال یا ابن شہاب اتعلم ما کان ببیت المقدس صباح قتل علی فقلت نعم فقمت ودرت الناس حتی اتیت خلف القبۃ وحول الی وجہہ فقال ما کان فقلت لم یرفع حجر من بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط فقال لا یعلم ہذا احد غیری وغیرک فلا یسمعوا منک فما حدثت بہ احدا حتی توفی (اخرجہ ابن الضحاک والمخوارزمی) ابن شہاب زہری سے منقول ہو کہ میں دمشق میں گیا اور میرا عراق کی طرف جانیکا ارادہ تہا۔ پس میں عبد الملک بن مروان کے پاس سلام کرنیکو گیا وہ ایک خیمہ میں تہا میں نے سلام کیا اور بیٹہ گیا عبد الملک مجہ سے کہنے لگا اے ابن شہاب تجہے معلوم ہے کہ جس روز جناب امیر علیہ السلام شہید ہوئے تہے اس روز بیت المقدس میں کیا ہوا تہا میں نے کہا مجہے معلوم ہے عبد الملک کہنے لگا میرے پاس چلا آ۔ میں لوگوں کے پس پشت ہوکر خیمہ کی پشت کیطرف اسکے پاس گیا اور اس نے میری طرف سونہہ پہیر لیا۔ اور کہنے لگا

کیا بات ہے میں نے کہا اس روز بیت المقدس کا کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا تھا کہ اسکے نیچے تازہ خون نظر نہیں آتا تھا۔ عبد الملک کہنے لگا کہ میرے اور تیرے سوا کوئی اس راز سے خبردار ہونا نہیں چاہیے اور تجھ سے کوئی اس بات کو نہ سنے ابن شہاب کہتا ہے کہ عبد الملک کے مرنے تک میں نے اسکا تذکرہ پھر کسی سے نہیں کیا

قال الحافظ ابوبکر بن الحسین البیہقی قلت کذا روی فی ہاتین الروایتین وروی باسناد صحیح عن الزہری ان ذلک کان حین قتل الحسین ولعلہ وجد عند قتلہما جمیعاً (نقلہ الزرندی فی درر السمطین) حافظ ابوبکر بن حسین البیہقی کہتے ہیں کہ ان دونوں روایتوں میں اسیطرح کا بیان ہے اور زہری سے روایت ہے بیت المقدس کے پتھروں کے نیچے تازہ خون جما ہوا پایا تھا۔ اور اس روایت کی سندیں صحیح ہیں شاید کہ اسنے دونوں صاحبوں کی شہادت کے وقت ایسا پایا ہو ٭

(۲) عن ابی القاسم الحسن بن محمد المعروف بابن الوفا قال کنت فی مسجد الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراہیم فقلت ما ہذا قالوا راہب قد اسلم فہو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیہ فاذا شیخ کبیر علیہ جبۃ صوف و قلنسوۃ صوف عظیم الجثۃ وہو قاعد عند مقام ابراہیم سمعتہ یقول کنت قاعداً فی صومعتی فی بعض الایام فاشرفت منہا اشرافۃ فاذا طائر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرۃ علی شاطی البحر فتقایا فرمی من فیہ ربع انسان ثم طار فغاب یسیراً ثم عاد فتقایا ربعا اخرا ثم طار وعاد وتقایا ہکذا الی ان تقایا اربعۃ ارباع الانسان ثم طار فدنت الارباع بعضہا من بعض فالتامت فقام منہا انسان کامل وانا اتعجب مما رایت فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہ ثم طار ثم عاد واختطف ربعا اخر ثم طار وہکذا الی ان اختطف جمیعہ فبقیت متفکراً اتحسر ان لا کنت سالتہ من ہو وما قصتہ فلما کان فی الیوم الثانی اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعلہ بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصاً کاملا نزلت من صومعتی مبادراً الیہ ودنوت منہ وسالتہ من انت فسکت عنی فقلت بحق من خلقک من انت قال انا ابن ملجم فقلت وما فعلت قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل بی ہذا الطائر یقتلنی کل یوم قتلۃ۔ فہذا خبری فانقض الطائر فاخذ ربعہ وطار فسالت عن علی فقالوا ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت (اخرجہ الخوارزمی) ابو القاسم حسن بن محمد المعروف بابن الوفا سے منقول ہے کہ میں کعبہ میں تھا۔ لوگوں کو دیکھا مقام ابراہیم کے گرد مجتمع ہیں میں نے پوچھا یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا ایک راہب مسلمان ہوگیا ہے اور ایک عجیب بات بیان کرتا ہے۔ پس میں اسکے دیکھنے کو گیا دیکھا کہ ایک بڈھا قوی جثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ اور کملی کی ٹوپی پہنے ہوئے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگوں سے باتیں کر رہا ہے اور سب لوگ کان دیکر سن رہے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ ایک دن میں اپنے صومعہ میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے دیکھا

ایک طائر مثل بڑے چیل کے دریا کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گیا اور بعد اسکے اسنے قے کی۔ اسکے مونہہ سے چوتھائی آدمی کی نکلی بعد اسکے اڑ گیا اور تھوڑی دیر غائب رہا بعد اسکے پھر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتھائی ٹکڑا نکلا بعد اسکے اڑ گیا۔ اور پھر آکر قے کی اور اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اسکے مونہہ سے نکلے بعد اسکے پھر اڑ گیا پس وہ چاروں ٹکڑے آپس میں ملگئے اور ان سے پورا آدمی بنگیا مجھے اسکے دیکھنے سے نہایت تعجب ہوا ناگاہ وہ طائر پھر آیا اور اس آدمی پر گرا اور جھپٹکر اسکا چوتھا حصہ اڑا لیگیا۔ اسیطرح پورے اس آدمی کو اڑا لیجا لے گیا مجھے نہایت فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اس آدمی سے اسکا حال دریافت نہ کیا۔ جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پھر آیا اور گذرے ہوئے دن کی طرح سے کرنے لگا جب چاروں ٹکڑے مل گئے اور وہ شخص پورا آدمی بنگیا مین اپنے صومعہ سے اترکر اسکیطرف دوڑا اور اسکے نزدیک جاکر اس سے پوچھنے لگا تو کون ہے وہ خاموش رہا۔ پھر مینے اسے خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے بتا تو کون ہے وہ خاموش ہوگیا۔ مینے پھر کہا تجھ کو قسم ہے اسکی جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے مجھے سچ بتا تو کون ہے وہ کہنے لگا مین ابن ملجم ہون مینے اس سے پوچھا تیرا اس طائر کے ساتھ کیا قصہ ہے۔ وہ بولا مینے جناب علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے اسلیے اللہ سبحانہ وتعالی نے مجھ پر اس طائر کو مقرر کیا ہے کہ میرے ساتھ ہر روز یہی فعل کرتا ہے جو تونے دیکھا ہے بعد ازان مین اپنے صومعہ سے باہر نکلکر پوچھا کہ علی بن ابی طالب کون ہین معلوم ہوا کہ وہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہین پس مین اسلام سے مشرف ہوا ٭

جناب امیر علیہ السلام کی وفات پر جناب امام حسن علیہ السلام کا خطبہ

عن ابن ابي [illegible] قال خطب الحسن بن علي حين قتل علي فقال يا اهل العراق لقد كان فيكم رجل بالامس قتل الليلة واصيب اليوم لم يسبقه الاولون ولم يدركه الآخرون كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا بعثه في سرية كان جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن يساره فلا يرجع حتى يفتح الله عليه (اخرجه ابن جرير في تهذيبه والدولابي) والطبراني في الكبير عن هبيرة بن مريم ابن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ جب جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے جناب امام حسن علیہ السلام نے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق کل تم مین ایک ایسا آدمی موجود تھا جو رات کو قتل ہوا اور آج خدا کے پاس پہونچ گیا کہ جس سے پہلے لوگ سبقت نہین لے گئے اور پچھلے اسکے مرتبہ تک نہیں پہونچ سکیں گے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو اپنی فوج کا سردار بناکر بھیجا کرتے تھے تو جبرئیل انکے دہنی طرف اور میکائیل انکے بائین طرف ہوتے تھے۔ جب تک کہ خدا تعالے انکو فتح نہین دیتا تھا وہ واپس نہین ہوتے تھے

(۲) عن الحسن انه لما قتل علی قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ فقال اما بعد واللہ لقد قتلتم اللیلۃ رجلا فی لیلۃ نزل فیہا القرآن وفیہا رفع عیسٰی بن مریم وفیہا قتل یوشع بن نون فتی موسیٰ (اخرجہ ابن جریر فی تاریخہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے جبکہ جناب امیر علیہ السلام شہادت پا گئے تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور خدا کی صفت وثنا کے بعد فرمانے لگے اے لوگو خدا کی قسم ہے تم نے آج ایسی رات میں ایک آدمی کو مارا ہے جس میں کہ قرآن اترا ہے اور جس رات میں عیسیٰ بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور جس رات میں جناب موسیٰ کے نوجوان یوشع بن نون قتل ہوئے ۔

(۳) عن عمرو بن حبشی قال خطبنا الحسن حین قتل علی لقد فارقکم رجل ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یعطیہ الرایۃ فلا ینصرف حتی یفتح اللہ علیہ ما ترک من صفراء ولا بیضاء الا سبعمائۃ درہم کان یرصدھا لخادم لاھلہ (اخرجہ احمد) عمرو بن حبشی سے منقول ہے کہ جناب امیر کی وفات کے بعد جناب امام حسن علیہ السلام نے ہمیں خطبہ میں ارشاد کیا کہ آج تم سے ایک ایسا آدمی جدا ہو گیا ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اسے علم عطا فرماتے تو جب تک خدا اسے فتح نہ دیتا وہ واپس نہ ہوتا اس نے سونا چاندی سوا سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا ۔ اپنے اہل کے لیے خادم اس سے لینا چاہتا تھا ۔

جناب امیر کی وفات پر لوگوں کی رائیں

(۱) عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما بلغہا موت علی بن ابی طالب لتصنع العرب ما شاءت فلیس لہا احد ینہاہا (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ انکو جناب امیر علیہ السلام کی وفات کا حال معلوم ہوا فرمانے لگیں اب عرب جو چاہے سو کرے کوئی اُس کا خصم نہیں رہا ۔

(۲) وکان معاویۃ یکتب فیما ینزل بہ لیسال لہ علی بن ابی طالب عن ذلک فلما قتل علی قال ذہب الفقہ والحکم بموت ابن ابی طالب فقال عتبۃ اخوہ لا یسمع ہذا اہل الشام فقال دعنی عنک (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) امیر معاویہ کو جو امور کہ دشوار پیش آیا کرتے تھے انکو لکھکر جناب امیر علیہ السلام سے پوچھا کرتا تھا جب جناب امیر علیہ السلام شہید ہو گئے تو امیر معاویہ کہنے لگے ابن ابی طالب کی موت سے فقہ اور حکمت جاتی رہی عتبہ اسکا بھائی کہنے لگا کہیں یہ بات اہل شام نہ سن لیں معاویہ نے کہا چھوڑ مجھے ۔

آنحضرت کا جناب امیر سے فرمانا کہ یا علی اپنا ہاتھ بڑھا اور میرے ساتھ جنت میں جہاں

میں داخل ہوں تو بھی داخل ہو

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لما طعن ابی و امر بالشوری دخلت علیہ ام المؤمنین حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت یا ابت ان الناس یزعمون ان ہولاء الستۃ لیسوا برضی فقال اسندونی فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی مد یدک فی یدی تدخل معی یوم القیامۃ حیث ادخل (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر و ابو بکر الشافعی و ابو الحسن بن بشیر فی فوائدہ و ابن عساکر و الدیلمی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد زخمی ہوگئے اور انہوں نے مشورت کے لیے حکم دیا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا انکے پاس جاکر کہنے لگیں اے ابا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ چھوں جناب علی سے ناراض ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مجھ کو تکیہ لگادو پھر بولے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب علی سے فرماتے تھے کہ ای علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے اور داخل ہو قیامت کے روز میرے ساتھ جہاں کہ میں داخل ہوں ✤

جناب امیر کا آنحضرت کے ساتھ جنت میں ایک گھر میں ہونا

(۱) عن زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی انت معی فی قصری فی الجنۃ مع فاطمۃ ابنتی و انت اخی و رفیقی ثم تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانا علی سرر متقابلین (اخرجہ احمد فی المناقب) زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر سے فرماتے تھے کہ یا علی تم جنت میں میرے ساتھ میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے قصر میں ہوگی۔ اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو پھر حضرت نے یہ آیت کریمہ پڑھی کہ بھائی برابر کے تختوں پر آمنے سامنے ہونگے ✤

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انا و ایاک و ہذان فی مکان واحد یرید بہذین الحسن و الحسین (اخرجہ الدیلمی و الطبرانی فی الکبیر) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا یا علی میں اور تو اور یہ دونوں جنت میں ایک مکان میں ہونگے اور ان دو نو سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد حسن اور حسین سے تھی ✤

(۳) عن علی قال دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا فی المنام فاستسقی الحسین قال فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شاۃ لنا بکی فحلبہا فدرت فجاء الحسین فنحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ کانہ احبہما قال لا و لکنہ استسقی قبلہ ثم قال انی و ایاک و ہذین و ہذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ (اخرجہ احمد فی المسند) جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شب جناب حضرت

خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے میں سونے کو تھا حسین علیہ السلام کو پیاس لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر تشریف لے گئے اور ایک تھوڑی دودھ والی بکری اپنے ساتھ لائے اور اسکو دوہکر برتن میں دودھ ڈالدیا حسین علیہ السلام اسکو پینے لگے حضرت نے انکو ہٹادیا جناب فاطمہ علیہا السلام عرض کرنے لگیں شاید حسن ان دونوں میں سے زیادہ پیارے ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن حسن اس سے پہلے پیاسا ہوا ہے پھر حضرت نے فرمایا میں اور تو اور یہ دونوں اور یہ اونگھنے والا قیامت کے روز ایک مکان میں ہونگے ◆

جناب امیر کا اہل جنت پر صبح کے ستارے کی طرح چمکنا

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی یزھر باھل الجنۃ کما یزھر کوکب الصبح باھل الدنیا (اخرجہ الحاکم فی تاریخہ والبیہقی فی فضائل الصحابۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی جنت کے لوگوں پر اسطرح سے چمکیگا جسطرح صبح کا ستارہ دنیا کے لوگوں پر چمکتا ہے ◆

جناب امیر کا سب سے اول جنت کے دروازہ کو کھٹکھٹانا

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت اول من یقرع باب الجنۃ فتدخل فیھا بغیر حساب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثناء فی مسند اہل البیت) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے تھے کہ یا علی تو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیگا اور بغیر حساب کے اس میں داخل ہوگا ◆

جناب امیر کا قطعی مغفور ہونا

(۱) عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ قد غفر لک ولذریتک ولاھلک ولشیعتک ولمحبیک فابشر فانک الانزع البطین (اخرجہ الدیلمی) ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی بتحقیق اللہ تعالی نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے اہل کو اور تیرے دوستوں کو بخشدیا ہے پس تو خوش ہو کہ تو انزع اور بطین ہے ◆

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر لک مع انک مغفور تقول لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان رب السموات السبع والارضین ورب العرش

العظیم والحمد للہ رب العلمین (اخرجہ احمد فی المناقب والنسائی فی الخصائص) جناب امیر علیہ السلام روایت کرتے
ہین کہ مجھسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ہم تجھکو ایسے چند کلمات بتائین کہ جب تو انکو پڑھے تو خدا تجھے
باوجودیکہ تو بخشا ہوا ہے بخشدے تو یہ کہا کہ نہین ہے کوئی معبود مگر ایک خدا جو حلم والا اور کرم والا ہے اور نہین ہے کوئی
معبود مگر ایک خدا جو برتر اور عظمت والا ہے۔ پاک ہے وہ خدا جو ساتون زمینون اور آسمانون کا پالنے والا ہے
اور سب تعریف ہی خدا کے لیے جو تمام جہانون کا پرورش کرنیوالا ہے ✦

جناب امیر کا سب سے اول خدا کے سامنے دعوے کے لیے اٹھنا

(۱) عن قیس بن عبادۃ عن علی قال انا اول من یجثو للخصومۃ بین یدی الرحمن یوم القیمۃ قال قیس فیہم
نزلت ہذان خصمان اختصموا فی ربہم قال ہم الذین تبارزوا یوم بدر علی وحمزۃ وعبیدۃ الحارث وشیبۃ
ابن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ (اخرجہ البخاری) قیس بن عبادہ جناب امیر علیہ السلام سے ناقل
ہے کہ جناب امیر فرماتے تھے کہ مین قیامت کے روز سب سے پہلے خدا کے سامنے جھگڑنے کے لیے اٹھایا جاؤنگا۔ قیس
کہتے ہین کہ جن لوگون نے بدر کے روز باہم مبارزت کی تھی یعنے جناب حمزہ اور علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ
عنہم اور کفار مین سے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ پس انکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہے
کہ یہ دو مدعی جھگڑتے ہین اپنے رب پر ✦

جناب امیر کا سب سے اول جنت مین داخل ہونا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذاکرنا اصحاب الجنۃ فقال
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول اہل الجنۃ دخولا الیہا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن مردویہ) جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت مین بیٹھے ہوئے اصحاب جنت کا تذکرہ
کررہے تھے حضرت نے فرمایا اہل جنت مین سے سب سے پہلے اس مین داخل ہونیوالا علی بن ابی طالب ہے ✦
(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول من یدخل الجنۃ انا وانت وفاطمۃ والحسن والحسین
قلت فمحبونا قال من وراءکم (اخرجہ ابن سعد والحاکم) جناب امیر فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
کیا سب سے اول جنت مین مین اور تو اور فاطمہ اور حسنین داخل ہونگے مینے عرض کیا ہمارے محب فرمایا وہ تمہارے بعد

جناب امیر کا سب سے اول حوض پر وارد ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ھذا اول من امن بی وھذا اول من یصافحنی یوم القیامۃ علی الحوض (اخرجہ الطبرانی والدیلمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کے لیے فرمایا کہ یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا ہے اور سب سے پہلے مجھ سے حوض پر قیامت کے روز مصافحہ کرے گا +

(۲) عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یرد علی الحوض اھل بیتی (اخرجہ الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حوض پر سب سے اول میرے اہل بیت وارد ہون گے +

(۳) عن سلمان اول ھذہ الامۃ ورودًا علی الحوض اولھا اسلامًا علی بن ابی طالب (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت کا سب سے پہلے حوض پر وارد ہونیوالا اور سب سے پہلے ایمان لانیوالا علی بن ابی طالب ہے +

جناب امیر کا قیامت کے روز صاحب حوض ہونا

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیمۃ فیہ اکواب کعدد نجوم السماء وسعۃ حوضی ما بین جابیۃ الی صنعاء (اخرجہ الدیلمی) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ علی بن ابی طالب قیامت کے روز میرے حوض کے صاحب ہونگے اسپر پیالے آسمان کے ستارون کی تعداد کے موافق ہونگے میرے حوض کی وسعت جابیہ سے صنعاء تک ہوگی +

جناب امیر کا حوض سے منافقون کو ہنکانا

(۱) عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی معک یوم القیامۃ عصا من عصی الجنۃ تذود بھا المنافقین عن الحوض (اخرجہ الطبرانی) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے علی تیرے پاس قیامت کے روز جنت کے عصاؤن مین سے ایک عصا ہوگا تو منافقون کو اسکے ساتھ حوض سے ہانکے گا +

(۲) عن علی قال لاذودن بیدی ھاتین القصیرتین عن حوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایات الکفار والمنافقین کما یذاد الابل الغریبۃ عن حیاضھا (اخرجہ احمد فی المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے روایت

ہے کہ البتہ میں ان دونوں سے تم نئے ہاتھوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے کفار اور منافقوں علاوہ کو ہانک دونگا جسطرح سے کہ پرایا اونٹ اپنے حوض سے ہانکا جاتا ہے +

(۳) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی اللواء الحمد فاد فعہ الیک وانت تذود الناس عن حوضی (کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر کو فرماتے تھے کہ قیامت کے روز تو میرے آگے آگے ہوگا پس مجھ کو لواء الحمد دیا جائیگا میں وہ تجھے دیدونگا تو لوگوں کو میرے حوض سے ہٹا دیگا +

جناب امیر کا گھر جنت میں حضرت کے گھر کے مقابل ہونا

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب محمد لقد ارانی اللیلۃ منازلکم من منزلی یا علی الا ترضی ان منزلتک مقابل منزلی (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) عبد اللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے میرے اصحاب معراج کی رات مجھکو تم سب کے گھر دکھائے گئے کہ میرے گھر سے کسقدر فاصلہ رکھتے ہیں یا علی تو راضی نہیں ہوتا کہ تیرا گھر میرے گھر کے مقابل ہوگا +

جناب امیر کا گھر حضرت کے اور حضرت ابراہیم کے گھر کے بیچ میں ہونا

(۱) عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیامۃ ضرب لی قبۃ من یاقوتۃ حمراء عن یمین العرش وضرب لابراهیم قبۃ من یاقوتۃ خضراء عن یسار العرش وضرب فیما بیننا لعلی قبۃ من لولوء بیضاء فما ظنکم بحبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب سالار دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت کے روز میرے لیے سرخ یاقوت کا خیمہ داہنے طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور میرے والد ابراہیم کے لیے سبز یاقوت کا خیمہ بائیں طرف عرش کے گاڑا جائیگا اور علی کے لیے ہم دونو کے بیچ میں سفید موتی کا قبہ کھڑا کیا جائیگا۔ پس تمہارا ایسے حبیب کی نسبت جو دو خلیلوں کے درمیان میں ہے کیا خیال ہے +

(۲) عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراهیم خلیلا وان قصری فی الجنۃ وقصر ابراهیم فی الجنۃ متقابلان وقصر علی بین قصری وقصر ابراهیم فیا لہ من حبیب بین خلیلین (اخرجہ الحاکمی) حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے تحقیق خدا نے مجھے اپنا خلیل بنایا جیسے کہ ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا اور بتحقیق میرا قصر جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے مقابل ہوگا اور

علی بن ابیطالب کا قصر میرے قصر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصر کے درمیان مین ہوگا۔ پس مبارک ہے وہ حبیب جو دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا۔

ذکر اس حور کا جو جنت مین جناب امیر کی خدمت مین ہوگی

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی واقعدنی علی درنوک من درانیک الجنۃ ثم ناولنی سفرجلۃ فکنت اقلبھا فنفلقت وخرجت حوراء لم ار احسن منھا فقالت السلام علیک یا محمد فقلت وعلیک السلام ومن انت قالت انا الراضیۃ المرضیۃ خلقنی الجبار من ثلاثۃ اصناف اعلی من عنبر ووسطی من کافور واسفلی من مسک وعجنی بماء الحیوان وقال کونی فکنت خلقنی لاخیک وابن عمک علی بن ابی طالب (اخرجہ الامام علی بن موسی الرضا علیہ التحیۃ والثنا فی مسندہ) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ شب معراج مین جب ہم آسمان پر گئے جبرئیل نے ہمارا ہاتھ پکڑ کر ہمین جنت کے درجات مین سے ایک درجہ مین بٹھایا۔ اور ایک بہی ہاتھ مین دیدی ہم اسکو الٹ پلٹ ہاتھ مین پہرا رہے تھے ناگاہ وہ شق ہوگئی اور اس مین سے ایک خوب صورت حور نکلی کہ ہمنے اس سے بہتر کبھی نہین دیکھی تھی اس نے ہمین سلام کیا ہمنے جواب سلام دیکر پوچہا تو کون ہے اس نے کہا مین راضیۃ المرضیہ ہون خدا نے مجھے تین چیزون سے پیدا کیا ہے میرا اوپر کا جسم عنبر کا ہے اور درمیانی جسم کافور کا ہے اور نیچے کا دھڑ مسک کا ہے اور میرے عنصر کو آب حیات سے خمیر کیا اور فرمایا ہوجا مین ہوگئی مجھ کو خدا نے آپکے بہائی اور ابن عم علی بن ابیطالب علیہ السلام کے لیے پیدا کیا ہے

جناب امیر کو جو اونٹنی کہ جنت مین ملیگی

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یوم القیامۃ ناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا یا علی ورکبتھا مع رکبتی وفخذک مع فخذی حتی تدخل الجنۃ (اخرجہ احمد فی المناقب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ علی کو قیامت کے روز جنت کی اونٹنیون مین سے ایک اونٹنی ملیگی اے علی تم اسپر سوار ہوگے تمہارا گھٹنا میرے گھٹنے کے ساتھ ہوگا اور تمہاری ران میری ران کے ساتھ ہوگی یہانتک کہ تم جنت مین داخل ہوگے۔

جناب امیر کی ملاقات کے لیے انبیا علیہم السلام کا مشتاق ہونا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ما مررت الا و اهلها یشتاقون الی علی بن ابی طالب و ما فی الجنۃ نبی الا و هو یشتاق الی علی (اخرجه الملا فی سیرته) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم شب معراج میں کسی آسمان پر سے ہو کر نہیں گذرے کہ اس فلک کے رہنے والے علی کے ملنے کے مشتاق نہ دیکھے ہوں اور جنت میں کوئی نبی ایسا نہیں کہ علی کا مشتاق نہ ہو۔

جناب امیر کو جنت میں سات باغوں کے ملنے کا وعدہ

عن ابن عباس خرجت انا والنبی صلی اللہ علیہ وعلی فی جنان المدینۃ فمررنا بحدیقۃ فقال علی ما احسن هذه الحدیقۃ یا رسول اللہ فقال حدیقتک فی الجنۃ احسن منها ثم اومی بیده الی رأسه ولحیته ثم بکا حتی علا بکاؤه قیل ما یبکیک قال ضغائن فی صدور قوم لا یبدونها لک حتی تفقدونی (اخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابن عباس) ابن عباس سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر کی صحبت میں مدینہ کے باغوں میں سے ہو کر گذرا جناب امیر نے کہا یہ باغ کیا ہی اچھا ہے حضرت نے فرمایا جنت میں تیرا باغ اس سے بھی بہتر ہے پھر حضرت جناب امیر کی داڑھی اور سر کی طرف اشارہ فرما کر رونے لگے یہاں تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند ہو گئی۔ عرض کیا گیا۔ حضور کیوں روتے ہیں فرمایا ایک قوم کے دل میں کھوٹ بھرا ہوا ہے وہ میرے بعد ظاہر ہونگے۔

عن علی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ آخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینۃ اذا اتینا علی حدیقۃ فقال قلت یا رسول اللہ ما احسنها من حدیقۃ فقال ما احسنها ولک فی الجنۃ احسن منها حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلک اقول له ما احسنها و هو یقول لک فی الجنۃ احسن منها۔ فلما خلا له الطریق اعتنقنی ثم اجهش باکیا فقلت یا رسول اللہ ما یبکیک قال ضغائن لک فی صدور اقوام لا یبدونها لک الا من بعد موتی قال فقلت یا رسول اللہ فی سلامۃ من دینی قال فی سلامۃ من دینک (اخرجه احمد فی المسند و المناقب) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم دونوں مدینہ کی گلیوں میں پھر رہے تھے کہ ناگاہ ہم ایک باغ میں پہونچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا بہت اچھا ہے اور تیرے لیے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے یہاں تک کہ ہم سات باغوں میں گئے جب میں یہ کہتا تھا کہ یہ باغ اچھا باغ ہے تو آپ فرماتے تھے تیرے واسطے بہشت میں اس سے بھی بہتر موجود ہے پھر خالی رستہ میں پہونچ تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگایا بعد اسکے آپ رونے لگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا تیرے لیے لوگوں کے دلوں میں کینہ بھرا ہوا ہے کہ اسکو تیرے لیے میرے مرنے کے بعد ظاہر کرینگے میں نے

سا یا رسول اللہ میرے دین کی سلامتی میں یہ بات ہوگی فرمایا ہاں تیرے دین کی سلامتی میں ۔

جناب امیر کو جنت میں خزانہ ملنے کا وعدہ

عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ کنزا وانک ذو قرنیھا فلا تتبع النظرۃ النظرۃ فانما لک الاولی ولیست لک الاخرۃ الاولی لک والثانی علیک (اخرجہ الھروی والحکیم الترمذی وابو نعیم فی المعرفۃ) جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ یا علی تیرے لیے جنت میں خزانہ ہے اور تو اسکا ذو القرنین ہے پس ایک دفعہ دیکھکر دوبارہ مت دیکھ کیونکہ پہلا دیکھنا تو تیرے لیے ہے اپنے قابل گرفت نہیں چونکہ تونے ناگہان طور پر دیکھا ہے اور دوسری دفعہ دیکھے ہوئے کو پھر دیکھنا تیرے لیے نہیں ہے (یعنی جائز نہیں)

جناب امیر کو جو چیز کہ جنت میں عطا ہوگی

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان لک فی الجنۃ ما لو قسم علی اھل الارض لوسعھم (اخرجہ محب الطبری فی الریاض) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی تیرے لیے جنت میں وہ چیز ہے کہ اگر تمام روی زمین کے لوگوں کو تقسیم کیجائے تو بچ رہے ۔

جناب امیر کا سب سے اول حلہ جنت پہننا

(۱) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی نفرا من اصحابہ ولم یکن علیا وکانہ رای فی وجہ علی غبارا فقال یا علی اما ترضی انک ان تکسی اذا اکسیت وتعطی ام اعطیت (اخرجہ الذھبی وابو طاھر) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چند صحابہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے پہنائے علی اسوقت موجود نہیں تھے جب وہ آئے انکے چہرہ پر کدورت پائی جاتی تھی پس حضرت نے فرمایا اے علی کیا تم راضی نہیں جب مجھے لباس پہنایا جاوے تو تمہیں بھی پہنایا جائے اور جب مجھے دیا جائے تمہیں بھی دیا جائے ۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول من یکسی یوم القیمۃ ابراھیم لخلتہ ثم انا لصفوتی ثم علی (اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ جناب سرور دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو باعث انکے خلیل ہونے کے لباس پہنایا جائیگا پھر مجھے میری برگزیدگی کی وجہ سے پھر علی کو

جناب امیر کا قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانا

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت امامی یوم القیمۃ فیدفع الی لواء الحمد فادفعہ الیک وانت تزود الناس عن حوضی (اخرجہ المتقی فی کنز العمال) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یا علی تم قیامت کے روز ہمارے آگے ہوگے مجھکو لواء الحمد دیا جائیگا اور ہم تمہیں دینگے اور تم ہمارے حوض سے لوگوں کو ہٹا دوگے۔

(۲) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قالوا یا رسول اللہ من یحمل رایتک یوم القیامۃ قال من یحسن ان یحملھا الا من حملھا فی الدنیا علی بن ابی طالب (اخرجہ نظام الملک فی الامالیہ والطبرانی فی الکبیر) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کے روز آپکا لوا کون اٹھائیگا آپنے فرمایا کوئی نہیں اٹھائیگا مگر وہ شخص کہ دنیا میں اٹھاتا تھا۔

(۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی وتوارینی فی حفرتی وتفی بذمتی وانت صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ اخرجہ الدیلمی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر سے فرمایا کہ یا علی تم میرے جسم کو دھوگے اور میرے قرض کو ادا کروگے اور مجھے قبر میں رکھوگے اور جو میرے ذمہ ہے اسے پورا کروگے اور تم دنیا و آخرت میں میرے علمدار ہو۔

(۴) عن علی قال کسرت یدی یوم احد فسقط اللواء من بین یدیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضعوہ فی یدہ الیسری فانہ صاحب لوائی فی الدنیا والاخرۃ (اخرجہ الحضرمی والخوارزمی) جناب امیر سے روایت ہے کہ جب احد کے روز میرا ہاتھ زخمی ہوگیا اور میرے ہاتھ سے علم گر گیا جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اسکے بائیں ہاتھ میں رکھدو کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں میرا علمدار ہے۔

عن مخدوج بن زید الذھلی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما علمت یا علی انہ اول من یدعی بہ یوم القیمۃ بی فاقوم عن یمین العرش فی ظلہ فاکسی حلۃ خضراء من حلل الجنۃ ثم یدعا بالنبیین بعضھم علی اثر بعض فیقومون سماطین علی یمین العرش فتکسون حللا خضراء من حلل الجنۃ الا وانی اخبرک یا علی ان امتی اول الامم یحاسبون یوم القیامۃ ثم ابشر اول من یدعا بک لقرابتک منی فیدفع الیک لوائی وھو لواء الحمد تسیر بہ بین السماطین آدم و جمیع خلق اللہ یستظلون بظل لوائی یوم القیامۃ وطول شقۃ الفضۃ سنانہ یاقوتۃ حمراء وقبضہ فضۃ بیضاء زجہ درۃ خضراء لہ ثلاث ذوائب من نور

ذوابۃ فی المشرق وذوابۃ فی المغرب والثالثۃ فی وسط الدنیا مکتوب علیہ ثلاثۃ اسطر الاول بسم اللہ الرحمن الرحیم والثانی الحمد للہ رب العلمین الثالث لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کل سطر الف سنۃ وعرض مسیرۃ الف سنۃ فتسیر باللواء والحسن عن یمینک والحسین عن یسارک حتی تقف بینی وبین ابراھیم فی ظل العرش ثم تکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم ینادی منادی نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی (اخرجہ احمد فی المناقب)

وفی روایۃ نقلہ الملا فی سیرتہ - قیل یارسول اللہ علی ان یحمل لواء الحمد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف لا یستطیع ذلک قد اعطی خصالا شتی صبرا کصبری وحسنا کحسن یوسف وقوۃ کقوۃ جبریل مخدوح بن نبیا الذہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی تم نہیں جانتے کہ قیامت میں سب سے اول مجھ کو بلایا جائیگا اور میں عرش کے سایہ میں داہنی طرف کھڑا ہونگا اور مجھے جنت کا سبز حلہ پہنایا جائیگا پہر دوسرے نبی ایک کے بعد دوسرا بلایا جائیگا پہر دوسرے نبی کے بعد دوسرا بلایا جائیگا اور وہ دو صفوں میں عرش کے داہنے جانب کھڑے ہونگے اور انکو بھی جنت کے سبز لباس پہنائے جائینگے - اور یا علی میں تمکو خبر دیتا ہوں کہ قیامت کے روز سب امتوں سے پہلے میری امت کا حساب ہوگا - پہر بشارت دیتا ہوں کہ سب سے پہلے تم بباعث میری قرابت کے بلائے جاؤگے اور میں تمکو لواء الحمد دونگا تم اسکو اٹھا کر دونو صفوں کے درمیان میں سیر کرتے ہوگے - اور قیامت کے روز آدم اور تمام خلق اللہ میرے علم کے سایہ میں ہوگی اسکے سیر کی جگہہ کا طول ہزار برس کی راہ ہوگا اسکی بہال سرخ یاقوت کی ہوگی اور قبضہ سفید چاندی کا ہوگا - اور سبز موتیوں کا ہوگا - اسکے تین گیسو ہونگے ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک دنیا کے وسط میں - اسپر تین سطر لکھی ہوئی ہونگی پہلی سطر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسری میں الحمد للہ رب العالمین اور تیسری میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہوگا - ہر سطر ہزار سالہ راہ کے طول میں ہوگی - تم اس علم کو اٹھائے ہوئے سیر کروگے حسن تمہارے داہنے ہاتھ پر ہونگے اور حسین تمہارے بائیں ہاتھ کی طرف ہونگے یہانتک کہ تم میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان میں آکر کہڑے ہوجاؤگے پہر تمکو جنت کا لباس پہنایا جائیگا اور پکارنیوالا پکاریگا واہ کیا باپ ہے تیرا ابراہیم اور واہ کیا بہائی ہے تیرا علی ؎

اور ملا نے اپنی سیرت میں اسحدیث کو امام احمد بن حنبل سے اسطرح پر روایت کیا ہے کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ علی لواء الحمد کو کیونکر اٹھا سکینگے فرمایا انکو متفرق باتیں عطا ہوئی ہیں میرے صبر جیسا صبر اور یوسف کے حسن جیسا حسن اور جبریل کی قوت جیسی قوت ؎

جناب امیر کی شہادت کی تاریخ

(۱) عن ابی الطفیل وزید بن وھب والشعبی رحمھم اللہ قتل علی لثمان عشر لیلۃ من رمضان وقیل اول لیلۃ من العشر الاواخر (اخرجہ ابن عبد البر فی الاستیعاب) ابو الطفیل اور زید بن وہب اور شعبی رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ جناب امیر رمضان کی اٹھارہوین تاریخ کو شہید ہوئے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ رمضان کے عشرہ اخیر کی پہلی تاریخ یعنے اکیسوین تاریخ کو شہید ہوئے ہین ✤

(۲) عن ابن عباس قال ضربہ ابن ملجم فی مسجد الکوفۃ یوم الجمعۃ لثلاث عشرۃ بقین من شہر رمضان وقیل لیلۃ احدی وعشرین منہ فبقی الجمعۃ والسبت وتوفی لیلۃ الاحد وقیل یوم الاحد (اخرجہ سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب امیر کو ابن ملجم نے مسجد مین جمعہ کے روز سترہوین تاریخ کو کہ رمضان کے ابھی تیرہ روز باقی تھے زخمی کیا تھا اور بعض کے نزدیک اکیسوین تاریخ تھی جمعہ اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور اتوار کی رات کو انتقال فرما گئے۔ بعض کہتے ہین کہ آپ نے اتوار کے روز انتقال فرمایا ہے

(۳) قال ابن سعد قتل علی لیلۃ الجمعۃ سابع عشر رمضان سنۃ اربعین (تاریخ الخلفاء) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ طبقات اور سیوطی قدس سرہ العزیز تاریخ الخلفاء مین لکھتے ہین کہ جناب امیر رمضان کی سترہوین تاریخ جمعہ کی رات سنہ چالیس کو شہید ہوئے ہین ✤

جناب امیر علیہ السلام کا مدفن شریف

(۱) واختلفوا فی موضع قبرہ علی اقوال احدھا فی قصر الامارۃ وعلموا موضعہ قال الواقدی والثانی انھم جعلوہ فی الصندوق وحملوہ علی بعیر الی المدینۃ فضل البعیر الذی کان علیہ فاخذتہ طی فظنوہ مالا فلما رأوہ دفنوہ قالہ ابو نعیم والثالث انہ فی قبلہ ذکرہ ھشام بن محمد قال واخبرنی حافظ القبلۃ انشق فی ایام الجعفر وافوجدوا شیخا ابیض الراس واللحیۃ وعلی ثیابہ اثر الدم فردوا علیہ التراب وقد حکاہ ابن ضیرۃ والرابع انہ فی الکوفۃ عند مسجد الجامعۃ حکاہ ابن سعد فی الطبقات عن الشعبی والخامس انہ علی النجف فی المکان المشہور الی الان (تذکرۃ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ لسبط ابن الجوزی) علامہ سبط ابن الجوزی لکھتے ہین کہ جناب امیر کی موضع قبر کے متعلق لوگون کے کئی قول ہین۔ ایک تو یہ ہے کہ جیسے واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین دفن ہوئے اور اس جگہ کو لوگون نے چھپا دیا۔ دوسرا یہ قول ہے کہ انکو ایک صندوق مین رکھکر اونٹ پر سوار کیا تاکہ مدینہ منورہ لے جائین پس وہ اونٹ گم ہوگیا۔ اور بنی طی مین جا پڑا انہون نے اسکو اس خیال سے پکڑ لیا کہ شاید اسیر مال ہے جب انہون نے حضرت کا جنازہ دیکھا تو دفن کر دیا۔ یہ حافظ ابو نعیم کا قول ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ وہ میت

اسمین مدفون ہین جیسا کہ ہشام بن محمد نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اسکی خبر ملی ہے کہ ایکدفعہ ایام حج مین قبلہ کی دیوار شق ہوگئی۔ لوگون نے اسکو کھودا ایک قبر نکل آئی اس مین ایک بزرگ سفید ریش نظر آتے جنکے کپڑون پر خون کے دھبے تھے۔ لوگون نے انپر مٹی لوٹ دی۔ ابن شبرمہ نے اس بات کو بیان کیا ہے چوتھا قول ہے کہ وہ کوفہ کی مسجد جامع مین مدفون ہین ابن سعد نے طبقات مین اسکا ذکر کیا ہے۔ پانچوان قول ہے کہ وہ نجف مین دفن ہین جہانپر آجکل لوگ زیارت کرتے ہین ✤

(۲) عن عبد الله بن جعفر قال صلی علیہ الحسن ودفن بدار الامارة بالکوفة (نزل الابرار) عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہین کہ جناب امیر کوفہ کے دار الامارہ مین مدفون ہوئے ہین ✤

عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی حملوہ لیدفنوہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما هم فی مسیرهم لیلا اذ ند الجمل الذی هو علیہ فلم یدر این ذهب ولم یقدر علیہ (اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ) سعید بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جب جناب امیر شہید ہوگئے تو لوگ انکو اٹھا کر لے چلے تا کہ آنحضرتؐ کے پاس انکو دفن کرین اثناء راہ مین اونٹ رستہ سے بھٹک گیا اور کسیکو معلوم نہ ہوا کہ کہان چلا گیا

(۴) قال ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشہ الخوارج وقال شریک نقلہ ابنہ الحسن الی المدینة وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی قبر علی (تاریخ الخلفا) ابو بکر بن عیاش کہتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کو پوشیدہ کر دیا گیا تھا تا کہ خوارج انکو نہ اکھاڑین شریک کہتے ہین کہ جناب امام حسن علیہ السلام انکو مدینہ مین لے گئے مبرد محمد بن حبیب سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر وہ پہلے شخص ہین جو ایک قبر سے دوسری قبر مین تحویل ہوئے ✤

(۵) واختلف فی موضع دفنہ فقیل دفن فی قصر الامارة بالکوفة وقیل دفن فی رحبة الکوفة وقیل دفن بنجف (استیعاب) علامہ ابن عبد البر لکھتے ہین کہ امیر علیہ السلام کے مدفن مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے قصر الامارة مین دفن ہوئے ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ کوفہ کے میدان مین اور بعض کہتے ہین کہ نجف مین ✤

(۶) قال الجخندی انہ مدفون من وراء المسجد غیر الذی یوسمہ الناس الیوم (ریاض النضرة) جخندی رحمة اللہ علیہ کہتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام مسجد کے پیچھے دفن ہین اور وہ جگہ نہین ہے کہ جس جگہ کا لوگ نشان دکھاتے ہین ✤

(۷) عن ابی جعفر محمد الباقر ان قبر علی جهل موضعہ (ریاض النضرة) جناب امام ابو جعفر محمد بن باقر علیہ وعلی آبائہ السلام فرماتے ہین کہ جناب امیر کی قبر کا مقام پوشیدہ کر دیا گیا ہے ✤

(۸) (وفی مدفنه اختلاف کثیر والاصح دفن بالغری الکوفة وهو الموضع الذی یزار الان (زینة الابرار)
جناب امیر علیہ السلام کے مدفن شریف میں بہت بڑا اختلاف ہے زیادہ تر صحیح یہی ہے کہ وہ مقام غری یعنی نجف
اشرف میں دفن ہوئے ہیں جہاں پر آجکل لوگ زیارت کرتے ہیں ❊

(۹) عن ابی عبداللہ الحافظ ان علیاً قال للحسن والحسین اذا مت انا فاحملانی علی سریر ثم اتیانی
الغری وهو نجف الکوفة فانکما تریان صخرة تلمع نورا فاحتفرا فانکما تجدان فیها ساحة فادفنانی
(اخرجه الحاکم) حافظ ابو عبداللہ نے اپنے اسناد سے روایت کیا ہے کہ جناب امیر نے امام حسن اور حسین
علیہما السلام سے وصیت فرمائی کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے مجھکو ایک تخت پر رکھنا اور غری یعنی
نجف اشرف میں لیجانا وہاں تم دونوں ایک سفید پتھر کو دیکھو گے جس میں نور چمکتا ہوگا پس اس مقام
پر زمین کو کھودنا اس میں ایک تختہ پاؤ گے اسی قبر میں مجھے دفن کرنا ❊

(۱۰) قال الرشید خرج مرة الی الصید فانتهی به الطراد الی موضع قبر علی الان فارسل فهودا علی صید
فبعث الصید الی مکان قبره ووقفت الفهود عند موضع القبر الان ولم یقدم علی الصید فعجب
الرشید من ذلک فجاء رجل من اهل الخبرة فقال یا امیر المؤمنین ارأیت ان دللتک علی قبر ابن عمک علی
ابن ابی طالب ما لی عندک قال اتم مکرمة قال هذا قبره فقال له الرشید من این علمته قال کنت اجی
مع ابی فیزوره اخبره انه کان یجیئ مع جعفر الصادق فیزوره ان جعفر کان یجیئ مع ابیه محمد الباقر
وان محمد کان یجیئ مع ابیه علی بن الحسین وهو کان اعلمهم بالقبر فامر الرشید بان یحجر الموضع فکان
اول اساس وقع فیه ثم تزایدت الابنیة فیه فی ایام السامانیة بنی حمدان وتفاقم فی ایام الدیلم ای
ایام بنی بویه قال وعضد الدولة هو الذی اظهر قبر علی وعمر المشهد هناک واوصی ان یدفن فیه
وللناس فی هذا الامر اختلاف تباین حتی قیل انه قبر المغیرة بن شعبة الثقفی واحسن ما قیل انه علیه
السلام مدفون بقصر الامارة بالکوفة (حیوة الحیوان للدمیری الشافعی فی الفهد) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ
ہارون رشید شکار کھیلتا ہوا اس مقام پر آنکلا جہاں پر کہ آجکل جناب امیر علیہ السلام کی قبر مبارک ہے ہارون نے اپنے چیتوں کو ایک
شکار پر چھوڑا شکار دوڑ کر اس مقام پر پہنچا جہاں پر جناب امیر کا مرقد اقدس ہے چیتے بھی قبر مبارک سے دور ہٹ کر کھڑے
ہو گئے ہارون رشید اس بات سے نہایت متعجب ہوا اتنے میں ایک شخص جسکو اسکی آگاہی تھی رشید کے پاس آنکلا اور
رشید سے کہنے لگا اگر میں تجھے تیرے ابن عم علی بن ابی طالب کا مرقد اطہر بتا دوں تو تو مجھے کیا انعام دیگا۔ ہارون کہنے
لگا میں تجھے بزرگی کے ساتھ بہت کچھ انعام دونگا وہ کہنے لگا یہی انکے مرقد اطہر کا مقام ہے ہارون نے کہا تجھے
کیونکر معلوم ہے وہ بولا کہ میرا باپ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام زیارت کے لیے آیا کرتا تھا اور وہ

اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تشریف لایا کرتے تھے اور جناب باقر اپنے والد بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام کی صحبت میں یہان بھی زیارت کرنے آیا کرتے تھے اور جناب امام زین العابدین کو اسکا پورا علم حاصل تھا۔ ہارون رشید نے حکم دیکر وہان پر کٹہرہ لگوا دیا۔ یہ پہلی تعمیر تھی جو نجف اشرف مین بنائی گئی پھر سلاطین سامانیہ کے عہد دولت مین یہان پر بہت سی عمارتین بن گئیں پھر دیالمہ یعنے آل بویہ کے عہد حکومت مین وہ بنائین ویران ہوکر نئے سرے سے اونکی عمارتیں بنائی گئیں بلکہ لوگ کہتے ہین کہ عضد الدولہ دیلمی ہی وہ شخص ہے جسکو جناب امیر کا مرقد سب سے اول معلوم ہوا ہے اور جناب امیر کا مشہد اس نے بنوایا ہے اور اسی نے وصیت کی تھی کہ مجھے اس مقام مین دفن کیا جائے۔ لوگون کا اسمین تھوڑا سا بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ یہ مغیرہ بن شعبہ کی قبر ہے لیکن ٹھیک بات تو یہی ہے کہ جناب امیر کا مدفن اطہر ہے۔

جناب امیر علیہ السلام کی عمر مبارک

(۱) اختلفوا فی سنہ امیر المومنین علیہ السلام فیہ اقوال (احدھا) ثلاث وستون حکاہ ابن جریر الطبری عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال الواقدی وھو الثابت عندنا (والثانی) خمس وستون (والثالث) سبع وستون (والرابع) ثمان وستون وھو المشہور (تذکرہ خواص الامہ) علامہ سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین لکھتے ہین کہ جناب امیر کے سن شریف مین اختلاف ہے (ایک) قول یہ ہے کہ آپنے تریسٹھ برس کی عمر پائی چنانچہ ابن جریر طبری جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتا ہے اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے (دوسرا قول ہے) کہ آپ کی عمر مبارک پینسٹھ برس کی تھی (تیسرا) قول ہے سرسٹھ برس کی تھی (اور چوتھا قول ہے) کہ اڑسٹھ برس کی تھی اور زیادہ تر مشہور یہی ہے۔

(۲) وکان لہ یوم التشہد ثلث وستون سنۃ علی الصحیح وقیل خمس وستون وقیل اربع وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون (نزل الابرار) علامہ بدخشی نزل الابرار مین لکھتے ہین کہ صحیح قول پر جناب امیر کا سنہ مبارک تریسٹھ برس کا تھا۔ اور لوگ چونسٹھ اور پینسٹھ برس کا بھی کہتے ہین اور ستاون اور اٹھاون کا بھی کہتے ہین۔

(۳) قال محمد بن الحنفیۃ کان سنہ یوم قتل ثلاثا وستین وقال الواقدی ھذا اثبت عندنا (کامل التواریخ) علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ مین جناب محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام کا سنہ مبارک شہید ہونیکے روز تریسٹھ برس کا تھا اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔

جناب امیر کی مدت خلافت

(۱) قال الواقدی وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر لانہ بویع لہ فی ذی الحجۃ لثمان عشر لیلۃ خلت منہ سنۃ خمس وثلاثین واستشھد فی رمضان سنۃ اربعین رتذکرۃ خواص الامہ) واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی کیونکہ پینتیس برس ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو لوگوں نے ان سے بیعت کی اور رمضان سنہ چالیس ہجری کو وہ شہید ہو گئے۔

(۲) وکانت خلافتہ خمس سنین الا ثلاثۃ اشھر وقیل اربع سنین وتسعۃ اشھر وستۃ ایام وقیل ثلاثۃ ایام اخرجہ ابن اثیر الجزری فی کامل التواریخ) ابن اثیر کامل التواریخ میں لکھتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت تین مہینے کم پانچ برس تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ چار برس نو مہینے اور چھ روز اور بعض تین روز بتاتے ہیں۔

جناب امیر علیہ السلام کا ترکہ

(۱) عن الحسن بن علی علیہ السلام ان امیر المومنین لم یدع خرماً ولم یترک الا سبعمائۃ او ستمائۃ درھم ارصد لھا خادما (اخرجہ احمد فی المناقب وابن الاثیر فی اسد الغابہ) جناب امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے نہ مال جمع کیا اور نہ ترکہ چھوڑا۔ اسو اسات سو یا چھ سو درہم کہ ان سے خادم مول لینا چاہتے تھے ✦

(۲) عن ابی نعیم قال سمعت سفیان یقول ما بنی علی اجرۃ علی اجرۃ ولا لبنۃ علی لبنۃ ولا قصبۃ علی قصبۃ وان کان لیوتی بجبوحۃ من المدینۃ فی جراب (اسد الغابہ) حافظ ابو نعیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے نہ اینٹ پر اینٹ رکھی اور نہ بانس پر بانس اگر وہ چاہتے تو مدینہ سے جراب تک آباد کر لیتے۔

جناب امیر علیہ السلام کے غلام

قنبر ویحیی بن کثیر روی عنہ الاوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وکان عالما فاضلا وابنہ عبد اللہ بن یحیی کان عالما (تذکرہ خواص الامہ) جناب امیر علیہ السلام کے دو غلام تھے ایک تو قنبر جو زیادہ تر مشہور ہیں۔ دوسرے یحیی بن کثیر جن سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں اور وہ نہایت عالم اور فاضل تھے اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن یحیی بھی بڑے عالم تھے ✦

جناب امیر علیہ السلام کے حاجب

وکان حاجبہ فی خلافتہ بشر مولاہ ثم بعدہ قنبر مولاہ (نزل الابرار للعلامہ بدخشی) جناب امیرؑ کی خلافت میں آپکا غلام بشیر حاجب تھا پھر قنبر رحمۃ اللہ علیہما

جناب امیر علیہ السلام کا کاتب

کان کاتبہ عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ (نزل الابرار) جناب امیر علیہ السلام کے کاتب عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ تھے +

جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش

(۱) عن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان نقش خاتم علی (الملک للہ الواحد القہار) (ریاض الخلفا و نزل الابرار) عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتری کا نقش (الملک للہ الواحد القہار) تھا +

(۲) وقیل کان نقش خاتمہ (اسند ظہری الی اللہ) وقیل (حسبی اللہ) (کفایۃ الطالب للعلامہ بن یوسف الکنجی) بعض لوگ روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر کی انگشتری کا نقش (اسندت ظہری الی اللہ) تھا اور بعض کہتے ہیں (حسبی اللہ) تھا۔

(۳) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ وعلی آبائہ السلام ان خاتم علی کان من ورق نقشہ (نعم القادر اللہ) اخرجہ بن عساکر) جناب امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ وعلی آبائہ السلام روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام کی انگشتر چاندی کی تھی اسکا نقش (نعم القادر اللہ) تھا۔

جناب امیر علیہ السلام کی انتقال پر ابوالاسود الدئلی علیہ الرحمۃ کا مرثیہ

الا یا عین ویحک اسعدینا + الا تبکی امیرالمومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتھا وقد رات الیقینا + الا قل الخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا + افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا + وذللھا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاھا + ومن قرء المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول

رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانوا + بانک خیرہم حسبا و دینا + اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رأیت البدر راع الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + ای میری آنکھ افسوس ہے تجھ پر سعادت حاصل کر۔ تو امیرالمومنین پر کیوں نہیں روتی۔ ۲۔ جناب ام کلثوم اپنے آنسوؤں سے ان پر روتی ہیں اور (۳) خارجیوں کو وہ جہاں کہیں ہوں کمدی۔ ہمارے حاسدوں کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔ (۴) کیا تمنے ماہ صیام میں ہمکو دردمند کیا۔ ایسے شخص کے ساتھ جو سب سے بہتر تھا (۵) تمنے ایسے شخص کو قتل کیا جہان سب سے بہتر تھا جو اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور کشتیوں پر چڑھتے ہیں (۶) اور جو نعلین پہنتے ہیں اور جو نہیں پہنتے اور جو قرآن مجید کے مثانی اور مئین کو پڑھتے ہیں (۷) اور سب نیکی کی وصف انہیں موجود تھے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ (۸) قریش جہاں کہیں ہوں اسبات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ تو ان سب سے حسب اور نسب میں بہتر ہے (۹) جسوقت کہ حسین علیہ السلام کے باپ سامنے آیا تو گویا تو نے رات کو چودھویں چاند کو دیکھا جو دیکھنے والوں کو تعجب میں ڈالتا ہے (۱۰) ہم انکی شہادت سے پہلے بہت اچھے تھے گویا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے میں پاتے تھے۔

جناب امیر علیہ السلام کے عامل

وکان عاملہ علی البصرۃ عبداللہ بن عباس وعلی الیمن عبیداللہ بن عباس وعلی الطائف ومکۃ وما اتصل بذلک قثم بن عباس وعلی مصر محمد بن ابی بکر وعلی المدینۃ ابو ایوب الانصاری وقیل سہل بن حنیف وعلی خراسان خلید بن قرۃ الیربوعی (اخرجہ ابن الاثیر فی کامل التواریخ) بصرہ پر جناب امیر علیہ السلام کا عامل عبداللہ بن عباس تھے۔ اور یمن پر عبیداللہ بن عباس۔ اور طائف اور مکہ اور مضافات مکہ پر قثم بن عباس اور مصر پر محمد بن ابی بکر۔ اور مدینہ پر ابو ایوب انصاری یا سہل بن حنیف اور خراسان پر خلید بن قرۃ الیربوعی تھے +

جناب امیر کا ممالک غیر پر فوج بھیجنا

باوجودیکہ جناب امیر علیہ السلام ابتدا عہد خلافت سے خانہ جنگیوں میں پھنسے رہے تاہم آپنے اشاعت اسلام میں اور کفار پر فوج کشی کرنے میں تساہل نہیں فرمایا علامہ ابن اثیر الجزری کامل التواریخ میں لکھتے ہیں و توجہ الحرث بن مرۃ العبدی الی بلاد السند غازیا متطوعا بامر امیرالمومنین علی فغنم واصاب غنائم وسبیا کثیرا وقسم فی یوم واحد الف رأس وبقی غازیا الی ان قتل بارض القیقان ہو ومن معہ یعنے جناب امیر کے حکم

اور طاعت کی وجہ سے حریث بن مرۃ العبدی نے سندہ کے ملک کا قصد کیا اور جہاد کرکے بہت سی غنیمت حاصل کی اور کفار کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک روز میں ایک ہزار لونڈی اور غلام تقسیم کیے اور ایک مدت تک مصروف غزا رہا یہاں تک کہ ارض قیقان میں وہ اور انکے سب ساتھی شہید ہو گئے +

جناب امیرؑ کا عمالقہ کو قتل کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خطبۃ خطبہا فی حجۃ الوداع لاقتلن العمالقۃ فقال جابریل علیہ السلام او علی بن ابی طالب (اخرجہ سبط بن الجوزی فی تذکرہ خواص الامہ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ایک خطبہ کے درمیان ارشاد فرمایا کہ میں عنقریب عمالقہ کو قتل کرونگا۔ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یا علی بن ابیطالب قتل کریں گے +

جناب امیرؑ کی بی بیان

فاتفق الرواۃ منہن علی سبعۃ واختلفوا فی اثنین فاما السبعۃ اللاتی لم یختلفوا فیہن فالاولی فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا السلام ولم یتزوج علی علیہا حتی ماتت وذہب فریق من العلماء الی انہ کان حراما علی اختان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزوجوا علی بناتہ واما الثانیۃ ام البنین بنت حزام بن خالد ۔ واما الثالثۃ اسماء بنت عمیس الخثعمیۃ وکانت تحت جعفر بن ابی طالب فاستشہد جعفر تزوجہا ابوبکر الصدیق ولما توفی ابوبکر تزوجہا علی ولہا من کل واحد اولاد کعبداللہ ومحمد وعون ابنا جعفر ومحمد بن ابی بکر ویحیی وعون ابنی علی واما الرابعۃ امامۃ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیۃ وکان ابو العاص بن الربیع العبشمیۃ ابن اخت خدیجۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا واما ام امامۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکبر بناتہ وافضلہن بعد سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء علیہا السلام وماتت فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتزوج علی امامۃ بعد فوت فاطمۃ بوصیتہا وتزوجہا بعد فوت علی المغیرۃ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب وکان امیر المؤمنین اوصاہ بذلک لانہ خاف ان یخطبہا معاویۃ وماتت امامۃ عند المغیرۃ سنۃ خمسین ۔ واما الخامسۃ المخباۃ بنت امرء القیس بن عدی الکلابیۃ واما السادسۃ ام سعید بنت عروۃ بن مسعود الثقفیۃ واما السابعۃ لیلی بنت مسعود بن خالد التمیمیۃ واما اللتان اختلف فیہما ہل کانتا مملوکیۃ من السبایا المرتدین ام اعتقہما و

تزوجهما فاحدیهما خولة بنت جعفر بن قیس الحنفیة والاخری ام حبیب الصهباء بنت ربیعة التغلبیة ریتز الکامل
جناب امیر علیہ السلام کی بیبیون کی نسبت سات پر تو راویون کا اتفاق ہی اور دو کی نسبت اختلاف ہی جن سات پر علما کا
اتفاق ہی ان میں اول جناب سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا بنت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہین جناب امیر نے
ہوتے ہوئے دوسری بی بی سے نکاح نہین کیا جب تک کہ انکا انتقال نہین ہو گیا علما میں سے ایک فریق کا یہ مذہب ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیون کے ساتھ حضرت کی حیات میں دوسری عورت سے نکاح کرنا حرام تھا۔ دوسری بی بی جناب امیر علیہ
السلام کی ام البنین بنت حرام بن خالد تھین۔ تیسری بی بی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ تھین انکا نکاح پہلے جعفر طیار
بن ابیطالب جناب امیر علیہ السلام کے حقیقی بھائی سے ہوا تھا جب وہ شہید ہو گئے تو انکا نکاح ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ہوا جب وہ بھی انتقال کر گئے تو جناب امیر کے نکاح میں آگئین۔ اور انکو تینون صاحبون سے اولاد ہوئی عبداللہ
اور محمد اور عون جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے اور یحییٰ اور عون جناب امیر سے چوتھی
بی بی امامہ بنت ابی العاص بن الربیع العبشمیہ تھین۔ ابو العاص بی بی امامہ کے والد حضرت صدیقۃ الکبری ام المومنین
خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھانجی تھی اور بی بی امامہ کی مان زینب رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی
تھین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیون سے جناب سیدہ کے بعد افضل اور اعلے تھین اور زینب حضرت کی
حیات میں فوت ہو گئی تھین۔ بی بی امامہ سے جناب امیر نے حسب وصیت جناب سیدہ نکاح کیا تھا حضرت امیر کی شہادت
کے بعد مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے انکا نکاح ہوا۔ جناب امیر نے خود اسکی نسبت انکو وصیت کی تھی تاکہ
معاویہ انسے نکاح نکرے۔ اور بی بی امامہ مغیرہ کے پاس سنہ پچاس میں فوت ہوئین۔ پانچوین بی بی محیاۃ بنت
امرء القیس الکلابیہ تھین۔ چھٹی بی بی ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفیہ تھین۔ ساتوین لیلی بنت مسعود بن خالد
التمیمیہ تھین اور دو بیبیان کہ جن میں اختلاف ہی کہ آیا مملوکہ تھین جو مرتدین کے قیدیون میں تھین یا کہ جناب
امیر نے انکو آزاد کر کے انسے نکاح کیا تھا۔ انمین سے ایک خولہ بنت جعفر بن قیس الحنفیہ تھین دوسری ام حبیب الصہبا
بنت ربیعہ التغلبیہ تھین۔

جناب امیر علیہ السلام کی اولاد

واما اولاد امیر المومنین ففیه اختلاف کثیر الحسن والحسین والمحسن مات صغیرا واختاهم زینب وام کلثوم
امهم فاطمة علیها السلام ومحمد الاکبر المکنی بابی القاسم المشهور بابن الحنفیة امه خولة بنت جعفر ومحمد الاوسط
امه امامة بنت ابی العاص ومحمد الاصغر المکنی بابی بکر وقیل انهما اثنان وعبید الله امهم لیلی بنت مسعود
وعمر الاکبر ورقیة امهما ام حبیب بنت ربیعة والعباس وجعفر وعثمان وعبد الله امهم ام البنین

ویحیٰی و عون امہما اسماء بنت عمیس و ولد المکناۃ بام الحسن و قیل ہما اثنتان و زینب الصغریٰ و امامہ و میمونہ و حذیفہ و فاطمہ و ام ہانی و ام الکرام و ام سلمۃ اولاد شتی

و العقب من الذکور اولادہ بست فی الحسن و الحسین و محمد بن الحنفیۃ و عمر و عباس رضی اللہ عنہم و قد اخرج منہم کثیر الطیب (رتل الابناء) جناب امیر کی اولاد کے بارہ میں اختلاف ہے لیکن جناب حسنین اور محسن جس کا نہایت صغر سنی میں انتقال ہو گیا۔ اور انکی دو نو بہنیں زینب اور ام کلثوم جناب سیدہ سے تولد ہوئے۔ اور محمد اکبر جن کی کنیت ابو القاسم اور ابن الحنفیہ کے نام سے مشہور ہیں انکی والدہ خولہ بنت جعفر تھیں۔ اور محمد الاوسط انکی والدہ امامہ بنت ابو العاص تھیں۔ اور محمد الاصغر جنکی کنیت ابوبکر ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب امیرؑ کے دو صاحبزادے اس نام کے تھے اور عبید اللہ انکی والدہ لیلیٰ بنت مسعود تھیں۔ اور عمر اور انکی بہن رقیہ کی والدہ ام حبیب بنت ربیعہ تھیں۔ اور جعفر اور عمر اور عباس اور عثمان اور عبد اللہ انکی والدہ ام البنین الکلابیہ تھیں۔ اور یحییٰ اور عون کے والدہ اسماء بنت عمیس تھیں۔ اور رملہ جنکی کنیت ام الحسن ہے۔ اور بعض راویوں کے نزدیک اس نام کی جناب امیر کی دو بیٹیاں تھیں۔ اور زینب صغریٰ اور امامہ اور میمونہ اور حذیفہ اور فاطمہ اور ام ہانی اور ام الکرام اور ام سلمہ متفرق جناب امیر کی اولاد تھی۔

اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب امام حسن اور حسین علیہما السلام اور محمد بن الحنفیہ اور عمر اور عباس رضی اللہ عنہم سے چلی ہے اور خدائے پاک نے ان سے بہت طیب اور طاہر پیدا کیے ہیں

جناب امیرؑ کے کرامات

(۱) نقل ابن شہر آشوب فی کتابہ ان علیا لما قدم الکوفۃ و فد علیہ طوائف من الناس و کان فیہم فتی صار من شیعتہ یقاتل من بین یدیہ فی مواقفہ فخطب امرأۃ من قوم عرب استوطنوا الکوفۃ فاجابوہ فصلی علی یوم صلوۃ الصبح قال لبعض من عندہ اذہب الی محلۃ کذا تجد مسجدا الی جانبہ بیت تسمع فیہا صوت رجل و امرأتہ یتشاجران باصوات مرتفعۃ فاحضرہما الی فمضی و عاد معہما فقال لہما فیم تتشاجران اللیلۃ فقال الفتی یا امیر المؤمنین ان ہذہ المرأۃ خطبتہا و تزوجتہا فلما خلوت بہا وجدت فی نفسی منہا نفرۃ منعتنی ان المّ بہا و لو استطعت لاخرجتہا قبل النہار فنقمت علی ذلک و نحن فی التشاجر الی ان جاء امرک فحضرنا بین یدیک فقال علی لمن حضرہ رب حدیث لا یؤثر من یخاطب بہ ان یسمعہ غیرہ فقام من کان حاضرا و لم یبق عندہ علی غیر الفتی و المرأۃ فقال لہا ہل تعرفین من ہذا الفتی فقالت لا فقال اما انا اخبرتک بحالۃ تعلمینہا فلا تنکریہا قالت لا یا امیر المؤمنین قال الست فلانۃ بنت فلان قالت بلی قال الیس کان

ابن عم وکلواحد منکما راغب فی صاحبه قالت بلی قال الیس یا انک منعت منه فمنعه عنک ولم یزوجه بک واخرجه من جوارک لذلک قالت بلی قال الیس خرجت لیلة لقضاء الحاجة فاغتالک ووطئک فحملت امرک عن ابیک واعلمت امک فلما ان الوضع اخرجتک لیلا فوضعت ولدا فلففته فی خرقة فالقیته من خارج الجدار حیث قضاء الحوائج فجاء کلب فشمه فخشیت ان یاکله فرمیته بحجر فوقعت فی راسه فشججته فعدت انت وامک فشدت راسه بخرقة من جانب مرطها ثم ترکتماه ومضیتما ولم تعلما حاله فسکت فقال تکلمی بحق فقالت والله یا امیر المؤمنین ان هذا الامر ما علمه منی غیرها فقال قد اطلعنی الله علیه فاصبح بنو فلان فربی فیهم الی ان کبر وقدم معهم الکوفة وخطبک وهو ابنک ثم قال للفتی اکشف عن راسک فکشف فوجد اثر الشجة فیه فقال هذا ابنک قد عصمه الله مما حرمه علیه فخذی ولدک وانصرفی فلا نکاح بینکما

(مطالب المسئول) ابن شہر آشوب لکھتے ہین کہ جب جناب امیر کوفہ مین تشریف لائے تو انکے ساتھ بہت سے لوگون نے اگر کوفہ مین بودوباش اختیار کی۔ ان مین سے ایک جوان جناب امیر کے شیعون مین داخل ہو گیا اور جناب امیر کے ساتھ لڑائیون مین حاضر رہا۔ اس نے کوفہ مین وطن اختیار کرنیوالے عرب لوگون مین اپنا نکاح ایک عورت سے کیا۔ ایک روز جناب امیر صبح کی نماز کے بعد ایک آدمی سے فرمانے لگے۔ تو فلان محلہ مین جا وہان ایک مسجد ہے اس کے قریب ایک مکان ہے۔ اس مین تجھے ایک عورت اور مرد کے باہم تکرار کرنے کی آواز سنائی دیگی تو ان دونون کو میرے پاس لے آ۔ وہ آدمی جا کر ان دونو کو اپنے ساتھ جناب امیر کی خدمت مین لے آیا۔ حضرت نے انسے پوچھا رات بھر تم کیون تکرار کرتے رہے ہو۔ اس جوان نے عرض کیا یا امیر المومنین مینے اس عورت سے نکاح کیا ہے جب خلوت کا وقت ہوا مجھے اس سے نفرت پیدا ہو گئی کہ مین صحبت نہین کر سکا۔ اگر مجھے استطاعت ہوتی تو مین اسیوقت اسکو صبح کے پہلے اسکو گھر سے نکالدیتا۔ مین اسی وجہ خاص سے اسسے بگڑ گیا۔ ہم دونون اسی تکرار مین تھے کہ جناب کا خادم ہمارے پاس پہنچا۔ اب ہم آپ کے حضور مین حاضر ہین۔ جناب امیر نے حاضرین سے فرمایا اکثر ایسی باتین ہوتی ہین کہ غیر کے سامنے بیان نہین کیجاتین۔ یہ کلام سنکر اس مرد اور عورت کے سوا سب اٹھکر چلے گئے جناب امیر نے اس عورت سے فرمایا آیا تجھے علم ہے کہ یہ جوان کون ہے اس نے عرض کیا مین نہین جانتی۔ فرمایا اگر ہم تجھے تیری کسی پوشیدہ بات سے اطلاع دین تو تو انکار تو نہ کریگی اس نے عرض کیا مین ہرگز انکار نہین کرونگی۔ آپ نے ارشاد کیا کیا تو فلانی اور فلان شخص کی بیٹی نہین ہے۔ وہ کہنے لگی ہان مین وہی ہون پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا چچیرا بھائی نہین تھا اور تم دونون مین محبت نہین تھی۔ اس نے عرض کیا سچ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کیا تیرا باپ تیرا نکاح اس سے نہین کرنا چاہتا تھا اور تیرے تئین اس نے اسکو نکالدیا تھا اس عورت نے کہا یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ پھر تو ایک رات کو قضاء حاجت کے لیے گھر سے باہر نکلی اور اس نے تجھ سے وطی کی اور تو

اس سے حاملہ ہوگئی اور تو نے اپنے حمل کو اپنے باپ سے چھپایا اور تیری ماں کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ وضع حمل کے وقت رات کو وہ تجھے لیکر گھر سے باہر نکلی اور تجھے لڑکا پیدا ہوا اور تو نے کپڑے میں لپیٹ کر دیوار کے پرے پھینکدیا۔ ایک کتا آیا اور اسے سونگھنے لگا تجھے خوف پیدا ہوا کہ کتا اسے نہ کھا جاوے اسلیے تو نے اس کتے کو پتھر کھینچ مارا وہ پتھر اس لڑکے کے سر پر لگ گیا اور اسکا سر زخمی ہو گیا۔ تو نے اور تیری ماں نے لوٹ کر اسکے سر کو بال جمنے کی جگہ پر پٹی باندھکر چھوڑ دیا اور دونوں گھر کو چلی آئیں۔ پھر تمکو اسکا حال نہیں معلوم ہوا۔ وہ عورت یہ سنکر خاموش رہگئی۔ جناب امیر نے یہ فرمایا سچ بول وہ عرض کرنے لگی یا امیر المؤمنین سچ ہے میری ماں کے سوا اس سے کوئی خبردار نہیں آپنے فرمایا مجھے خدا نے اس سے مطلع کیا ہے پھر فلان قوم کے لوگ صبح کو اسے اٹھا کر لے گئے اور وہ ان لوگوں میں پرورش پاکر جوان ہوا۔ اور انکے ساتھ کوفہ میں آیا۔ اور تیرے ساتھ نکاح کیا یہ ہے وہ تیرا بیٹا یہی ہے پھر جوان سے ارشاد کیا اپنے سر کو کھولدے اس نے سر کھولدیا۔ اور زخم کا اثر نظر آیا جناب امیر نے فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے۔ خدا نے اس امر سے جسکو کہ اسپر حرام کیا تھا۔ اسکو بچایا ہے اپنے بیٹے کو لے اور گھر کو لوٹ جا۔ تم دونوں کا نکاح نہیں ہے ✤

(۳) ومنها ما رواه الحسن بن رکذان الفارسی قال کنت مع امیر المؤمنین وقد شکا الیه الناس امر الفرات وانه قد زاد الماء ما نحتمله ونخاف ان تهلک زرعنا ونحب ان تسأل الله ان ینقصه فقام ودخل بیته والناس مجتمعون ینتظرون فخرج وقد لبس جبة رسول الله صلی الله علیه وسلم وعمامته ورداءه وفی یده قضیبة فدعا بفرسه فرکبه ومشی الناس معه وانا معهم رجالة حتی وقف علی الفرات فنزل عن فرسه وصلی رکعتین خفیفتین ثم قام واخذ القضیب بیده ومشی علی الجسر ولیس معه غیر ولاده الحسن والحسین وانا فاهوی الی الماء بالقضیب فنقصت الفرات ذراعا فقال ایکفیکم فقالوا لا یا امیر المؤمنین وادمی بالقضیب واهوی به فی الماء فنقصت الفرات ذراعا آخر وهکذا الی ان نقصت ثلثة اذرع فقالوا حسبنا یا امیر المؤمنین فعاد ورکب فرسه ورجع الی منزله (مطالب السئول) اور آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ جبکو حسن بن رکذان الفارسی نے روایت کیا ہے کہ میں جناب امیر کی خدمت میں موجود تھا کہ لوگ فرات کی طغیانی کی شکایت لیکر آئے اور کہنے لگے کہ فرات کا پانی اس کثرت سے بڑھ گیا ہے کہ جس سے ہمارے کھیتوں کے تلف ہونیکا خوف ہے ہماری استدعا ہے کہ آپ جناب الٰہی میں دعا فرماوین کہ فرات کا پانی کم ہو جاوے۔ جناب امیر یہ سنکر گھر میں تشریف لیگئے تمام لوگ منتظر بیٹھے رہے جناب امیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جبہ اور عمامہ اور ردا پہنکر اور ہاتھ میں عصا لیے ہوئے برآمد ہوئے اور سواری کا گھوڑا طلب کیا تمام لوگ رکاب سعادت میں پیادہ پا ہمراہ تھے جناب امیر فرات پر پہنچکر اتر گئے اور مختصر سی دو رکعت نماز پڑھی پھر

نماز کی پڑہین پہر اسکر اور عصا ہاتہہ مین لیکر پل کیطرف تشریف لیگئے جناب حسنین کے سوا کوئی ہمراہ نہ تہا عصا کے ساتہہ پانی
کیطرف اشارہ کیا پانی بقدر ایک گز کے کم ہو گیا لوگون سے فرمایا کیا اسقدر پانی تمکو کافی ہے لوگون نے عرض کیا ابہی
زیادہ ہے پہر دوبارہ اشارہ کیا ایک گز اور بہی کم ہو گیا پہر لوگون سے پوچہا کہ اب کافی ہے لوگون نے کہا اب بہی زیادہ ہے
پہر تیسری مرتبہ اشارہ کیا پانی ایک گز اور بہی کم ہو گیا لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اب اسقدر کافی ہے آپ
وہان سے گہر کو لوٹ آئے ٭

(۳) ومنها ما صح فی قضیة مقتله وتلخیص ذلك انه لما فرغ من قتل الخوارج عاد الی الكوفة فی شهر رمضان قام
المسجد فصلی ركعتین ثم صعد فخطب خطبة حسناء ثم التفت الی ابنه الحسن فقال یا ابا محمد كم مضی من شهرنا
هذا قال ثلث عشرة یا امیر المؤمنین ثم التفت الی الحسین فقال یا ابا عبد الله كم بقی من شهرنا هذا قال سبع عشرة
یا امیر المؤمنین فضرب بیده الی لحیته وهی یومئذ بیضاء فقال الله اكبر والله لیخضبنها بدمها اذا انبعث اشقاها
ثم قال ـ ارید حیاته ویرید قتلی ٭ خلیلی من عذیری من مرادی ٭ وابن الملجم المرادی یسمع فوقع فی قلبه من
ذلك شئ فجاء حتی وقف بین یدیه فقال اعیذك بالله یا امیر المؤمنین هذه یمینی وشمالی بین یدیك فاقطعهما
اوفاقتلنی فقال فكیف اقتلك ولا ذنب لك الی ولو اعلم انك قاتلی لم اقتلك ولكن هل كانت لك حاضنة
یهودیة فقالت لك یوما من الایام یا ابا شقیق عاقر ناقة ثمود قال قد كان ذلك یا امیر المؤمنین فسكت علیه السلام
فلما كانت لیلة ثلث وعشرین قام لیخرج من داره الی المسجد لصلوة الصبح فقال ان قلبی لیشهد انی مقتول فی
هذا الشهر وفتح فتعلق الباب بمیزره فجعل ینشد ـ اشدد حیازیمك للموت ـ فان الموت لاقیك ـ ولا تجزع
من القتل ـ اذا حل بوادیك ـ فخرج فقتل (مطالب السئول) اور ایک کرامت جناب امیر کی اپنی شہادت کے
متعلق کی ہے ـ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب آپ خوارج کے قتل سے فارغ ہو کر کوفہ مین تشریف لائے رمضان کا مہینا
تہا مسجد مین نماز کے بعد منبر پر تشریف لے گئے ـ اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا ـ اثنا خطبہ مین جناب امام حسن سے استفسار
کیا کہ یا ابا محمد ہمارے مہینے کے کتنے روز گذر چکے ہین امام حسن نے فرمایا کہ تیرہ روز ـ پہر جناب امام حسین سے پوچہا یا ابا عبد اللہ ہمارا مہینا اب کتنے
روز باقی رہا ہے عرض کیا یا امیر المومنین سترہ روز جناب امیر نے اپنی ریش مبارک کو ہاتہہ مین پکڑا وہ ان دنون
بالکل سفید ہو چکی تہی اور فرمایا اللہ اکبر خدا کی قسم ہے اس امت کا بدبخت اسکو خون سے رنگین کرے گا پہر آپ نے
یہ شعر پڑہا ـ مین اسکی زندگی چاہتا ہون وہ مجہے قتل کرنا چاہتا ہے ـ میرا دوست مجہ سے غدر کرنے والا قبیلہ مراد کے
نامراد ابن ملجم مرادی نے جب یہ کلام سنا اسکا دل کانپ اٹہا اور سامنے کہڑے ہو کر عرض کرنے لگا یا امیر المومنین مین خدا سے
پناہ مانگتا ہون میرے دونون ہاتہہ آپکے سامنے موجود ہین آپ انکو کاٹ ڈالین یا مجہے مار ڈالین آپنے ارشاد فرمایا تیرا کیا
گناہ ہے کہ مین تجہے مار ڈالون ـ اگر مجہے یہ علم بہی ہو کہ تو میرا قاتل ہے تو بہی تجہے نہ مارون لیکن ایک یہودن نے تجہے بتلایہ

کہنے لگا تھا او شقیق سے کہ باپ شیو کی اونٹنی نہ کھا پاؤں کاٹ قتل سے ابن ملجم کہنے لگا یا امیر المومنین یہ بات تو ضرور ہوچکی پھر جناب امیر علیہ السلام خاموش ہوگئے جب رمضان کی انیسویں تاریخ ہوئی اور آپ صبح کی نماز کیلیے اٹھے اور گھر سے مسجد کو تشریف لے چلے فرمایا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ میں اسی مہینے میں شہید ہوجاؤنگا جب دروازہ کھولا آپکا ازار بند دروازہ سے اٹک گیا آپنے یہ شعر پڑہا اسے تو موت کیواسطے اپنے سینہ کو ابہار۔ کیونکہ موت تجہسے ضرور ملاقات کریگی۔ قتل ہونے سے فریاد مت کر جبکہ تیرے سامنے آجائے۔ پس آپ باہر تشریف لائے اور شہید ہوگئے۔

(۴) عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا قالت قالت لی فاطمة لیلة دخل بی علی سمعت الارض تحدثه ویحدثها واصبحت فاخبرت والدی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد سجدة طویلة ثم رفع رأسه وقال یا فاطمة ابشری لطیب النسل فان اللہ فضل بعلک علی سائر خلقه وامر الارض ان تحدثه باخبارها وما یجری علی وجهها من شرق الارض الی غربها (مطالب السئول للعلامة ابن طلحة الشافعی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجہسے جناب فاطمہ علیہا السلام نے ذکر کیا کہ جس رات جناب امیر میرے پاس تشریف لائے مینے زمین کی آواز کو سنا کہ وہ ان سے باتیں کر رہی تہی اور وہ زمین سے باتیں کرتے تہے مینے صبح کو اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا تذکرہ کیا حضرت سجدہ میں گر گئے اور دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا اے فاطمہ تجہے بشارت ہو پاک نسل کے ساتہ بیشک اللہ تعالی نے تیرے شوہر کو تمام خلقت پر فضیلت عطا کی ہے اور زمین کو حکم دیا ہے کہ تمام اخبار سے اور جو کچہ کہ اسپر ہونیوالا ہے مشرق سے مغرب تک اسکو کہہ سنائے۔

(۵) قال الشیخ ابو عبد اللہ الخطیب الخوارزمی حکی ان معاویة قال لجلسائه انی اریکم علم علی فانه لا یقول الباطل فدعا ثلثة رجال من ثقاته وقال لهم امضوا حتی تصیروا جمیعا من الکوفة علی مرحلة ثم تواطؤا علی ان تنعونی بالکوفة ولکن حدیثکم واحد فی ذکر العلة والیوم والوقت وموضع القبر ومن تولی الصلوة علیه وغیر ذلک حتی لا تختلفوا فی شیء ثم لیدخل الثانی فلیخبر بمثله ثم لیدخل الثالث فلیخبر بمثل خبر صاحبیه وانظروا ما یقول علی فخرجوا کما امرهم معاویة ثم دخل احدهم وهو راکب فقال له الناس بالکوفة من این جئت قال من الشام قالوا له ما الخبر قال مات معاویة فاتوا علیا فقالوا رجل راکب من الشام یخبر بموت معاویة فلم یحفل علی بذلک ثم دخل آخر من الغد فقال له الناس ما الخبر فقال مات معاویة وخبر بمثل خبر صاحبه فاتوا علیا فقالوا رجل راکب آخر یخبر عن موت معاویة بمثل ما خبر صاحبه ولم یختلف کلامهما فامسک علی ثم دخل الآخر فی الیوم الثالث فقال الناس ما الخبر قال مات معاویة فسألوه عما شاهد فلم یخالف قول صاحبیه فاتوا علیا فقالوا یا امیر المومنین قد صح الخبر هذا راکب ثالث قد خبر بمثل خبر صاحبیه فلما اکثروا علیه قال امیر المومنین کلا او تخضب هذه من

هذا يعني لحيته من هامته ويتلاعب بها ابن اكلة الاكباد (اي معاوية لانه ابن آكلة الاكباد) فوجم الخبر بذلك الى معاوية (مطعن المثالب) شيخ ابو عبد الله الخطيب الخوارزمي المعروف باخطب الخطباء خوارزم شاہی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ امیر معاویہ نے اپنے چند ہمنشینوں سے بیان کیا کہ میں تمہیں علیؑ کے علم کا امتحان لیکر دکھاتا ہوں کہ وہ کبھی باطل حرف زبان پر نہیں لاتے۔ اپنے تین معتبر آدمیوں کو بلا کر کہا تم کوفہ میں جا کر میرے مرنے کی خبر اڑاؤ۔ جب کوفہ ایک منزل رہجاے تو تم ایک دوسرے کے عقب میں داخل ہونا اور میرے مرگ کی خبر کو منتشر کرنا۔ چاہیے کہ میری بیماری اور مرنے کی وقت اور قبر کی جگہ اور نماز پڑھنے والے کی نسبت تمہاری بیان میں اختلاف نہ ہو۔ تم میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں داخل ہو کر میرے مرنے کی بات بیان کرے اسکے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسکی تصدیق کرے۔ اور دیکھو کہ علی کیا فرماتے ہیں۔ وہ تینوں معاویہ کے حکم سے کوفہ کو چلے جب کوفہ ایک منزل رہگیا ان تینوں میں سے ایک شخص پہلے کوفہ میں پہونچا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہاں سے آیا ہے وہ کہنے لگا شام سے لوگوں نے کہا وہاں کی کچھ خبر بیان کرو وہ بولا معاویہ مرگیا ہے لوگ اسکو جناب امیرؑ کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ شام سے ایک سوار آیا ہے اور معاویہ کے مرنے کا حال بیان کرتا ہے جناب امیر نے اسکے قول سے جنبش نہ کی۔ دوسرے روز دوسرا سوار داخل کوفہ ہوا اس نے بھی وہی خبر بیان کی جو اسکے پہلے رفیق نے بیان کی تھی۔ اسکو بھی لوگ جناب امیرؑ کے حضور میں لیگئے اور عرض کیا یا امیر المومنین یہ دوسرا سوار آیا ہے اور معاویہ کا مرنا بیان کرتا ہے۔ جناب امیر ساکت رہے اور کچھ نفرمایا۔ پھر تیسرے روز تیسرا سوار داخل ہو کر وہی خبر بیان کرنے لگا لوگ اسکو بھی جناب امیر کی خدمت میں لیگئے اور عرض کرنے لگے یا امیر المومنین اب یہ خبر بالکل پایہ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ تیسرا سوار بھی ان دونوں کی تصدیق کرتا ہے۔ جب لوگوں نے ہجوم کیا جناب امیرؑ نے فرمایا ہرگز معاویہ نہیں مرا البتہ یہ میری ریش میرے سر کے خون سے رنگین ہوگی اور وہ جگر کھانیوالی (یا جگر چبانے والی) یعنے ہندہ جگر خوار جسنے کہ جناب امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا جگر چبایا تھا) کا بیٹا اس سے بازی کریگا۔ یہ خبر سنکر وہ معاویہ کے پاس واپس ہو گئے۔

(٦) عن زيد بن ارقم قال ان علي بن ابي طالب نشد الناس فقال انشد الله رجلا سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فقام اثنا عشر بدريا ستة من جانب الايمن وستة من جانب الايسر فشهدوا قال زيد بن ارقم وكنت فيمن سمع ذلك فكتمته فذهب الله ببصري وكان يتندم على ما فاته من الشهادة ويستغفر (اخرجه ابو بكر ابن مردويه) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب امیر نے لوگوں کو قسم دیکر پوچھا کہ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فرماتے ہوئے سنا ہو وہ کھڑا ہو جاوے اور بیان کرے بارہ بدری صحابی جن میں سے چھ منبر کی بائیں جانب سے اور چھ داہنی جانب سے اٹھ کھڑے ہوے اور انہوں نے اسکی گواہی بیان کی۔ زید بن ارقم کہتے

رہتے ہین مین بہی انہین لوگون مین رہتا جنہون نے کہ اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا تہا پس مینے اس کو پوشیدہ رکہا اسلیئے خدا نے مجہو اندہا کر دیا۔ زید بن ارقم اس گواہی کے نہ دینے پر تمام عمر نادم رہے اور توبہ کرتے رہے

(۷) عن ابن عمیر ان امیر المؤمنین قال علی المنبر انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورثت نبی الرحمۃ ونکحت سیدۃ نساء اہل الجنۃ وانا سید الوصیین واخر وصیاء النبیین لا یدعی ذالک غیری الا اصابہ بسوء فقال رجل من عبس کان یحسن ان یقول ہذا انا عبد اللہ واخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یبرح من مکانہ حتی تخبطہ الشیطان فجر برجلہ الی باب المسجد فسالناہ قومہ ہل تعرفون بہ عرضا قبل ہذا قالوا اللہم لا (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر سے منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک دفعہ منبر پر فرمانے لگے مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون مینے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ورثہ پایا ہے مینے سیدۃ نساء اہل الجنۃ سے نکاح کیا ہے مین تمام وصیون کا سردار ہون مین تمام نبیون کے وصیون کا آخر وصی ہون۔ میرے سوا کوئی اسکا دعوی نہین کر سکتا اور اگر کریگا تو خدا تعالی اسکے ساتہہ برائی سے پیش آئیگا۔ یہ سنکر قوم عبس کا ایک آدمی کہنے لگا۔ کیا بری بات ہے اپنے منہ سے یہ کہنا کہ مین خدا کا بندہ اور اسکے رسول کا بہائی ہون ابہی اسی یہ بات کہتے ہوئے کچہ دیر نہین گذری تہی کہ شیطان نے اسکو دیوانہ بنا دیا۔ اور لوگون نے اسے ٹانگ سے پکڑ کر مسجد کے دروازہ سے باہر گہسیٹا۔ ہمنے اسکی قوم سے پوچہا کبہی پیشتر بہی اسکو یہ عارضہ ہوا تہا وہ خدا کی قسم کہا کر کہنے لگے ہرگز نہین۔

(۸) عن طلحۃ بن عمیر انہ نشد الناس من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشہد اثنا عشر رجلا من انصار وانس بن مالک فی القوم لم یشہد فقال لہ امیر المؤمنین یا انس ما منعک ان تشہد وقد سمعت ما سمعوا قال یا امیر المؤمنین کبرت ونسیت فقال امیر المؤمنین اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببیاض او بوضح لا تواریہ العمامۃ قال طلحۃ بن عمیر فاشہد باللہ لقد رأیتہ بیضا بین عینیہ (اخرجہ ابن مردویہ) طلحہ بن عمیر ناقل ہین کہ ایکدفعہ جناب امیر علیہ السلام نے ان لوگون کو قسم دیکر پوچہا جنہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث کو سنا تہا۔ انصار کے بارہ آدمیون نے اس کی شہادت بیان کی انس بن مالک بہی لوگون مین موجود تہے لیکن انکی گواہی دینے سے ساکت رہے جناب امیر نے ان سے فرمایا اے انس تمکو کس بات نے اس شہادت کو بیان کرنے سے بند کیا تہا۔ باوجودیکہ جو کچہ ان لوگون نے سنا تہا تمنے بہی سنا تہا انس اپنی پیری اور نسیان کا عذر کرنے لگے جناب امیر نے فرمایا اے میرے پروردگار اگر یہ جہوٹ کہتے ہین۔ تو انکی پیشانی پر برص کا ایسا داغ لگا دے کہ وہ عمامہ سے نہ چہپ سکے طلحہ بن عمیر کہتے ہین کہ مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مینے اس برص کے داغ کو انکی پیشانی پر دیکہا تہا۔

(۹) حکی ان معاویۃ انفذ رجلا یقال لہ الغرار بن ضم اخبارہ الی معاویۃ فانکر ذالک وجحدہ فقال امیر المؤمنین

فحلف بالله انك ما فعلت قال فحلف فقال علی ان کنت کاذبا فاعمی الله بصرك فما دارت الجمعة حتی عمی (مطالب السئول) روایت ہی کہ جناب امیرؑ نے غرار نامی ایک شخص پر جرم لگایا کہ وہ معاویہ کو انکی خبرین پہنچاتا تھا اس نے انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا تو قسم کہا سکتا ہی اس نے قسم کہا کر بہی انکار کیا جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو نے جہوٹی قسم کہائی ہے تو خدا تیری بینائی کو معدوم کر دیگا۔ اسپر ایک جمعہ بہی گذرنے نہ پایا تہا کہ وہ اندہا ہوگیا۔

(۱۰) عن علی بن زاذان ان علیا حدث حدیثا فکذبه رجل فقال علی ادعوا علیك ان کنت صادقا قال نعم فدعا علیه فلم ینصرف حتی ذهب بصره اخرجه احمد فی المناقب والطبرانی فی الاوسط وابونعیم فی الدلائل) علی بن زاذان سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام ایک بات بیان فرما رہی تہے ایک شخص نے اسکی تکذیب کی جناب امیرؑ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو مین تجہ پر دعا کرون وہ کہنے لگا بہتر ہے جناب امیرؑ نے دعا کی۔ ابہی وہ وہان سے لوٹا بہی نہ تہا کہ اندہا ہوگیا

(۱۱) لما توجه علی الی صفین واحتاج اصحابه الی الماء والتمسوه یمینا وشمالا فلم یجدوه فعدل بهم امیر المومنین عن الجادة قلیلا فلاح لهم دیر فی البریة فساروا یسالون من فیه عن الماء فقال بینکم وبین الماء فرسخان فسیروا الی حیث اقول لکم لعلکم تدرکون الماء فقال امیر المومنین اسمعوا ما یقول الراهب فقالوا یا امرنا ان نسیر الی حیث و می الینا لعلنا ندرك الماء لیس بنا قوة فقال علی لا حاجة بکم الی ذلك ولوی عنق بغلته نحو القبلة واشار الی مکان یقرب الدیر فقال اکشفوه فکشفوه فظهرت لهم صخرة عظیمة فقالوا یا امیر المومنین ههنا صخرة لا یعمل فیها فقال هذه الصخرة علی الماء فاجتهدوا فی قلعها فما زالت عن موضعها فاجتمع القوم وجهدوا فی تحریکها فلم یجدوا الی ذلك سبیلا واستصعبت علیهم فلما رای ذلك لوی رجله عن سرجه ثم حسر عن ساعده ووضع اصابعه تحت جانب الصخرة فحرکها وقلعها بیده فظهر لهم الماء فشربوا وکان اعذب ما شربوه فی سفرهم وابرده ثم جاء الی الصخرة فتنا ولها بیده ووضعها حیث کانت والراهب ینظر من فوق دیره فنادی یا قوم فانزلوه فوقف بین یدی امیر المومنین فقال یا هذا انت نبی مرسل قال لا قال فملك مقرب قال لا قال فمن انت قال انا وصی رسول الله محمد بن عبد الله خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم قال ابسط یدك اسلم علی یدك فبسط امیر المومنین والراهب اسلم علی یده (مطالب السئول) روایت ہی کہ جب جناب امیر علیہ السلام صفین کو تشریف لیچلے رستہ مین جناب امیرؑ کے لشکر کے پاس پانی نہ رہا دہنے بائین ڈہونڈا کہین پانی کا پتہ نہ ملا جناب امیرؑ نے انکو ایک پگ ڈنڈی دکہا کر فرمایا اسطرف چلو۔ تہوڑی دور جا کر میدان مین عیسائیون کا ایک کلیسا ملا لوگون نے اسکے پاس جا کر اسکے پادری سے پانی کی بابت پوچہا۔ اس نے جواب دیا کہ پانی یہان سے دو فرسخ پر ہے جسطرف مین تمہین بتاتا ہون اسطرف چلے جاؤ۔ امید ہے کہ تمکو پانی ملجائیگا۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا سنو راہب کیا کہتا ہے لوگون نے عرض کیا

ہمکو دو فرسخ پر پانی کا پتہ بتایا ہے لیکن وہاں تک پہونچنے کی ہم مین طاقت باقی نہین جناب امیرؑ نے فرمایا اس
طرف جانیکی تمکو کچہ ضرورت نہین قبلہ کیطرف گہوڑیکا مونہہ پہیر کر اس دیر کے قریب اشارہ کیا اور فرمایا یہانکو دو
لوگ کہودنے لگے۔ ایک بہاری چٹان نظر آئی۔ لوگون نے عرض کیا یا امیر المومنین اس چٹان مین اب کام نہین ہو
سکتا جناب امیرؑ نے فرمایا یہ چٹان پانی کے مونہہ پر ہے۔ لوگ اسکے اکہاڑنے مین کوشش کرنے لگے اسکو جنبش تک
نہوئی۔ تمام لشکر نے متفق ہوکر زور مارا مگر وہ اپنی جگہہ سے نہلی جب شکر کے لوگ اسکے اکہاڑنے سے عاجز آ
گئے جناب امیر اپنے گہوڑے سے اترے اور اپنی آستینون کو لوٹا۔ اور اس چٹان کے نیچے انگلیان گاڑکر اسکو
ہلایا اور اپنے ہاتہہ سے اکہاڑ لیا اسکے نیچے سے نہایت پیشہے پانی کا چشمہ نکل آیا۔ لوگ دوڑ کر اسکا پانی پینے
لگے انکو تمام سفر مین ایسا ٹہنڈا اور میٹہا پانی کہین نہین ملا تہا۔ راہب اپنے دیر سے یہ تمام کیفیت دیکہ
رہا تہا۔ لوگون کو آواز دیکر کہنے لگا مجہے نیچے اتار دو جب اسکو نیچے اتارا جناب امیر کے سامنے دست
بستہ کہڑے ہوکر کہنے لگا کیا آپ نبی مرسل ہین آپنے فرمایا نہین۔ پہر کہنے لگا کیا آپ مقرب فرشتہ ہین جناب
امیر نے فرمایا نہین۔ وہ عرض کرنے لگا پس آپ کون ہین۔ فرمایا۔ مین خدا کے رسول محمد بن عبد اللہ تمام نبیون
کے خاتم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصی ہون راہب نے کہا آپ ہاتہہ بڑہائیے کہ مین آپکے ہاتہہ پر بیعت کرون اور اسلام
لاؤن آپنے ہاتہہ بڑہایا اور راہب آپکے ہاتہہ پر اسلام سے مشرف ہوا۔

(۱۲) عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال لی علی یا براء یقتل ابنی الحسین وانت حی فلا تنصرہ
فلما قتل الحسین قال البراء صدق علی قتل الحسین ولم انصرہ واظہر الحسرۃ علی ذلک والندم
(ریاض النضرۃ) براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے مجہسے ارشاد کیا اے براء
افسوس ہے کہ میرا بیٹا حسین قتل ہوگا اور تو زندہ ہوگا اور اسکی مدد نہین کریگا جب جناب امام حسین علیہ
السلام شہید ہوگئے تو براء بن عازب کہنے لگے جناب امیرؑ نے سچ فرمایا تہا۔ کہ حسین شہید ہوگئے اور مینے انکی
مدد نہ کی تمام عمر براء بن عازب اظہار حسرت و ندامت کرتے رہے۔

(۱۳) عن عبد اللہ قال اتینا مع علی فمر بنا بموضع قبر الحسین فقال علی ہہنا مناخ رکابہم وہہنا
موضع رحالہم وہہنا مہراق دمائہم فتیۃ من ال محمد صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یقتلون بہذہ
العرصۃ تبکی علیہم السماء والارض (ریاض النضرۃ) عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام
کے رکاب سعادت مین اس جگہہ پر جہان کہ جناب امام حسین علیہ السلام کا مرقد مطہر واقع ہے گذرے جناب امیر
فرمانے لگے یہان انکے اونٹ بٹہین گے یہان اسباب انکا ہوگا۔ یہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کے نوجوانون کا
خون بہیگا انپر آسمان اور زمین رویئن گے ◆

(۱۳) قیل ان الحجاج قال ذات یوم احب ان اصیب رجلا من اصحاب ابی تراب فاتقرب الی الله بدمه فقیل له ما نعلم احدا اطول صحبة لابی تراب من قنبر مولاه فطلبه فاتی به فقال انت قنبر قال نعم قال مولی علی بن ابی طالب قال الله مولای و امیر المؤمنین علی ولی نعمتی قال ابرء من دینه قال نبی علی دینا افضل منه قال انی قاتلك فاختر ای قتلة احب الیك قال صیرت ذلك الیك قال لم قال لا تقتلنی قتلة الا قتلتك مثلها و لقد اخبرنی امیر المؤمنین ان منیتی تکون ذبحا ظلما بغیر حق فامر به فذبح (کفایة الطالب) کہتے ہین کہ ایک دن حجاج کہنے لگا میری آرزو ہے کہ اگر کوئی جناب امیر کا دوست ملجائے تو مین اسکے قتل کرنے سے خدا کا قرب حاصل کرون۔ لوگون نے کہا کہ جناب امیر کی خدمت مین قنبر سے زیادہ کوئی ہر وقت کا رہنے والا اب نظر نہین آتا۔ اسنے قنبر کو بلوایا جب قنبر آیا کہنے لگا تو جناب امیر کا غلام ہے اور تیرا ہی نام قنبر ہے قنبر نے جواب دیا خدا میرا مولا ہے اور امیر المومنین میرے ولی نعمت تھے۔ حجاج نے کہا تو انکے طریق پر تبرا کر۔ قنبر نے کہا تو مجھے انکے طریق سے کوئی بہتر طریق دکھا دے کہ مین ایسا کرون۔ حجاج نے کہا مین تجھے مار ڈالون گا تو جس طرح سے قتل ہونا پسند کرتا ہو بیان کر قنبر نے کہا یہ امر مین تیرے سپرد کرتا ہون حجاج نے کہا یہ کیون قنبر نے کہا کہ سوا اسکے کہ جس موت سے تو مجھے مار ڈالیگا مین بھی اسی موت سے تجھے مار ڈالونگا کیونکہ جناب امیرؑ نے مجھے فرمایا ہے تیری موت نہین ہوگی مگر بلا وجہ از روی ظلم ذبح کیے جانے سے۔ حجاج نے انکو ذبح کرا ڈالا۔

(۱۴) قیل ان الحجاج طلب کمیل بن زیاد فهرب منه فقطع عطاء قومه فلما رای ذلك قال انا شیخ کبیر قد نفد عمری ولا ینبغی ان احرم قومی عطیا تهم فخرج الی الحجاج فقال قد کنت احب ان اجد علیك سبیلا فقال له کمیل لا تصرف انیابك فما بقی من عمری الا القلیل فاقض ما انت قاض فان الموعد لله و بعد القتل حساب و لقد اخبرنی امیر المؤمنین علی انك قاتلی فضرب عنقه (کفایة الطالب) کہتے ہین حجاج نے کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو بلا بھیجا وہ خوف سے بھاگ گئے حجاج نے انکی قوم کی تنخواہ بند کر دی جب کمیل کو معلوم ہوا کہ میری قوم کی تنخواہ بند کی گئی ہے۔ کہنے لگے مین بوڑھا ہو گیا ہون اور میری عمر گذر چکی ہے مجھ کو نہین چاہیے کہ اپنی قوم کی تنخواہ بند کراؤن اور جیتا رہون۔ حجاج کے پاس خود چلے گئے۔ حجاج نے کہا مین تمہارے ملنے کا رستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ کمیل نے اس سے کہا تو اپنے دانتون کو مجھ سے ست ہٹا میری عمر اب بہت تھوڑی رہگئی ہے جو تیرا دل چاہے سو کر کل خدا کے وعدہ کا دن ہے اور قتل کے بعد ضرور حساب ہوگا۔ مجھ کو امیر المومنین علیہ السلام نے پیشتر کہدیا تھا کہ تو میرا قاتل ہو۔ یہ سنکر حجاج نے انکے قتل کا حکم دیا اور وہ مارے گئے۔

(۱۵) عن جندب بن عبد الله الازدی قال شهدت مع علی الجمل و صفین و لا اشك فی قتالهم حتی نزلنا

النهروان فدخلني شك وقلت قراؤنا وخيارنا نقتلهم ان هذا الامر عظيم فخرجت غدوة امشي ومعي اداوة حتى
برزت عن الصفوف فركزت رمحي ووضعت ترسي واستترت من الشمس فاني لجالس اذ ورد امير المؤمنين فقال لي
يا اخا الازد امعك طهور قلت نعم فناولته الاداوة فمضى حتى لم اره واقبل وقد تطهر فجلس في ظل الترس
فاذا فارس يسال عنه فقلت هذا يا امير المؤمنين فارس يريدك قال فاشار اليه فجاء فقال يا امير المؤمنين
قد عبر القوم وقد قطعوا النهر فقال كلا ما عبروا اذا جاء اخر فقال يا امير المؤمنين قد عبر القوم فقال ما
عبروا فقال والله ما جئت حتى رايت الرايات في ذلك الجانب قال والله ما فعلوا وانه لمصرعهم ومهراق
دمائهم ثم نهض ونهضت معه فقلت في نفسي الحمد لله الذي ابصرني هذا الرجل وعرفني امره
هذا احد رجلين اما كذاب جرى او على بينة من امره وعهد في نفسي اللهم اني اعطيتك عهدا تسألني
عنه يوم القيمة ان انا وجدت القوم قد عبروا ان اكون اول من يقاتله واول من يطعن بالرمح في عينيه
وان كانوا لم يعبروا ان اقيم على المناجزة والقتال فدفعنا الى الصفوف فوجدنا الرايات والاثقال
بحالها فاخذ بقفائي ودفعني وقال يا اخا الازد اتبين لك الامر قلت اجل يا امير المؤمنين رمقتا
المسؤل) جندب بن عبد الله الازدی سے منقول ہے کہ میں جمل اور صفین میں جناب امیر کی خدمت میں حاضر تھا
مجھے ان دونوں لڑائیوں کی نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا نہ ہوا جب ہم نہروان پر جا اترے میرے دل میں شبہ پیدا
ہو گیا کہ ایسے نیک بندوں قرآن کے قاریوں کو مارنا پڑیگا یہ بات تو بڑی بھاری معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے
روز میں ٹہلتا ہوا صفوں سے دور نکل گیا وضو کا لوٹا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے اپنے نیزہ کو گاڑ دیا اور
آفتاب کی تمازت سے اپنی ڈھال کا سایہ کر کے بیٹھ گیا۔ ناگاہ جناب امیر بھی وہاں تشریف لے آئے۔ اور مجھے
فرمایا اے بھائی ازد کیا تیرے پاس کوئی لوٹا ہے میں نے لوٹا انکو دیدیا وہ لوٹا لیکر میری نظروں سے غائب
ہو گئے اور طہارت کر کے چلے آئے اور ڈھال کی آڑ کر کے اسکے سایہ میں بیٹھ گئے اتنے میں ایک سوار
انکو پوچھتا ہوا آنکلا میں نے جا کر عرض کیا یا امیر المومنین یہ سوار آپکو پوچھتا ہے آپ نے اسے اشارہ سے اپنے
نزدیک بلا لیا وہ کہنے لگا یا امیر المومنین نہروانی دریا کے اس پار چلے گئے ہیں جناب امیر فرمانے لگے وہ
ہرگز اس پار نہیں گئے اتنے میں دوسرا سوار آکر کہنے لگا وہ لوگ دریا سے پار ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا وہ پار نہیں
ہوئے وہ سوار کہنے لگا بخدا میں نے جبتک دیکھ نہیں لیا کہ انکے علم دریا سے پار ہو گئے تب تک میں وہاں
سے نہیں ٹلا جناب امیر نے فرمایا واللہ وہ دریا سے پار نہیں اترے دریا کا یہی کنارہ انکے لوٹ پوٹ ہونے
کی جگہ ہے اسی جگہ انکا خون بہے گا یہ بات فرما کر اٹھ کھڑے ہو میں نے اپنے جی میں کہا خدا کا شکر ہے
جس نے مجھے اس شخص کے امر کو دکھا دیا ہے یا تو یہ جھوٹ بولتا ہے یا اسکے پاس کوئی دلیل موجود ہے

مینے اپنے جی مین عہد کیا کہ ای پروردگار مین عہد کرتا ہون اور قیامت کے دن تو مجھ کو اس عہد سے باز پرس کریو اگر مینے نہروانیون کو دیکھا کہ دریا سے پار اتر گئے ہین تو سب سے پہلو اپنے نیزہ کے ساتھ مین اس شخص کے یعنے جناب امیر کے جنگ کرونگا اور اگر نہ گذری ہونگے تو مین انکی طرف سے لڑنے مین کوتاہی نہین کرونگا اتنے مین جناب امیر رضی اللہ عنہ نے لشکر کو کوچ کرنیکا حکم دیا جب دریا کے قریب پہونچے تو انکے علم دریا سے گذری ہوئے نپائے۔ اور وہین انکا سامان موجود پایا جہان کہ جناب امیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اتنے مین جناب امیر نے پیچھے سے میری گردن پکڑ کر کہا اے اخا الازد اب تجھے اصل حقیقت معلوم ہوگئی مینے عرض کیا بے شک یا امیر المومنین ✤

(١٦) عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ و علی آبائہ السلام قال عرض لعلی رجلان فی خصومۃ فجلس فی اصل جدار فقال رجل یا امیر المؤمنین الجدار یقع فقال لہ امض کفی باللہ حارسا فقضی بین الرجلین فاذا قام سقط الجدار (اخرجہ ابو نعیم فی الدلائل والسیوطی فی تاریخ الخلفاء) جناب امام جعفر صادق علیہ و علی آبائہ السلام اپنے والد ماجد امام محمد باقر علیہ التحیۃ والثنا سے روایت کرتے ہین کہ دو شخصون نے اپنا جھگڑا جناب امیرؑ کے سامنے پیش کیا آپ ایک دیوار کے نیچے تصفیہ کے لیے بیٹھ گئے۔ ایک شخص کہنے لگا یا امیر المومنین یہ دیوار گرا چاہتی ہے آپنے فرمایا تو چلا جا خدا نگہبان ہے آپ انکا تصفیہ کرکے اٹھے اور وہ دیوار گر گئی ✤

(١٧) عن الحارث قال کنت مع علی بصفین فرأیت بعیرا من اهل الشام جاء و علیہ راکبہ و ثقلہ فالقی ما علیہ وجعل یتخلل الصفوف حتی انتہی الی علی فوضع راسہ ما بین راس علی ومنکبہ وجعل یحرک شفتاہ ینظر الی یحیرہ فقال علی انہا لعلامۃ بینی و بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ریاض النضرہ) حارث سے روایت ہے کہ مین جناب امیر علیہ السلام کے ساتھ صفین مین موجود تھا ناگاہ مینے دیکھا کہ شامیون کا ایک اونٹ اپنے سوار اور بوجھ کو پھینک کر صفین چیرتا ہوا چلا آیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام کے پاس آکر ٹھیر گیا اور اپنا سر جناب امیرؑ کے کندھے پر رکھکر اپنے ہونٹون کو ہلانے لگا۔ گویا کہ اسنے کچھ خبر بیان کررہا تھا جناب امیر نے فرمایا واسپر ایک علامت ہے میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے ✤

(١٨) عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعو علیا فاتیت بیتہ فنادیتہ فلم یجبنی فعدت فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی عد الیہ ادعہ فانہ فی البیت قال فعدت انادیہ فسمعت صوت رحا تطحن فشارفت فاذا الرحا تطحن ولیس معہا احد فنادیتہ فخرج الی منشرحا فقلت لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوک فجاء ثم لم ازل انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو ینظر الی ثم قال یا ابا ذر ما شانک فقلت یا رسول اللہ عجیب من العجب رأیت

حتی الطحن فی بیت علی ولیس معہا احد یدیرہا فقال یا اباذر ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض وقد وکلوا
بمعونۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم (اخرجہ الملا فی سیرتہ) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سرور
انبیا علیہ التحیۃ والثنا نے مجھے علی علیہ السلام کے بلانیکو بھیجا میںنے انکے گھر میں آواز دیا مجھ کو کچھ جواب نہ ملا میں
لوٹ کر حضرت کے حضور چلا آیا حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا تم پھر جاؤ علی گھر ہی میں ہیں ۔ میںنے پھر آکر آواز دی اور چکی
کے چلنے کی آواز سنی میںنے جھانک کر دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے کوئی اسکو چلا نہیں رہا میںنے جناب امیرؑ کو
بلایا وہ ہنستے ہوئے باہر تشریف لائے میںنے ان سے کہا آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ میرے
ساتھ تشریف لائے میں آنحضرتؐ کو دیکھنے لگا حضرتؐ بھی مجھ کو بار بار دیکھتے رہے پھر حضرتؐ نے مجھ سے ارشاد کیا
اے اباذر تیرا کیا حال ہے میںنے عرض کیا یارسول اللہ میںنے ایک عجیب امر دیکھا ہے کہ علیؓ کے گھر میں خود بخود چکی چلتی
تھی اسکو کوئی چلاتا نہیں تھا حضرتؐ نے فرمایا اے اباذر خدا کے فرشتے سیر کرتے پھرتے ہیں اور وہ آل محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے مامور ہیں ؂

جناب امیرؑ کے لیے آفتاب کا واپس ہونا

(۱) عن اسماء بنت عمیس وام سلمۃ وجابر بن عبداللہ الانصاری وابی سعید الخدری والحسین بن علی
رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ذات یوم فی منزلہ وعلی بین یدیہ اذ جاءہ جبریل یناجیہ عن
اللہ عزوجل فلما تغشی الوحی توسد فخذ علی ولم یرفع حتی غابت الشمس فصلی العصر جالسا ایماء فلما افاق
قال لعلی فاتتک العصر قال صلیتہا قاعدا ایماء فقال ادع اللہ یرد علیک الشمس حتی تصلیہا قائما فی وقتہا
فانہ یجیبک لطاعتک للہ ولرسولہ فسأل اللہ فی ردہا فردت علیہ حتی صارت فی موضعہا من السماء
وقت العصر فصلیہا ثم غربت واللہ لقد سمعنا بہا عند غروبہا کصریر المنشار (اخرجہ الدولابی و
ابن شاہین وابن مندہ وابن مردویہ) اسماء بنت عمیس اور ام المومنین ام سلمہ اور جابر بن عبداللہ الانصاری
اور ابوسعید خدری اور جناب امام حسین رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک روز سرور کائنات اپنے دولتخانہ
میں تھے اور جناب امیر حضور کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ناگہاں جبریل علیہ السلام خدا کی طرف کچھ راز بیان
کرنیکے لیے تشریف لائے حضرت بیہوش ہوگئے اور جناب امیرؑ کے زانو پر سر اقدس رکھکر لیٹ گئے اور آفتاب کے
غروب ہونے تک آپ بیہوش رہے جناب امیرؑ نے عصر کی نماز کو بیٹھے بیٹھے اشاروں سے ادا کیا جب حضرتؐ کو
افاقہ ہوا تو علیؑ سے فرمایا شاید تمہاری عصر کی نماز فوت ہوگئی ہے عرض کیا میںنے بیٹھے بیٹھے اشاروں
سے ادا کی ہے حضرتؐ نے فرمایا تم خدا اور اسکے رسول کی اطاعت میں تھے تم دعا کرو خدا تعالے تمہارے

لیے آفتاب کو لوٹا دے تا کہ تم کھڑے ہو کر نماز کو وقت پر ادا کرو جناب امیرؑ نے دعا کی آفتاب لوٹ آیا یہاں تک کہ آسمان
پر عصر کے وقت کی جگہہ قائم ہو گیا۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے عصر کی نماز کو وقت پر ادا کیا۔ پھر آفتاب
غروب ہو گیا۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں خدا کی قسم ہے ہم نے اس کے غروب ہونے
کے وقت ارہ کے چلنے کی سی آواز سنی +

تنبیہ ـ قال سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ اخرج الطحاوی فی مشکلات الحدیث وابن شاہین
وابن مندہ کلھم عن اسماء بنت عمیس وابن مردویہ عنہا وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
یوحی الیہ وراسہ فی حجر علی وھو لم یصل العصر حتی غابت الشمس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت
یا علی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فاردد علیہ الشمس قالت فرأیتھا غربت
ثم رأیتھا طلعت بعد ما غربت ووقفت علی الجبل وذلک فی الصھباء فی خیبر وھذا الحدیث اوردہ ابن الجوزی
فی الموضوعات وقال فی سندہ ضعفاء وقد سبقہ احمد وقال لا اصل لھذا الحدیث وتبعھما العماد بن الکثیر و
الذھبی وغیرھما واجیب بان المجروحین فی سندہ قد وثقھم بعض العلماء وبان الحدیث صحیح تصحیحہ جماعۃ
من الائمۃ الحفاظ کالطحاوی والقاضی عیاض وغیرھما وقال الطحاوی ھذا الحدیث ثابت رواتہ ثقات وحکی
عن احمد بن صالح المصری انہ کان یقول لا یجوز لاھل العلم التخلف عن حفظ اسماء لانہ من علامات النبوۃ و
اعترض ایضا ابن الجوزی علی ھذا بما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس لم تحبس الا لیوشع بن نون لیالی
سار الی بیت المقدس وقیل فی جوابہ انما نفی صلی اللہ علیہ وسلم وقوفھا والحدیث فیہ الطلوع بعد المغیب فلا تضاد
بینھما وبما اجاب الطحاوی والحافظ ابن حجر جواب آخر وھو ان الحصر محمول علی ما مضی للانبیاء قبل
نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلم یحبس الا لیوشع بن نون ولیس فیہ نفی حبسھا بعد ذلک لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم
وقال علامہ یوسف سبط ابن الجوزی فی تذکرۃ خواص الامۃ والجواب ان قول جدی ھذا حدیث موضوع بلا
شک دعوی من غیر دلیل طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکلات الحدیث میں اور ابن شاہین اور ابن مندہ دونوں صاحبوں
نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے اور ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کو روایت کیا ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ وحی نازل ہوئی اور حضور اپنا سر اقدس جناب امیر کی گود میں رکھ کر لیٹ گئے جناب
امیرؑ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ آفتاب غروب ہو گیا حضرت نے ان سے پوچھا یا علی تم نے نماز پڑھی ہے عرض کیا یا
رسول اللہ نہیں پڑھی حضرت نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری
میں مصروف تھا اسلیے آفتاب کو لوٹا دے اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا آفتاب غروب ہو چکا تھا
اور غروب ہونیکے بعد پھر پہاڑ پر کھڑا ہو گیا اور یہ امر صہبا خیبر میں واقع ہوا +

اسحدیث کو علامہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھکر کہا ہے۔ کہ اسکی سند مین راوی ضعیف ہین اور اس سے پہلے امام احمد نے بہی لکھا ہے کہ اسحدیث کی کچہ اصلیت نہین ہے۔ عماد بن کثیر اور ذہبی وغیرہما نے بہی انہین کی پیروی کی ہے +

مین جواب دیتا ہون کہ جن راویون کو آپ مجروح قرار دیتے ہین انہین کو بعض علما نے ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ائمہ محدثین کی ایکجماعت مثل طحاوی اور قاضی عیاض رحمہما اللہ نے اسحدیث کی صحت کے ساتھ تصریح کی ہے۔ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث ثابت ہے۔ اور اسکے تمام راوی ثقہ ہین احمد بن صالح مصری سے نقل ہے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ اس اسمار والی حدیث کے برخلاف ہونا اہل علم کو جائز نہین۔ کیونکہ یہ نبوت کا معجزہ ہے ابن جوزی نے یہ بہی اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آفتاب سوا یوشع بن نون کے اور کسی کے لیے نہین روکا گیا۔ یہ اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی حدیث کے معارض ہے +

اسکے جواب مین علمار حدیث نے کہا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کے روکے جانیکی نفی فرمائی ہے نہ آفتاب کے دوبارہ طلوع ہونیکی اور اسمار بنت عمیس کی حدیث مین آفتاب کے غروب ہونیکے بعد پہر طلوع ہونے کا ذکر ہے نہ آفتاب کے روکے رہنے کا۔ اسلیے دونو حدیثین ایک دوسری کے متضاد نہین چنانچہ طحاوی نے بہی یہی جواب دیا ہے +

حافظ ابن حجر نے ایک دوسرا جواب دیا ہے کہ یوشع بن نون والی حدیث مین زمانہ گذشتہ کا حصر ہے کہ انبیا سلف مین بجز یوشع بن نون کے اور کسی نبی کے لیے آفتاب غروب ہونے سے پہلے نہین روکا گیا ہے۔ نہ یہ امر کہ بعد ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی نہین روکا جائیگا۔

علامہ یوسف سبط ابن الجوزی تذکرہ خواص الامہ مین اپنے جد علامہ ابن جوزی کے قول کا جواب دیتے ہین کہ میرے دادا کا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ بیشک ایسا دعوی ہے کہ جسکے لیے کوئی دلیل نہین +

جب حضرتؐ نے اپنا لعاب دہن لگایا پہر جناب امیرؑ کی آنکہین نہین دکہین

(۱) عن علی قال مارمدت منذ تفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عینی (اخرجہ احمد) وابو یعلی وابو الخیر القزوینی جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہین جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکہون مین اپنا لعاب دہن لگایا اسوقت سے میری آنکہین نہین دکہین +

حضرتؐ نے جب دعا کی تب سے جناب امیرؑ بیمار نہین ہوئے

عن علی قال كنت شاكيا فمر بی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلی قد حضر فارحنی وان كان متاخرا فارفعنی وان كان بلاء فصبرنی فقال صلی الله علیه وسلم كيف قلت فاعاد عليه ما قال فضربه برجله و قال اللهم عافه واشفه قال فما اشتكيت وجعی بعد اخرجه الترمذی) جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں کہہ رہا تھا۔ اے پروردگار اگر میری اجل قریب آگئی ہے تو مجھے آسائش دے اور اگر میرے مرنے میں ابھی تاخیر ہے تو مجھے اس مرض سے شفا دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر عطا کر حضرت نے سنکر فرمایا تو یہ کیا کہہ رہا ہے میں نے اسکا اعادہ کیا آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے ٹھکرا کر فرمایا اے پروردگار اسکو شفا دے جناب امیر روایت کرتے ہیں کہ میں اسکے بعد پھر کبھی بیمار نہیں ہوا۔

جب حضرت نے اپنا لعاب دہن جناب امیر کے پاؤں کو لگایا پھر انکی پاؤں نہیں دکھے

عن ابی رافع رضی الله عنه قال خلف النبی صلی الله علیه وسلم علیا فی الهجرة وامره ان يؤدی امانات وامر النبی صلی الله علیه وسلم ان يلحقه بالمدينة فخرج فی طلبه يمشی الليل ويكمن النهار حتی قدم المدينة فلما بلغ النبی صلی الله علیه وسلم قدومه قال ادعوا علیا قيل يا رسول الله لا يقدر ان يمشی فاتاه النبی صلی الله علیه وسلم فلما راه ما بقدميه من الورم وكانتا تقطران دما فتفل النبی صلی الله علیه وسلم فی يديه ومسح بهما رجليه ودعا له بالعافية فلم يشتكهما حتی استشهد (اسد الغابه) ابو رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرماتے ہوئے جناب امیر کو امانات وغیرہ ادا کرنے کے لیے مکہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ارشاد کیا کہ بعد میں ہمسے مدینہ میں آملے جناب امیر تعمیل ارشاد کر کے حضرت کو ڈھونڈھتے ہوئے مدینہ کو چلے رات کو چلا کرتے تھے اور دن ہوتے ہوئی چھپ رہا کرتے تھے جب مدینہ میں پہونچے حضرت نے انکے پہونچنے کی خبر سنی لوگوں کو حکم دیا علی کو میرے پاس بلا لاؤ عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ چل نہیں سکتے حضرت خود بدولت انکے پاس تشریف لیگئے اور انکے پاؤں میں ورم اور خون ٹپکتا ہوا دیکھکر حضرت نے اپنے لعاب دہن مبارک کو ہاتھوں پر ملا اور انکے پاؤں پر مسح کیا اور انکے لیے عافیت کی دعا مانگی انکے پاؤں بالکل اچھے ہو گئے پھر انکے شہید ہونے تک کبھی نہ دکھے ❖

جناب امیر کا گرمی اور سردی کی ایذا سے محفوظ ہونا

عن عبد الرحمن بن ابی ليلی قال كان علی يخرج فی الشتاء فی ازار ورداء خفيفين وفی الصيف فی القباء المحشو والثوب الثقيل فقال الناس لی لو قلت لابيك لانه يسمر معه فسالت ابی فقلت ان الناس قد

برأوا من امیر المؤمنین شیئاً استنکرناه قال وماذاک قلت یخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو
والثوب الثقیل ولا یبالی ذلک ویخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین ولا یبالی ذلک فهل
سمعت من ذلک شیئاً فقد امرونی ان اسالک ان تسأله اذا سمرت عنده فسمر عنده فقال یا امیر المؤمنین
ان الناس قد تفقدوا منک شیئاً قال فما هو قال تخرج فی الحر الشدید فی القباء المحشو والثوب
الثقیل وتخرج فی البرد الشدید فی الثوبین الخفیفین وفی الملائتین ولا تبالی ذلک ولا
تتقی برداً قال اوما کنت معنا یا ابا لیلی بخیبر فقال بلی واللہ کنت معک قال فان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا بکر فسار بالناس فانهزم حتی رجع الیه وبعث عمر فانهزم بالناس حتی انتهی
الیه فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاعطین الرایة رجلا یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله
یفتح اللہ له لیس بفرار فارسل الی فدعانی فاتیته وانا ارمد لا ابصر شیئاً فتفل فی عینی و
قال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما اذانی بعد حر ولا برد (اخرجه احمد والبزار وابن
جریر وصححه باختلاف یسیر) عبد الرحمن بن ابی لیلی نقل کرتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام جاڑے کے دنون
مین صرف تہ بند اور چادر ہلکی پھلکی مین نکلا کرتے تھے اور گرمی کے دنون مین روئی کی بھرتی کے کپڑے
اور موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے لوگون نے مجھ سے کہا کہ اگر تو اپنے والد سے کہے کیونکہ وہ جناب امیر کو باتین
بیان کرتے ہین وہ انسے پوچھین مینے اپنے والد سے کہا اکثر لوگون نے جناب امیر سے ایک ایسی بات
دیکھی ہے جوان کی نگاہ مین انکو اچھی نہین لگتی وہ کہنے لگے وہ کیا بات ہے۔ مینے کہا جناب امیر سخت
گرمی کے دنون مین بھرتی کے موٹے کپڑے پہنکر نکلتے ہین اور پروا نہین کرتے اور سخت سردی کے
دنون مین نہایت ہلکے پھلکے کپڑے پہنتے ہین اور کچھ بھی پروا نہین کرتے اور سردی سے نہین ڈرتے
لوگون نے مجھ سے کہا ہے کہ آپ داستان بیان کرتے ہوے جناب امیر سے اسکا سبب پوچھین پس پر
وہ جبکہ جناب امیر کو باتین سنانے لگے تو عرض کیا یا امیر المومنین لوگ آپ کی ایک بات کی شکوہ نیز
سہو سمجھتے جناب امیر نے فرمایا وہ کیا ہے میرے والد نے کہا آپ موسم گرما مین موٹے اور بھاری کپڑے پہنتے
ہین اور سردی مین ہلکے پھلکے دو کپڑون مین نکلتے ہین اور سردی کی پروا نہین کرتے۔ فرمانے لگے
اے ابا لیلے کیا خیبر مین تو ہمارے ساتھ نہین تھا میرا باپ کہنے لگا مین آپکے ساتھ موجود تھا جناب
امیر نے فرمایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو علم دیکر خیبر کے فتح کرنے
کے لیے بھیجا اور وہ شکست کھا کر واپس ہو آئے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ بھی ہزیمت کھا کر
لوٹ آئے حضرت نے فرمایا البتہ ہم یہ علم ایسے شخص کو دینگے جو اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے

اور اللہ اور اسکا رسول اس سے پیار کرتے ہیں وہ بھاگنے والا نہیں ہے پھر حضرتؐ نے مجھے بلوایا۔ میں حضرت
کی خدمت میں ایسے حال میں پہونچا کہ میری آنکھیں دکھ رہی تھیں قریب تھا کہ مجھے کچھ نہ سوجھے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا۔ اور دعا فرمائی کہ الٰہی میرے پروردگار اس
سے گرمی اور سردی کی ایذا سے ہٹا رکھیو اسکے بعد مجھے گرمی اور سردی نے نہیں ستایا۔

جناب امیرؑ کی دس خصوصیتیں

عن عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس فاتاہ تسعۃ رھط فقالوا اما ان تقوم معنا واما
ان تخلونا بھؤلاء وھو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا فلا ادری ما قالوا
فجاء فھو ینفض ثوبہ ویقول اف وتف یقعون فی الرجل لہ عشر وقعوا فی رجل قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابعثن رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یخزیہ اللہ ابدا
فاشرف من استشرف فقال این علی قیل ھو فی الرحا یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من
قبلہ فدعاہ وھو ارمد ما کان یبصر فنفث فی عینیہ ثم ھز الرایۃ ثلثا فدفعھا الیہ فجاء بصفیۃ
بنت حیی وبعث ابا بکر بسورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ وقال لا یذھب بھا الا رجل
من اھل بیتی ھو منی وانا منہ ودعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین وعلیا وفاطمۃ فمد علیھم
ثوبا فقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی وخاصتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا وکان اول من
اسلم من الناس بعد خدیجۃ ولبس ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم یحسبون انہ نبی اللہ فجاء ابو بکر فقال
یا نبی اللہ فقال علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب نحو بئر میمون فاتبعہ فدخل معہ الغار وکان
المشرکون یرمون علیا حتی اصبح وخرج بالناس فی غزوۃ تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا
فبکی فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انک لست بنبی ثم قال انت ولی
فی کل مؤمن من بعدی قال وسد ابواب المسجد غیر باب علی قال وکان یدخل المسجد وھو جنب
ھو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ وقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ اخرجہ احمد والنسائی وجریر الطبری
وابو یعلی والحاکم والخوارزمی وابن عساکر وابن یوسف الکنجی فی کفایۃ الطالب ومحب الطبری فی
الریاض النضرۃ والسیوطی فی الجمع الجوامع (یعنی ابن عوف اور عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں ایک روز
ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی آئے اور ابن عباس سے کہنے لگے تمہارا جی چاہے ہمارے
ساتھ چلو اور چاہو ان لوگوں سے خلوت میں ہمیں بیٹھنے دو۔ ابن عباس تندرست تھے انکی آنکھیں نہیں گئی تھیں انہ

نے کہا مین تمہارے ساتھ چلتا ہون بعد اسکے انکے ساتھ جاکر کچھ علیحدہ باتین کین مین نہین جانتا کہ ان لوگون
نے کیا کہا لیکن ابن عباس پہر کے آئے تو مینے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑے جہاڑتے ہین اور اف اور تف ان لوگون
پر کرتے ہین اور کہنے لگے یہ لوگ ایسے شخص کے پیچہے پڑے ہین کہ جسکو اللہ تعالی نے دس باتین دی ہین اور
ایسے شخص کو برا کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے باب مین فرمایا ہے کہ مین ایسے شخص کو
بہیجونگا کہ جو اللہ کو اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ اور اللہ کا رسول اسکو دوست رکہتا ہے
اسکو رسوا نہین کریگا پس لوگ اپنی اپنی جگہ منتظر رہے علم کیطرف جہانکا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہان ہین پہر خبر
لیا گیا وہ چکی پیس رہے ہین اور کوئی شخص انسے پیشتر چکی نہین پیستا تہا۔ پس حضرت نے انکو بلوایا اور
انکی آنکہون مین آشوب تہا کہ وہ کچہ نہین دیکہہ سکتے تہے حضرت نے اپنا لعاب دہن انکی آنکہون پر
لگایا اور تین مرتبہ علم کو جنبش دیکر علی کو دیدیا پس انہون نے خیبر کو فتح کیا۔ اور صفیہ بنت حیی بن اخطب
کو لے آئے اور ایک مرتبہ حضرت نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ دیکر بہیجا اور بعد اسکے علی کو ان کے
پیچہے روانہ فرمایا پس انہون نے وہ سورۃ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لے لی اور حضرت نے فرمایا اس سورت کو
کوئی نہین لیجا سکتا۔ سوا اس شخص کے جو میرے اہل بیت مین سے ہو اور وہ میرا ہو اور مین اسکا ہون اور
ایکبار حضرت نے حسنین اور علی اور فاطمہ کو بلا کر انکے اوپر کپڑا اڑہا دیا اور فرمایا یارخدایا یہ میرے اہل بیت
اور میرے خاص ہین تو ان سے نجاست دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہے اور حضرت علی جناب
خدیجہ کے بعد سب سے اول اسلام لائے ہین اور ہجرت کی رات کو حضرت کے کپڑے پہنکر انکے بچہونے پر سو
رہے اور کفار یہ جانتے رہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہین بعد ازان ابو بکر رضی اللہ عنہ
آئے اور حضرت کو پکارا جناب امیر نے جواب دیا یا نبی اللہ بیر میمون کی طرف گئے ہین تم بہی آپکے پیچہے چلے
جاؤ پس وہ حضرت کے ساتہ غار مین داخل ہوگئے اور مشرکین حضرت علی کو صبح تک پتہر مارا کیے اور
آنحضرت جب غزوہ تبوک مین لشکر لیچلے علی نے عرض کیا کہ مین بہی رکاب سعادت مین چلون آپنے فرمایا
نہین علی رونے لگے حضرت نے فرمایا کیا تم راضی نہین ہو کہ میری طرف سے تم ایسے مرتبہ پر ہو کہ جیسے
مرتبہ پر ہارون موسی کی طرف سے تہے فقط اتنا فرق ہے کہ تم نبی نہین ہو پہر فرمایا تم سب مومنین کے میرے
بعد میرے خلیفہ ہو۔ اور حضرت کے حکم سے علی کے دروازہ کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کیے گئے
اور علی بحالت جنب مسجد مین داخل ہوتے تہے وہی انکا رستہ تہا اسکے سوا انکا دوسرا رستہ
نہین تہا اور فرمایا حضرت نے جسکا کہ مین ولی ہون اسکا علی ولی ہے ٭

جناب امیر حضرت کے سبب سے تین ایسی خصوصیتین تھین جو حضرت صلعم علیہ السلام نہ تھین

عن ابی الحمراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اتیت ثلثا لم یؤتھن احد ولا انا. اوتیت صھرا مثلی ولم اوت انا مثلی واوتیت زوجۃ صدیقۃ مثل ابنتی ولم اوت مثلہا زوجۃ واوتیت الحسن والحسین من صلبک ولم اوت من صلبی مثلہما ولکنکم منی وانا منکم (اخرجہ ابو سعد فی شرف النبوۃ والدیلمی فی فردوس الاخبار والامام علی الرضا فی مسندہ) ابو الحمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علی سے فرمایا کہ تجھے تین ایسی باتین دیگئی ہین کہ کسی ایک کو نہین دی گئین اور مجھے بھی نہین دیگئین۔ تجھے مجھ سا خسر دیا گیا ہے۔ اور مجھے مجھ سا خسر نہین دیا گیا۔ تجھے میری بیٹی جیسی صدیقہ زوجہ ملی ہے اور مجھے ویسی زوجہ نہین ملی۔ اور حسن اور حسین جیسے بیٹے تیری پشت سے تجھے دیے گئے ہین کہ میری پشت سے مجھے ویسے نہین دیے گئے لیکن تم میرے ہو اور مین تمہارا ہون *

جناب امیر کی چار خصوصیتین

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لعلی اربع خصال لیست لاحد غیرہ ھو اول عربی وعجمی صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم فر عنہ غیرہ وھو الذی غسلہ وادخلہ فی قبرہ (اخرجہ احمد وابو عمر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جناب امیر کی چار خصلتین ایسی ہین کہ کسیکی نہین ہین۔ وہ سب عربی اور عجمی لوگون سے پہلے ہین جنہون نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ وہ ہین کہ حضرت کی تمام جہادون مین حضرت کا علم انہین کے ہاتھ مین رہا ہے اور وہ وہ ہین کہ جو اس روز کہ حضرت کے پاس سے سب لوگ بھاگ گئے اور وہ حضرت کے ساتھ صبر کیے ہوے احد کے مقام مین ڈٹے رہے۔ اور وہ وہ ہین کہ جنہون نے حضرت کو غسل دیا اور قبر مین اتارا *

جناب امیرؑ کی پانچ خصوصیتین

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت فی علی خمسا ھو احب الی من الدنیا وما فیہا اما واحدۃ فھو تکاء بین یدی اللہ عز وجل حتی افرغ من الحساب واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ آدم ومن ولد تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی عقر حوضی یسقی من عرف من امتی واما الرابعۃ فساتر عورتی ومسلمی الی ربی عز وجل واما الخامسۃ فلست اخشی ان یرجع زانیا بعد احصان ولا کافرا بعد ایمان (اخرجہ

احمد) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے علی کو پانچ باتیں
ایسی عطا ہوئی ہیں کہ میری نزدیک وہ دنیا و مافیہا سے بہت محبوب ہیں اول یہ کہ قیامت کے روز وہ میرا تکیہ ہوگا
جب تک کہ میں حساب سے فارغ ہو جاؤں - دوم لواء الحمد اسکے ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے علم
کے نیچے ہونگے - سوم وہ میرے حوض کے اوپر کھڑا ہوگا جسکو میری امت سے پہچانیگا اسکو پلائیگا - چہارم
میرے مرنیکے بعد میرا پردہ دار ہوگا اور مجھے میرے پروردگار کے سپرد کریگا - پنجم مجھے اسکی نسبت یہ خوف
نہیں ہے کہ وہ پارسا ہونیکے بعد زنا کا مرتکب ہو اور ایمان لانیکے بعد پھر کافر ہو -

آنحضرت کا جناب امیر سے ایسے ستر عہد کرنے جو کسی سے نہیں کیے

عن ابن عباس قال کنا نتحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی علی سبعین عہداً لم یعہد الی غیرہ (اخرجہ
ابو نعیم فی الحلیہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اکثر کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جناب امیر سے ستر عہد ایسے کیے ہیں جو انکے سوا دوسرے سے نہیں کیے

جناب امیر کی اٹھارہ منقبتیں ایسی تھیں جو اور کسی میں نہیں

عن ابن عباس قال کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ (اخرجہ الطبرانی و
ابن حجر فی الصواعق المحرقہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب امیر کی اٹھارہ منقبتیں
ایسی ہیں کہ اس امت کے کسی ایک کی نہیں ہیں ؎

خاتمہ

خدای بے نیاز کا شکر ہے جس نے اپنے حقیر بندہ کے ہاتھ سے اس عظیم الشان کام کو آج ایسے مبارک دن اور مبارک مہینے
میں انجام کو پہونچایا ہے کہ جس سعادت بھرے دن اور مہینے میں خدا تعالے نے اپنی پاک کلام کو اپنے حبیب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور اپنے نبی مرسل ابن مریم رسول اللہ کو اپنی طرف اٹھا لیا - یہ وہی رمضان
المبارک کا مہینا اور سترہویں تاریخ ہے جسمیں جناب یوشع بن نون وصی موسی اور ہمارے مولی علی علیہ السلام
نے شربت شہادت نوش کیا ہے - میں اپنے مجیب الدعوات قاضی الحاجات رب الارباب کی جناب میں یہ دعا مانگتا
ہوں کہ اس شاق کے وسیلہ سے وہ مجھے اور میرے اہل عیال کو دنیاوی تنگدستی اور ضغطہ قبر اور دوزخ کی
آنچ سے بچا کر اپنے دیدار کی نعمت چکھائے اور سید الانبیاء کی شفاعت نصیب کرے اور ساقی کوثر کے ہاتھ
سے شربت پلاوے - آمین ثم آمین [illegible] رب العالمین